ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

خطبات حیدری

جلد اوّل

قائد ملت اسلامیہ ضیغم اسلام

علامہ علی شیر حیدری

مرتب

مولانا شاء اللہ سعد شجاع آبادی

نام کتاب ——— خطباتِ حیدری (جلد اوّل)
مجموعہ تقاریر ضیغم اسلام علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ

مرتب ——— مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

سال اشاعت ——— 2010ء

ناشر ——— الھادی للنشر والتوزیع

ملنے کا پتہ

خلافت راشدہ اکیڈمی

جامعہ حیدریہ، خیر پور میرس سندھ

فون: 0729-552264

اللهم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللهم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
خطبات حیدری

صاحب خطبات کے قلم سے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین! امابعد

حبیب لبیب' نوجوان فاضل اور نہایت ہی محنتی مصنف وادیب برادرِ محترم مولانا ثناء اللہ سعد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کی پراگندہ وپریشان گفتگو کو خطبات کا نام دے کر چھاپنے کا قصد فرمایا ہے۔ بندہ ہمیشہ اپنی علمی بے بضاعتی اور عملی کوتاہیوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کام سے کنارہ کش رہا ہے۔ لیکن اب چونکہ مولانا ثناء اللہ سعد صاحب کے عزم واصرار نے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی' لہٰذا اپنے محبوب برادر کے ذوق کا خیال رکھتے ہوئے اجازت دیتا ہوں اور اہل علم سے اصلاح کی توقع رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس مجموعہ کو نفع اُخروی سے بھرپور بنائے اور مولانا کے علم وعمل میں برکت اور ذوق سلیمہ میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

کتبہٗ

خاکپائے اہل حق

علی شیر حیدری عفی عنہ

بقلم خود

تاثراتِ جرنیل سپاہِ صحابہؓ

کسی خطیب کے خطبات کو کتابی شکل مل جانے سے اس خطیب کے وسیع مطالعہ' تحقیق و تدقیق اور علمی بصیرت سے کتب بین طبقے کے لئے استفادے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ خطیب اگر مسلسل مطالعہ کا ذوق رکھتا ہو تو وہ اپنے خطبات کے ذریعے سے اپنے سامعین کو مختصر بیان میں بھی ایسی معلومات فراہم کر دیتا ہے جو انہیں بیسیوں اور بعض اوقات سینکڑوں کتب کے مطالعے سے بھی حاصل نہیں ہو پاتیں' بنا بریں خطبات کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

آج کل یہ رواج سا چل نکلا ہے کہ ہر خطیب اپنی تقاریر کو کتابی شکل دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطبات کے عنوان سے بیسیوں کتب شائع ہو چکی ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سی غیر تحقیقی اور غیر معیاری کتب سے نو آموز نوجوان خطباء کے اذہان آلودہ ہو رہے ہیں اور اس راستے سے یہ فکری و نظریاتی آلودگی عوام الناس میں رائج ہو کر ان کے لئے دین سے دوری کا باعث بن رہی ہے۔ جو کہ سخت مذموم اور باعثِ تشویش ہے اور اس کے ازالہ کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ علم و فہم اور فکر و تدبر سے مالا مال علماء اور خطباء کرام اس لائن پر کام کریں اور غیر تحقیقی خطبات سے قارئین کی جان چھڑائیں۔

قائد سپاہ صحابہ ' مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جنہیں قدرت نے بحر علم و عرفان کا شناور بنایا ہے۔ وہ اپنی تقریروں کے ذریعے بعض

اوقات انتہائی مغلق اور لاینحل مسائل وابواب چٹکیوں میں حل کر دیتے ہیں اور بڑے بڑے اہل علم کو ان کی علمی بصیرت پر رشک آتا ہے۔ نیز چونکہ وہ سپاہ صحابہ جیسی عالمی فکری اور نظریاتی تحریک کے قائد ہیں بناء بریں ان کا حلقہ دنیا بھر میں چلنے والی دینی تحریکوں میں سب سے وسیع ہے۔ لہٰذا ان کے خطبات کا کتابی شکل میں آنا وقت کی اہم ترین ضرورت تھی۔

عزیزم مولانا ثناء اللہ سعدؔ نے نہایت جانفشانی اور ذمہ داری سے اس ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے' اور خطباتِ حیدری کو نہایت معیاری اور دیدہ زیب شکل و صورت میں منظر عام پر لانے کی سعی کی ہے' اس سلسلے کی پہلی جلد میں ۲۲ خطبات شامل ہیں مجھے مختلف مقامات سے ان خطبات کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں مولانا شجاع آبادی کی اس محنت کا بھرپور معترف ہوں۔

ے ایں کار کہ از تو می آید ...... مرداں چنیں کنند

اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی محنت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے یہ خطبات قیمتی اثاثہ اور زادِ سفر ہیں۔ ہر کارکن کو ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔

یکے از خدامِ اصحابِ رسولؐ
محمد اعظم طارق۔ جھنگ
17/8-2000

خطباتِ حیدری کی انفرادیت

شاہینِ سپاہِ صحابہ
مولانا مسعود الرحمان عثمانی

آج مورخہ 3-8-2000 کو لاہور میں برادرِ مکرم مولانا ثناء اللہ سعد مدظلہ، سے ملاقات ہوئی۔ زیر کمپوزنگ کتاب خطباتِ حیدری کا مسودہ دیکھا...... مولانا نے اس پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا۔ وقت کی قلت کے باوجود اسلام آباد سے کراچی جاتے ہوئے دورانِ سفر چند کلمات نوکِ قلم پر لانے کی جسارت کر رہا ہوں۔

''خطباتِ حیدری'' قائد ملتِ اسلامیہ' قاطعِ رافضیت' خطیب العصر' اسیرِ ناموسِ صحابہؓ وکیل صحابہؓ واہلبیتؓ استقامت کے جبلِ اُحد' علم وفضل کے بحرِ بے کنار' میرے محبوب قائد' علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم کی ملک بھر میں مختلف مقامات پر کی گئی تقریروں کا مجموعہ ہے۔

حضرت حیدری صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں عوام الناس اور بالخصوص علماءِ کرام کے طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کی علمی قابلیت' ذہانت' حاضر جوابی اور خداداد صلاحیتوں کی بناء پر مناظر اسلام کی حیثیت سے باطل فتنوں کے سامنے آپ کو قدرت نے کھڑا کیا اور رافضیت کا قلعہ قمع کرنے کے لیے حضرت نے باقاعدہ کمر کس لی پھر علمی میدان میں شیعیت کے تاج الدین حیدری جیسے بڑے بڑے پنڈتوں کو چت کر دیا۔

حضرت حیدری صاحب بڑی جرات و بے باکی کے ساتھ پرچمِ ناموسِ صحابہؓ کو تھامے ہوئے سپاہ صحابہ کے قائد کی حیثیت سے زندگی موت کے فاصلے ختم کر کے میدانِ عمل میں کود پڑے' اس میدان میں حضرت موصوف کی جہاں اور خدمات ہیں وہاں پر آپ کے حقیقت پر مبنی زورِ بیان اور خطابت کا عمل دخل بھی بہت نمایاں ہے۔

خطابت نبوت کے اوصاف میں سے ایک اہم وصف ہے۔ جس میں فصاحت و

بلاغت' شیرینیِ کلام' قول وفعل میں مطابقت' خود داری اور حق گوئی جیسی خصوصیات کا نمایاں ہونا ضروری ہے۔ دورِ حاضر میں خطباء کی عددی کثرت کا تو یہ عالم ہے کہ پتھر اٹھاؤ تو نیچے سے خطیب نکلنے کا محاورہ فٹ آتا ہے مگر اکثر خطباء خطابت کی ''خ'' سے بھی شناسائی نہیں رکھتے' البتہ قوالوں اور مراثیوں کے راگ لگا کر غیر مستند اور جھوٹی روایات و واقعات اور فحش قسم کے اشعار پڑھ کر داد و تحسین وصولنے اور عوام الناس کو بے وقوف بنانے میں بڑے ماہر ہیں۔

مگر علماءِ حقہ کا اندازِ خطابت اس سے بالکل برعکس ہے اور خاص کر جو خطباء اس دور میں سپاہ صحابہ نے عوام الناس کو دیئے ہیں الحمدللہ خطابت کا حق ادا کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ زیر نظر کتاب چونکہ کسی عام خطب کی اول فول تقریروں کا مجموعہ نہیں بلکہ علامہ علی شیر حیدری جیسے یگانہءِ روزگار کے خطبات کا گلدستہ ہے لہٰذا اس میں وہ تمام خوبیاں آپ کو ملیں گی جن سے ایک خطیب کو مزین ہونا چاہئے' حضرت کا اندازِ بیان انتہائی مسحور کُن' کلام بالکل سلیس' دل و دماغ میں گھر کر جانے والے کلمات' تمسخر ولطیفہ بازی یا وہ گوئی سے بالکل مبراء' پُر مغز' بامقصد گفتگو' ایک ایک جملہ علم کا گوہر نایاب ہے' آپ کی خطابت وعظ کا وعظ اور مناظرہ کا مناظرہ ہے۔ مستند' محقق' مدلل' مکمل گفتگو تشنگانِ علم و عمل کے لیے بیش قیمت ذخیرہ مضامین کا تسلسل اور جملہ جملہ اعتماد سے بھرپور' فصاحت و بلاغت و ادب سے سجا ہوا ہے۔ دورانِ تقریر دلائل کا انبار لگاتے ہوئے جب حضرت حیدری صاحب عربی عبارت پڑھتے ہیں تو علماء کرام کو انگشت بدنداں ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ فی البدیہہ حسن تکلم میں بھی اللہ نے خاصی صلاحیت آپ کو بخشی ہے۔

حضرت علامہ حیدری صاحب کی حق گوئی کے نتیجہ میں حکومت وقت نے اور دشمنانِ اصحابِ رسول ﷺ نے جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے وہ سفا کی اور فرعونیت کی انتہاء تھی ۔حکومت کی طرف سے ہتھ کڑی' بیڑی' قید و بند کی سالوں پر مشتمل صعوبتیں اور دشمن کی طرف سے قتل کرنے کی متعدد بار کوشش ہوئی مگر سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود جب

یہ خطیب پھر منبر پر پہنچتا ہے تو وہی خطابت کے جوہر دکھاتا ہے جس کی سزا وہ ابھی کاٹ آیا ہے۔

اور جب حکمرانوں کے اور دشمن کے روبرو کلمہ حق کہنے کی بات آئی تو ہر ٹیبل ٹاک پر حضرت علامہ حیدری صاحب نے حضور ﷺ کے فرمان "**افضل الجهاد كلمة الحق عند سلطان جائر**" کا مصداق بن کر دکھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

یوں تو آج کل خطبات کے عنوان سے بیسیوں مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں ...... میں نے کئی خطبات کو دیکھا جن میں مضامین کی طوالت تو بہت ہے مگر کام کی کوئی بات نہیں ملتی بلکہ غیر مستند روایات کا انبار ہوتا ہے لیکن الحمدللہ خطبات حیدری اس قسم کی تمام کمزوریوں اور آلائشوں سے پاک اور مبرا ہے۔ عوام اور طلباء اور بالخصوص علماء کرام اور واعظین کے لئے بے حد مفید اور نادر تحفہ...... گراں قدر معلومات پر مشتمل خزینہ ہے بلکہ بہت ساری نایاب کتابوں کا نچوڑ ہے۔

ہمارے پیارے دوست مولانا ثناء اللہ سعد کے ادارہ "گوشہ علم وادب" نے پہلے بھی بہت سارے نایاب موتی چن چن کر کتابوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اب خطبات حیدری کے مجموعہ کو پیش کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو کہ ایک بہت بڑا مشکل کام ہے۔ مولانا نے اس کو مختصر سے عرصہ میں جس حسن وخوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ پاک مولانا کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ علم وعمل مین برکت عطا فرمائے اور قلم کو مزید تقویت دے' یہ تحریری مواد جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے ہر کتب خانے کی زینت کا سبب ہو' میں مولانا ثناء اللہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ابو معاویہ مسعود الرحمان عثمانی

سابق مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان

4-8-2000

سپاہ صحابہ کا زادِ سفر

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی
مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان

سبحان اللہ۔ ابھی شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی کے "خطبات سیرت" کی حلاوت اور لطافت سے ہمارے دل و دماغ محفوظ ہو ہی رہے تھے کہ گوشۂ علم و ادب کے مدیر اعلیٰ مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی نے "خطبات حیدری" کا مسودہ دکھا کر طبیعت کو اور مسرور کر دیا، یہ خطبات درحقیقت ہمارا زادِ سفر ہیں، سپاہِ صحابہ کا کوئی بھی نظریاتی کارکن ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ قائد سپاہِ صحابہ علامہ علی شیر حیدری کے علم و فہم، عمل و اخلاص حق گوئی و بے باکی اور دلائل قاہرہ سے مزین علمی استحضار ڈھکا چھپا نہیں۔ اللہ نے انہیں جس علمی وجاہت اور دبنگ شخصیت سے نوازا ہے یہ اس کا اعجاز ہے کہ دشمن کو علمی میدان میں ان کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ سپاہ صحابہ کی گذشتہ سالوں کی تاریخ گواہ ہے کہ بانی سپاہ صحابہ امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت کے بعد جب بھی کبھی دشمن سے کسی حکومتی اجلاس یا نیوز فورم میں آمنا سامنا ہوا ہے تو جہاں حضرت شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اور جرنیل سپاہِ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق نے اسے ناکوں چنے چبوائے وہاں حضرت حیدری صاحب مدظلہ العالی نے بھی دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اپنے طرزِ استدلال اور علمی گفتگو سے بے بس کر دیا۔ حتی کہ جب ۱۹۹۷ء میں ملکی حالات کی ابتر صورت کے پیش نظر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سیّد سجاد علی شاہ نے سپاہِ صحابہ کا موقف سننے کیلئے آپ کو طلب کیا، تو آپ نے عدالت عالیہ میں سپاہِ صحابہ کا مقدمہ ایسے علمی انداز میں پیش کیا کہ چیف جسٹس کی آنکھیں چھلک اٹھیں۔ حضرت حیدری

صاحب نے تقریباً چار گھنٹوں کی نشست میں جو کچھ چیف جسٹس کے سامنے پیش کیا، واقفان حال اس پر مطمئن تھے کہ انشاء اللہ پاکستان کی عدالت عظمٰی سے فیصلہ سپاہِ صحابہ کے حق میں آئے گا۔ آج اگر ہم کہیں تو ہماری بات سے شاید بعض عناصر ناک بھوں چڑھائیں اور بعض نام نہاد دانشورانِ وطن شاید اپنی سابقہ روش کی بناء پر ہمارا مضحکہ اڑائیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ایران کی مجوسی حکومت اپنے کاسہ لیسوں کے انجام کو دیکھ کر گھبرا اٹھی اور نواز شریف پر اندرون خانہ اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ ناعاقبت اندیش حکمران ججوں کی کمی بیشی کے مسئلے کی آڑ میں وقت کے چیف جسٹس کو قبل از وقت معزول کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیں امید ہے کہ سپاہِ صحابہ اپنی جدوجہد کے ثمرات حاصل کر چکی ہوتی اور ملکی قوانین کا نقشہ بدل چکا ہوتا اور سیاہ لبادہ لوگ اپنے سیاہ چہروں پر سیاہ نقاب ڈالنے پر مجبور ہو چکے ہوتے، سپاہ صحابہ کو اپنے قابل فخر قائد علامہ علی شیر حیدری کی علمی صلاحیتوں پر ناز ہے۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے کئی ایسے کلمات تحسین وآفرین آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جو وہ کوٹ لکھپت جیل میں قید وبند کے دوران ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علامہ حیدری کے خطبات کو طباعت کے آخری مراحل میں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرے قافلے کا ہر نظریاتی ہمسفر ان خطبات سے نہ صرف خود استفادہ کرے بلکہ کنارے پر کھڑے ہوئے تماشائیوں کو بھی ان سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب دے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ مزید سلیم روحیں ہماری ہم رکاب ہو جائیں۔

فقط

مجیب الرحمان انقلابی

توحید و سنت کے مشکبار پھول

مولانا محمود الرشید حدوٹی

ہے جو ہنگامہ بپا یورش بلغاری کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے یہ سامان ہے دل آزاری کا
امتحاں ہے تیرے ایثار کا ' خود داری کا

ازل سے تا امروز شرار بولہبی کے خلاف تحریری وتقریری جہاد کی شمع فروزاں ہے ......جس کی ضیاء پاشیوں نے اندھیروں کے دبیز پردے تار تار کر دیئے...... بادِ مخالف کی تندی اور حالات کی ترشی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی مانند جم کر علمائے حق نے اعلاء کلمۃ اللہ کا مبارک کام کیا...... خالق کون ومکاں کی وحدانیت اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی رسالت و نبوت کا ڈنکا بجایا...... شرک وکفر کے سرغنوں کے خلاف نبرد آزما رہے...... لادینیت والحاد کے سیل رواں کے آگے مضبوط بند باندھا...... دشمنانِ حق نے سدا یہ ناتمام کوششیں کیں کہ نورحق کو پھونکوں سے بجھا دیا جائے...... آوازہ حق پست کر دیا جائے...... اہل حق کا گلا گھونٹ دیا جائے...... لیکن اہل حق نے ہمیشہ ان سازشوں کا مقابلہ کیا...... دشمنانِ اسلام کی سازشوں کے جال کاٹ ڈالے...... منصوبہ سازوں کے پنجے مروڑ ڈالے۔

ہمارے پیارے پیغمبر سیدنا محمد ﷺ سے پہلے اور بعد میں بھی ہر دور میں باطل نے سر اٹھایا...... آقاءِ نامدار' تاجدارِ مدینہ ﷺ کی آمد سے قبل عرب معاشرے میں انسانیت مفقود تھی...... ظلم و بربیت کا دور دورہ تھا...... نشانِ نور گم تھا...... انسانیت جاؤ بے جا دستِ ظلم کا ہدف وشکار تھی...... ایسے میں ''سراجا منیرا'' کے مصداق حقیقی حضرت محمد ﷺ نے اپنے کردار وعمل' اپنی آہِ سحر گاہی اور وعظ وتقریر سے انسانی معاشرے میں ذہنی انقلاب برپا

کیا جس سے انسانی معاشرہ ایک قابلِ رشک معاشرہ کہلوانے کا مصداق بنا۔

حضرت محمد ﷺ سے لے کر آج تک ہر دور میں علماء وصلحاء نے سنتِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے اس سلسلہ مبارکہ کو جاری رکھا۔ وعظ ونصیحت' تقریر اور بیان نے انسانی دلوں کو پلٹا...... لیکن شومیٔ قسمت کہ ان علماء اور اربابِ علم ودانش کی زبان فیض ترجمان اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل کر انسانی قلوب پہ نقش ہو جانے والے بیش قیمت الفاظ کو کسی دور میں محفوظ نہ کیا جاسکا...... اسی لیے کسی سیانے نے کہا تھا کہ ''الفاظ زبان سے نکل کر فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں''۔ لیکن دورِ جدید کی سائنس نے ہماری اس مشکل کو آسان کر دیا کہ انسانی آوازوں کو فضاؤں میں تحلیل ہونے سے پہلے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ پیشِ نظر کتاب ''خطباتِ حیدری'' بھی ایک ایسا بیش قیمت مجموعہ ہے جو بار بار مطالعہ کیے جانے کے قابل ہے۔

جس سے دل ودماغ کے مقفل دریچے وا ہوتے ہیں'
جس سے انسانی قلوب واذہان کو جلا ملتی ہے'
جس میں توحید کے دلائل بھی ہیں اور سنت کے مشکبار پھول بھی'
جس میں سیرت نبویؐ بھی ہے اور سیرتِ صحابہؓ بھی'
قصرِ باطل پر سنگ باری بھی ہے ضرب کاری بھی'
اور شرک کے اندھیروں کو کافور کر دینے والی روشنی بھی'

مولانا علی شیر حیدری سپاہ صحابہ کے سرپرست بھی ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کی آواز بھی...... آپ محقق عالم بھی ہیں اور مناظر اسلام بھی...... اسی بناء پر آپ کے خطبات باقی خطباء کے خطبات سے علیحدہ اور منفرد شان رکھتے ہیں۔ مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر کراچی سے درہ خیبر تک اور مکران کے ساحلوں سے بلتستان کی سنگلاخ وادیوں تک توحید وسنت کے دیپ فروزاں کیے'
آپ کی جرات رندانہ اور حریت افکار نے باطل کے ایوانوں میں بھونچال پیدا کیا'

آپ کی فکر رسا نے رفض و بدعت کے سیلاب کے آگے بند باندھا'

آپ نے اپنی روانیءِ تقریر اور جولانیءِ خطابت سے سنگدلوں کو موم اور ہٹ دھرموں کو جادۂ حق پہ گامزن کیا'

ان خصوصیات کی بناء پر ''خطبات حیدری'' ہر خطیب کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت ہے۔

''گوشہ علم و ادب'' کے جواں سال' متحرک' سرگرم' فعال اور منصوبہ ساز مدیر اعلیٰ برادر عزیز مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی سلمہ ''خطبات حیدری'' کے مرتب ہیں۔اس سے پہلے مولانا شجاع آبادی کے قلم حقیقت رقم سے چند شاہکار مجموعے تیار ہو کر دادو خراجِ تحسین پا چکے ہیں...... ''خطبات حیدری'' مولانا شجاع آبادی کا گرانقدر اور قابلِ رشک کارنامہ ہے......اللہ تعالیٰ اس نوجوان عالم کے علم و عمل میں برکت عطاء فرمائے اور ان کی محنت شاقہ کو شرف قبولیت بخشے۔آمین

(مولانا) محمود الرشید حدوٹی (عفا اللہ عنہ)

۱۳۔اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار

استاذ الادب جامعہ اشرفیہ' مسلم ٹاؤن لاہور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''آب حیات'' لاہور

کالم نگار روزنامہ پاکستان لاہور

''خطباتِ حیدری'' کا اجمالی خاکہ

ادیب وشاعر جناب سلیم اختر قریشی

تاریخ کا جو طالبعلم بھی برِ صغیر کی تحریک آزادی کے اکابر کی زندگی پر نظر ڈالتا ہے اسے نامساعد حالات میں ''آئین جواں مردی حق گوئی و بے باکی'' سے عبارت شخصیات نظر آتی ہیں جو تہی دست ہونے کے باوجود جذبہ ایمانی سے کام لے کر اس غالب فرنگی سے ٹکرا گئیں جو وسائل و طاقت سے بھرپور تھا۔ عقل حیران ہو جاتی ہے کہ اس آتش نمرود میں عشق کس طرح بے خطر کود پڑا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لے کر سپاہ صحابہ کے ایک ایک نظریاتی کارکن یا مبلغ کا فکری تجزیہ کیا جائے یا اس کی جرات اور جذبوں کو پرکھا جائے تو واضح محسوس ہوتا ہے کہ حوصلے استقامت' استقامت اور استدلال کے حوالوں سے یہ اپنے اکابر کا تسلسل ہے۔ جرات و استقلال کے اسی تسلسل میں علامہ علی شیر حیدری کی شخصیت واضح طور پر سربلند و سرفراز نظر آتی ہے۔ مولانا کی علمی حیثیت بھی اپنی جگہ مسلّم' لیکن گفتگو میں استدلال کا جو لطیف اور کاری انداز علامہ علی شیر حیدری کا ہے وہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے' یہ خالصتاً عطائے ربی ہے اور اسے جذبوں کی وہ آتش مزید نکھار دیتی ہے جیسے عظمتِ اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے سپاہ صحابہ کے قائد علامہ جھنگوی شہیدؒ نے دلوں میں پھونک کر روزِ حشر تک ہر مسلمان کو صحابہؓ کا سپاہی بنا دیا ہے۔ علامہ علی شیر حیدری عصرِ حاضر میں معقولات و منقولات کے امتزاج کے ساتھ ایک بڑے مناظر کی حیثیت میں بھی سامنے آئے ہیں' اساتذہ نے مناظرانہ گفتگو کے لئے جو ایک بنیادی نکتہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ مزاحمت کی زبان سخت نہیں ہونی چاہئے۔ سپاہ صحابہ' صحابہ کرامؓ پر سب و شتم کے ظلم بھرے عمل پر مزاحمت کرنے والی فکری تحریک کا نام ہے اور علامہ حیدری اپنے مناظرانہ انداز میں اساتذہ کے اس فکری نکتہ کو بنیاد بنانے میں بھرپور کامیاب رہے ہیں۔ اپنے موقف' ور

اصول پر لطیف انداز میں بھرپور گفتگو کرتے ہوئے اپنے ہدف پر ضرب کاری لگانا کامیاب مناظرہ کا طرۂ امتیاز ہے، مدارس کی چٹائیوں پر بیٹھے ہوئے طلبہ ہوں یا تاجر، وکلا اور دانشور جس طبقہ میں بھی ان کی گفتگو ہو وہاں ویسا ہی انداز تکلم، عام شہری سے لے کر وزیر اعظم تک جہاں بھی، جس کسی سے بھی گفتگو ہو، بے خوف و خطر لہجہ، کوئی بھی عنوان ہو اس پر مدلل بات چیت، فی البدیہہ انداز، اور دل و زبان کی یکسوئی کے ساتھ ساتھ فکری رفعتیں، اسلاف کی جراتیں، اکابر کا حوصلہ، قائدین کا سا صبر، حرمت لفظ کا مکمل اہتمام، عصمت رسول اللہ ﷺ جیسے لطیف عنوان پر انتہائی جامع نکتہ آفرینی، توحید و سنت کے نظریات کی مکمل عملداری، مسائل و فضائل پر ذمہ دارانہ طرز تکلم، عظمت صحابہؓ و اہلبیتؓ پر اپنے صادق جذبوں کی احسن ترجمانی، ''انقلاب مصطفیٰ''، عظمت قبلہ، طالبعلم اور عالم کی دینی و معاشرتی ذمہ داری، دینی مدارس کی اہمیت، ضروریات، پاسبانی، جہاد و تبلیغ کی، اتحاد امت مسلمہ، اخلاق، کردار اور حب الوطنی پر درد بھرے خیالات، جبر و استبداد، استحصال، معاشی تفریق اور طبقاتی نظام پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور امام اسلامی انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے حقیقی سپاہی ہونے کا فکری انداز، ایمانیات و عبادات کے تقاضے (میں ان کی علمی و فکری حیثیت کا احاطہ نہیں کر سکتا) یہ ہے...... ''خطبات حیدری'' کا اجمالی خاکہ....

جہاں تک اس کے مرتب انتہائی قابل احترام مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی کی محنت کا دخل ہے تو کم عمری میں جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا گو ہوں۔

سلیم اختر قریشی شجاع آباد

16/8/2000

مختصر حالات صاحبِ خطبات

ملک عزیز پاکستان کی سب سے بڑی دینی جماعت سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا علامہ علی شیر حیدری کے نام، کام اور مقام سے دینی حلقوں میں بالخصوص شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو۔ قدرت نے علم و فضل، حوصلہ و ہمت، صبر و استقامت، غیرت و حمیت، جرات و شجاعت، ذہانت و متانت، تدریس و خطابت، قیادت و سیادت کے مختلف عناصر کو یکجا کر کے ایک حسین پیکر تراشا اور اس کا نام علی شیر حیدری رکھ دیا۔ بھاری بھرکم جثہ، موٹی موٹی آنکھیں، چتون شیر کی مانند، چہرے پر جلال و جمال رقصاں اور نورانیت چھلکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ لبوں سے علم و حکمت کے پھول جھڑتے ہیں۔

ابتدائی حالات

آپ کی پیدائش ۱۹۶۳ء میں ضلع خیر پور میرس شہر میں ریلوے اسٹیشن کے قریب گوٹھ موسیٰ خان جاوریاں (جوہریاں) میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد رئیس محمد وارث صاحب بلوچوں کی ایک شاخ چانڈیو کے قبیلہ جوہری سے تعلق رکھنے والے نہایت خدا ترس اور دیندار انسان ہیں۔ آپ کے دادا جان جناب اللہ داد صاحب بھی ابھی بحمد اللہ بقید حیات ہیں، اور ان پڑھ ہونے کے باوجود سندھی زبان کے فی البدیہہ شاعر ہیں۔ آپ کے خاندان میں اگرچہ آپ سے قبل کوئی عالم دین نہیں گزرے، لیکن سب حضرات اہل علم کے قدردان اور گہری عقیدت رکھنے والے ہیں۔ دینوی اعتبار سے یہ خاندان شروع سے ہی بڑا معزز سمجھا جاتا ہے اور قبیلے کی سرداری کا منصب بھی اسے حاصل ہے۔

تعلیمی پس منظر

آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی گاؤں گوٹھ کے سکول سے ہوا۔ ۱۹۷۹ء

میں ناز ہائی سکول میں آپ مڈل کے طالبعلم تھے کہ اس دوران پیش آنے والے ایک چھوٹے سے واقعہ نے آپ کے مستقبل کا رُخ بدل دیا۔ ہوا یوں کہ ایک روز ایک ٹیچر نے آپ کی کلاس سے نماز کے مسائل پوچھے جو کوئی لڑکا نہ بتا سکا۔ آپ نماز تو پڑھا کرتے تھے مگر کم عمری کی بناء پر ابھی مسائل سے ناواقف تھے...... آپ بھی نہ بتا سکے اس سے پہلے کلاس میں آپ کا ایک مقام تھا کہ ہمیشہ ہر امتحان میں امتیازی پوزیشن لیتے تھے اب شرمندگی ہوئی' اور ایسی شدید شرمندگی ہوئی کہ اسی روز سکول چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول کا فیصلہ کر لیا۔ سکول کے اساتذہ نے اپنے طور پر بہت سمجھایا کہ تم بہت ذہین ہو' پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بنو گے' سکول مت چھوڑو' مگر آپ نے تمام ترغیبات کو یکسر مسترد کر دیا۔

ان دنوں آپ کے یہاں دیوبندی' بریلوی کشیدگی نہ تھی مشترکہ جلسے ہوتے تھے۔ صرف سنی شیعہ کا فرق تھا۔ چنانچہ آپ کو پیر صاحب پگاڑہ کے مدرسہ ''جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ'' میں داخل کرا دیا گیا' ابتدائی فارسی کی کتابیں وہاں پڑھیں' اس سے قبل آپ خیر پور میں ہی حافظ کریم بخش صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھ چکے تھے۔ حافظ صاحب توحید کی باتیں کرتے رہتے تھے۔ انہی کی برکت سے عقائد کی اصلاح ہو چکی تھی۔ جامعہ راشدیہ کا مخصوص ماحول آپ کو راس نہ آیا تو وہاں سے جامعہ شمس الہدیٰ نوشہرو فیروز پہنچے' کچھ وقت مدرسہ تعلیم القرآن عثمان خان مری میں گزارا' اور پھر ۱۹۸۲ء میں شمس الہدیٰ کولاب جی ال میں فقیہ العصر مفتی محمد حسنؒ سے اکتساب فیض کیا اس کے بعد لاڑکانہ پہنچے اور جامعہ اشاعت القرآن میں حضرت مولانا علی محمد حقانی سے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر اور شمائل ترمذی کا درس لیا اور حضرت مولانا فضل محمد پنہور سے قافیہ پڑھی اور انہی حضرات کے مشورے سے دورانِ تعلیم ہی ۸۴ء میں رتو ڈیرو ضلع لاڑکانہ کے مدرسہ جامعہ عزیزیہ میں تدریس شروع کر دی۔ غالباً اسی سال ہی کنز الدقائق (فقہ کی مشہور کتاب) پڑھائی۔ آپ کا معمول یہ رہا کہ آپ نے سماع کبھی نہیں کیا' بس جو کتاب پڑھی وہ پڑھا ڈالی۔ غالباً دو سال یہاں گزارنے کے بعد ٹھیڑھی شریف کے مشہور مدرسہ دارالہدیٰ میں موقوف علیہ کی کلاس میں داخلہ لیا۔ پھر

دورۂ حدیث کی تکمیل بھی یہیں کی۔ بخاری شریف کی جلد اول مولانا عبدالھادیؒ سے اور جلد ثانی مولانا عبدالحق فاضل دیو بند (جو کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے) سے پڑھی۔ ترمذی شریف مفتی اعظم سندھ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب اور مسلم شریف مفتی محمد بلال صاحبؒ سے پڑھیں۔

تدریس وخطابت

تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس کا مشغلہ اپنایا' اور جامعہ عزیزیہ رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ میں صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے فرائض منصبی سرانجام دینے شروع کیے۔ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔

۱۹۸۷ء میں خیر پور کے بعض احباب نے علاقہ میں شیعیت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے کام کی طرف توجہ دلائی۔ تو آپ شدید احساس کے تحت تدریس چھوڑ کر یہاں آ گئے' اور ۱۹۸۷ء میں ہی ایک قطعہ اراضی پر جامعہ حیدریہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کا مقصد تردید فرقِ باطلہ کے لئے علمی میدان میں کام کرنے والے افراد تیار کرنا تھا۔ آپ کا شروع سے ذوق یہ ہے کہ طلباء میں کمیت کی بجائے کیفیت کو مدنظر رکھ کر انہیں تربیت دی جائے' وہ بے شک تھوڑے ہوں' مگر ان میں اسلاف کی یاد تازہ کر دینے کا جذبہ ہو۔

اگرچہ آپ کا ذہن شروع سے ہی تدریسی اور تبلیغی تھا۔ لیکن زیادہ دلچسپی تدریس میں تھی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ نے خود کو تدریس کے لئے وقف کر دینے کا فیصلہ کرلیا۔ آپ نے اپنے استاذ محترم حضرت مفتی غلام قادر صاحب کی خدمت میں باوضو ہو کر گذارش کی کہ میں آپ کو حلف دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ تقریر نہیں کیا کروں گا۔ استاذ محترم آپ کا یہ عزم دیکھ کر پریشان ہو گئے اور حکماً فرمایا ایسا مت کرو خدا جانے قدرت کو کیا منظور ہے۔ چنانچہ استاذ محترم کے حکم پر آپ اپنے اس ارادے سے باز آ گئے۔ آپ کا ضلع خیر پور شیعیت کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور ماحول اس قدر بد رنگ ہو چکا تھا' کہ ایک مرتبہ محلہ لقمان میں ایک مسلمان خطیب صاحب نے محرم الحرام میں ''شان حسینؓ'' بیان کر دی' تو شیعوں نے اس پر احتجاجی جلوس نکالا اور مسجد کا گھیراؤ کرلیا' ان کا کہنا تھا کہ ''حسینؓ ہمارا ہے

اور کسی سنی خطیب کو حسینؓ کا نام لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی" چنانچہ بڑی مشکل سے خطیب صاحب کی جان بچائی گئی۔ ان حالات کی وجہ سے دورِ طالبعلمی میں ہی آپ کو فنِ مناظرہ سے لگاؤ اور تحقیق کا شوق تھا' اور عوام الناس کے عقائد کی اصلاح کے لئے تقریر جیسا اہم ترین ذریعہ اختیار کرنا ضروری تھا۔

ایک مناظرے کا دلچسپ واقعہ

اسی دوران شیعیت سے آپ کے کئی دلچسپ علمی مناظرے بھی ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں ضلع شکار پور کے بریلویوں نے شیعوں سے مناظرہ طے کرلیا' لیکن وقت مقررہ پر انہیں کوئی مناظر نہ ملا' مجبوراً وہ سکھر میں حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری کے پاس پہنچے' اور ان کی منت سماجت کی۔ شاہ صاحب بھی غالباً کسی پروگرام کی بناء پر وہاں جانے سے قاصر تھے' انہوں نے ان لوگوں کو حضرت حیدری صاحب کے پاس بھیج دیا۔ ادھر آپ کی بھی اپنی مصروفیات تھیں۔ لیکن یہ سوچ کر کہ اگر میں نہ گیا تو سنیت بدنام ہوگی ...... آپ چل پڑے۔ رات نو بجے کا وقت مقرر تھا' اور مناظرہ بھی شیعوں کے گھر میں ہونا طے پایا تھا' پونے نو بجے آپ وہاں پہنچ گئے۔ شیعوں کا مناظر عبداللہ جروار کتابیں لے کر آیا' لیکن آپ کو دیکھ کر گھبرا گیا اور منتظمین سے جھگڑنے لگا کہ مناظرہ بریلویوں سے ہے تم دیوبندی کو لے کر آگئے ہو؟ آپ نے اسے کہا کہ تیرا مناظرہ بریلویوں سے نہیں سنیوں سے ہے' اور میں سنی ہوں' تم جھگڑنے کی بجائے مناظرہ کرو...... بڑی مشکل سے تیار ہوا' مگر پھر کہنے لگا کہ آپ پہلے جا کر نماز پڑھ آئیں بعد میں مناظرہ ہوگا' آپ نے کہا نماز کونسی پڑھیں؟ شیعوں والی یا سنیوں والی؟ پہلے مناظرہ ہونا چاہئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ نماز کونسی درست ہے؟ جو نماز درست ثابت ہوگی میں اور آپ دونوں ہمیشہ کے لیے وہی نماز پڑھنے کے پابند ہوں گے...... لیکن وہ ماننے پر نہیں آرہا تھا اور آپ جانتے تھے کہ اگر نماز پڑھنے چلے گئے تو یہ پیچھے سے دوڑ جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز ساری رات پڑھی جا سکتی ہے۔ پہلے سچی اور جھوٹی کا فیصلہ ہو جائے' بعد میں دونوں فریق سچی قرار پائی جانے والی

نماز ادا کرنے کے پابند ہوں گے...... بڑی مشکل سے وہ اپنے ہم مسلک لوگوں کے اصرار پر آمادہ ہوا۔ اب آپ نے کہا کہ نماز سے پہلے کلمے کا نمبر ہے لہٰذا سچے اور مکمل کلمے کا تعین کر لیا جائے جس فریق کا کلمہ صحیح ثابت ہوا...... نماز بھی اس کی صحیح قرار دی جائے گی۔ حاضرین نے آپ کی تائید کی مگر عبداللہ جروار کا رنگ فق ہو گیا۔

آپ نے سوال کیا کہ تم یہ ثابت کر کے دکھاؤ کہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے بعد جو اضافہ شدہ کلمہ تم پڑھتے ہو...... کیا حضورؐ نے کسی صحابی کو پڑھایا؟ کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزندان گرامی قدر نے کسی موقع پہ یہ کلمہ پڑھا؟ کسی اور شخص کو پڑھایا؟ عبداللہ جروار کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا' وہ بغلیں جھانکنے لگا۔ شیعہ منتظمین نے آپ سے گذارش کی کہ آپ ہمارے مہمان کو ہمارے گھر میں ذلیل نہ کریں اور رخصت ہو جائیں۔ آپ نے کہا جب تک عبداللہ جروار نہیں جائے گا' میں بھی نہیں جاؤں گا...... کہنے لگے وہ ہمارا مہمان ہے رات یہیں رہے گا' آپ نے کہا میں بھی رات یہیں رہوں گا (کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اگر آپ اس سے پہلے یہاں سے چلے گئے تو اس نے آپ کے خلاف اشتہار چھپوا دینے ہیں کہ علی شیر حیدری فرار ہو گیا اور یوں لوگوں کو دھوکہ دے کر شیعیت کی طرف مائل کرے گا) وہ کھانا لے آئے اور آپ کو کھانے کو کہا آپ نے کہا کہ تم اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکے' تم مسلمان نہیں ہو' میں تمہارے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے ان کے گھر کا کھانا نہیں کھایا مگر ساری رات اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ وہیں گزاری' صبح کو پہلے عبداللہ جروار وہاں سے روانہ ہوا' بعد میں آپ روانہ ہو گئے۔

بعد میں ایک مرتبہ روہڑی کے سابق ایم پی اے خادم علی شاہ نے مناظرہ طے کیا آپ وہاں پہنچے اور ایک مرتبہ پھر عبداللہ جروار کو عبرتناک ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ نیز شیعوں کا ایک اور نامور مناظر تاج الدین حیدری بھی آپ سے ہزیمت اٹھا چکا ہے۔

امیر عزیمت شہیدؒ سے تعارف

نومبر ۱۹۸۸ء میں آپ نے شیعیت کے خلاف تقریر کی۔ غالباً اسی تقریر میں آپ

نے چیلنج دیتے ہوئے یہ کہا کہ خمینی کی قبر کھود ؤ اگر انگاروں سے نہ بھری ہوئی ہو تو میں شیعیت اختیار کرلوں گا...... شیعیت اس پر بڑی جز بز ہوئی اور آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ سنٹرل جیل خیر پور میرس میں آپ نے ایک ماہ گزارا۔ وہاں سے ۲۲ دسمبر کو رہائی ملی۔ اسی گرفتاری کے دوران جیل میں ملاقات کے لئے آئے ہوئے ساتھیوں سے امیر عزیمت مولانا حق نواز کا نام سنا اور ان کے کام سے آگاہی ہوئی۔ رہائی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مارچ ۱۹۸۹ء میں جبکہ آپ فاروق اعظم آرگنائزنگ کمیٹی کے ضلعی سرپرست تھے۔ کمیٹی کی طرف سے شہر میں جلسہ کا پروگرام رکھا گیا جس میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو مدعو کیا گیا۔ مولانا نہ پہنچ سکے' آخری تقریر آپ نے کی' اور دوران تقریر شیعوں نے حملہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد سکھر میں امیر عزیمت شہیدؒ کی تقریر کا پروگرام بنا اس جلسے پر مولانا حق نواز شہیدؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی تقریر سنی۔ آپ کی تقریر آدھی سندھی اور آدھی اردو میں تھی...... انداز دونوں کا ملتا جلتا تھا۔ آپ نے اس تقریر میں نجفی ملعون کی غلیظ عبارات کے حوالے دیئے۔ تقریر کے بعد مولانا حق نواز شہیدؒ نے آپ کو سپاہ صحابہ میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ ''اپنے علاقے میں سپاہ کی سرپرستی قبول فرمائیں'' آپ نے گذارش کی کہ اس علاقے کی فضاء کے مطابق مجھے تمام مخالفین سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ جبکہ آپ بریلویوں سے اتحاد کرنا چاہتے ہیں۔ میں اگر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر پالیسی کے خلاف چلوں گا تو جماعت کو نقصان ہوگا اور اگر پابند رہوں گا تو مسلک کو نقصان ہوگا...... مولانا خاموش ہو گئے۔

اس ملاقات سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ دونوں کے نظریات بھی ملتے جلتے تھے اور انداز خطابت بھی! نیز یہ کہ اس ملاقات کے بعد آپ کو مولانا سے بہت محبت ہو گئی۔ اور یہ محبت پھر آہستہ آہستہ پروان چڑھتی گئی۔

امیر عزیمت شہیدؒ کی شہادت کی خبر

اس زمانے میں آپ ہر مہینے کا ایک جمعہ لاڑکانہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ ۲۳

فروری ۱۹۹۰ء کو جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ آپ حسب پروگرام لاڑکانہ کے لئے روانہ ہوئے ریلوے پھاٹک پر پہنچے تو وہاں چند دوستوں نے خبر سنائی کہ گذشتہ رات مولانا حق نواز کو شہید کر دیا گیا ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ آپ کی طبیعت قابو میں نہ رہی اور رو رو کر آپ کا بُرا حال ہو گیا۔ آپ وہاں سے فوراً سکھر پہنچے۔ پنجاب جانے والی گاڑیاں تقریباً چھوٹ چکی تھیں۔ سڑک کے راستے سے بھی حالات خراب ہونے اور جھنگ میں کرفیو کے باعث پہنچنا مشکل تھا۔ بالآخر لاڑکانہ پہنچے جمعہ کی تقریر کی۔ غم اور اضطراب اس قدر شدید تھا کہ حضرت مولانا محمد علی حقانی تسلی دیتے دیتے تھک جاتے تھے۔

سپاہ صحابہ سندھ کی صدارت

تھوڑے دنوں کے بعد مورخ اسلام مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ نے مولانا حق نواز شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کا منصب سنبھالا' تو آپ کو کراچی میں منعقد ہونے والے علماء کرام کے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ ارسال کیا۔ آپ حسب پروگرام کراچی جامعہ محمودیہ پہنچے جہاں اجلاس ہو رہا تھا۔ مولانا فاروقی آپ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہا۔

''یہ ہیں مولانا علی شیر حیدری سپاہ صحابہ سندھ کے صدر!''

آپ حیران ہوئے کہ میں تو کارکن نہیں ہوں ...... دراصل مولانا فاروقی پہلے سے یہ طے کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے ان کے فیصلے پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔

سپاہِ صحابہ سندھ کی صدارت کا منصب سنبھالنے کے بعد آپ نے پورے ملک میں بالعموم اور صوبہ سندھ میں بالخصوص سپاہِ صحابہ کا مشن اور پروگرام متعارف کرانے میں دن رات برابر کر دیئے۔ اسی زمانے میں آپ کا نام خیر پور میرس کی حدود پھلانگتا ہوا پورے ملک کی فضاؤں میں گونجنے لگا۔ اور آپ کی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔

۱۹۹۰ء سے جنوری ۱۹۹۷ء تک آپ نے سپاہ صحابہ سندھ کے صدر کی حیثیت سے لازوال تنظیمی خدمات سرانجام دیں اور اپنی حق گوئی کی بناء پر حکومت سندھ کے معتوب

رہے، اور مختلف وقفوں میں صوبہ بدری کی سزائیں برداشت کرنے کے علاوہ دُشمن کی طرف سے قاتلانہ حملوں کا ہدف بنتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی نصرت و اعانت فرمائی اور دشمن خائب و خاسر ہوا۔

سپاہ صحابہ کی سرپرستی کا منصب

۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو قائد ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی ۱۴ ماہ کی قید و بند کے بعد سیشن کورٹ کے موقع پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے ذریعے شہید کر دیئے گئے۔ ان کی شہادت سے تقریباً ایک ہفتہ بعد سپاہِ صحابہ کی مرکزی مجلس شوریٰ و عاملہ کے اجلاس میں آپ کو سپاہِ صحابہ کی سرپرستی کا منصب تفویض کر دیا گیا۔ ان دنوں ملکی امن و امان کی صورت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ چنانچہ سابق چیف جسٹس آف پاکستان سجاد علی شاہ نے ملکی حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے نمائندہ وفد کو طلب کیا۔ وفد کی قیادت علامہ حیدری کر رہے تھے۔ چیف جسٹس کے سامنے علامہ حیدری نے ساڑھے چار گھنٹے دشمنان صحابہ کے عقائد پر دلائل کے انبار لگا دیئے۔ اور امن و امان کے سلسلے میں ہر ممکنہ تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ دورانِ گفتگو جب حیدری صاحب عبارتیں پڑھتے تھے تو چیف جسٹس صاحب اتنا روئے کہ آنسو روکے نہ جاتے۔ آخر میں چیف جسٹس نے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ بچوں کا کھیل ہے بلا کر جھڑک دوں گا۔ لیکن ابھی مجھے مسلسل سماعت کرنا پڑے گی۔ لیکن افسوس کہ چیف جسٹس کو اس کام کی تکمیل کا موقع نہ مل سکا۔ اور وہ شاطر حکمرانوں کی سیاست کا شکار ہو کر قبل از وقت ریٹائر کر دیئے گئے۔

علاوہ ازیں جب سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے علماء بورڈ تشکیل دیا تو اس کے ہر اجلاس میں علامہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے سپاہ صحابہ کا موقف پیش کر کے دشمنان صحابہ کو ناک آؤٹ کر دیا۔ ایک دفعہ اجلاس میں شہباز شریف خود موجود تھے تو اجلاس کے اختتام پر شہباز شریف نے علامہ حیدری سے کہا کہ آپ ساجد نقوی اور افتخار نقوی سے ہاتھ ملائیں تو علامہ حیدری نے کہا کہ جناب شہباز شریف صاحب! ہم

یہاں ملکی امن وامان کی وجہ سے اکٹھے ہوئے ہیں ورنہ میں انہیں ان کے عقائد اور نظریات کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتا ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہاتھ ملاؤں؟

علامہ حیدری کی اسی بات سے ناراض ہو کر سابق وزیر اعلیٰ صاحب نے علامہ حیدری کو گرفتار کروا کے چوہنگ سنٹر بھیج دیا اور پھر فرقہ وارانہ تقریر کا الزام لگا کر تین سال کی سزا سنائی گئی' حیدری صاحب نے اس قید کو غنیمت سمجھتے ہوئے حفظ قرآن مجید کی دولت کو سمیٹنا شروع کر دیا۔ اور صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں اس دولت سے مالا مال ہو گئے۔ ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید سے رہائی نصیب ہوئی۔

حکومتی سطح پر بنائی جانے والی علماء کمیٹی کا اجلاس ہوا تو علامہ علی شیر حیدری نے وزیر اعظم نواز شریف سے کہا کہ تحریک جعفریہ کے نمائندے کمیٹی میں بیٹھ کر ہمارے روبرو کبھی بات نہیں کریں گے اور ہر اجلاس کی طرح وہ اس دفعہ بھی بھاگ جائیں گے۔ تو اس پر نواز شریف نے کہا کہ اس دفعہ میں ان کو بھاگنے نہیں دوں گا۔ بہرحال کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اجلاس میں علماء نے اس بات پر زور دیا کہ صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے لیے ایسا قانون بنانا چاہیے کہ آئندہ کسی کو بھی گستاخی کی جرات نہ ہو۔ کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ صحابہ کرام کے گستاخ کے لئے کیا سزا مقرر کی جائے تو علامہ حیدری نے کہا کہ سزائے موت یا کم از کم ۲۵ سال سزا مقرر کی جائے۔ دورانِ اجلاس ساجد نقوی نے کہا کہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے تو اس کے لئے بھی قانون بنایا جائے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کو سزائے موت دی جائے گی تو علامہ علی شیر حیدری نے کہا کہ یہ قانون بالکل بناؤ۔ سب سے پہلے میں اس پر دستخط کروں گا اور یہ بھی قانون بناؤ کہ کسی کافر کو مسلمان کہنے والے کو بھی سزائے موت دی جائے۔ علامہ حیدری نے کہا کہ ہم روافض کو کافر سمجھتے اور کہتے ہیں اور ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ ہم سے مناظرہ کیا جائے یا شیعہ سنی مسئلہ عدالت میں زیر بحث لایا جائے۔ اگر ہم ثابت نہ کر سکے تو ہمیں سزائے موت دی جائے حکومت پر ہمارا خون معاف ہے۔ دوران اجلاس ڈاکٹر اسرار احمد نے علامہ حیدری سے پوچھا کہ کیا واقعی اہل سنت علماء

نے دشمنانِ صحابہؓ کے کفر پر فتاویٰ دیئے ہیں؟ تو علامہ حیدری نے کہا کہ صرف دیوبندی مکتبہ فکر نے نہیں بلکہ اہلسنت کے تمام مکاتب فکر کا یہ فتویٰ ہے حتیٰ کہ بریلوی مکتبہ فکر کے قائد اور پیشوا علامہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنی مشہور کتاب فتاویٰ رضویہ میں دشمنانِ صحابہ کو واشگاف الفاظ میں کافر مرتد اور واجب القتل کہا ہے۔ اہل حدیث عالم، عظیم مفکر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے بھی دشمنانِ صحابہ کے کفر پر دستخط کر دیئے ہیں پھر علامہ حیدری نے چودہ سو سال کے تمام مفتیان علماء کرام، دانشور، اسکالروں کی کتب سے ان کے فتویٰ جات ڈاکٹر اسرار احمد کے سامنے پیش کیے اور شیعوں کی کتابوں سے حوالہ جات اور عبارتیں جو صحابہ کرامؓ امہات المومنین، اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف لکھی ہوئی ہیں ڈاکٹر صاحب کے سامنے پڑھنا شروع کیں۔ تو ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں سے آنسو برسنا شروع ہو گئے اور کہا کہ حیدری صاحب بس کریں، ہم سے باتیں اور بکواسیں نہیں سنی جاتیں۔ علامہ حیدری نے کہا ڈاکٹر صاحب یہ تو چند عبارتیں اور حوالہ جات آپ کو دکھائے ہیں ورنہ دشمنانِ صحابہ کی ہزاروں ایسی کتابیں ہیں جس میں انہوں نے نہ خدا کو معاف کیا ہے نہ نبی کو، نہ امہات المومنین کو اور نہ اہل بیت کو معاف کیا ہے اور نہ کسی اہل سنت عالم کو۔ بہرحال قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے دشمنانِ صحابہ کے نمائندوں کو علماء کمیٹی سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

دوران اجلاس تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی نے اجلاس کی تمام کاروائی کے دوران سر نیچے کیے رکھا اور کبھی بھی علامہ حیدری کے سامنے سر اٹھا کر بات تک نہیں کی۔ علامہ حیدری نے اجلاس میں دلائل کی قوت سے علماء کمیٹی سے منوایا کہ سپاہِ صحابہ کا مشن و پروگرام مبنی بر حقیقت ہے۔ بہرحال وہی ہوا جس کا ڈر تھا اور علامہ حیدری نے نواز شریف سے کہا کہ شیعہ ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکتے اور واقعی دشمنانِ صحابہؓ نے علماء کمیٹی سے راہِ فرار اختیار کی۔

علامہ حیدری کی وہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان

تحفظ کی ضمانت دے تو میں انشاء اللہ دشمنانِ صحابہؓ سے مناظرہ کرنے کے لئے ایران تک جانے کو تیار ہوں۔

علامہ حیدری نے مختلف ممالک کے تبلیغی اور تنظیمی دورے بھی کیے' حال ہی میں آپ برطانیہ اور متحدہ عرب امارات میں دو ماہ کے تبلیغی دورے سے واپس تشریف لائے ہیں۔ ان دو ماہ میں آپ نے برطانیہ اور عرب امارات کے تقریباً چالیس مختلف مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا' اس سے آپ کے علمی استحضار کا اندازہ کیجئے کہ یہ چالیس کے چالیس خطابات علیحدہ علیحدہ موضوعات پر مشتمل ہیں۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ تمام خطابات تکرار سے مبرا ہیں۔

سپاہ صحابہ کے باذوق قارئین کے تقاضے اور بعض احباب کے پُرزور اصرار پر ''گوشہ علم وادب'' کو حضرت علامہ کی خصوصی اجازت سے آپ گراں قدر خطبات شائع کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اس پر ہم علامہ صاحب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن خطبات کو علماء' خطباء' اور طلباءِ کرام کے علاوہ عامۃ المسلمین کے لئے بھی اصلاحِ عقائد میں نافع بنائے اور قبولیت عامہ سے نوازے۔

جلد اول ۲۲ خطبات پر مشتمل ہے۔ پہلے ایڈیشن میں رہ جانے والی غلطیوں کی اصلاح کے لئے نئے سرے سے کمپوزنگ اور ترتیب میں معمولی سی ترمیم کے بعد اب دوسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔ اس کی تیاری میں برادرِ عزیز حافظ سیف اللہ خالد کی مکمل معاونت حاصل رہی' اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

17-11-2001

حسنِ ترتیب

درس فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن ٥ لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدآئِھِمِ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ٥ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ٥ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم ٥ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن ٥ آمین

درس فاتحہ

سورۂ فاتحہ قرآن مجید کا دیباچہ ہے

سورت الحمد' سورت الفاتحہ' قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے ترتیب تحریری میں بھی اور ترتیب تنزیلی میں بھی۔ حضور ﷺ کو جو قرآن کریم عطا ہوا ہے وہ سورت الحمد اور تیس پارے ہیں۔ ہر پارے کا نام اس پارے کے ابتدائی حروف سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے الٓـم...... سَیَقُوْل ...... تِلْک الرُّسُل ...... لَنْ تَنَالُو البر

پہلا پارہ " الٓم" سے شروع ہوتا ہے سورت الفاتحہ ان تیسوں میں سے کسی پارے میں مل کر شمار نہیں ہوتی۔ بلکہ الحمد شریف اور تیس پاروں سمیت' قرآن کریم پورا ہوا۔

الحمد شریف کو قرآن کریم کا مقدمہ یا دیباچہ سمجھ لیجئے۔ جس طرح کسی کتاب کا ایک مقدمہ ہو اور پھر تیس ابواب میں اس کی شرح ہو' اسی کا بیان ہو۔ اسطرح اجمالاً سب کچھ سورت الحمد میں ہے اور پورا قرآن مجید اس کی تفصیل ہے۔

حضور پاک ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ بعثت سے قبل میری ایک حالت یہ ہو گئی تھی۔ کہ (حُبِّبَ اِلَیَّ الْخَلاَءِ) خلوت مجھے محبوب بنا دی گئی......

یہ اللہ پاک جل شانہ کی طرف سے ہوتا ہے ویسے انسان کا لفظ ماخوذ ہے " اُنس" سے۔

اسی وجہ سے انسان کو وحدت میں، خلوت میں مزہ نہیں آتا اور یہ معیت چاہتا ہے تبھی تو انسان اول کو بھی واحد اور خالی نہیں رکھا گیا اور

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (اس سے اسی کا جوڑا پیدا ہوا)

میرا ذاتی تجربہ

لیکن بعض اوقات ایک کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب اللہ جل شانہ اپنی طرف بندے کو متوجہ کرنا چاہیں اس کی پہلی منزل یہی ہوتی ہے کہ حُبِّبَ اِلَيَّ الْخَلاءَ کا پرتو اس پر پڑتا ہے، یعنی اس بندے کو خلوت، وحدت پسند آنے لگتی ہے

الحمدللہ میرا ذاتی تجربہ ہوا۔ ابھی پچھلے دنوں جب میں ساڑھے چودہ ماہ سے زیادہ عرصہ جیل میں رہا تو بظاہر مجھے تنگ کرنے کے لیے قید تنہائی میں رکھا گیا تھا اور پوری کوشش کی جارہی تھی کہ یہ ذہنی طور پر پریشان رہے۔ لیکن اللہ کریم نے خصوصی نوازش یہ فرمائی کہ مجھے دل میں ایک سکون سا عطا فرمادیا...... ایسی کیفیت بنادی کہ مجھے خود یہ وحدت پسند آنے لگی اور پولیس والوں اور دوسروں، تیسروں کا آنا اور ان کی بات چیت مجھے اچھی نہ لگی۔

اس وقت مجھے یہ کیفیت سمجھ آئی کہ جس کا یہ بالکل کروڑوں، اربوں میں سے کوئی ہلکا سا عکس یا، حصوں میں سے ایک حصہ پڑتا ہے اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو جہاں اصل یہ کیفیت ہے وہاں کیا ہوگا؟ اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ جب آدمی کے ذہن پر ٹینشن ہو۔ پریشانی ہو تو جو چیز یاد ہو وہ بھی بھول جاتی ہے لیکن اللہ کریم نے میرے ذہن کو مطمئن رکھا تھا۔ اپنے فضل سے، اپنے اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں سے چونکہ میرے ذہن پر کوئی پریشانی نہ تھی۔

اسی لئے بجائے اس کے کہ کوئی یاد چیز بھول جاتی...... اللہ پاک کی خصوصی مہربانی سے تین مہینے اور کوئی بیس اکیس دن لگے کہ اللہ تعالی نے پورے قرآن مجید کو حفظ کرنے کی توفیق بخشی۔ سترہ اٹھارہ جولائی سے تقریباً شروع ہوا تھا اور 9 نومبر تک ختم ہو چکا تھا۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک پہلی کیفیت! یہ فرماتے ہیں۔

حُبِّبَ اِلَيَّ الْخَلاءَ

خلوت میرے لئے پسندیدہ کردی گئی' محبوب بنادی گئی۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ جب جبرائیل امین نازل ہوئے اور آکر فرمایا...... ''اقراء'' پڑھ!

پڑھ تو تب کہا جاتا ہے جب سامنے کوئی چیز ہو' یوں خط دیا اور کہا پڑھ!

مسند ابوداؤد میں ایک روایت آتی ہے کہ ''اقراء'' جو کہا جارہا تھا پڑھ! تو اس وقت سامنے الحمد شریف ایک ریشمی رومال پر تحریر نظر آرہی تھی وہ سامنے کر کے فرمایا جارہا تھا۔ پڑھ...... تو نزول میں بھی الحمد شریف پہلے ہے اور ترتیب تحریری میں تو ہے ہی۔

اللہ تعالیٰ کا احسان

اور اللہ کریم نے اس سورت کے لئے خصوصی طور پر احسان جتلایا ہے کہ

وَ لَقَدْ آتَیْنٰکَ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِي وَ الْقُرآنَ الْعَظِیْم

یہاں سبع مثانی سے مراد سورت فاتحہ لی جاتی ہے تو پورے قرآن کریم کا دیباچہ جب سورت الحمد ہے' اس کی تفسیر لکھنے والوں نے لکھی...... اور بیان کرنے والوں نے بیان کی...... تو واقعی نظر آیا کہ پورے قرآن کریم کا خلاصہ ہے!

دس ہزار مسائل

چنانچہ حضرت امام رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علماء وطلباء اپنے احباب سے کہا کہ مجھے تقریباً دس ہزار مسائل سورت فاتحہ سے مستنبط ہوتے ہیں سمجھ آتے ہیں۔ تو اِسْتَبْعَدَ ذٰلِکَ بَعْضَ الْفُضَلَاءِ

کہتے ہیں کہ فضلاء کو یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوئی۔ مشکل معلوم ہوئی کہ دس ہزار مسائل! ان چار پانچ سطروں کی سورت میں دس ہزار مسائل؟ فرماتے ہیں کہ استبعاد دیکھکر میں نے بسم اللہ کر کے لکھنا شروع کر دیا اور وہ دس ہزار مسائل لکھ ڈالے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... ''فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ''

اس فرمان کے تحت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ سے بڑے بھی دوسرے علماء موجود تھے۔

اگر رازی رحمتہ اللہ علیہ کو دس ہزار مسائل سمجھ آتے ہیں تو ان سے بڑوں کو اور زیادہ

آ سکتے ہیں۔ کتنی جامع سورت ہے اور ہمیں تقریباً ہر مسلمان کو یہ یاد ہے۔

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اسے روزانہ پڑھو نہ صرف روزانہ پڑھو بلکہ ہر نماز میں پڑھو نہ صرف ہر نماز میں بلکہ ہر رکعت میں پڑھو'

اور یہ سورت فاتحہ صرف حضور ﷺ پہ نازل ہوئی۔ حضور ﷺ سے پہلے اس طرح کے مضمون کی کوئی سورت کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے۔

ایک لطیف نکتہ

یہاں ایک لطیف سی بات طالب علمانہ ذہن میں آتی ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ میں نے بہت تلاش کیا۔ مجھے کوئی ایسی روایت نہیں ملی کہ حضور ﷺ نے شب معراج میں انبیاء علیہم السلام سے فرمایا ہو کہ بھائی آپ پر تو فاتحہ نازل نہیں ہوئی لہٰذا آپ نے یاد نہیں کی ہوگی کیونکہ یہ صرف مجھ پہ نازل ہوئی ہے اور مجھے ہی یاد ہے اور اب نماز پڑھنی ہے۔ لہٰذا پہلے بیٹھو آپ کو سورت فاتحہ یاد کراتا ہوں پھر نماز پڑھتے ہیں اور کیونکہ آپ نے بھی پڑھنی ہے میرے پیچھے اور

لاَ صَلوٰةَ لِمَنْ لَمْ یَقْراء بِفَا تِحَةِ الْکِتَاب

''جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے' اس کی نماز نہیں ہوتی''

لہٰذا پہلے فاتحہ یاد کرلیں' پھر نماز پڑھیں گے ایسی کوئی روایت ملتی نہیں ہے تو جب تمام انبیاء کرام کی نماز ہو جاتی ہے...... فاتحہ پڑھتے ہیں صرف امام الانبیاء' اور عمل ہو رہا ہے...... مَنْ کَانَ لَه' اِمَامٌ فَقِرَاْتُ الْاِمَامِ لَه' قِرَاْتٌ...... کے تحت! تمام انبیاء کی نماز ہو رہی ہے اور ہو بھی کامل رہی ہے تو پھر ہماری بھی ہو جائیگی اور کامل ہوگی انشاء اللہ۔

پہلے اللہ کی تعریف

سورت الحمد میں سات آیتیں ہیں' پہلی تین آیتیں صرف اللہ پاک کی تعریف میں ہیں جیسے درخواست پیش کرنے کا طریقہ ہوتا ہے کہ جس کی خدمت میں درخواست بھیجی جارہی ہو اوپر اس کا عہدہ ضرور لکھا جاتا ہے اس طرح پہلے اللہ کریم کی تعریف اور ان کا عہدہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo ملک یَوْمِ الدِّیْنِo

اب یہ اللہ کی تعریف بھی ہے اور وجہ تخصیص الحمد للہ بھی ہے...... اللہ پاک جل شانہ کے لئے حمد جو خاص ہے...... اس استحقاق کی توضیح بھی ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے...... وہ الرَّحمان ہے وہ الرَّحیم ہے...... وہ "مالک یوم الدین" ہے۔!

"دین" کے معانی

لفظ عالمین...... عَالَم عربی میں فاعل ہے یہ ہوتا ہے "مایفعل به" کے لیے۔ جیسے "خاتم" "مایختم به"

اسطرح عالم مایعلم۔ واقعتاً ہر چیز اللہ جل شانہ کے وجود اور وحدت کی گواہ ہے۔

وَ فِـی کُـلِّ شَـیْءٍ لَـهٗ شَاهِدٌ
یَـدُلُّ عَـلـیٰ اَنَّـهٗ وَاحِـدٌ

اور "مالک یوم الدین" مالک ہے جزا کے دن کا، جزاء معنی بدلہ یعنی بدلے کے دن کا مالک ہے۔ یہاں لفظ "دین" جو استعمال ہوا ہے اس کا معنی ہے "بدلہ" اب یہ یاد رکھنے کی بات ہے...... آخر تک ہمیں کام آتی ہے......!

ایک مغالطہ اور اس کی اصلاح

ہمیں بعض لوگوں کی طرف سے ایک مغالطہ بھی دیا جاتا ہے کہ جی قرآن کہتا ہے اپنی بات چھوڑو نہیں، کسی کو چھیڑو نہیں۔ اور لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن ۝ ...... یعنی تمھارے لیے تمہارا دین صحیح ہے

اور میرے لیے میرا دین صحیح ہے۔ یہ معنی اور مراد صحیح نہیں ہے اسے سمجھنے کیلئے اس پہلی سورت کے لفظ دین کو ذہن میں رکھ لیجئے۔

کافروں سے بات ہو رہی ہے۔

قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لاَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْن ۝

کافرو! جسے تم پوجتے ہو میں تو نہیں پوج سکتا۔ نہ ہی تم پوجنے والے ہو اس ہستی کو جسے میں پوجتا ہوں...... تم میری سچی بات مانتے نہیں ہو، مجھے یہ تمہاری غلط بات ماننی نہیں ہے ...... ٹھیک ہے...... لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن ۝

تمہارے لیے تمہارا بدلہ......اور میرے لئے میرے کیے کا بدلہ۔

میرے لئے میرا بدلہ ہے' جو تم کرو گے اس کا تمہیں بدلہ ملے گا۔ اور جو میں کروں گا اس کا مجھے بدلہ ملے گا......

بہر حال! کیونکہ نبوت کفر کو صحیح تو نہیں کہہ سکتی کہ کہے تمہارے لیے تمہارا دین صحیح ہے میرے لیے میرا دین صحیح ہے"......یہ نہیں ہوسکتا!

القاب اور شان کے بیان کے بعد اب اپنا تعلق بیان کیا جاتا ہے کہ رب العالمین 'یا رحمٰن' یا رحیم' یا مالک یوم الدین تیرے ساتھ ہمارا تعلق ہے کہ

" اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ "

عبادت ہم تیری ہی کرتے ہیں' استعانت بھی......

کیونکہ استعانت اب خود بخود عبادت میں داخل ہے......

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

اللہ! عبادت تو ہم تیری ہی کرتے ہیں اور خصوصاً مدد تو ہم چاہتے ہی تجھ سے ہیں......

وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ......اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں' تجھی سے فریاد کرتے ہیں۔ یہ تخصیص بعد تعمیم ہے کیونکہ استعانت عبادت میں داخل ہے۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

اب اپنا تعلق بیان کرنے کے بعد جیسے درخواست میں ہوتا ہے کہ فلاں صاحب' جیسا کہ بندہ پرانا خدمت گار ہے اپنی بات کر کے کہ ہمارا تعلق تو آپ سے یہ ہے کہ آپ کے سوا ہمارا ادھر ہے ہی کوئی نہیں۔ اب اپنی عرضداشت پیش کی جا رہی ہے' فریاد پیش کی جا رہی ہے کہ

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

ہمیں سیدھے راہ چلایئے! صراط مستقیم پر چلایئے اور صراط مستقیم کی تعیین ہوتی ہے کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ صراط مستقیم وہ صراط ہے جو ان لوگوں کا راستہ ہو' جن پر تیرے انعام ہوں۔ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ.

جن پر تو نے انعام فرمایا: اب تعلیل ہے اس لیے کہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ نہ ان پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی وہ گمراہ ہیں۔ ان لوگوں کا راستہ ہمیں چلا جن پر تو نے

انعام کیا۔ وہ صراط مستقیم ہے۔

پہلی بات تو یہ ہوئی ہے صراط مستقیم وہ ہے جو ان لوگوں کا راستہ ہو جن پر انعام ہوا' ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ جن پر انعام ہے ان پر غضب بھی نہیں' اور ان کے قریب' ضلالت نہیں پھٹکتی۔

جن لوگوں پہ انعام ہونا' جن کا ''منعم علیھم '' ہونا یقیناً معلوم ہے تو وہاں سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں پر غضب بھی نہیں ہے۔ اور ضلالۃ بھی ان کے قریب نہیں ہے۔

انعام یافتہ لوگ

اب قرآن کریم نے پھر اس کی تشریح اور تفصیل فرمادی کہ انعام کن پر ہے؟ فرمایا

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اولٰئِکَ رَفِیْقًاo

اب چار طبقے بیان فرمائے گئے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے

(۱) نبیین (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

اب جس کا ان چار طبقوں میں سے کسی ایک میں ہونا متیقن ہو' کسی ایک میں ہونا یقینی معلوم ہو' تو ساتھ ہی یہ علم بھی یقینی ہے کہ اس پر انعام ہے اور اس پر غضب نہیں ہے اس کے پاس ضلالۃ نہیں ہے ہدایت ہے۔

مثلاً کسی کے لئے یہ معلوم ہوا کہ یہ نبی ہے تو ساتھ ہی از خود معلوم ہوا ہے کہ نبیین جو ہیں ان پر انعام ہے اور جن پر انعام ہے وہ غیر المغضوب علیھم و لاالضالین ہیں......ان پر غضب نہیں ہے اور ان کے ہاں ضلالۃ نہیں ہے۔

اس طرح جس کے لئے معلوم ہو گیا کہ یہ ''صدیق'' ہے اس کے لیے یہ بات یقینی معلوم ہوئی کہ اللہ کا انعام ہے اور اس پر غضب نہیں ہے اور اس کے پاس ضلالۃ نہیں ہے۔

اب صدیق ہونا جتنا قطعی معلوم ہوگا' جتنا یقینی معلوم ہوگا اتنی ہی یہ بات یقینی ہوگی کہ یہ ''منعم علیھم '' طبقے میں سے ہے۔ اس پر اللہ کا انعام ہے غضب نہیں ہے......اور ضلالۃ نہیں ہے۔

اس امت کے صدیق۔ سیدنا صدیق اکبرؓ

امت میں سے سب سے زیادہ یقینی مقام صدیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا اور اس کے لیے گواہیاں اتنی مضبوط ہیں کہ جن کا انکار کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ نے ''صدیق فرمایا'' حضور ﷺ نے صدیق فرمایا' حتی کہ دشمنوں نے صدیق لکھا۔ اور آج تک تجرباتی دنیا میں مخالفین بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق مانتے ہیں۔ وہ کیسے؟ وہ جو لوگ ان پر سب وشتم کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں وہ بھی انہیں صدیق مانتے ہیں اگر چہ طوعاً نہیں کرھاً سہی!

اس کا آپ یوں تجربہ کر لیجئے آپ دیکھیں کہ کوئی بھی رافضی اپنے بیٹے کا نام صدیق نہیں رکھے گا۔ (ابوبکر کی بات نہیں کر رہا۔) صدیق نام نہیں رکھے گا کیوں؟ اگر وہ ابوبکر کو صدیق نہ مانتا تو پھر تو اسے صدیق نام رکھنا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں رکھتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی سمجھتا ہے کہ صدیق پہلے نمبر پر ابوبکر ہے اس کا دل بھی یہی فیصلہ دیتا ہے کہ ابوبکر صدیق ہے۔ اب کیونکہ ابوبکر سے نفرت ہے اس لیے اپنے بچے کا نام صدیق نہیں رکھتا۔

اور جب معلوم ہو گیا کہ ابوبکر صدیق ہیں تو پھر ساتھ ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان پر اللہ کا انعام ہے۔ کیونکہ نبوت کے بعد صدیق کا ہی بیان قرآن کریم نے کیا ہے ساتھ ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان پر غضب نہیں ہے ضلالت نہیں ہے۔ گمراہی نہیں ہے تو یہ وجود غضب اور وجود ضلالت کی از خود نفی ہے۔

غضب نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ غضب والا کام ہی کوئی نہیں۔

ضلالت نہیں ہے اسکا مطلب ہے کہ ضلالت والا کام ہی نہیں۔

''غضب'' بھی نہیں ہے تو غصب بھی نہیں تھا...... اگر ''غصب'' ہے تو پھر تو ''غضب'' ہے۔ اگر لیکن غضب نہیں تو لازماً معلوم ہوا کہ ''غصب'' بھی نہیں...... غضب نہیں لازماً معلوم ہوا کہ ظلم نہیں۔ جتنے مطاعن واعتراضات کئے جاتے ہیں اسی سے ختم ہو جاتے ہیں۔ جتنے مطاعن ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے تو غضب ہوتا ہے' ان کی وجہ سے تو ضلالت ہوتی ہے لیکن جب ''ضال'' کی نفی کی گئی اور ''مغضوب'' کی نفی کی گئی تو مسئلہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ غضب اور ضلالت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔

انعام یافتہ لوگوں کا تیسرا طبقہ

اسی طرح تیسرا درجہ ہے "شہداء" کا...... قتل ہونے والے تو کئی ہیں۔ لیکن جس کے لیے معلوم ہو کہ یہ شہید ہے اس کے لیے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر غضب نہیں، انعام ہے...... اور ضلالت بھی نہیں، ہدایت ہے۔ اب باقی رہا یہ کہ میں کہوں گا میرے "شہید" ہیں...... وہ کہے گا میرے ساتھی "شہید" ہیں...... اس لئے یہ تو کام چلتا رہے گا۔ لیکن کچھ لوگ وہ ہیں کہ جن کو "شہید" کہا گیا نص میں...... جیسے حضور ﷺ نے پہاڑ سے مخاطب ہو کے فرمایا: اُثْبُتْ ! جب پہاڑ میں لرزہ آیا حضور ﷺ نے فرمایا اُثْبُتْ...... ساکن ہو جا، ثابت رہ...... کیوں؟

فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَان

تیرے اوپر نبی ہے، صدیق ہے، اور دو شہید ہیں

اس وقت چار ہستیاں موجود تھیں پہاڑ پر حضور ﷺ کی ذات، اور سیدنا ابو بکر سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین موجود تھے،...... اب نبی تو متعین ہے نا......

فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ

تیرے اوپر ایک نبی ہے اب نبی تو متعین ہے کہ یہ ہیں...... باقی تین کے بارے میں فرمایا "صِدِّیْقٌ وَّ شَهِیْدَانِ" "ایک صدیق، دو شہید اور بعد میں وقت نے بتلا دیا کہ صدیق کون تھے اور "شہید" کون تھے...... ایک نے حضورؐ کے مصلیٰؐ پہ شہادت پائی اور ایک نے قرآن پڑھتے شہادت پائی۔

اب ان کا صدیق ہونا اور شہید ہونا منصوص ہے۔ اور جو صدیق یا شہید ہے ان کا "منعم علیھم" میں ہونا منصوص ہے...... جس کا اللہ کی انعام والی جماعت میں ہونا پکی بات ہے اس کا "غیر مغضوب" ہونا منصوص ہے کہ اس پر غضب نہیں اور ضلالت نہیں...... معلوم ہوا کہ ان سب میں سے کسی پر غضب نہیں اور کسی پر ضلالت نہیں۔ ہدایت ہی ہدایت ہے۔ انعام ہی انعام ہے لہٰذا جتنے مطاعن منسوب کیے جائیں وہ سارے کے سارے ایسے ہیں۔ کہ اگر انہیں درست مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ضلالت ہے اس صورت میں ان پر غضب ہونا چاہیئے

لیکن چونکہ غضب اور ضلالت کو قرآن نے دفع کر دیا۔ لہٰذا ان کی نسبت ان پاک ہستیوں کی طرف غلط ہوگی۔ اور یہ بات کیونکہ اتنی یقینی ہوگئی کہ تھیں بھی چار ہستیاں۔ ایک حضور ﷺ کی ذات تھی باقی تین میں سے ایک صدیق تھے۔ دو شہید تھے۔ اتنی یقینی ہوگئی کہ اس میں شک والی بات رہی نہیں، گنجائش رہی نہیں' کوئی اور تھا نہیں۔ لہٰذا ہم دُعا کرتے ہیں......

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥

''اے اللہ! ہمیں چلا سیدھا راستہ' راستہ ان لوگون کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر کہ ان پر غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔''

جو نبی ہوتا ہے اس پر غضب نہیں ہوتا انعام ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضلالت نہیں' ہدایت ہوتی ہے۔

جو صدیق ہوتا ہے اس پر غضب نہیں' انعام ہے...... اس کے پاس ضلالت نہیں ہدایت ہے۔

اور جو شہید ہے اس پر غضب نہیں۔ انعام ہے۔

اس کے پاس ضلالت نہیں' ہدایت ہوتی ہے...... اور یہ چیزیں اللہ کا انعام ہیں۔

نبوت اللہ کا انعام ہے

صدیقیت اللہ کے انعام کا باعث ہے لہٰذا جب ملے تو فرحت کا باعث ہے

''شہادت اللہ کا انعام ہے جب ملے فرحت کا باعث ہے نہ کہ حزن و ملال کا' جزع' فزع کا۔

غم جدائی کا ہوتا ہے شہادت کا نہیں

خوشی ہونی چاہیئے۔ مقام صدیق کو ملا تو خوشی ...... مقام نبوت کا نبی کو ملا تو خوشی ہے مقام شہادت بھی خوشی کا باعث بنا چاہیئے یہ غم جو ہوتا ہے اس مرتبے کے حصول پر نہیں ہوتا...... غم جو ہوتا ہے اپنی جدائی کا ہوتا ہے...... ان کی رہائی کا نہیں اپنی جدائی کا ہوتا ہے جیسے ایک جیل میں چار پانچ ساتھی ہوں' دس ساتھی ہوں۔ دعا تو یہ کرتے ہیں ایک دوسرے کے لیے کہ اللہ پاک تمہیں آزاد کر دے۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک جب آزاد ہو کر جانے لگتا ہے تو دوسرے روتے

ہیں۔انہیں غم ہوتا ہے یہ غم اس کی رہائی کا نہیں ہوتا بلکہ اپنی جدائی کا ہوتا ہے

جیسے امی جان بیٹے کو حج پہ بھیجتی ہیں تو الوداع کہتے وقت وہ رو رہی ہوتی ہیں...... یہ اس کے حج پر جانے کا غم نہیں ہے اپنی جدائی کا غم ہوتا ہے تو اسطرح اب جو جدا ہو رہے ہوتے ہیں انہیں غم ہوتا ہے...... لیکن یہ مقام شہادت کی وجہ سے نہیں اپنی جدائی کی وجہ سے ہوتا ہے...... تو جو ساتھ ہوں گے انہیں غم ہوگا۔ جو ساتھ نہیں انہیں نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک قیدی الگ جیل میں بند ہے دوسرا الگ جیل میں بند ہے...... گوجرانوالہ جیل میں ایک آدمی ہے دوسرا ملتان جیل میں ہے اسے پتہ چلے کہ ملتان جیل والا ہمارا بھائی آزاد ہو گیا تو اس پر یہ نہیں روئے گا۔ لیکن جو قیدی اس کے ساتھ یہاں بند تھا...... ایک ہی کمرے میں اور اب یہاں سے آزاد ہو رہا ہے تو اس کو رونا آئے گا کیونکہ ملاپ تھا اب جدائی ہو رہی ہے...... تو اگر کوئی کہے کہ ہم ساڑھے تیرا سو سال بعد آج بھی جدائی پر روتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ ان کو وصال ہی حاصل نہیں جدائی کس چیز کی؟ اور جو پہلے جا چکے ہیں آزاد ہو کر وہ تو استقبال کو آ رہے ہیں۔ وہ تو خوش ہیں۔ انہیں تو فرحت ہے۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اس دنیا سے جاتے ہیں تو سیدنا فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین تو رو رہے ہیں کیونکہ ان کا وصال تھا اب ان کی جدائی ہے...... لیکن حضور ﷺ خوش ہیں۔ اور فرمایا جا رہا ہے۔

اُدْخُلُو الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ لِلْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ ۝

"جلدی محبوب کو پہچاؤ جلدی پیارے دوست کو پہنچاؤ کیونکہ ہمیں اشتیاق ہے۔" انتظار ہے یعنی صدیق اکبر اس دنیا سے جا رہے ہیں تو باقی صحابہ کرام اس وقت ان کے جانے پر غمگین ہیں اپنی جدائی کی وجہ سے اور حضور پاک ﷺ خوش ہیں کیونکہ وہاں یہ وصال ہو رہا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم جا رہے ہیں سیدنا عثمان علی رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام غمگین ہیں اپنی جدائی پر! لیکن سیدنا صدیق اکبر اور حضور ﷺ یقیناً خوش ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ شہید ہو رہے ہیں خود فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی دیکھا حضور ﷺ سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظمؓ ابھی نظر آئے ابھی خواب میں نے دیکھا مجھے روزہ ہے اور مجھے فرما رہے تھے کہ شام کو آپ کی افطاری ہمارے پاس ہے تو جب افطار کرنے

والے مہمان پہنچ رہے ہیں تو حضور ﷺ خوش ہیں۔ یا ناراض ہیں؟ اس طرح جب حضرت علیؓ شہید ہو رہے تھے تو پیچھے جو ہیں اداس ہیں۔ آگے جو ہیں خوش ہیں......۔

ان کے بھائی حضرت جعفر طیارؓ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

حضرت حمزہؓ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

حضور پاک ﷺ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

خلفائے ثلاثہ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں۔

حضرت حسینؓ شہید ہو رہے ہیں اس وقت حضرت زین العابدینؒ کو تو غم پہنچے گا کیونکہ اب فراق ہو رہا ہے جدائی ہو رہی ہے۔

لیکن میں پوچھتا ہوں جب تاج شہادت حضرت حسینؓ پہن رہے تھے اور منعم علیھم میں داخل ہو رہے تھے تو اس وقت حضرت حسینؓ کے بڑے بھائی حضرت حسنؓ جوان سے چند سال پہلے اس دنیا سے جا چکے ہیں اس قید سے آزاد ہو چکے ہیں وہ خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

اس وقت بارہ تیرہ سال پہلے چلے جانیوالے وہ بھائی خوش ہیں یا ناراض ہیں۔؟

اکیس سال پہلے جانے والے ابا جی خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

اکیاون سال پہلے جانیوالے حضور ﷺ اور سیدہ فاطمہؓ......خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

پچپن چھپن سال پہلے جانے والے حضرت حمزہ حضرت جعفر طیارؓ خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

کیونکہ وہ سب پہلے جانے والے ہیں وہ منتظر ہیں کہ ہمارے پاس ہمارے لعل پہنچ رہے ہیں اب ان سب کے لئے دس محرم خوشی کا دن ہے کیونکہ ان کا تو وصال ہو رہا ہے!

شہادت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور جب نعمت ملتی ہے تو شہید پر جدائی کی وجہ سے البتہ غم ہوتا ہے لیکن شہادت پر نہیں ہوتا۔ اور جدائی کا تصور وہاں ہے جہاں پہلے وصال ہو۔ وصال سے ہی تو فراق ہوتا ہے وصال نہ ہو تو فراق نہیں ہوگا۔ لہٰذا بغیر وصال کے اگر غم والم ہے تو پھر سمجھا جائے گا کہ اس مقام کے ملنے پر ہے۔

حضور ﷺ کو نبوت ملی۔ اب کوئی خوش ہو یا ناراض ہو کوئی آمنا وصدقنا کہہ کے صدیق بنے تب بھی ٹھیک ہے اور اگر کوئی کہتا ہے

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍo

تو بھی حضور ﷺ کی نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی کے واویلا سے کچھ نہیں ہوتا۔

صدیق اکبرؓ کو مقام ملتا ہے کوئی مانے ٹھیک ہے...... نہ مانے تب بھی ان پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقام شہادت بھی اللہ نے دے دیا۔ اب جو خوش ہیں تب بھی ٹھیک ہے اور جو اس مقام پہ ناراض ہیں کہ کیوں ملا؟ اپنے سر میں خاک ڈالیں۔ ڈالیں تو ڈالیں...... اللہ کو کیا پرواہ۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو منعم علیہم کے طریقے پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اپنا فرماں بردار بنائے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

توحید و سنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابہ الطیّبین الطَّاھِرِیْن ٥ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین، الْکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم٥

یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً ٥ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ اختَارنِی وَاختَارَ لِی اصحابیؓ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ٥ صَدق اللّٰہُ وَ صَدق رَسُوْلہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ٥

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً٥

توحید و سنت

برادران اسلام' عزیزان ملت' واجب الاحترام' علماء کرام' معزز سامعین عظام اور سپاہ صحابہ قلعہ دیدار سنگھ کے سرفروش ساتھیو! الحمدللہ! یہ عظیم الشان کانفرنس جو توحید وسنت کے عنوان سے معنون ہے بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے اختتامی مراحل میں ہے مجھ سے پہلے قائد سپاہ صحابہ پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی تفصیلی خطاب فرما چکے ہیں اور فخر اہل سنت برادر عزیز حضرت مولانا عبدالحمید وٹو صاحب' سلمہ اللہ تعالی آپ کو اور ہمیں چند جملے سنا کر باقی ادھار رکھ گئے ہیں اور علماء کرام نے بھی بہت کچھ بیان فرمایا ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے (آمین) وقت کافی ہو چکا ہے رات کے پونے دو بجے ہیں اور بجائے اکتیس اکتوبر کے نومبر شروع ہو چکا ہے میں کوشش کروں گا اختصار کی' لیکن آپ حضرات جاگ کر بیٹھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

توحید تو یہ ہے

عزیز دوستو! عنوان ہے توحید وسنت......اور توحید وسنت پر آپ بہت کچھ سنتے ہیں سنا ہے اور سنتے رہیں گے۔ لیکن گفتن وکردن فرق دارد......قول اور چیز ہے عمل اور چیز ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ...... اللہ کے سوا کسی کا خوف دل میں نہ ہو...... کسی کا رعب دل میں نہ ہو' کسی کو موت' کسی اور کو نفع نقصان کا مالک نہ سمجھا جائے۔ فرحت وتکلیف کسی اور کی طرف سے نہ سمجھی جائے...... چیلنج کر دیا جائے کہ ساری کائنات مل کر مجھے تکلیف دینا چاہے اور مجھے پکڑ کر آگ میں ڈال دے میرا ایک بال بھی نہیں جلا سکتی اگر میرا رب نہ چاہے...... اور پوری کائنات سے امیدیں کاٹ کر خالق کائنات کے ساتھ وابستہ کرنے کا نام توحید ہے لیکن نرم گدوں پر بیٹھ کر تکیہ لگا کر یہ باتیں بیان کرنا بڑا آسان ہے ہماری طرح جب دعوت بھی ملے سیٹ کا بندوبست بھی ٹھیک ہو سکیورٹی کے انتظام بھی صحیح ہوں پھر توحید کا اعلان کرنا

...... یہ اور بات ہے۔!

لیکن اگر توحید عملاً سمجھنی ہے اگر کسی اور کا ڈر نہیں ہے یہ اگر دیکھنا ہے......

اگر نفع نقصان کا مالک کسی اور کو نہیں سمجھا جارہا یہ عملاً دیکھنا ہے...... تو پھر ہمیں مکہ کی گلیوں کی طرف نظر اٹھا کر جھانکنا پڑے گا۔ کہ گرم ریت پر لٹائے ہوئے سینے پر بھاری پتھر رکھے ہوئے بلال حبشیؓ ''اَحَد'' ''اَحَد'' کا سبق یاد کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

نرم گدوں پر بیٹھ کر ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر توحید کا سبق بتلانا اور بات ہے...... سنانا اور بات ہے......

سنت کا مشاہدہ

سنت کا نام استعمال کرنا اور من پسند چیزوں کو سنت کے نام سے حاصل کرنا اور منہ میٹھا کرنے کے لئے سنت کا بہانہ بنانا اور بات ہے لیکن حقیقتاً سنت کو اپنانا اور بات ہے۔

اگر حقیقتاً سنت کو دیکھنا ہو...... اگر حقیقتاً سنت کا مشاہدہ اور معائنہ کرنا ہو...... اگر سنت کو سیرت میں...... اگر سنت کو کردار میں دیکھنا ہو...... تو مجلس پیغمبر کا معائنہ کرنا پڑے گا اور نظر آئے گا کہ نوریوں کے سردار جناب جبرئیل امین ٹاٹ کا لباس پہنے ہوئے مجلس میں حاضر ہوں گے جب پوچھا جائے کہ یہ کیا لباس پہن رکھا ہے؟ تو جبرئیل اعلان کرتا نظر آئے گا۔ کہ صدیق نے آپ ﷺ کی سنت اپنائی ہے اور ہمیں صدیق کی سنت اپنانے کا یہ حکم ہوا ہے۔

مخلوق سے ڈرنے والا موحد نہیں

میرے دوستو!

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

توحید یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو...... وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہ کا نقشہ زندگی میں نظر آئے...... جس بات کو حق سمجھا کہہ ڈالا۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَالْیُؤْمِن وَ مَنْ شَآءَ فَالْیَکْفُر

اور صرف زبان سے نہیں عملی طور پر مظاہرہ ہو کہ میں مصیبت پہنچانے والا اور مصیبت ٹالنے والا

ایک ذات کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا۔ یہ کردار نظر آئے یہ عمل نظر آئے۔ میرے دوستو! یہ توحید ہے کہ ذات یکتا کے سوا کسی کے ساتھ امید وابستہ نہ ہو۔

اگر کوئی جھنڈے سے ڈرتا ہے تو وہ موحد ہے یا مشرک ہے؟ (مشرک)

جو جھنڈے سے ڈرتا ہے۔ مشرک ہے......

جو درخت سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو پتھر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو قبر سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو قبر والے سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو زندہ سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو پیر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو فقیر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو غوث سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو قطب سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو ابدال سے ڈرتا ہے مشرک ہے......!

وَلَمْ یَخْشَ اِلاَّ اللّٰہ

ڈرنا تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہے نا۔

اگر کوئی غوث سے ڈرتا ہے' قطب سے ڈرتا ہے' ولی سے ڈرتا ہے' اگر کوئی نبی کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتا ہے' مشرک ہے' نبی سے نقصان کا اندیشہ رکھتا ہے' مشرک ہے توجہ! توجہ اگر کوئی زندوں سے ڈرے۔ مشرک ہے' کوئی مردوں سے ڈرے، مشرک ہے اگر کوئی امت سے ڈرے' مشرک ہے' نبی سے ڈرے' مشرک ہے لیکن اگر کوئی شیعہ سے ڈرے پھر موحد ہے؟ نہیں۔ پھر بھی مشرک ہے

میں نے پوچھا کیوں جناب؟ آپ کیوں ناراض ہیں کیا سپاہ صحابہ نے غلط کہا؟

کہتے ہیں غلط تو نہیں...... ''لیکن''!

میں نے کہا جناب یہی ''لیکن'' وہاں آئے تو شرک ہوتی ہے یہاں کون سی توحید کی خدمت انجام دے گی؟

کہتے ہیں غلط تو نہیں لیکن جھگڑا ہو جائے گا نا۔ میں نے کہا جھگڑے سے وہ کیوں نہیں ڈرتا...... جو صدیق کو کافر کہتا ہے. جھگڑے سے وہ کیوں نہیں ڈرتا......؟

اِذَاجَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاءْ خِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْن.

ہم نے یہ عقیدہ بنایا ہوا ہے یہی سیکھا ہے استادوں سے...... یہی پڑھا ہے قرآن میں...... یہی پڑھا ہے حدیثِ مصطفیٰؐ میں...... کہ موت کا وقت مقرر ہے...... موت کی کیفیت مقرر ہے...... موت کی جگہ مقرر ہے...... آج تو نے وہی کہا جو پہلے تو مجھے کسی اور کو کہتے ہوئے نظر آیا تھا کہ...... لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا...... کہ اگر ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے...... اور لاَ تَنْفِرُو فِي الْحَرِّ گرمی میں نہ جاؤ جنگ پہ' تکلیف ہوگی

اور جانے والے جب شہید ہوتے ہیں...... جانے والے جب قربان ہوتے ہیں تو ادھر رو کنے والے کہتے ہیں۔

لَوْ كَانُو عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا

ہماری بات مان کر ہمارے پاس رہ جاتے تو نہ مرتے' نہ قتل ہوتے......

ہماری بات نہیں مانی...... دیکھا مارے گئے۔

لیکن قرآن کہتا ہے نہیں نہیں

فَادْرَؤُا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُم صَادِقِيْنَ٥

اگر تمہارے پاس موت سے بچنے کا نسخہ ہے تم نے انہیں بتایا لیکن انہوں نے عمل نہیں کیا...... تو چلو خود عمل کر لو اور اب کبھی نہ مرنا۔

فَادْرَؤُا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُم صَادِقِيْنَ٥

اور پھر دیکھا گیا کہ وہ موت سے بچنے کا نسخہ بتلانے والے بھی مر گئے۔

موت اور شہادت میں فرق ہے

لیکن اس موت میں اور اس موت میں بڑا فرق ہے۔

یہ مر جائے تو اس کو میت کہیں...... وہ مر بھی جائے تو قرآن کہے اس کے ٹکڑے ہو چکے ہیں، قتل ہو چکا ہے آنکھوں سے تم نے دیکھ لیا ہے، ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے لیکن

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ

لفظ ''میت'' استعمال نہ کرنا۔ ہاں اس کو جو موت آئی ہے اس کی صورت میں اس کو وہ زندگی عطا ہوئی ہے کہ دنیا والی زندگی جیسی کروڑوں زندگیاں اس زندگی کے ایک سیکنڈ پر قربان ہیں۔

کس نے کس کو مروایا؟ اعتراض کا الزامی جواب

کہتے ہیں کہ دیکھیں جی آپ نے کتنا نقصان کروایا؟ میں نے کہا نقصان تو تب ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ لوگ اس ٹائم پر نہ جاتے...... پھر تو ہے نقصان! اور اگر انہوں نے جانا ہی تھا اور جان دے کر پوری قوم کو جگا گئے...... جان دے کر کفر کو لگام چڑھا گئے تو پھر یہ سودا سستا ہے مہنگا نہیں۔

میں کہتا ہوں اچھی بات ہے کہ آپ ہمارے دور میں پیدا ہوئے کہ آج ہمیں بیٹھ کر یہ کہتے ہو کہ دیکھیں جی! کتنا آپ نے نقصان کیا؟ آپ نے مروایا ''حق نواز'' کو آپ نے مروایا ,,فاروقیؒ'' کو...... آپ نے مروایا نعرے مار مار کر ,,ایثار القاسمی'' کو...... میں نے کہا اچھا ہے کہ تو میرے اوپر طنز کر رہا ہے لیکن اگر تو پہلے ہوتا اور احد کے میدان کو تو دیکھ لیتا تو پھر کیسے کہتا؟ کہ تو نے لے جا کر حمزہ کو شہید کروایا ہے

پھر تو کیسے کہتا؟ ''میں نے کہا نہیں تھا' نہ جاؤ''...... ,,میں نے کہا نہیں تھا نقصان ہو گا''...... ,,میں نے کہا نہیں تھا' مارے جاؤ گے' اب آیا مزا' چچا کو لے جا کر ٹکڑے کروا کر آئے ہو نا؟ اور جب تو مجھے کہتا ہے تو خیر ہے لیکن جب یہ الفاظ تو وہاں کہتا تو تیرا حشر کیا ہوتا؟

اب تیرے اوپر مجھے کہنے سے ظاہری فتویٰ تو نہیں لگتا نا؟ اگرچہ تیرے دل کی کیفیت معلوم ہے کہ تیرے دل میں توحید کتنی ہے شرک کتنا ہے؟

عملی توحید کا سبق:

عزیزان ملت! اللہ رب العزت نے وقت مقرر کر رکھا ہے اومابِ آ وَ تبلیغ تقریر' تحریر اور دلائل بڑے ہو چکے' چلو میدان میں...... پتہ چلے کہ ہمارے دل میں توحید کتنی ہے؟ ایمان کتنا مضبوط ہے؟ کھڑے ہو جاؤ' پہنچو وہاں' یہ کشمیر ہے' یہ افغانستان ہے یہ کفر کا بارڈر ہے یہاں یہ

گولے برس رہے ہیں۔ کئی سالوں سے مجاہد دیکھ رہے ہیں' اس کا وقت آیا...... یہ جام شہادت نوش کر گیا...... یہ مجاہد میرے سامنے آیا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ لیکن مجھے جب گولیاں لگتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ پانی کے چھینٹے لگے ہیں۔ میں سوچتا ہوں یہ کیا ہوا؟ رب کہتا ہے تیرا وقت نہیں آیا۔

عملی توحید سیکھنی ہو تو پھر پہنچ وہاں...... یا پھر عملی توحید سیکھنی ہو تو پھر دیکھ کہ شیعہ مولانا محمد اعظم طارق کو اغوا بھی کر کے لے گئے' گھر میں اپنے لے جا کر بند بھی کیا اگر کوئی ایک منٹ دشمن کے ہتھے چڑھ جائے وہ بچ کر نہیں آتا...... لیکن ادھر دشمن لے جا کر اپنے گھر میں تشدد بھی کرتے ہیں' پھر بھی رب نہیں چاہتا' موت نہیں آتی' اس کے بعد حملہ آور ہو کر پورا برسٹ گولیوں کا چلا دیتے ہیں اور موت نہیں آتی...... ہاں بلکہ حملہ ہوتا ہے' قائد شہید ہو جاتے ہیں...... باقی کئیوں کے لاشے نظر نہیں آتے کئی پولیس والے شہید ہو جاتے ہیں بے چاروں کی لاشیں نہیں ملتیں...... کئی کئی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں...... درمیان سے اعظم طارق توحید کا اعلان کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ جب تک رب نہ چاہے موت نہیں آتی۔

توحید کس کو کہتے ہیں؟ یہ توحید نہیں ہے کہ یہ ہو جائے گا۔ وہ ہو جائے گا؟ نفع نقصان اللہ کے ہاتھ ہے...... اللہ کے چاہنے سے سب کچھ ہونے کا یقین اور مخلوق کے چاہنے سے کچھ نہ ہونے کا یقین دل میں آ جائے دوستو' بزرگو! یہ ہے لا الہ الا اللہ کا مطلب! یہ نہیں کہ زبان سے کہتے پھریں دل تھر تھر کانپتا رہے۔ بلکہ دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور مخلوق کچھ نہیں کر سکتی۔

محترم ,,حاجی نواز شریف صاحب'' اور ,,حضرت حاجی شہباز شریف صاحب'' مخلوق ہیں اور قومی اسمبلی کے ممبران صاحبان بھی مخلوق ہیں۔ اب قانون بنتا ہے بن جائے اگر رب نے چاہا تو قانون تمہارا نہیں چل سکتا۔ قانون کے سامنے بہت بڑی سد سکندری بھی بیٹھا ہوا ہے' نہیں بٹھایا اللہ نے (بٹھایا ہے) وہ کہتا ہے میں سارے قانون جانتا ہوں یہ قانون تمہارے گلے پڑے گا۔ توہین عدالت کا کیس دائر ہو رہا ہے اور مدعی علیہ' نمبر ون' جمع دار نمبر ایک' گنہگار نمبر ایک' پرائم منسٹر صاحب (دیکھیے اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور نواز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین)

یہ نواز شریف کی توہین تو نہیں ہے؟ نواز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین، شہباز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین، اسمبلی سے کچھ نہ ہونے کا یقین اس قانون سے کچھ نہ ہونے کا یقین دل میں آ جائے ڈٹ جاؤ حق پہ! اور وقت آ گیا ہے تو مر جائیں گے۔ نہیں آیا تو کوئی الٹا لٹک کر بھی ہماری زندگی سے ایک سیکنڈ گھٹا نہیں سکتا۔ اور اگر اس مشن پر ہم مر بھی گئے...... تو انشاء اللہ کائنات تو سلام کرے گی ہی کرے گی...... لیکن اللہ کی طرف سے بھی سلام آئے گا۔ اور قرآن اعلان کرتا ہوا نظر آئے گا کہ

اُولٰئِکَ عَلَیۡھِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ وَ اُولٰئِکَ ھُمُ الۡمُھۡتَدُوۡنَ○

پڑھنے اور سیکھنے میں فرق

کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں ڈرانے کی، الحمد للہ! ہم نے توحید کا سبق پڑھا نہیں...... سیکھا ہے!

پڑھنے اور سیکھنے میں بڑا فرق ہے۔

اللہ نے قرآن مجید سکھایا ہے صرف پڑھایا نہیں!

ایک آدمی کتاب اٹھا کر پڑھ لیتا ہے کہ فلاں گولی فلاں مرض کے لیے فلاں گولی فلاں مرض کے لیے، کیا خیال ہے یہ ڈاکٹری سیکھ گیا؟ بغیر پریکٹیکل کے سیکھ گیا۔ (نہیں)......

ایک آدمی کتاب اٹھا کر پڑھ لیتا ہے کہ یہ اسلحہ اس طرح چلایا جاتا ہے آپ اس کو تربیت یافتہ کہیں گے؟ یہ اسلحہ سیکھا ہوا ہے؟ سیکھنا اور بات ہے سیکھنے کے لئے تھیوری کے ساتھ پریکٹیکل چاہیے۔ معلومات کے ساتھ تجربہ چاہیے۔

میرے دوستو! اللہ نے نبی ﷺ کو قرآن سکھایا ہے اور نبی نے صحابہ کو قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو طائف میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو میدان میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی کو حرا میں قرآن سکھایا ہے......

اللہ نے نبی کو ثور میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو مسجد میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبیؐ کو پیٹ پر پتھر بندھوا کر قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبیؐ کا جسم لہولہان کرا کر قرآن سکھایا ہے...... اور نبی ﷺ نے بدر میں صحابہ کو قرآن سکھایا ہے...... نبیؐ نے حمزہ کو اُحد میں قرآن سکھایا ہے...... ہاں ہاں نبی پاک ﷺ نے بلال کو مکہ کی گلیوں میں قرآن سکھایا ہے...... نبی ﷺ نے صحابہ کو قرآن سکھایا ہے کہ آؤ نیزے کی انیوں پر تلوار کی دھار پر اور سولی کے تختے پر بھی...... لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـلّٰـــہ کہہ کر عملی طور پر ثابت کر دو۔ کہ ہم کسی سے نہیں ڈرتے...... قرآن بھی کہے وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہ......!

ہم نے اللہ کے فضل سے لا الہ الا اللہ کو سیکھا ہے ہمیں پرواہ نہیں، ہاں جنہوں نے صرف پڑھا ہے' سیکھا نہیں' انہیں جا کر ڈرائیں۔

وہ لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... غیر اللہ کے سامنے سجدے بھی کریں گے۔

لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... اوروں سے نفع ونقصان بھی سمجھیں گے۔

لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... اور ہر شجر' حجر سے بھی ڈرتے رہیں گے۔

لیکن جنہوں نے لا الہ الا اللہ کو سیکھا ہوگا وہ کسی کو کچھ نہیں سمجھتے...... وہ سمجھتے ہیں کہ ساری قوت ایک ذات کے ہاتھ میں ہے جس کا اعلان ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo

آؤ توحید سیکھو! بولی بہت دن ہے معلومات ہوگئیں آؤ تجربہ کرو! پھر دیکھتے ہیں کتنے پاس ہوتے ہیں کتنے فیل ہوتے ہیں۔

سنت سیکھنی پڑے گی

سنت کی تشریح علماء نے فرمائی پڑھو' پڑھتے رہو۔ لیکن جب تک سنت کو سیکھو گے نہیں اس وقت تک مکمل فائدہ نہیں ہوگا۔ کیا سنت اسی کو کہتے ہیں کہ رسولؐ بار بار تاکید کرے اور امت نہ مانے اہلسنت اسی کو کہتے ہیں؟ اور سنت ماننا اسی کو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کہتا ہے تاکید کرتا رہے اور امتی نہ مانیں یہی سنت پر چلنا ہوتا ہے۔؟ اللہ تاکید کرتا رہے کہ نبی کی بات مانو...... اور نبیؐ کہے میری بات مانو گے تو جنت جاؤ گے اور پھر نبیؐ تاکید کر کے امت کو کہے کہ دیکھو

اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اعْفُوْ اللُّحی

اور پھر جب دیکھا جائے تو اس کے فرمان کے الٹ چہرہ نظر آئے

اہلسنت دوستو! اہلسنت کہنا بڑا آسان ہے لیکن میں نے عرض کیا قول اور عمل میں بڑا فرق ہے۔

گفتن و کردن فرق دارد

تمہیں اہل سنت ہو؟ اگر ہندو اعتراض کرے۔ اگر عیسائی اعتراض کرے' اگر کوئی چوڑھا اٹھ کر اعتراض کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے تو وہ سنت سکھائی ہے جو اس کی امت کو بھی پسند نہیں ہے تو آپ کیا کریں گے؟ ادھر آپ کہتے ہیں کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَه

رسول ﷺ کا ''اسوہ حسنہ'' ہے، زندگی حسین ہے، طرز عمل بہترین ہے حسین ترین ہے، تو پھر بتایئے آپ کو نبی والا چہرہ پسند آیا؟ آپ کو نبی ﷺ والا لباس پسند آیا؟ آپ کو نبی ﷺ والی خلوت' جلوت پسند آئی ...... کیا جواب دو گے؟ اپنے نبی ﷺ پر ٹھٹھا کرنے اور استہزاء کرنے کا کافروں کو موقع دیتے ہو؟ قیامت میں اپنے رسول ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ اگر سنت ماننے کی بات ہے تو پھر آؤ نا سنت اس طرح ادا ہو کہ میرے نبی ﷺ نے اپنی جان قربان کرنے کے لیے پیش کی ہے

میرے نبی ﷺ نے حق کی خاطر مار کھائی ہے مجھے مار کھانی ہے۔

میرے نبی ﷺ کا گلا گھونٹا گیا' جب میرا گلا گھونٹا جائے تو مجھے خوشی محسوس ہو۔

سنت ادا کرنی ہے تو آؤ چلو مصطفےٰ ﷺ کے پیچھے...... آج تو کہتا "ہے میری بے عزتی ہو گئی...... تم نے میری بے عزتی کرادی' میری گرفتاری ہوگئی یہ ہوگیا' وہ ہوگیا' تم نے کیوں ایسا کام کیا؟ میں کہتا ہوں کیسا تو سنی ہے کیسا تو اہلسنت ہے اگر نبی ﷺ کا گلا گھونٹا جاتا ہے حق کا اعلان کرنے کی وجہ سے جب تیرا گلا گھونٹا جائے تجھے فخر محسوس ہونا چاہیئے کہ میں اپنے نبی ﷺ کی سنت زندہ کرر ہا ہوں۔

نبی ﷺ پر پتھراؤ کیا جاتا تھا' جب تیرے اوپر پتھراؤ ہو تو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ میں نبی کی سنت ادا کرر ہا ہوں......

جب نبی ﷺ کو مار ملتی ہے تجھے مار ملے' تیرے اوپر تشدد ہو تجھے خوش ہونا چاہیئے کہ میں نبی کی سنت ادا کرر ہا ہوں......

نبی ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے جاتے ہیں جب تیرے دانت توڑے جائیں تو تو فخر محسوس کرے کہ ہاں میں نبی کی سنت پوری کر رہا ہوں......

اگر نبی پاکؐ کے جسم سے خون کے فوارے نکلتے ہیں تیرے جسم کا خون بہے تجھے خوشی محسوس ہو کہ میں بھی نبی کی سنت زندہ کر رہا ہوں...... کیسے تجھے اہل سنت مانوں؟ ہاں ہاں اگر سنت سیکھنی ہے تو پھر صحابہ کرام کو تو نے نہیں دیکھا...... حق نواز کو دیکھ لے!!!

سنت! سنت اسی کو کہتے ہیں کہ حالات مناسب ہیں تو پھر کیوں خواہ مخواہ جھگڑا ہو جائے گا جی! تو کہتا ہے...... یہ مشرک کہے، موحد تو نہ کہے۔ تو کہتا ہے؟ کوئی بدعت والا کہے، سنت والا تو نہ کہے۔

ہمارا مشن مثبت یا منفی؟

ہم امتی کسی کے ہیں؟ محمد ﷺ کے ہیں۔ اللہ اکبر! دیکھیں حضرت جی! ذرا مثبت! ذرا مثبت!...... میں نے کہا ہمارا تو پروگرام ہے ہی نہیں مثبت! کیوں کہ مثبت کے ضد میں کیا ہے؟...... مثبت اثبات سے ہے منفی نفی سے ہے...... مثبت کا معنی ہے کہ جس میں ''ہاں'' ہو کہ ''یوں'' ہے...... اور منفی کا معنی ہے کہ ''یوں نہیں'' اس لحاظ سے ہمارا تو پروگرام بھی مثبت ہے! کہ قرآن کو غلط کہنے والا'' کافر'' ہے! ختم نبوت کا منکر'' کافر'' ہے! صحابہ کرام کو بھونکنے والا'' کافر'' ہے! اہل بیت رسول کا گستاخ'' کافر'' ہے! قرآن کا منکر'' کافر'' ہے! یہ پروگرام تو مثبت ہے کیوں بھئی؟

ہمارا کلمہ بھی منفی ہے

اور سنو ہمارا کلمہ کیا ہے؟ لا الہ الا اللہ ''لا'' کا مطلب ''ہے'' ہے...... یا ''نہیں''؟ لا کا مطلب ''نہیں'' ہے یہ مثبت ہے کہ منفی ہے۔ پہلے مثبت کلمہ بناؤ' پھر آ کر مجھ سے مثبت کا مطالبہ کرو۔

کلمہ منفی پڑھتے ہو اور مجھ سے مطالبہ مثبت کا کرتے ہو۔

اس کا مطلب ہے کلمہ زبان سے پڑھا ہے سیکھا نہیں! اگر کلمہ سمجھ کر پڑھتے تو مثبت کا مطالبہ نہ کرتے۔ آؤ (دیکھو جی جھگڑا ہو جائے گا)...... رحمۃ اللعالمینؐ سب سے زیادہ امن پسند ہیں۔ امن وامان سکھائی حضور ﷺ نے...... امن وامان کی تعلیم دی حضور ﷺ نے...... پہلے تو

نفرتیں تھیں......

لیکن میں پوچھتا ہوں نبی ﷺ کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوا کہ نہیں؟

دس تقریروں کے بعد یا پہلی تقریر پہ؟ (پہلی تقریر پہ)

حضور ﷺ کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہیں، پہلی تقریر ہی منفی 'لوگو یہ کہو' 'لا الہ الا اللہ' اور پتھراؤ شروع۔

آج کہتے ہیں جی وہ مولوی صاحب آئیں جن کی تقریر سے جھگڑا نہ ہو......

تو پہلے تم وہ نبی ﷺ لاؤ جس کی تقریر سے جھگڑا نہ ہو...... پھر ہم ایسا مولوی لائیں گے جس کی تقریر پہ جھگڑا نہیں ہوگا۔

یہ کس نے کہا کہ ظلم کے خلاف آواز بلند ہوگی اور ظالم نہیں لڑے گا۔؟

یہ کس نے کہا کہ توحید کا اعلان ہوگا اور شرک مقابلے میں نہیں آئے گا۔؟

یہ کس نے کہا کہ حق کا اعلان ہوگا اور باطل زخمی سانپ کی طرح نہیں تلملائے گا۔؟

کس نے کہا؟ بہت پیارے اور میٹھے بنتے ہو......

جتنے میٹھے بن سکتے ہو بن لو، میں تمہیں رحمۃ اللعالمینؐ کے برابر میٹھا نہیں سمجھتا...... جتنا اخلاق پیش کر سکتے ہو کرو میں تمہیں صاحب خلق عظیم سے زیادہ نہیں سمجھتا......

نبی ﷺ کے ساتھ جھگڑا ہوتا ہے اور پہلی تقریر پہ...... ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ اور تیرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا؟

کیا نبی ﷺ کی آواز میں مٹھاس نہیں تھا؟ تیری آواز میں مٹھاس ہے؟

جن کی آواز پہ درخت اور پتھر بھی بول اٹھیں۔ جن کے سوال پر پتھروں کو بھی بولنا پڑے اس زبان سے تیری زبان میں اثر زیادہ ہے؟

کیا تیرا اخلاق ہے حضور ﷺ کے پاس اخلاق کی کمی تھی؟......

جسے رب اپنی ذات کی قسم اٹھا کر کہے کہ اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم٥

کیا تیرے اندر رحمت ورافت زیادہ ہے؟ اس ذات کریم سے جس کو رب فرمائے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن٥

کیا تیرا رعب زیادہ ہے؟ اس ذات کریم سے جو اعلان کرے۔ نُصِرْتُ بِالرُّعبِ مسیرۃ شہر حکمت بتا کہ نبی کی تقریر پہ جھگڑا ہوتا ہے تیری تقریر پہ نہیں ہوتا! کیوں؟ ورنہ میں بتلاتا ہوں کہ وہاں حق کا اعلان تھا تیرے پاس نہیں۔ کوئی اور وجہ ہے تو بتا؟

پھر کہتے ہیں دیکھیں جی! جس بات پہ جھگڑا ہوتا ہے وہ بات نہ کریں اور بھی بہت باتیں ہیں...... حضور کی تبلیغ پہ جھگڑا ہوا تو پھر ساری مصلحتوں کو آپ اور ہم سب سے زیادہ بہتر جاننے والے' باعث تخلیق کائنات ﷺ نے یہ فرمایا کہ چلو میں صاحب جوامع الکلم ہوں اللہ نے مجھے بہت علم دیا ہے۔ اُوتِیتُ عِلمُ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینO میری شان ہے اس بات پہ جھگڑا ہوتا ہے چلو اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں باقی باتیں کرتے ہیں...... یا نبی ﷺ نے کہا جس بات پہ جھگڑا ہوا ہے اس بات کی رٹ لگاؤ!

سبحان اللہ بھی ذکر ہے' الحمدللہ بھی ذکر ہے اللہ اکبر بھی ذکر ہے یہ سب اذکار بہت بہتر ہیں لیکن فرمایا

اَفضَلُ الذِّکرِ لآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه

سارے اذکار سے افضل ذکر وہ ہے جس پر جھگڑا ہوا ہے یعنی لا الہ الا اللہ......!

حضور ﷺ فرماتے ہیں اذان میں کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ......!

نماز میں کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ......!

اور جب خطیب خطبے کے لیے کھڑا ہو تو کہے لا الہ الا اللہ......!

سو کر اٹھتے ہو تو کہو لا الہ الا اللہ......!

فرمایا جو میری امت میں داخل ہونا چاہے وہ میرے ساتھ لاکھ معاہدے کرے' نماز پڑھوں گا' روزہ رکھوں گا' حج کروں گا' زکوٰۃ دوں گا لاکھوں روپے زکوٰۃ دوں گا اتنی خیرات کروں گا' جہاد کروں گا...... میں کہتا ہوں اور اور کچھ نہیں پہلے کہو لا الہ الا اللہ۔

ساری باتیں بعد میں جس بات پر جھگڑا ہوا ہے پہلے وہ بات کرو۔

کوئی لا الہ الا اللہ کہے بغیر مسلمان ہو سکتا ہے؟ حضور کی امت میں داخل ہو سکتا ہے؟ پہلے کہو لا الہ الا اللہ!...... نہیں کہلایا جاتا؟ بعد میں ساری باتیں ہوتی ہیں۔

اور آپ تو کہتے ہیں حضرات اس بات پر اختلاف ہوتا ہے اس کو چھوڑ دو۔ ضد سے کیا فائدہ ہے! میں آج کہہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں!! ضد سے کیا فائدہ آج مان لیتے ہیں سارے کہہ دو جھگڑا نہ کرو...... خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم ہیں...... کہے دیتا ہوں کہ وہ وزیر اعظم نہیں ہیں! نہیں ہیں! اور آپ بتلائیں کہ واقعی مسلم لیگ والے کہیں گے چلو نواز شریف وزیر اعظم نہیں ہیں۔ کیا کہیں گے؟ (نہیں) یہ سرکاری فرشتے کہیں گے؟ کہ چلو کوئی بڑی بات نہیں! ضد سے کیا فائدہ؟

اگر ہوتے نا اس وقت تو آپ آ کر پکڑتے حضرت نوح علیہ السلام کا بازو! کہ یار تو نے اعلان کیا انہوں نے نہیں مانا' پھر تو نے ایک ایک دروازے پر جا کر کہا انہوں نے نہیں مانا تیرے اوپر پتھراؤ کیا! اب ضروری ہے پھر دوبارہ جا کر کہنا؟ ضد چھوڑ و تم بھی چھوڑ دو لا الہ الا اللہ کہنا۔

اگر آپ ہوتے نا جناب ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تو جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا...... آپ وہاں ابراہیم علیہ السلام سے عرض کرتے حضرت! آپ ضد چھوڑ دیں حضرت! ضد بری بات ہے۔

اگر آپ ہوتے جناب حضور ﷺ کے پاس تو وہاں بھی یہی عرض کرتے کہ حضرت! آپ کو لوگ صادق الامین کہتے تھے' کتنی عزت تھی' یہ سب لوگ آپ کی عزت کیا کرتے تھے تو حضرت کیوں خواہ مخواہ آپ ضد کر رہے ہیں آپ ہی ضد چھوڑ دیں!

او ظالم! تو نے ضد کو سمجھا ہی نہیں۔ کسی بات پر ڈٹ جانا' اگر وہ بات ہے ناحق! تو اس کا نام ضد ہے اور اگر وہ حق بات ہے تو اس کا نام استقامت ہے

ڈٹ جائے فرعون تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے موسیٰ تو مستقیم ہے!

ڈٹ جائے نمرود تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے ابراہیم تو مستقیم ہے!

ڈٹ جائے ابولہب تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے محمد عربی ﷺ تو مستقیم ہے!

ڈٹ جائے ابوجہل تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے ابوبکر تو مستقیم ہے!

ڈٹ جائے عتبہ' شیبہ تو ضدی ہے اور...... ڈٹ جائے بلال تو مستقیم ہے!

جب کوئی یوں ڈٹتا ہے کہ گلیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے لیکن حق بات سے دستبردار نہیں ہوتا

تو۔۔۔۔۔اسے ضدی کہے تیری مرضی! لیکن قرآن کہتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ.

فرشتے اس کے پاس رب کے سلام اور جنت کی خوشخبریاں لے کر پہنچتے ہیں۔

غلط بات پہ ڈٹنا ضد ہے۔۔۔۔۔صحیح بات پہ ڈٹنا ایمان ہے۔

کیا واقعی قرآن کا دشمن، قرآن کا منکر کافر نہیں ہے؟ (ہے)۔

کیا میں نے غلط کہا ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر کافر نہیں ہے؟

کیا اصحاب رسول کو ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں دینے والا، صدیق کو لعنتی کہنے والا کافر نہیں ہے؟

کیا سیدہ عائشہؓ پر لعن طعن کرنے والا کافر نہیں ہے؟

اپنی ذات کیلئے گالی برداشت، نبیؐ کی جماعت کیلئے نا قابل برداشت

میں نے کوئی غلط بات کہی ہے تو مجھے کہنے آتا ہے کہ ضد نہ کر۔ اس کافر کو نہیں کہتا کہ ضد نہ کر۔ کیوں؟ مانے نہ مانے اس کی مرضی! بھونکتا کیوں ہے؟ ہم زور سے تو نہیں منواتے۔ کافر بنا رہے اڑا رہے اپنی ضد پہ۔ جائے جہنم! کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن کیا گالیاں بھی برداشت کر لیں؟ ۔۔۔۔۔ہمیں دی ہوں لاکھ مرتبہ برداشت کریں گے۔۔۔۔۔ امن و امان ملک کا عزیز ہے لیکن دوستو صدیق کی جوتی سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ عائشہ کے دوپٹے سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ کھلی بات ہے مجھے گالیاں دی جائیں برداشت ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔میرے دوستوں کو گالیاں دی جائیں برداشت ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔وٹو صاحب کی توہین برداشت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔لیکن! کیا صدیق کی توہین برداشت کر لی جائے؟ کیا رسولؐ کی توہین برداشت کر لی جائے گی۔۔۔۔۔؟ سنو آج اکتیس اکتوبر گزری ہے اور پتہ ہے اکتیس اکتوبر نے کیا یاد دلایا؟ اکتیس اکتوبر نے یاد دلایا ہے کہ:

نبیؐ کی عزت و عظمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے مجھے دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایمان ہے

اکتیس اکتوبر کو سولی پہ چڑھ کے غازی علم الدین شہید نے بتایا کہ ہاں نبی کی عزت وعظمت پہ مرنا عین ایمان ہے۔ اکتیس اکتوبر کو غازی علم الدین شہید کو تختہ دار پہ لٹکا دیا گیا تھا اور جرم کیا کیا تھا اس نے؟ راجپال کو جہنم رسید کیا؟ میں نے غازیؒ سے پوچھا! ہندو تو بہتیرے پھرتے ہیں لاکھوں ہندو پھرتے ہیں یہ تو نے کیا کیا مادھو لال کو کچھ نہیں کیا۔ ہری چند داس مل کو کچھ نہیں کیا یہ تو نے راجپال کیوں جہنم رسید کیا؟

غازی کہتا ہے ,,وہ صرف مانتے نہیں یہ بھونکتا بھی ہے''۔

کوئی مانے نہ مانے یہ ان کی مرضی، اور جو بھونکے گا اس کو جہنم رسید کرنا چاہیے۔

یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ جو بھونکتا ہے ذات پیغمبر پہ، یا جماعت پیغمبر پہ، اصحاب رسول پہ، اہل بیت رسول پہ، اس کو جہنم واصل کرنا چاہیے یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ اس کی سزا، سزائے موت ہے اور یہ بل ہم نے اسمبلی میں پیش کیا۔ مولانا اعظم طارق صاحب نے یہ بل اسمبلی میں پیش کیا۔ سارے مسلمان کہتے ہیں کہ سزا تو یہی ہے لیکن یہ سزا دے کون؟ ہم کہتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹنا لازم ہے زانی کو سزا دینا، ڈاکو کو سزا دینا لازم ہے لیکن دے کون؟ حکومت! کس کا فرض ہے؟ (حکومت کا) اور اگر حکومت نہ کرے تو پھر؟؟؟۔۔۔۔

یہاں چل کر دو رائے ہو جاتی ہیں۔ کچھ نوجوان نکل پڑتے ہیں کہ حکومت نہ کرے تو پھر ہم خود کرتے ہیں...... میں کہتا ہوں نہیں نہیں! غلط! اگر حکومت نہیں کرتی تو آؤ پھر کوشش کریں یہ حکومت ہی نہ رہے حکومت وہ آئے جو قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کرے۔ کل تک ہم سنتے تھے جناب ہمارے محترم ,,حاجی نواز شریف صاحب دام ظلہ'' اعلان فرمایا کرتے تھے کہ ہم آئیں گے تو نظام خلافت راشدہ نافذ ہوگا۔ اب تو کوئی قابل ذکر اور قابل اعتبار اپوزیشن بھی نہیں ہے جو چاہیں وہ بل پیش کروا سکتے ہیں اور قبول کروا سکتے ہیں کیونکہ اپنے بنے بنائے سارے بیٹھے ہیں۔ سارے محترم ممبران اسمبلی اپنے ہی لوگ ہیں اب کیوں خلافت راشدہ یاد نہیں؟ چلو نظام خلافت راشدہ تو آپ کیا نافذ کرتے؟ وہ تو ہم جانتے ہیں کہ کیوں اور کیوں نہیں؟ لیکن ایک دوسرا وعدہ تھا کہ بھوک ختم کریں گے بے روزگاری ختم کریں گے بے روزگاری ختم ہوگئی؟ مہنگائی ختم ہوگئی؟ اب بے روزگاری ختم ہو رہی ہے یا ہزاروں برسر روزگار نوجوان اب بے روزگار بن رہے ہیں؟

بھائی روزگار آ رہا ہے یا بے روزگاری؟ ایسی حرکتیں نہ کرو! مجھے لگ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی ایسا نظام ہے کہ جب اس کے قانون کے ساتھ دھوکا کیا گیا۔ جب خلافت راشدہ کا نام لے کر دھوکا کیا گیا' قرآن وسنت کا نام لے کر دھوکا کیا گیا' رب کی غیرت کو جوش آیا اور کوئی انتقامی کاروائی ہو رہی ہے۔ (اور انتقامی کاروائی ہوئی کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو جنرل پرویز مشرف کی قیادت میں فوج نے اقتدار سنبھال لیا اور نام نہاد شریف برادران حوالہ زنداں ہو گئے۔ سعد)

طالبان کو سلام عقیدت

اپنے پڑوس میں طالبان کی جرات و ہمت کو' اخلاص و استقامت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے نمونہ قائم کر دیا۔ اگر آج کوئی پوچھے کہ اسلامی نظام بہت بہترین بتاتے ہو کہیں سے عملی نمونہ پیش کرو تو ہم اس کو لے جا کر دکھا سکتے ہیں کہ وہاں چل کر دیکھو کتنی قتل و غارت ہے؟ وہاں کتنی بدامنی ہے وہاں کیا ہے؟ آپ کو قتل و غارت کا' بدامنی کا' چوری کا' ڈاکے کا نشان بھی نہیں ملے گا۔ لیکن پاکستان میں ان کی ضرورت نہیں۔ باہر سے کیوں آئیں؟ یہاں مسلمان تھوڑے ہیں؟

ایک بچہ بچیوں کے ساتھ کھیلتا تھا چلتے چلتے بہنوں سمیت بڑا ہو گیا۔ ایک دن سانپ دیکھا تو بہنوں نے کہا کسی مرد کو بلاؤ کسی مرد کو بلاؤ! یہ بھی چیخنے لگا کسی مرد کو بلاؤ! کسی مرد کو بلاؤ! پکڑ کر کہا گیا میاں! وہ تو عورتیں ہیں اس لئے کہہ رہی ہیں۔ مرد کو بلاؤ۔ تو کیوں کہہ رہا ہے؟ تو تو خود مرد ہے دوسرا مرد کہاں سے آئے گا تجھے ڈنڈا اٹھانا پڑے گا۔

کہتے ہیں وہاں سے آئیں' طالبان آئیں' طالبان آئیں۔ مسلمان آئیں' مسلمان آئیں' وہ کیا طالبان؟ کیا تم طالبان نہیں ہو؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ محمد عربی ﷺ کا کلمہ تم نے نہیں پڑھا؟ کیا قرآنی قانون تمہیں نہیں چاہیے؟ ہاں اب یہی طالبان ہیں یہی کلمہ پڑھنے والے ہیں یہی مسلمان جو تمہیں ووٹ دیتے ہیں۔ یہی تمہیں ووٹ دیا کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ ہو گا۔! نہیں کرتے۔ یہی تمہیں طالبان نظر آئیں گے۔ (سبحان اللہ) باہر سے کیا آئیں۔ یہی طالبان ہیں مسلمان ہیں۔ یہاں والے مسلمانوں کو نکالو! کتنے مسلمانوں کو نکالو گے اچھی بات ہے بوریا بستر باندھو' خود نکل جاؤ۔ کیوں نکلو' ہم نہیں کہتے لیکن وعدے پورے کرو' انسان بنو' یہیں بیٹھے رہو'

ہمارے سر آنکھوں پر' لیکن جو کہا تھا وہ کر کے دکھاؤ نا۔ قوم نے ساتھ دیا تم بھی وفا کرو۔ قوم تمہارے ساتھ وفا کرے تم جفا کرو؟ حیا کرو!!! کہتے تھے خلافت راشدہ کا نظام نافذ کریں گے نافذ کیا کیا جو خلافت راشدہ کی عزت وعظمت کے رکھوالے ہیں۔ انہیں پابند سلاسل کر دیا...... نبی علیہ والا نظام لائیں گے یہ اعلان کیا کرتے تھے۔ وہ نظام کیا لاتے نبی پاک علیہ کی پاک بیویوں پر بھونکنے والوں کو جو روکنا چاہتے ہیں تم نے انہیں پابند سلاسل کیا اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ یاد رکھو۔ اللہ پاک جب گرفت فرماتے ہیں تو کوئی چھڑوا نہیں سکتا...... بڑے بڑے آئے کسی نے کہا۔'' اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی''

وہ تم نے نہیں دیکھا۔ تم نے ایک اور دیکھا...... جس نے کہا تھا۔

I am weak but my chair is strong

اور اب دیکھ لیں ***Now where is strong?***

اب مضبوط کرسی کہاں ہے؟ بابو مضبوط کرسی اس ذات کریم کی ہے جس کی شان ہے۔

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

؎ موحد چہ برپائے ریزی سرش
وگر تیغ ہندی نہی بر سرش
امید وہراسش باشد زکشت
ہمیں است بنیاد توحید وبس

موحد نہ ڈرتا ہے نہ لالچ میں آتا ہے اگر تم نے سمجھا ہے کہ ڈرادو گے۔ غلط سمجھا ہے۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

اگر تم نے سمجھا ہے خرید لو گے' غلط سمجھا ہے...... ہماری قیمت ایک ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی عزت پہ قربان ہو جائیں صدیق اکبر کی جوتی پہ قربان ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ کے دوپٹے پہ قربان ہو جائیں۔

فرقہ واریت کیا ہے؟

اپنی برین واشنگ کا بندوبست کیجئے۔ خلل ہے تمہارے دماغ میں' آؤ ہمارا جھگڑا

تمہارے ساتھ نہیں ہے جس نے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھا اللہ کو وحدہ لاشریک لہ مانا' حضور ﷺ کو خاتم النبیین مانا۔ سید المرسلین مانا' اصحاب رسول کی عزت کو سلام کیا اہل بیت رسول کی عفت کو سلام کیا' قرآن کی صداقت کو سلام کیا۔ وہ ہمارا بھائی ہے ہم سیاسی اختلاف میں بھی نہیں آ ئے علاقائی جھگڑوں میں بھی نہیں آئے ہم فرقہ واریت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں...... سنو ہمیں طعنہ دینے والو۔ فرقہ واریت! مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے...... اسے کہتے ہیں۔ سیاست کے نام پر لڑایا جائے...... یہ پی پی ہے یہ مسلم لیگ ہے یہ فرقہ واریت ہے۔ یہ پنجابی ہے یہ سرائیکی ہے یہ فرقہ واریت ہے یہ بلوچ ہے یہ پختون ہے یہ فرقہ واریت ہے...... یہ سندھی ہے یہ مہاجر ہے یہ فرقہ واریت ہے...... سنو مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے' سیاست کے نام پر...... یہ فرقہ واریت ہے...... لسانیت کے نام پر یہ فرقہ ورایت ہے علاقائیت کے نام پر یہ فرقہ ورایت ہے فروعی مسائل پر یہ فرقہ ورایت! اور دست بستہ عرض کروں ہزار ادب کے ساتھ! مسلمانوں کو آپس میں لڑانا فرقہ ورایت ہے اور بہت ہی ادب کرتا ہوں تمام علماء کرام کا اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کا بہت عزت و احترام کرتا ہوں۔

بھئی جہاد فرقہ واریت کے خلاف ...... اور آپ مسلمان موحدوں کو لڑائے ہوئے ہیں...... ناراضگی کی بات نہیں ہمیں سمجھا دیں آپ! نام بھی ایک' کام بھی ایک' منشور بھی ایک دستور بھی ایک آپ میں سے کون مشرک ہے کون موحد ہے؟ آپ میں سے کون سنت پر ہے کون بدعت پہ ہے' کون حق پر ہے کون باطل پر؟ کیا آپس میں بولتے نہیں ہیں کہ مسئلہ حل ہو جائے؟ بولتے بھی ہیں ملتے بھی ہیں بیٹھتے بھی ہیں مسئلہ حل کیوں نہیں ہوتا؟ یہ فرقہ واریت ہے! خالص مسلمانوں کا آپس میں اختلاف ہے' تفریق بین المسلمین ختم کرا دو ہم آپ کی جوتیوں کو سر کا تاج سمجھتے ہیں ہم سب کا احترام کرتے ہیں...... اور رنگ نہ دینا کہ مولانا فضل الرحمٰن کے خلاف بولا حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم کو ہزار احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کیونکہ میرے قائد مولانا حق نواز نے مولانا فضل الرحمان کو اپنا قائد کہا تھا لیکن دست بستہ عرض تو کرتے ہیں ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ نہ دیں ہماری جنگ کفر کے خلاف ہے، نہ انتظامیہ کے ساتھ ہے، نہ حکومت کے ساتھ ہے، نہ پی پی کے ساتھ ہے، نہ لیگ کے ساتھ ہے، نہ سندھی کے ساتھ ہے، نہ مہاجر کے ساتھ، نہ پنجابی کے ساتھ، نہ پٹھان کے ساتھ، نہ سرائیکی کے ساتھ، نہ بلوچ کے ساتھ،

نہ پختون کے ساتھ۔۔۔۔۔جو کافر ہے جو پیغمبر کی ختم نبوت ﷺ پہ بھونکتا ہے، قرآن کریم پہ بھونکتا ہے، اصحاب پیغمبر پہ بھونکتا ہے، ہاں ہاں محمد عربی ﷺ کے اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے سیدہ عائشہ پہ بھونکتا ہے ہم اس کے مقابلے پہ آئیں گے...... وہ ہمارا سگا بھائی کیوں نہ ہو باپ کیوں نہ ہو اور واضح بات ہے...... اس طرح......

کوئی لاکھ روٹھے ہزار بگڑے غضب میں آئے یا تلملائے!
کسی کے کہنے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جواب رکے گا

اور واضح بات ہے کہ ہمیں اپنے قائد کا سبق یاد ہے کہ

فنافی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

اور مخالفتیں! جب طوفان اور آندھیاں نظر آئیں تو پھر یاد آتا ہے کہ

تندئ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

دھمکیاں جب آئیں تو پھر یاد آتا ہے۔

وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلاَ کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَ اِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضْلِہٖ○

میرے دوستو! ان شاء اللہ فتح حق کی ہوگی اور نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن قرآن پاک کی صداقت کی خاطر! اللہ تعالیٰ کی وحدت کی خاطر! حضور ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر! صحابہ کی عظمت کی خاطر اہل بیت رسول کی عزت کی خاطر، حق وصداقت کے پیغام کی خاطر، متحد اور متفق ہو کر تمام اختلافات مٹا کر حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! تم سارے مسلمان ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟ (تیار ہیں) ہاتھ اٹھا کر جواب پکی بات ساتھ دو گے؟ ساتھ دو گے؟ (جی ہاں) اللہ آپ کا اور ہمارا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدآئِهِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تَعالیٰ عَلَیهِ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْم ٥ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْن ٥ وَّآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِم وَ هُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْم ٥ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم ٥ وَ قَالَ النَّبِی ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلاَ فَخر ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُطَهِّرا ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ٥ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابِی اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ٥ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

قابل احترام علماء کرام: سپاہ صحابہ اسلام آباد اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اسلام آباد کے دوستو! اور اسلام آباد کے اہل فہم و شعور پروانہ ہائے رسالت، میرے عزیز دوستو! بزرگو اور بھائیو! ۱۴۱۸ھ کے ربیع الاول کی بارہویں شب ہے اور اسلام آباد میں آج ولادت مصطفیٰ کانفرنس کے عنوان سے یہ عظیم الشان پروگرام اپنے اختتامی مراحل میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری کو مقبول و منظور فرمائے۔ وقت کافی ہو چکا ہے اور دس پندرہ دن سے مجھے بھی مسلسل بخار ہے، دوستوں کے اصرار کو ٹال نہ سکا، حاضر ہوا ہوں۔ اختصار سے کام لینے کی کوشش کروں گا۔ لیکن آپ حضرات سے یہ گذارش ہے کہ بولتے چلیں اور توجہ مبذول فرمائیں تاکہ میں کچھ کہہ سکوں، اگر آپ نہیں بولیں گے تو میں نہیں بول سکوں گا اتنا بڑا عظیم الشان اجتماع واضح طور پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے دلوں میں عشق رسول پر دلالت کر رہا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی کھل کر سامنے آگئی ہے کہ ہزاروں اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود پھر بھی مخالفین سپاہ صحابہ کو ڈرانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اور پھر ماہ مبارک ربیع الاول ہمیں ایک درس دیتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ عزیزان گرامی قدر! مجھ سے پہلے میرے دوستوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور عظمت مصطفیٰ کی جھلکیاں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اور پوری دنیا مل کر عظمت رسول کی انتہاء بیان نہیں کر سکتی۔ رفعت رسول کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتی بس ایک ہی بات ہے کہ خدا نہ کہو مخلوق میں جتنی بڑی بلندی کسی کو مل سکتی ہے وہ آمنہؓ کے لعل

کو ملی ہے۔

عظمت رسول ﷺ کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا

کوئی مسلمان عظمت رسول کا منکر نہیں ہوسکتا۔اور عظمت رسول کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔کوئی مسلمان پیغمبر کی شان کا منکر نہیں ہوسکتا۔

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد عربی ﷺ کے ساتھ شان میں برابر ہوں......

کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ فلاں ولی شان میں محمد عربی کے برابر ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں صحابی عظمت مصطفےٰ ﷺ کا مقابلہ کرسکتا ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں پیغمبر عظمت مصطفےٰ ﷺ کا مقابلہ کرسکتا ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں رسول عظمت محمد یہ ﷺ کا مقابلہ کرسکتا ہے......

.........کیونکہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ......

نبی سارے حسین ہیں محمد احسن الانبیاء ہیں......

سارے نبی کریم ہیں محمد اکرم الانبیاء ہیں......

سارے کے سارے نبی عظیم ہیں، محمد اعظم الانبیاء ہیں۔

سارے کے سارے نبی جمیل ہیں۔محمد ﷺ اجمل الانبیاء ہیں......

سارے انبیاء کرام ذیشان ہیں، وہ سارے کے سارے انبیاء ہیں، یہ سید الانبیاء ہیں

وہ انبیاء ہیں، یہ خاتم الانبیاء ہیں......

وہ انبیاء ہیں، یہ امام الانبیاء ہیں......

وہ مرسلین ہیں یہ سید المرسلین ہیں......

سارے امام، سارے پیغمبر سارے رسول اکٹھے ہو جائیں، لیکن محمد عربی ﷺ پہنچ جائیں تو انبیاء سارے مقتدی ہوں گے، امامت حق مصطفےٰ ﷺ کا ہوگا۔

عرض کر رہا تھا کہ کوئی مسلمان عظمت مصطفےٰ کا منکر نہیں ہوسکتا۔اس سے آگے بھی میں نے کچھ کہا کہ کوئی عظمت مصطفےٰ کا منکر...... مسلمان نہیں ہوسکتا۔

کسی کافر کو مسلمان نہ کہو

کہتے ہیں جی کسی مسلمان کو کافر نہ کہو۔

ہم بھی کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو کافر نہ کہو اور کسی کافر کو مسلمان...... نہ کہو۔

قرآن کے منکر کو مسلمان بھی نہ کہو۔

محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے منکر کو مسلمان بھی...... نہ کہو،

جناب صدیق اکبر، فاروق اعظمؓ، عثمانؓ وحیدرؓ، معاویہؓ، بلال پر بھونکنے والے کو مسلمان بھی نہ کہو۔

اللہ کے متعلق ''بداء'' کا عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان بھی...... نہ کہو،

سیدہ عائشہؓ پر بھونکنے والے کو مسلمان بھی نہ کہو،

ہاں ہاں سیدھی بات ہے کسی مسلمان کو کافر نہ کہو، ساتھ ہی کسی کافر کو مسلمان بھی نہ کہو۔ صحیح ہے یا غلط ہے؟

صحیح ہے کہ بکرے کو کتا نہ کہو، لیکن خنزیر کو بھی تو بکرا نہ کہو۔

صحیح ہے کہ پانی کو پیشاب مت کہو، لیکن پیشاب کو بھی تو پانی پاک مت کہو۔

شرم کرنی چاہیے کہ تم تو آب زم زم کہہ رہے ہو! حضور پاک ﷺ کے کلمے کو تبدیل کرنے والے کو پھر مسلمان بھی...... نہ کہو۔

ہاں میں عرض یہ کر رہا تھا کہ کوئی مسلمان عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر...... نہیں ہوسکتا اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہو...... وہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ کھلی بات ہے۔ ہر کوئی مانتا ہے۔ کسی سے پوچھ لیجئے، کوئی مسلمان حضور کی عظمت کا منکر نہیں ہوسکتا۔ اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہوسکتا...... یہ جس سے چاہیں آپ پوچھ لیں۔ کوئی شریف ہو، شریر ہو، اچھا ہو، برا ہو، وزیر ہو، مشیر ہو، سرکاری، غیر سرکاری، آپ اس سے پوچھ لیں، وہ بھی یہی کہے گا کہ واقعی حضور ﷺ کی عظمت کا منکر مسلمان نہیں ہے۔

جو آپ ﷺ کو کسی اور نبی کے برابر جانے!

دیکھیں ''جو مسلمان حضور کی شان کا منکر ہے'' وہ بے ایمان! یہ حضور کی شان کا منکر ہے تو مسلمان؟ کہتے ہیں جی یہ حضور پاک ﷺ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے! اس سے پوچھ لو وہ کہتا ہے اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ اپنے جیسا تو کیا میرا تو یہ عقیدہ ہے، میرے استاد و پیر و مرشد کا یہ عقیدہ ہے۔

مجھے یہ تعلیم ملی ہے کہ اگر کوئی جناب مصطفیٰ ﷺ کو کسی دوسرے نبی کے برابر مانتا ہے، وہ بھی مسلمان نہیں۔ سارے انبیاء کرام کی شان وعزت وعظمت کو ملا لو لیکن حضور کی عظمت کا مقابلہ...... نہیں ہوسکتا۔

تو میرے دوستو! یہ بات تو صحیح ہے کہ عظمت مصطفےٰ ﷺ کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اتنی بات کرلی۔ لیکن اس کے بعد اگر وہ پردہ اٹھایا جاتا ہے تو یہاں پر جھگڑا پڑ جاتا ہے۔

کیا اسے عظمت مصطفےٰ ﷺ کا ماننے والا کہا جائے گا جو یہ کہے کہ محمد عربی ﷺ نے تئیس سال محنت کی، لیکن پھر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے؟

کیا اسے حضور ﷺ کی عزت ماننے والا کہا جائے گا۔ جو کہے کہ حضور ﷺ نے ساری زندگی محنت کی لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ کیا اسے ماننے والا کہا جائے گا یا منکر کہا جائے گا؟ (منکر کہا جائے گا۔)

اگر کوئی یہ کہے کہ میری تعلیم سے تو ہزاروں لوگ، جان قربان کرنے والے، انقلابی اور پاسداران انقلاب بن گئے لیکن محمد مصطفےٰ ﷺ کی تئیس سالہ تعلیم ناکام رہی اور محمد عربی ﷺ اپنے ساتھیوں کی کماحقہ تربیت نہ فرما سکے۔ اور وہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے، محمد عربی ﷺ کے شاگرد پاس نہ ہوسکے، وہ ڈگری حاصل نہ کرسکے، تو آپ بتائیں وہ حضور کی شان ماننے والا ہے یا منکر ہے؟ (منکر ہے)

میں سب کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ آپ ہماری بات سنیں۔ اگر آپ کو بات کچی نظر آئے تو آپ اعتراض کریں، آپ سوال کریں۔ ایک ایک حرف کا میں ذمہ دار ہوں اور انشاء اللہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں، جو کچھ کہہ رہا ہوں، ایک ایک لفظ ثابت کرنا میری ذمہ داری ہوگی، انصاف کرنا آپ کی ذمہ داری ہوگی۔

صحابہ کرام کی استقامت

کوئی مسلمان مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا منکر نہیں ہوسکتا اور پھر کھلی بات ہے کہ جو مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا منکر ہے، وہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتا!

جو یہ کہے کہ حضور ﷺ نے اپنے پیٹ پہ پتھر باندھے...... حضور پاک ﷺ نے پتھر

برداشت کیے، حضور پاک ﷺ نے اپنے اوپر زخم لگوانا برداشت کیے...... حضور پاک ﷺ احد و بدر و خیبر و خندق میں سالار بنے...... پیشوا بنے...... حضور پاک ﷺ نے تربیت فرمائی...... تزکیہ فرمایا، تعلیم فرمائی...... حضور پاک ﷺ نے راتوں کو رو رو کر دعائیں فرمائیں، حضور پاک ﷺ نے راتوں کو سنگلاخوں کے سناٹے میں رو رو کر، آنکھوں سے آنسو بہا کر رب سے مانگا اور رب نے بھی کہا۔

یَد خُلُونَ فِی دِیْنَ اللّٰہ اَفْوَاجا ٥ میں تجھے فوجوں کی فوجیں دیتا ہوں، لشکروں کے لشکر دیتا ہوں

رب نے کہا ان کے دلوں کو دیکھ کر، جانچ پڑتال کر کے

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُمْ لِلتَّقْوٰی......

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْن ٥ دیتا ہوں،

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُم المُفْلِحُوْن ٥ دیتا ہوں،

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْن ٥ دیتا ہوں،

رب کہے میں سچے صابر دیتا ہوں......

رب کہے میں جانثار دیتا ہوں......

رب کہے میں امتحان لے کر کامیاب بنا کر دیتا ہوں......

رب کہے میں جنتی دیتا ہوں......

رب کہے میں جنت الفردوس کے وارث دیتا ہوں......

رب کہے تیرے مشن کو زندہ کرنے والے دیتا ہوں......

رب کہے تجھے پروانے دیتا ہوں......

رب کہے مہاجرین دیتا ہوں...... انصار دیتا ہوں......

رب کہے پروانہ وار قربان ہونے والے دیتا ہوں......

رب کہے تپتی ریت پر لیٹ جائیں گے...... تیرا مشن نہیں چھوڑیں گے......

رب کہے وہ انگاروں پر لیٹ جائیں گے تیرا سبق نہیں بھولیں گے......

رب کہے ٹکڑے ہو جائیں گے...... تیرا سبق نہیں بھولیں گے۔ کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ

مَرْصُوْص

رب کہے۔

يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقاً فِى التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآن.

رب کہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ.

رب کہے میں رضا کا سرٹیفکیٹ ہاتھ میں دے کر بھیجتا ہوں......

رب کہے کہ میں وہ دیتا ہوں جن کی غلامی کرنے والے بھی میرے ہاں کامیاب ہوں گے۔

رب نے فرمایا کہ میں چن چن کر دیتا ہوں۔اس کے باوجود کہتے ہیں جی وہ سارے کے سارے غلط تھے! اللہ نے کہا میں اتنے اچھے دیتا ہوں، حضوعلیہ نے رو رو کر مانگے۔ پھر جب ملے ان کی تیئس سال تربیت کی۔ ان میں سے بھی کوئی کام کا نہ نکلا؟ سچ بتائیں جو یہ عقیدہ رکھتا ہے، حضوعلیہ کی عظمت کو مانتا ہے؟ (نہیں)

حضوعلیہ کی عظمت کو تو وہ مانتا ہے جو کہتا ہے۔

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو زندہ کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر ، اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی، جس نے ، مردوں کو مسیحا کر دیا

صحابہ کرام کی عظمت

میرے عزیز دوستو!

"وہاں سے جاہل آئے اور یہاں سے علم کے سمندر بن کے نکلے"

وہاں سے غافل آئے، یہاں سے عالم کو جگانے والے بن کر نکلے۔

وہاں سے ایمان سے خالی آئے، یہاں سے ایمان بانٹنے والے، ایمان سکھانے والے بن کر نکلے۔

وہاں سے ''فی ضلال مبین'' آئے، یہاں سے کائنات کے ہادی اور رہبر بن کے نکلے۔

مصطفیٰ کی عظمت کو تو وہ مانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مصطفیٰ کی محفل میں ایمان کی حالت میں جسے ایک سیکنڈ حاضری نصیب ہوگئی...... کائنات کے غوث و قطب اس کے قدموں کی دھول کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ عظمت مصطفیٰ بہت بڑی چیز ہے۔

''مصطفیٰ'' ﷺ کے معانی

عزیزان گرامی قدر! ولادت مصطفیٰ ﷺ، عنوان ہے۔ مصطفیٰ کا معنی جانتے ہو؟ مصطفیٰ کا معنی ''چنا ہوا'' اور چنے کون؟ اور چنا کس نے؟ (اللہ نے) رسولوں کو کون چنتا ہے؟

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً وَّ مِنَ النَّاسِ.

رسولوں کو چنتا کون ہے؟ اللہ! کائنات سے اللہ نے رسول چنے، اور اللہ نے رسولوں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو چنا...... کائنات سے انبیاء کو چنا...... انبیاء میں سے امام الانبیاء کو چنا، کہ جب آپ تشریف لائیں۔ کسی نبی کو بھی امامت کا حق نہیں ہے۔ جہاں آپ موجود ہوں وہاں کسی دوسرے نبی کو بھی امامت کا حق نہیں ہے۔ مصطفیٰ ﷺ! ذات کریم! وہ ذات کریم جسے اللہ نے چنا! کہ جس جگہ پر اس ذات کریم کو پہنچایا اس جگہ کو وہ عزت بخشی، اس جگہ کو وہ شان، وہ عظمت بخشی کہ پوری کائنات، ساری روئے زمین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آج روضۂ مصطفیٰ ﷺ کی جگہ پر، جو مٹی مبارک حضور اقدس ﷺ کے جسد اقدس کو لگی ہوئی ہے، ساری کائنات کی مٹی، بلکہ ساری روئے زمین، ہاں کعبۃ اللہ بھی چنا، ہر لحاظ سے چنا، معجزات میں چنا، کمالات میں چنا، جمال میں چنا، حضور ﷺ کے ایک ایک شعبے کو بیان کیا جائے، رات بیت جائے، لیکن اس شعبے کی تفصیل و تحقیق پوری نہیں ہو سکتی۔

مصطفیٰ کے حسن کو مقرر بیان کرے، رات بیت جائے گی، آئندہ دن بیت جائے گا، آئندہ رات بیت جائے گی، کئی دن آئیں گے، کئی راتیں آئیں گی، ساری بیت جائیں گی لیکن حضور ﷺ کے حسن کا بیان پورا ہو سکتا نہیں۔ حضور ﷺ کے معجزات کا بیان ہو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

حضور کے حسن اخلاق کا بیان ہو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

حضور پاک ﷺ کی ساری حیات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا عمیق و وسیع بنایا ہے کہ پوری کائنات کے مقرر، پوری کائنات کے علماء، پوری کائنات کے فقہاء و صلحاء مل کر عظمت مصطفےٰ کے نکتہ انتہاء تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ نے مصطفےٰ ﷺ کو بڑی رفعتیں عطا فرمائیں، بڑی عظمتیں عطا فرمائیں، ہاں ہاں آپ ولایت میں سردار الاولیاء ہیں، آپ نبوت میں سید الانبیاء ہیں۔

کہا ہے کس نے کہ سر تاج اولیاء نہ کہو۔

توجہ! کوئی منع کر سکتا ہے؟ نہیں......

کوئی مسلمان منع کر سکتا نہیں......

اور منع کرنے والا مسلمان ہو سکتا......نہیں!

کہا ہے کس نے کہ سر تاج اولیاء نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ سید الانبیاء نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ شفیع المذنبین نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ رحمت اللعالمین نہ کہو؟
خدا کے بعد سب کچھ کہو، خدا نہ کہو؟

اصل بات یہ ہے۔

ولادت کا مقصد

تو میرے عزیز دوستو! حضور پاک ﷺ کو اللہ نے بڑی عظمتیں، بڑی رفعتیں عطا فرمائیں اور حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کی جھلکیاں بیان کی جائیں جیسے برادر عزیز عباسی صاحب چند معجزات کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور علماء کرام بیان کرتے رہتے ہیں......

کہیں حضور پاک کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوتا ہوا نظر آئے گا......

کہیں حضور پاک ﷺ کے اشارے پر درخت چل کر آتے ہوئے نظر آئیں گے

کہیں حضور پاک ﷺ راہ چلتے ہوں گے تو پتھر سلام کرتے نظر آئیں گے......

لیکن مصطفائے کریم ﷺ کی ولادت کا مقصد یہ نہیں ہے۔ ولادت کا معنی پیدائش

ہےاوررب وہ ہے جو''لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ'' ہے یہ شاہ عرب ہے جس کی ولادت منارہے ہیں۔

عزیز دوستو! حضور پاک ﷺ کی ولادت سب مانتے ہیں، میلاد کا معنی ولادت، ولادت کا معنی پیدائش......اور حضور کی پیدائش سب مانتے ہیں...... حضور کی پیدائش اپنے بھی مانتے ہیں، غیر بھی مانتے ہیں...... مسلمان بھی مانتے ہیں، کافر بھی مانتے ہیں۔ میلاد تو مانتے ہیں نا! ابولہب نے بھی مانی۔ بلکہ اس نے تو جشن بھی منایا۔ جس لونڈی نے آ کر بتایا کہ عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے......خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔ تو ابولہب میلاد بھی مانتا تھا اب جشن بھی منایا۔ اصل مسئلہ تب بنا جب مقصد میلاد کا وقت آیا۔ پیدائش تو ہوگئی...... جب مقصد پیدائش کا وقت آیا تب ابوبکراورابولہب کا فرق نظر آیا......

ہاں اسے ہی تو نور کہتے ہیں۔ نور کا معنی ''اجالا''...... پہلے کالے اور سفید کا فرق معلوم نہیں تھا، پہلے صحیح اور غلط کا فرق معلوم نہیں تھا...... پہلے حق اور باطل کا فرق معلوم نہیں تھا......لیکن جب اجالا ہوا...... جب حضور ﷺ کا نور نبوت چمکا......

تب پتہ چلا کہ یہ سیاہ ہے، یہ سفید ہے......
تب پتہ چلا کہ یہ جنتی ہے، یہ جہنمی ہے......
تب پتہ چلا یہ حق پر ہے، یہ باطل پر ہے......
تب پتہ چلا یہ ابوبکرؓ ہے اور یہ ابولہب ہے......
تب پتہ چلا یہ صدیقؓ ہے، اور وہ زندیق ہے......!!

فرقہ واریت کسے کہتے ہیں؟

میرے دوستو! حضور ﷺ کی عظمت، ولادت، رفعت، عزت کا منکر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا اس سے اگلی جو بات ہے، ہمارا گلہ اسی وجہ سے گھونٹا جاتا ہے کہ ہم کہتے ہیں جو منکر ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور جب اتنی مجمل سی بات کر لی جائے تو پھر کوئی کچھ نہیں کہتا۔ اگر اس بات کو کھول لیا پھر کہتے ہیں جی فرقہ واریت، فرقہ واریت، فرقہ واریت!!!

اسلام آباد کے اہل فہم دوستو! فرقہ واریت کہتے ہیں مسلمانوں کو لڑانا! کیا مطلب ہے؟ ......مسلمانوں کو لڑانا۔

مسلمان اور یہودی اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا...... یا کہا جاتا ہے؟ (نہیں)

مسلمان اور نصاریٰ کے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔

مسلمان اور قادیانیوں کے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔

پھر کھلی بات ہے کہ مسلمان حضور ﷺ کی عظمت کو مانتا ہے، حضور ﷺ کی ختم نبوت کو مانتا ہے تو جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے اس سے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔ فرقہ واریت کہتے ہیں...... مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔ ہاں مثلاً یہ لیگ ہے، یہ پیپلز پارٹی ہے...... یہ سندھی ہے، یہ مہاجر ہے...... یہ پنجابی...... یہ سرائیکی ہے...... یہ پختون ہے...... یہ بلوچ ہے...... مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... فروعی مسائل پر...... علاقائی مسائل پر...... لسانی مسائل پر...... سیاسی مسائل پر آپس میں لڑانا...... یہ ہے فرقہ واریت! یہ ہے تشتت یہ ہے تفرق، یہ فرقہ واریت ہے، مسلمانوں کو آپس میں تفرق، تشتت نہیں ڈالنا چاہیے...... لیکن آگے قرآن کا منکر ہو، وہ کہے قرآن غلط ہے، میں کہوں تو مسلمان نہیں ہے۔ تو پھر یہ فرقہ واریت ہے؟ (نہیں)

میں کہتا ہوں حضور پاک ﷺ کی عزت و عظمت ساری کائنات سے بلند و بالا ہے۔

اب اگر آ کر کوئی یہ کہے نہیں جی! ہمارے فلاں صاحب جو غار کے اندر چھپے بیٹھے ہیں...... یہ باہر نکلیں گے، پھر دیکھنا محمد رسول اللہ ﷺ روضۂ اقدس سے نکل کر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے...... اب اگر کوئی یوں کہے کہ کیا اسے مسلمان کہا جائے گا اور میں نے کہہ دیا کہ تو تو بڑا بے ایمان ہے تو لعنتی ہے، کافر ہے، مرتد ہے، زندیق ہے تو...... تو اب کہتے ہیں یہ فرقہ واریت ہے۔ فرقہ واریت کہتے ہو؟ محمد عربی ﷺ کی ذات کریم کو اللہ نے نبیوں کا امام بنایا ہے، حق الیقین میں باقر مجلسی تحریر کرے کہ "ہمارے ننگے مہدی کے ہاتھ پر محمد رسول اللہ بیعت کریں گے"۔

اگر یہ بات نہ ہو تو میں مجرم...... اور اگر یہ بات ہے تو اسے کافر کہنا فرقہ واریت نہیں ہے۔ جس طرح میرا فرض ہے، اسی طرح اگر کلمہ پڑھتا ہے تو نواز شریف کا بھی فرض ہے۔ کیوں بھائی؟...... بے شک۔ اگر نواز شریف کہتا ہے، میں محمد رسول اللہ کا امتی ہوں تو پھر میری لڑائی نواز شریف سے نہیں ہے۔ پھر میں کہتا ہوں میاں تو بھی میرے ساتھ مل، میں بھی تیرے ساتھ ملوں۔ وہ جو لعنتی بھونکتا ہے کہ ننگے مہدی کے ہاتھ پر مصطفائے کریم روضہ اطہر سے نکل کر بیعت کریں

گے۔آتو بھی بتا کہ یہ لعنتی ہے، میں بھی بتاؤں کہ یہ لعنتی ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نواز شریف کا بھی یہی عقیدہ ہوگا...... کیا؟ کہ ساری کائنات مل کر محمد رسول اللہ کی عزت وعظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بولو یہ عقیدہ ہے یا نہیں؟'' ہے'' آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے، میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت کا مقابلہ پوری کائنات مل کر بھی نہیں کر سکتی۔ یہ پولیس والوں کا بھی عقیدہ ہوگا، فوج والوں کا بھی یہی عقیدہ ہوگا، لازماً ہوگا، ہر مسلمان کا ہے، ہماری لڑائی حکومت سے نہیں ہے۔ حکومت کے ساتھ لڑائی ہو سکتی ہے، جھگڑا ہو سکتا ہے کسی اور سٹیج سے، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت بیان کرنے والے سٹیج سے ہماری لڑائی اس موضوع پر نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اس میں ہمارے ساتھ اختلاف نہیں رکھیں گے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے درجے پر کوئی غوث بھی پہنچ سکتا نہیں ہے۔ کوئی قطب پہنچ سکتا...... نہیں ہے، ابدال میں سے کوئی پہنچ سکتا...... نہیں ہے، کوئی صحابی پہنچ سکا نہیں ہے کوئی نبی بھی پہنچ سکا...... نہیں ہے۔ اب آئندہ کوئی پہنچ سکتا...... نہیں ہے۔ سارے مل کر بھی پہنچ سکتے...... نہیں ہیں۔ تو کھلی بات ہے۔ جب نہیں پہنچ سکتے تو ساتھ یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو کوئی کہے کہ آج فلاں آدمی محمد رسول اللہ کے درجے پر یہ کام کرے تو پہنچ سکتا ہے...... ایسے کہنے والے کو ہم مسلمان مان سکتے...... نہیں ہیں۔

اب اگر میں کسی پر لگاؤں بہتان پھر تو میں ہوں گولی کا حق دار...... پھر میں ہوں سزا کا مستحق، لیکن اگر ''برھان متعہ'' میں شیعہ یہ تحریر کرے اور صفحہ 52 پر موجود ہو اور منہاج الصادقین صفحہ 493 جلد دو پر موجود ہو کہ...... ''جو کوئی چار مرتبہ متعہ کر لے...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے'' اب یہ بات موجود ہو اور میں اس کو کافر کہوں تو پھر فرقہ واریت ہے؟ (نہیں) جب محمد رسول اللہ ﷺ کائنات ساری کے سردار، سید الانبیاء ﷺ کے متعلق جو آدمی یہ تحریر کرے کہ...... '' جو کوئی چار مرتبہ متعہ کر۔ لے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے'' آپ بتائیں پھر وہ مسلمان رہے گا؟ نہیں۔

مسٹر نواز شریف سے آپ پوچھ لیں، صدر فاروق لغاری سے آپ پوچھ لیں۔ مسٹر نواز

شریف صاحب اپنے برادر شہباز شریف صاحب سے پوچھ لیں۔ دونوں مل کر میاں شریف صاحب دامت برکاتہم سے پوچھ لیں۔ کوئی تو ذمہ دار بتلائے کہ آخر جنہوں نے یہ لکھا کہ چار مرتبہ متعہ کرنے والے کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے، انہیں کس منہ سے مسلمان کہتے ہیں؟ اور پھر کہتے ہیں جی فرقہ واریت، فرقہ واریت! آپ ہمیں سمجھائیں تو سہی کہ فرقہ واریت کسے کہتے ہیں؟ پھر چھوڑیں آپ کلمہ بھی...... یہ فرقہ واریت ہے، قرآن پاک کو غلط کہنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے...... محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے، رسول پاک کی پاک بیویوں کو کافرہ عورتیں کہنے والے اور ان پر لعنتیں کرنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے تو پھر آپ مسلمان کہلاتے ہیں...... یہ بھی فرقہ واریت ہے! چھوڑیں پھر......

دہشت گرد کون؟

اور کہتے ہیں جی یہ دہشت گرد یہ دہشت گرد...... کسے کہتے ہیں آپ دہشت گرد؟

جن کے قاتل بھی نہ پکڑے جائیں...... وہ دہشت گرد؟

جن کے قائدین کو بھی اڑا دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں بم مارے جائیں...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں نماز پڑھتے ہوئے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں قرآن پڑھتے قتل کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں تراویح پڑھتے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں تعلیم دیتے ہوئے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے جنہیں واضح طور پر بیرونی سپورٹ حاصل ہو، وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے، جو پولیس پر، فوج پر...... ہتھیار تانے بیٹھے ہیں، مورچوں میں نشانے باندھے ہوئے، اخباروں میں آتا ہے، ٹھوکر نیاز بیگ میں پولیس پر ہتھیار تانے ہوئے ہیں، مشین گنیں تانے ہوئے ہیں۔ جی تھری، ایم ایم جی...... کیا کیا آپ نے وہاں؟ سنیوں کو ڈرانے کے لیے صرف مشہور کرتے ہو کہ جناب وہاں اتنا اسلحہ ہے، تا کہ یہ ڈر جائیں، انہیں کافر نہ کہیں...... یہی بات ہے نا؟ یا آپ نے کوئی ایکشن بھی لیا ہے وہاں؟ جو بم بناتے، خود مرتے

ہیں، وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے؟ ابھی چکوال میں کیا ہوا؟ بم بناتے ہوئے خود ہی مرتا ہے، پھر کوشش کی جاتی ہے کہ یہ اہلسنت پر کہیں سے ٹھونسا جائے۔

یاد رکھیں کہ سپاہ صحابہ اکیلی نہیں ہے، آپ نے غلط سمجھا ہے کہ سپاہ صحابہ نے شیعوں کو کافر کہا، نہیں کہتے ہم، ہم میں کوئی مفتی نہیں ہے،

مولانا حق نواز صاحب رحمتہ اللہ علیہ امیر عزیمت سہی،...... وہ بھی مفتی نہیں تھے۔

مولانا ایثار القاسمی صاحب مجاہد، مقرر، مناظر سہی...... لیکن مفتی وہ بھی نہیں تھے۔

جانشین ابوالکلام آزاد، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی رحمتہ اللہ علیہ، مورخ اسلام سہی، مناظر اعظم سہی، لیکن...... مفتی وہ بھی نہیں تھے۔

مولانا اعظم طارق صاحب سپاہ صحابہ کے جرنیل، بے باک نڈر خطیب اور سیاستدان سہی لیکن مفتی وہ بھی نہیں ہیں...... میں بھی نہیں ہوں۔ برادرم عباسی صاحب بھی نہیں ہیں...... ہم مفتی نہیں ہیں کہ ہم نے فتویٰ دیا ہو آپ غلط سمجھے ہیں، بہت غلط سمجھے ہیں کہ شاید یہ سپاہ صحابہ کا فتویٰ ہے۔ فتویٰ تو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی صدی میں دیا تھا، اور انہوں (مذکورہ قائدین سپاہ صحابہ) نے فتویٰ دیا نہیں تھا۔

اکابر امت کا فتویٰ

انہوں نے قرآن پاک سے نکال کر دکھایا تھا۔

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّار

کہ جو صحابہ کرامؓ سے جلتا ہے، وہ کافر ہے! قرآن کہتا ہے...... اور یہ فتویٰ امام غزالیؒ نے دیا...... یہ فتویٰ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے دیا...... یہ فتویٰ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین نے دیا...... یہ فتویٰ پھر شاہ عبدالعزیزؒ نے دیا...... یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند نے دیا...... یہ فتویٰ تمام کتب فقہ میں آج بھی موجود ہے۔

مَنْ سَبَّ شَيْخَيْنِ اَوْ طَعَنَ فِيْهِمَا كَافِرٌ

واضح طور پر

مَنْ اَنْكَرَ اِمَامَةَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ

آج بھی کتب فتویٰ میں یہ فتویٰ موجود ہے اور جب ایرانی انقلاب آیا، اس کے بعد ان کا کفر واضح ہوا، ان کا لٹریچر ظاہر ہوا تو مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے سوال کیا اور دارالعلوم دیوبند سے جواب آیا اور پوری دنیا کے علماء نے جواب دیا کہ واقعی ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور ''الفرقان'' لکھنو میں یہ نمبر چھپا...... با قاعدہ ہزاروں علماء کی تصدیق کے ساتھ، کراچی میں ''اقراء'' کا نمبر چھپا اور علامہ بنوریؒ ٹاؤن سے ''بینات'' کا نمبر چھپا، تمامی مفتیان کرام، تمام علماء کرام، تمام محدثین حضرات اور عمائدین سارے کے سارے ان کے کفر پر متفق ہیں۔ آج بھی پوچھ کر دیکھ لو! تم نے سمجھا یہ چند چھوکروں کی بات ہے، نوجوانوں کی بات ہے، ہم اس کو دبا دیں گے یہ غلط خیال ہے تمہارا مسئلہ اپنی جگہ پر ہے، قتل وقتال اپنی جگہ پر ہے، ہم قتل وغارت کے حق میں نہیں ہیں۔ لیکن یہ قتل وغارت ہو کیوں رہی ہے؟

میں نے مسٹر شہباز شریف سے بھی یہ کہا...... میں نے کہا آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں دیکھیں جی کتنے شیعہ مارے گئے ہیں، میں نے کہا پہلے ذرا دیکھ لیتے کتنے سنی مارے گئے ہیں۔ یکطرفہ کیوں دیکھتے ہیں آپ؟ کہتے ہیں جی دیکھیں وہ ڈاکٹر ہے بے چارا شیعہ ڈاکٹر ہے، نسخہ لکھ رہا ہوتا ہے۔ آتے ہیں اسپرے کر دیتے ہیں۔ یہ کوئی بات ہے؟ میں نے کہا بہت غلط ہے لیکن یہ آپ کرتے ہیں! خدا کی قسم! ہم درس امن دیتے رہے، ہم یہ چاہتے تھے...... چاہتے ہیں کہ ہمارے اس ملک میں قتل وغارت نہ ہو، خانہ جنگی نہ ہو، کیوں؟ کہ سارا نقصان زیادہ ہمارا ہوتا ہے...... اہل سنت کا ہوتا ہے۔

لیکن نماز کے دوران پوری جماعت کو شہید کر جانے والوں کو تم گرفتار نہیں کرتے۔

تعلیم قرآن دیتے ہوئے استاد کو قتل کر جانے والے کو گرفتار تم نہیں کرتے۔

بے گناہ، دکان پر بیٹھے شہری، سنی کو گولی کا نشانہ بنانے والے کو گرفتار تم نہیں کرتے۔

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ دو درجن سے زائد پولیس کے نوجوانوں کو شہید کرنے والوں کو گرفتار تم نہیں کرتے...... پہلے قوم کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جلدی جلدی اخبارات میں بیانات دیے، ہاں جی پکڑا گیا، پکڑا گیا۔ محرم علی پکڑا گیا اور وہ کہتا ہے کہ تحریک جعفریہ کی ہائی کمان نے مجھے حکم دیا تھا، ان کے کہنے پر میں نے سب کچھ کیا، لیکن پھر

وہ تمہارے...... سسرال کیسے بن گئے۔ پھر کیسے تم ایک ہو گئے؟ پھر دوبارہ ان کا نام ہی نہ لیا...... کیوں؟

فاروقی صاحب پر 109 ہو، اعظم طارق پر 109 ہو، تو فاروقی صاحب کی ہمیں لاش ملے...... اعظم طارق مفلوج ہو کر آئے پھر تم لے جاؤ، لیکن وہی مقدمات درجنوں کی تعداد میں جب ان (مخالفین) پر ہوں تو ٹس سے مس نہ ہو؟ یہ تمہاری یکطرفہ کاروائی لے ڈوبے گی تمہیں۔ اور میں نے کہا، قوم جس طرح آصف زرداری کو کہتی تھی اسی طرح شہباز شریف صاحب، نواز شریف صاحب کے آصف زرداری نہیں، اور یہ انہیں لے ڈوبیں گے، انشاء اللہ، اگر ان پر یہ نظر کڑی نہیں رکھتے اور ان کی پالیسیوں کی اصلاح نہیں کرتے...... تو یہ انہیں لے ڈوبیں گے۔ قوم کو مسٹر نواز شریف سے اچھی توقعات تھیں لیکن منحوس ہاتھ ایسے لگے، مسٹر نواز شریف کو نجس ہاتھ ایسے لگے کہ اس بے چارے کا بھی وضو بحال نہیں رہا۔ کہتا ہے سیرت النبی کانفرنس بلواتا ہوں، کل ہے نا! کیا نبی پاک ﷺ کی سیرت یہی ہے کہ یکطرفہ ظلم کیے جائیں، کافروں کو ڈھیل دی جائے اور مسلمانوں کو تنگ کیا جائے اور ہم نے مسٹر نواز شریف سے کہا کہ علماء کا ایک وفد تمہارے ساتھ ملنا چاہتا ہے، تمہارے سامنے چند باتیں رکھنا چاہتا ہے، آپ ان باتوں پر غور کریں...... آپ بتائیں اگر میں مسٹر نواز شریف کے پاس جاتا تو کیا میں ڈنڈے سے اس کو کوئی بات سنواتا...... علماء اگر وہاں جاتے تو کیا دھڑلے سے کوئی بات منواتے، باتیں ہوتیں نا! ہمارا موقف سنتے...... اس کے بعد پھر جو ان کے دماغ میں آتا وہی کرتے، لیکن ان کے اندر اتنا ظرف نہیں ہے، اتنی حیاء نہیں ہے کہ وہ بات سننے کے لیے تیار ہوں...... کہتے ہیں ہم نہیں سنتے...... اقلیت کو تم گود میں بٹھاؤ...... اقلیت کو، تم اپناؤ بناؤ اور اتنی ساری عظیم اکثریت اور اہل سنت عوام کے دلوں کی دھڑکن اگر تمہارے ساتھ کوئی بات کرنا چاہیں، سپاہ صحابہ والے اگر کوئی بات کرنا چاہیں، صحابہ کرامؓ کی عزت وناموس کے محافظ تمہارے ساتھ کوئی بات کرنا چاہیں...... تم بات بھی نہ سنو...... تمہیں ڈوب مرنا چاہیے۔

آج وہ لوگ بھی گرفتار ہیں جو تہجد پڑھ کر مسٹر نواز شریف کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے تھے...... طوطا چشم اس طرح تم نے آنکھ بند کر لی ہے، کیا تم اس ملک میں نہیں رہو گے،؟

حکومت پوری کرنے کے بعد، ملک چھوڑ جاؤ گے؟ کیا تم اپنے علاقے میں بھی نہیں رہو گے؟ تم اس قوم کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے؟ جن مظلوموں کی آج آپ بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

کہتے ہیں میں خلافت راشدہ کا نظام لاؤں گا، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس گورنر کو معطل کر دیا، جس نے دروازے پہ دربان رکھا۔ اور تمہارے دروازے تو اپنے اہل وطن مظلوموں کے لیے بند ہیں۔ سنیت کو مسلح جدوجہد کی طرف دھکیلا جا رہا ہے اور ہم آج بھی اپنے ساتھیوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ قتل و غارت پر نہ اتریں اسی وجہ سے کئی ہمارے مخلص دوست ہم سے باغی ہو گئے انہوں نے کہا تمہیں امن، امن کا ہیضہ ہے، تم حکومت کے ساتھ اتنا تعاون کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ایک ٹکے کا تعاون نہیں کرتے، ہم تمہاری بات نہیں مانتے، وہ عظیم ساتھی ہمیں چھوڑنے پڑے، وہ ہم نے چھوڑ دیے لیکن ہم نے قتل و غارت کا کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ اس کے باوجود سپاہ صحابہ کو بدنام کیا جا رہا ہے اور سنیت کو پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن مسٹر نواز شریف صاحب! یہ سن لیجئے، سپاہ صحابہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے، سپاہ صحابہ چند نوجوانوں کا نام نہیں ہے۔

سپاہ صحابہ ہر سنی مسلمان کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ صدیق اکبرؓ کے سارے غلاموں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ فاروق اعظمؓ کے سارے غلاموں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کے تمام جانثاروں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ توحید خداوندی ماننے والے سارے لوگوں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ ختم نبوت کے سارے پروانوں کا نام ہے۔

وہ سنی جو پیپلز پارٹی میں ہو، وہ سپاہ صحابہ کا فرد ہے...... وہ سنی جو ایم کیو ایم میں ہو...... وہ سنی جو سندھی ہو...... وہ سنی جو بلوچ ہو...... وہ سنی جو پختون ہو...... وہ سنی جو پنجابی ہو...... وہ سنی جو سرائیکی ہو...... وہ سنی جو تیری مسلم لیگ کا ممبر ہو لیکن صدیقؓ کا غلام ہے تو میرا ساتھی ہے اور سنیت کے خلاف اگر تم نے یہ گندا اقدام نہ روکا، انشاء اللہ تم دیکھو گے تمہارے گھر کی دیواروں میں

دراڑیں پڑ جائیں گی۔ مسلم لیگ میں بھی میں ان نوجوانوں کو جانتا ہوں جو تمہارا گریبان پکڑ کر کہیں گے کہ یکطرفہ ٹریفک کیوں چلائی جارہی ہے؟

ہم نے تم سے کوئی رعائت نہیں مانگی، ہم نے تم سے کوئی مراعات نہیں مانگی ہیں، ہم نے تم سے کوئی مال نہیں مانگا، ہم یہ کہتے ہیں میرے ملک وملت کی سلامتی کے لیے یکطرفہ کاروائی چھوڑو، عدل وانصاف اپناؤ۔ اگر تم نے یہ سمجھا ہے کہ شیعوں کی طرف داری ہماری سیاسی مجبوری ہے، تو یہ بھی تمہاری بھول ہے۔ عظیم اہل سنت عوام کی مخالفت مول لینا یہ تمہاری کون سی سیاسی بصیرت ہے؟ اس ملک میں تخریب کاری ہم نہیں چاہتے اگر میں چاہتا تو تمہارا بہت سا نظام بگاڑ سکتا تھا اگر میں آج ساتھیوں کو کہہ دوں تو تمہارا نظام صبح تک بگاڑ سکتا ہوں...... اگر میں چاہوں، تمہاری شاہراہ ریشم بند کروا سکتا ہوں...... آرسی بھی بند کروا سکتا ہوں...... ایرانی سفارت بند کروا سکتا ہوں...... تمام روڈ بلاک کروا سکتا ہوں...... لائنیں اکھڑوا سکتا ہوں...... ہڑتالیں کروا سکتا ہوں، لیکن میں اپنے ملک عزیز میں بدامنی نہیں چاہتا، کسی غنڈے کو، کسی تخریب کار کو میں موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ میرے اعلان سے غلط فائدہ اٹھا کر میرے ملک کے کسی آدمی کو کوئی تکلیف دے دے۔ میں بگاڑ نہیں پیدا کرنا چاہتا ورنہ میرے ساتھی سروں پر کفن باندھے ہوئے ہیں۔

قائد تیرا ایک اشارہ...... حاضر حاضر خون ہمارا

یہ میرے دوست جان ہتھیلی پہ رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں ہے کہ سپاہ صحابہ کے جلسوں میں دشمن بم دھماکے بھی کرتے ہیں، پھر یہ اتنے ہزاروں کی تعداد میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ انہیں پتہ نہیں ہے کہ واپسی پر گولی بھی چل سکتی ہے؟ گرفتاریاں ہوسکتی ہیں، پھر یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ سروں پہ کفن باندھے ہوئے ہیں، جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔

ہم ہیں خاموش کہ درہم نہ ہو عالم کا نظام
یہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں طاقت فریاد نہیں

ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ یکطرفہ پالیسی ترک کی جائے، ہم نہیں کہتے کہ ہمیں گرفتار نہ کرو، مجھے بھی گرفتار کرو تو ساجد نقوی کو بھی گرفتار کرو۔ اعظم طارق کو گرفتار کیا ہے، افتخار نقوی کو بھی گرفتار کرو۔ یہ کیوں ہے...... کہ سنی گرفتار ہو، شیعہ تمہاری گود میں بیٹھے، تم اس کے داماد لگتے ہو؟

کیوں؟ یکطرفہ ٹریفک نہیں چلنے دی جائے گی۔ کہتے ہیں جی یہ جھگڑا کر رہے ہیں، یہ اختلاف کر رہے ہیں، ہم اختلاف کرتے ہیں؟ ہم انہیں لعنتی کہتے ہیں، کیوں کہتے ہیں؟

اگر وہ صحابہ کرام ﷺ کو ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں نہ دیتے، اگر وہ قرآن کو غلط نہ کہتے، اگر وہ حضور پاک ﷺ کی ازواج مطہرات کو کافرہ عورتیں نہ کہتے، اگر وہ بی بی عائشہؓ پہ لعنتیں نہ کرتے......ہم انہیں کیوں کافر کہتے؟

اور غلام حسین نجفی نے وہ کتابیں لکھیں، جن میں نام لے کر رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو گالیاں دی گئیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے نام لکھ لکھ کر ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی ننگی، گندی گالیاں دی تحریراً اور اس پر پرچہ رجسٹرڈ ہوا، درج ہوا، اور آج بھی اس پر پرچہ درج ہے اور وہ جامعۃ المنتظر میں جناب محترم نواز شریف صاحب کے پڑوس میں بیٹھا ہوا ہے۔ رشدی سے بڑا وہ لعین، اسے کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟

کہتے ہیں جی شیعہ، سنی جھگڑا ہے، جھگڑے کی بنیاد تو ایسے لعنتیوں نے ڈالی ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں دیں۔ اگر وہ نہ لکھتا تو ہم وہ کتابیں عوام کو کیوں دکھاتے؟ اس نے یہ گند کیا اس لیے یہ کتابیں سامنے لائی گئیں اور مسلمانوں کے جذبات بھڑکے۔ تو اسے گرفتار کرنا چاہیے؟ کرنا چاہیے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جو یہ گند کرتے ہیں انہیں گرفتار کرو۔ اور ہم حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔ تم ساجد نقوی کو گرفتار کرو، میں خود آجاتا ہوں۔ آمنے سامنے مجھے اور ساجد نقوی کو حکومت بٹھائے، میاں نواز شریف صاحب، شہباز شریف صاحب، صدر فاروق احمد لغاری صاحب، چیف جسٹس صاحب خود بیٹھیں! ساجد نقوی کو شیعیت اپنا نمائندہ مقرر کرے، ایران بھی اس کی تائید کرے کہ یہ ہمارا نمائندہ ہے۔ ادھر سے میں بیٹھتا ہوں، باتیں کرتے ہیں، بات کا فیصلہ یہ صاحبان خود کریں کہ ملک وملت کا خیر خواہ کون ہے؟ اور ملک ودین کا دشمن، بے ایمان کون ہے؟

میرے عزیز دوستو! میں عرض کر رہا تھا جناب مصطفائے کریم ﷺ کی عزت وعظمت کوئی مسلمان منکر ہو سکتا......نہیں، اور کوئی منکر مسلمان ہو سکتا......نہیں...... یاد رکھو سارے کے

سارے مسلمان عظمت مصطفیٰ کو سلام کرنے والے ہیں اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کے منکر ہیں، مصطفیٰ کی مجلس، مصطفیٰ کی تعلیم، مصطفیٰ کے گھر، مصطفیٰ کے صحابہؓ، مصطفیٰ کے اہل بیت کے خلاف بکواس کرتے ہیں، کسی قیمت پر ہم انہیں مسلمان نہیں مان سکتے۔ تم سے جو ہوتا ہے کرلو۔ لیکن انشاء اللہ قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے تم منہ اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے۔

وَ آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین٥

''اسم محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَهدِیّینَ ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدآئِهُم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیهُ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلیٰ بَعْض مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰت وَ قَالَ النَّبِی ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ لاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلاَقِ اَو کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلیَّ اللّٰه عَلَیْهِ وَ سَلَّمْ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه' النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

''اسم محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام عزیزان ملت اور سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! آج 1420ھ کے ربیع الاول کے آخر میں ضلع نارووال کی اس نوخیز اور انشاء اللہ آئندہ اشاعت حقہ کے لیے مینارہ نور بننے والی اس دینی درسگاہ جامعہ زین العابدین میں تاجدار ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام ادارے کی مسجد کے سنگ بنیاد اور تاسیسی تقریب کے سلسلے میں رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس میں شرکت کو قبولیت سے نوازے اور اس ادارے کو اللہ تعالیٰ دین حق کی اشاعت کے لیے بہت زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آپ سب کی محنت ہمت اور دعاؤں کے صدقے اللہ پاک نے جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق کو جورہائی عطا فرمائی ہے اس پر میں آپ تمام حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا فرمائیں اللہ پاک آپ کی اور تمام احباب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) میرے دوستو! عنوان ہے، تاجدار ختم نبوت! جس سے مراد سید الرسل حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اتنا پیارا اور اتنا وسیع عنوان ہے کہ اللہ ہر حجر و شجر کو زبان دے دے اور وہ قیامت تک بیان کرتے رہیں لیکن اس عنوان پر جو مواد ہے وہ ختم ہونے کا نہیں اور رسول پاک ﷺ کو اللہ نے یہ وہ [illegible] بخشا ہے کہ کائنات میں ایک کو ہی مل سکتا تھا اور ایک کو ہی ملا ہے، نہ اس سے پہلے کسی کو ملا نہ [illegible] میں ملے گا کہ خاتم تو ایک ہی ہوگا نا...... نکتہ اختتام تو ایک ہی ہوگا...... ابتداء بھی ایک سے ہی ہوتی ہے...... انتہا بھی ایک پر ہوتی ہے۔ اگر باقی باتیں اختصار میں ایک طرف چھوڑ دیں آپ گنتی شروع کریں کہاں سے کریں گے۔ ایک سے۔ ایک سے پہلے بھی کوئی ہے؟ (نہیں) سب سے

پہلے ایک ہے۔

میرے دوستو ایک اول ہوتا ہے ایک پر ابتداء ہوتی ہے، ایک پر انتہا ہوتی ہے..... ہاں اگر وہی اول بھی ہو، وہی آخر بھی ہو..... وہی ایک اول بھی ہو، وہی ایک آخر بھی ہو..... حقیقتاً اول بھی ہو، حقیقتاً آخر بھی ہو تو وہ خدا ہوتا ہے..... کائنات میں کوئی نہیں تھا، وہ ایک تھا..... اور کائنات میں کوئی نہیں رہے گا وہ ایک رہے گا۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ○

جب کوئی نہیں تھا، حجر و شجر نہیں تھے، بحر و بر نہیں تھے، آسمان زمین نہیں تھے، شمس و قمر نہیں تھا، کچھ نہیں تھا، تب بھی وہ ایک تھا،

اس سے پہلے ذرا سوچئے، اس سے کتنا پہلے..... صدیاں پہلے..... صدیاں کیسے بنیں گی..... جب سال ہوں..... سال کیسے بنیں گے..... جب مہینے ہوں..... مہینے کیسے بنیں گے..... جب ہفتے ہوں..... ہفتے کیسے بنیں گے..... جب دن ہوں..... دن رات کیسے بنیں گے..... جب چاند سورج ہوں..... جب روشنی اور اندھیرا ہوں..... یہ سب کچھ نہیں تھا، تب بھی وہ ایک تھا۔ اور ایک اندازہ کر لیجئے، ایک سو سال کے برابر..... پانچ سو سال کے برابر..... جہاں تک آپ پہنچیں گے..... جہاں تک سوچ سوچ کر آپ کے دماغ کی ایک حد ہوگی..... جہاں پر آپ پہنچیں گے..... وہ بھی تو ایک حد ہوگی..... لیکن اس ذات کی حد نہیں اس سے پہلے بھی وہ ایک تھا۔ اور وہ ایک رہے اور پھر!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ○ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ○

کوئی نہیں رہے گا تب بھی وہ ایک رہے گا۔

اللہ نے رسول ﷺ کو اپنی تجلی سے نوازا

تو میں عرض کر رہا تھا، حقیقی ایک وحدہ لاشریک لہٗ وہ تو ایک ہے، ایک تھا، ایک رہے گا، وہ تو رب ہے اور رب نے اپنا پرتو، اپنی تجلی، مصطفائے کریم ﷺ پر ڈالی، مصطفائے کریم ﷺ کو اللہ نے صفات کمال، مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر، برتر دے کر پیدا فرمایا کہ محبوب کا ہمسر نہ پیدا کیا ہے نہ کرے گا۔ اللہ کریم نے اپنی صفات کا پرتو، اپنی صفات کی تجلی، مصطفیٰ کریم ﷺ کو عطا

فرمائی اور بدرجہ اتم عطا فرمائی، کہ کائنات میں اس کے برابر کسی کو نہیں ملی۔

اللہ رحیم ہیں...... مصطفی ﷺ کو رحمت والا بنایا......!

اللہ کریم ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ کرم عطا فرمایا......!

اللہ علیم ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ علم والا بنایا......!

اللہ سخی ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ سخاوت عطا فرمائی......!

وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○

اور اللہ سے زیادہ سچا بات میں کون ہوسکتا ہے؟

اللہ سچے ہیں اور مصطفیٰ کریم ﷺ کو (مخلوق میں) سب سے زیادہ صادق اور امین بنایا۔

اللہ جل جلالہ عادل ہیں اور مصطفیٰ ﷺ کو سب سے بڑا عادل مخلوق میں بنایا۔

نام ''محمدؐ'' کی جامعیت اور انفرادیت

اللہ جل جلالہ کی جتنی صفات ہیں، صفات خیر میں اللہ پاک نے اپنی تجلیات اور اپنا پرتو مصطفائے کریم ﷺ پر ڈالا اور بدرجہ اتم ڈالا۔ مصطفیٰ ﷺ کو ان تجلیات کا، مجموعہ عطا فرما کر محبوب کا ایسا نام رکھ دیا کہ جس میں یہ تمام صفات آ جائیں۔

اللہ نے ایک نام رکھا، اب سارے نام رکھے جائیں تب بھی صحیح کہ......

وہ صادق بھی ہے، صدق کی وجہ سے...... وہ امانت کی وجہ سے امین بھی ہے...... وہ علم کی وجہ سے عالم بھی ہے...... وہ کرم کی وجہ سے کریم بھی ہے...... وہ رحمت کی وجہ سے رحیم بھی ہے...... وہ انصاف کی وجہ سے عادل بھی ہے...... وہ حلم کی وجہ سے حلیم بھی ہے۔

اس طرح اگر بیان کرتے جائیں، صفات ہزاروں ہو جائیں، مصطفیٰ ﷺ کی وہ صفات کمال ہوں گی، اتنے نام ہوں گے جتنے کام ہوں گے، جتنے خصائل ہوں گے، جتنے فضائل ہوں گے، اتنے ہی نام ہوں گے، لیکن ایک ایسا نام جس میں یہ ساری باتیں آ جاتیں۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہ ○

جس میں ساری صفات محمودہ آ جائیں...... جس میں ساری اچھی خصلتیں آ جائیں...... تمام فضائل آ جائیں،

کائنات کی کوئی فضیلت باہر نہ رہتی ہو، ساری فضیلتوں کے مجموعہ کا ایک نام رکھا جائے تو وہ نام محمدؐ ہوگا۔ اور اللہ نے حضورؐ کا نام محمدؐ رکھوا دیا۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَهo

جس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہو جائیں،

یہی وجہ ہے کہ محمد کریم ﷺ میرے آقا سے پہلے اس نام کا کوئی شخص رب نے پیدا نہیں کیا۔ کوئی زمین پہ آیا نہیں ہے، کوئی نہیں آیا، بعد میں آئے، وہ تو تفاعل ہوگا،

بعد میں نام رکھا جائے، وہ تو محمد عربی ﷺ سے نسبت ہوگی۔

وہ تو محبت کی وجہ سے نقل کر کے پیار میں وہ نام رکھا جائے گا۔ لیکن حضورؐ سے پہلے کوئی محمد نہیں ہے، کسی کا یہ نام رب نے نہیں رکھوایا، کسی کو یہ نام نصیب نہیں ہوا اور حضور صرف نام ہی کے نہیں، حضور حقیقتاً ''محمدؐ'' ہیں۔

لفظ محمدؐ کے معانی

دنیا میں کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ نام ''توشمس'' ہوتا ہے لیکن نام والا شخص رنگ کا کالا ہوتا ہے...... نام بدر ہوتا ہے، رنگ کالا ہے...... نام سخی ہوتا ہے، بنتا بخیل ہے...... نام جمیل ہے، بنتا بد صورت ہے۔

لیکن یہاں صرف نام نہیں، اللہ نے محمدؐ کو واقعی محمدؐ بنایا اور خصائل محمودہ، محبوب میں سب جمع فرمائیں اگر اس پر میں بیان کروں تو یہ دن کیا ہے یہ رات کیا ہے، بڑا وقت چاہیے کہ جس میں میں عرض کرتا جاؤں کہ یہ صفت محمودہ محبوب کو اللہ نے کیسے عطا فرمائی۔ بہر حال لفظ ''محمدؐ'' کا ایک معنیٰ تو ہوا۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَهo

اور ایک معنیٰ ''محمدؐ'' کا ہے ''تعریف کیا ہوا'' جس کی تعریف کریں، کون تعریف کریں؟ اپنے بھی تعریف کریں، بیگانے بھی تعریف کریں۔ اور غائبانہ بھی تعریف کرتے پھریں۔ نہیں کرتے تھے؟...... صادق اور امین دشمنوں نے نہیں کہا؟ دشمنوں نے بادشاہوں کے درباروں میں بھی مجبوراً تعریف کی۔

اپنے بھی تعریف کریں، بیگانے بھی تعریف کریں...... قریب والے بھی تعریف کریں، بعید والے بھی تعریف کریں...... اور جس کی انسان تو تعریف کریں، لیکن جس کی شجر و حجر بھی تعریف کریں۔ جانور بھی جس کی تعریف کریں۔

ایک ''گوہ'' کی گواہی

کوئی مبالغہ نہیں، محبوب کریم ﷺ کے سامنے کیا ایک ''گوہ'' نے ایک ''ضب'' نے گواہی نہیں دی؟ کہ

اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَبِیِیْن ، مَنْ تَبِعَکَ نَجَا، وَ مَنْ عَصَاکَ هَلَکَ.

محبوبؐ! آپ اللہ کے سچے رسول اور آخری نبی ہیں جو آپ کا تابعدار ہے وہ تو کامیاب ہے جو آپ کا نافرمان ہے وہ دونوں جہانوں میں برباد ہے۔
تو جس کی تعریف شجر، حجر بھی کرتے ہیں،
جس کی تعریف جانور بھی کرتے ہیں،
جس کی تعریف پرندے، چرندے بھی کرتے ہیں،
جس کی تعریف انسان بھی کرتے ہیں۔
یوں کہئے کہ جس کی تعریف سب کرتے ہیں، بلکہ خود رب کرتے ہیں، اسے محمدؐ کہا جاتا ہے۔

محمدؐ کا مقابل کوئی نہیں

اللہ کریم نے مصطفائے کریم ﷺ کو وہ عزت و عظمت عطا فرمائی۔ کہ کائنات میں نہ کسی کو پہلے ملی اور نہ بعد میں ملے گی۔ حضورؐ سے اعلیٰ ہونا، حضورؐ سے بالا ہونا، حضور سے بہتر اور بر تر ہونا تو کجا؟...... حضور کے برابر بھی نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اللہ نے مصطفیٰ ﷺ پہ تمام درجات عالیہ کو ختم کر دیا۔ آیئے درجات گن لیجئے۔
جتنے بھی درجات آپ کو ملیں گے...... جتنے بھی فضائل آپ کو ملیں گے...... وہ صداقت ہو، عدالت ہو...... وہ حیاء ہو، سخا ہو، وہ شجاعت ہو، ذہانت ہو،
جتنی بھی فضائل کی باتیں آپ گن لیجئے...... لیکن ان تمام، ولایتوں میں، شرافتوں

میں، کرامتوں میں، عزتوں میں، عظمتوں میں، رفعتوں میں، فضیلتوں میں، نبوت سب سے اعلیٰ ہے اور مصطفیٰ ﷺ کا درجہ تو نبوت سے بھی، ختم نبوت کی وجہ سے اعلیٰ ہے، کہ باقی سب لوگ مل کر بھی کسی نبی کو نہیں پہنچ سکتے اور سارے نبی مل کر بھی مصطفیٰ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

محمدؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں

مصطفائے کریم ﷺ کو، اللہ نے خاتم النبیین بنایا، رتبۃً بھی، زماناً بھی، مکاناً بھی، رتبۃً بھی خاتم النبیین ہیں کہ حضورؐ کے برابر کوئی نبی نہیں ہے، اور مکاناً بھی خاتم النبیین ہیں کہ زمین ساری پر آسمانوں میں، زمین میں پوری مخلوق میں، عالم میں، کوئی اور نبی حضورؐ کے اظہار نبوت کے بعد نہیں ہے اور حضور پاک ﷺ زماناً بھی خاتم النبیین ہیں۔ کہ قیامت آجائے، لیکن کوئی نیا نبی نہیں بنے گا۔ بعد میں آئے تو کیسے آئے؟ بعد میں آئے تو کیا لائے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ o

سارے مکارم الاخلاق، سارے فضائل ومحامد، رب نے مجھے دے کر بھیج دیا۔ سب اچھائیاں مجھے دے دی ہیں، پیچھے کوئی چھوڑی بھی نہیں ہے۔ کوئی آئے گا تو کیا لائے گا؟ جب لانے کے لیے کچھ نہیں، خالی ہاتھ آئے تو وہ نبی کیسے ہے؟ نبی جو آئے تو وہ کیوں آئے، یا تو پہلی تعلیم اب کامل نہ رہی ہو۔ اپنے دور کے لحاظ سے کامل تھی، اب نئے مسائل پیدا ہو گئے، نئی باتیں آ گئیں، ان کا جواب گزشتہ شریعت میں نہیں ہے، لہٰذا اس شریعت کی تکمیل کے لیے آئے یا پھر اس سے اچھی شریعت لے کر آئے۔ پہلی کی تنسیخ کے لیے آئے۔ اس کو منسوخ کر کے نئی شریعت لائے یا پہلی کی تکمیل کرے، یا اس کی تنسیخ کرے۔

ہاں تکمیل تب کرے جب کوئی مسئلہ رہتا ہو،
تنسیخ تب کرے کہ اس سے بہتر شریعت لائے۔

جب محمدی شریعت کو اللہ نے کامل ایسا بنایا کہ قیامت تک کوئی مسئلہ رہتا نہیں تو تکمیل کی ضرورت نہ رہی، اور محمدی شریعت سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے تو اب اس کی تنسیخ کی بھی کوئی ضرورت نہیں...... نہ تکمیل کی گنجائش ہے۔ نہ تنسیخ کی گنجائش۔! تو کیوں نہ کہا جائے کہ محمد عربیؐ کے

بعد کسی نئے نبی کی گنجائش ہی نہیں۔

اللہ نے حضور کو ایسا مرتبہ عطا فرمادیا، نبوت وہ عطا فرمائی، شریعت وہ عطا فرمائی کہ نہ اس کی تکمیل کے لیے کسی کے آنے کی ضرورت، نہ اس کی تنسیخ کے لیے کسی کے آنے کی گنجائش! لہٰذا اب جو آئے نہ اس کی ضرورت ہے، نہ گنجائش ہے۔ تو وہ فضول ہے۔ جو فضول ہو، وہ رسول نہیں ہوتا۔ رسول تو وہ ہوتا ہے کہ جس کی ایسے ضرورت ہو قوم کو جیسے پیاسے کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے، جو فضول ہو، وہ رسول نہیں، تو جو اللہ نے مصطفائے کریم ﷺ کو خاتم النبیین بنایا کہ مصطفیٰ پر تمام منزلتیں ختم، رفعتیں ختم، مخلوق میں جتنی رفعتیں مل سکتی ہیں، جتنی فضیلتیں مل سکتی ہیں، ان کا منتھیٰ اگر دیکھا جائے تو وہ نکتہ "محمدؐ" ہوگا، رب نے ہر پرتو ڈالا، اول کا پرتو بھی وہاں، آخر کا پرتو بھی وہاں، حقیقی اول خدا خود ہے، حقیقی آخر خدا خود ہے۔ اور مصطفیٰ پر وہ پرتو ڈالا کہ مصطفیٰ اول الانبیاء، اور مصطفیٰ آخر الانبیاء چنانچہ آپ نے خود فرمایا۔

كُنتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ، اَنَا مَكْتُوبٌ عِندَ اللّٰهِ خَاتَمُ النبيين ، وَ اِنَ آدَمُ لـمنجدكَ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ اَوْكَمَا قَالَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمO

فرماتے ہیں لوگو! ابھی آدمؑ کو اللہ نے پیدا نہیں کیا تھا کہ اس سے پہلے اللہ کے دفتر میں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ اور اس اسٹیج پر اس عالم پر تبلیغ کے لیے، سارے انبیاء کرام آئے، اللہ کے دفتر میں، لسٹ میں، سب سے پہلے نام محمدؐ کا اور اسٹیج پر سب سے آخری تبلیغ محمدیؐ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... میر مجلس

یہ رواج ہے کہ میر مجلس کا نام اوپر ہوتا ہے، لیکن اس کا آنا آخر میں ہوتا ہے۔ تو لسٹ میں ناموں میں اول مصطفیٰ اور آنے میں آخر مصطفیٰ ہیں...... اول بھی مصطفیٰ...... انبیاء میں آخر بھی مصطفیٰ...... اول تو اس لیے کہ اعلیٰ جو ہوئے اور آخر اس لیے کہ مصطفیٰ جو آجاتے تو بعد میں کوئی کیا لاتا؟

جب مصطفیٰ کو سب کچھ دے کر بھیجنا تھا تو بعد میں کوئی کیا لاتا؟

اور مصطفیٰ کے بعد کسی کو کون سنتا؟

مصطفیٰ کریم ﷺ جب امام ہیں، امام آجائیں تو مقتدی کی کون سنے؟
پیر آجائیں، تو مرید کی کون سنے؟ استاد موجود ہو تو شاگرد کی کون سنے؟
مقتدا موجود ہو تو مقتدی کی کون سنے؟
رہبر، رہنما موجود ہو تو پھر راہرو کی کون سنے؟
جب آقا خود آجائے، تو آقا ﷺ کے سامنے تو تمامی انبیاء امت کی حیثیت رکھتے ہیں،
محبوب آجاتے تو بعد میں کسی کی کون سنتا؟

مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم کو اللہ کریم نے خاتم النبیین بنا کر بھیجا، اور حضورؐ کے بعد نہ کوئی نیا نبی، نہ رسول، اگر کوئی کہے کہ فلاں نبوت کے درجے پر پہنچ گیا، تو وہ مسلمان رہے گا؟

کتا کھڑا ہو...... اور میں یہ نہ کہوں کہ یہ کتا ہے کیا وہ بکرا بن جائے گا؟ اگر کہہ بھی دوں کسی کے ڈر سے، میں چھوڑ بھی جاؤں کہ نہیں یہ بکرا ہے، پھر وہ کتا بکرا بن جائے گا؟
اب میں نہ بھی کہوں شیعوں کو کافر، کہ بھائی میں نہیں کہتا شیعوں کو کافر، میں نہ کہوں کہ یہ کافر ہیں، بلکہ میں یہ کہہ بھی دوں کہ یہ مسلمان ہیں، لیکن اگر وہ حضورؐ کے بعد اماموں کو نبوت سے بھی بالا درجہ دیں گے تو مسلمان رہ سکتے ہیں؟ (نہیں)
مسلمان بن سکتے ہیں؟ (نہیں) میرے کہنے سے کتا بکرا نہیں بن جائے گا!
ہاں ہاں کتا کتا رہے گا۔ بکرا بکرا رہے گا......
مسلمان، مسلمان رہے گا...... کافر، کافر رہے گا۔
جب تفسیر عیاشی میں لکھے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ اَيْ لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ قُرُوْنِ هٰذَا لْاُمَّةِ اِمَامٌ، وَ هُمُ الْاَئِمَّةُ وَ هُمُ الرَّسُلُ ۝

کہ ہمارے سارے امام ہی رسول ہیں،
تو پھر میں اگر کہوں بھی سہی کہ وہ مسلمان ہیں تو میرے کہنے سے مسلمان تھوڑی ہوگا۔ میں ابوجہل کو ابوبکر تو نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہوں بھی تو بن نہیں سکتا۔ سمجھ آئی بات! میرے کہنے سے کیا ہو

گا...... تیرے کہنے سے کیا ہوگا...... شہباز شریف کے کہنے سے کیا ہوگا؟...... نواز شریف کہے کیا ہو گا؟...... کوئی جج کہے کیا ہوگا؟...... کوئی ڈی سی کہے کیا ہوگا؟...... کوئی کمشنر کہے کیا ہوگا؟...... کوئی وزیر کہے کیا ہوگا؟...... صدر کہے کیا ہوگا؟

جب تک وہ مسلمان نہیں ہوتا آقا کی ختم نبوت پہ ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان بن سکتا نہیں۔

حضورﷺ کی موجودگی میں کوئی اور امام نہیں بن سکتا

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ نے حضورﷺ کو خاتم النبیین بنایا اور تمام انبیاء کی تاجداری نصیب فرمائی، سیادت و قیادت نصیب فرمائی کہ محمد عربیؐ جہاں پہنچ جائیں وہاں کوئی نبی بھی آگے بڑھ سکتا نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آج کا کوئی ملاں، مولوی کہے کہ حضورﷺ بھی ہوں گے لیکن آگے میں بڑھوں گا۔ کوئی نبی بھی آگے بڑھ سکتا نہیں......

جہاں جماعت انبیاء کی ہو...... تو حضورؐ کے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا......

اور جہاں جماعت امت کی ہو وہاں صدیق کے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔

حضورﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا نہیں...... جب نبی نہیں آئے گا تو وہ پروگرام، وہ پیغام جو مصطفیٰﷺ لائے اس کا محفوظ رہنا تو ضروری ہے تاکہ قیامت تک لوگوں کو ہدایت تو ملے۔ اس کا انتظام فرماتے ہوئے اللہ نے فرمایا۔

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے نبیؐ! اللہ آپ کے لیے کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار بھی ہیں، ایماندار بھی ہیں وہ کافی ہیں۔

حضورﷺ کے دور میں جب قرآن آ رہا ہے اس وقت تابعدار بھی ہوں، ایماندار بھی وہ کون ہیں؟ صحابہ ہیں! بعد میں سارے ایماندار اگرچہ اس آیت کے مصداق میں شامل ہو جائیں، لیکن مصداق اول، جب قرآن نازل ہو رہا ہے اس وقت

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہ کون ہیں؟ صحابہ!

اللہ نے فرمایا۔ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

مصداق اول میں یوں معنی کردوں تو صحیح ہوگا کہ اے نبی! آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور صحابہ کافی ہیں۔ اللہ اہتمام، انتظام کے لیے کافی ہیں۔

اللہ ڈیوٹی لگانے کے لیے کافی ہیں......

اور صحابہؓ اس ڈیوٹی کو نبھانے کے لیے کافی ہیں۔

صحابہؓ نے ڈیوٹی نبھائی

اللہ نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی...... صحابہ نے ڈیوٹی نبھا کے دکھائی۔

ایسی نبھائی کہ آج تک مصطفیٰ ﷺ کا سارا پیغام، پروگرام، سیرت، صورت، سنت، مصطفیٰ کا کردار، رفتار، کردار، سب کچھ آج تک محفوظ ہے۔ انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ کائنات کی پرانی قومیں انگشت بدنداں رہ گئیں اور کسی نے اپنے لیڈر، کسی نے اپنے رہبر، کسی نے اپنے رہنما، کسی نے اپنے پیشوا، کسی نے اپنے مقتدا کا کیریئر، کیریکٹر، سیرت، کرداریوں محفوظ نہیں کیا، جس طرح انہوں نے کر کے دکھایا۔ جس طرح صحابہؓ نے کر کے دکھایا، کیونکہ وعدہ رب کا تھا کہ محبوب ﷺ! ڈیوٹی میں لگاؤں گا۔ اور نبھائیں گے صحابہؓ!

اللہ نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی...... صحابہؓ نے نبھا کے دکھائی!

اور سب کچھ قربان کر کے ڈیوٹی نبھائی، تن من دھن قربان کر کے

گھر کو قربان کر کے،

اپنی ظاہری عزت قربان کر کے،

اپنا مال و منال قربان کر کے مصطفیٰ کے پیغام کی حفاظت کی اور ڈیوٹی نبھائی،

اب حضور ﷺ کے حلالی امتیوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی عزت و عظمت کا پہرہ دیں جیسے انہوں نے نبوت کا پہرہ دیا۔ اور سپاہ صحابہ یہ عزم کر چکی ہے اور صرف زبانی، کلامی نہیں، عملی میدان میں آپ دیکھ رہے ہیں، صحابہ کرامؓ کے سامنے قیامت میں سپاہ صحابہ عرض کر سکے گی کہ......

آپ نے تکلیفیں اٹھائیں محبوب ﷺ کی خاطر!...... ہم نے تکلیفیں اٹھائیں آپ کی خاطر!......

قیامت میں کہہ سکیں گے کہ آپ نے گھر چھوڑے محبوب ﷺ کی خاطر! ہم نے گھر چھوڑے آپ کی خاطر!......

آپ نے ماریں کھائیں محبوب ﷺ کی خاطر! ہم نے ماریں کھائیں آپ کی خاطر!......

ہم نے آپ کے ساتھ بے وفائی نہیں کی اور جب محبوب ﷺ سے عرض کریں گے کہ محبوب ﷺ! آپ پر قربانی دینے والوں کی خاطر ہم نے جانیں قربان کردیں، مجھے یقین ہے کہ مصطفیٰ ﷺ اپنے دامن رحمت میں ضرور جگہ دیں گے۔ حضور ﷺ ضرور شفاعت فرمائیں گے، امید ہے مجھے کہ انشاء اللہ العزیز! صحابہ کرام کی عزت وعظمت پر قربانی دینے والا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت سے بعید نہیں ہوگا۔ لیکن قربانیاں دینے والو! سچے بن جاؤ، سچے، کچے نہ بنو...... آؤ جیسے مال قربان کرتے ہو، جیسے سکون قربان کرتے ہو...... جیسے گھر قربان کرتے ہو، اسی طرح اپنے نفس کی خواہشات بھی قربان کردو۔ اپنی سیرت اور صورت کو مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق بنالو۔

یہ نہیں کہ صدیق کی عزت پہ کٹ مرتا ہوں لیکن نماز نہیں پڑھتا۔ مصطفیٰ ﷺ کے صحابہؓ پر قربان ہوجاؤں گا لیکن وہ چہرہ مجھے پسند نہیں آتا۔ یہ نہیں...... اپنی سیرت کو، صورت کو مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق بناڈالوتا کہ قیامت میں حضور ﷺ کے سامنے جاتے ہوئے شرم نہ آئے۔

الحمد للہ! آپ کی قربانیوں کی برکت سے مسئلہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ سب حربے آزما کر حکومت کو بھی یقین ہوا کہ یہ کچھ اور نہیں چاہتے اگر ان کے دردوں کی دوا ہوسکتی ہے، اگر انہیں چپ کرایا جاسکتا ہے تو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے عزت وعظمت کو تحفظ دے کر ہی چپ کرایا جاسکتا ہے۔ اور حکومت نے اس نہج پہ سوچنا شروع کیا ہے انشاء اللہ العزیز، انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں ہے، جب پیغمبر کے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ پر بھونکنے والوں کو قانونی لگام چڑھادی جائے گی۔

بڑے حربے آزمائے، جیلیں بھی بھریں، ہتھکڑیاں بھی پہنائیں، بیڑیاں بھی پہنائیں، پولیس مقابلے بھی بنائے، زخم دے کر مرچیں بھی ڈالیں۔ گرم سلاخوں اور سگریٹوں سے جسم بھی داغا گیا ہے؟ جو کافروں نے صحابہؓ سے کیا تھا۔ اوحکومت والو! تم نے میرے ساتھیوں سے نہیں کیا؟

تم نے ان کی رسم دہرائی ہے اور انہوں نے رسم بلالؓ دہرائی ہے۔

تم نے ان کی رسم دہرائی ہے، انہوں نے صحابہؓ کی رسم دہرائی۔

اور جیسے وہ مجبور تھے...... انشاء اللہ تم بھی مجبور ہو جاؤ گے۔

جیسے صحابہؓ کی فتح تھی...... انشاء اللہ سپاہ صحابہ کی بھی فتح ہوگی......

اور میری ٹکر پولیس سے نہیں، سپاہ کی ٹکر فوج سے نہیں، حقیقت یہ ہے کہ حکومت سے نہیں۔ اگر یہ حکمران بھی اپنے آپ کو پیغمبر کا غلام کہتے ہیں، صحابہ کا غلام کہتے ہیں، امی عائشہؓ کا روحانی بیٹا اپنے آپ کو سمجھتے ہیں...... تو ہماری ٹکر نہیں ہے البتہ یہ کہتا ہوں کہ اگر ان پاک ہستیوں کی عزت وعظمت کا تحفظ ہمارے اوپر فرض ہے تو ہماری طرح تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔ اور اگر تم بھی حضورعلیہ کے غیرت مند روحانی بیٹے ہو تو مصطفیٰ علیہ کی مجلس اور مصطفیٰ کے گھر کا تحفظ تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید انہیں مسئلہ سمجھ آنا شروع ہو گیا ہے۔ اور اللہ کرے انہیں سمجھ آ جائے...... میں ان کو وحشی کی جگہ دے دوں گا...... اگر چہ شکل دیکھنے کو دل نہ چاہتا ہو، جنہوں نے میرے ساتھیوں پہ زیادتیاں کی ہوں۔ لیکن حضورعلیہ نے فرمایا، وحشی! جب تو توبہ کر کے آیا، حق سمجھ کے آیا ہے، چہرہ نہ دکھایا کر لیکن دعائے مغفرت تیرے لیے بھی کیا کروں گا۔

اور صدیقی صاحب کو پتہ ہے کہ قرآن کریم جب اللہ پاک نے نصیب فرمایا جیل میں ...... ان حکمرانوں کے لیے بھی نام لے لے کر دعائیں کیں کہ اللہ ان کو ہدایت عطا فرما، ان کی اچھائیوں کو قبول فرما، برائیوں کو معاف فرما اور ان کی اصلاح فرما، ان کو بھی اچھائیاں عطا فرما کہ ان کے صدقے میں اور ان کی سختی کے صدقے میں مجھے تیرا قرآن نصیب ہوا۔

بہر حال آپ نے دیکھ لیا ہے۔ حکومت والو! ہماری ٹکر تم سے نہیں صاف کہہ رہا ہوں جس طرح مصطفیٰ علیہ کے صحابہؓ ہمارے لیے محترم ہیں، اسی طرح تمہارے لیے محترم ہیں...... جس طرح سیدہ عائشہؓ کو میں اپنی روحانی امی سمجھتا ہوں، تم بھی سمجھتے ہو گے...... اور اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے ساتھ ٹکر نہیں لیکن اتنا سمجھ لو کہ اگر تم صحابہؓ کے دشمن کے طرفدار بن کر آؤ گے تو تمہاری حیثیت کیا ہو گی؟

گھر کا فرد ہو، چوروں سے مل جائے تو چور ہے...... یہ ذرا خود دیکھ لیجئے گا! انصاف کرو۔ جیو اور جینے دو تمہارے ساتھ جنگ نہیں اور جس کے ساتھ جنگ ہے ہم اس جنگ کو ایمان سمجھتے ہیں۔ کفر کے ساتھ جنگ اور دلائل کی جنگ! ہم اس جنگ کو ایمان سمجھتے ہیں اور اس میدان سے تمہارا کوئی حربہ ہمیں ہٹا نہیں سکتا۔

خرید لیا تم نے میرے شیر اعظم طارق کو؟

جھکا لیا ہے تم نے میرے حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کو؟

جھکا لیا ہے تم نے محمود اقبال اور مجیب انقلابی کو؟

کوئی الشالٹک کر بھی اہل حق کو ڈرا نہیں سکتا، جھکا نہیں سکتا، اور خرید نہیں سکتا۔ پتہ ہے تمہیں کہ ہم کن کے وارث ہیں؟ یہ وہی ہیں، انہی کے وارث ہیں کہ جن وفا شعاروں کی گردن کٹتی ہے، جھکتی نہیں، بہر حال انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ فضا معطر ہوگی، منور ہوگی، اور اللہ تعالیٰ امتحانات کے بعد رحمتیں نازل فرمائیں گے اور آپ کی منزل قریب ہے۔ 26 ستمبر کو ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس کے عنوان سے پروگرام ہو رہا ہے۔ اس میں آپ تمام حضرات کو صرف شرکت کی نہیں، بلکہ دوسروں کو لانے کی دعوت ہے، آپ اس سلسلے میں محنت کریں گے، اگر آپ نے محنت کی تو یہ کانفرنس انشاء اللہ ملک میں سنی انقلاب کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حاضری کو مقبولیت سے نوازے اس ادارے کو اور تمام دینی اداروں کو دن دوگنی رات چوگنی، ترقی عطا فرمائیں۔ اس ادارے کو اشاعت حق کے لیے مینارہ نور بنائیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہم سب کی کوتاہیوں کو معاف فرمائیں۔

وَ آخِرُ دعوانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ٥

عشق مصطفیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطیّبینَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهدِیِّین ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدآئِهِم الرَّافِضین الكٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیْهٖ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه' وَ الَّذِیْنَ آمَنُو الَّذِیْنَ یُقِیمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤتُونَ الزَّکوٰةَ وَ هُمْ رَاکِعُوْنَ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ لاَیُوْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِن وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِینْ ٥ اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمْ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه' النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قابل صد احترام علمائے کرام، سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو اور خوشاب کے باشعور غیرت مند مسلمانو! 1999ء کے جولائی کی 26 کی بجائے ستائیس تاریخ ہے اور یہ عظیم الشان عشق مصطفیٰ کانفرنس اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے جرنیل سپاہ صحابہ شیر اسلام مولانا محمد اعظم طارق، برادر عزیز مولانا محمد یحییٰ عباسی اور دیگر علمائے کرام خطاب فرما چکے ہیں۔ اب اس گرمی میں اس طرح جم کر آپ بیٹھے ہیں مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر رحم فرمائے گا۔ اور ان شاء اللہ یہ کانفرنس ہماری نجات کا بھی سبب بنے گی۔ مقررین اور نعت خوانوں کو آپ سے تھکے ہونے کی شکایت ہے۔ مجمع بہت عظیم ہے لیکن آپ صاحب عزیمت لوگ ہیں۔ بولنا آپ نے آج تک نہیں سیکھا...... مجھے بھی ایک مصیبت ہے کہ میری تقریر میں جب تک مجمع نہ بولے میں بول نہیں سکتا تو ٹھیک ہے آج آپ بھی نہ بولیں، میں بھی نہیں بولتا۔ تقریر آپ نے سن لی ہے اب دعا کر لیتے ہیں تو انشاء اللہ پھر کبھی۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

میں نے نعروں کی بات نہیں کی۔ میں نے کہا ہے کہ آپ میرے ساتھ بولتے چلیں۔ اگر میری بات آپ کو قابل اعتراض نظر آئے تو آپ وہیں سوال کر سکتے ہیں۔ ماشاء اللہ کی جگہ ماشاء اللہ اور انشاء اللہ کی جگہ انشاء اللہ تو لازماً ہونا چاہیے۔

عشق کیا ہے؟

عنوان ''عشق مصطفیٰ'' ہے...... اول تو عشق اور پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ عشق کیا ہے؟ اور مصطفیٰ کا کیا مطلب ہے؟ اور جب یہ نسبت مصطفیٰ کی طرف ہو تو اثر کیا ہو گا؟ مجمع پر ذوق ہو تو اس پر گھنٹوں بیان ہو سکتا ہے یعنی جو وقت مقرر ہے اس پہ لگ سکتا ہے ورنہ ساری زندگی اس پہ لگ سکتی ہے۔

عشق کیا ہے؟ میں آپ کو کیسے سمجھاؤں؟ جس نے ساری زندگی مٹھاس نہ چکھا ہو وہ

آپ سے پوچھے کہ مٹھاس کسے کہتے ہیں؟ مٹھاس کی تعریف، حقیقت و ماہیت آپ کیسے بیان کریں گے؟ اسے کیسے سمجھائیں گے کہ مٹھاس کسے کہتے ہیں۔ آپ بیان کر کے حقیقت و ماہیت کو واضح کر کے...... لفظوں میں مٹھاس سمجھا سکتے ہیں؟...... لفظوں میں مٹھاس سمجھایا نہیں جا سکتا اسی طرح حقیقت عشق سمجھائی نہیں جا سکتی۔ لفظوں سے مٹھاس سمجھایا نہیں جا سکتا لفظوں سے عشق سمجھایا نہیں جا سکتا...... اگر تجھے مٹھاس کی حقیقت معلوم کرنی ہے تو پھر تجھے مٹھاس کو چکھنا پڑے گا ......اور عشق پھر عشق مصطفیٰ۔ لفظوں میں سمجھایا نہیں جا سکتا...... عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہو تو پھر ایسے سمجھ نہیں آئے گا۔

صحابہ کرامؓ کا عشق

عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہو تو مکہ کی گلیوں میں بلالؓ کو گھسٹتے دیکھنا پڑے گا۔

صدیق کو دیکھنا پڑے گا کہ مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا ہے لیکن جب ہوش آیا ہے نہ کھانے کی بات ہے نہ پینے کی بات ہے...... نہ ابو کی بات ہے، نہ امی کی بات ہے بس ہوش آیا ہے تو پہلا لفظ زبان پہ یہ ہے کہ "میرے محبوبؐ کا کیا حال ہے؟" اگر تجھے عشق مصطفیٰ دیکھنا ہے۔ اگر تجھے محبت مصطفیٰ سمجھنی ہے، تو پھر تجھے مکہ کی گلیوں کا معائنہ کرنا پڑے گا۔

یہاں تجھے گرم ریت پر لیٹے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے بندھے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے،

رسیوں سے جکڑے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے گرم انگاروں پر لیٹے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے سینے پر کیلیں گڑھے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

لیکن۔ وہ بندھے ہوئے ہوں، کٹے ہوئے ہوں، گرم ریتوں پر لیٹے ہوئے ہوں، پتھروں کے نیچے دبائے ہوئے ہوں...... ان کی زبان پر محمد عربیؐ کا نام ہو گا...... یا محمدی پیغام ہو گا......!

عشق مصطفیٰؐ کو سمجھنا ہو تو مکے میں دیکھ یا مدینے کا استقبال کرتے دیکھ۔ یا غار ثور میں جھانک، یا بدر و حنین کا نظارہ کر، اور خندق کا نظارہ کر...... کہ جب صحابہؓ اعلان کرتے ہیں کہ ہم وہ نہیں جیسے اصحاب موسیٰ تھے جنہوں نے کہا۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝

کہ اے موسیٰ آپ جایئے اور آپ کا رب ساتھ جائے آپ جا کر جہاد کریں...... ہم تو یہاں بیٹھیں گے...... جب آپ فتح کریں گے پھر ہم آئیں گے۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ آپ کو کہیں آپ جائیں اور ہم یہاں آرام کریں۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ اپنے نبی کو اپنے محبوب کو اکیلا چھوڑ دیں بلکہ محبوبؐ! ہم آپ کے آگے سے لڑیں گے۔ ساتھ لڑیں گے، دائیں سے آئیں گے، بائیں سے آئیں گے پیچھے سے دفاع کریں گے، آپ کے قدموں میں جان دینا ہم دونوں جہانوں کی سعادت سمجھتے ہیں۔

جب بدر کی تیاری کرتے ہوئے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ لوگو! دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے کیا مشورہ ہے؟ مہاجرین سنو، انصار سنو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا۔ مہاجرین نے کہا چلئے، انصار خاموش...... حضورﷺ نے پھر اعلان فرمایا انصار اٹھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ہم سے کچھ بلوانا چاہتے ہیں ہم بولنا نہیں چاہتے تھے، ہم اشارے کے منتظر تھے...... ہم وہ نہیں ہیں کہ یہاں بیٹھ جائیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ آپ چلے جایئے جہاد کے لئے! ہم جب آپ کو لائے ہیں۔ تو اپنے سروں کا سودا کر کے آئے ہیں۔ اور اب ہماری ہر چیز آپ پر قربان ہوگی۔ یا رسول اللہ اب تو آپ کا اشارہ ہونے کی دیر ہے اور ہمارا سب کچھ قربان ہوتا ہوا دیکھیں۔

میرے دوستو! عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو آپ کو اصحاب رسولؐ رضی اللہ عنھم اور ان کی زندگی کا مطالعہ اور معائنہ، مشاہدہ کرنا پڑے گا۔

علماء امت اور عشق رسولؐ

عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو پھر آپ کو ابوحنیفہؒ کو جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو، اس عشق میں سختیاں برداشت کرنا دیکھنا ہو تو پھر احمد بن حنبل کو مار کھاتے دیکھنا پڑے گا۔

پھر ابن تیمیہؒ کو جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

پھر امام مالکؒ کی سختیاں معلوم [illegible]نی پڑیں گی۔

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو پھر آپ کو امام ربانی، مجدد الف ثانیؒ کو گوالیار کے قلعے میں بند دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو، شاہ ولی اللہ کی قربانیاں دیکھنی پڑیں گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو شاہ عبدالعزیز کی قربانیاں دیکھنی پڑیں گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو شاملی کے میدان کا معائنہ کرنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو، ساری ساری رات جاگ کر حضورؐ پہ درود پاک پڑھنے والے حسین احمد مدنیؒ اور شیخ الہند کو مالٹا کی جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو مصطفیٰ کا عشق دیکھنا ہوتو پھر میانوالی اور جھنگ جیل میں حق نواز کو دیکھنا پڑے گا

اگر عشق دیکھنا ہوتو پھر آپ کو مفتی محمودؒ اور ہزارویؒ کی جدوجہد دیکھنی پڑے گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو چکی پیستے اور قرآن پڑھتے ہوئے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو دیکھنا پڑے گا۔

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو برف کی سل پر لیٹے ہوئے لاہوریؒ کو دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰؐ دیکھنا ہو، محبت مصطفیٰ دیکھنی ہوتو پھر بم دھماکے سے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کو شہید ہوتے دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہوتو مصطفیٰؐ کے غلاموں کی عزت وعظمت کے لئے سپاہ صحابہ کے علماء اور کارکنوں کو گولیوں سے بھنتا دیکھنا پڑے گا۔

طفیل بن عمرو دوسیؓ اور عشق رسول ﷺ

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا سمجھنا ہوتو پھر میدان میں اتر کر دیکھو، یا پھر پروانوں کے جلنے کو دیکھو، پروانوں کی قربانیوں کو دیکھو، سمجھ جاؤ گے کہ یہاں کوئی کشش ہے کشش......! کشش کیا مطلب؟

طفیل بن عمرو دوسی آتا ہے......مہمان ہے......

ابو جہل کمپنی نے کھلایا پلایا...... جب سونے کا وقت آیا تو روئی لے کر آ گئے۔ یہ لیجئے جی، طفیل بن عمرو دوسی یمن کے قریب چھوٹی سی اپنی ایک ریاست کا رئیس ہے...... آزاد رئیس

ہے..... بادشاہ نما رئیس ہے.....اس نے کہا کیا کروں روئی کو؟ میزبان نے کہا یہ کانوں میں ڈال لیجئے۔کیوں؟اس نے کہا یہاں پر ایک جادوگر پیدا ہوا ہے وہ کچھ ایسا کلام سنا تا ہے جو سنتا ہے، غلام بن جاتا ہے، طفیل بن عمرو دوسی نے روئی لی اور کان بند کر لیا۔اور سو گیا،تھوڑی دیر کے بعد اسے اپنے دل میں خیال آیا کہ طفیل تو بے وقوف تو نہیں؟ آخر تو عقل منداور سمجھ دار آدمی ہے اور پھر ایک ریاست کا رئیس اعظم ہے۔عجیب بات ہے کہ تو ایک آدمی سے ڈر کے،کان میں روئی ٹھونس کے پڑ گیا..... تجھے اس آدمی کی بات سنی چاہیے اگر معقول ہو'ماننے کے قابل ہو،مان لینا، نہ ماننے کے قابل ہو تو نہ ماننا،لوگوں کے کہنے پہ تو نے کان بند کر دیئے۔؟

روئی نکال کر باہر پھینکتا ہے اور چل پڑتا ہے۔آتا ہے۔دیکھتا ہے کہ حضورؐ قرآن پاک کی تلاوت فرمارہے ہیں۔تلاوت سنتا ہے،تھوڑی دیر کے بعد فیصلہ کرتا ہے کہ یہ الفاظ نہ کسی شاعر کے ہیں نہ کسی انسان کے ہیں..... یہ تو رب رحمان کے ہیں۔آگے بڑھ کے عرض کرتا ہے کہ قوم آپ کے متعلق کچھ اور کہتی تھی مجھے تو آپ کچھ اور نظر آتے ہیں۔حضورؐ نے فرمایا کہ میں تو یہی کچھ کہتا ہوں جو تو سن رہا ہے۔عرض کیا کہ آپ یہ ہی فرماتے ہیں تو مجھے بھی اپنے سلسلہ غلامی میں داخل کر لیجئے۔کلمہ پڑھتا ہے،عرض کرتا ہے،یا رسول اللہ اب میں دیکھتا ہوں قوم آپ کو ستاتی ہے۔آپ یہاں سے چلیں،ہجرت کر کے میرے ساتھ آپ چلیں وہاں میں اپنا تاج آپ کے سر پہ رکھ دوں گا اور میں ساری زندگی آپ کا غلام بن جاؤں گا۔حضورؐ نے فرمایا طفیل!ابھی تک مجھے ہجرت کا حکم نہیں ملا..... نبی،اور نبیوں کا سردار نبی اپنی مرضی سے قدم نہیں اٹھاتا۔طفیل تیرے ساتھ میں چل نہیں سکتا۔اگر چہ میرے اوپر کوڑا کرکٹ پھینکا جارہا ہے۔گالیاں دی جارہی ہیں، گستاخیاں کی جارہی ہیں۔سب کچھ ہو رہا ہے،ظلم و ستم ہو رہا ہے،لیکن میں تیرے ساتھ چل نہیں سکتا۔

نبی چل ہی نہیں سکتا جب تک چلایا نہ جائے۔نبیوں کا سردار اپنی مرضی سے قدم نہیں اٹھا سکتا۔اللہ کا حکم ہوگا،تب جاؤں گا.....اور جدھر حکم ہوگا'ادھر جاؤں گا۔

اپنی مرضی سے نبی طفیل کے ساتھ نہیں جاتے۔تو پھر مان لو کہ صدیق کے دروازے پر جاتے ہیں' تو خود نہیں جاتے بھیجا جاتا ہے۔اپنی مرضی سے جانا ہوتا تو طفیل بن عمرو دوسی کے ساتھ چلے

جاتے۔لیکن حضورؐ ایک قدم نہیں چلے، جواب دے دیا کہ میں نہیں چلتا جب تک مجھے حکم نہ ہو۔ جدھر کا حکم ہوگا ادھر جاؤں گا اور جب حکم ہوگا تب جاؤں گا۔ طفیل نے عرض کیا یارسول اللہ جب ہجرت کی اجازت ملے یا حکم ہو تو پھر مجھے بتلا دیجئے گا میں آپ کو لینے آؤں گا۔ فرمایا طفیل! اجازت جب ملے تب جاؤں گا اور جدھر ملے ادھر جاؤں گا۔اور...... اجازت جب ملی تو یہ نہیں کہا گیا کہ یہاں سے نکل جایئے بلکہ بتلایا گیا کہ اب یہاں سے نکلیے اور صدیق کے دروازے پر جایئے۔صدیق آپ کے انتظار میں ہے۔

دروازے پہ آتے ہیں...... صدیق اکبرؓ سامان لیے تیار کھڑے ہیں۔

باہر نکل آتے ہیں۔فرمایا ابوبکرؓ! پہلے سے تیار ہو؟ ہاں یارسول اللہؐ پہلے سے تیار ہوں۔ صدیق! آپ کو بتلایا تو نہیں گیا تھا کہیں آج! نہیں یارسول اللہ! بتلایا نہیں گیا تھا البتہ یارسول اللہ ایک دن آپ نے فرمایا تھا کہ ہجرت کا حکم آئے گا اور ہمیں مکہ چھوڑ کر جانا پڑے گا۔ اس وقت سے ہمیشہ تیار ہو کے یوں دروازے پر منتظر رہتا ہوں۔کہ معلوم نہیں آقا کب تشریف لے آئیں...... یہ نہ ہو کہ آقا دروازے پر میرا انتظار کرتے ہیں۔اسی لئے اسی دن سے تیار ہو کر روزانہ دروازے پر منتظر رہتا ہوں۔

میرے دوستو! طفیل بن عمرو دوسی چلا تو گیا...... دعائیں کرتا رہا کہ کاش یہ خوش قسمتی میرا مقدر بن جائے۔کہ محبوب ہجرت کر کے ادھر آئیں۔

لیکن یہ رئیسوں کا حصہ نہیں تھا...... یہ فقیروں کا حصہ تھا...... اور رئیسوں کو وہاں آنا تھا۔

اور پھر جب آقا تشریف لائے ہجرت کر کے مدینہ منورہ...... تب طفیل کو پتہ چلا کہ حضور کی ہجرت کی رائے ادھر نہیں۔تو اپنا ریاست، مملکت کا سارا نظام چھوڑ کر اپنے کئی خاندانوں کو ساتھ لے کر حضورؐ کا غلام بنانے مدینہ لے آیا اور پھر واپس نہیں گیا۔کہتا۔ تھا! ریاست اور زیورات میں ایسا مزہ نہیں جو آپ کی غلامی میں ہے۔

زید بن حارثہؓ کا عشق رسول ﷺ

حضور ﷺ کی غلامی میں کیا مزہ ہے؟ یہ تو پوچھو نا حضرت زید ابن حارثہؓ سے۔

زید ابن حارثہ کو بچپن میں اغوا کر لیا گیا۔

بازار میں بیچ دیا گیا۔ بکتا بکتا یہ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچتا ہے۔ اور سیدہ نے حضورؐ کو ہبہ کر دیا، حضور ﷺ کا غلام بن گیا۔ اب پیچھے باپ اس کو ڈھونڈتا ہوا حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور عرض کرتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کو آپ نے خریدا ہے۔ اس کی قیمت میں ادا کرتا ہوں اس کو آزاد کیجئے اور میرے حوالے کیجئے۔ محبوب ﷺ نے فرمایا میں اس کی قیمت نہیں لیتا۔ تمہارے ساتھ جاتا ہے تو لے جاؤ۔

زیدؓ کو بلوایا گیا۔ زیدؓ ان سے لپٹ گیا، حضورؐ نے پوچھا زید ان کو جانتا ہے؟۔ جی ہاں یارسول اللہ انہیں پہچانتا ہوں۔ یہ میرا باپ ہے اور یہ چچا ہے۔

انہوں نے کہا زید چل ہمارے ساتھ ...... ہمیں تو جانتا ہے ...... حضورؐ نے فرمایا۔ زیدؓ۔ اب تیری مرضی! جانا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ رہنا چاہے تو جبراً نہیں نکالتا۔ توجہ فرمایئے! باپ بھی موجود ہے، چچا بھی موجود ہے، بچہ اغوا ہو کر آیا تھا۔ اسے یاد کتنی ستاتی ہوگی ...... والدین کی یاد کتنا آتی ہوگی؟ رشتہ داروں کی ...... اپنے علاقے کی یاد کتنا آتی ہوگی؟ لیکن آج اپنے چچا کو بھی دیکھ رہا ہے، اپنے باپ کو بھی دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کی محبت میں بے ہوش ہو رہے ہیں ...... وہ رو رہے ہیں ...... لیکن جب حضور ﷺ کی طرف سے اجازت ملتی ہے تو زیدؓ کہتا ہے یا رسول اللہ! یہ چچا ضرور ہے، یہ باپ ضرور ہے، لیکن میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا مجھے تو اپنے گھر سے زیادہ آپ کی غلامی میں مزہ آتا ہے۔

میرے دوستو! مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ...... مصطفےٰ کے ساتھ تعلق اور محبت ...... یہ شرط ایمان ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ''.

تب تک کوئی مومن نہیں بن سکتا ...... اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا، جب تک مجھ محمدؐ کے ساتھ ...... اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اپنی جان سے اور ساری کائنات سے زیادہ محبت نہ رکھے ...... یعنی ...... ایمان تب ہوگا جب عشق مصطفےٰ ہو۔

جب عشق مصطفےٰ نہ ہوا ایمان نہیں آتا۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو اسلام نہیں آتا۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو نجات نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو ھدایت نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو صراط مستقیم نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ اول ہے...... سب کچھ بعد میں ہے

اور یہ عشق نہیں ہے تو کیا ہے؟ کہ غلاموں کے نام پر بھی سب کچھ قربان ہو۔ صحابہ کرامؓ نے، جناب صدیق اکبرؓ نے...... جناب فاروق اعظمؓ، جناب عثمان و علی حیدرؓ تمام نے ہمیں کیا دیا تھا؟...... یہی ہے نا کہ مصطفیٰ کا پیغام دیا تھا...... یہی ہے نا کہ ہمارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔

انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں قربان کیں، ہماری جانیں ان پر قربان ہیں۔

میرے دوستو! آپ بھی دعویٰ کرتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں کہ ہم مصطفیٰ کے ساتھ عشق رکھتے ہیں لیکن اس کا عملی ثبوت چاہیے۔ آپ مصطفیٰ کے ساتھ عشق رکھتے ہیں؟ جو عشق مصطفیٰ رکھتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں...... اچھا یہ سب عاشق ہیں۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ

فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

اگر تیری محبت اور عشق صادق ہے تو پھر تجھے فرمانبردار بننا چاہیے۔

عاشق، معشوق کا...... محب محبوب کا...... قاصد، مقصود کا...... طالب مطلوب کا، نافرمان نہیں ہو سکتا۔ اگر محبت ہے تو پھر آیئے آج سے عہد کریں کہ اپنی زندگی کو سنت مصطفیٰ کے مطابق بنائیں گے۔ اپنی سیرت کو، اپنی صورت کو، اپنے اعمال کو، اپنے عقائد کو، اپنے عادات کو، اپنے حالات کو، اپنی شادی کو اپنی غمی کو...... مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع کریں گے۔ ٹھیک ہے؟ (انشاءاللہ) جب سنت مصطفیٰ آئے گی تو خدا کی نصرت آئے گی۔ جب خدا کی نصرت آئے گی تو کفر آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اور جب سنت پہ آپ آئیں گے کہ حضور کی سنت کو اپنائیں گے۔ تو پھر یہ ہوگا۔ کہ جن عادات کو حضورؐ نے اپنایا ان کو اپنانا پڑے گا۔ جو صورت مصطفیٰ

نے بتائی تابعداری کر کے وہی صورت بنانی پڑے گی۔ حضورؐ نے جو پابندیاں کیں وہ کرنی پڑیں گی۔ حضورؐ نے جو پسند کیا وہ پسند کرنا پڑے گا۔ جس چیز سے نفرت کی، اس سے نفرت کرنا پڑے گی۔

حضورکو حیا پسند ہے، حیا پسند کرنی پڑے گی اور حیا کو اپنانا پڑے گا، بے حیائی سے بچنا پڑے گا۔

حضورؐ کو غیرت پسند ہے تو غیرت اپنانی پڑے گی...... بے غیرتی سے بچنا پڑے گا

حضورؐ کو شرافت پسند ہے تو شرافت اپنانی پڑے گی...... اور برائی سے بچنا پڑے گا

حضورؐ کو صداقت پسند ہے، صداقت اپنانا پڑے گی...... تقیہ اور جھوٹ سے بچنا پڑے گا۔

حضورؐ کو عدل پسند ہے، عدل کو اپنانا ہوگا...... ظلم سے بچنا ہوگا۔

حضورؐ کو شجاعت پسند ہے، شجاعت اپنانا پڑے گی...... بزدلی سے بچنا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جن سے پیار ہے...... ان سے پیار رکھنا پڑے گا۔

جن سے دشمنی ہے ان سے دشمنی رکھنی پڑے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ محبت کا برتاؤ ہے، ان کے ساتھ تعلق محبت کا رکھنا پڑے گا۔

جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بے زار ہیں ان سے بے زار ہونا پڑے گا۔

عثمانؓ سے بغض کا انجام

آج میں تجھے بتلاتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کس کا پڑھتے ہیں؟ حضورؐ بے زار کس سے ہوتے ہیں؟ لے جاؤ! لے جاؤ اس کو، میں نہیں جنازہ پڑھتا اس کا، حضورؐ فرماتے ہیں میں نہیں جنازہ پڑھتا اس کا، کیوں؟

اِنَّہٗ کَانَ یَبْغُضُ عُثْمَانؓ

یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا...... یہ میرے عثمانؓ سے جلتا تھا۔

تم جنازہ لے کر آ گئے ہو، اس کا جنازہ پڑھوں؟ میں رحمۃ اللعالمین ضرور ہوں صاحب خلق عظیم ضرور ہوں لیکن۔

اِنَّہٗ کَانَ یَبْغُضُ عُثْمَانؓ

یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا۔ لہٰذا اللہ کا آخری پیغمبر...... محمدؐ اس کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ نہیں

پڑھ سکتا۔نہیں پڑھ سکتا۔

آؤتم یہ کیا کہتے ہو یہ مروت ہے،شہرداری ہے،دنیاداری ہے،برادری ہے،تم حضورؐ سے بڑے اخلاق والے ہو؟تم حضورؐ سے بڑے صاحب خلق عظیم ہو؟حضورؐ سے بڑے رحمتہ اللعالمین بنتے ہو،حضورؐ نے بے زار ہو کے بتا دیا کہ جو میرے صحابہؓ سے بغض رکھتا ہے، میں محمدؐ اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والو۔طے کرلو کہ ہم بھی نہیں پڑھیں گے سمجھیں گے کتامر گیا۔

منافقین کا انجام

اور محبت حضورؐ کی کن سے ہے،پیار حضورؐ کا کن سے ہے؟پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کن سے ہے؟حضورؐ اس دنیا میں کن کے ساتھ تھے اور آج ہیں تو کن کے ساتھ ہیں؟جن کے ساتھ ہیں،انہی سے محبت ہے۔آقا کے پاس دوغلا پالیسی نہیں ہے کہ محبت بھی نہ ہو،۔ہو بھی دشمنی۔رہیں بھی ساتھ۔

''جنھاں نال پیار نہیں انہاں نوں کول نہیں رکھدے''۔

اُخرُج یَا فُلاَنُ ابنُ فُلاَنٍ ، اُخرُج ،اُخرُج فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ

فرمایا نکل جا،نکل جا،تو منافق ہے،خدا نے بتا دیا منافق ہے۔نام لے لے کر فرمایا نکل جا،وہ دیکھو نکل گیا،نکل گیا،نکل گیا،ایک مجلس میں سب کو نکال دیا نکل جا تو منافق ہے تیرا ہمارے ساتھ کوئی پیار نہیں ہے۔باہر سے تو عشق کے دعوے کرتا ہے،اندر سے تو منافق ہے نکل جا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ساتھ بھی نہیں بیٹھنے دیتے جس کے ساتھ صحیح تعلق نہ ہو،کیوں کہ جو اک مجلس میں ہوتا ہے،وہ باقیوں کے لئے نمونہ ہوتا ہے باقیوں سے کہا جاتا ہے۔کہ

فَاِنْ آمَنُو بِمِثْلِ مَا آمَنْتُم بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْ

باقیوں سے کہا جاتا ہے۔

فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

اگر تمہیں ہدایت چاہیے تو ان کی تابعداری کرو۔

باقیوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ مثال ہیں یہ نمونہ ہیں،یہ مثالی مسلمان ہیں،تمہیں اگر

مسلمان بننا ہے، مومن بننا ہے، تو ان کی تابعداری کرنا ہوگی۔ لہذا جس میں خرابی ہے نقائص ہیں بے ایمانی ہے۔ اسے کان سے پکڑ کر نکال دیا گیا اور جنہیں ہمیشہ ساتھ رکھا وہ ابھی ساتھ ہیں۔ حضورؐ کا پیار تو ان کے ساتھ ہے؟ کہ اگر عشق مصطفیٰ ہے تو پھر ان سے پیار رکھنا پڑے گا، جن سے حضورؐ کا پیار ہے۔

اور الحمدللہ ہم ان سے پیار رکھتے ہیں۔ جن سے حضورؐ کا پیار ہے ان سے ہمیں بھی پیار ہے۔

یہ پیار ہی تو ہے کہ ہتھکڑیاں بھی، بیڑیاں بھی، مزہ دیتی ہیں...... یہ پیار ہی تو ہے کہ بچوں کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ پیار ہی تو ہے جو گھر کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ پیار ہی تو ہے جو ماں باپ کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ عشق ہی تو ہے جو کاروبار کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ عشق ہی تو ہے کہ ہر چیز کو قربان کرتے ہوئے مزہ آتا ہے۔

اور پھر اہل عشق سے نہ ٹکراؤ۔ حکومت والو! تم نے کون سی رعایت کی؟...... کون سا طریقہ ہے جو تم نے نہیں اپنایا؟ کون سا طریقہ ہے جو تم نے نہیں آزمایا؟۔ وہ جھوٹے مقدمات ہوں۔ وہ بیڑیاں ہوں، وہ ہتھکڑیاں ہوں۔ وہ کوڑے ہوں، وہ تفتیش کے مختلف طریقے ہوں۔ وہ بازو موڑ دینے ہوں، وہ اعضاء نکال دینے ہوں۔ وہ جسم پر چرکے لگا کر، زخم لگا کر۔ مرچیں ڈالنا ہوں۔ وہ سگریٹوں سے داغنا ہو۔ وہ الٹا کئی کئی دن لٹکانا ہو، تکلیفیں دے دے کر بالکل جان سے مار دینا ہو۔ شہید کرنا ہو، جھوٹے پولیس مقابلے بنانے ہوں۔ کال کوٹھڑی میں بند کرنا ہو۔ جو کچھ ہے......

اور بتایئے تو سہی وہ کون سا طریقہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے؟ کون سا طریقہ ہے جو ابوجہل نے آزمایا تھا، آپ نے نہیں آزمایا؟۔ کون سا طریقہ ہے جو عتبہ، ابولہب نے کیا آپ نے نہیں کیا؟۔

لیکن عشق والے نہ وہاں ہٹتے تھے...... نہ یہاں ہٹتے ہیں۔ نہ وہاں ہٹے تھے، نہ یہاں ہٹے ہیں۔ نہ وہاں بکے تھے، نہ یہاں بکے ہیں۔ نہ وہاں جھکے تھے نہ یہاں جھکے ہیں۔ اور اس سے آگے تمہارا ذہن جواب دے گیا ہے۔ تمھاری سوچ جواب دے گئی ہے۔ آپ نے کوئی رعایت نہیں کی۔ آپ کی سوچ جواب دے گئی ہے۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے زیادہ ظلم ہو نہیں سکتا، اس سے زیادہ تشدد ہو نہیں سکتا۔ لہذا اب اس طریقے کو چھوڑ دو۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس طریقے کو چھوڑ کر اب بھی ادھر آ گئے تو تم خوش قسمت ہو شاید اب بھی تمہارے گناہ معاف ہو جائیں اور اللہ رب

العزت کے سامنے تم سرخرو ہو جاؤ لیکن اب ضروری یہ ہے کہ اب گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اصحاب رسول کی عزت وعظمت کے تحفظ کے لئے قانون بنا دو...... اس لئے کہ قتل کے ارادے سے آرہا ہے لیکن سمجھ جانے کے بعد غلام بن جائے تو فاروق اعظمؓ بنتا ہے۔

مسلمان حکمرانو! اور افسرو۔ عائشہؓ جیسے ہماری ماں ہے تمہاری بھی ماں ہے۔

رسول پاک کا حکم جیسے ہم پڑھتے ہیں، ویسے تم بھی پڑھتے ہو۔

حضورؐ کے صحابہؓ جیسے ہمارے محبوب ہیں، تمہارے بھی محبوب ہیں۔

ان کی عزت وعظمت کا تحفظ جیسے ہمارے اوپر فرض ہے ویسے تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔

ہماری جنگ کس سے ہے؟

ہماری جنگ تمہارے ساتھ نہیں...... پی پی کی جنگ مسلم لیگ کے ساتھ ہوگی۔ مسلم لیگ کی جنگ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوگی۔ ایک سیاسی پارٹی کی جنگ دوسری سیاسی پارٹی سے ہوگی...... اردو بولنے والا شاعر سندھی بولنے والے سے لڑتا ہے۔ سرائیکی بولنے والا شاعر پنجابی بولنے والے سے نفرت کرتا ہے...... ایک گروپ والا دوسرے گروپ سے جلتا ہے، ہم نے تو یہ ساری نفرتیں مٹانے کی کوشش کی ہے۔ آٹھ والا بیس والے سے نفرت کرتا ہے۔ سینے پر ہاتھ باندھنے والا یہاں ہاتھ باندھنے والے سے لڑتا ہے۔ یہ ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے تو یہ نفرتیں مٹانے کی کوشش کی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں سارے مسلمان اپنے علاقائی، لسانی اور سیاسی اختلافات چھوڑ کر، فروعی اختلافات بھی چھوڑ کر آپس میں بھائی بن کر ایک اسٹیج پر جمع ہو جاؤ اور جن سے حضورؐ کا پیار تھا ان سے تم پیار رکھو، جن سے حضورؐ کو نفرت تھی تم ان سے نفرت رکھو۔ ہم تو مسلمانوں سے نفرتیں مٹا رہے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ بھی ہماری جنگ نہیں۔

اگر تم مسلمان ہو؟ اگر تم بھی پیغمبر کا حکم پڑھتے ہو؟...... پیغمبر کو خاتم النبیین مانتے ہو،...... اللہ کو وحدہ لاشریک لہ مانتے ہو،...... مصطفیٰ ﷺ کی مجلس ومحفل کا عزت واحترام کرتے ہو؟...... مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت اور ازواج مطہرات کی عزت وعفت کو تسلیم کرتے ہو،...... حضور علیہ السلام کے لائے ہوئے دین پر تمہارا ایمان ہے؟...... تو تمہارے ساتھ ہماری جنگ نہیں ہے ...... سمجھ لو! ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں، تم ہمارے دشمن نہیں ہو، تم ہمارے اوپر وار کر رہے ہو، بھول گئے ہو، تمہارا

دشمن بھی وہ ہے جو ہمارا بھی دشمن ہے آؤ مل کر مصطفےٰ کی عزت وعظمت، مصطفےٰ کی محفل کی عزت و عظمت کا مل کر دفاع کریں

مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق شرط ایمان ہے۔ اور اگر تم سمجھتے ہو تو اب سمجھ لو کہ تمام طریقے آزمانے کے بعد جب تم دیکھ چکے ہو کہ بات واضح ہے کہ انہیں نہ جھکایا جا سکتا ہے، نہ خریدا جا سکتا ہے، تو پھر سمجھ لو یہ مانگتے کیا ہیں؟

تم سے کرسی نہیں مانگتے ،تم سے پیغمبر کی جماعت کی عزت وعظمت کا تحفظ مانگتے ہیں...... امی عائشہؓ کے دوپٹے کے ناموس کا تحفظ مانگتے ہیں۔ پھر آؤ۔ یہ چیز دے دو، یہ قانون دے دو...... جب تم حضورؐ کے صحابہؓ کی عزت کو امن دو گے تمہیں بھی امن مل جائے گا!

بھول جاؤ کہ پیغمبر کے صحابہؓ کی عزت وعظمت کے تحفظ کے قانون کے بغیر امن ملے گا

اب حکومت کہہ رہی ہے کہ جناب ہم قانون بنا رہے ہیں کہ جو کوئی گستاخی کرے اس کو سزا ملنی چاہیے۔ حکومت سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ جناب! آپ کے سخت اقدامات کا نتیجہ نہیں ہے یہ امن وامان آپ کو جو نظر آ رہا ہے یہ آپ کے ان وعدوں کا اثر ہے، آپ کو جو مینڈیٹ ملا، یہ ان وعدوں کا اثر تھا جو تم نے کہا تھا کہ ہم نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے اور سستا انصاف آپ کو آپ کے دروازے پر ملے گا۔ آپ کے وہ وعدے تھے اس لئے قوم نے آپ کو مینڈیٹ دیا، آپ کو لے آئی۔ اب شاید وہ وعدے آپ بھول گئے؟ پھر آپ کے یہ وعدے ہیں، ان کا اثر ہے ،آپ نے کہا۔ قانون نافذ کرتے ہیں آپ کے کہنے پر امن وامان ہو گیا لیکن اگر آپ نے یہ وعدے پورے نہ کئے سابقہ وعدوں کی طرح ،تو قوم نے جو آپ کو بھاری مینڈیٹ دے کر کرسی پر بٹھایا ہے وہ کان سے پکڑ کر کھینچ بھی سکتی ہے اور ہمارا تعاون تمہارے ساتھ ہے اس لئے کہ تم نے یہ بات کی ہے اگر نہیں ہے تو پھر یاد رکھو، آپ کی جیلوں سے، ہتھکڑیوں سے، بیڑیوں سے ڈرنا ہمارے اسلاف کا طریقہ نہیں ہے۔ ہم بیڑیوں کو، ہتھکڑیوں کو زیور سمجھتے ہیں پوچھ لینا ان سے جن کے ذریعے تم نے پہنوائی تھیں۔ کہ ہم نے ہنس کر پہنی تھیں یا نہیں پہنی تھیں؟ ان سے رپورٹ طلب کرو کہ یہ بیڑیاں ہنس کر پہنتے ہیں، یا رو کر پہنتے ہیں؟ سپاہ صحابہ نے تو یہ عزم کر رکھا ہے کہ لوگ اپنے سیاسی لیڈروں اور معمولی مقاصد پر بھی جان دے جاتے ہیں۔ اگر ہماری جان پیغمبرؐ

کی مجلس کے عزت واحترام پہ قربان ہو جائے تو سودا سستا ہے۔ ہم اس پہ راضی ہیں۔ اور سب کچھ قربان کر جائیں گے۔ سب کچھ لٹا جائیں گے۔ تمہاری ایک نہیں چلے گی۔ اس لئے اب بھی بہتر ہے کہ اب بھی آجاؤ۔ اور جو وعدے کیے ہیں وہ نبھاؤ۔ بہت عقلمندی کا حکومت نے ثبوت دیا، مولانا اعظم طارق کو انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس سے پہلے آزاد کر دیا۔ ورنہ اس کے بعد آپ کے راستے کچھ اور ہوتے ہمارے راستے کچھ اور ہوتے۔ اب اگر آپ تعاون کرنا چاہتے ہیں اور تعاون لینا چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں لیکن ہمیں کوئی پلاٹوں، پرمٹوں سے راضی نہیں کر سکتا۔ ہمیں اگر کنٹرول میں رکھنا ہے؟ پیار میں رکھنا ہے تو پھر آؤ حضورؐ کے صحابہ کی عزت وعظمت کے تحفظ کا قانون دے دو۔ ورنہ عشق مصطفیٰ کو سمجھنے کے لئے آج کے دور میں سپاہ صحابہ کی قربانیاں دیکھ لیجئے۔ بہت ساری قربانیاں دینے کے بعد اب بھی ان کے جذبے میں، ان کے ولولے میں، ان کے ایمان میں، ان کے جوش میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اگر صحابہؓ کا نام لینے والوں کا یہ حال ہے تو صحابہؓ کا کیا مقام ہوگا؟ ہم ناموس صحابہ کے تحفظ کے لئے، میدان عمل میں ہیں کیوں؟ کہ وہ پیغمبر کے لئے سب کچھ قربان کر چکے ہیں۔ ہم پیغمبر کے غلاموں کی عزت وعظمت کے لئے جدو جہد جاری رکھیں گے، پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ومحفل پر بھونکنے والوں کو نہ کل مسلمان مانا تھا، نہ آج مسلمان مانتے ہیں، نہ کل مانیں گے، کوئی الٹا لٹک کے بھی پیغمبر کی جماعت پہ بھونکنے والے کو، قرآن کو غلط کہنے والے کو، صحابہ کے منکر کو الٹا لٹک کر بھی مسلمان ثابت نہیں کر سکتا اور کفر کے خلاف ہماری جنگ تھی، اور جاری رہے گی، جب تک جان میں جان ہے، آخری قطرہ خون کو بھی پیغمبر کی عزت وعظمت پہ قربان کر جائیں گے۔ اور صحابہ کرام کے دفاع کے مشن سے ہمیں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ امن وامان چاہیے، ہم تعاون کریں گے۔ اور اس کا طریقہ میں نے علماء کمیٹی کے اجلاس میں بتا دیا تھا کہ ادھر سے شرارتیں نہ ہوں، ادھر سے احتجاج نہ ہوگا۔ بس ختم، ہر کوئی اپنے طریقے پر رہے۔ وہ گستاخی نہ کریں۔ ہم احتجاج نہیں کریں گے، یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی پیغمبر کی جماعت کو گالیاں دیتا رہے اور ہم منہ میں انگلیاں ڈال کر بیٹھیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میرے دروازے پہ آکر خنجر بردار، غنڈے بکواس کریں تبرا کریں اور میں خاموش رہوں......

یہ نہیں ہو سکتا۔ کھلی بات ہے اگر امن وامان چاہیے تو انہیں کہو شرارت نہ کریں، میں

اپنوں سے کہتا ہوں اب احتجاج کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں وہ ایسی بات ہے کہ تم بھی اسے حق سمجھتے ہو مثلاً اب میں کہتا ہوں راشن کارڈ بنا رہے ہیں آج کل فوڈ اسکیم بن رہا ہے نا؟ یہ پیچھے لکھتے ہیں جی یہ زکوٰۃ کی مد میں ہے۔ یہ آٹا زکوٰۃ کے مستحقین کو دیا جائے گا۔ آپ بتائیں حکومت زکوۃ کاٹتی ہے سنیوں سے شیعوں سے؟ سنیوں سے کاٹتی ہے؟ جب شیعوں سے زکوۃ کاٹتی نہیں ہے تو پھر دیتے وقت انہیں کیوں دیتی ہے؟

سیدھی بات ہے جب لیتے ہم سے ہو تو پھر تقسیم بھی ہمارے لوگوں میں کرو نا! ہم سے لے کر انہیں دیتے ہو کیوں؟ اور اگر اس فتویٰ کو چھوڑ کو صرف جمہوری بات دیکھی جائے اور اختلافات کو دیکھا جائے تو تب بھی بات یہ ہے کہ جس برادری سے لیتے ہو انہیں دینا جب زکوٰۃ کاٹتے ہماری ہو۔ سنیوں سے زکوٰۃ کاٹتے ہو، سنیوں سے زکوٰۃ لیتے ہو، تو پھر دی بھی سنیوں کو جائے نا! یہ قرارداد ہماری آگے پہنچنی چاہیے اور اس پر غور ہونا چاہیے۔ کہ جب شیعوں سے زکوٰۃ کاٹی نہیں جاتی انہیں دی بھی نہیں جائے گی حالت یہ ہے کہ زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے اکثر افسران شیعہ ہیں۔ حکومت کو اس پہ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ ہمارے دیگر مطالبات کے ساتھ یہ بات بھی ضرور زیر غور آنی چاہیے کہ جب زکوٰۃ لی سنیوں سے جاتی ہے تو وہ دی بھی سنیوں کو جائے۔ انشاء اللہ العزیز 26 ستمبر کو جو کانفرنس ہو گی۔ وہ اس ملک میں سنی انقلاب کے لئے سنگ میل ثابت ہو گی آپ حضرات پوری محنت کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب فرمائے۔ اس عظیم الشان پروگرام کے انعقاد پر آپ تمام حضرات قابل صد تحسین ہیں یہاں کے انتظامیہ اور منتظم اور تمام حضرات جنہوں نے تعاون کیا۔ وہ سب حضرات شکریے کے مستحق ہیں اور وہ نوجوان سپاہ صحابہ کے جنہوں نے یہ پروگرام ترتیب دیا وہ سب کے سب قابل صد تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شرف قبولیت سے نوازیں اب آپ جاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اتنی بڑی کانفرنس آپ کو اچھی لگی ہے آپ کے دشمن کو اچھی نہیں لگی ہو گی...... اس لئے احتیاط سے جائیں تا کہ کوئی کتا بھی آپ کو نہ کاٹے۔

وَ آخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لَا سِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعدائِهِمُ الرَّافِضِيْنَ الْكٰفِرِيْنَ الْمُرتدِيْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ٥ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً وَ دَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُنِيْراً ٥ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ٥ وَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِي مَقَامٍ آخَرِ وَ مَا اٰتاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ٥ وَ قَالَ اللّٰهُ فِيْ مَقَامٍ اٰخَرِ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ٥ اَوْ كَما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ٥

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِي الْكَرِيْم. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدنَا وَ مَوْلَنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِي الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّم ٥

عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قابل صد احترام علماء کرام' سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو اور کراچی کے غیور مسلمانو! اللہ رب العزت کا یہ احسان عظیم ہے کہ آج داؤد چورنگی لانڈھی کراچی میں یہ عظیم الشان پروگرام خاتم المعصومین کے عنوان سے بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہورہا ہے اور اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکا ہے 1999ء کی بائیس کی بجائے تیئس جولائی ہو چکی ہے اور کافی علماء کرام اور جرنیل سپاہ صحابہ کا بھی فون پر آپ خطاب سماعت فرما چکے ہیں اللہ تعالی کو سب کو توفیق عمل سے نوازے اصل چیز تو عمل ہے۔

اللہ تعالی کو دیکھنا اس دنیا میں ممکن نہیں

اللہ تعالی کو ہم میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اور اس دنیا میں ہمارا دیکھنا ممکن بھی نہیں ہے۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیاً اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْیُرْسِلَ رَسُوْلاً فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَاءُ.

فرمایا کہ اس دنیا میں یہ قانون ہے کہ کسی کے ساتھ کلام خداوندی بالمشافہ نہیں ہو سکتا صرف یہی صورت ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے وحی ہو...... یا اللہ دل میں بات ڈال دے ......''اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ''یا دیدار نہ ہو گفتار ہو۔ حجاب ہو...... جیسے کلیم اللہ جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔

اَوْیُرْسِلَ رَسُوْلاً فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَاءُ.

یا اللہ پاک قاصد کو بھیجیں اور وہ پیغام لے کر آئے...... جیسے بقول شاعر

مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

چنانچہ ہم میں سے کسی نے رب کو دیکھا نہیں اور اس جہان میں دیکھنا ممکن بھی نہیں ...... جب دیدار ہوگا تو اس جہان میں نہیں ہوں گے یہ جہان بھی نہیں ہوگا۔

وُجُوہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاظِرَۃٌ o اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ o

جب رب کا دیدار ہوگا تو یہ دنیا نہیں ہوگی اور اس دنیا میں دیدار نہیں...... اس دنیا میں سے جسے دیدار کرانا تھا اسے دنیا سے باہر لے گئے۔

یہاں پر جس نے مطالبہ کیا ''رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ''...... اسے جواب دے دیا گیا کہ ,,لن ترانی''!

اے رب دیدار کرا دیجئے تو فرمایا آپ نہیں دیکھ سکتے...... آپ کو یہاں سے نکلنا نہیں اور یہاں کا قاعدہ ہے کہ یہاں دیدار ہونا نہیں...... آپ یہیں رہیں گے لہٰذا

,,لن ترانی''

جس کی قسمت میں دیدار اس زندگی میں ہے اسے بھی دنیا میں نہیں...... اس دنیا میں جب پیغام پہنچانا ہوگا تو اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ o ہوگا...... اس دنیا میں جب بات پہنچانی ہوگی

نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ o عَلٰی قَلْبِکَ.

یہاں پیغام میرا اس ہستی کے پاس بھی روح الامین لے کر آئیں گے...... اس دنیا میں ان کے بھی بات دل میں ڈالی جائے گی...... اس دنیا میں ان کے ہاں بھی پیغام پہنچے گا...... ہاں دیدار کرانا ہو گا تو دنیا میں نہیں دنیا سے اوپر لے جائیں گے...... اور آپ یہاں سے نکل سکتے نہیں...... ہم یہاں سے نکل سکتے نہیں۔ ہمیں تو چیلنج ملا کہ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ o

اے جنو اور انسانو اگر تم نکل سکتے ہو آسمان اور زمین کی حدود سے تو پھر نکل جاؤ۔۔۔

آسمان کی چھت کے نیچے سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

زمین پر سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

لیکن ساتھ بتلا دیا کہ...... لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ o

تم نکل نہیں سکو گے ہاں مگر ایک قوت عظیمہ کے ذریعہ!

جو تمہارے پاس ہے نہیں، لہٰذا تم نکل سکو گے نہیں......

"سلطان" کنٹرولِ ربی میں ہے، "سلطان" قدرت خداوندی میں ہے...... کیونکہ وہ قوت اللہ کے ہاں ہے تمہارے ہاں نہیں، تم نکل نہیں سکتے اور جسے نکالنا ہو گا اسے سلطان کے ذریعہ نکال دیا جائے گا۔

معراج کا اثبات

اگر "اِلَّا بِسُلْطٰنٍ" نہ ہوتا تو پھر معراج ثابت نہ ہو سکتا

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ.

"آپ آسمان و زمین کے اقطار و حدود سے نہیں نِکل سکتے۔" یہاں بات پوری ہو جاتی تو منکر کہہ سکتا کہ کوئی انسان یہاں سے باہر نکل سکتا ہی نہیں تو آپ کیسے کہتے ہیں کہ آسمان اول سے اوپر گئے دوسرے آسمان سے اوپر گئے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان سے باہر گئے کیسے کہتے ہیں...... جبکہ "لاتنفذون" ...... ہے کہ نکل نہیں سکتے...... لیکن آگے رب نے جواب دے دیا...... اگر کوئی سوال کرے گا تو میں جواب میں کہوں گا...... لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ کہ تم نکل نہیں سکتے سوائے سلطان کے...... اگر وہ سلطان مل جائے تو نکل جاؤ گے۔

وہ خود نہیں گئے نہ ان کے پاس سلطان تھا...... رب نے سلطان بھیج کر، رب نے قوت بھیج کر...... پہلے جبرئیل کو آرڈر دیا کہ جبرئیل...... لبیک یا جلیل۔ فرمایا جاؤ سواری بھی ساتھ لے جاؤ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لے آؤ۔

خلاصہ یہ کہ ہم نے رب کو دیکھا نہیں اور ہمارے لئے بن دیکھے رب کی بات معلوم کرنا بہت مشکل ہے، بن دیکھے ہم رب کی بات کیسے معلوم کریں...... پہلے معلوم ہو پھر پسند معلوم ہو...... بات معلوم ہو، پھر بات میں امتیاز ہو...... پسند معلوم ہو۔ پھر ہم عمل کریں اس پسند کے مطابق...... پھر رب ہم سے راضی ہو۔

رب کو راضی کرنا بندے کا اصل مقصود ہے...... راضی اس طرح کر سکیں گے کہ ہماری صورت ہماری زندگی...... ہماری سیرت...... ہمارا کردار، رفتار، گفتار، اطوار، خیالات، عبادات،

حالات، عقائد، اعمال وہ اللہ کی رضا کے مطابق ہوں۔

رضا معلوم کیسے ہو؟ اس کی پسند معلوم کیسے ہو؟ تو اللہ نے یہ انتظام فرمایا کہ لوگو! تم دیکھ نہیں سکتے...... لیکن میں تمہیں یہ بہانہ نہیں بنانے دوں گا...... تمہارے پاس میرے فرستادگان آئیں گے...... میرے پیغمبر آئیں گے...... میرے رسول آئیں گے...... ان کے پاس میری بات پہنچے گی...... وہ میری بات تم تک پہنچائیں گے...... میری بات تم تک پہنچے گی تمہیں بتا دیا جائیگا کہ تمہارا رب اس بات پہ راضی ہے...... اس بات پہ ناراض ہے، اس پر خوش ہوتا ہے...... اس پہ ناخوش ہوتا ہے...... تمہارے رب کو اس بات پہ ناز آتا ہے اس بات پہ پیار آتا ہے...... اس بات پہ غصہ آتا ہے...... تمہاری یہ ادا رب کو پسند ہے...... یہ ناپسند ہے تم تک یہ بات پہنچانا میرے ذمہ ہے...... پھر عمل کرنا تمہارے ذمے ہے...... پھر اگر عمل کر کے آؤ گے تو جنت تمہارے لیے ہے...... اور میری بات پہنچی۔۔۔ اس کے بعد بھی عمل نہ کیا تو جہنم تمہارے لیے ہے۔

نبی سب انسان ہوتے ہیں

اللہ نے یہ انتظام فرما دیا کہ بات پہنچا دوں گا اور بات رب نے پہنچائی وہ کیسے پہنچائی؟ فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ نُوحاً وَّآلَ اِبرٰاھِیْمَ وَ آلَ عِمْرٰانَ عَلَی الْعٰالَمِیْنَ ٥
ذُرِّیۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْم٥

اور فرمایا

وَ رُسُلاً قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ

توجہ...... بعض رسل کا اللہ نے قرآن میں نام لے لیا...... بعض کا نام نہیں لیا...... لیکن سارے کے سارے رسول اللہ نے بھیجے اور ان رسولوں پر اللہ نے پیغام بھیجا، اور وہ کائنات کی ہدایت کے لئے آئے۔

رسول جتنے بھی ہوں، اللہ کے پیغمبر جتنے بھی ہوں، نبی جتنے بھی ہوں لیکن وہ تھے سب کے سب انسانوں میں سے...... کوئی رسول، اللہ کا پیغام لانے والا جنات میں سے نہیں ہوا

اللہ نے فرمایا اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاس.

کہ اللہ پیغام کے لئے چنتا ہے پیغام لے جانے والوں کو...... اور وہ ملائکہ میں سے ہوتے ہیں یا انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

جو ملائکہ میں سے ہوتے ہیں وہ پیغام لے کران کے پاس آتے ہیں، جو انسانوں میں سے رسول ہوتے ہیں پھر وہ باقی انسانوں کو تبلیغ کرتے ہیں...... تو جو اللہ کا...... فرستادہ ہوگا جس کے پاس رسالت ہوگی، جس کے پاس اللہ کا پیغام آئے گا جو اللہ کا رسول ہوگا وہ یا تو فرشتہ ہوگا یا انسان، تیسری جنس نہیں ہوسکتا تھا

اللہ نے کسی تیسری جنس سے بنایا ہی نہیں...... اللہ نے بنایا دو جنسوں میں سے...... یا فرشتہ یا انسان!

فرشتہ نہیں ہے تو انسان...... انسان نہیں ہے تو فرشتہ ہے

چنانچہ بہار شریعت صفحہ 20 پر علامہ رضوی لکھتے ہیں کہ 'نبی سب بشر ہوئے ہیں اور مرد 'نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت''

تو میں عرض کرر ہا تھا

اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاسِ

کہ اللہ نے رسول بنائے ہیں یا فرشتوں میں سے یا انسانوں میں سے۔ تیسری جنس ہو نہیں سکتا...... چنانچہ رب نے فرمایا ,,مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور پیغمبر سے اعلان کروایا کہ آپ اعلان کر دیجئے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ

فرما دیجئے کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں عالم الغیب ہوں۔ اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَراً رَّسُوْلاً

میں عرض کرر ہا تھا کہ اللہ کریم نے اپنا پیغام دیا یا انسانوں کو یا فرشتوں کو اور وہ پیغام پہنچا باقی مخلوق تک! جو پیغام لانے والے جو اللہ کے رسول فرشتے ہوں تب!

اور انسان ہوں...... تب! اللہ نے فرمایا

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلاّ لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہ

فرمایا جتنے رسول بھیجے ان کے ارسال کا...... ان کی بعثت کا...... ان کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی اطاعت کی جائے نا کہ صرف ان کا کلمہ پڑھ لیا جائے اور بات نہ مانی جائے۔ بس ایسے ہی کہہ دیا جائے۔

''کدی ساڈے ول پھیرا پا'' چند بن کے سامنے آ جانا ذرا''۔ بس نام ہی کافی ہے ہم مانیں گے کوئی بات نہیں''۔

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلاّ لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہ

اللہ نے فرمایا کہ جو بھی رسول ہم نے بھیجے ان کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی اطاعت کی جائے۔
اللہ کا رسول فرشتہ جب پہنچے انسان رسول کے پاس...... تو وہ اس کی بات مانے...... کیونکہ وہ اللہ کا پیغام لائے گا......

اور جب انسان رسول باقی انسانوں کی طرف پہنچے...... تو وہ اس کی اطاعت کریں! اس کی بات مانیں کیونکہ وہ اپنی بات نہیں، رب کی بات لائے گا۔

اللہ نے رسولوں کو اس لئے بھیجا کہ ان کی اطاعت کی جائے جو اطاعت کرے امت میں داخل...... جو اطاعت کرے رب اس سے راضی...... جو اطاعت کرے اس کی جگہ جنت...... جو اطاعت کرے وہ کامیاب و کامران...... اور اگر جو کوئی منہ پھیر لے...... عصیان کرے...... اطاعت نہ کرے بلکہ سرکشی کرے اللہ اس سے ناراض، جہنم اس کی جگہ......!

اطاعت کرنے والا رحمت کا حق دار اور نہ کرنے والا لعنت کا حق دار،

اطاعت کرنے والا جنت کا حق دار، نہ کرنے والا جہنم کا حق دار،

اطاعت کرنے والا ہدایت پہ نہ کرنے والا ضلالت پہ......

یہ سیدھے راستے پر...... وہ ٹیڑھے راستے پر......

یہ رحمان کا پجاری وہ شیطان کا طرف دار۔

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلاّ لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہ

رسولوں کو بھیجا تا کہ ان کی ہر بات میں اطاعت ہو یہ نہیں کہ کسی بات میں اطاعت ہو اور کسی میں نہ ہو۔ جو بھی بات وہ شرعاً کہیں..... جو بات وہ تعلیماً کہیں..... جو بات بھی وہ تدیناً کہیں..... جو بات بھی وہ تربیتاً کہیں..... اس بات کو مان کر ان کی اطاعت کی جائے..... فرمانبرداری ہو۔

رسول کے کسی کام میں غلطی کا کوئی امکان نہیں

میرے دوست! اب تک یہ ہے کہ امر ہے کہ ان کی اطاعت کرو

لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کے بھولنے کا..... انکے گمراہ ہونے کا..... ان کی غلطی کرنے کا امکان ہے یا نہیں؟..... رسول ﷺ نے جو حکم دیا وہ غلط ہوسکتا ہے یا نہیں؟

اگر غلطی کا امکان ہو..... تو کیا غلطی میں بھی اطاعت کا حکم؟؟

وجہ یہ ہے کہ مطلقاً اطاعت کا حکم ہے کہ رسولؐ جو فرمادے آپ اطاعت کریں رسول ﷺ جیسے چل جائے..... آپ پیچھے چلے آئیں..... یہ دل میں خیال بھی نہ لانا کہ شاید بھول گیا ہو، شاید غلطی میں یہ اشارہ دے دیا ہو۔ شاید غلطی میں یہ چل گیا ہو..... نہیں نہیں جو رسول نے کہہ دیا..... جو رسول نے حکم دے دیا وہ صحیح ہوگا، جو قدم رسول نے اٹھایا وہ صحیح ہوگا..... جو تعلیم رسول ﷺ نے دی وہ صحیح ہوگی اس میں خطا نہیں ہوسکتی۔!

اسی کا نام عصمت ہے اور اسی درجے پر پہنچ کر پیغمبر کا نام معصوم ہوتا ہے کہ یہاں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مانوں یا نہ مانوں پتہ نہیں غلطی تو نہیں ہوگی! نہیں نہیں!! کوئی اور ہو آپ سوچ سکتے ہیں..... میں ہوں آپ سوچ سکتے ہیں..... کوئی لیڈر ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... مولوی ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... بزرگ ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... پیر ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... غوث قطب ہے آپ سوچ سکتے ہیں لیکن بات جب رسول کی زبان سے آئے تو۔

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اطاعت مطلقہ ہے.....!

اب اللہ کی اطاعت مطلقہ.....!

رسول کی اطاعت مطلقہ......!

اور اولی الامر کی اطاعت تب ہوگی جب وہ ''منکم'' ہوں۔

سوال کا جواب ہے اللہ کی اطاعت مطلقہ۔ جو اللہ فرما دے وہ صحیح ہے...... پھر یہ مت سوچنا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟...... جائز ناجائز بنانے والا تو وہ خود ہے۔

وہ نہ کہے...... اپنی انگلی آپ نہیں کاٹ سکتے۔

وہ نہ کہے اپنا بازو آپ نہیں توڑ سکتے...... توڑیں گے تو گنہگار ہیں...... وہ نہ فرمائے وہ حکم نہ دے اپنا ناخن آپ نہیں کھینچ سکتے...... اپنے بال آپ نہیں نوچ سکتے...... اگر کوئی نوچے گا تو لعنتی بنے گا...... اپنا خون نکالے گا لعنتی بنے گا...... اپنے آپ کو مارے گا لعنتی بنے گا...... اپنی جان کو نقصان دے گا لعنتی بنے گا...... کیونکہ یہ جان اس کی نہیں ہے یہ جان جان آفرین کی ہے یہ ملکیت اس مالک کی ہے جہاں وہ کہے وہیں خرچ ہوگی...... جیسے وہ کہے ویسے چلائی جائے گی۔

وہ کہے ٹکڑے کروادو...... وہ پھر بھی ان ٹکڑوں پر برکت نازل کرتا ہے۔

وہ کہے تن سے سر الگ کروادو...... وہ پھر بھی کہتا ہے کہ میرے ہاں تم اب بھی زندہ کیونکہ۔ ''خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاتَ''

یہ ذات میری ہے جس نے موت کو بھی پیدا کیا زندگی کو بھی پیدا کیا۔ تم زندگی کو کیا جانو؟ تم نے تو ایک صورت دیکھی ہے نا کہ یہ زندگی کی صورت ہے اور یہ موت کی ایک صورت ہے حقیقت میں صورتیں تو میں جانتا ہوں کیونکہ موت اور زندگی کو پیدا کرنے والا میں ہوں میں کہتا ہوں۔

''بَلْ احیاءٌ''

بلکہ وہ زندہ ہیں...... زندہ۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آیا...... فرمایا

'' وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ '' تمہیں سمجھ نہیں آئے گی...... میں کہتا ہوں مان لو۔

اللہ اور رسول کی اطاعت مستقلہ ہے

وہ نہ کہے تم ناخن نہیں نکال سکتے...... وہ نہ کہے تو بیٹے کے منہ پر تھپڑ مارنا حرام ہے......

وہ کہہ دے تو باپ لٹا کر بیٹے کو ذبح کردے...... یہ نہ سوچے کہ جائز ہے یا ناجائز ہے...... کہا تو اس

نے ہے...... جائز اور ناجائز تحلیل اور تحریم کا حق تو اسے ہے......!

حلال وہ کرتا ہے...... حرام وہ کرتا ہے......!

جائز وہ بناتا ہے...... ناجائز وہ بناتا ہے......!

ثواب وہ بناتا ہے...... گناہ وہ بناتا ہے......!

نہ کہتا تو بیٹے کو تھپڑ مارنا گناہ تھا...... اس نے کہہ دیا تو بیٹے کو ذبح کرنا بھی ثواب ہے......!

کیونکہ اس کی اطاعت مطلقہ ہے وہاں کوئی قید نہیں ہے اور رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے۔

اس لیے فرمادیا...... اَطِیْعُو اللّٰهَ وَ اَطِیْعُو الرَّسُوْل ...... اللہ کی اطاعت کرو...... اور رسول کی اطاعت کرو......! اطیعو اللہ والرسول بھی فرماتے تو کہا جا سکتا تھا...... اللہ اور رسول کی اطاعت کرو...... لیکن نہیں ''اَطِیْعُوا '' کا لفظ...... ''اطاعت'' کا صیغہ...... اللہ کے ساتھ مستقل آیا......! رسول کے ساتھ بھی مستقل آیا

اللہ کی اطاعت مستقل ہے اور رسول کی اطاعت بھی مستقل!

اللہ کی اطاعت مطلقہ ہے...... رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے

اس میں کوئی شک نہیں ہے جناب! آپ کو اس بارے میں سوچنے کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے رسول کہہ دیتے ہیں کہ یوں کردو بس...... کرو! رسول فرمادیتے ہیں نہ کرو تو نہ کرو! اللہ کی اطاعت مطلقہ ہے رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے۔

''اُولِی الْاَمْر'' کی اطاعت

''وَ اُولِی الْاَمْر'' اب رسول کی اطاعت پر عطف کیا گیا...... مستقل بات نہیں کی اسی پہ عطف کیا گیا اس کے تابع بنا دیا گیا...... معطوف معطوف الیہ کا تابع ہوتا ہے یہاں تابع بنا دیا گیا۔

''وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ'' کی شرط صاف لگادی گئی کہ مطلقاً حکمران نہیں آپ تو ''اَطِیْعُوا'' ...... آپ مطیع نہیں اور ''اولی الامر'' جب ''منکم'' ہو آپ مطیع بن گئے۔

وہ جب مطیعین میں سے ہوں...... وہ فرماں بردار ہوں...... تو پھر ان کی بھی اطاعت کرو...... ان کے لئے شرط ہے ان کی اطاعت مطلقہ نہیں ہے...... ان کی اطاعت بالاستقلال

نہیں ہے۔!

اطاعت مستقلہ صرف اللہ اور رسول کی ہے...... کیونکہ یہاں غلطی کا شائبہ نہیں غلطی کا گمان ہی نہیں...... غلطی کا امکان ہی نہیں۔ معصوم رسول ہوتا ہے کہ اللہ نے ذمہ اٹھایا کہ تیری عصمت تیری حفاظت کا ذمہ میرا ہے۔''

رب کی رحمت رسول کا بازو تھام لیتی ہے

اپنے رسول کو رب بھیجتا ہے تو پھر اللہ کی رحمت رسول کا بازو پکڑ کر چلتی ہے۔

بچہ چل رہا ہو باپ اسے انگلی پکڑواتا ہے بچہ انگلی پکڑ کر چلتا ہے تو گرتا نہیں ہے...... اور خطرناک جگہ ہو تو باپ خود انگلی چھڑوا کر بازو پکڑ لیتا ہے......!

تو میرے دوستو! رسول کی حیثیت وہ ہے کہ اگر خدانخواستہ یہاں غلطی کا امکان آ جائے' یہاں غلطی کا گمان آ جائے تو پھر سارے دین سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اسی لئے رسول کے لئے اللہ کی رحمت انتظام کرتی ہے اور رسول کا بازو پکڑ کر چلتی ہے کہ اسے کہیں ڈگمگانے نہیں دیتی...... کہیں پھسلنے نہیں دیتی۔

اللہ کی رحمت رسولؐ کو پکڑ کر چلتی ہے اور کئی مقامات پر یوں بھی یاد دلا دیا جاتا ہے کہ:

وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًاo

اگر ہم آپ کو مضبوط نہ رکھتے تو آپ ذرا سا ادھر مائل ہو جاتے لیکن ہم نے آپ کو مائل بھی ہونے نہیں دیا۔ تھام کر رکھا۔

کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَ رَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًاo

تو اللہ پاک رسول کے دل کو ثابت رکھتے ہیں...... اور رسول کو ثابت قدم رکھتے ہیں کہ وہ ڈگمگاتے نہیں...... حالات کچھ بھی ہوں لیکن وہ پھسلتے نہیں ہیں...... کیونکہ اللہ کی رحمت ان کا بازو پکڑ کر چلتی ہے۔

پھر فرعون کا دربار ہو تب بھی......!

دہکتی ہوئی آگ ہو تب بھی......!

وہ قید ہو تب بھی......!

وہ تخت سلیمانی ہوتب بھی......!

وہ شعب ابی طالب ہوتب بھی......!

بادشاہی مل جائے تب بھی......!

پیٹ پر بھاری پتھر باندھے ہوئے ہوں تب بھی......!

جان اکیلی رہ جائے تب بھی......!

جسم لہولہان ہو جائے تب بھی......!

ہزاروں سرفروش ساتھ ہوں تب بھی......رسول کی قلبی کیفیت ایک رہتی ہے،
وہ اسی طرح ثابت قدم رہتے ہیں ان کی دنیا پر نہیں دنیا کے خالق پر نظر رہتی ہے......!

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ.

رسول آئے ہی اس لئے ہیں کہ ان کی اطاعت کی جائے......!

اجماع امت کی حیثیت

میرے دوستو! جتنا مرتبہ اعلیٰ...... اتنے حفاظتی بندوبست زیادہ......!

جتنا مرتبہ اونچا......اتنا تحفظ زیادہ

اور جو نبیوں کے سردار ہیں......وہ معصوموں کے بھی سردار ہیں......!

اور جب نبوت ختم تو معصومیت بھی ختم۔ اب نبوت والا کام آئے گا امت پہ تو
اجماعی صورت کو بھی معصوم قرار دیا گیا کہ ایک ہو غلطی کر سکتا ہے......دو ہوں غلطی کر سکتے ہیں......
دس ہوں غلطی کر سکتے ہیں لیکن۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ○

میری امت کا اجماع غلطی پر، گمراہی پر......نہیں ہو سکتا......!

میرے دوستو! اکیلا اکیلا فرد نبی معصوم ہوتا ہے باقی امت میں کوئی اکیلا فرد معصوم
نہیں امت کا اجماع معصوم ہوتا ہے کیونکہ اجماع غلطی پر نہیں ہوتا۔

فرشتے معصوم ہیں کیونکہ وہ امین ہیں اگر ان میں غلطی کا شائبہ ہو تو اللہ کا پیغام پہنچانے
والے تو وہ ہیں اس صورت میں غلطی کا امکان ہو جائے گا اسلئے فرشتوں کو معصوم بنایا گیا، ان سے

غلطی نہیں ہوتی۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ٥

اور جن رسول کے پاس پیغام پہنچا وہ امین ہیں ان سے بھی غلطی ممکن نہیں ہے۔

مسئلہ ختم نبوت پر اجماع

اب پوری امت کا اجماع جس بات پر ہو وہ بات بھی پکی ہے اجماع بھی معصوم ہے اکیلا فرد کوئی معصوم نہیں لیکن اجماع سے غلطی نہیں ہوتی اجماع محفوظ ہے...... نص میں بتلا دیا گیا کہ:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ٥

کسی گمراہی پر.... کسی غلط فیصلے پر امت کا اجماع نہیں ہو سکتا......!

اب وہ مسئلہ کچھ بھی ہو مثلاً ''امت کا اجماع ہے کہ اب (کوئی شخص) نبی نہیں بن سکتا کسی معنی میں اب ''نبی'' لفظ کا اطلاق کسی پر بھی حرام ہے اب یہ امت کا اجماعی فیصلہ ہوا۔ اگر کوئی کسی معنی میں کسی کو نبی کہے یا نبوت کے معنوی درجہ پر پہنچائے وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ یہ امت کا فیصلہ پوری امت کا متفقہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

صحابی کو حدیث لکھنے کا حکم

جناب مصطفیٰ کریم ﷺ انبیاء کے سردار ہیں اور معصومین کے بھی سردار ہیں جس قدر جتنا مرتبہ اونچا ہے...... اتنا انتظام سخت ہے۔

مسلم شریف میں حدیث موجود ہے کہ حضور ﷺ جو فرماتے ہیں ایک صحابی لکھتے جا رہے ہیں صحابہ کرام نے ایک مرتبہ ان سے کچھ کہا اور انہوں نے لکھنا بند کر دیا محبوب ﷺ نے پوچھا کہ بھائی آپ لکھتے تھے آج آپ کو لکھتے ہوئے نہیں پایا...... عرض کی یا رسول اللہ یہ آپ کے صحابہ کرام، میرے ساتھی، میرے ہمدرد، آپ کے تلامذہ بیٹھے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ۔

اَنْتَ تَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ٥

کہ آپ ہر چیز لکھتے جا رہے ہیں......! آخر حضور ﷺ بھی تو انسان ہیں کبھی غصہ میں بول جاتے ہیں کبھی رضا میں بولتے ہیں...... آپ ہر چیز کیسے لکھتے ہیں؟ اس لئے میں نے لکھنا بند

کر دیا...... حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک پر ہاتھ کی انگلی رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اس رب کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ:

لَا یَجْرِیْ ھٰذَا اِلَّا الْحَق اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ......اَوْ قَالَ مَاخَرَجَ مِنْ ھٰذَا اِلَّا الْحَق.

"اس زبان سے جو بات بھی جس حال میں بھی نکلے وہ حق ہوگی صحیح ہوگی
غصے میں بولوں تب صحیح! رضا میں بولوں تب صحیح!
خلوت میں بولوں تب صحیح! جلوت میں بولوں تب صحیح!

جو اس زبان سے بات نکلے گی وہ حق ہوگی رب محمد ﷺ کی قسم اس زبان پہ غلط بات نہیں آ سکتی۔

"اُکْتُبْ" میرے پیارے صحابی آپ لکھیے لکھیے، میں جو کچھ کہوں گا وہ سچ ہوگا کیونکہ اس زبان کی گارنٹی دیتے ہوئے رب العالمین نے جو فرمادیا کہ:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیo اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo

اس پیغمبر کی زبانی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ اپنی خواہش کے مطابق نہیں بولتا وہ جو بھی بولتا ہے اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

پیغمبر ﷺ کی خبر معصوم، پیغمبر ﷺ کا امر معصوم

پیغمبر نے امر دیا کہ آپ پر میری سنت لازم...... یہ امر معصوم ہے غلطی کا شائبہ نہیں......!

پیغمبر نے امر دیا کہ "آپ پر میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم"...... پیغمبر کا یہ امر معصوم...... اس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں!

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْ عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَ تَمَسَّکُوْبِھَا.

پیغمبر کا امر معصوم

"تَمَسَّکُوْ" آپ پر میری سنت لازم ہے، اس کو لازم پکڑنا......امر معصوم!

......میرے خلفائے راشدین نے سنت لازم ہے امر معصوم!

"عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ"...... مستقل نے لفظ سنت استعمال فرمایا......اپنے طریقے کے لئے۔

وَ سُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ٥

اور خلفائے راشدین کے راستے کو حضورؐ نے مستقل طور پر سنت کہا...... جو بات حضور تک پہنچے وہ بھی سنت......اور جو بات حضور کے خلفاء راشدین تک پہنچے وہ بھی سنت......!

خلفاء راشدین تک بات پہنچتی ہے تو وہ سنت ہے وہ بدعت نہیں ہوسکتی......وہ صدیق اکبرؓ تک پہنچے تو سنت ہے......یا فاروق اعظمؓ تک پہنچے تو سنت ہے......عثمان ذوالنورینؓ تک پہنچے تو سنت ہے...... جناب مرتضیٰؓ تک پہنچے تو سنت ہے۔

میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا

پیغمبر کے صحابہ پر بدعت کا الزام نہ لگانا...... پیغمبر کے خلفاء کے کام کو اور جس پر خصوصاً صحابہ کرام کا کوئی اعتراض نہ ہو سنت کہنا اسے بدعت شرعیہ نہ کہنا کیونکہ:

اَصْحَابُ الْبِدْعَةِ هُمْ کِلَابُ اَهْلِ النَّار.

میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر کا امر معصوم......اور پیغمبر کی خبر معصوم ہے۔

امر ہے کہ میرے صحابہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا میری سنت کو لازم پکڑنا......"لَآ اَدْرِیْ مَابَقَائِیْ فِیْکُمْ "...... مجھے خبر نہیں میں تمہارے اندر کتنے وقت تک باقی رہوں'......کیا فرمایا؟......کہ مجھے پتہ نہیں میں تمہارے اندر کتنا وقت باقی رہوں......پیغمبر خبر دے رہے ہیں" کہ مجھے پتہ نہیں۔"

پیغمبر کی خبر معصوم......پیغمبر کا امر معصوم۔

دیکھئے......پیغمبر کی خبر معصوم!......" اِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ "...... لَآ اَدْرِیْ لوگو......لَآ اَدْرِیْ مجھے پتہ نہیں...... مجھے پتہ نہیں......مَابَقَائِیْ فِیْکُمْ. تمہارے اندر کتنا رہوں...... یہ مجھے خبر نہیں......!

فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَر ٥

لہٰذا میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اقتدا کرنا......ان کے تابعدار بن کر رہنا......!

امر فرما دیا...... پیغمبر کی خبر معصوم...... پیغمبر کا امر معصوم......!

اس خبر میں غلطی نہیں...... اس امر میں غلطی نہیں!

نہ کہنا کہ بھول کے کہہ دیا...... نہ کہنا کہ پتہ نہیں تھا بعد میں خراب ہو جائیں گے...... یہ ہرگز نہ کہنا...... امر جو فرما دیا امر اپنی مرضی سے نہیں فرمایا!

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ٥

عام رسول کی اطاعت مطلقہ...... یہ تو رسولوں کے سردار ہیں...... انکی اطاعت مطلقہ امر بھی معصوم...... خبر بھی معصوم...... وہ تو اول بھی ہے آخر بھی ہے...... ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے...... بکل شئی علیم بھی ہے...... "علیم بذات الصدور" بھی ہے...... جو ہو گیا اسے بھی جانتا ہے...... جو ہونے والا ہے اسے بھی جانتا ہے...... اس نے بتلایا تب محبوب نے سکھلایا۔

فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ

اپنی مرضی سے نہیں کہا۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

محبوب نے رب کے فرمان سے فرمایا...... اور رب ہر شے جانتا ہے...... رب سب جانتا ہے...... رب نے بتلایا تو نبی نے فرمایا۔

رب کی خبر معصوم...... پیغمبر کی خبر معصوم......!

رب کا امر معصوم...... پیغمبر کا امر معصوم......!

پیغمبر ﷺ اور ابو بکر و عمرؓ کا ہمیشہ کا ساتھ

"فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرَ"

یہ گارنٹی ہے کہ یہ میرے دور میں صحیح ہیں...... ایسے میرے بعد بھی صحیح رہیں گے...... میں چلا جاؤں تو انکی تابعداری کرنا...... پیغمبر کا امر معصوم...... پیغمبر کی خبر معصوم...... غلطی کا امکان بھی نہیں...... فرمایا۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَمَعَہ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَر اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَہ٥

محبوب تشریف لا رہے ہیں اکیلے نہیں ساتھ وزیر ہیں "مَعَہ' اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَر"

ابوبکر بھی ساتھ ہیں عمر بھی ساتھ ہیں...... کیوں......؟ مصطفےٰ آئیں گے تو انہیں ساتھ لائیں گے!

"مَامِنْ مَوْلُوْدٍ الَّاوَفِی سُرَّتِہٖ مِنْ تُرْبَتِہِ الَّتِی خُلِقَ مِنْھا وَاَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَر خَلَقْنَا مِنْ تُرْبَۃٍ وَاحِدٍ و فِیْھَا مُدْفَنْ"

محبوب کی مٹی جدھر سے اٹھائی جارہی ہے......تو صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی مٹی ادھر سے اٹھائی جارہی ہے......محبوب زمین سے تشریف لا رہے ہیں......

محبوب بدر میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

احد میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

خندق میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

حنین میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

آج مسجد میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

آپ نے دیکھا کہ جب روضہ اطہر میں جارہے ہیں تو انہیں ساتھ لے جارہے ہیں......

اور جب قیامت میں اٹھ کر آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آرہے ہیں اور انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

کوثر پہ آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

جنت میں آرہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر)

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ مَعَہ' اَبُوْبکر وعُمر اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ.

حضور تشریف لا رہے ہیں...... ساتھ وزیر بھی ہیں......یعنی امیر بھی ہیں ساتھ وزیر بھی ہیں

محبوب عملی طور پر بتلا رہے ہیں کہ مجھ سے ملنا ہو تو ان سے رابطہ کرنا...... میں ملوں گا تو یہاں ملوں گا...... ان کے درمیان ملوں گا...... ان کے ساتھ ملوں گا...... ان کے بغیر نہ یہاں ملوں گا نہ وہاں ملوں گا (سبحان اللہ) (نعرہ ہائے تکبیر)

میں ملوں گا تو ان کے ساتھ ملوں گا یہاں بھی ان کے ساتھ...... وہاں بھی ان کے ساتھ...... ان کے بغیر ملنا نہیں جو مجھے ملنا چاہے پہلے ان کی زیارت کرنا پڑے گی۔

مجھ پر سلام پڑھے ان پر سلام پڑھنا پڑے گا۔

مجھ سے ملاقات کرے ان کی زیارت کرنی پڑے گی۔

میرے پاس پہنچے یہاں حاضری دینی پڑے گی۔

میرے ساتھ یاری...... میرے ساتھ محبت...... میرے ساتھ پیار...... میرے ساتھ تعلق جوڑنا ہے تو انہیں برداشت کرنا پڑے گا۔

اگر مدینے میں آؤں گا ساتھ ہوں گے...... فتح کر کے مکہ آؤں گا ساتھ ہوں گے...... تیرے دل میں تب آؤں گا جب یہ ساتھ ہوں گے۔

مَعَه، اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَر اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا.

صرف ساتھ نہیں لائے بلکہ ہاتھ بھی پکڑ رکھا تھا...... ادھر بھی اُدھر بھی ہاتھ پکڑ رکھا تھا ساتھ لائے...... ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔

گویا...... میں چلوں گا میرا بازو رب نے پکڑا ہوا ہوگا...... اور ان کا ہاتھ میں نے پکڑا ہوا ہوگا میرا بازو رب پکڑ کر رکھے گا میں غلط نہیں جاؤں گا...... ان کے ہاتھ میں نے پکڑ رکھے ہوں گے یہ غلط نہیں جائیں گے۔

وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا

محبوب نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے......

یہ نہیں کہ میرے محبوب نے ان کی انگلی پکڑی ہوئی تھی...... یہ نہیں، فرق سمجھ! فرق سمجھ کراچی کے دانشور...... کراچی کے روشن ضمیر...... باشعور مسلمان...... فرق سمجھ، اگر محبوب نے انگلی

پکڑوائی ہوتی تو کہنے والا کہہ دیتا کہ انہوں نے انگلی پکڑی ہوئی تھی بعد میں چھوڑ دی...... انگلی نہیں پکڑوائی ہوئی ہاتھ نہیں پکڑایا ہوا۔

وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا

محبوب نے خود (انہیں ان کے ہاتھوں سے) پکڑ رکھا تھا

اور محبوب جسے پکڑلیں اسے چھوڑتے نہیں ہیں!

محبوب جسے تھام لیں اسے ڈگمگانے نہیں دیں گے۔

محبوب جسے تھام لیں اسے گرنے نہیں دیں گے...... اسے پھسلنے نہیں دیں گے!

وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا

ہاں! اب یہ امکان ہی نہ رہا کہ آپ کہیں بعد میں پھر گئے ہوں گے

اور اگر کسی کے دماغ میں شیطان یہ شبہ ڈالے تو محبوب نے یہ جواب دیا کہ ان کی یہ حالت رہے گی...... اب بھی بعد میں بھی...... میرے ہوتے ہوئے بھی...... میرے جانے کے بعد بھی...... ان کا یہی حال رہے گا اور ایسا ہی۔

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَه

یہ زندگی ایسی گزار جائیں گے کہ قیامت میں بھی ہم اسی طرح اٹھیں گے......

مجھ سے یہاں جیسے جدا نہیں ہورہے...... وہاں بھی جدا نہیں ہوں گے!

یعنی میرے بعد بھی یہ ایسا کام نہیں کریں گے کہ قیامت میں مجھ سے کٹ جائیں اور چھٹ جائیں!

یہ خبر ہے نا!...... هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَه

قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھیں گے' ان دونوں کو میں تھامے ہوئے ہوں گا اسی طرح اٹھیں گے......!

نہ آج الگ ہونے دیتا ہوں نہ کل الگ ہونے دوں گا

آج بھی ساتھ ہیں مکمل ساتھ ہوں گے

یہ وعدے ہیں...... میرے جانے کے بعد بھی ان کا تعلق مجھ سے نہیں ٹوٹے گا...... ان کا ہاتھ مجھ سے نہیں چھوٹے گا...... یہ آج بھی ساتھ کل بھی ساتھ، جیسے آج پکڑے ہوئے ہوں کل

ایسے تھامے ہوئے ہوؤں گا...... یہ حضورﷺ کی خبر ہے اور......

حضورؐ کا امر معصوم...... حضورؐ کی خبر بھی معصوم......

نہ اس میں غلطی کا امکان...... نہ اس میں غلطی کا امکان!

جو محبوب کی امر و خبر میں غلطی مانتا ہے وہ محبوب کی شان کا منکر! محبوب کی زبان کا منکر، محبوب کے قول کی صداقت کا منکر! امر کی حقانیت کا منکر! خبر کی صداقت کا منکر!

منکر کو مسلمان نہیں مان سکتے

کیسے مسلمان مان لوں؟ کیسے مسلمان مانوں؟ تیرے کہنے پہ؟...... افسر کے کہنے پہ؟......

کسی وزیر کے کہنے پہ؟ کسی مشیر کے کہنے پہ؟ ہاں ہاں کیا کسی چپڑاسی کے کہنے پہ؟

میں مصطفیٰﷺ کی صداقت کے منکر کو مسلمان مانوں؟ تو بتا کیسے مانوں؟

محبوب کا امر بھی معصوم اور خبر بھی معصوم......

جو فرمایا وہ سچ ہے...... جو سچ ہے اس کا انکار کفر ہے......

جو محبوب کا سچ ہو، جو اسے جھوٹ کہے رسول اللہﷺ کی زبان کو جھوٹا کہے میں اسے کیسے مسلمان کہوں؟ کیا ایسے شخص کو مسلمان مانا جا سکتا ہے؟ (نہیں)

یاد رکھو...... میرے پیغمبر پہ نبوت ختم

رسالت ختم......!

عصمت ختم......!

پیغمبر کے برابر...... پیغمبر کے قریب قریب...... پیغمبر سے برتر...... شان میں عزت میں عظمت میں کوئی نہیں ہو سکتا...... اب پیغمبر کی زبان نے جو فرما دیا سچ ہے کہ یہ یہاں بھی میرے ساتھ...... وہاں بھی میرے ساتھ......

پیغمبر کی خبر بھی معصوم ہے...... امر بھی معصوم ہے......!!

تمہاری مرضی الٹے لٹک جاؤ!! ہم منکر کو مسلمان نہیں مانتے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ٥

شافع محشر ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. وَالصَّلوٰۃُ و السَّلاَمُ عَلٰی سَیِّد الْمُرْسَلِیْن ،و عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الطَّیِّبِیْن الطاھِرِیْنَ لاَسِیَّمَا عَلٰی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیین. وَ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلٰی اعدائھم الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِیْنَ ،وَ نَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ' لاَشَرِیْکَ لَہ' وَ نَشْھَدُ اَنْ سَیِّدِنَا مُولاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہ' وَ رَسُولُہ' اَرْسَلَہ' بِاالْحَقِ بَشِیْراً وَنَذِیْر وَ دَاعِیاً اِلٰی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سَرَاجاً مَنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلَّمْ اَمَابَعْدَ !اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیo اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماً فَاٰوٰیo وَقَالَ النَّبِیُّ صَلّٰی اللّٰہِ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ ،وَاللّٰہِ مَا اَرْضٰی وَ لَوْ کَانَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ النَّارِ اَوْ کَمَاقَالَ سَیِّدِالاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ. صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہ' النَّبِیُّ الْکَرِیْمْ.

شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات! رات کے دو بجے ہیں، بڑا ہی مقبولیت کا وقت ہے اور شافع محشر کائنات کے سرور انبیاء کے افسر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت عظمت و شان بیان ہوئی ہے یقین ہے کہ اللہ کی رحمت کی بارش ہو رہی ہے بڑا ہی مقبولیت کا وقت ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اپنی رحمت نصیب فرمائے۔ (آمین) فیصل آباد میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے عنوان سے یہ کانفرنس 1996ء کی چودہ جولائی کو منعقد ہوئی آج پندرہ جولائی میں داخل ہو رہی ہے اور اتنا عظیم اجتماع اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سننے کے لئے ابھی تک جس انداز میں ہشاش بشاش، بغیر کسی تھکاوٹ کا اظہار کیے بیٹھا ہے مجھے یقین ہے کہ اللہ کو ان پر ضرور رحم آئے گا اور اللہ ان سے ضرور خوش ہوگا۔

برادر عزیز، قائد سپاہ صحابہؓ پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب نے جماعت کے موقف مشن کے حوالے سے اور برادر عزیز خطیب بے بدل حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی سلمہ اللہ تعالیٰ نے سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ ہی مشن و موقف کے حوالے سے اور بریلوی مسلک کے ترجمان مولانا سلطان حیدری صاحب نے اپنے بے باکانہ انداز میں اصحاب رسولؐ کے لئے اتحاد و اتفاق کے حوالے سے اتنا کچھ بیان فرمایا ہے کہ اب مزید کسی وعظ، تقریر کی کوئی ضرورت اور کوئی گنجائش باقی نہیں اور نہ ہی شوقیہ تقریر کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ مقصد ہوتا ہے بات پہنچے۔ میری زبان سے پہنچے یا میرے بھائی کی زبان سے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت

صرف چند ایک باتیں اس قافلے میں شمولیت کی نیت سے اور آپ کو تھوڑی سی توجہ دلانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جو مولانا بیان فرمارہے تھے۔ وہ ساری عظمت ہے اور اس سے زیادہ رفعت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو...... وہ سب برحق ہے۔

حضورؐ کی ساری عظمتیں برحق ہیں۔ حضور کی شان برحق ...... حضورؐ کی عزت برحق ...... حضورؐ کی نبوت ،عظمت برحق ہے ...... رفعت برحق ہے ...... واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد ہیں ...... صرف نام نہیں واقعی محمد ہیں اور محمد کا معنی ہے۔

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْہِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ.

کہ تمام خصائل محمودہ، تمام اچھائیاں بدرجہ اکمل واتم ...... جس ذات میں موجود ہوں، تمام اچھائیاں ...... ایک ایک اچھائی ...... ایک ایک فضلیت ...... ایک ایک عظمت ...... ایک ایک شان کی نسبت سے نام رکھا جائے ...... الگ الگ ہزاروں اچھائیاں ...... ہزاروں نام ہوں گے۔ لیکن اگر سب اچھائیوں کو ملا کر ایک ہی نام رکھا جائے تو وہ نام محمدؐ ہوگا۔

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْہِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ

''اس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہو جائیں''

صداقت ایسی جمع ہو کہ اس کے پرتو سے صدیق اکبرؓ بنے۔ خود عدل وانصاف کا ایسا مجسمہ ہو، ایسا نمونہ ہو ...... کہ اس کی صحبت سے فیض لینے والا بھی فاروق اعظم بنے ...... ایسا حیادار ہو کہ اس کی صحبت سے فیض لینے والا بھی ایسا حیادار بنے کہ اللہ کے عرش والے فرشتے بھی اس کی حیاء کریں۔

ایسا بہادر ہو کہ اس کے دروازے سے فیض لینے والے اللہ کے شیر بنیں

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْہِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ

''محمدؐ وہ ہے جس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہوں''

اور وہ ذات محمدیؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں، تمہارے نبی ہیں، نبیوں

کے نبی ہیں ہم سب کو ان سے نسبت ہے اور یہ باعث برکت ہے۔ ہماری اس میں عزت ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت سے پیار

گو ہم محمدؐ کے امتی ہیں لیکن ہمیں صرف اس پر فخر زبانی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے میرے ساتھ پیار اگر کیا ہے تو وہ صرف زبانی نہیں حقیقی ہے...... حقیقی پیار سے نبی کو ساری ساری رات رونا آیا۔ صرف زبانی کلامی پیار سے آنکھوں سے آنسو نہیں ٹپکتے...... ٹپکتے نہیں وہاں تو بہتے بھی تھے...... بہتے بہتے زمین پہ بہہ کر چلے جاتے تھے اور یہ آنسو کسی رشتے دار کے لئے نہیں...... کسی دنیوی دوست کے لئے نہیں...... کسی محل اور کوٹھی والوں کے لئے نہیں...... انہی کلمہ پڑھنے والوں کے لئے، میرے تیرے لئے...... اگر چہ تو سینکڑوں برس بعد کیوں نہ آئے، ہزاروں سال بعد کیوں نہ آئے...... قیامت تک کیوں نہ آئے...... نبی کے آنسو زمین پر بہہ رہے ہیں تیرے لئے...... مصطفٰے کا پیار تجھ سے حقیقی ہے تو تجھے بھی اس نسبت پر فخر حقیقی ہونا چاہیے۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اتنا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ نے دنیا کا رواج بدل ڈالا ہے...... ادا بدل ڈالی ہے...... ہوتا یہ ہے کہ جب کسی کی عزت نہ ہو اور وقعت نہ ہو...... حیثیت نہ ہو تو وہ تو ملتا رہتا ہے جیسے لوگ الیکشن سے پہلے سلام کرتے ہیں بعد میں سلام لیتے بھی نہیں!

لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنا بڑھایا اتنا آپ کو بندوں نے زیادہ قریب رکھا۔

کبھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِی...... یَارَبِّ اُمَّتِیْ. کہیں اے اللہ فلاں کو بخش دے فلاں کو بخش دے...... فلاں کو بخش دے...... کہیں الگ نام لے لے کر...... کہیں قبیلوں کے نام لے کر...... کہیں اشخاص کے نام لے کر...... کہیں احباء کے نام لے کر...... لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ منزلیں تو سب سے اونچی تھیں جب رب نے اتنا اوپر بلایا کہ حضورؐ کی جوتیاں وہاں تھیں جہاں کسی نوری، ناری کی نظر نہیں پڑتی۔ جب حضورؐ وہاں پہنچے۔

ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ.

اس عرش سے آگے وہاں پہنچتے ہیں جہاں کسی کی نظریں نہیں پہنچیں

وہاں جب رب نے بلایا انوار و تجلیات خصوصی سے نوازا اور مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر پہنچایا کہ مخلوق کے لئے اس سے اوپر کوئی مقام ہو سکتا نہیں...... منتہیٰ سدرۃ المنتھیٰ سے آگے تھی۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں پہنچایا اور وہاں رب نے فرمایا اب یہ مکان کے لحاظ سے بھی...... رتبے کے لحاظ سے بھی...... ہر لحاظ سے بالا و اعلیٰ برتر......

وہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک فرما رہے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

بس اس سے بڑی کوئی منزلت، کوئی رفعت، ہے ہی نہیں۔ حضور کریمؐ بھی کہتے تھے۔ اللہ اس کو ھدایت دے۔ اس کو ھدایت دے۔ اس کو سلامت رکھ۔ اس کو سلامت رکھ، کبھی کسی کا نام لیا۔ کبھی کسی شخص کا، کبھی کسی قبیلے کا کبھی گھر کا، لیکن آج حضور پاک ﷺ کو اللہ نے جتنا اور سرفراز کر دیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ..

میں نے دیکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کہہ رہے تھے۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝

سب نے کہا تھا۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝

سلام ہو عیسیٰ پر، سلام ہو یحییٰ پر، وہاں پہ جواب کیا ہوتا تھا۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝

کہ سلام ہو میرے اوپر کیونکہ رب کے سلام کا جواب ''علیک السلام''۔

نہیں ہوتا ''وَالسَّلَامُ عَلَیَّ'' ہوتا ہے۔ میرے اوپر سلام۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو عرض کر رہے۔ ہیں ''وَالسَّلَامُ عَلَیَّ'' لیکن ساری کائنات کو ادب سکھانے والے۔ ساری کائنات کو حیاء سکھانے والے، ساری کائنات کو طریقہ سکھانے والے تعظیم

سکھانے والے، معلم الاخلاق، صاحب خلق عظیم، صاحب تکمیل اخلاق جنہوں نے اعلان فرمایا

بُعِثْتُ لِاُتَمِمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ o

رب نے مجھے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ نقطۂ انتہا تک اخلاق کو پہنچا دوں۔ انہوں نے یہ کیا کیا کہ رب کی بارگاہ میں (ہوتا یہ ہے کہ کوئی چھوٹا بڑے کے سامنے اپنے آپ کو ''ہم'' نہیں کہتا...... شاگرد استاذ کے سامنے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔ اور کوئی بچہ باپ کے سامنے ادب والا ہو (حیادار کی بات کر رہا ہوں بے حیاء کی نہیں) اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔

مرید مرشد کے سامنے اپنے لئے صیغہ جمع کا استعمال نہیں کرتا۔

چھوٹا بڑے کے سامنے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔

کائنات کو اخلاق سکھانے والے صاحب خلق عظیم نے کیا کیا...... رب نے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُه.

واحد کا صیغہ تھا کہ تیرے اوپر سلام ہو.

محبوبؐ نے جواب میں کہا۔ '' اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا. '' ہمارے اوپر سلام ہو۔

یہ کیا ہوا؟ عقل دنگ رہ گئی، دماغ چکرا گئے، یہ کیا ہوا؟ صاحب خلق عظیم، ساری کائنات کے ''استاذ اخلاق وادب'' نے اپنے لئے رب کے سامنے صیغہ جمع کا استعمال فرمایا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ o

سلام ہو ہمارے اوپر...... میرے اوپر نہیں، ہمارے اوپر

عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا...... وَالسَّلَامُ عَلَیَّ. میرے اوپر سلام ہو،

لیکن خاتم الانبیاء علیہ السلام فرمارہے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا. ہمارے اوپر سلام ہو،

وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ o

میں نے پوچھا کہ جمع کا صیغہ کیوں آیا تو استاذ نے بتایا کہ جمع کا صیغہ اس لئے آیا کہ مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ اپنی امت کو شامل کیا تھا۔ امت کے بیچ میں کھڑے ہو کر (تصور کی دنیا میں) حضورؐ نے یہ کہا کہ میرے اوپر بھی سلام ان کے اوپر بھی سلام۔

میں نے عرض کیا کہ: وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ o

تو الگ ہے۔ استاذ بتلاتے ہیں، کہ نہیں۔

وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ o

الگ کو بھی سمجھ لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں امت میں میرے کلمہ پڑھنے والوں میں طبقے دو ہیں، کچھ صالحین ہیں، کچھ گنہگار ہیں، جو صالحین ہیں ان کو تو الگ پیش کر دیتا ہوں کہ ان پر بھی سلام ہوان کی تو سفارش کھلے ہوئے انداز میں کر سکتا ہوں کہ ان پر بھی سلام ہو۔ لیکن اس وقت یہ مناسب نہیں ہے کہ جو گنہگار ہیں، جو بدکار ہیں ان کا بھی نام لے کر ساتھ ہی ان کی بھی سفارش کروں۔ ان کا علیحدہ نام نہیں لیتا۔ الگ نام نہیں لیتا۔ ان کی تخصیص نہیں کرتا۔ صالحین کا نام لیتا ہوں گنہگاروں کو اپنے ساتھ ملا کر کہتا ہوں کہ رب ہمارے اوپر سلام ہو۔

کافر کے سوال کا جواب کیا ہوگا

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ محبوب نے اتنا قریب کیا اور تمہارے ساتھ حقیقی پیار کیا کہ وہاں بھی نہ بھولے...... اور صرف نہ بھولنا نہیں بلکہ اتنا قریب کیا کہ اپنے لئے صیغہ جمع کا استعمال فرمایا...... جب بات کو کھولا گیا تو یہ نکلا کہ محبوب اکیلے واقعی ہیں (تصوراتی دنیا میں) وہ سب کو ساتھ لئے اپنی کملی مبارک کو اوپر ڈالے ہوئے کھڑے ہوں گے۔ اللہ! میرے اوپر بھی سلام ہو، میرے ساتھ جو گنہگار ہیں ان پر بھی سلام ہو۔

جب حضورؐ نے اتنا پیار کیا تو پھر ہمیں بھی حضورؐ سے نسبت پر فخر حقیقی ہونا چاہیے، وہ فخر حقیقی کیا ہے؟ وہ نسبت حقیقی کیا ہے؟ فیصل آباد والو! مجھے ڈر لگتا ہے، بڑا شدید ڈر لگتا ہے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی بڑی شان والے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی کو سورج بھی سلام کرتا ہے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی سے چاند بھی شرما جاتا ہے۔ واقعی سب باتیں صحیح ہیں۔

لیکن یہ بھی کہتے ہو کہ جب ہمارے نبی پہنچ جائیں تو کوئی بھی آگے بڑھ سکتا ہے مصلے پر......

مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ اگر کوئی کافر تم سے سوال کرے تو تم کہتے ہو ہمارے نبی کے اخلاق اعلیٰ ہیں...... کردار اعلیٰ ہیں...... سیرت اعلیٰ ہے...... صورت اعلیٰ ہے...... طریقہ اعلیٰ ہے...... اسوہ

حسنہ اعلیٰ ہے...... طرز زندگی اعلیٰ ہے...... تو تمہیں پسند کیوں نہیں......؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا چہرہ داڑھی والا خوبصورت ہے تو پھر تم کیوں منڈاتے ہو؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا طریقہ کھانے کا حسین ہے...... تم کیوں ان کے خلاف کھاتے ہو؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا لباس حسین ہے! تم کیوں ان کے خلاف پہنتے ہو؟

اگر واقعی حسین ہے تو تمہیں پسند کیوں نہیں؟

تم تو امتی ہو...... تمہیں پسند کیوں نہیں پھر بتاؤ جواب کیا ہوگا؟

اور اگر یہ سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائے کہ محبوبؐ! آپ تو کہتے ہیں کہ میں خدا کا محبوب ہوں، خدا کو بڑا پسند ہوں۔آپ کا طریقہ بڑا اچھا، لیکن آپ کا طریقہ تو آپ کی اپنی پارٹی کو...... اپنی امت کو پسند نہیں...... امت آپ کی ہے جھولی پھیلائے غیروں کے دروازوں پر...... چوڑھوں، چماروں کے دروازں پر...... سکھوں آریوں کے دروازوں پر کھڑے ہیں...... اوران سے پوچھتے ہیں کہ آپ بتائیں ہم صورت کیسی بنائیں؟ آپ بتائیں میں شادی کیسے کروں ؟ آپ بتائیں میں کھاؤں کیسے؟ آپ بتائیں میں لباس کیسے پہنوں؟ آپ ﷺ کا طریقہ ہوتے ہوئے، اسوہ حسنہ ہوتے ہوئے، آپ کے طرز زندگی ہوتے ہوئے پھر یہ غیروں کے دروازوں پر کیوں ہیں؟ اگر یہ سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو آپؐ کیا جواب دیں گے۔

اگر کسی لیڈر سے سوال کیا جائے کہ آپ کو اپنی پارٹی نہیں مانتی تو کتنی خفت محسوس کرتا ہے؟

اگر استاد سے کہا جائے آپ کو آپ کے شاگرد بھی نہیں مانتے

باپ سے کہا جائے میاں آپ کو تو اپنے بیٹے نہیں مانتے کتنی خفت محسوس کرتا ہے؟ اوران بیٹوں پر کتنا ناراض ہوتا ہے کہ انہوں نے میری عزت پر حملہ کروادیا۔

وہ استاد جس سے یہ سوال ہو کہ آپ کو اپنے شاگرد نہیں مانتے وہ شاگردوں پر کتنا غصے ہوتا ہے؟ کہ میں نے اتنی محنت کی۔ان کے ساتھ اتنی محنت کر کے ان کو تعلیم دی اور انہوں نے میری عزت پر حملہ کروادیا۔

جس لیڈر سے یہ سوال ہو کہ آپ کو تو اپنے ورکر نہیں مانتے تو کتنی خفت محسوس کرتا ہے۔

آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھیں آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا ظلم کیا؟

اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ حضورؐ! آپ تو بڑے حسین و جمیل ہیں آپ تو سارے انبیاء کے سردار اور افسر ہیں...... اور سب سے بہتر ہیں لیکن آپ کا طریقہ تو اپنی امت کو پسند نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیا گزرے گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ ابوجہل کی گالیاں، ابولہب کے پتھر، حضور کو اتنا تنگ نہیں کرتے جتنا یہ آپ کی بدعملی، میری بدعملی ،حضورؐ کو تنگ کرتی ہے۔ اگر نسبت پہ فخر ہے اور ہم حضورؐ کی شان بیان کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ حضورؐ کا اسوہ حسنہ ہے، حضورؐ کا طریقہ حسین ہے، حضورؐ کا کردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حسین ہے۔ تو پھر آیئے ہم بھی عزم کریں۔

فیصل آباد والو! یہ مقبولیت کا وقت ہے آؤ توبہ کرلو اور آج سے عہد کرلو کہ ہم اپنی سیرت کو، صورت کو، کردار کو، اطوار کو، عادات کو، حالات کو حضورؐ کی سنت کے مطابق بنائیں گے۔ یہ کیا ظلم ہے کہ تین بجے تک جلسہ سنیں گے صبح کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے۔ یہ کیا ہے؟ شکل دیکھو تو انگریز نظر آتا ہے دیکھو تو ہندو نظر آتا ہے۔

صحابہؓ نے حضور ﷺ سے محبت کا حق ادا کیا

حضورؐ سے پیار کرکے دکھایا تو صحابہ کرام نے حضورؐ سے پیار کرکے دکھایا...... کہ جن کے پیار پر رب نے بھی فخر کیا۔ اور قرآن کریم کی دستاویز میں آج تک ان کے پیار کی داستانیں مرقوم ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گی۔ کیسے پیار کیا انہوں نے کہ اگر محبوب کے گریبان میں بٹن نہیں کانٹے لگے ہوئے ہیں...... تو اپنے گریبان میں کانٹے لگائے۔

جو چیز حضورؐ کو پسند آئی...... وہ انہیں پسند آئی

جس طرح حضورؐ بیٹھے...... اسی طرح بیٹھنے کی کوشش کی۔

جہاں حضورؐ رکے...... وہاں رکنے کی کوشش کی۔

جس سے حضورؐ نے پیار رکھا۔ اس سے پیار رکھنے کی کوشش کی، حتیٰ کہ پیغمبرؐ نے فرمایا۔

كُنْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... فَعَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... اِنْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ...... اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ.

صحابہ نے یہ بھی بتلایا کہ حضورﷺ یوں کیا کرتے تھے۔صرف بتلایا نہیں کر کے دکھایا کہ یوں کیا کرتے تھے۔نماز پڑھ کر صحابی بتلاتے ہیں۔

هٰكذا كَانَ يُصَلِّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلىَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم

اسی طرح حضورﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

صحابہؓ نے محبت کی ہے تو اس کا حق ادا کیا ہے۔ مجھے بتلائیں کوئی ایک صحابی جس نے حضورﷺ سے محبت کا دعویٰ کیا ہو اور پھر عمل نہ کیا ہو۔

اگر کوئی ہندو سوال کرے کہ میں اگر گائے کو پوجوں تو مشرک کافر......اور کوئی لعنتی گھوڑے کو پوجے وہ تیرا مسلمان بھائی۔؟

اگر عیسائی آ کر سوال کرے کہ میں اگر عیسیٰ کو اللہ کہوں یا اللہ کا بیٹا کہوں تو میں کافر اور تیرا دین کہتا ہے کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَم. میں اگر عیسیٰ کو اللہ کہوں تو میں لعنتی......اور اگر کوئی علیؓ کو اللہ کہے وہ تیرا مسلمان بھائی؟

اگر کوئی مرزائی، قادیانی آ کر سوال کرے کہ اگر محمد عربیﷺ کے بعد میں نے ایک آدمی کو نبوت کے درجے پہ پہنچایا تو جناب آپ نے مجھے کافر کہا، لعنتی کہا، واجب القتل کہا......لیکن جو حضورﷺ کے بعد بارہ اماموں کو نبوت سے بھی اعلیٰ درجے پر لے جائے اور کہے۔

مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبر است

جو واضح الفاظ میں لکھے اپنی کتاب ''حکومت اسلامی'' میں......کہ

اَنَّ لِاَئِمَّتِنَا مَقَاماً مَعْنَوِيًّا لَا يَبْلُغُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَل

''

کہ ہمارے ائمہ کے مقام کو کوئی ''ملک مقرب'' اور کوئی نبی نہیں پہنچ سکتا، کوئی رسول نہیں پہنچ سکتا، اگر میں ایک آدمی کو حضورﷺ کے بعد نبی کہوں یا رسول کہوں یا اس درجے پہ پہنچاؤں تو میں کافر لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْل کہ ہر امت کے لیے ایک سول اللہ نے بھیجا ہے۔ ہر امت کے لیے ایک رسول ہے اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے ''عیاشی''

لکھے کہ نہیں نہیں۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْل کا مطلب یہ ہے۔

لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ قُرُوْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِمَامٌ

یعنی ہر قرن کے لیے ایک امام ہے۔

وَ هُمُ الْاَئِمَّةُ وَ هُمُ الرُّسُل

کہ یہ (بارہ) امام جو ہیں یہی سارے رسول ہیں۔ اب بتائیے میں اگر ایک کو رسول کہوں...... میں اگر ایک کو نبی کہوں...... محمد عربی ﷺ کے بعد...... تو میں کافر ہوں۔

اگر کوئی تیرے سامنے بارہ تیرہ کو نبوت کے درجے پر پہنچا دے، نبوت سے اعلیٰ بھی کہے اور انہیں رسول بھی کہے اسے تو کیسے بھائی کہتا ہے؟ اسے تو کیسے مسلمان کہتا ہے۔ مجھے بتائیے کہ یہ سکالر، یہ مذہبی راہنما اور یہ مولوی یہ مسلمان کیا جواب دے گا...... کہ ہندو میں نے تجھے کیسے کافر کہا کہ تو گائے کو پوجتا ہے۔ گھوڑے پوجنے والے کو کیسے بھائی کہتا ہوں؟ اوئے عیسائی میں نے تجھے عیسیٰؑ کو اللہ کہنے پر کیسے کافر کہا؟ اور علیؓ کو اللہ کہنے والے کو کیسے بھائی بنایا؟...... وہ کیا جواب دے گا مرزائی کو کہ میں نے تجھے کیسے کافر کہا ایک نبی بنانے پر اور بارہ تیرہ بنانے والے کو کیسے مسلمان کہا۔؟ کیا جواب دے گا؟

میرے پاس تو جواب موجود ہے عیسائی کو کہوں گا جیسے تو لعنتی...... ویسے وہ لعنتی،

جو عیسیٰ کو اللہ کہے وہ بھی کافر......

جو علیؓ کو اللہ کہے وہ بھی کافر، ......

جو ایک نبی حضور ﷺ کے بعد بنائے وہ بھی کافر......

جو بارہ بنائے وہ بھی کافر،......

جو گائے پوجے وہ بھی کافر......

جو گھوڑا پوجے وہ بھی کافر،

مسلمان وہ ہے جو لا الہ الا اللہ بھی مانتا ہو محمد رسول اللہ بھی مانتا ہو۔ حضور ﷺ کو خاتم نبین مانتا ہو، حضور کی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتا ہو اور حضور کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت کے درجے پر نہ پہنچاتا ہو...... کھلی بات ہے کھلی بات! اس میں کوئی رورعایت نہیں، اس میں کوئی لچک

پیدا نہیں کی جاسکتی۔کوئی مداہنت نہیں کی جاسکتی۔کوئی مفاہمت نہیں کی جاسکتی۔کوئی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔

اور اگر میں کہوں بھی،کوئی اور کہے بھی۔اگر ختم نبوت کے منکر کو میں نہ بھی کہوں،تو نہ بھی کہے،مولوی نہ بھی کہے،پیر نہ بھی کہے،وزیر نہ بھی کہے،مشیر نہ بھی کہے تب بھی کافر ہے......اگر کوئی خنزیر کو خنزیر نہ کہے تو کیا وہ خنزیر بکرا بن جائے گا؟

کوئی کہے تب بھی خنزیر،خنزیر رہے گا کوئی نہ کہے تب بھی خنزیر خنزیر...... بلکہ اگر بہت بڑی تسبیح لے کر کوئی شروع ہو جائے،خنزیر سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ یہ "خنزیر نہیں بکرا ہے" "یہ بکرا ہے، یہ بکرا ہے،یہ بکرا ہے" بن جائے گا؟

کھلی بات ہے۔تیرے میرے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔فیصلہ رب نے کر دیا ہے، فیصلہ قرآن نے کر دیا ہے،فیصلہ مصطفےٰ نے کر دیا ہے اور کوئی بھی رب اور رسول کے فیصلے کو رد کر سکتا نہیں ہے۔تمہاری مرضی،تمہاری مرضی،جیل میں رکھو،باہر چھوڑو،یہاں بھی بات وہی،وہاں بھی بات وہی (للکار ہے للکار ہے،شیر کی للکار ہے)

ہم نے آج تک وہی بات کی ہے جو کل کیا کرتے تھے۔

اور آئندہ وہی بات ہوگی جو کل تھی

اور جب تک زبان چلے گی بات یہی چلے گی،

جب تک دم میں دم ہے بات وہی ہوگی۔

امن وامان کا مسئلہ

جہاں تک بات ہے امن وامان کی،لاکھ مرتبہ تعاون کیا تھا کرتے ہیں اور کریں گے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صدیقؓ کی عظمت کا سودا کریں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا سودا کریں گے۔میں نے کہا ان کے کافر ہونے سے جھگڑا نہیں ہوتا، ملک میں ہندو رہتے ہیں......عیسائی رہتے ہیں......یہودی رہتے ہیں......سکھ رہتے ہیں۔جھگڑا ہوتا ہے؟نہیں......تو پھر ان سے کیوں ہوتا ہے؟ہندوؤں سے جھگڑا نہیں ہوتا ہے لیکن ہندوؤں میں جو راجپال بنتا ہے جھگڑا اس سے ہوتا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُر

مان نہ مان تیری مرضی،...... بھونکے گا تو زبان کھینچ لی جائے گی انشاء اللہ، بھونکنے نہیں دیا جائے گا اور ایسا قانون بنوا کر چھوڑیں گے کہ تیری زبان گدی سے کھینچ جائے اگر تو بھونکے ،...... اگر حکومت نے قانون بنایا تو مسئلہ آسان ہے نہ بنایا خود کھینچ لیں گے۔ مجھے گالیاں دو، برداشت ہوں گی ...... لیکن صدیق کو بھونکو گے نہیں برداشت ہوں گی۔ کھلی بات ہے مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو۔

ایک بات مولانا لدھیانوی موجود تھے جب میں نے ''قائد ملت جعفریہ'' کے سامنے یہ تین باتیں پیش کی تھیں بھری محفل میں...... مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو، تمہارے ایران میں آج بھی جواذان ہوتی ہے، تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ میں اس میں تبرا نہیں ہوتا،...... ''خلیفۃ بلافصل'' کا لفظ نہیں ہوتا تم کیوں کہتے ہو۔؟ کیونکہ اس کا معنیٰ یہ ہے ''خلیفہ بلافصل'' کا کہ حضور کے بعد بغیر فاصلے کے خلافت کا حق علیؓ کا ہے،

بنے ابوبکرؓ ہیں لیکن آپ کہتے ہیں، نہیں یہ حق علی کا ہے،
بیٹھے فاروق اعظمؓ ہیں آپ کہتے ہیں نہیں یہ حق علیؓ کا ہے۔
بیٹھے حضرت عثمانؓ ہیں لیکن تم کہتے ہو یہ حق حضرت علیؓ کا ہے۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا نا کہ جو بیٹھے ہیں وہ ظالم ہیں...... ناحق بیٹھے ہیں...... غاصب ہیں...... غلط بیٹھے ہیں۔

تم صدیق کو ظالم کہو گے...... ہم تمہیں کافر کہیں گے
اور اگر تمہیں بچنا ہے تو صدیقؓ کو ظالم کہنا چھوڑ دو۔

تم انہیں ظالم سمجھو، ہم تمہیں کافر سمجھیں گے، جھگڑا نہیں ہوگا، تم انہیں ظالم سمجھو، کافر ہو، تم ظالم نہیں کہو گے جھگڑا نہیں ہوگا، تم انہیں ظالم کہو گے ہم تمہیں کافر کہیں گے۔ کوئی مائی کا لعل نہیں روک سکتا۔

آؤ تیسری بات، وہ یہ کہ اگر تمہارے ہاں ماتم عبادت ہے میں تمہیں تمہاری عبادت سے نہیں روکتا' صرف شرارت نہ کرو۔ آپ سب کو بتلا رہا ہوں، آپ سب یاد کریں اور یہ آگے

پہنچائیں...... ہر فورم پر...... ہر محفل میں...... ہر میٹنگ میں...... ہر ڈیپارٹمنٹ میں اور ہر جگہ پر یہ بات پہنچنی چاہیے، ہر محفل میں...... ہر کمپنی میں یہ بات پہنچنی چاہیے کہ ہماری طرف سے کوئی شرارت نہیں، ہم ان کی عبادت بھی نہیں روکتے، کہتے ہیں جی! ہم اپنے آپ کو مارتے ہیں یہ کیوں ہم پر اعتراض کرتے ہیں یہ خواہ مخواہ ہماری عبادت بند کرانا چاہتے ہیں نہیں نہیں ہم تمہاری عبادت بند نہیں کرانا چاہتے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں تمہاری عبادت پر...... اپنے آپ کو مارتے ہو! ہمیں کیا اعتراض ہوگا؟ تم خنجر سے نہیں، پستول سے ماتم کرو، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تمہیں تمہاری عبادت سے نہیں، تمہاری شرارت سے روکتے ہیں اور شرارت کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دروازے پر نہ آؤ...... بس اپنے آپ کو مارو پیٹو، جو مرضی کرو، ہمارے دروازے پر نہ آؤ، ہماری مسجد، میری مسجد، میرا مدرسہ، میرا مکان، میرا گھر، میرے دروازے پر نہ آؤ اپنے گھر جو مرضی اپنے آپ کو مارتے رہو، مجھے کیا ہے؟ اب تم بتاؤ کہ تمہارے ہاں ماتم عبادت ہے یا میرے دروازے پر حاضری دینا عبادت ہے؟ یہ تھے سوالات کہ تین شرارتیں بند کردو ہماری طرف سے جو کچھ ہے وہ ری ایکشن ہے۔ ہماری طرف سے پہل نہیں ہوسکتی، شرارت نہیں ہوسکتی کیونکہ سنی سب کو مانتے ہیں۔ ہم سنی سب کو مانتے ہیں، سنی سپاہی بھی سب کو مانتا ہے، سنی عوام بھی سب کو مانتے ہیں، سنی علماء بھی سب کو مانتے ہیں جب سب کو مانتے ہیں تو شرارت کیسے ہوگی شرارت یہ ہوتی ہے کہ تم مانتے بھی نہیں ہو پھر بھونکتے ہو، جب تم گستاخی کرتے ہو، مسلمانوں کو جوش آتا ہے، پھر اشتعال پھیلتا ہے اور یہ جوتا اتارتے ہیں، تم بھونکتے ہو یہ جوتا اتارتے ہیں، جھگڑا یہاں سے ہوتا ہے۔ نہ بھونکو! گستاخی نہ کرو!' تم گستاخی نہیں کروگے تو یہ جوتا نہیں اٹھائیں گے۔ جھگڑا نہیں ہوگا اور حکومت سے کہتا ہوں کہ میرا جوتا اتارنے سے پہلے تم انہیں قانون کے شکنجے میں پکڑلو کوئی بھی جھگڑا نہیں ہوگا۔

مجھے تو تب جوتا اتارنا پڑے گا تاکہ جب تمہارے غیور نہ دیکھوں۔ جب ایک گستاخی کرتا ہے اور قانون اسے پکڑ لیتا ہے تو مجھے پھر ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ یہ سارا کچھ، جو کچھ ہو رہا ہے، تخریب کاری ہو، دہشت گردی ہو، منافرت کا اتنے درجے پر پہنچنا ہو یہ حکومت کی فرض ناشناسی کی وجہ سے ہے۔ اگر حکومت قاتل کو پکڑ لیتی، حکومت مسجد میں نماز پڑھنے والوں اور قرآن

پڑھنے والے بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں کو پکڑ لیتی اگر حکومت قرآن جلانے والوں کو پکڑ لیتی۔ اگر حکومت صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کو بھونکنے والوں کو پکڑ لیتی اور انہیں خود سزا دیتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا۔ بہر حال یہ تین باتیں ہیں، ہم نے کہا (۱) مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو۔ (۲) وہ اذان دو جو تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ ایران میں دی جاتی ہے اور (۳) ماتم اگر تمہارے یہاں عبادت ہے تو بڑے شوق سے کرو لیکن ہمارے دروازے پر نہ آؤ،...... روڈ بلاک نہ کرو،...... ساری حکومت کو پریشان نہ کرو،...... بازاروں کو بند نہ کرو۔

اپنی مرضی سے اپنے گھر میں پیٹتے کوٹتے رہو۔ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، یہ گالیاں ہیں؟ (نہیں) مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو یہ گالیاں ہیں (نہیں) جو تمہاری اپنی اسٹیٹ سے اذان آئی ہے وہ دو۔ یہ گالی ہے؟ (نہیں) اور تمہاری اگر عبادت ہے تو بڑے شوق سے کرو، ہمارے دروازے پر نہ آؤ۔

جب ہم قرآن لے کر تمہارے دروازے پر نہیں آسکتے،...... تم خنجر لے کر ہمارے دروازے پر کیوں آتے ہو؟

جب ہم تمہارے دروازے پہ آکر نماز نہیں پڑھ سکتے...... تم ہمارے دروازے پر آکر مشرکانہ نعرے کیوں لگاؤ۔ یہ گالی ہے؟ لیکن ساجد نقوی نے کہا کہ ابھی نہیں دوسرے اجلاس میں پھر جواب دیں گے۔ میں نے کہا یہ پھر نہیں آئیں گے اور وہی ہوا...... یا تو ہفتے میں اجلاس رکھا جا رہا تھا یا پھر کہاں سات آٹھ اپریل اور آج یہ پندرہ جولائی۔ یہاں تک اجلاس دکھائی نہیں دیا آئندہ بھی دور دور تک دکھائی نہیں دیتا۔ کہتے ہیں ہم نہیں آئیں گے۔ کیوں؟ کہتے ہیں ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ یہ لفظ ہلکا نہیں ہے

اگر باپ کہے بیٹوں سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں تو کیا مطلب ہوتا ہے؟

لیڈر کہے پارٹی سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں تو کیا مطلب ہوتا ہے؟ یہ قتل و قتال پر اکسانا' اشتعال دلانا، تا کہ پھر قتل و غارت شروع ہو جائے تا کہ توجہ حکومت کی قانون سازی سے ہٹ جائے،

بہر حال میں واضح کہتا ہوں کہ تمہارا فریب، دجل، دھوکا، جھوٹ، شیطنت، منافقت

واضح ہو چکی ہے اور پیغمبر ﷺ کی جماعت پر بھونکنے والو! اب تمہارا کفر نہیں چھپے گا اور اب تمہارا دجل نہیں چھپے گا۔ قوم بھی تمہیں پہچان چکی ہے۔ الحمد للہ اب حکومت بھی تمہیں پہچان چکی ہے۔ اپنے تمام احباب کو، آپ کو، استقامت پر، جرأت پر، محنت پر، غیرت پر، ہمت پر، مولانا محمد اعظم طارق کی آزادی پر مبارک دیتا ہوں۔ اسی طرح آپ نے ہمت کا مظاہرہ ہمیشہ کیا تو آپ کی منزل دور نہیں ہے۔ ان شاء اللہ اس ملک میں نظام خلافت راشدہ نافذ ہو کر رہے گا۔ لیکن آپ وعدہ کریں کہ آپ کو حکومت مل جائے تو آپ نظام مصطفیٰ، نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے؟ (انشاء اللہ)

وقت دیکھو، ٹائم دیکھو اور اس ٹائم کا بھی خیال کرو، رب کی رحمت بھی متوجہ ہے، فرشتے بھی متوجہ ہیں۔ جھوٹا وعدہ نہ کرنا اگر آپ کو حکومت ملے، خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو گے؟

ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کریں کہ اگر ملک پہ حکومت مل جائے تو ملک پہ نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے؟ (انشاء اللہ) اگر آپ میں سے کسی کو صوبے پہ حکومت ملتی ہے۔ وہ صوبے پہ نافذ کرے گا (انشاء اللہ) آپ میں سے کسی کو ضلعے پہ حکومت ملتی ہے وہ ضلعے پہ نافذ کرے گا؟ (انشاء اللہ) آپ میں سے کسی کو گھر پہ حکومت ملی ہے وہ گھر پہ نافذ کرے گا؟ (انشاء اللہ) تو آج سے جہاں پہ آپ کو حکومت ملے، اپنی اپنی جان پہ تمہیں حکومت ملی ہوئی ہے اگر سچے ہو تو آج سے تمہاری جان پہ نظام مصطفیٰ ہونا چاہیے۔ (انشاء اللہ) سارے ہاتھ بلند رکھنا۔ اللہ گواہ رہنا اور توفیق دینا۔ شیطان بڑا مکار ہے وہ روکے گا یا اللہ تو توفیق دینا۔ میرے دوست میں عرض کر رہا ہوں آپ سچے بنیں، پکے بنیں، محنت کریں، ہمت کریں جرات کریں، جہاں جہاں تمہارا حکم چلتا جائے وہاں وہاں نظام مصطفیٰ، نظام خلافت راشدہ نافذ کرتے جایئے انشاء اللہ العزیز کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی آپ کے قدم نہ چومے۔ بس اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔

وَ آخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ٥

پیغمبر انقلاب ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطیّبینَ الطّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهدِیّینَ ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدآئِهِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیهُ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنَ ٥ یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَه' سُبُلَ السَّلاَمِ ٥ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلاَ فَخر اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْبَشَرِ ﷺ ٥ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلَه' النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

پیغمبر انقلاب ﷺ

محمدؐ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے
محمدؐ سے جس کو محبت نہیں ہے
سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہیں ہے
بھٹکتا رہا ہے، بھٹکتا رہے گا
محمدؐ سے جس کو عقیدت نہیں ہے

واجب الاحترام علماء کرام! سپاہ صحابہ کراچی کے غیور جیالے ساتھیو اور معزز سامعین عظام۔ آج 1993ء کے اگست کی 30 تاریخ گزری ہے اور ۱۴۱۴ھ کے ماہ مبارک ربیع الاول کی بارہویں شب ہے۔ یہاں اللہ پاک کے فضل و کرم سے کراچی کے اس اہم مقام برنس روڈ پر پیغمبر انقلاب کانفرنس میں ہم اور آپ سب شریک ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کی حاضری کو قبول و منظور فرمائے! عزیزان گرامی قدر! آج کی اس کانفرنس کا عنوان ہے "پیغمبر انقلاب ﷺ"

انقلاب کا آسان مفہوم

انقلاب کا آسان مفہوم عرض کروں، پیغمبر انقلاب کا جو لفظ ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ پیغمبر ﷺ...... کہ جن کی تشریف آوری سے دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف

آوری نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔

فرمان حق سبحانہ وتعالیٰ ہے کہ پہلے کا نقشہ یہ تھا۔

وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ○

پہلے لوگ گمراہی میں، ضلالت میں گھرے ہوئے تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ.

یہ کام کرنے کہ..... اندھیروں سے نکال کر مخلوق خدا کو روشنی میں لائیں۔ پہلے کئی اندھیروں میں مخلوق خدا گھری ہوئی تھی جہل کا اندھیرا تھا، کفر کا اندھیرا تھا، ظلم کا اندھیرا تھا، شرک کا اندھیرا تھا، ہر برائی، ہر گندگی کا اندھیرا تھا، اور جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ایک روشنی کی کرن بن کر اس دنیا میں رونما ہوئے۔ اللہ پاک نے دو انتظام فرمائے۔ ان اندھیروں کو ختم کرنے کے لیے۔

۱۔ اللہ پاک نے ایک تو اپنی کتاب نازل فرمائی۔

۲۔ حضور انور ﷺ کی ذات کو بھیجا۔

وہ کتاب قرآن مجید ہے، جس کے ذریعے سے اللہ پاک نے انسانوں کو اندھیروں سے نکالا ہے۔ لیکن اس کتاب کو اندھیروں میں نہیں پڑھا جا سکتا تھا، اس کتاب کو اندھیروں میں نہیں سمجھا جا سکتا تھا، بظاہر معجزانہ صورت بھی تھی، کہ قرآن پاک مدون مکتوب شکل میں، ایک کتاب کی شکل میں، فرشتوں کے جمگھٹ میں نازل ہوتا، اور کچھ لکھا ہوتا، بظاہر یہ صورت زیادہ مؤثر نظر آ رہی ہے، لیکن خداوند عالم کو یہ صورت پسند نہیں آئی، اور خداوند عالم کو یہ بات پسند آئی اور یہی بات صحیح معلوم ہوئی کہ کتاب ہو تو کتاب کے ساتھ معلم ضرور ہو۔ وہ کتاب پڑھی جائے تو اس کے لیے پہلے روشنی کا بندوبست ہو۔

کتاب پڑھنے کیلئے روشنی کی ضرورت

میرے عزیزو! کتاب جب بھی آپ پڑھتے ہیں اندھیرے میں کتاب آپ کبھی نہیں کھولیں گے۔ آپ پہلے روشنی کریں گے، لائٹ جلائیں گے، چراغ جلائیں گے اور اس کے بعد

کتاب کھولیں گے۔ خداوند عالم نے بھی یہی بندوبست فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنے کے لیے، قرآن عظیم سمجھنے کے لیے، خداوندی کتاب کو سمجھنے کے لیے بھی ایک روشنی چاہئے، میرے عزیزو! ان ظاہر آنکھوں کو، کتاب ظاہری کو پڑھنے کے لیے اس روشنی کی ضرورت ہے، سورج کی روشنی کی ضرورت ہے، لائٹ کی ضرورت ہے، لیکن دل کی آنکھوں کو ہدایت دینے کے لیے اور سمجھنے، پڑھنے کے لیے...... باطنی روشنی کی ضرورت ہے...... اندر والی روشنی کی ضرورت ہے...... اور وہ روشنی، نور نبوت ہے...... اللہ پاک نے پہلے نبوت والی روشنی بھیجی...... پہلے نور نبوت بھیجا...... پہلے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ فرمایا...... پہلے مصطفائے کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا،...... فرمایا اب روشنی ہوگئی ہے، بعد میں قرآن نازل فرمایا، کہ قانون قرآن میں ہوگا...... اور وہ تمہیں پڑھنا اور سمجھنا محمدؐ کے نور نبوت پر ہوگا۔

مصطفےٰ ﷺ کا عمل

قرآن کہے گا کہ اپنے رب کو مصیبتوں میں پکارو، قرآن کہے گا کہ مصیبت آئے تو اپنے رب کو پکارو۔ اور مصطفےٰ ﷺ پکار کے دکھائیں گے، اور میدان بدر ہوگا۔ اسباب ظاہر نہیں ہوں گے، سربسجود ہو کر عمل کر کے دکھائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا، رب کو پکارنا ہے، محمد عربی عمل کر کے دکھائیں گے، قرآن کہے گا......

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ.

کہ کسی کے سامنے جھکنا نہیں ہے، اگر جبین نیاز کو جھکانا ہے تو ذوالجلال کے سامنے جھکانا ہے، مصطفائے کریم ﷺ اللہ کی اس وحدت کا عملی ثبوت پیش کریں گے، قرآن کریم کہے گا کہ لَا يَنْفَعُ وَلَا يَضُرُّ

خدا کے سوا کوئی بھی نفع نہیں دیتا، نقصان نہیں دیتا،

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ.

کہ اللہ کے سوا کوئی مصیبتیں نہیں ٹالتا...... اللہ کے سوا کوئی حاجت روا مشکل کشا نہیں ہوتا، مصطفائے کریم ﷺ اس کا عملی ثبوت پیش کریں گے۔

قرآن کہے گا، نماز قائم کرو...... مصطفیٰ نماز قائم کر کے دکھائیں گے۔
قرآن کہے گا، روزہ رکھو مصطفیٰ روزہ رکھ کے دکھائیں گے۔
قرآن کہے گا حج کرو...... مصطفیٰ حج کر کے دکھائیں گے۔
قرآن کہے گا، اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کو قربان کرو، مصطفیٰ قربانیاں دے کر دکھلائیں گے۔

قرآن کہے گا...... اپنے ساتھیوں کو قربان کردو...... مصطفیٰ قربان کر کے دکھائیں گے۔
قرآن کہے گا...... اللہ کی راہ میں اپنے گھر کو قربان کردو...... مصطفیٰ کر کے دکھائیں گے۔
قرآن کہے گا۔ قُوْلُوْ لِلنَّاسِ حُسْنًا...... مصطفیٰ حسن اخلاق پیش کریں گے، حسن معاشرت پیش کریں گے،
قرآن پاک علم ہوگا، مصطفیٰ عمل ہوں گے،
قرآن پاک علم ہوگا، مصطفیٰ معلم ہوں گے،
قرآن پاک جو کہے گا...... اس کی عملی صورت نور نبوت ہوگا۔
میرے دوستو! حضور اکرم ﷺ آئے...... اللہ نے فرمایا:
قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ
لوگو! اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے۔
اور کتاب مبین آ گئی ہے۔ اب...... اس روشنی پر اس کتاب کو پڑھو! اگر قرآن کہتا "وَ اَقِيْمُو الصَّلٰوةَ" (نماز قائم کرو) تمہیں پتہ نہ چلتا کہ وہ کس طرح! حضور پاک ﷺ کی طرف دیکھ لیجئے تمہیں پتہ چل جائے گا۔
قرآن کہتا "قُوْلُوْ لِلنَّاسِ حُسْناً"...... تو آپ (لوگوں کی طرف دیکھ کر) کہتے...... اس کی طرح؟ اس کی طرح؟ لیکن حضور کی طرف دیکھ لو۔
"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَه"
قرآن جو کچھ کہتا جائے اس کو سمجھتے جاؤ محمد عربی ﷺ کی روشنی میں۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے۔

سب لوگ مسلمان کیوں نہ ہوئے؟

میرے دوستو! اب سوال یہ ہے کہ کفر کا اندھیرا ہے اور ایمان کی روشنی ہے۔ حضورؐ کے آنے کے بعد بھی لوگ کافر کیوں رہے؟ جب حضورؐ آئے تو اس کے بعد بھی کئی لوگ کافر رہے یا سارے مسلمان ہو گئے؟ کئی لوگ کافر رہے نا؟

میرے بھائی روشنی کا کام کیا ہے؟ جب تک روشنی نہ ہو' تب تک اندھیرے میں سب کے سب برابر نظر آتے ہیں۔ اور جب روشنی آ جاتی ہے تو پھر ہر ایک کا اصلی رنگ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کمرے میں اندھیرا ہو' دیواروں کا رنگ سفید ہے، کتاب کا رنگ سفید ہے اور آپ کے کپڑوں کا رنگ سبز ہے، کسی کپڑے کا رنگ زرد ہے۔ کمرے کے اندر بلب بند ہے، رات کا ٹائم ہے، دروازہ بند ہے، اندھیرے میں کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ کس چیز کا رنگ کیا ہے، کس چیز کا رنگ کیا ہے۔ دیوار بھی کالی نظر آتی ہے، کپڑوں کا رنگ بھی کالا نظر آتا ہے۔ ہر چیز...... کسی کا اصلی رنگ معلوم نہیں ہوتا۔ بلب جلا دو، ٹیوب لائٹ جلا دو، روشنی کا بندوبست کر دو...... پھر کیا ہو گا؟ ......وہ کالے کپڑے سفید نہیں ہو جائیں گے، لیکن ہر ایک کا رنگ اصلی ظاہر ہو جائے گا۔

اللہ پاک نے کئی لوگوں کو جنت کے لیے پیدا فرمایا، کئی لوگوں کو جہنم کے لیے پیدا فرمایا، حضور تشریف نہیں لائے تھے اندھیرا تھا، جنتی' جہنمی میں کوئی تمیز نہیں تھی۔ حضور تشریف نہیں لائے ......حضور سے پہلے ابوبکرؓ بھی موجود ہے، ابولہب بھی موجود ہے، حضور پاک ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے ابوبکر بھی موجود ہے، ابولہب بھی موجود ہے۔ لیکن کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جنتی کون ہے، جہنمی کون ہے، سچا کون ہے، جھوٹا کون ہے، جب حضور پاک ﷺ اعلان نبوت فرماتے ہیں اور نور نبوت نے اپنی روشنیاں پھیلانی شروع کر دیں، معلوم ہو گیا، دنیا کے سامنے اصلی رنگ کھل آیا۔ پتہ چل گیا کہ......

ابوبکر صدیقؓ ہے......ابولہب زندیق ہے۔
ابوبکر سچا ہے......ابولہب جھوٹا ہے،
ابوبکر وفادار ہے، ابولہب غدار ہے،
ابوبکر جنتی ہے ابولہب جہنمی ہے،

ہر ایک کا اصلی رنگ نظر آ گیا۔ روشنی کا کام یہی ہوتا ہے اور اللہ پاک نے واضح طور پر فرمایا کہ ہدایت کا راستہ کون سا ہے، گمراہی کا راستہ کون سا ہے، اسی کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ.

میرے دوستو! حضور اکرم ﷺ جوں تشریف لے آئے، کفر کے اندھیرے ظلم کے اندھیرے، شرک کے اندھیرے ٹوٹ گئے اور روشنی آئی۔ اللہ پاک جل جلالہ کی رضا کے راستے معلوم ہوئے، اب حضور ک کا مشن یہی تھا، جو قرآن نے بتایا۔

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانا، حضور کا مشن یہی تھا۔

يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ

حضور پاک ﷺ کے سامنے حق و باطل کو واضح کرنے آئے تھے۔ درجہ خداوند عالم نے اتنا عطا فرمایا کہ جتنے انبیاء پہلے آئے، وہ سب کے سب محمد ﷺ کے تشریف لے آنے کی صورت میں سب کے سب مقتدی بنیں گے، امامت...... حق مصطفیٰ کا ہوگا۔ یہ اللہ نے درجہ دیا اور کام یہ دیا، مشن یہ دیا کہ حق اور باطل کو واضح کرنا ہے۔ یہ حضور پاک ﷺ کا مقصد بعثت ہے۔ مقصد ولادت ہے۔

میلاد کے معانی

سنو! ولادت کا معنی ہے "پیدا ہونا" میلاد کا معنی ہے "پیدا ہونا" ہر کوئی مانتا ہے، میلاد کا منکر دنیا میں کوئی بھی نہیں۔ پوری دنیا میں کوئی نہیں نہ کافر، نہ مسلمان! کھولو دنیا کی کوئی لغت، کوئی ڈکشنری۔ میلاد کا معنی ہے، پیدا کرنا! اس کا منکر کوئی نہیں۔

میلاد کو ابوبکرؓ نے بھی مانا، ابوجہل نے بھی مانا، ابولہب نے بھی مانا، سب نے مانا۔ آج کسی سکھ سے پوچھ لو کہ محمد بن عبداللہ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے؟ سکھ بھی مانتا ہے، یہودی بھی مانتا ہے، عیسائی بھی مانتا ہے۔ ہندو بھی مانتا ہے، سب کے سب میلاد کو مانتے ہیں، حضور کی پیدائش کو مانتے ہیں۔ کوئی انکار نہیں کرتا، آ کر بات جو رکتی وہ مقصد میلاد پر۔ بات جو آ کر رکتی ہے میلاد پر

کہ حضور پیدا تو ہوئے، پیدائش تو ہوئی، اللہ نے پیدا تو فرمایا، کیوں؟...... بات ہے یہ! پیدا ہوئے ابولہب نے بھی کہا کہ ہاں میرے بھائی کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابو جہل نے بھی مان لیا کہ عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہو گیا ہے۔ سکھوں، یہودیوں نے بھی مانا کہ عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ تو میرے بھائیو! پیدا اس لیے کیا ہے کہ:

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّور

لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں

اور درجہ یہ دیا ہے، عملی ثبوت، عملی نمونہ بیت المقدس میں شب معراج دیکھ لو۔ ساری کائنات میں سے افضل ترین جماعت انبیاء کرام ہیں اور وہ سب کے سب صفوں میں مقتدی بنے ہوئے ہیں اور امامت مصطفیٰ فرما رہے ہیں۔ یہ بنا کر بھیجا...... وہ مقصد دے کر بھیجا۔ اب ساری کائنات میں حضور پاک کا ہم رتبہ، ہم درجہ، ہمسر نہ پہلے خدا نے پیدا کیا اور نہ بعد میں کسی نے ہونا ہے۔

مقصد میلاد

میرے دوستو! جو کوئی مقصد میلاد کو نہ مانے، وہ میلاد لاکھ مرتبہ مانے' کچھ نہیں ہوتا۔ ابو لہب نے مان لیا کہ حضور ﷺ پیدا ہو گئے ہیں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی منزل پر پہنچ کر اعلان فرماتے ہیں سب سے پہلے توحید کا دشمن ابولہب تھا، سب سے پہلے توحید پر اٹیک کرنے والا ابولہب تھا، اور اس نے حضور کی میلاد پر اپنی لونڈی کو آزاد کیا، جشن بھی کیا تھا اور توحید کا بھی انکار کیا۔ مجھے بتاؤ! اسے کوئی فائدہ ہوا یا دونوں جہان تباہ ہوئے؟

میرے دوستو! آ کر بات رکی مقصد میلاد پر...... مقصد میلاد ہے حق و باطل کو واضح کرنا ! تو حضور اکرم ﷺ اس مقصد میں کامیاب ہوئے یا ناکام ہوئے؟ کامیاب ہوئے نا! اور جو کوئی حضورؐ کو اپنے مقصد میں ناکام کہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟ کافر! ایجنسیوں والو، سی آئی ڈی کے دوستو! انتظامیہ والو میں اس ذمہ دار اسٹیج پر ذمہ دار حیثیت میں کھڑا ہوں اور یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، اس کتاب کا نام ہے ''اتحاد و یک جہتی'' یہ اس کے اوپر فوٹو لگا ہوا ہے کہ یہ الفاظ جس کے ہیں، یہ اس کا فوٹو ہے۔ یہ کون ہے؟ خمینی ہے نا! یہ نام لکھا ہوا ہے، حضرت آیت اللہ العظمیٰ،

روح اللہ امام خمینی۔

یہ خمینی کا فوٹو اوپر موجود ہے اور سنو سنو سنو! کراچی والو اس کتاب کے صفحہ نمبر 15 پر لکھا ہوا ہے، اللہ پاک نے جتنے بھی نبی بھیجے ان میں سے ایک نبی بھی کامیاب نہ ہو سکا، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ بھی اپنے مقصد میں، اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے۔

توجہ! توجہ! خداوند عالم نے جو فرمایا۔ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا○

خدا نے جو فرمایا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا○

خدا نے جو فرمایا۔ اِنَّ ذَالِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْعَظِیْم○

خداوند عالم نے تو حضورؐ کے غلاموں کے لیے فرمادیا۔ اُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْن○

ہاں ہاں! لیکن یہ کہتا ہے حضورؐ خود بھی کامیاب نہ ہوئے۔ توجہ اور یہ وہ کتاب ہے میرے سامنے جس کے اوپر نام لکھا ہوا ہے "صحیفہ انقلاب" اور اس کے ہر صفحے کے اوپر خمینی کا فوٹو موجود ہے۔ یہ کتاب خمینی نے مرتے وقت لکھی تھی، اس کو سیل کر کے رکھا تھا' اور خمینی کے مرنے کے بعد کھولی گئی، اس کتاب میں لکھا حضور کامیاب نہیں ہوئے، اس کتاب میں کہتا ہے "میں کامیاب ہوں"

خمینی پہ لعنت ۔۔۔۔۔۔۔ بے شمار

توجہ! توجہ! انتظامیہ والو نوٹ کرو، افسرو! نوٹ کرو! حکمرانو نوٹ کرو، یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے اس کا نام صحیفہ انقلاب ہے۔ یہ خمینی کا وصیت نامہ ہے اور اس وصیت نامے میں کھلے الفاظ میں وہ دعویٰ کرتا ہے اور کیا دعویٰ کرتا ہے؟...... توجہ سے سنو! میرے نبیؐ کو اللہ نے جو فوج دی' اللہ نے فرمایا۔ اُولٰئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوْن○

میرے نبیؐ کو اللہ نے جو فوج دی، اللہ نے فرمایا۔ اُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

میرے نبی کو اللہ نے جو حکم دیا فوج دی، اللہ نے فرمایا۔ اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْن○

میرے نبی کو اللہ نے جو فوج دی' اللہ نے فرمایا۔ کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص○

لیکن یہ کہتا ہے۔" جو فوج میں نے بنائی ہے، جو فوج مجھے ملی ہے...... ایسی فوج محمد عربی ﷺ کو بھی نہیں ملی۔"

آخر! میں اسے اسلام کا ہیرو مان لوں' جو میرے نبی کو نا کام کہے۔ سنو! سنو! جو میرے نبی کی اتنی توہین کرے میں کیسے اسے اسلام کا ہیرو مان لوں؟

اور حضور انورﷺ کی ذات گرامی کو تو اللہ تعالیٰ نے اتنا نوازا کہ اعلان فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ.

کہ محمد عربیﷺ خاتم النبیین ہیں، محمد عربیﷺ کے تشریف لانے کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں، کوئی گنجائش نہیں۔ حضورؐ کے اعلان نبوت کے بعد کوئی بھی مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔ مرزائی کافر ہیں' مسلمان ہیں؟ کافر ہیں نا! کیوں کافر ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد گھسیٹی کا بیٹا غلام احمد گورداسپوری...... وہ نبوت کے مقام پر پہنچ گیا۔ کتنوں کے لیے کہا؟ ایک کے لیے! کہ یہ ایک غلام احمد قادیانی نبوت کے درجے تک پہنچ گیا۔ تو اس کہنے کی وجہ سے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔

قادنیوں کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی ہے یا یہ شرعی مسئلہ ہے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا پھر غلام احمد قادیانی کے لیے کہے تب بھی، لیکن اگر کسی بزرگ کے لیے، کسی ولی کے لیے، کسی اللہ والے کے لیے کہے تب بھی۔

اگر کوئی کہتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نبوت کے درجے پر پہنچ گئے تو ایسا شخص مسلمان رہے گا؟ نہیں! کیا ہو جائے گا؟ کافر!

اگر کوئی کہے کہ اماا عظم ابوحنیفہ نبوت کے درجے پر پہنچ گئے تو ایسا کہنے والا شخص...... کافر ہے!

اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوھریرہؓ یا حضرت جابرؓ نبوت کے مقام پر پہنچ گئے تو ایسے کہنے والا کافر ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت حسن یا حضرت حسین مقام نبوت پر پہنچ گئے تو ایسے کہنے والا...... کافر ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت علیؓ یا حضرت عثمانؓ یا حضرت فاروق اعظمؓ یا حضرت ابوبکر

صدیقؓ مقام نبوت پر پہنچ گئے...... تو ایسا کہنے والا...... کافر ہو جائے گا۔

او ئے حضور پاک ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد تو خداوند کا اعلان ہے کہ:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

محمد عربی ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد کوئی مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔

یہ بات پکی ہے نا؟ "حکومت اسلامی" یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ توجہ! آؤ اگر قادیانیوں نے کہا کہ مقام نبوت تک پہنچا کوئی ایک شخص...... ایک کو پہنچانے والے ہو گئے کافر؟ اور اگر کوئی کسی دوسرے کے لیے کہہ دے، ابو بکرؓ کے لیے کہہ دے کہ ابو بکر صدیق اکبرؓ بھی مقام نبوت تک پہنچے ہوئے تھے...... اور وہی مقام تھا جو نبی کا مقام تھا۔ ابو بکرؓ نبیوں کے برابر ہیں۔ تو ایسے کہنے والا شخص مسلمان رہے گا؟ (نہیں)۔ پھر سنو! یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے "حکومت اسلامی" اور اس کا لکھنے والا وہی خمینی ہے، اس کتاب کے صفحہ 40 پر یہ خمینی لکھتا ہے کہ ایک نہیں، دو نہیں، پانچ نہیں دس نہیں بلکہ ہمارے جتنے امام ہیں (حضورؐ کے بعد پیدا ہونے والے) ان سب کا درجہ، سارے نبیوں سے اوپر ہے۔ اور کوئی نبی کوئی رسول ان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

کراچی کے دوستو! اگر قادیانی ایک آدمی کو نبوت کے درجے پر پہنچاتا ہے تو قادیانی کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے، واجب القتل ہے، جو شخص بارہ تیرہ اشخاص کے لیے یہ عقیدہ رکھے کہ نہ صرف نبوت کے مقام پر پہنچے...... بلکہ نبوت و رسالت سے بھی ان کا درجہ اوپر ہے۔ تو میں کیوں نہ کہوں کہ قادیانی سے بارہ تیرہ گنا بڑا کافر یہ ہے، قادیانی کافر ہے، تو یہ کالا کافر ہے، قادیانی کافر ہے، تو یہ بدترین کافر ہے۔

توجہ! توجہ! میرے دوستو! حضور پاک ﷺ کی گستاخی کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ کچھ ہو جائے اور یہ صرف میں نے نہیں کہا کہ شیعہ مسئلہ امامت میں ختم نبوت کا منکر ہے۔ تفہیمات الٰہیہ کھول کر دیکھیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی لکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا مشن

تو میں نے عرض کیا کہ اللہ نے حضور پاک ﷺ کو مشن یہ دیا کہ حق اور باطل میں تفریق ہو، حق ظاہر ہو جائے، باطل ظاہر ہو جائے اور درجہ یہ دیا کہ سارے نبی، سارے رسول اللہ نے ان

کے مقتدی بنائے۔

حضور پاک ﷺ کا درجہ یہ ہے کہ اللہ تو اللہ ہے، مخلوق میں حضورؐ کے برابر نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ تو میرے دوستو! مجھے آپ یہ بتائیں، علماء بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے کہ حضور کے برابر کوئی دوسرا ہے؟ حضور کے برابر کوئی ہوا ہے؟ ہوسکتا ہے؟ ہوگا؟ ہونے والا ہے؟ نہیں! اللہ نے نہ پہلے کسی کو بنایا نہ آئندہ بنائے گا۔ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے لیکن نہیں بنایا، نہیں بنائے گا۔

میرے دوستو! آج کوئی نمازیں پڑھے، روزے رکھے، حج کرے، قرآن کی تلاوت کرے، ذکراذکار کرے...... کتنی محنت کرے...... وہ حضورؐ کے غلاموں کا غلام تو بن سکتا ہے۔ حضورؐ کے برابر...... نہیں بن سکتا۔ جو کوئی بدمعاش یہ کہے کہ آج بھی محمد عربی ﷺ کا درجہ کوئی پا سکتا ہے، مجھے بتاؤ وہ مسلمان رہے گا؟ نہیں۔ یہ برہان متعہ اور منہاج الصادقین شیعہ کی دو کتابیں میرے ہاتھ میں ہیں۔ منہاج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 اور برہان متعہ صفحہ نمبر 52 پر واضح الفاظ میں لکھا ہے سنو! نوٹ کرو۔ لکھا ہے کہ آج بھی شیعہ محمد رسول اللہ ﷺ کے درجے پر پہنچ سکتا ہے... ، پھر نماز سے نہیں، روزوں سے نہیں، قرآن پڑھ کر نہیں، تلاوت کر کے نہیں، ذکر کر کے نہیں ، بیت اللہ کا طواف کر کے نہیں، لکھا ہے" چار مرتبہ جو متعہ کرے...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ ؐ کے برابر ہے"

میرے دوستو! یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ شیعو! شیعو! سنو! اگر تمہارے اندر کوئی بھی اپنے آپ کو اپنی ماں کا حلالی بیٹا سمجھتا ہے۔ (میں تو تمہیں نہیں سمجھتا) جذبات میں نہیں تحقیق سے کہہ رہا ہوں، جس مذہب میں ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ زنا جائز ہو...... وہاں کوئی حلالی بچہ ممکن ہے؟ (نہیں)

شیعہ کا علامہ نوبختی لکھتا ہے کہ مفوضہ (شیعہ کا ایک فرقہ ہے مفوضہ) جو مفوضہ ہیں ان کے مذہب میں ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا، شادی کرنا جائز ہے۔ توجہ! توجہ لکھا ہے کہ مرد مرد سے شادی کرسکتا ہے۔ مفوضہ فرقے کے ہاں۔

اب یہ مفوضہ فرقہ کون سی بلا ہے؟ "من لا یحضرہ الفقیہہ" جلد اول باب الاذان میں

لکھا کہ مفوضہ فرقہ وہ ہے جو اذان میں "اشهدان علیاً ولی الله" کہتا ہے۔اب مجھے بتاؤ کہ کراچی کا شیعہ اذان میں "اشهدان علیاً ولی الله" کہتا ہے کہ نہیں؟ کہتا ہے، تو یہ مفوضہ ہوا نہ ہوا۔ یہ مفوضہ ہوا تو نوبختی شیعہ خود لکھتا ہے کہ ان کے ہاں ماں، بہن، بیٹی سے شادی جائز ہے اور مرد، مرد سے شادی کر سکتا ہے۔ اس لیے میں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا لیکن اگر کوئی شیعہ اپنے آپ کو حلالی سمجھتا ہے تو وہ مجھے عدالت میں چیلنج کرے اور اگر عدالت میں میں یہ حوالہ ثابت نہ کر سکوں، عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ اور آج پہلی بار نہیں ملتان میں، پشاور میں، لاہور میں، راولپنڈی میں، کراچی میں کئی بار میں یہ چیلنج دے چکا ہوں، شیعہ کو نہ جرأت ہوئی ہے اور نہ آئندہ جرأت ہوگی۔ یہ گولی لے کر پیچھے آ سکتا ہے، یہ چور کتے والا حملہ کر سکتا ہے، لیکن اسے اپنے کرتوت معلوم ہیں، کبھی وہ عدالت میں میرا سامنا نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ

جب عدالت میں نہیں آتا...... پھر ذرا سوچو! اس نے کیا لکھا کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے...... جو بازار حسن کا سنگار بنی ہوئی ہیں، بازار حسن کی زینت بنی ہوئی ہیں...... جو ہیرا منڈی کو سجائے ہوئے بیٹھی ہیں۔ عورتیں...... انہوں نے کتنی کتنی بار متعہ کیا ہوگا؟ ہزاروں بار کیا ہوگا نا؟ اور یہ کیا کہتا ہے...... جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے......

اب کراچی والو سوچو! جو مذہب میرے نبی کو چکلے کی رنڈی سے کمتر بنائے...... میں کس منہ سے اسے مسلمان مانوں۔ اوئے حکومت بے نظیر کی ہو، حکومت نواز شریف کی ہو، حکومت جام کی ہو، حکومت معین قریشی کی ہو، کوئی ہو، کوئی نہیں روک سکتا...... شیعہ کل بھی کافر تھا، شیعہ آج بھی کافر ہے۔ جس کو جلن ہوتی ہو، اگر شیعہ یہ جرأت نہیں کرتے تو جسے جلن ہوتی ہے، جو ہمیں دہشت گرد کہتا ہے، جو ہمیں سخت کہتا ہے، تشدد پسند کہتا ہے، کوئی سنی ہی یہ دعویٰ کر دے...... اور نہیں، حکومت اپنی طرف سے دعویٰ دائر کرے اور اس طرح ریفرنس بنائے کہ یہ مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں، یہ باتیں سچی نہیں ہیں، شیعہ کتابوں میں نہیں ہیں، یہ جھوٹی باتیں کر کے ملک میں فساد اور بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ اگر عدالت میں یہ کتابیں ثابت نہ کر دیں...... ہماری سزا

گولی......اور اگر یہ کتابیں عدالت میں پیش ہوتی ہیں، علی مدن شاہ یہ مقدمہ دائر کرے اور میں بحیثیت جوابدار کے پیش ہوں، اگر یہ باتیں ثابت نہ کروں مجھے گولی سے اڑا دو، اگر یہ باتیں ثابت ہیں تو عدالت کو وہیں فیصلہ دینا پڑے گا کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ اور اپنے تجربے کی بناء پر پیشین گوئی کے طور پر یہ کہتا ہوں کہ یہ نہ ان سے کل ہوا، آج ہوگا، نہ کل ہوگا، نہ ہوا ہے، نہ ہوگا۔ بالکل نہیں ہوگا۔

یہ کہیں گے جی فرقہ واریت، جناب یہ، جناب وہ، کچھ نہیں آگ لگاؤ فرقہ واریت کو' جو میرے نبی کی بے عزتی کرے' میرے نبی کی توہین کرے، اسے کافر کہنا کوئی فرقہ واریت نہیں۔

صحیح کہہ رہا ہوں......غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح) شیعہ مسلمان ہے......کافر ہے؟ (کافر ہے)

شیعہ کو ووٹ دو گے؟ نہیں۔ اگر شیعہ کو ووٹ دو گے تو کل قیامت کے دن میرے نبی کو کیا منہ دکھاؤ گے؟؟؟

ہاتھ کھڑے کر کے بتائیں شیعہ کو ووٹ دو گے؟ نہیں، کسی پارٹی کا ہو' دو گے؟ نہیں کلمہ پڑھ لو۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین٥

سیرت سیّد الکونین ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن o لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَھدِیّینَ o وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ o صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہٖ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمo تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَ رَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰت o صَدق اللّٰہُ وَ صَدق رَسُوْلُہ النَّبیُّ الْکَرِیْمَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداًo

سیرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام، عزیزان ملت! آج ۱۹۹۴ء کی ۲۲ اکتوبر کو آپ کے شہر میاں چنوں میں یہ سالانہ سیرت سید الکونین کانفرنس کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجتماع انعقاد پذیر ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک تعالیٰ ہماری حاضری کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ مجھ سے پہلے کافی علماء نے آپ کے سامنے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ چند ایک باتیں میں بھی عرض کروں گا۔ آپ حضرات سے التجا ہے کہ کامل توجہ سے ان معروضات کو سماعت فرمائیں اور دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز دوستو! آج کے اس پروگرام کا عنوان ہے ''سید الکونین'' صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ تمام حضرات جانتے ہیں کہ جب لفظ سید الکونین کہا جائے...... دونوں جہانوں کا سردار کہہ کر یاد کیا جائے تو اس سے مراد ہی بڑی ہستی ہے، اس لفظ سے مراد ایک ہستی ہی ہے، اور کوئی نہیں ہے۔ نہ ہی ہو سکتا ہے، اور وہ ہستی سید الاولین والآخرین' راحت العاشقین' مراد المشتاقین' خاتم النبیین' شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میرے دوستو! خلاق عالم نے مخلوق میں درجات بنائے ہیں اور تمام مخلوق کی کل اجناس میں سے اللہ پاک نے ''ولقد کرمنا بنی آدم'' فرما کر انسان کو اشرف' افضل بنایا ہے، اور پھر انسانوں میں سب سے افضل اور برتر انبیاء کی جماعت ہے...... رسولوں کی جماعت ہے...... ان کی عزت و عظمت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اور عاشق رسول یہاں پر ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں کہ:

گر نہ بودے نور احمد در وجود
نے ملائک کرد آدم را سجود
گر نہ بودے محمد از بشر
بشر نہ بودے از ملائک نیک سر

فرماتے ہیں کہ انسان کو مسجود ملائک بنایا گیا کہ یہاں اصل سلام جو ہے، وہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کو ہے، میرے دوستو، انسان کو اللہ نے اشرف بنایا اور تمام انسانوں میں سے اللہ نے انبیاء کو، رسولوں کو، اشرف بنایا،

انبیاء میں تفریق کفر ہے

پھر رسولوں میں اللہ نے درجات رکھے، انبیاء میں اللہ نے درجات رکھے، دو چیزیں ہیں، ایک ہے تفریق، ایک ہے تفضیل۔ رسولوں میں تفریق کفر ہے، اور تفضیل ایمان ہے۔ تفریق یہ ہے کہ بعضوں کو ماننا۔ بعضوں کا انکار کرنا، تو اس کے متعلق سبق یہ ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ

کہ ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے، اللہ کے رسولوں میں تفریق کرنا، یعنی بعضوں کو ماننا، بعض کو نہ ماننا...... یہ کفر ہے، لیکن رسولوں میں تفضیل صحیح ہے، یعنی بعض رسولوں کو اللہ نے باقی رسولوں سے برتر اور بالا شان عطا فرمائی ہے، یہ تفضیل ہے اور یہ ایمان ہے۔

قرآن مجید نے فرمایا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ . دَرَجٰت○

تفریق بین الرسل...... کفر ہے۔......
اور تفضیل بین الرسل...... ایمان ہے،

محمد ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں

رسولوں میں اللہ نے بعض رسولوں کو باقی رسولوں سے افضل بنایا ہے، پھر تمام نبیوں، تمام رسولوں علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں اللہ پاک نے باہمی جتنی تفضیل رکھی ہے۔ لیکن سب نبیوں

اور رسولوں کی سرداری کا تاج اللہ نے ایک ہستی کے سر پر رکھا ہے، جس کا نام نامی' اسم گرامی رسول اللہ ﷺ ہے۔ (نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر)

تکبیر کے بعد رسالت کا نعرہ

آپ نعرے لگاتے ہیں، نعرہ تکبیر کے بعد نعرہ رسالت بھی ہونا چاہیے۔

ہم ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے والے کو مسلمان نہیں مانتے جب تک ''محمد رسول اللہ'' نہ کہے۔ ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' سے اذان مکمل نہیں ہوتی...... جب تک ''اشھد ان محمد الرسول اللہ'' نہ کہے۔

ہمارا ایمان ہے، عقیدہ ہے۔ وَ رفعنا لک ذکرک

کہ اللہ کی کبریائی کا نعرہ ہوگا' اللہ کی وحدت کا نعرہ ہوگا، تو محمد عربی کی رسالت کا نعرہ ہو گا...... لڑو نہیں، مرو نہیں، میں سن رہا ہوں، کچھ ''محمد رسول اللہ'' کہہ رہے ہیں' کچھ ''یا رسول اللہ'' کہہ رہے ہیں۔ جھگڑا نہیں کرو' ''رسول اللہ'' تو دونوں کہہ رہے ہو نا! بس جس کو ''یا'' پسند ہے ''یا'' کہے؛ جس کو محمد کا نام پسند ہے، محمد کہے...... پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا،

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرۂ رسالت...... محمد رسول اللہ

محبت کا اور اتحاد کا پتہ بھی چلے نا! اللہ کرے یہ امت متحد ہو جائے۔

انبیاء کے بعد صدیق اکبرؓ کا مقام

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ساری کائنات میں درجہ بلند ہے انبیاء کا۔ اور انبیاء میں درجہ بلند ہے رسولوں کا، تمام رسولوں میں اللہ پاک نے ایک کو سرداری بخشی، جس کا نام نامی محمد عربی ﷺ ہے، اور سنو! ایک سردار نبیوں میں، ایک سردار امتوں میں، نبیوں میں ایک سردار' اور امتوں میں ایک سردار' میں عرض کر رہا ہوں، کلمہ پڑھانے والوں میں محمد عربی ﷺ کے برابر کوئی نہیں اور کلمہ پڑھنے والوں میں' صدیق اکبرؓ کے برابر کوئی نہیں۔

میرے دوستو! یہ مناسبت آج کی نہیں ہے، شروع سے آ رہی ہے، فرماتے ہیں' سردار دو عالم ﷺ اللہ پاک نے میرے اور ابوبکر صدیقؓ کے نور کے درمیان مطابقت رکھی ہے، نور مصطفیٰ

اور نور صدیق اکبرؓ روح مصطفیٰ اور روح صدیق اکبرؓ کے درمیان مسابقت ہوئی...... عالم ارواح کی بات ہے۔ روحوں نے دوڑ لگائی اور وہ یہ ظاہری دوڑ نہیں تھی، عالم ارواح میں وہ درجات کی مسابقت تھی، آقا فرماتے ہیں...... فَسَبَقْتُ بِدَرَجَةٍ

فرمایا کہ میں ایک قدم، ایک سیڑھی، ایک درجہ آگے بڑھ گیا۔ بس! اور ایک درجے کا فرق رہتا ہے۔ کہ آگے مصطفیٰ ہے اور اور پیچھے صدیق اکبرؓ ہے۔

وَالذی جآءَ باالصدق مصطفیٰ ﷺ ہیں، "و صدق بہ" ابوبکر ہیں۔ کلمہ پڑھانے والے مصطفیٰ ہیں...... اور پہلے پڑھنے والے ابوبکر صدیقؓ ہیں، بس ایک قدم کا وہ فرق وہاں سے چلا، اور چلا ہی آیا کہ

مصطفیٰ مصلے پر ہیں، تو صف اول پہ صدیقؓ ہے،
مصطفیٰ مصلے سے آگے روضے میں جاتے ہیں...... اسی مصلے پر صدیق اکبرؓ ہے۔
ایک قدم کا فرق چلا آ رہا ہے، بیچ میں کوئی وہاں بھی نہیں...... کوئی یہاں بھی نہیں۔
مصطفیٰ کے ہم سفر...... ابوبکرؓ ابوبکرؓ

میرے دوستو! بیچ میں کوئی وہاں بھی نہیں آسکا، یہاں بھی نہیں آسکا، عرض کر رہا تھا کہ ساری کائنات کی سرداری کا تاج مصطفیٰ ﷺ کے سر ہے۔ ساری کائنات کی سروری کا تاج، وہ سر مصطفیٰ پر ہے۔ میرے دوستو! اب میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہوں، اپنے اساتذہ کا، اپنے پیرو مرشد کا، اور اپنا ایمان بیان کرتا ہوں۔ بغیر کسی خوف وخطر کے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، ببانگ بلند اعلان کرتا ہوں، عقیدہ اور ایمان ہے کہ مصطفیٰ کا ہمسر رب نے پیدا نہیں کیا، اور قیامت تک نہیں کرے گا، جو کوئی اپنے آپ کو مصطفیٰ کے برابر سمجھے، اپنے آپ کو نہیں...... کسی اور کو...... کسی ولی کو...... کسی پیر کو...... کسی قطب کو...... کسی ابدال کو...... کسی غوث کو...... بلکہ کسی نبی اور کسی دوسرے رسول کو محمد عربی کا ہمسر...... ہم رتبہ سمجھے، میرے عقیدہ میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور کافر ہے۔ آپ کا بھی یہ عقیدہ ہے؟ جن کا یہ عقیدہ ہے ہاتھ کھڑا کریں۔

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر
نعرۂ رسالت...... محمد رسول اللہ

خلافت راشدہ......حق چار یار

حضور علیہ مختار ہیں

میرے دوستو! عظمت مصطفیٰ علیہ کا موضوع تو اتنا وسیع ہے اور اگر میں اسی پہ چلتا جاؤں تو صبح کی اذانیں ادھر ہی ہوں گی اور آپ اٹھ بھی نہیں سکیں گے، مٹھاس ہی اتنی ہے، لطف ہی اتنا ہے، لذت ہی اتنی ہے نا!

عرض یہ کرر ہا ہوں کہ آقا کائنات کے سردار ہیں، ان کا ہمسر کوئی پہلے ہوا نہیں......اور ہوگا بھی نہیں۔ جو کوئی کہتا ہے کہ حضورؐ کا ہمسر پیدا ہوا ہے، یا ہوگا......وہ کافر ہے، کافر ہے، کافر ہے، دنیا کا کوئی آدمی اسے مسلمان کہہ کر خود مسلمان نہیں رہتا۔

حضور انور علیہ کو اللہ نے منتخب فرمایا ہے، حضورؐ مختار ہیں' توجہ! میں نے کہا حضورؐ مختار ہیں، لڑو نہیں، جھگڑو نہیں،

حضورؐ نے خود فرمایا......اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِی اللہ نے مجھے اختیار فرمایا اب اسم مفعول کا صیغہ بناؤ اختیار سے مختار ہی بنتا ہے......مختار کا معنی ہے، پسندیدہ، منتخب، چنا ہوا، چیدہ، کائنات میں ایک لعل' کائنات میں در یتیم جو رب کا مختار ہے، جو رب کا چنا ہوا ہے، اس کا نام نامی محمد عربی علیہ ہے......معنی نہیں سمجھا جھگڑے میں پڑے گئے۔ کسی نے کہا مختار کا معنی ہے جس طرح چاہے کرے؟......اور کون بے وقوف ہے جو کہے کہ حضور انور اللہ کے محتاج نہیں ہیں؟...... ہے کون جو کہے کہ حضور اکرم علیہ اللہ کے محتاج نہیں ہیں؟......کیا قرآن نے واضح نہیں کہا۔

لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ

کیا قرآن نے نہیں کہا؟

لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ

کیا قرآن نے نہیں کہا؟

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا

قرآن نے جب یہ بات واضح بیان فرمائی ہے کہ رب اپنے محبوب کو حکم جو دے رہا ہے ،رب فلاں فلاں باتوں کا اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے......فلاں فلاں چیزوں سے رب منع کر رہا

ہے...... تو بات واضح ہے، وہ حاکم ہے یہ محکوم ہے...... وہ مالک ہے...... یہ مملوک ہے...... وہ خالق ہے...... یہ مخلوق ہے...... بات واضح ہے وہ رب ہے...... یہ بندہ ہے...... وہ اللہ ہے...... یہ عبد ہے...... میرے دوستو! بات تو واضح ہوگئی کوئی کہتا ہے کہ مصطفیٰ اپنی مرضی کے مالک ہیں...... نہیں نہیں رب کی مرضی...... مصطفیٰ کی مرضی ہے۔

ہاں! لیکن مختار کا معنی ہے پسندیدہ' سب سے پسندیدہ' کتنا پسندیدہ؟...... میرے محبوب کے مختار ہونے پہ لڑتے ہیں' جو اللہ کے محبوب کو ساری کائنات میں پسندیدہ نہ مانے...... اسے میں تو مسلمان نہیں مانتا۔ کتنا پسندیدہ! کتنا پسندیدہ!! وہاں منگوایا' وہاں بلوایا...... اتنا پسندیدہ! اتنا پسندیدہ!! معراج کی رات ہے! آج رات انبیاء منتظر نظر آ رہے ہیں...... آدم علیہ السلام منتظر ہیں...... نوح علیہ السلام منتظر ہیں...... حضرت شیث علیہ السلام منتظر ہیں...... حضرت ادریس علیہ السلام منتظر ہیں...... یحییٰ علیہ السلام منتظر ہیں...... داؤد علیہ السلام منتظر ہیں...... موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام...... اسماعیل علیہ السلام...... عیسیٰ علیہ السلام...... کتنے نام لوں...... آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک...... سارے رسول منتظر ہیں' کس کا انتظار ہے؟ فرمایا حضورؐ آ رہے ہیں!!! آقا...... تشریف لا رہے ہیں۔ مسئلہ تو واضح ہے، تم جھگڑتے پھرو...... آج آقا آ رہے ہیں' کون کہتا ہے؟...... انبیاء کہتے ہیں...... کون کھڑا ہے؟ رسول کھڑے ہیں' کہ آج آقا تشریف لا رہے ہیں۔ ہمیں انتظار ہے، ابھی تک نہیں آئے، ہم کھڑے ہیں۔

وہ آ گئے...... جب آ گئے...... تو امامت حق مصطفیٰ کا ہے، مصطفیٰ ﷺ جہاں پہنچ جائیں، وہاں کسی مائی کے لعل کو حق نہیں ہے کہ پھر قیادت کر سکے۔ آقا آ گئے' سب پیچھے کھڑے رہو، آگے بڑھنے کی جو کوشش کرے گا...... اس کا ایمان نہیں رہتا۔ نبی ہوں تو پیچھے کھڑا ہونا ہے۔ جب جماعت انبیاء کی ہو...... کوئی ایسی ہستی اور بھی ہے کہ جب پہنچ جائے تو کسی کو حق امامت نہیں؟ ایسی ہستی...... آؤ چلیے چلیے کسی کو امامت کا حق باقی نہیں...... کوئی اور بھی ہے؟...... فرمایا ہے۔

مَا يَنۡبَغِىۡ لَقَوۡمٍ فِيۡهِمۡ اَبُوۡبَكۡرٍ اَنۡ يُّؤمَّهُمۡ غَيۡرُهٗ'

جب جماعت نبیوں کی ہو تو...... ابوبکرؓ کے استاذ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا' اور جب

جماعت امت کی ہو صحابہ کی ہو تو...... ابو بکرؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔

مصطفیٰ کا ہمسفر...... ابو بکرؓ ابو بکرؓ

حضور اکرم ﷺ کائنات کے سردار ہیں اور سیدنا صدیق اکبرؓ ساری امت کے سردار ہیں۔

حضورؐ کی پوری امت کے سردار ہیں۔
نبیوں میں ان (حضور اکرمؐ) کا ہمسر کوئی نہیں۔
امت میں ان (صدیق اکبرؓ) کا ہمسر کوئی نہیں۔
انہیں رب نے جو سروری عطا کی...... اس کا انکار کفر ہے۔
اور انہیں رب نے جو دست نبوت سے سروری دلائی...... اس کا انکار بھی کفر ہے۔

صدیقؓ کی امامت کا انکار کفر ہے

میں اپنی طرف سے نہیں کہتا' یہ خطیبانہ تعلی نہیں ہے، فتویٰ کی کتابیں کھولیں' مخدوم محمد جعفر بو بقانی رحمتہ اللہ علیہ ''الاتامہ فی مرحمت الخزانہ'' صفحہ نمبر ۶۰۵ پہ لکھتے ہیں۔

مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَۃَ اَبُوْبَکْرِ الصِدِّیْقؓ فَھُوَ کَافِرٌ.

''کہ جو سیدنا صدیق اکبر کو امام برحق نہ مانے...... وہ کافر ہے۔
جو ابو بکرؓ کے استاذ کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے اور جو ابو بکرؓ کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔''

میں عرض کر رہا ہوں عقیدہ ہے...... ایمان ہے...... کہ آقا کی اتنی بڑی شان ہے، جو انکار کرے بے ایمان ہے جو بھی انکار کرے، جو بھی اس میں کسی کو شک نہیں ہے اور کوئی مسلمان کہلاتے ہوئے اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔ جاؤ جا کر پوچھو ان سے جو ہمیں کہتے ہیں دہشت گرد ہیں' ان سے پوچھو' کسی کو پکڑ لو' کسی منسٹر کو پکڑ لو' اس سے پوچھو کہ اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی محمد رسول اللہ کے برابر ہے......

اے سی کیا کہے گا؟...... کافر ہے
ڈی آئی جی کیا کہے گا...... کافر ہے
آئی جی کیا کہے گا؟...... کافر ہے

کمشنر کیا کہے گا؟......کافر ہے۔

منسٹر کیا کہے گا؟......کافر!

پرائم منسٹر کیا کہے گا؟......کافر!

سب کہیں گے کہ جو کوئی کہے فلاں شخص کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہے، وہ کافر ہے۔ ایسے کہہ دیتے ہیں، لیکن جب چادر اٹھا کر دکھاؤ گے کہ یہ کہتا ہے تو فوراً چونک جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں نہیں نہیں ہم نہیں کہتے، ہم نہیں کہتے۔

ابھی جو کہا تھا کتاب ''حکومت اسلامیہ'' دکھانے سے پہلے جو کہا تھا......حق الیقین دکھانے سے پہلے جو کہا تھا......حیات القلوب دکھانے سے پہلے جو کہا تھا......اصول کافی دکھانے سے پہلے جو کہا تھا......ہم نے تم سے پوچھا جو کوئی کہے کہ فلاں کا درجہ محمد الرسول اللہ کے برابر ہے، تم نے کہا ایسا کہنے والا کافر ہے۔

جب ہم نے تمہیں کھل کر دکھایا کہ جناب واضح الفاظ میں یہ شیعہ لکھتے ہیں، اصول کافی میں کہ

> ''ہمارے تمام ائمہ کو اللہ نے وہ درجہ عطا کیا ہے، ان کی اتنی بڑی شان ہے جتنی شان محمد پاک کی ہے''

یہ محمد عربی ﷺ کے برابر جو کہتے ہیں باقی لوگوں کو جو نبی بھی نہیں ہیں......رسول بھی نہیں ہیں......ان میں سے بعض تو صحابی بھی نہیں ہیں......انہیں کہتے ہیں کہ ان کا درجہ......ان کی منزلت......ان کی شان......ان کی عظمت......محمد عربی ﷺ کے برابر ہے، اب بتاؤ نا یہ کون ہیں؟ کافر!

یہ کتابیں کس کی ہیں؟ شیعہ کی......! یہ لکھتے ہیں......نہ لکھتے ہوں تو میں گولی کا حق دار ہوں......اگر لکھتے ہیں تو اپنا فتویٰ اب بتاؤ نا! اب منہ کیوں بند ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، ''برہان متعہ'' اس کا نام ہے، اور میاں چنوں والو! دل پہ ہاتھ رکھو، پہلے تو انہوں نے یہ بھونکا تھا کہ ''حضرت علیؓ کی شان محمد عربی ﷺ کے برابر ہے'' پھر ''حضرت حسنؓ کی شان محمد عربی کے برابر ہے'' پہلے انہوں نے یہ بکا تھا پھر ''حضرت حسینؓ کی شان محمد عربی کے برابر ہے'' پہلے انہوں نے یہ لکھا تھا کہ محمد باقر کی......جعفر صادق کی......زین

العابدین کی...... موسیٰ کاظم کی...... علی رضا کی...... محمد تقی کی...... علی نقی کی...... حسن عسکری کی شان محمد رسول اللہ کے برابر ہے۔ لیکن اب تو انہوں نے کچھ آگے بھونکا۔

یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے ''برہان متعہ'' اور اس کے باون صفحے پہ واضح الفاظ میں تحریر ہے۔ میاں چنوں والو! میں چیلنج کرتا ہوں، اگر بات غلط ہے، کسی کو شک ہے، مجھے عدالت میں بلالیا جائے، حوالہ پیش نہ کروں، کتاب شیعہ کی نہ ہو، حوالہ موجود نہ ہو، اس کتاب میں نہ ہو، اس صفحے پہ نہ ہو، عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے، حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ لیکن اگر یہ کتاب دکھاتا ہوں، کتاب شیعہ کی ہے، حوالہ موجود ہے، تو پھر یہ سوچو کہ ہمارا نعرہ دہشت گردی نہیں ہے، ہمارا یہ نعرہ فرقہ واریت نہیں ہے...... ہمارا یہ نعرہ حق ہے...... برحق ہے...... لاشک ہے...... لاریب ہے...... واضح طور پر شیعہ لکھتے ہیں، اس کتاب کے اندر کہ ''آج بھی! ہر شیعہ کوشش کرے تو محمد رسول اللہ کے درجے پر پہنچ سکتا ہے۔'' لعنت! لعنت! لعنت!

ٹھہریئے! اور وہ کیسے؟ کہتے ہیں ''کوئی شیعہ آج اگر محمد رسول اللہ کے درجے پر پہنچنا چاہے...... تو وہ کسی عورت سے چار مرتبہ متعہ کرے،...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہو جائے گا۔''

سنیو! سنیو! محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو، یہ کیا بک دیا ہے انہوں نے، کہ کوئی چار مرتبہ متعہ کر لے، اس کا درجہ محمد عربی کے برابر ہو جاتا ہے، دیکھیں یہ حوالہ دیکھیں، ڈی سی دیکھے...... اے سی دیکھے...... جج دیکھیں...... منسٹر دیکھیں...... چیف منسٹر دیکھیں...... پرائم منسٹر دیکھے...... پریذیڈنٹ آف پاکستان دیکھے...... اگر شیعہ متعہ باز ملنگ کو، متعہ باز بدمعاش کو، محمد رسول اللہ کے برابر کہے، میں پھر بھی اسے کافر نہ کہوں، ہم پھر بھی اسے کافر نہ کہیں...... کیوں؟ محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے سارے مر جائیں؟

اور عشق رسول کا نعرہ بلند کرنے والے دوستو! آؤ عشق رسول کی صداقت یہی ہے عشق رسول سچا تب ثابت ہوتا ہے، جب اس گستاخ رسول کے خلاف ہم سد سکندری بن جائیں۔ یہ عشق رسول نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کہ مر جائیں گے، مٹ جائیں گے...... زبان سے نہیں کہتے،

آؤ دیکھو،

رسول پاک کی جماعت کی عزت وآبرو کی خاطر،

رسول پاک کی ازواج مطہرات کی عفت وطہارت کی خاطر،

مصطفیٰ کریم کی عزت وعظمت کی خاطر'

میرے قائدین نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا...... نہیں کیا؟ کیا!!

وہ گولیوں کا نشانہ بنے نہیں بنے؟!!

انہوں نے اپنی جان کو نچھاور کیا نہیں کیا؟ کیا!!

ہاں کیا ہے، اور ہم بھی کر جائیں گے، جان دے جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر جائیں گے، لیکن مصطفیٰ کی عزت وعظمت کا پہرہ دے جائیں گے، انشاء اللہ۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

آؤ، دیکھو تمہیں کون لڑا رہا ہے؟ میں نے دیکھا کئی جگہوں پر سنی کہلانے والوں کے جھگڑے ہوئے، لوگ پکڑے گئے تو ان میں کئی شیعہ نکلے، کئی عیسائی اور ہندو نکلے۔ دیکھو تمہیں کون لڑا رہا ہے، آؤ گستاخ رسول کے خلاف اکٹھے ہو جائیں۔ سب کو دعوت دیتا ہوں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کا گستاخ کافر ہے، لیکن دیکھو سہی کہ گستاخ ہے کون! دیکھو ضرور گستاخ یہ ہے بے ایمان جو حضور کی بیویوں کے نام لے کر لعنتیں کرتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون...... جو کہتا ہے کہ چار مرتبہ متعہ کرنے سے حضور کا درجہ مل جاتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون...... جو حضور کے مقرر کردہ اماموں پہ لعنت کرتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون...... جو آج بھی حضور کے روضے پہ لعنت بھیجتا ہے۔

سیدنا ابو بکر کہاں ہیں؟ حضور کے روضے میں ہی ہیں، گنبد خضریٰ میں ہی ہیں۔ جو جنت سے اعلیٰ جنت ہے، سیدنا فاروق اعظمؓ کہاں ہیں؟ آج یہ بے ایمان جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظمؓ پہ لعنتیں بھیجتا ہے، کس جگہ پر بھیجنا چاہتا ہے؟ یہ حضور کے روضے کی طرف جو

لعنتیں بھیجنا چاہتا ہے اس سے بڑا گستاخ کون ہوگا؟

یہ دیکھو، یہ دیکھو، اگر واقعی محبت ہے اولیاء سے تو یہ دیکھو، آپس میں نہ لڑو، یہ جو کہتا ہے آپ میں سے کوئی بے مرشد نہیں ہے، میں تو مرید ہوں حضرت ہالیجوی کا، حضرت ہالیجوی مرید ہیں حضرت امروہوی کے، میرا یہ سلسلہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچے گا، وہاں سے آگے جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچے گا، میں الحمد للہ اس شجرے سے ہوں، نسب سے ہوں' سند سے ہوں، نہ بے اصل ہوں' نہ بے نسل ہوں' نہ بے نسب ہوں' جہاں سے آپ جائیں گے، تعلق کا سلسلہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچے گا۔ وہ ہمارے مرکزی مرشد ہیں۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، اس کا نام ہے ''کلید مناظرہ'' اردو میں ہے، آپ پڑھ سکتے ہیں، اسے دیکھ سکتے ہیں' حوالہ اس میں موجود ہے۔ یہ شیعہ اس کتاب کے اندر سرتاج اولیاء، قطب ربانی، محبوب سبحانی، سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا نام لے کر لکھتا ہے کہ

''عبدالقادر بت پرست اور یہودیوں کا چوہدری تھا''

واضح الفاظ میں اس مردود نے میرے مرشد کو گالی دی ہے اور لکھا ہے کہ ''عبدالقادر جیلانی سید نہیں تھا، وہ نبی کی نسل میں سے نہیں'' واضح الفاظ میں یہ بھونکا ہے کہ ''جس طرح غلام احمد قادیانی تھا ویسے عبدالقادر جیلانی تھا''

تمہیں یہ نظر نہیں آتا؟ اس کے خلاف جہاد نہیں ہوتا؟ اس کے خلاف ایکشن نہیں لیا جا سکتا؟...... آؤ اگر صرف چوری خور مجنوں نہیں ہو، اگر واقعی مرشد سے محبت ہے، عقیدت ہے، اور واقعی عشق رسول ہے تو آؤ اس کفر کے خلاف مل کر سد سکندری بن جاؤ۔ آؤ کوئی جھگڑا نہیں، کوئی اختلاف نہیں' کوئی بات نہیں' سارے شہروں والو، ساری زبانوں والو' سارے ملک والو، جن کا کلمہ ایک ہے، جو محمد عربی ﷺ کو سید الاولین والآخرین مانتے ہیں، جو حضورؐ کے صحابہ کی عزت وعظمت کرتے ہیں' جو حضورؐ کی ازواج مطہرات کو اپنی روحانی مائیں سمجھتے ہیں، جو قرآن کو سچا سمجھتے ہیں' آؤ مل کر اس کفر کے خلاف جہاد کریں' اس کفر کا راستہ روک لیں' مصطفیٰ اور مصطفیٰ کی جماعت کی عزت وعظمت کا پہرہ دیں۔

دنیا جہان میں شیعہ جیسا گستاخ رسول کوئی نہیں! یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، حق

الیقین اس کا نام ہے، ابھی میں نے عرض کیا ہے کہ مصطفٰے کریم کا اتنا درجہ رب نے رکھا ہے۔ جہاں پہنچ جائیں، کوئی نبی بھی امامت نہیں کر سکتا۔ قیادت نہیں کر سکتا، لیکن شیعوں نے ایک مصطفٰے کریم کی گستاخی کرنے کے لیے، فرضی، جھوٹا، جعلی، بکواس، عقیدہ بنایا ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ بارہ سو سال ہو گئے، ہمارا امام مہدی پیدا ہوا تھا، لیکن اس کو اس کے گھر والے بھی نہیں دیکھتے تھے۔ وہ چھوٹی سی عمر میں بڑا ستر گز کا قرآن، جو اونٹ کی ران سے موٹا تھا، وہ بھی لے کر، تورات بھی لے کر، انجیل بھی لے کر، زبور بھی لے کر، اور موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی بھی لے کر، سلیمان علیہ السلام والی انگشتری لے کر...... اور بنی اسرائیل کا تابوت بھی لے کر...... اور تمام چیزیں انبیاء کی نشانیاں...... حضور کی زرہ لے کر...... حضور کی تلوار لے کر...... وہ چلا گیا ہے۔ غار میں چھپ گیا ہے، عمر دو سال ہے، دوسری روایت کے مطابق عمر سات سال ہے، یہ سارا سامان چرا کر وہ غار میں بھاگ گیا ہے۔

اس وقت سے اب تک بارہ سو سال گزر چکے ہیں شیعہ ڈھونڈتے پھر رہے ہیں، اس کا نام و نشان نہیں ملتا، کوئی سراغ نہیں ملتا، وہ ہے کہاں؟ آج تک اس کو نکال نہیں سکے۔ دنیا میں اتنے شیعہ بھی نہیں ہوئے؟ پھر کہتے ہیں جب تین سو تیرہ شیعہ ہو جائیں گے تو نکل آئے گا۔ پھر کسی نے کہا اتنے بھی نہیں ہوئے؟ تو کہا کبھی نہ کبھی تو نکل آئے گا......!!! ہو بھی سہی تو نکلے!! جو پیدا ہی نہیں ہوا نکلے کہاں سے؟ ہے ہی نہیں، جھوٹ ہے، بکواس ہے، حسن عسکری وہ شخص ہے، جو بے اولاد فوت ہو گیا ہے، انہوں نے ان کا جھوٹا بیٹا بنایا اور کہا کہ وہ چھپ گیا ہے۔

بہر حال یہ حضور کی گستاخی کرنے کے لیے انہوں نے یہ عقیدہ بنایا، حضور کو گالیاں دینے کے لیے انہوں نے یہ عقیدہ بنایا کہ جناب وہ جو بیٹھا ہے، چھپا بیٹھا ہے، وہ ہمارا امام مہدی ہے، اور یہ فرضی عقیدہ بنا کر، فرضی مجسمہ بنا کر، اس کو غائب کر کے، حضور کو گالیاں دینے لگ گئے، کہ یہ پھر نکلے گا اور نکل کر، حضور علیہ السلام کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی قبر کو کھودے گا، قبر کھود کے ان کی نعش کو نکالے گا، سیدہ عائشہ کی نعش مبارک کو نکال کر، اس کو زندہ کر کے، انہیں کوڑے مارے گا۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب حق الیقین ہے، صفحہ ۳۴۷ ہے، واضح طور پر یہ بکواس موجود

ہے کہ "مہدی غار سے نکل کر، سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے ان کے جسم پر کوڑے مارے گا" بتاؤ اس سے بڑا گستاخ رسول کون ہے، میں کہتا ہوں بنیاد گستاخی ایک طرف' اس کافر کی گستاخی ایک طرف، یہ کائنات کا بدترین گستاخ رسول ہے!!!

میرے دوستو! اسی کتاب میں اسی صفحہ پر لکھا کہ "محمد رسول اللہ روضے سے نکلیں گے اور وہ ننگا مہدی کھڑا ہو گا، اور محمد رسول اللہ آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے، اس کے مرید بنیں گے۔" لعنت! لعنت! لعنت!

اس کفر کا راستہ روکنا چاہیے نہیں روکنا چاہیے؟ یہ گستاخ ہیں نہیں ہیں؟ ان کے خلاف اتحاد کرو گے نہیں کرو گے؟ سر پہ کفن باندھ کر میدان میں نکل آؤ گے؟ (آئیں گے)۔ بتاؤ جان قربان کرو گے، نہیں کرو گے؟ (کریں گے!) جو کہتے ہیں ہم جان قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہم سارے اختلاف مٹا کر اس کفر کے خلاف سد سکندری بننے کے لیے تیار ہیں' وہ کھڑے ہو جائیں۔

اللہ پاک ہم سب کو گستاخ رسول کے خلاف متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا اَنِ الحمد للّٰہ رب العالمین ٥

عظمتِ قبلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْن ٥ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضِین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہٖ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم٥ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھا. صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلَہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدَنَا وَمَولَانَا مُحَمَّد وَ عَلٰی آل سَیِّدنَا وَ مَولَانَا مُحَمد وَ بَارَکَ وَ سَلِّم٥

عظمت قبلہ

برادران اسلام' عزیزان ملت، واجب الاحترام علمائے کرام! آج ۱۹۹۵ء کے اکتوبر کی آخری تاریخ گزر رہی ہے اور خانپور میں اس عظیم الشان دینی درسگاہ، جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ میں اس پروگرام کو آج تیسرا روز ہے، میں نہایت شکر گزار ہوں اپنے بزرگوں اور ساتھیوں کا، جنہوں نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے اس عظیم الشان پروگرام میں مجھ جیسے ناچیز کو شریک ہونے کے لیے فرمایا ہے۔ تین دن سے علماء کرام آپ حضرات کے سامنے بہت کچھ بیان فرما چکے ہیں اور میرے بعد بھی میرے مقتدر عزیز اور بزرگ تشریف لائیں گے، وقت میں وسعت نہیں کہ میں تفصیل سے کچھ عرض کرسکوں، بہرحال جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے، اس مناسبت سے چند ایک باتیں عرض کروں گا، دعا فرمائیں کہ رب العزت مجھے صحیح سچ اور حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، اور اللہ تعالی ہم سب کو حق سچ سمجھ کر اور حق کی خاطر سب کچھ لٹانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میرے عزیزو!

قبلہ کی اہمیت

قرآن پاک کا جو حصہ میں نے تلاوت کیا ہے، دوسرے پارے کی ابتدائی دو آیتیں ہیں جن میں قبلے کا بیان ہے، قبلہ اسے کہتے ہیں جس کی طرف توجہ کرنا، جدھر منہ کرنا لازم ہو اور اسلام میں کلمے کے بعد سب سے اہم ترین عبادت نماز ہے، حتیٰ کہ فرمایا گیا:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

جب نماز چھوٹ جائے تو پھر بندے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہتی، یہ بندہ کبھی بھی کفر کو پہنچ کرسکتا ہے۔ سب سے اہم ترین فریضہ، اہم ترین عبادت' جسے مومنوں کے لیے

معراج کہا گیا اور خداوند قدوس نے بطور تحفہ عطا فرمائی۔ جس میں بندہ اپنے خالق سے ہم کلام ہوتا ہے، وہ عبادت نماز ہے، نماز کی اہمیت اور حقیقت، نماز کے سبق' نماز کے اثرات، یہ ایک بہت ہی طویل الگ موضوع ہے، سردست جو مجھے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ نماز کے ارکان میں سے، نماز کے فرائض میں سے، شرائط میں سے ایک اہم فریضہ یہ ہے کہ نمازی کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ اور حضور کریم ﷺ جب معراج پہ تشریف لے گئے، واپس تشریف لائے...... نماز بھی لائے۔ پنج وقت اور ساتھ یہ حکم بھی کہ اب قبلہ بیت المقدس رہے گا، نماز پڑھنی ہوگی...... منہ بیت المقدس کی طرف کر کے...... سولہ، سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ آقا بھی اور صحابہ کرام بھی...... یہودی طعن کرتے تھے کہ دیکھو کہتے ہیں کہ میں خاتم الانبیاء ہوں، لیکن قبلے میں یہ ہمارے تابع ہیں...... اور مشرکین مکہ کہتے تھے کہ دیکھو کہتے ہیں ہم ابراہیمی ملت ہیں، لیکن ابراہیمی قبلے کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ بات دل پہ شاق گزرتی اور آقا کا دل یہ چاہتا کہ خداوند حکم بھیج دے اور ہمارا قبلہ وہی بیت اللہ مقرر فرمادے۔ حضور بار بار توجہ فرماتے' آسمان کی طرف منہ اٹھا اٹھا کر دیکھتے کہ فرشتہ کب حکم لا رہا ہے...... کیونکہ وہاں سے حکم آئے بغیر یہاں کچھ نہیں کہا جاتا...... وہاں سے حکم آئے بغیر یہاں کچھ نہیں ہوتا...... کیونکہ مختیار کل ذات وہی ہے۔ یہاں وہی کیا جائے گا جو وہاں سے حکم آئے گا...... خداوند قدوس نے حضور ﷺ کی اس ادا کو اتنا پسند فرمایا کہ اپنے کلام مقدس میں حضور کا بار بار آسمان کی طرف توجہ کرنا بھی بیان فرمادیا۔ فرمایا۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰها.

محبوب! آپ جو بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھا کر توجہ فرماتے ہیں، نظر فرماتے ہیں، ہم بھی دیکھ رہے ہیں، اور پھر وعدہ فرمایا۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰها.

ضرور ضرور یہ ہو کے رہے گا کہ ہم آپ کو وہی کعبۃ اللہ قبلہ بنا کے دینگے، آپ کو یہ حکم دے دیا جائے گا کہ آپ بیت المقدس کی بجائے کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں...... آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں اور وہ وقت آیا' اور فرمان ایزدی نازل ہوا کہ:

فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام

کہ محبوب اپنا رخ اب بیت المقدس کی بجائے مسجد اقصیٰ کی بجائے بیت الحرام، بیت اللہ، کعبۃ اللہ کی طرف پھیر لیجئے۔ بنی سلمٰی کی مسجد میں آقا ظہر کی نماز کی امامت فرما رہے ہیں، اور جبرئیل امین حاضر ہوئے، حکم ایزدی پہنچایا کہ:

فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَه.

حکم نازل ہوا، آقا ظہر کی دو رکعت پڑھا چکے تھے، وہیں سے رخ پھیرا اور بجائے بیت المقدس کے کعبہ کی طرف منہ کیا، حضور نے بھی اور تمام صحابہ نے بھی...... قبلہ تبدیل ہو گیا، سب کے لیے، قیامت تک کے لیے، اب یہ حکم ہو گیا کہ:

وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَه.

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا اللہ پاک پہلے بیت المقدس کی طرف اور اب بیت الحرام میں رہتے ہیں؟ صرف ذات خداوندی کا یہ مسکن ہے؟ تو قرآن عظیم نے پکار کے کہا نہیں۔

اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه

تم جدھر بھی توجہ کرو، جدھر بھی منہ کرو، اللہ کی توجہ میں کوئی فرق نہیں...... اللہ جس طرح مشرق میں ہے اسی طرح مغرب میں ہے...... جس طرح جنوب میں ہے اسی طرح شمال میں ہے۔

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

تم جہاں بھی ہو، وہ ذات تمہارے ساتھ ہے۔

حاضر ناظر کون ہے؟

وَ هُوَ مَعَكُمْ

ایک، وہ ایک ذات تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں بھی ہو۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ.

فرمایا تم اگر تین ہو چوتھی ذات وہ ہے...... تم چار ہو، پانچویں ذات وہ ہے...... تم پانچ ہو چھٹی ذات وہ ہے...... تم دو ہو، تیسری ذات وہ ہے...... تو بندہ ایک ہے، دوسری ذات وہ ہے،

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ.

وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے...... تو باپ سے علیحدہ ہو سکتا ہے...... تو ماں سے الگ ہو سکتا ہے...... دوستوں سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ ذات ہر وقت تجھے نظر میں رکھے ہوئے ہے، جہاں تو ہے، وہاں وہ ہے...... وہ ذات ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور اس کے سوا کوئی ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہے، تیری عجیب حالت ہے، تو اللہ کے سوا نبی کو بھی حاظر ناظر کہتا ہے، اور پھر تیرے کہنے کا انداز بھی عجیب ہے۔ تو پہلے کہتا ہے،

؎ پڑھو دم بدم درود......!

حضرت بھی ہیں، یہاں موجود

کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔

؎ محبوب خدا کی سواری آرہی ہے۔

پھر کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔

کدی ساڈے دل پھیرا پا سوہنٹریاں

اب نہیں آئے چلو پھر کبھی...... پھر ٹھہر ٹھہر کے کہتا ہے۔

جاں کنی کے وقت آنا

کلمہ طیب پڑھانا،

اپنے دامن میں چھپانا

یا نبی سلام علیک

پھر کہتا ہے۔

پہنچا دے یا اللہ تو ہمارے سلام کو

اپنے حبیب سید خیر الانام کو

مصری میں وہ مٹھاس کہاں ہو

جو ہے مٹھاس پیارے محمدؐ کی بات میں

بہر حال مجھے اس طرف جانا نہیں، میں عرض کر رہا تھا کہ وہ ذات ہر جگہ حاضر بھی ہے، ناظر بھی، وہ ہر وقت اور ہر جگہ اور ہر طرف ہے، اب حکم یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہے، لیکن اب تمہارے لیے یہ قانون ہے، قاعدہ ہے، دستور ہے کہ جب عبادت اس کی کرنی ہے، اس کے سامنے سجدہ کرنا ہے وہ ہر جگہ ہے ہر طرف ہے، لیکن تمہیں حکم دیا ہے کہ:

وَ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهَکُم شَطْرَه۔

کہ تم جہاں بھی ہو' جب بھی تمہیں وہ عبادت خاصہ کرنی پڑے گی، تمہیں منہ قبلے کی طرف کرنا پڑے گا،

عبادت کس کی؟ اللہ کی، لیکن منہ قبلے کی طرف،

سجدہ کعبۃ اللہ کا نہیں ہے، اللہ کا ہے..... سجدہ بیت اللہ کا نہیں ہے، اللہ کا ہے۔

سجدہ اللہ کا اور منہ بیت اللہ کی طرف۔

میرے دوستو! یہاں تک جب مسئلہ پہنچا اور کعبۃ اللہ قبلہ مقرر ہو گیا، تو کچھ لوگوں نے پھر اعتراض کرنے شروع کر دیے، وہ کون تھے؟ یہ بات عرض کرتا ہوں' لیکن اتنی بات ذہن میں رکھ لیجئے کہ عبادت اللہ کی اور منہ کرنا ہے بیت اللہ کی طرف، اللہ نے فرمایا۔ وَ کَذٰلِکَ اسی طرح،

توجہ! توجہ، کیا؟ اسی طرح، ادھر کیا ہے کہ عبادت اللہ کی اور منہ کرنا ہے..... قبلہ کی طرف ..... بیت اللہ کی طرف، فرمایا اسی طرح..... قرآن نازل ہو رہا ہے، مجلس کون سی ہے؟..... مجلس حضور کی ہے۔ قربان جایئے ان پاک مجلس کے شرکاء پر کہ جن کے میر مجلس مصطفٰے ہوں، کیا قسمت ان شاگردوں کی ہے' کہ جن کے استاذ محمد الرسول اللہ ﷺ ہوں اور ممتحن خود خدا ہو اور نتیجہ بتائے۔

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی.

امتحان کا اعلان کرتے ہوئے، پھر رزلٹ بتلائے کہ،

اُوْلٰئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ ○

اُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اُولٰئِکَ ھُمُ الفَائِزُون ٥

اُولٰئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْن ٥ اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْن ٥ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤمِنُوْنَ حَقًّا ٥

امتحان خود خدا لے..... کیوں؟ مدارس والے بیٹھے ہوئے ہیں، اساتذہ اور مہتممین حضرات موجود ہیں' آپ تمام حضرات جانتے ہیں کہ امتحان وہ لیتا ہے، جو شاگرد سے بھی اعلیٰ ہو اور اس کے استاذ سے بھی اعلیٰ ہو' اگر استاذ سے اعلیٰ نہیں ملتا، بصورت مجبوری استاذ کے برابر تو ہو!.....اب آیئے دیکھتے ہیں صدیقؓ کا امتحان کون لیتا ہے، اب فاروقؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کا امتحان کون لیتا ہے، اگر اصحاب رسول کا امتحان مقصود ہے تو پھر کوئی ایسی ہستی ڈھونڈ کر لاؤ' جو صدیقؓ کے استاذ سے بڑھ کر ہو' یا اس کے برابر ہو۔ ہے کوئی؟ نہیں، صحابہ کے استاذ سے بڑھ کر یا برابر؟ ہے کوئی؟ نہیں۔

انبیاء کے دل میں امامت کا خیال

آپ دیکھ لیں پوری کائنات میں سے افضل طبقہ،

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰیٓ اٰدَمَ وَ نُوْحاً وَّ آلَ اِبْرَاھِیْمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْن ٥ ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِن بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْم ٥

انبیاء کرام کا طبقہ' جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہے، جب وہ سب موجود ہیں، وہ بھی انتظار میں ہیں کہ آقا تشریف لا رہے ہیں، دیو بندی، بریلوی کا جھگڑا نہیں ہے، انبیاء انتظار میں کھڑے ہیں' معراج کی رات ہے..... کہ آقا تشریف..... لا رہے ہیں۔ ابھی تک پہنچے نہیں ہیں۔ سب انبیاء انتظار میں کھڑے ہیں..... یہ تمہارا جھگڑا نہیں ہے، نہ دیو بند کا نہ بریلی کا (یہ مت کہو کہ) نوح علیہ السلام کے دل میں خیال تھا کہ امامت میں کروں گا؟

ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خیال تھا کہ امامت میں کروں گا؟

میں کہتا ہوں حضرت معاف کرنا! میں پوچھتا ہوں اگر آپ کے مرشد تشریف لائیں.....مثلاً آج صبح کی نماز میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تشریف لائیں، سب بتاؤ کسی کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ شاید امامت میں کروں گا، کیوں؟ سب کہیں گے حضرت

صاحب جو آ گئے، امامت وہی کرائیں گے...... انبیاء کرام نے اتنا انتظار کیا، اور انہیں وہ میثاق یاد تھا۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ.

نبوت بعد میں ملی تھی، نصرت کا وعدہ پہلے لیا گیا تھا، آج ان کے دل میں خیال آ سکتا ہے کہ امامت میں کروں گا؟ عقل ماری گئی ہے تمہاری، اور پھر میں پوچھوں گا ملا جی! او میاں صاحب! آپ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے کہاں ہوئی؟ نوح علیہ السلام سے، موسیٰ علیہ السلام سے؟ کہ انہوں نے کہا یار میرے دل میں بڑی تمنا تھی کہ امامت میں کروں گا، لیکن امامت مجھے نہیں ملی...... آپ کو کب بتایا انہوں نے؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے، کسی نبیؑ کے دل میں یہ خیال نہیں تھا کہ امامت میں کروں گا، سب جانتے تھے کہ جہاں محمد الرسول اللہ ہوں وہاں کوئی آگے ہو ہی نہیں سکتا۔

فاتحہ خلف الامام پر ایک نکتہ

میرے دوستو! بات آ گئی امامت کی تو عرض کر ہی دوں کہ آقا امامت پر کھڑے ہیں پیچھے سارے انبیاء کرام ہیں، اللہ اکبر! یہ عظیم جماعت ہے ان کے برابر دنیا میں کوئی نہیں نہ فرش پر نہ عرش پہ، یہ بے مثل جماعت آج کھڑی ہے، محمد رسول اللہ ﷺ امام ہیں تمام اللہ کے رسول مقتدی ہیں، اور نماز پڑھی جا رہی ہے...... اور عرض کروں؟ ناراض تو نہیں ہوں گے؟ قرآن مجید میں جنتی سورتیں ہیں، قرآن پاک کا کچھ حصہ وہ ہے کہ:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰیO صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰیO

پہلی کتابوں میں بھی وہ باتیں تھیں

اور کچھ حصہ وہ ہے جو پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا، صرف حضور پہ نازل ہوا۔ اور فاتحہ ان میں سے ہے، سورۃ الفاتحہ صرف حضور پہ نازل ہوئی ہے...... پہلے کسی نبی پر فاتحہ نازل نہیں ہوئی۔ خانپور والو میں آپ ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ بھائی لڑو نہیں، یہ بتاؤ کہ حضورؐ پر تو فاتحہ نازل ہوئی تھی، باقی انبیاء پر نازل نہیں ہوئی تھی، اب آپ پہلے یہ ثابت کر کے بتائیں کہ حضورؐ نے سب

انبیاء کو بٹھایا کہ بھئی پہلے فاتحہ یاد کرو پھر نماز پڑھیں گے، کیونکہ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں؟؟ اس لیے کہ مجھے تو فاتحہ یاد ہے آپ پہ نازل نہیں ہوئی تھی، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بٹھا کر پہلے حضورؐ نے فاتحہ یاد کرائی ہو، پھر امامت کرائی ہو...... آپ ثابت کریں میں مان لیتا ہوں اور اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نماز باجماعت ہو جاتی ہے، (صرف امام کے فاتحہ پڑھنے سے) تو میری بھی ہو جائے گی۔

صحابہ کرامؓ بھی قبلہ ہیں

بات آگے نکل گئی، میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں امتحان لے تو وہ لے جو...... یا صحابہ کے استاذ سے بڑھ کر ہو یا برابر ہو...... آخر کوئی ڈگری تو ہو، اور جب کوئی اور نہیں ہے، ایک ذات ہے، جو اس ذات کی بھی استاذ ہے، جس کا اعلان ہے۔

عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَم٥

اَلرَّحْمٰنُ٥ عَلَّمَ الْقُرْآنَ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَان٥

توجہ! خداوند قدوس نے فرمایا امتحان لینے کا حق مجھے ہے اور امتحان میں نے لے لیا ہے۔

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی

اور رزلٹ بھی بتلا دیا ہے کہ:

اُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْن٥

اُولٰئِکَ هُمُ الْمُوْمِنُوْنَ حَقًّا٥

وَکَذَالِکَ: بات یہ تھی کہ سامنے صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں، پڑھنے والے صحابہ کرام......اور پڑھانے والے سید الامام ﷺ...... یہ مجلس ہے اور قرآن آ رہا ہے۔

وَ کَذَالِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا٥

صحابہ کی محفل ہے، حضورؐ استاذ ہیں صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین شاگرد ہیں اس پاک محفل نبوی میں، قرآن آتا ہے کہ قبلہ مقرر ہوا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ ۝

ادھر ہے ,, جَعَلْنَا الْقِبْلَہ...... اور ادھر ہے...... جَعَلْنٰکُمْ ......

قبلے کو ہم نے مقرر کیا ہے...... اسی طرح فرمایا: جَعَلْنٰکُم...... تمہیں بھی ہم نے مقرر کیا، تمہیں بھی!

کسے کہا جا رہا ہے؟...... صحابہ کو،

حضور کے سامنے بیٹھے ہیں صحابہ...... اور قرآن کہتا ہے۔

وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطاً لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔

قبلے کو ہم نے مقرر کیا...... اسی طرح تمہیں بھی ہم نے مقرر کیا ہے، (اصحاب رسول کو اللہ نے فرمایا) ''ہم نے مقرر کیا ہے''

وہ بھی قبلہ ہے، ادھر منہ کرنا پڑے گا......

یہ بھی قبلہ ہیں ان کی طرف بھی منہ کرنا پڑے گا،

عبادت خدا کی ہوگی، منہ کعبۃ اللہ کی طرف کرنا ہوگا،

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی، منہ صحابہؓ کی طرف کرنا ہوگا۔

اطاعت کے لیے قبلہ...... اور عبادت کے لیے قبلہ،!

اللہ کی عبادت کے لیے قبلہ اور محمد رسول اللہ کی اطاعت کے لیے بھی قبلہ،

اللہ کی عبادت کرنی ہے تو منہ کعبۃ اللہ کی طرف کرنا پڑے گا......

اور اطاعت حضورؐ کی کرنی ہے...... تو منہ حزب اللہ کی طرف کرنا پڑے گا۔ حزب اللہ لقب ہے صحابہ کرام کا۔ اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ۝

کیوں؟ کیا ضرورت پیش آئی؟ توجہ کریں، کلمہ آپ پڑھتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آپ کلمہ پڑھتے ہیں، حضور بھی کلمہ پڑھتے تھے کس طرح؟

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

انی رسول اللہ، کا معنی ہے میں اللہ کا رسول ہوں۔

اورابوبکر صدیقؓ پڑھتے تھے۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،

عمر،عثمان،علی،معاویہ،ابوذر رضی اللہ عنہم اور تمام صحابہ پڑھتے تھے۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اب آیئے دیکھیں آپ کلمہ حضورؐ والا پڑھتے ہیں،یا صحابہ والا؟......کلمہ حضورؐ کا پڑھنا ہے،لیکن دیکھنا صحابہ کو ہے کہ یہ کس طرح پڑھتے ہیں،اگر کوئی صحابہ کو چھوڑ کر حضورؐ والا کلمہ پڑھے تو ایمان بچے گا؟نہیں،

آج اگر کوئی پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِیّ رَسُوْلُ اللّٰه.......(اور کہے)

میں تو اللہ کے رسول کے سوا کسی کو نہیں مانتا......میں تو صحابہ کے قول وفعل کو حجت نہیں مانتا......اگر آج کوئی یہ کہہ دے تو کلمہ اس کو پڑھنا پڑے گا۔لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ اِنـی رَّسُوْلُ الـلّٰـه...... بتاؤ اس کا ایمان بچے گا یا مرتد ہوگا؟......رسالت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔

کلمہ حضور کا پڑھنا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صحابہ نے کس طرح پڑھا تھا؟ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت میں حکم ہے۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنیٰ وَثُلٰثَ وَ رُبٰعَ......!

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ......!

تَـنَـاكِـحُـوا وَ تَـوَالِـدُوْا وَ تَـكَـاثِـرُوا فَـاِنّی اُبَـاهِی لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَه......!

آقا فرماتے ہیں،نکاح کرو،شادیاں کرو اور بچے جنو،اولاد جنو،بڑھو،کثیر بنو،بہت بنو......(تھوڑے بنو بہت؟......دو بچے ہی اچھے......!!اور میں کہا کرتا ہوں اگر حزب اختلاف عمل نہیں کرتی......تو کم از کم حزب اقتدار اپنی پارٹی کو کہے کہ آپ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کریں،اس طرح کوئی راضی نہیں ہوتا۔سب کہتے ہیں کہ اس پارٹی والے خاندانی منصوبہ بندی کریں،میری پارٹی کے ووٹ بڑھیں گے،ان کو ٹیکے لگاؤ میری پارٹی بڑھے)میں کہتا ہوں تم سب سے محمدؐ کی جماعت بڑھے۔

آ قا کی شریعت میں نکاح کا حکم ہے، نکاح، شادی حضورؐ کی سنت ہے۔

النکاح من سنتی

نکاح آپؐ کی سنت ہے..... شادی حضور کی سنت ہے، لیکن حضور کی شادیاں کتنی ہیں بھلا؟ حضورؐ کے حرم میں نکاح کتنے تھے۔ حضورؐ کے گھر میں گیارہ ازواج مطہرات تھیں۔ بیک وقت گیارہ حرم محترم موجود ہیں' کرو سنت پر عمل..... کرو گیارہ شادیاں میں دیکھتا ہوں، گیارہ کرو، نو، آٹھ، دس کرو، نہیں سنت؟..... شادی حضور کی سنت ہے لیکن دیکھنا پڑے گا کہ سنت پہ عمل صحابہ نے کس طرح کیا۔

عبادت خدا کی..... منہ کعبۃ اللہ کی طرف،
سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی..... منہ صحابہؓ کی طرف،
دیکھنا پڑے گا کہ صحابہ کرامؓ نے کس طرح عمل کیا،

حضور علیہ السلام نے روزہ رکھ لیا..... روزہ ہے، شام کو افطار نہیں..... صبح کو پھر سحری نہیں، پھر کل روزہ ہے، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، وقت گذر گیا، کئی دن گزر گئے..... ہفتے گزر گئے، یہاں مہینے گزرنے کو آرہے ہیں، یہاں سحری ہے نہ افطار..... ایک صحابی تشریف لاتے ہیں اور آتے ہوئے گر جاتے ہیں، حضورؐ پوچھتے ہیں کیا ہوا؟ عرض کی حضورؐ! روزہ رکھا آپ کو دیکھ کر..... آپ نے افطار نہیں کی، میں نے بھی نہیں کی، آپ نے سحری نہیں کی، میں نے بھی نہیں کی..... آج تیسرا چوتھا دن ہے، اب تو چل بھی نہیں سکتا، اب برداشت نہیں ہوتا، اب بالکل سکت نہیں رہی، حضور فرماتے ہیں۔

اَيُّكُم مِثْلِي؟ اَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي فَيُطْعِمُنِي وَ يَسْقِيْنِيO

بھائی تم میں سے میری طرح کون ہوسکتا ہے..... یہ بات ہے درجے کی..... یہ بات ہے عزت کی..... یہ بات ہے عظمت کی..... یہ بات ہے نبوت کی..... ورنہ ''بشرٌ مثلکم'' بھی ہوتا ہے۔

جب بات ہے جنس کی..... تو قرآن کہتا ہے ''مثلکم''
جب بات ہے رفعت کی..... تو (حضورؐ فرماتے ہیں) اَيُّكُمْ مِثْلِي؟

کون مقابلہ کر سکتا ہے؟

فرمایا میرا جو تعلق ہے اللہ سے اس کو آپ نہیں پہنچ سکتے...... اللہ تعالیٰ غیبی طور پر میری غذا کا بندوبست فرماتے ہیں...... اور مجھے وہ قوت ملتی ہے جو طعام سے جو کھانے پینے سے ملتی ہے، اللہ مجھے وہ قوت دیتا ہے، تم اس میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے' صوم الوصال نہ رکھا کرو...... لگاتار روزے نہ رکھا کرو، (یہ رمضان کی بات نہیں ہے، نفل روزے کی بات ہے۔) حضورؐ فرماتے ہیں اگر تمہیں شوق ہے روزے رکھنے کا ہر مہینے میں ایام بیض کے تین روزے رکھ لیا کرو...... اس سے زیادہ شوق ہے، ہر ہفتے میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھ لیا کرو...... اگر اس سے زیادہ شوق ہے پھر ایک دن روزہ رکھو، ایک دن افطار کرو...... ایک دن کھاؤ پیو، ایک دن روزہ رکھو، یہ لگاتار جو روزے رکھتے ہیں نفلی یہ نہ رکھا کرو، اب منع کر رہے ہیں، خود صوم الوصال رکھ رہے ہیں، اب سنت حضور کی...... قبلہ صحابہ ہیں۔

عرض کر رہا تھا میں...... نکاح سنت حضور کی، دیکھنا صحابہ کی طرف پڑے گا...... کلمہ حضور کا، دیکھا صحابہ کی طرف جائے گا، اولوگو!

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْداً.

اطاعت مصطفےٰ ﷺ کی، منہ صحابہ کرامؓ کی طرف

عبادت خدا کی ہوگی...... منہ کعبۃ اللہ کی طرف ہوگا،

اطاعت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ہوگی...... منہ صحابہؓ کی طرف ہوگا۔

سنت مصطفیؐ کی اپنانا ہوگی...... منہ صحابہؓ کی طرف ہوگا۔

ہمیں کلمہ وہ پڑھنا ہوگا، جو حضورؐ کے حکم پر صحابہؓ نے پڑھا تھا......

اذان وہ دینی ہوگی جو صحابہ نے حضور کے حکم پر دی ہوگی......

نماز وہ پڑھنی ہوگی جو حضورؐ کے حکم پر صحابہ نے پڑھی ہوگی......

روزہ وہ رکھا جائے گا جو حضورؐ کے حکم پر صحابہ نے رکھا ہوگا......

حج اس طرح کرنا ہوگا جو حضورؐ کو دیکھ کر صحابہ نے کیا ہوگا......

شادی اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضورؐ سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی......

صلح اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضورؐ سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی......

جنگ اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضور سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی،

پوری زندگی میں اطاعت مصطفیٰ کی ہوگی...... لیکن قبلہ صحابہؓ ہوں گے۔ فرمایا!

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِ هِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَاناً وَ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ ج اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَرَجاً مِمَّا اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَان وَلاَ تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ o

اور

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَار

مُهَاجِرِيْنَ...... اُوْلٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ o

اَنْصَار...... اُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

ہم اور آپ نہ مہاجرین بن سکتے ہیں، نہ انصار بن سکتے ہیں، تو کہاں جائیں؟ آج اگر ایمان چاہیے، آج اگر اسلام چاہیے، دین مصطفیٰ چاہیے تو کہاں جائیں؟ تو فرمایا!

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

ایک درجہ اب بھی ہے...... ایک دروازہ اب بھی ہے کہ ان کی غلامی میں آتے جاؤ، ان کی تابعداری میں آتے جاؤ،

وَالَّذِیْنَ جَآءَ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○

ان صحابہ کرام کے لیے رفع درجات کی، رحمت کی دعائیں کرتے کرتے ساتھ یہ دعا کرنا کہ اے اللہ!

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ان ایمان داروں کے لیے، جنہیں تو نے کہا۔

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا○

ان کے لیے ہمارے دلوں میں کوئی غیض وغضب، بغض پیدا نہ کرنا...... تو یہ دروازہ کھلا ہے...... کہ ان کے تابعدار بنتے آؤ جنتی بنتے جاؤ گے۔

قبلہ وہ بھی اور...... قبلہ یہ بھی،

وہاں عبادت خدا کی اور منہ...... کعبۃ اللہ کی طرف،

اور یہاں اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی اور منہ...... صحابہ کی طرف،

وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا.

قبلہ پر طعن کرنے والے کا انجام

تفصیل میں گئے بغیر واپس آتا ہوں کہ وہاں پر جب قبلہ مقرر ہوا تو کچھ لوگوں نے طعنہ زنی کی...... اور اس قبلے پر بھی کچھ لوگوں نے طعنہ زنی کی، وہ کون تھے؟...... قرآن اس بات پر بولا، قبلے پہ، کعبۃ اللہ پہ، قبلہ ابدان پہ، جنہوں نے طعن زنی کی...... میں نے قرآن سے پوچھا...... وہ کون لوگ تھے؟ قرآن نے فرمایا۔ سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ سفہاء تھے،...... بے قوف تھے۔

اور اس قبلے پر بھی لوگوں نے طعن کیا۔ صحابہ کرامؓ پر بھی لوگوں نے طعن کیا میں نے پوچھا خداوندا یہ کون؟ تو قرآن نے کہا۔

اَلآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ

خبردار! بلاشک وشبہ، کوئی شک نہیں، کوئی شبہ نہیں

وہ بھی سفہاء، یہ بھی سفہاء......

وہ بھی بے وقوف...... یہ بھی بے وقوف......

جو بیت اللہ پہ بھونکیں وہ بھی سفہاء......

جوحزب اللہ پہ بھونکیں...... یہ بھی سفہاء......

جیسے وہ...... ویسے یہ۔

جو قبلے پر طعن کرے، قبلے کو ڈھانے کی کوشش کرے، قبلے پر حملہ کرے، اس کا مقابلہ مسلمانو ہم پر فرض ہے یا نہیں ہے؟ جو قبلے کو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ ہم پر فرض ہے۔

اس قبلے کو جو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ بھی فرض ہے۔

اور اُس قبلے کی عظمت کی دیوار کو جو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ بھی فرض ہے، بات سمجھ آئی ہے؟ آؤ اس قبلے پہ حملہ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ ہو رہا ہے۔

میرے دوستو! اصحاب رسول کی عزت وعظمت کا پہرہ اگر نہیں دیں گے، تو گواہ مجروح ہو گئے...... مدّعا مجروح ہو جائے گا۔

اصحاب رسول کی عظمت نہ بچی...... قرآن نہیں بچے گا،

اصحاب رسول کی عظمت نہ بچی...... دین کا کوئی حصہ نہیں بچے گا

کیونکہ حضورؐ سے لینے والے...... باقی سب تک پہنچانے والے وہی ہیں اور...... آج کتنا حملہ ہے ان پاک ہستیوں پر...... کوئی کسی کے خلاف پمفلٹ چھاپ لیتا ہے کوئی کسی کے خلاف زبانی طور پر بھونک لیتا ہے لیکن اتنا ظلم...... کہ قرآن کے اوراق پر نام لے کر جہنمی لکھا جائے، ''ترجمہ مقبول'' آپ پڑھ کر دیکھیں، حضورؐ کے صحابہ کا نام لے لے کر لکھا جائے کہ فلاں جہنمی ہے فلاں صحابی نعوذ باللہ لعنتی ہے حضورؐ کے صحابہ پر......

آج ہمیں کہا جاتا ہے کہ جناب آپ شیعوں کو کافر کہتے ہیں ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں، اور یہ زبان تو دیکھو...... کتنی لمبی نکل آئی ہے، پیغمبر کے گھر پہ حملہ

پیغمبر کی مجلس پہ حملہ...... پیغمبر کے صحابہ پہ حملہ، پیغمبر کے شاگردوں پہ حملہ...... غور کریں باقر مجلسی ''عین الحیات'' کے صفحہ 3 پہ تحریر کرتا ہے کہ لوگو محمد رسول اللہ کے تین چار کے علاوہ سارے صحابہ مرتد اور کافر تھے۔

توجہ! توجہ! یہیں پر بس نہیں، آپ علماء کے پاس جائیں، مشائخ کے پاس جائیں آپ وظیفہ پوچھیں گے وہ آپ کو وظیفہ بتلائیں گے، نماز پڑھو، اس کے بعد اللہ کا یہ اسم پڑھو، نماز پڑھو، سبحان اللہ پڑھو، الحمد للہ پڑھو، اللہ اکبر پڑھو، باقر مجلسی شیعہ بھی اپنے مریدین کو، اپنے معتقدین کو، اپنے شیعوں کو وظیفہ بتلاتا ہے، ''عین الحیات کے صفحہ 599 پہ تحریر کرتا ہے...... کہتا ہے باید کہ بعد از ہر نماز بگوید،

اللهم العن ابابكر و عمر و عثمان و معاوية و عائشة و حفصة و هند

سنو! سنو! تحریر کرتا ہے، کہتا ہے کہ ہر نماز کے بعد ابوبکر، عمر عثمان، معاویہ اور پیغمبر کی پاک بیویوں عائشہ اور حفصہ پر نام لے کر لعنت کیا کرو......۔

اصحاب رسول پہ...... ازواج رسول پہ...... پیغمبر کے وزیروں پہ...... جو بے ایمان اتنا ظلم کرے، جو کفر...... اتنا سر پہ چڑھ جائے...... اس کا مقابلہ کرنا...... فرض بنتا ہے نہیں بنتا؟ بنتا ہے...... اس کا مقابلہ فرض عین ہے اور یہیں پر بس نہیں، میرا ضمیر آگے کچھ بولنے کی اجازت نہیں دیتا، دیکھیے تو سہی بھونکنے والا اتنی لمبی زبان کر کے اتنا بھونکتا ہے کہ ''کلید مناظرہ'' یہاں میرے پاس موجود ہے...... نہ بتلاتا، لیکن نہ بتلاؤں تو پتہ کیسے چلے کہ ہم آگ کیوں بن گئے، انگارے کیوں بن گئے ہتھکڑیاں کیوں برداشت ہیں، گولیاں کیوں برداشت ہیں، ہر قسم کا ظلم کیوں برداشت ہے، یہ کتاب ''کلید مناظرہ'' ہے، اردو میں ہے اس میں بکواس موجود ہے لکھتا ہے ''امیہ کافر شام کو چلا گیا، میدان قبولہ پہ ٹھہرا وہاں ایک یہودن لونڈی سے زنا کیا جس سے ابوبکر پیدا ہوا...... لعنت! لعنت......

تحفۃ الشیعہ میں غلام حسین نجفی واضح الفاظ میں یہ بکواس کرتا ہے او عائشہؓ کے روحانی بیٹو! تم سے نہ کہوں تو کسے کہوں؟ تمہیں نہ بتاؤں تو کسے بتاؤں؟ اگر آپ نہیں ہیں تو مجھے عائشہ

کے روحانی بیٹو بتاؤ میں اپنی امی کے ان بیٹوں کے دروازوں پر جاؤں، جو دجال میری امی کے خلاف اس طرح بھونکتا ہے؟ اگر تم روحانی بیٹے ہو تو تمہیں بتلاؤں گا، غیرت تمہیں دلاؤں گا میدان میں نکلنے کے لئے تمہیں کہوں گا، سر پہ کفن باندھ کر میدان میں نکلنے کے لئے تمہیں کہوں گا تحفہ الشیعہ میں غلام حسین نجفی بکواس یہ کرتا ہے تحریر کرتا ہے کہ "عائشہ! نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نقل کفر کفر نہ باشد" کہتا ہے نعوذ باللہ مردوں کو ننگا جسم دکھاتی تھی۔

شیعوں پہ لعنت...... بے شمار

کافر کافر...... نجفی کافر

آپ کا تعلق چاہے جس جماعت سے ہو، میں نہیں جانتا...... میرا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے کھلی بات کرتا ہوں سپاہ صحابہ سیاسی جماعت نہیں ہے نہیں ہے، نہیں ہے، ہمارے فارم پہ لکھا ہوا ہے، "آپ کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہے" اس کا مطلب ہے اجازت ہے جس سے بھی ہو، اور میں کھل کر کہتا ہوں میرا سیاسی تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے کسی کا مسلم لیگ سے کسی کا پیپلز پارٹی سے ہوگا، میرا یہ مقصد نہیں ہے میں صرف یہ کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے یا نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے، اور یقیناً پڑھا ہے، تو ہم صحابہ کرام کی عزت وعظمت کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے ہیں نہیں سمجھتے؟ سمجھتے ہیں، امی عائشہ کو روحانی ماں سمجھتے ہیں یا نہیں؟ سمجھتے ہیں! تو پھر ان کی عزت وعظمت کے لئے میدان میں آنا پڑے گا۔ اب دعا کرو، اے اللہ ہم سب کو اپنے پیاروں کی عزت وعظمت پہ قربان ہونے کی توفیق عطا فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سنت اور بدعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابه الطیّبینَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن اَلْمهدِیّین ٥ و لعنةُ اللّٰهِ علی اَعدآئِهِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیه مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُومِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْم ٥ فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا وُلِدتُّ مُطَهَّرا ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق ٥ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهِ اخْتَارَنِیْ وَ اخْتَارَلِیَ اَصْحَابِی ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلاَ فَخر ٥ اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْبَشَرِ ﷺ ٥ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه' النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

سنت اور بدعت

صدر گرامی قدر! قابل صد احترام علماء کرام! سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! اور کراچی کے باشعور اور غیرت مند مسلمانو! شانِ مصطفیٰ کے عنوان سے یہ کانفرنس 1999ء کے جولائی کی چوتھی شب اپنے اختتامی مراحل میں پہنچ رہی ہے۔ یہ ماہ مبارک ربیع الاول کی نسبت سے جناب سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت وتشریف آوری کے ذکر خیر اور آ قا ﷺ کے مقصد ولادت اور مقصد آمد کو سمجھ کر اپنے عزم کی تجدید کے لیے منعقد کی گئی۔ میں قابل صد تحسین سمجھتا ہوں ان ساتھیوں کو جنہوں نے محنت سے یہ پروگرام ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں اور رات بہت زیادہ بیت چکی ہے میں کہہ رہا تھا مولانا سے کہ بارہ بجے کے بعد نہ سننے کا وقت ہوتا ہے نہ سنانے کا، سونے کا وقت ہوتا ہے اور بے چارے جو سننے کے لیے ہوتے ہیں وہ مجبور ہوتے ہیں وہیں بیٹھے بیٹھے سو رہے ہوتے ہیں، اور صرف ثواب کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں۔

اچھا درود شریف پڑھ لیجئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ o

بیان تو کافی ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہو سکتا: باقی

آں جا کہ کس است

یک حرف بس است

- نیت عمل کی ہو...... تو تھوڑی بات بھی کافی ہے۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ آ قا ﷺ کی پوری تعریف بیان کر دی جائے...... تو یہ ممکن نہیں ہے۔

لاَ یُمْکِنِ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بس عقیدے کی بات ہے کہ:

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

نعروں کی ترتیب

تو میرے دوستو! بات تو بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ چند ایک باتیں عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن وہ تب ہونگی جب آپ جاگیں گے اور میرے ساتھ بولیں گے۔ جو جاگیں اور بولیں گے وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

نعرۂ تکبیر۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ اکبر

شان صحابہ۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ باد

ترتیب نہ بگاڑیں۔ اللہ کے نام کے بعد رسول پاک ﷺ کا نام آتا ہے۔ آقا کے بعد پھر صحابہ کا نمبر آتا ہے۔ یہ نعرۂ تکبیر سے سیدھا جو آپ "شان صحابہؓ" پر جاتے ہیں نا اس سے غلط فہمی پیدا کرنے والوں کو موقع ملتا ہے۔ اگر چہ صحابہؓ سے سوائے اس کے کوئی تعلق نہیں ...... کہ وہ آقا ﷺ کے غلام ہیں...... وہ آقا کا پیغام پہنچانے والے ہیں...... وہ آقاؐ کے شاگرد ہیں، وہ آقا کے فیض یافتہ ہیں...... اس وجہ سے ان کے ساتھ پیار ہے ورنہ ... جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کوئی پلاٹ لیے ہیں؟ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی نے کوئی پرمٹ لیے ہیں۔ جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی ہمارا نسبی رشتہ ہے۔ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمارا کوئی مال کا تعلق ہے، معاملات کا تعلق ہے؟ نہیں! فرمایا آقا ﷺ نے

مَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ

فرمایا جو ان سے پیار رکھتا ہے...... اصل اس کا پیار میرے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے ...... اس لیے میرے شاگردوں سے پیار ہے۔ میرے ساتھیوں سے پیار ہے، اس وجہ سے میری مجلس کے ارکان سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میرے تلامذہ سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میرے خلفاء سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میری کھیتی سے پیار ہے۔

صحابہ کرامؓ کی مثال

مصطفےٰ ﷺ کے صحابہ سے مصطفائے کریم ﷺ کی کھیتی سے پیار ہے۔

(یہ کھیتی کا لفظ) میں نہیں کہتا...... قرآن نے کہا۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ______ (الخ)

صحابہ کرامؓ کی شان کا فیصلہ بھی کر دیا اور جو صحابہ کرامؓ سے جلتے ہوں...... ان کی حیثیت کا تعین بھی فرما دیا۔ فرمایا کہ محمد عربی ﷺ کے صحابہ کی تمثیل پہلی کتابوں میں بھی ہے اس قرآن میں بھی کہہ دی ہے۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

جس طرح ایک اچھی، بہت بھلی کھیتی ہوتی ہے۔ وہ مختلف ادوار سے، مختلف حالات سے گزرتی ہے، پہلے پہل وہ کونپل نکالتی ہے، وہ کمزور سی ہوتی ہے۔ پھر پودا مضبوط ہوتا ہے۔ چلتے چلتے اس حال میں پہنچتی ہے کہ:

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

کہ کھیتی کے مالک کو، کھیتی والوں کو، زراع کو، زراعین کو، بونے والوں کو تو بہت بھلی لگتی ہے، بہت اچھی لگتی ہے۔ تخم ریزی کرنے والا خوش! پانی دینے والا خوش اور رکھوالا خوش!! فرمایا۔

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

یغیظ کا فاعل خود رب ہے۔ فرمایا کہ رب نے یہ مثال اس لیے دی ہے۔ صحابہ کو مصطفیٰ کی کھیتی اس لیے فرمایا ہے! صحابہ کو مصطفیٰ کا باغ...... اس لیے فرمایا ہے۔ تاکہ ان کے ذریعے سے اللہ کفار کو جلائے۔ کفار کو اللہ غصہ دلائے۔ توجہ! صحابہؓ کی شان بیان کر کے...... کفار کو جلانا...... یہ اللہ کی سنت ہے اور یہ بھی بات صاف ہوگئی کہ جلنے والا کون ہوتا ہے؟ کافر ہوتا ہے جو جلتا ہے...... کیوں؟ کہ آقا ﷺ کا سچا مرید ہوگا...... سچا امتی ہوگا...... تو وہ آقا کی کھیتی سے جل سکتا...... نہیں۔

صحابہ کرامؓ کا امتیاز

خیر! میں عرض کر رہا تھا کہ اور ہمیں کیا تعلق ہے؟ یہی تو تعلق ہے نا! کہ ہم دیکھتے ہیں۔

جب ہمارے آقا ﷺ نے پیغام پہنچایا...... اس پیغام کو صحابہؓ نے وصول کیا۔ ہمارے پاس چودہ سو برس سے زیادہ گزر جانے کے باوجود آج تک آپ ﷺ کی پوری سیرت محفوظ ہے، صورت محفوظ ہے، سنت محفوظ ہے، کردار محفوظ ہے، رفتار محفوظ ہے، گفتار محفوظ ہے، آقا ﷺ کی زندگی کے جس شعبے، اسوۂ حسنہ کے جس شعبے کو ہم تلاش کرنا چاہیں وہ ہمیں مل جاتا ہے۔ ہم نے آقا ﷺ کو نہیں دیکھا...... لیکن آج ہمارے سامنے آقا کی ساری زندگی موجود ہے۔ آقا کی ساری تعلیم موجود ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم تک یہ تعلیم کیسے پہنچی، ہم تک آقا کی یہ تبلیغ کیسے پہنچی، ہم تک یہ کلمہ کیسے پہنچا۔ ہم تک یہ اذان کیسے پہنچی، ہم تک یہ ادائیں کیسے پہنچیں، ہم تک یہ معجزات کیسے پہنچے۔ ہم تک یہ دلائل کیسے پہنچے، ہم تک یہ براہین کیسے پہنچے؟ پھر ہمیں صدیقؓ کا احسان یاد آتا ہے۔ جب ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہیں...... تو پھر ہمیں فاروق اعظمؓ کی جلالی محبت یاد آتی ہے پھر عثمانؓ کی قربانیاں یاد آتی ہیں، پھر علیؓ کی شجاعت یاد آتی ہے۔ پھر خالدؓ و حمزہؓ کی قربانیاں یاد آتی ہیں، میرے دوست!...... پھر حضرت ابوھریرہؓ کی حفظ و روایت یاد آتی ہے، پھر سیدہ عائشہؓ کی محنت یاد آتی ہے، پھر صحابہ کرامؓ کی محنت یاد آتی ہے...... کہ اگر وہ اتنی حفاظت نہ کرتے...... پہلے انبیاء گزرے ہیں، پہلے اللہ کے رسول گزرے ہیں، وہ بھی سچے رسول تھے، وہ بھی سچے انبیاء تھے...... لیکن آج ہمیں کسی نبی کی سیرت محفوظ نہیں ملتی، کسی نبی کا آج ہمیں حلیہ محفوظ نہیں ملتا جو مستند طور پر، ہم صحیح طور پر بیان کر سکیں کہ فلاں نبی کی صورت یوں تھی، فلاں نبی کی سیرت یوں تھی، جو حصہ ہمیں قرآن نے دیا وہ تو ملا۔ لیکن مستقل طور پر کوئی مستند روایات نہیں ملتیں، مستقل سیرت نہیں ملتی، مستقل تذکرہ جو مستند بھی ہو، نہیں ملتا۔ ہاں ہاں ان کے صحابی بھی تھے، ان کے دوست بھی تھے، ان کے بھی شاگرد تھے، لیکن ان سے یہ محنت نہ ہو سکی...... یہ امتیاز رب نے مصطفیٰ کے شاگردوں کو دیا، اس لیے آج مصطفیٰ کی ساری زندگی ہمارے سامنے یوں موجود ہے کہ جس حصے کو ہم معلوم کرنا چاہیں...... وہ معلوم کر سکتے ہیں...... جس حصے کو دیکھنا چاہیں ہم دیکھ سکتے ہیں آج ہمیں معلوم ہو سکتا ہے۔ ہم تک یہ بات محفوظ پہنچی ہے کہ آقا کی صورت مبارک کیسی تھی؟...... آقا ﷺ کی ناک مبارک کیسی تھی...... آقا ﷺ کے دانت مبارک کیسے تھے...... آقا ﷺ کا رنگ مبارک کیسا تھا...... آقا ﷺ کی زلفیں مبارک کیسی تھیں...... آقا ﷺ کے پاؤں مبارک کیسے تھے...... آقا ﷺ کے ہاتھ مبارک کیسے

تھے۔ہاتھوں کی تلیاں کیسی تھیں......تلیوں پر انگلیاں کیسی تھیں۔انگلیوں پر ناخن کیسے تھے......آقا کے بال مبارک کیسے تھے......آقاﷺ کا چلنا مبارک کیسے تھا......آقاﷺ کا کھڑا ہونا کیسا تھا......آقاﷺ کا بیٹھنا کیسے تھا......آقاﷺ کا سونا کیسے تھا......آقاﷺ کا بولنا کیسے تھا۔آقا ﷺ کا فیصلہ کس طرح تھا......آقاﷺ کی عبادت کس طرح تھی......آقاﷺ کی ریاضت کس طرح تھی......آقاﷺ کی مصلے پر امامت کس طرح تھی...... جہاد میں استقامت کس طرح تھی ......آج ہمیں واضح طور پر یہ ملتا ہے کہ آقاﷺ کی محبت کیسے تھی......آقاﷺ کی عداوت کیسے تھی ......دوستی کس طرح کی تھی......دشمنی کس طرح کی کرتے تھے......اپنوں سے برتاؤ کیسا تھا...... بیگانوں سے برتاؤ کیسا تھا......تعلیم کا انداز کیا تھا......تبلیغ کا انداز کیا تھا۔تحریر کا انداز کیا تھا...... آج معلوم کرنا چاہیں...... یہاں تک معلوم ہوسکتا ہے......آقا کا پیراہن مبارک کیسا تھا......آقا کی عصا مبارک کیسی تھی......آقاﷺ کا عمامہ مبارک کیسا تھا...... ہاں ہاں نعلین مبارک کیسی تھی ......بلکہ آپ معلوم کرنا چاہیں آج یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے آقاﷺ کی داڑھی مبارک میں سفید بال کتنے تھے!!!

پیغمبرﷺ کیلئے اللہ اور صحابہ کرامؓ

جب یہ سب کچھ دیکھتے ہیں......تو پھر......صحابہ کی محنت یاد آتی ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے محفوظ کیا اور آگے امت تک پہنچایا......اور اللہ کا وعدہ یاد آتا ہے جب محبوب کو بھیج کے رب نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُومِنِيْنَ٥

حفاظت کے لیے بھی! جانی حفاظت کے لیے بھی اور پروگرام کی حفاظت کے لیے بھی۔اللہ کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار ہو چکے ہیں مومنین! یہ کافی ہیں۔

کراچی کے دوستو! يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُومِنِيْنَ٥ پرغور کیجئے۔اللہ کیا فرما رہے ہیں؟ آقا کو بھیج کر،محبوب کو بھیج کر،سب کچھ دے کر، مکارم الاخلاق کی تکمیل کروا کر......اور قیامت تک ختم نبوت کا اعلان کر کے......کہ بس اب اتنا دے دیا ہے کہ قیامت تک کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ پیش نظر ضرورت کو رکھیں

وسعت بھی، گنجائش بھی ...... نہیں ہوگی۔ اس کے بعد...... جب یہ سوال اٹھا کہ کیا اس دنیا میں، اس حیات ظاہریہ کے ساتھ آقا کو ہمیشہ رہنا ہے؟ تو جواب دیا کہ یوں نہیں ہوگا۔

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن٥

یہ وقت آنا ہے کہ محبوب ﷺ کو بھی یہ جہان چھوڑنا ہے، یہ حیات ظاہریہ ختم ہونی ہے۔ یہ وقت آئے گا کہ ڈائریکٹ یوں امتی کھڑا ہوکر سوال نہیں کر سکے گا! جیسے آج بلالؓ کھڑا ہوکر سوال کرلیتا ہے۔ جیسے آج طلحہؓ کھڑا ہوکر سوال کر لیتا ہے، جیسے آج ابوبکرؓ وعمرؓ پوچھ لیتے ہیں۔ مسئلہ پیش آئے تو آج عثمانؓ وعلیؓ سوال کر لیتے ہیں۔ ایسا وقت آئے گا کہ یہ سوال نہیں ہو سکے گا۔ آقا کو یہ حیات ظاہریہ چھوڑنی پڑے گی اور موت کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ پھر کیا ہوگا؟؟...... یہ پیغام، یہ پروگرام ...... اس کا کیا ہوگا؟ پہلے بھی انبیاء آئے، انہوں نے ہدایت کی، لوگوں کو طریقہ بتلایا، وہ چلے گئے، ساتھ ان کا پروگرام بھی چلا گیا۔ وہ چلے گئے پیچھے امت نے بگاڑ دیا، تحریف کردی، ساری بات بدل ڈالی، شریعت بدل ڈالی، طریقہ بدل ڈالا، اب کیا ہوگا۔ اللہ نے فرمایا کہ ان کے بعد انتظام میں نے نہیں کیا تھا اس لیے کہ دوسرے نبی نے آنا تھا اور اب میں ذمہ لے لیتا ہوں۔ آقا ﷺ کی زندگی میں وعدہ ہوگیا کہ محبوب! اب اس دین کی حفاظت کا ذمہ میرا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن٥

حفاظت قرآن بھی ہوگی اور......

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ٥

اے نبی! آپ کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار ہو چکے ہیں مومنین وہ کافی ہیں۔

میرے دوستو! اللہ نے محبوب کی جان کی حفاظت بھی کروائی کہ اللہ پاک کی طرف سے جب وقت مقررہ آئے گا، طبعی انداز سے وہ آئے گا لیکن کافر آپ پر کوئی دست درازی کر کے آپ کی زندگی کا چراغ گل نہیں کر سکیں گے۔ اور پھر آقا کے پیغام اور پروگرام تعلیم' درس' تبلیغ کی حفاظت بھی رب نے کروادی۔ اس ساری حفاظت کا ذمہ اٹھاتے ہوئے رب نے فرمادیا کہ:

حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ٥

اللہ آپ کے لیے کافی ہے، اور آپ کے تابعدار مومنین کافی ہیں۔

جس وقت یہ آیت نازل ہو رہی ہے، بھئی قیامت تک کے مومنین شامل ہو جائیں، لیکن جس وقت یہ آیت نازل ہو رہی ہے، اس وقت حضور کے تابعدار بھی ہوں، ایماندار بھی ہوں، وہ کون ہیں؟ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُومِنِیْنَ o کے مصداق اول کون ہیں! صحابہ کرامؓ ہیں! تو مصداق اول میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ رب نے وعدہ فرما لیا کہ:

یآ اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُومِنِیْنَo

محبوب فکر نہ کریں آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور آپ کے صحابہؓ کافی ہیں۔ مصداق اول میں یہ معنی کیا جا سکتا ہے۔ اللہ پاک جل شانہ انتظام کرنے کے لیے کافی ہیں اور صحابہ کرامؓ اس کو سنبھالنے کے لیے کافی ہیں...... اللہ ڈیوٹی لگانے کے لیے کافی ہے اور صحابہؓ نبھانے کے لیے کافی ہیں...... اللہ ڈیوٹی لگائیں گے اور صحابہؓ ڈیوٹی نبھائیں گے اور انہوں نے ڈیوٹی نبھائی...... کہ آج تک ہمارے پاس مصطفےٰ کا پہنچایا ہوا پیغام جوں کا توں باقی ہے۔

میرے دوستو! صحابہ کرامؓ نے مصطفائے کریم ﷺ کی صورت، سیرت حسن و جمال، ایک ایک کمال، آیات بینات، معجزات، دلائل، براہین...... اس انداز سے پہنچائے کہ محدث (شیخ الحدیث) جب حدیث پہ نظر کرتا ہے، حدیث کا مطالعہ کرتا ہے...... اسے محسوس ہوتا ہے جیسے محمد عربی ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ اللہ آپ کو ہم سب کو شوق حدیث نصیب فرمائے۔ (آمین) ہمیں تو ڈائجسٹ، دوسری کتابیں، ناول پڑھنے کا شوق ہے نا! وقت گزاری کرتے ہیں جی! اللہ کے بندو! اس کا مطلب ہے وقت تمہارے پاس فاضل ہے، اتنا فضول ہے، اتنا زائد ہے کہ گزرتا نہیں اور اس طرح کی بے کار چیزوں میں صرف کرتے ہو! وقت تو بڑا قیمتی ہے۔ اس کی قدر تب پڑے گی جب گزر جائے گا اور پھر کہنے والا کہے گا۔

رَبِّ ارْجِعُوْنِ o

مولا اب لوٹا دے، اب سدھر جاؤں گا۔ لیکن حکم ہوگا۔

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْ کُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَ جَآءَ کُمُ النَّذِیْرُ o

کیا ہم نے تمہیں وہ زندگی نہیں دی جس میں سدھرنے والے سدھر گئے، نصیحت

حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کر گئے...... اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا' تمہیں ہدایت، نصیحت کرنے والے بھی پہنچے تم نے اس وقت نصیحت حاصل نہ کی، آج تمہیں کوئی مہلت نہیں ہے۔ اللہ اکبر!!!

اللہ نے محبوب ﷺ کو سب کچھ دے کر بھیجا

دوستو! اللہ نے محبوب کریم ﷺ کو بھیجا اور صحابہ کرامؓ نے حضور سے وہ امانت لی اور ہم تک پہنچائی جو اللہ نے محبوب کو دیکر بھیجی۔ چونکہ آقا ﷺ کو اللہ نے بھیجا...... تو میں عرض کیا کرتا ہوں کہ باقیوں کو کچھ کچھ دے کر بھیجا اور آقا ﷺ کو سب کچھ دے کر بھیجا۔ باقیوں کو کچھ کچھ ...... جتنا اسی وقت مناسب تھا...... وہ دے کر بھیجا، جب آقا ﷺ کی باری آئی تو اللہ نے ...... سب کچھ دے کر بھیجا۔ جو دینا تھا، جو دنیا کی طرف بھیجنا تھا،...... وہ سب کچھ دے کر بھیجا اور آقا نے مکارم الاخلاق کی تکمیل کی تمیم کی اور تمیم تکمیل ایسی کہ نہ صرف بات بلکہ ایک ایک بات پر جماعت بنا کر دی۔

حضور کریم ﷺ نے صدق وصداقت کی تعلیم ایسی دی کہ صدیق بنا کر دیے۔

آقا نے "شدت علی الکفار " کی تعلیم ایسی دی، غیرت کی تعلیم ایسی دی کہ فاروق اعظمؓ بنا کر دیے۔

آقا ﷺ نے حیاء کی تعلیم ایسی دی...... کہ عثمان ذوالنورین بنا کر دیئے آقاؐ نے شجاعت کی تعلیم ایسی دی کہ "اقضاھم علی" بنا کر دیے۔

آقا ﷺ نے شجاعت کی تعلیم ایسی دی...... کہ سیف اللہ بنا کر دیے، اسد اللہ بنا کر دیے۔

آقا نے قناعت اور توکل کی تعلیم ایسی دی کہ ابوذر غفاریؓ بنا کر دیے۔

آقا نے علم کے ساتھ شیفتگی اور والہانہ محبت کی تعلیم ایسی دی، روایت کی تعلیم ایسی دی، حفاظت علم کی تعلیم ایسی دی کہ عائشہؓ، ابن عمرؓ اور ابوھریرہؓ بنا کر دیے۔

اللہ کے نبی نے سارے مکارم الاخلاق کی تکمیل کی اور کیوں نہ ہو کہ پوری کائنات کو استفادہ حضورؐ سے کرنا تھا، پوری کائنات کو روشنی حضور ﷺ سے لینی تھی اب قیامت تک کوئی نیا نبی تو نہیں آئے گا یہ روشنی حضور ﷺ کی ہی چلنی ہے۔

مسئلہ نور و بشر

لوگ لڑتے ہیں آپس میں نور کے مسئلے پر، ایک جگہ مناظرہ ہوا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ کہا جی میں کہتا ہوں دیوبندی حضور ﷺ کو نور نہیں مانتے، اچھا! پھر کہتا ہے میرے پاس ثبوت ہے کہ حضور پاک نور ہیں۔ میں نے کہا وہ پیش کرو۔ کہتے ہیں مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا۔ میں نے کہا ظالم! ابھی تو تو نے کہا تھا کہ دیوبندی حضور کو نور نہیں مانتے یہ اشرف علی تھانویؒ کون ہے؟ ابھی تو آپ نے کہا کہ دیوبندی حضور ﷺ کو نور نہیں مانتے اور پھر ثبوت یہ دے رہے ہو کہ مولانا تھانویؒ نے ''نشر الطیب'' کو شروع یہاں سے کیا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

صرف لڑانا مقصود ہے! اس لڑائی کا تعلق ادھر نہیں ادھر ہے۔ (پیٹ کی طرف اشارہ کر کے) ورنہ بات سیدھی ہے...... جب آپ خود فرما رہے ہیں کہ اشرف علی تھانویؒ نے حضور ﷺ کو نور لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے حضور ﷺ کا نور پیدا فرمایا تو پھر اب جھگڑے کی بات رہ کیا گئی؟ مسئلہ تو حل ہے یہ آپ بھی کہتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں، مجھے آپ نہ مانیں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ نے حوالہ دے دیا کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا...... جب آپ بھی یہ بات پیش کرتے ہیں۔

يَا جَابِرُ اِنَّ اللهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَآءِ نُوْرَ نَبِيِّکَ مِنْ نُوْرِهٖ.

جب تم بیان کرتے ہو کہ اللہ نے قبل الاشیاء سب سے پہلے حضور پاک کے نور کو پیدا فرمایا۔ تو جھگڑا کیا رہا۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے جس وقت آسمان نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے جس وقت ستارے نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جس وقت سورج نہیں بنا۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جب چاند نہیں بنا، جب رات نہیں بنی۔

یہ نور اس وقت بنا رہا ہے...... جب مہینے نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے..... جب دن نہیں بنے۔ جب ہفتے نہیں بنے۔ جب سال نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے..... جب یہ نظام کائنات قائم نہیں ہوا۔

اس میں جھگڑا تھوڑی ہے کہ یہ نور ہے یا نہیں ہے..... یہ نور ہے یا بشر ہے اس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے اختلاف تو اس میں ہے کہ بارہ ربیع الاول کو کیا آیا؟؟ ربیع الاول بھی تھا۔ تو کہتا ہے نا بارہ ربیع الاول کو، بارہ ہو، نو ہو..... مطلب ہے ربیع الاول میں جو آیا..... بات تو یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول بھی پہلے تھا چاند بھی پہلے تھا، سورج بھی پہلے تھا، دن بھی پہلے تھا، رات بھی پہلے تھی آسمان بھی پہلے تھا، زمین بھی پہلے تھی، اور چھوڑیے..... سب پہلے تھے، جو پہلے گزر گئے وہ پہلے تھے، سارے انبیاء بھی پہلے تھے۔ اور چھوڑیے حضرت عبدالمطلب پہلے ہیں۔ خواجہ عبداللہ پہلے ہیں۔ سیدہ آمنہ پہلے ہیں۔ عرب والے پہلے موجود ہیں، ابولہب بھی پہلے موجود ہے اب جو پیدا ہو رہے ہیں۔ بات تو یہاں ہے جو سب سے پہلے پیدا ہوئے اس نور میں کسی کو اختلاف ہے؟؟ اب جو تشریف لائے، وہ نور جو سب سے پہلے پیدا ہوا تھا وہ روح جو سب سے پہلے بنی تھی..... وہ جس جسم میں آئی اس جسم کے لئے روضہ اقدس والی جگہ سے مٹی مبارک لی گئی ہے یا نہیں؟ اب تو بات یہ ہے نا! اگر وہ اس پیدائش کی بات ہے..... تو پھر میلاد نہ کرو، پھر ولادت نہ کہو۔ جب ولادت کی بات کرتے ہو تو جھگڑا نہ کرو۔ پھر جھگڑا فضول ہے میں عرض کر رہا تھا اس جھگڑے کا تعلق ادھر نہیں ہے، ادھر ہے۔ (دماغ سے نہیں پیٹ سے ہے) اور کتنی آسان سی بات ہے کہ حضورؐ اللہ کے نور سے..... اور پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے..... مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ کبھی کا ختم ہو گیا۔ کہ حضورؐ اللہ کے نور سے اور پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے..... مولوی صرف؟ صحابہ صرف؟

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ

پوری مخلوق۔ کون؟ میں پوچھتا ہوں پھر بشر کون ہے؟ پوری مخلوق آقاؐ کے نور سے..... میں مانتا ہوں..... حضورؐ اللہ کے نور سے..... پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے..... تمام انبیاء حضورؐ کے نور سے..... آسمان بھی حضورؐ کے نور سے..... زمین بھی، ستارے بھی، چاند بھی، سورج بھی، تمامی رسل، سارے پیغمبر..... سارے صحابہ..... سارے اولیاء..... سارے قطب..... سارے غوث..... سارے علماء، سارے مسلمان..... سارے مومنین، صرف مومن کی بات نہیں ہے۔

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ.

مولانا سلطان حیدری بھی؟ نوری صاحب بھی؟ قصوری صاحب بھی؟ یہ سارے حضورؐ کے نور سے...... میں پوچھتا ہوں پھر بشر کون ہے؟ مسئلہ یہیں ختم ہوا!...... جھگڑتے کیوں ہو؟ کہ صرف مسلمان یا صرف ایماندار، یا اولیاء یا بزرگ...... ساری مخلوق...... اس میں میں بھی موجود ہوں آپ بھی ہیں، یا آپ مخلوق سے باہر ہیں؟ مخلوق نہ ہو تو خالق ہوگا! جو موجود ہے وہ مخلوق نہ ہو تو خالق ہوگا۔ کیا ہیں آپ؟ اگر آپ مخلوق ہیں اور یقیناً مخلوق ہیں تو

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ

سارے ہوئے نوری!! سب نور ہوئے، بشر کون ہے؟

''فتاویٰ افریقہ'' اور ''بہارِ شریعت'' کا حوالہ

میرے بھائی بات تو سیدھی سی ہے، اگر اس طریقے سے آؤ گے تو پھر کوئی بشر ہے ہی نہیں! بات ختم کردو، یہ نہ کہو کہ آپ نے اپنے جیسا کہا۔ تم نے تو اپنے جیسا کہا نا! کہ حضور بھی نور ہیں، تم بھی نور ہو اور وہی نور...... اسی نور میں سے بنے...... ورنہ سیدھی بات کرو، نور کا معنی اجالا کرو، روشنی کرو، اللہ کی روشنی پہ حضورؐ چلتے ہیں اور پوری مخلوق حضور کی روشنی پہ چلتی ہے، پوری مخلوق کو راستہ تب نظر آئے گا۔ جب حضور کی نبوت کو مانیں گے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور سنت کو مانیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور پیغام کو مانے۔ اگر نہیں مانے گی وہ قوم کچھ دیکھ نہیں سکے گی...... انہیں یہ قرآن بھی اندھا کہے گا تو میرے دوست! کتنی واضح بات ہے اور اس پر خواہ مخواہ قوم کو لڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ واضح الفاظ میں خود لکھا۔ جیسے وہاں سے بیان کیا جاتا ہے کہ جناب مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا کہ اللہ نے سب سے پہلے حضورؐ کے نور کو پیدا فرمایا۔ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ جناب علامہ احمد رضا خاں بریلوی نے لکھا فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر **100** پہ اللہ پاک نے جہاں سے حضورؐ کے لئے مٹی مبارک اٹھائی، جس پاک مٹی سے حضور کا جسد اقدس بنا اسی پاک مٹی سے ابوبکرؓ عمرؓ کا جسم اقدس بنا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو دیوبندی بھی نور مانتے ہیں، بریلوی بھی بشر مانتے ہیں جھگڑا فضول ہے۔

''بہار شریعت'' بہت موٹی کتاب ہے، اس کے صفحہ **10** پر لکھتے ہیں ''نبی سب بشر

ہوتے ہیں اور مرد" نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت!

تم کہتے ہو۔ حضور کی شان نہیں مانتے اور کہتے ان کے لئے ہو جو کہتے ہیں۔

آقا جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں ، مگر دو چار

کہتے ہو ادب نہیں کرتے اور کہتے ان کے لئے ہو جو مدینہ کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے جوتی اتار دیں۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے یہاں حضورؐ کے قدم مبارک لگے ہوں گے۔

کہتے ہو یہ اپنے جیسا سمجھتے ہیں......اور کہتے ان کے لئے ہو...... جو کہتے ہو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے، قدم مبارک سے، جو مٹی لگتی ہو۔ اس مٹی کی شان کعبہ اور عرش اعظم سے بھی زیادہ ہے۔

گستاخ تو وہ ہیں جو سارے انبیاء کو ناکام لکھتے ہوئے حضور کو بھی ناکام لکھیں۔ جو حضور کی محفل پہ تبرا کریں...... حضور کی مجلس پہ تبرّا کریں...... حضورؐ کے گھر پہ تبرّا کریں...... حضورؐ علیہ السلام کی ازواج مطہرات پہ لعن طعن کریں...... گستاخ تو وہ ہیں جو لکھیں کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ...... محمد رسول اللہ کے برابر ہے...... یہ گستاخ تمہیں نظر نہیں آتے......؟ کیونکہ وہاں سے چھولے ملتے ہیں، شربت ملتا ہے، چائے ملتی ہے، سبیل ملتی ہے، نیاز ملتی ہے۔

عشق مصطفیٰ اثاثہ ایمان ہے...... محبت مصطفیٰ شرط ایمان ہے۔ لیکن محبت یہ ہے تیری کہ جو گستاخ ہے اسے تو گلے لگاتا ہے اور جو آقاؐ کی ختم نبوت پہ سب کچھ وار دے اس پر لعن طعن کرتا ہے!

دین میں کوئی نقص نہیں

میرے دوستو! کھلی بات ہے کہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں عقل سلیم دی ہے اللہ پاک نے ہمیں راہ ہدایت نصیب فرمائی

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ.

اگر اللہ ہدایت نصیب [illegible] کئی لوگ...... دیکھنے میں وہ بھی انسان ہیں بلکہ دیکھنے

میں وہ بھی مولوی ہیں......اور انہیں رب نے نصیب نہیں کی۔تو بیچارے جو بات خود کہتے ہیں اسے خود ہی رد کرتے ہیں، کبھی عشاق کو گستاخ کہتے ہیں، کبھی گستاخوں کو بھائی کہتے ہیں......اللہ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔اللہ کا بڑا احسان......کہ اہل حق کے ساتھ رب نے ہمارا واسطہ جوڑا ،رابطہ جوڑا۔اہل حق کے ساتھ نسبت نصیب فرمائی اور یہ نسبت سیدھی مصطفےٰ تک ملتی ہے ہمارے پاس اصلی چیزیں ہیں اصلی دین ہے اصلی ایمان ہے، اصلی کلمہ ہے۔اصلی نماز ہے اصلی اذان ہے ،نہ ہم بیچ میں ملاتے ہیں نہ ہم پہلے ملاتے ہیں نہ آخر میں ملاتے ہیں کہیں کسی جگہ جوڑ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں کہیں نقص نظر آیا ہی نہیں۔عاشق کو بھلا محبوب کی کسی چیز میں نقص نظر آ سکتا ہے؟......نہیں۔وہاں ہو بھی تو نظر نہیں آتا یہاں تو ہے ہی نہیں۔لیکن جو اپنی طرف سے جوڑ لگاتا ہے......وہ کیا سمجھتا ہے کہ یہاں تھوڑی سی کمی ہے۔......حضورؐ نے جو سکھایا ہے اس میں تھوڑی سی کمی ہے اسے میں پورا کردوں؟۔حضورؐ نے جو کلمہ سکھایا ہے......اس میں تھوڑی سی کمی ہے اس کو میں پورا کردوں!۔اس کو تو آدھے سے زیادہ کمی نظر آئی تھی، حضورؐ نے سکھائے دو حصے۔ اس نے تین اور ملا کر پانچ کئے۔اس دوسرے کو اتنی زیادہ نہیں لیکن تھوڑی تھوڑی کمی نظر آتی ہے۔ حضورؐ نے جو اذان سکھائی اس میں تھوڑی سی کمی نظر آئی، وہ اس نے پوری کردی۔تھوڑی کمی اس کو نظر آئی، اس کو بیچ میں نظر آئی......یہ کہتا ہے پہلے تھوڑی سی کمی بھی تو ہونی چاہیے تھی اور چلو درود پاک پڑھنا منع نہیں ہے۔درود پاک سے بڑی سعادت کون سی ہے؟ آپ فضائل درود شریف دیکھیں مولانا زکریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب......پتہ چلے کہ یہاں درود پاک کے متعلق کیا عقیدہ ہے اور کیا تعلیم ہے؟ لیکن یہاں کہا جاتا ہے کہ درود پاک نہیں پڑھتے۔درود پاک کے منکر ہیں، بھائی کیسے؟ ثبوت کیا ہے آپ کے پاس؟ کہتے ہیں جی وہ اذان سے پہلے نہیں پڑھتے۔میں پوچھتا ہوں......جو اذان سے پہلے درود نہیں پڑھتا، وہ درود کا منکر اور جو اذان سے پہلے یٰسین نہ پڑھے......وہ یٰسین کا منکر ہوا نا! اور جو اذان سے پہلے سورہ الرحمان نہ پڑھے......وہ رحمان کا منکر !تو مجھے بتاؤ......سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک......اذان سے پہلے کون سی سورۃ پڑھتے ہو ؟جب ایک بھی سورۃ نہیں پڑھتے......تو سارے قرآن کے منکر ہوئے......اب تمہارا معیار ہی یہ ہے میں کیا کروں؟ تمہارے پاس دلائل ایسے ہوتے ہیں نا! کیوں جی! اذان سے پہلے درود نہیں

پڑھتے......لہذا درود کے منکر!

یعنی تشہد میں پڑھیں بھی، تقریر میں پڑھیں بھی، تبلیغ میں پڑھیں بھی، تحریر میں لکھیں بھی، خطبے میں پڑھیں بھی، نماز میں پڑھتے رہیں......لیکن کیونکہ اذان سے پہلے نہیں پڑھتے...... لہذا یہ منکر ہیں۔ روزانہ ہزار مرتبہ درود پڑھیں لیکن اذان سے پہلے نہیں پڑھتے......سورۃ بقرہ نہیں پڑھتے، آل عمران نہیں پڑھتے، نساء نہیں پڑھتے، مائدہ نہیں پڑھتے، سورۃ توبہ نہیں پڑھتے، سورۃ مجادلہ نہیں پڑھتے، سورۃ حاقہ نہیں پڑھتے، سورۃ واقعہ نہیں پڑھتے، سورۃ اخلاص نہیں پڑھتے...... کچھ بھی......سورۃ الناس تک نہیں پڑھتے......تم نے کیا پڑھا؟......تم اذان سے پہلے کلمہ بھی نہیں پڑھتے......ناراض نہ ہونا! آپ نے استدلال کا انداز جو بتایا ہے دلیل ایسے نہیں ہوتی، عقیدے ثابت نہیں ہوتے۔

اہل حق کا طرز استدلال

اگر عقیدے کے اثبات کا طریقہ سیکھنا ہو......تو علماء اہل سنت سے یوں سیکھو۔ جب وہ کہتے ہیں، اللہ وحدہ لاشریک ہے......تو پھر دلیل یوں پیش کرتے ہیں کہ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو جب وہ کہتے ہیں کہ آقا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو پھر دلیل یوں پیش کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًاO مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ.

جب وہ کہتے ہیں کہ آقا خاتم النبیین ہیں تو دلیل یوں پیش کرتے ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ.

جب وہ کہتے ہیں کہ آقا سید الانس اور سید الرسل ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں، تو وہ دلیل یوں پیش کرتے ہیں

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًاO

جب وہ عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کے سارے صحابہ اور ان کے تابعدار جنتی ہیں تو وہ دلیل یوں پیش کرتے ہیں

وَالسّٰابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْ هُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْاعَنْهُ وَ اَعَدَّلَهُمْ جَنَّات۔

یہ ہوتا ہے انداز ان کے دلائل کا...... اور جناب نے تو اپنے دلائل کا حال دیکھا ہے۔ دلیل ایسی ہوتی ہے کہ یا خود انسانیت سے نکل جاتے ہیں، یا پھر خود کلمہ چھوڑ بیٹھتے ہیں...... نہ کرو ! یہ کمزور کمزور طریقے رہنے دو ان کے پاس' جن کا ایمان کمزور ہے۔

سنت اور اہل سنت ضعیف نہیں ہوتے

جن کا مسلک کمزور، جن کا مذہب کمزور، جن کا نظریہ کمزور، اہل سنت بہت مضبوط...... بہت مضبوط طریقہ ہے...... بہت مضبوط راستہ ہے...... بہت کھلا، واضح راستہ ہے، اہل سنت کے پاؤں ریت کے ٹیلے پر نہیں، پتھر کی چٹان پر ہوتے ہیں۔ اہل سنت اتنے کمزور دلائل والے نہیں ہوتے...... نہ سنت کمزور ہوتی ہے۔ نہ اہل سنت کمزور ہوتے ہیں۔ سنت ضعیف ہوتی ہے؟ نہیں! آپ نے روایت ضعیف سنی ہوگی کہ یہ روایت ضعیف ہے، یہاں تک بھی کہہ دیا ہوگا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کبھی آپ نے سنت ضعیف سنی؟ نہیں: نہ سنت ضعیف ہوتی ہے نہ اہل سنت ضعیف ہوتے ہیں...... نہ سنت کمزور ہوتی ہے، نہ اہل سنت کمزور ہوتے ہیں! کیوں کہ سنت اسے کہا جاتا ہے۔ جو حضور نے سکھایا ہو اور صحابہ نے کر کے دکھایا ہو۔ ایک آدھ مرتبہ ہو گیا۔ وہ نہیں، ایک مرتبہ ہو گیا پھر شک ہو گیا کہ ہوا یا نہیں ہوا؟ کسی نے کہا' ہوا، کسی نے کہا نہیں ہوا۔ ایک آدھ مرتبہ ہوا، پھر ختم ہو گیا منسوخ ہو گیا یہ نہیں۔ وہ روایت میں آئے گا، حدیث میں آئے گا، سنت نہیں کہلائے گا۔ یعنی یوں سمجھئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک چیز منقول آگئی، اب دیکھنا پڑے گا، صحابہ کرامؓ کی طرف کہ انہوں نے عمل کیا یا نہیں کیا۔ آقا کی زندگی میں اور آقا کے تشریف لے جانے کے بعد اس پہ عمل کیا یا نہیں کیا۔ اگر آپ کو نظر آئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ روایت ہمیں ملی لیکن صحابہ اس پر عمل نہیں کرتے تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ صحابہؓ نے حضورؐ کی سنت کو چھوڑ دیا، بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ بات منسوخ ہو گئی یا یہ کہا جائیگا کہ یہ حضور کا خاصہ تھا۔ مثلاً حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بیک وقت اپنے حرم میں، اپنے گھر میں نو بیویاں رکھیں۔ اب جب دیکھا کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے نو بیویاں رکھیں؟ نہیں! بیک وقت کی بات

کرر ہا ہوں، رکھیں؟ نہیں رکھیں! تو اب یہ سنت نہیں۔ اب یہ سنت نہیں! حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا، لیکن صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحابہ نے سنت کو چھوڑ دیا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ یہ سنت ہی نہیں۔ یہ حضور کا خاصہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا وہ سنت نہیں بنتا، جو سکھایا وہ سنت بنتا ہے۔ جو حضورؐ نے کیا وہ حضور کا خاصہ بھی ہو سکتا ہے...... جو حضور نے کیا وہ امر عادی بھی ہو سکتا ہے...... جو حضورؐ نے کیا وہ تقاضہ طبعی بھی ہو سکتا ہے...... جو حضورؐ نے کیا وہ امر منسوخ بھی ہو سکتا ہے...... لیکن جو حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو سکھایا اور صحابہ کرامؓ نے کر کے دکھایا اور کرتے رہے...... یہ سنت ہے، یہ کبھی کمزور نہیں ہوتی۔ اور اہل سنت کبھی کمزور نہیں ہوتے کیونکہ اہل سنت بناتے نہیں ہیں، بتاتے ہیں، اپنی طرف سے بناتے نہیں ہیں بلکہ کہتے ہیں۔

نَحۡنُ نَقۡتَدِیۡ وَلَا نَبۡتَدِیۡ ' نَحۡنُ نَتَّبِعُ وَلَا نَبۡتَدِعُ ، نَحۡنُ اَقۡرَبُ اَمرِ الشَّرِیۡعَه.

یہ بناتے نہیں ہیں، بتاتے ہیں...... جو انہیں ملتا ہے۔ وہ فوراً گے پہنچاتے ہیں...... آقا سے ملا آگے پہنچایا...... رب نے بھیجا آگے پہنچایا...... وحی کے ذریعے آیا...... وحی متلو سے آیا آگے پہنچایا...... غیر متلو سے آیا آگے پہنچایا...... قیاس شرعی سے وہ چیز بھی وہاں سے آتی ہے...... وہ بھی وہاں سے آتی ہے...... وہ بھی بتلانے والے کی بات ہے......

میں عرض کر رہا ہوں کہ اہل سنت بناتے نہیں ہیں بتاتے ہیں...... جو بناتے ہیں وہ اہل بدعت ہوتے ہیں...... جو بناتے ہیں وہ اہل ضلالت ہوتے ہیں، دین کو بناتے ہیں، وہ کفر والے ہو سکتے ہیں، بدعت والے ہو سکتے ہیں...... سنت والے نہیں ہو سکتے! سنت والے حضور ﷺ کا لایا ہوا، حضور کا سکھایا ہوا، صحابہ کا عمل کر کے دکھایا ہوا دین آگے بتاتے ہیں نیا بناتے نہیں ہیں۔

بنانے والے جس جس حد تک بناتے جائیں گے، اتنے ہدایت سے دور ہوتے جائیں گے۔

جتنا سنت سے دور ہوتے جائیں گے، اتنا ہدایت سے دور ہوتے جائیں گے۔

جس حیثیت کی بات بنائیں گے، اس حیثیت کی ان سے ہدایت چھوٹ جائے گی۔

اگر یہ اپنی طرف سے کوئی مستحب بنائیں گے تو یہ بدعتی بن جائیں گے...... بدعت چھوٹے درجہ کی۔

اگر یہ اپنی طرف سے کوئی مسنون کہہ کر بنائیں گے اور اپنی طرف سے اس پہ زیادہ تاکید دیں گے تو بدعت کا درجہ بڑھ جائے گا۔ اگر اپنی طرف سے کوئی ایمانی حصہ بنالیا، کوئی ایمانی علامت بنالی، اپنی طرف سے کوئی فریضہ بنالیا، کوئی چیز زیادہ ہی لازم کر لی اس کو واجب یا فرض قرار دے دیا تو پھر بدعت کو ... کفر تک پہنچے گا۔

یوں سمجھئے کوئی ... ہے، کوئی ... بناتا ہے، اس کی گمراہی وہاں تک رہتی ہے، اور کوئی کلمہ بناتا ہے، اس کی گمراہی آگے بڑھ کر کفر تک پہنچتی ہے۔ بنانے والے ہدایت سے دور ہوتے ہیں۔ اور بتانے والے ہدایت پر رہتے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے دین پہنچایا۔ ہاں اس کا اظہار ہوسکتا ہے، استنباط ہوسکتا ہے۔ افتراء نہیں ہوسکتا۔ افتراء جو کرتے ہیں، بناتے ہیں...... وہ سنت سے دور ہوتے ہیں...... ہدایت سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کو اپنا کے رکھا...... وہ حضور ﷺ کے سچے غلام!

جنہیں حضور ﷺ کے طریقے میں کوئی عیب نظر نہ آیا...... وہ حضور کے سچے غلام! دنیا کہے ہم چاند سے آگے نکل گئے...... دنیا کہے ہم مریخ تک پہنچ گئے...... دنیا کہے ہم نے اتنی ترقی کر لی...... دنیا کہے ہم نے پوری کائنات کو عاجز کر ڈالا...... مسخر کر ڈالا...... لیکن یہ پھر بھی کہتے ہیں (تبلیغی جماعت والے) ' دوستو! بزرگو! ہماری دونوں جہان کی کامیابی صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری میں ہے۔'' یہ ہیں بتانے والے، بنانے والے نہیں ہیں...... یہ کہتے ہیں تمہاری مرضی جہاں پہنچو...... جتنی تحقیقات کرلو...... جتنی ریسرچ کرلو...... سائنسدان کچھ کہیں...... دنیا والے کچھ کہیں...... عقل کے پجاری کچھ کہیں...... اور ہم تو صرف یہی کہیں گے کہ آقا ﷺ کو اللہ نے بھیجا تو کمال دے کر بھیجا اور اتنا کمال دے کر بھیجا کہ اس کے آگے یا اس کے برابر کسی اور کو نہ دیا ہے، نہ دیا جائے گا۔ اب ہماری کامیابی صرف حضور علیہ السلام کے نورانی طریقوں میں ہے۔ اب وہ طریقے بتاتے ہیں...... اپنی طرف سے طریقے بناتے نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں بھائی چوبیس گھنٹے کی زندگی ہماری حضورؐ کے طریقے کے مطابق ہو جائے۔ بس اس میں ہماری کامیابی ہے، اس جہان کی بھی کامیابی، اس جہان کی بھی کامیابی...... ہماری زندگی

کامیاب...... موت کامیاب اللہ راضی ہو جائیں گے...... ہمیں دونوں جہانوں کی کامیابی اور کامرانی نصیب ہو جائے گی، بس یہ بتاتے ہیں کہ آقا یوں کھایا کرتے تھے، یوں پیا کرتے تھے، یوں بولا کرتے تھے، آقا یوں بیٹھا کرتے تھے، آقا یوں چلا کرتے تھے، آقا ﷺ یوں سویا کرتے تھے، اور ہماری کامیابی حضور ﷺ کی تابعداری میں ہے۔ ہمیں کچھ بنانا نہیں ہے، صرف وہی بتانا ہے جو وہاں سے آیا ہے۔ اور بنانے والے بنانے بیٹھتے ہیں...... آؤ جی! نیا کلمہ لے لو! کلمے قلعی کرالو، پرانے نئے کرالو، کلمے قلعی کرالو...... کچھ قلعی کرتے ہیں اور کچھ نئے بنا کے دیتے ہیں۔ نئے بنانے والے انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

میں جب جیل میں تھا ایک گروپ آیا Invesseecation کے لیے...... انہوں نے کہا جو مسلمانوں کو لڑائے وہ کون ہوتا ہے؟ شیطان نہیں ہوتا؟ میں نے کہا جی بالکل شیطان ہوتا ہے، بہت بڑے شیطان ہوتے ہیں، جو مسلمانوں کو لڑائیں وہ واقعی شیطان ہوتے ہیں۔ کہنے لگا پھر تم کیوں لڑاتے ہو ہم مسلمانوں کو...... اللہ اللہ کرو! ہم کہاں لڑاتے ہیں؟ ہم تو کہتے ہیں ...... مسلمانو! تمہاری زبان جو بھی ہے آؤ پنجابی، سرائیکی ایک ہو جاؤ...... اردو، سندھی والے ایک ہو جاؤ...... بلوچ اور پختون ایک ہو جاؤ...... ہم کہاں لڑاتے ہیں، ہم تو کہتے ہیں مسلم لیگ والو، پی پی والو۔ آؤ مل جاؤ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ سندھ والو، پنجاب والو آؤ مل جاؤ...... علاقے تمہارے جو بھی ہوں...... زبان تمہاری جو بھی ہو...... قبیلہ تمہارا جو بھی ہو...... پارٹی تمہاری جو بھی ہو...... مسلک فروعی اختلافات کے باوجود تمہارا جو بھی ہو......

ہم تو کہتے ہیں جناب رفع یدین کرنے والے بھی آجاؤ......

نہ کرنے والے بھی آجاؤ......

آٹھ والے بھی آجاؤ......

بیس والے بھی آجاؤ......

درود پڑھنے والے بھی آجاؤ......

انگوٹھے چومنے والے بھی آجاؤ......

میں نے کہا یہ اسٹیج تو گلدستہ لگتا ہے۔ یہاں تو کالی پگڑیاں ہوتی ہیں، سفید پگڑ...

ہوتی ہیں، سبز پگڑیاں ہوتی ہیں...... ہم تو اکٹھا کرتے ہیں، ہم کہاں لڑاتے ہیں..... کہنے لگے نہیں۔ تم شیعہ کو کافر کہتے ہو۔ (اصل بات کرو نا پھر) میں نے کہا جی میں نے بڑا تلاش کیا ہے بڑا تلاش کیا ہے، لیکن مجھے ان میں مسلمانوں والی کوئی بات ملی نہیں۔ نہیں ملی، تو اب میں مجبور ہوں۔ مسلمان کے لیے تو کوئی علامت ہوتی ہے، کوئی خاصہ مسلمانوں والا ان میں مجھے ملا نہیں۔ لہٰذا میں مجبور ہوں۔ اگر آپ کوئی خاصہ بتا دیں کہ مسلمانوں والا فلاں خاصہ ان میں ہے..... تو میں مان لوں گا۔

تو جناب وہ ارد گرد دیکھتے ہیں۔ آٹھ افسران تھے۔ ابھی تو ان میں بڑا جوش تھا۔ اب سوچ رہے تھے کہ ان میں کوئی مسلمانوں والی بات ڈھونڈیں۔ انہیں سوچ سوچ، دیکھ دیکھ کر ایک نہ ملا، ایک کہتا ہے، پٹھان افسر کہتا ہے۔ ,,کلمہ جو پڑھتے ہیں'' میں نے کہا۔ خان صاحب مسلمانوں والا پڑھتے ہیں، کہتا ہے نہیں وہ دوسرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا میں بھی یہی تو کہتا ہوں کہ وہ دوسرے ہیں۔ دوسرا کلمہ جو پڑھتے ہیں، تو وہ دوسرے ہیں۔ یہ جو انہوں نے اپنا کلمہ بنایا ہے، ہمیں تو ہمارے بزرگوں نے بتایا ہے۔ جو حضور نے سکھایا ہے، اور تمامی صحابہؓ نے پڑھ کر دکھایا ہے، ہمارے پاس تو وہ کلمہ ہے اور ہمارے بزرگ بتاتے ہیں، بناتے نہیں۔ انہوں نے اپنا بنایا ہے اس لیے میں کہتا ہوں جیسے ان کا کلمہ دوسرا ہے، ویسے یہ خود بھی دوسرے ہیں۔ کہنے لگا، بات تو صحیح ہے۔

مسلمانوں کی بد عملی

تو میرے دوستو! اب ہمیں اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیے۔ کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ جو حضور ﷺ کا طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے۔ اس پر عمل کر رہے ہیں یا اپنے اپنے طریقے بنا رہے ہیں......

آج مجھے مسلمان نظر آتا ہے، بھنگی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے، یہودی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے...... عیسائی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے...... ہندو کے دروازے پہ......

وہاں جھولی پھیلا کے مانگ رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ جھولی پھیلا کے مسلمان مانگ رہا ہے کافر سے کہ تو اپنی زندگی کا طریقہ مجھے سکھا دے...... میں صورت ویسی بناؤں، جیسے تیری ہے...... یہ جھولی پھیلائے ہوئے ہے کافر کے دروازے پر کہ تیرا طریقہ شادی کا...... تیرا طریقہ لباس کا......، وہ میں اپنانا چاہتا ہوں...... میری ترقی اسی میں ہے، آج مسلمان کافر کے دروازے پہ کھڑا ہے کہ تیرے کھانے کا طریقہ مجھے پسند ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ اب میں ترقی کر گیا ہوں، اور اس محروم دور کا بندہ میں ترقی یافتہ ہوں اور میں اب تیرے طریقے پر کھایا کروں گا۔ جیسے کھوتا (گدھا) کھڑے ہو کر کھائے، میں کھڑے ہو کر کھاؤں گا...... ہندو سے کہتا ہے تو سکھا...... یہودی سے کہتا ہے تو سکھا...... عیسائی سے کہتا ہے تو سکھا...... سکھ سے کہتا ہے تو سکھا...... دوسرے کافروں سے کہتا ہے تم سکھاؤ۔ ایک ایک بات ایک ایک کافر سے سیکھتا ہے اور اس میں اپنی ترقی سمجھتا ہے۔

کافر اگر سوال کرے' جواب کیا ہوگا؟

میں کہتا ہوں کہ اگر وہی کافر تجھ سے سوال کرے کہ میاں تم تو کہتے ہو، ہمارے نبی کا طریقہ سب سے اچھا ہے...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کی صورت اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کی سیرت اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کی خوشی اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کی غمی اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کا خلق عظیم، تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کے معاملات اچھے...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کا بولنا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کا سونا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا کھانا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کا طریقہ اچھا...... پھر تمہیں وہ طریقہ اچھا کیوں نہیں لگا......؟ تمہیں وہ گفتار پسند کیوں نہیں آئی......؟ تمہیں وہ انداز پسند کیوں نہیں آیا......؟ تمہیں وہ صورت پسند کیوں نہیں آئی......؟ تمہیں وہ کردار پسند کیوں نہیں آیا......؟ مسلمان بتا...... پھر تیرے پاس اس کا جواب کیا ہوگا؟

سوال سمجھ آیا ہے؟ اپنا منہ گریبان میں ڈال کر سوچو کہ پھر اس کا جواب آپ کے پاس کچھ ہے؟ اگر نہیں کوئی جواب' تو پھر حضورﷺ کے دین کو شرمندہ تو آپ نے کیا۔ اگر حضورﷺ سے سوال کرے کوئی کافر کہے...... جنابﷺ! ہر کسی پارٹی کو اپنے لیڈر کا انداز اچھا لگتا ہے۔ ہر

مقتدی کو اپنے مقتدا کا انداز اچھا لگتا ہے۔ آپ ﷺ کے مقتدی کیسے ہیں! آپ کا انداز تو اپنوں کو ہی اچھا نہیں لگتا...... اگر حضورؐ سے پوچھ لیں، کافر پوچھ لیں کہ آپؐ کی امت کو آپ کا انداز اچھا نہیں لگتا۔ تو حضور ﷺ...... آپ کی طرف سے کیا جواب دیں گے؟ تم حضور ﷺ کو...... لا جواب کرنا چاہتے ہو؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جب یہ بات پہنچے گی کہ انہوں نے میرا کہنا نہ مانا۔

میں نے تو معراج میں بھی ان کے لیے دعائیں مانگی تھیں۔

میں نے تو ساری ساری رات رو رو کر گڑگڑا کر رب سے ان کے لیے مغفرت مانگی......

لیکن میں نے جتنی تاکید کی ...... انہوں نے اتنا ہی میری سنت کے خلاف زندگی گزاری۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنی انہوں نے نمازیں چھوڑی۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنی انہوں نے داڑھی منڈائی۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنے ہی لعب ولھو سے بچنے کی بجائے مشغول رہے۔

جہاں سے میں نے روکا...... وہاں انہوں نے زور بھرا۔

جہاں میں نے جانے کے لیے کہا' وہاں یہ بالکل نہ گئے۔

آپ بتائیں...... حضور ﷺ کے دل پہ کیا گزرتی ہوگی۔ ابوجہل نے، ابولہب نے، عتبہ، شیبہ نے، حضور ﷺ کے دل کو کم...... حضور ﷺ کو کم تنگ کیا تھا؟ کہ اب کلمہ پڑھنے والو...... تم بھی حضور ﷺ کو تنگ کرنے لگے ہو؟

طریقہ ہم اپنائیں حضور ﷺ کا...... نام لیتے ہیں صحابہؓ کا...... ہیں سپاہ صحابہ...... صحابہؓ نے حضور کی غلامی دی ہے۔ اور پھر حفاظت کی ہے۔ عملی غلامی دی ہے۔ عملی اتباع کیا ہے اور انہوں نے کائنات کو دعوت دی کہ آؤ...... ہمارے نبی ﷺ کی تابعداری کرو، کیسے؟ جیسے ہم کرتے ہیں۔

سپاہ صحابہ والو! تم لوگوں کو دعوت دو صحابہ کرام کی تابعداری کرو حضور ﷺ کی مجلس کی

تابعداری کرو...... پہلے خود کرو، پھر کہو جیسے ہم کرتے ہیں۔ عملی نمونہ پیش کرو نا! یہ کیا ہے زبان پہ کچھ ہو دل میں کچھ ہو: یہ تو دوسروں کا طریقہ ہے، ہمارا تھوڑی ہے۔ آپ کہیں گے کہ دل میں بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ کا طریقہ اچھا ہے۔ صحابہؓ کا طریقہ اچھا ہے۔

اگر زبان سے بھی کہتے ہو، دل میں بھی یہی ہے تو تمہاری داڑھی کوئی دوسرا زبردستی مونڈ لیتا ہے؟

اگر تمہارے دل میں بھی نماز کی اہمیت ہے، پھر دوسرا کوئی تمہیں مسجد سے کھینچ کے لیے آتا ہے؟

اپنے عمل کی طرف توجہ دو...... دشمن ہر وقت تاک میں رہتا ہے۔ دشمن یہ بھی سوال کر سکتا ہے کہ تمہیں اگر حضور ﷺ کا طریقہ اچھا لگتا...... تو تم خود کیوں نہ کر لیتے؟ حضور ﷺ کی تعلیم پہ سوال ہو سکتا ہے کہ جناب آپ کی تعلیم اتنی اچھی ہوتی تو آپ کی امت کو تو پسند آتی۔

آؤ مفتیو! مولوی صاحبان! بزرگو! آپ سے بھی سوال ہو سکتا ہے، مسلمانو! تم سب سے بھی سوال ہو سکتا ہے، قادیانی سوال کر سکتا ہے کہ میں نے حضور ﷺ کے بعد ایک آدمی کو نبوت کے درجے پر پہنچایا، تو میں کافر ہو گیا اور جنہوں نے بارہ کو پہنچایا وہ کیسے مسلمان ہو گئے؟ پھر کیا جواب دو گے؟ وہ کہیں گے ہمارے ساتھ تمہاری ذاتی دشمنی تھی؟ ہم نے تو ایک آدمی کو حضور ﷺ کے بعد نبوت کے منصب پہ پہنچایا...... ہمیں تو کہتے ہو کافر! اور جو بارہ تیرہ کو حضور ﷺ سے بھی آگے، تمامی انبیاء کے آگے پہنچاتے ہیں انہیں کیا کہتے ہو؟

شیعہ کی طرف سے قرآن مجید کی غلط تفسیر

قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا۔

وَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْل

اور تفسیر عیاشی میں لکھتا ہے کہ

لِکُلِّ قرن من ھٰذا الامۃ اِمام

اللہ نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک رسول ہے، ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا۔ یہ کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس امت میں ہر قرن (زمانے) کے لیے ایک امام ہو گا۔ کہتا

ہے۔

وَ ھُوَ الامام وَ ھُوَ الرَّسُول

وہی امام ہوتا ہے، وہی رسول ہوتا ہے۔

وَ ھُمُ الائِمَۃ وَ ھُمُ الرُّسل

کہتا ہے "جو امام ہیں یہی رسول ہیں" اب کافر تم سے سوال کر سکتا ہے، قادیانی تم سے سوال کر سکتا ہے کہ جناب ہم نے ایک آدمی کو نبی کہا، ظلی کہا، بروزی کہا، یہ کہا، وہ کہا، جو کچھ بھی کہا، لیکن پھر بھی تم نے نہ چھوڑا...... تم کہتے ہو یہ کافر ہیں...... لاہوری آ جاتا ہے، وہ کہتا ہے میں نے تو مرزے کو نبی بھی نہیں مانا تھا۔ مرزے نے نبوت کا دعویٰ کیا...... میں نے کہا تو نبی نہیں ہے، لیکن تو مصلح ہے، اچھا آدمی ہے...... تم نے کہا مرزا کافر ہے اور لاہوری اور قادیانی تو بھی کافر ہے۔ کیوں؟ میں نے کہا۔ تم نے کہا وہ کافر ہے اور جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ یہی بات ہے نا! وہاں پہ تم نے کہا قادیانی کافر اور جو نہ مانے وہ بھی کافر...... تو یہاں تمہیں کون سا سانپ سونگھتا ہے۔ وہاں ایک کو نبوت کے منصب پہ پہنچانا چاہا، یہاں بارہ کو پہنچایا، یہاں کیوں تمہیں جرات نہیں ہوتی؟ اس لیے کہ وہ تھوڑے تھے، یہ زیادہ ہیں۔

لاَ تَتَّخِذُوا الٰھَین اثنَین اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

تفسیر عیاشی میں لکھا ہے۔ **لاَ تَتَّخِذُوا الٰھَین اثنَین** کا مطلب ہے۔ **لاَ تَتَّخِذُوا اِمَامَین......**

یعنی "الٰہ" جو ہے، وہ امام ہوتا ہے۔ امام جو ہے، وہ "الٰہ" ہوتا ہے، کیا عیسائی تم سے سوال نہیں کر سکتا؟ کہ اگر ہم نے عیسیٰ کو الٰہ کہا' مریم کو الٰہ کہا اور وہ بھی مستقل الٰہ نہیں کہا تھا، یہ کہا تھا کہ یہ بھی الٰہ ہیں، یہ بھی الٰہ ہیں، یہ مل کر پھر ایک الٰہ ہے، وہاں تو تم نے ہمیں کہہ دیا کہ

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابنُ مَرْیَمَ.

ہمارے لیے تم نے کفر کا فتویٰ دے دیا، ہمارے لیے قرآن میں بھی آ گیا کہ یہ کافر ہیں۔ ہم نے ایک عیسیٰ کو خدا کہا تو کافر ہو گئے...... وہاں جو ہر امام کو الٰہ کہا جاتا ہے...... وہاں تمہیں کیا ہوتا ہے؟ کیا جواب دو گے؟

میرے پاس تو جواب صاف ہوگا۔ میں کہوں گا تو نے اگر ایک کو الہٰ کہا تو تو ایک درجے میں کافر ہوا، انہوں نے بارہ کو کہا، تجھ سے بارہ گنا کافر انہیں سمجھتا ہوں......

اور مرزائی نے سوال کیا، قادیانی نے سوال کیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ تو نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک آدمی کو نبوت کے درجے پہ پہنچایا، تجھے کافر سمجھتا ہوں، لعنتی سمجھتا ہوں، قرآن کا منکر سمجھتا ہوں، ختم نبوت کا منکر سمجھتا ہوں اور جنہوں نے بارہ کو پہنچایا، انہیں میں تجھ سے بارہ گنا بڑا لعنتی سمجھتا ہوں۔ بڑا جہنمی سمجھتا ہوں، بڑا کافر سمجھتا ہوں، میرے پاس تو جواب ہے، نرمی نرمی کی تلقین کرنے والو، تمہارے پاس کیا جواب ہے؟ تمہیں سارا اخلاق یہیں یاد آتا ہے؟ عقائد میں، اعمال میں اتباع ہے سنت سے۔ سنت کا معنی حضور ﷺ کا طریقہ، جو حضور ﷺ نے طریقہ سکھایا، صحابہ نے عمل کر کے دکھایا...... جو حضور ﷺ نے سکھایا، صحابہ نے اپنا کر دکھایا، وہ عقیدے سے لے کر عمل تک، فرائض سے لیکر مستحبات تک، مصلے سے لے کر میدان تک سارے کو ملا کر، سارے اسوۂ حسنہ کا نام سنت رسول ﷺ ہے۔

حدیث کا صحیح مفہوم

کہتے ہیں جی! جو ایک سنت پر عمل کرے اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے اور پھر کہتے ہیں جی پانی پینے کی کتنی سنتیں ہیں؟ پانی پینے کی چھ سنتیں ہیں۔ اب ایک گلاس پانی پیا اور چھ سو شہیدوں کا ثواب آ گیا، روزانہ پتہ نہیں کتنے ہزار شہید لیتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے پھر میدان میں جانے کی!!

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَه' اَجْرُ مِاۃِ شَهِیْد.

توجہ! اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ ایک مسنون کام کو کیا تو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ بلکہ فرمایا جو کوئی چمٹا رہے میرے طریقے کے ساتھ۔

مَنْ تَمَسَّکَ...... جو چمٹا رہے

بِسُنَّتِی...... میرے طریقے کے ساتھ

عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی...... میری امت میں بگاڑ پیدا ہونے کے وقت

فَلَه' اَجْرُ مِاۃِ شَهِیْد...... اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے،

حضور کے اسوۂ حسنہ سے..... حضور ﷺ کی سنت سے چمٹا رہے..... دنیا کچھ کہے لوگ کچھ کہیں..... برادری کچھ کہے..... قوم کچھ کہے..... اہل محلہ کچھ کہیں..... شہر والے کچھ کہیں..... وطن والے کچھ کہیں..... دوست کچھ کہیں..... دشمن کچھ کہیں..... لیکن جو بھی موڑ زندگی کا آئے..... یہ پہلے دیکھے کہ سنت کیا ہے؟ امر مسنون ایک ایک پہ نظر رکھے..... ہر شعبے میں دیکھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ کیا ہے..... سنت کہا جائے گا پوری زندگی کو..... کہ

جب وقت آیا بولنے کا..... سنت کے مطابق بولا.....

جب وقت آیا پیار کا..... سنت کے مطابق پیار کیا.....

وقت آیا مقابلے کا..... سنت کے مطابق مقابلہ کیا.....

وقت آیا امامت کا..... سنت کے مطابق امامت کی.....

وقت آیا قیادت کا..... سنت کے مطابق قیادت کی.....

وقت آیا دوستی کا..... سنت کے مطابق دوستی رکھی.....

وقت آیا دشمنی کا..... سنت کے مطابق دشمنی رکھی.....

وقت آیا شادی کا..... سنت کے مطابق شادی کی.....

وقت آیا غمی کا..... سنت کے مطابق غمی کی.....

وقت آیا لباس پہننے کا، سنت کے مطابق لباس پہنا.....

وقت آیا اٹھنے کا' سنت کے مطابق اٹھا.....

وقت آیا سونے کا..... سنت کے مطابق سویا.....

وقت آیا بیٹھنے کا..... سنت کے مطابق بیٹھا.....

ہاں ہاں! اس میں حضور ﷺ کی زندگی کے تمام شعبے آ جائیں گے۔ فرائض بھی آ جائیں گے، واجبات بھی آئیں گے۔ نوافل بھی آ جائیں گے، خلوت بھی آ جائے گی، جلوت بھی آ جائیگی۔ دوستی بھی آ جائے گی، دشمنی بھی آ جائے گی، محفل بھی آ جائے گی، میدان بھی آ جائے گا۔ قیادت بھی آ جائے گی، سیادت بھی آ جائے گی، امامت بھی آ جائے گی۔ سب کچھ..... حضور ﷺ کی ساری زندگی اسوۂ رسول اکرم ﷺ کا نام سنت رسول ہے..... جو پورے اسوۂ حسنہ کو اپناتا ہے،

کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، اسے کئی مقامات پر یوں سمجھئے اپنے جذبات کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ساری چیزیں چھوڑ کر...... کسی کی پرواہ نہ کر کے، حضور ﷺ کی سنت پہ زندگی گزار جاتا ہے فرمایا اسے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔ یہ تھوڑی ہے کہ دیکھ کر پینے پر سوشہید ہو گئے، سانس لینے پر الگ سو شہید ہو گئے، بیٹھنے پر الگ سوشہید ہو گئے۔ اللہ بڑا کریم ہے لیکن حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کیوں؟

النکاح من سنتی

نکاح میری سنت ہے۔ ترجمہ تو یوں کیا جاتا ہے نا! نکاح میری سنت ہے۔ میں پوچھتا ہوں یہ "من" کیوں فرمایا۔ یہ "من" بھی تو ہے نا!

النکاح من سنتی

یہ "من" جو موجود ہے۔ یہ "من" تبعیضیا من بعض جو موجود ہے۔

النکاح من سنتی

نکاح میری سنت کا حصہ ہے۔

تو ساری زندگی حضور کی وہ سنت ہے، اب نکاح اس کا حصہ ہے، تو ایک ایک کام جو حضورؐ کے طریقے کے مطابق ہو، وہ سنت کا حصہ ہے اور پوری زندگی، اسوۂ رسول اکرمؐ...... یہ سنت رسول ہے۔ اگر کہیں مجازاً کہا گیا کسی ایک کام کو سنت وہ تسمت الجزا یسمل کوئی ہوتا ہے ورنہ سنت تو پورے اسوۂ رسول اکرم ﷺ کو کہا جاتا ہے۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کو عقیدے میں، عمل میں اپنا لیجئے اور عمل کر کے پھر دعوت دیں، پھر میدان میں اتریں، پھر دیکھیں کہ اللہ کی مدد کیسے آتی ہے؟

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے، قطار اندر قطار اب بھی

فضائے بدر کیا ہے؟ پتہ ہے؟ یہی کہ حضور ﷺ فرماتے رہیں، ہم نہ مانیں؟ زندگی اپنی حضور کی تعلیم کے خلاف ہو، یہی فضائے بدر ہے؟ وہاں کچھ پیروں ننگے نظر آتے ہیں، کچھ نے قمیض نہیں پہنی ہوئی، کچھ سر سے ننگے ہیں، کچھ کے ہاتھ میں تلوار نہیں۔ کچھ کے ہاتھ میں چھڑیاں ہیں، کچھ خالی ہاتھ ہیں۔ میں دیکھتا ہوں یہ جنگ پر آرہے تھے۔ تو کچھ تو تیاری کر کے آتے، ہا! ...

کے آتے ،قرضہ لے کر آتے ، تیار تو ہو کر آتے لیکن جب میں نے سیرت نگار کے قلم کو دیکھا تو بات کچھ اور نکلی۔ کہ نہیں نہیں تیاری کرتے تو کر سکتے تھے ،بات یہ نہیں تھی ،بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے تیار نہیں کیا،حضور علیہ السلام نے فرمایا،اٹھو چلو،اور جب فرمایا چلو،تو کسی نے معمولی سی تاخیر نہیں کی...... جو جوتی پہن کے نہیں آیا تھا اس نے یہ نہیں کہا آقا ٹھہر جایئے میں جوتے پہن کر آ جاؤں...... جس نے قمیض نہیں پہنی ہوئی تھی اس نے یہ نہیں کہا کہ آقا ٹھہریئے میں قمیض پہن کر آ جاؤں۔

جس کے سر پر پگڑی نہیں تھی ،اس نے یہ نہیں کہا ٹھہریئے میں پگڑی پہن لوں۔

جس کے پاس تلوار نہیں تھی ،اس نے یہ نہیں کہا میں تلوار لے کر آؤں۔

بس جو جس حال میں تھے،حضورؐ نے فرمایا آؤ چلیں۔وہ چل پڑے۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے ، قطار اندر قطار اب بھی

آیئے حضور کے ہر حکم پر،حضور کی ہر سنت پہ عمل کرنے کے لیے یوں تیار ہو جائیں کہ جو چیز حضور کی سنت ہے جو کچھ حضورؐ کا طریقہ ہے۔اس کو اپنانے کے لیے آپ فوراً تیار ہو جائیں۔

جب حضور کی سنت ہے مصلے پہ کھڑا ہونا...... تو مصلے کے لیے تیار ہو جایئے۔

حضور کی سنت ہے شمشیر بکف میدان میں آنا،تو میدان میں آنے کے لیے تیار ہو جایئے۔ پھر دیکھو اللہ کی نصرت کیسے آتی ہے؟ ہیں آپ تیار؟ جو تیار ہے حضور کی سنت پہ زندگی گزارنے کے لیے، دیکھئے بھئی جھوٹی قسم نہ کھائیں یہ وقت کون سا ہے،تہجد کا وقت ہے۔حضور کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ارادہ ہے؟ جن کا ارادہ ہے،وہ ہاتھ کھڑا کریں۔اللہ...... گواہ بھی رہنا اور توفیق بھی دینا۔(آمین) اگر آپ واقعی اس بات میں سچے ہیں تو پھر اللہ کی مدد آئی ہی سمجھو......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ نظام خلافت راشدہ نافذ نہ ہو......
پھر کوئی وجہ نہیں ہے قرآن وسنت کا نوری قانون نہ ہو......
پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہاں اسلامی شریعت نافذ نہ ہو......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ علماء اندر رہیں......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ "اعظم طارق" کے لیے مطالبے کرنے پڑیں......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمیں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کو چھڑانے کے لیے مطالبے کرنے پڑیں۔

پھر کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ سب ہمارے قصور ہیں۔ مطالبے نہیں کرنے پڑیں گے...... جب اسلامی شریعت نافذ ہوگی تو پھر صحابہؓ پر بھونکنے والا اندر ہوگا، صحابہ کرامؓ کا دفاع کرنے والا اندر نہیں ہوگا...... جب شریعت مطہرہ نافذ ہوگی تو پھر ظالم اندر ہوگا، مظلوم اندر نہیں ہوگا۔ پھر ظالم کا بازو ٹوٹے گا، مظلوم کا نہیں ٹوٹے گا۔ آیئے اور عزم کیجئے کہ ہم انشاء اللہ بقایا زندگی سنت کے مطابق گزاریں گے۔

ربیع الاول کی نسبت سے میں نے عرض کیا ہے کہ آقا کی تشریف آوری کے مہینے پر ہم سب یہ عزم کرلیں کہ ہم لاوارث نہیں ہیں کہ ہم ہندو، یہودیوں اور عیسائیوں کے دروازے پر جائیں، وہاں سے بھیک مانگیں کہ ہمیں طریقہ سکھاؤ، ہمارے نبی کا طریقہ زندگی وہ ہے...... جسے اللہ نے بھی حسین کہا ہے۔ ہم جو زندگی گزاریں گے تو اس طریقے پر گزاریں گے۔ سپاہ صحابہ نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ انشاء اللہ، انشاء اللہ انشاء اللہ یا حضورؐ کی جماعت پہ بھونکنے والی زبان نہیں رہے گی یا ہم نہ رہیں گے۔ لیکن اس کا طریقہ میں یہ بتا رہا ہوں۔ دوستو! کہ پہلے اپنی زندگی میں دیکھ لیجئے، کوتاہیاں نکال لیجئے اور انشاء اللہ العزیز پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ کی مدد کیسے آتی ہے۔

خواتین سیدہ خنساءؓ کی پیروی کریں

آپ ثابت کریں کہ ہمیں جہاں بھی بلایا جاتا ہے عظمت اصحاب رسول کے نعرے کو بلند کرنے کے لیے۔ اس مشن اور موقف کے لیے، ہم وہاں پہنچتے ہیں، ہم بزدل ماؤں کے بچے نہیں ہیں۔ میری ماؤ اور بہنو اپنے بچوں کو بھی یہ تربیت دو، یہ نہ کہنا کہ بیٹا میں تو رو رہی تھی ابھی تک تو باہر تھا، مجھے تو ڈر تھا کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ نہ نہ! میری ماؤ، بہنو اور بیٹیو! سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کا نمونہ پیش کرو۔

جنگ کی رات ہے اور سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو بلاتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ

بیٹا، صبح جنگ لگے گی۔ اور سنو! میں نے تمہارے اباجی سے خیانت نہیں کی۔ تم حلالی بیٹے ہو اور صبح اپنے حلالی بیٹے ہونے کا عملی ثبوت تم نے پیش کرنا ہے۔ صبح جب جنگ کی آگ بھڑکے، تمہیں صف اول میں ہونا چاہیے اور پھر ابھی سے میں الوداع کہتی ہوں، تم میں سے کوئی واپس میرے پاس نہ آئے۔ میرے پاس تمہاری لاشیں پہنچنی چاہئیں اور پھر میں یہ دیکھوں گی کہ تم میں سے کسی کی پیٹھ پر نشان نہیں ہونا چاہیے۔ سارے زخم سینے پر ہونے چاہئیں جب تم شہید ہو جاؤ گے۔ میں اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کروں گی۔ کہ میں شہید بیٹوں کی ماں ہوں اور جب تم قیامت میں جنت میں جاؤ گے تو مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔

تو میری ماؤ بہنو! تمہیں یہ نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ اور آپ جوان اور بوڑھے حضرات۔ آپ تو صحابہ کرامؓ کی قربانیاں سنتے ہی رہتے ہیں۔ آپ وہ نمونہ پیش کریں کہ ہمارے تمام تعلقات اس لیے ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کی، اور حضور کی محفل کی عزت وعظمت پہ قربان کر دیں۔

وقت کیونکہ بہت ہو چکا ہے اس لیے آپ واپس جاتے ہوئے خیال رکھیں کہ کوئی کتا نہ آپ کو کاٹے۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وَآخِرُ دعوانا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِ الْعَالَمِيْنo

فضائل رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْن ٥ لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدآئِھِم الرَّافِضِین الْکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ وَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخر ٥ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِنَ النِّیْرَانِ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ ٥ اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن ﷺ ٥ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ الْکَرِیْم ٥

فضائل رمضان

بزرگان محترم! میرے عزیز دوستو! بزرگو بھائیو! اور سپاہ صحابہ کراچی کے جیالے ساتھیو! آج ۱۹۹۴ء کے فروری کی گیارہ تاریخ ہے اور ۱۴۱۴ ہجری کے شعبان المعظم کی ۲۹ تاریخ ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ کل کا دن رمضان شریف کا ہو۔ ورنہ پرسوں تو انشاء اللہ ہے ہی ہے۔ اس نسبت سے میں نے قرآن عظیم اور مصطفائے کریم ﷺ کے فرمان مبارک کا بھی وہ حصہ پیش کیا ہے، جس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ ماہ مبارک رمضان شریف کے روزے مسلمانوں پر فرض ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے

روزہ ایک عمل ہے اور عمل کا مکلف مسلمان ہے...... عمل کا ثواب بھی مسلمان کو ملتا ہے۔

کس کے اعمال تولے جائیں گے

قیامت کے دن اعمال تولے بھی مسلمانوں کے جائیں گے...... قیامت میں تین گروہ ہوں گے، دو کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔ ایک گروہ کے اعمال تولے جائیں گے۔

ایک گروہ انبیاء کرام کا ہے، جن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اور اس کی وجہ یہ ہو گی' اعمال تولے اس لیے جائیں گے کہ:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ الرَّاضِيَه ○ وَ اَمَّا مَنْ

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُمُّهٗ هَاوِيَه○

جس کے اچھے اعمال وزنی ہوں، وہ جنت میں جائے، اور جس کے برے اعمال کا وزن زیادہ ہو وہ سزا پائے۔

تو میرے دوستو! یہ تب تولا جا سکتا ہے، جب ایک پلڑے میں اچھے اعمال ہوں اور دوسرے پلڑے میں برے اعمال ہوں، یہ تب ہی متصور ہے...... جب اچھے اعمال بھی موجود ہوں برے اعمال بھی موجود ہوں...... ثواب کے کام بھی موجود ہوں اور گناہ بھی موجود ہوں...... لیکن انبیاء کرام برے اعمال سے پاک ہیں...... انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہیں انبیاء کرام ذنوب سے بالاتر ہیں...... جب گناہ ہے ہی نہیں، جب گناہ کا تصور ہی نہیں جب ذنوب موجود ہی نہیں تو پھر تولنے کا تصور کیا؟...... برے اعمال نبیوں کے پاس نہیں ہیں...... گناہ نبیوں کے پاس نہیں ہیں...... اس لیے نبیوں کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اور دوسرا وہ طبقہ جن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اللہ نے فرمایا:

فَلاَ نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً.

ایک وہ طبقہ ہے، جس کے لیے قیامت کے دن ترازو نہیں لگائی جائے گی وہ...... وہ لوگ ہیں...... جن کا عقیدہ صحیح نہیں...... جن کا ایمان صحیح نہیں...... جو بے ایمان ہیں...... جو کافر ہیں...... مشرک ہیں...... ان کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، کیونکہ

اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَه.

ان کے اعمال رائیگاں ہو چکے ہیں ان کے اعمال محبوط ہیں ان کے اعمال چٹ ہو چکے ہیں ان کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں...... کوئی عمل قابل اعتبار نہیں...... بے ایمان کی نماز کام کی نہیں...... بے ایمان کا روزہ کام کا نہیں...... بے ایمان کا حج کام کا نہیں...... بے ایمان کی دیانت داری کام کی نہیں...... کافر کی پگڑی کام کی نہیں...... کافر کی زکوٰۃ کام کی نہیں...... کافر کی خیرات کام کی نہیں...... کافر کا ذکر کام کا نہیں...... کافر کی تسبیح کام کی نہیں...... کافر کی لڑائی کام کی نہیں کافر کا کوئی عمل کسی کام کا نہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِيْ الدُّنْيَا

اسی دنیا میں ان کے اعمال چٹ ہو چکے ہیں' دنیا میں ان کے اعمال تباہ ہو چکے ہیں' کافر کے کسی عمل کا کوئی اعتبار نہیں۔

ریگستان میں پیاسے کی مثال

میرے دوستو! انبیاء کے پاس جس طرح گناہ کوئی نہیں......اسی طرح کافر کے پاس ثواب کوئی نہیں۔

انبیاء کے پاس برا عمل کوئی نہیں......اسی طرح کافر کے پاس اچھا عمل کوئی نہیں، انبیاء کرام کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، بغیر ترازو کے، بغیر اعمال تولنے کے، وہ جنت کے وارث ہیں۔ اسی طرح کافر بغیر تولے جانے کے، بغیر کسی عملوں کے حساب کے وہ سیدھے' سیدھے جہنم کے حقدار ہیں۔

انبیاء کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔

کافروں کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔

انبیاء کرام ایسے ہی جنتی ہیں' اور کافر ایسے ہی جہنمی ہیں' ہاں تیسرا طبقہ ایسا ہے جو

خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّ آخَرَ سَيِّئًا

جن کے پاس اچھے اعمال بھی ہیں' برے اعمال بھی ہیں' ان کے اعمال تولے جائیں گے' اور پھر جن کے اچھے اعمال غالب ہوئے، وہ جنتی ہیں جن کے برے اعمال غالب ہوئے، ان کا معاملہ رب کے حوالے ہے، مرضی ہے سزا دے، اور مرضی ہے معاف کر دے۔ عمل کا اعتبار تب ہی ہے، جب عقیدہ صحیح ہو' میں نے عرض کیا کہ کافر کا کوئی عمل کام کا نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، قرآن پاک کو کھول کر دیکھ لیجئے، فرمایا:

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً

دور سے ریگستان میں ریت کو دیکھ کر، یہاں آدمی یوں سمجھتا ہے کہ وہ پانی کا دریا بہہ رہا ہے۔

حَتّٰى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ

جب وہ آدمی وہاں تک پہنچتا ہے، دیکھتا ہے، تو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں ہے، فرمایا

اسی طرح کافر دیکھتا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ہے، قیامت میں اس کا ثواب ہوگا' یہ یہاں سے دور سے منتظر ہے کہ میں نے داڑھی رکھی ہے، اس کا ثواب بڑا ہوگا' کافر سمجھتا ہے میں نے روزہ رکھا ہے، اس کا اجر بڑا ہوگا' میں نے زکوٰۃ دی ہے، اس کا اجر بڑا ہوگا' لیکن جس طرح پیاسا آدمی ریگستان میں اس جگہ پر پہنچتا ہے، جہاں اس نے پانی سمجھا تھا تو پانی کا کوئی گھونٹ بھی نہیں ملتا، اسی طرح جب کافر قیامت میں' رب کے سامنے پیش ہوگا تو اس کا ایک عمل بھی کام کا نہیں ہوگا' کیونکہ عمل ہے زیرو کی طرح' چیک بک سے آپ ایک چیک نکالیں اور اس پر ایک زیرو لکھیں' صفر لکھیں، آپ پھر بینک میں بھیج دیں کیش کرنے کے لیے، کتنے ملیں گے؟ ہزار روپیہ؟ سو روپیہ؟ دس روپے؟ پانچ روپے؟ ایک روپیہ؟ آٹھ آنے؟ چار آنے؟ ایک پیسہ؟ نہیں کچھ بھی نہیں ملتا، لکھا کیا تھا؟ زیرو...... زیرو لکھا تو کچھ بھی نہیں ملے گا' دس زیرو ہوں تو؟...... سو زیرو ہوں تو؟...... کچھ بھی نہیں ملتا۔ لیکن آپ ہندسہ ایک کا لگا دیں' ہندسہ ایک کا لگا دیں اور پھر زیرو لگائیں تو کتنا آئے گا؟ دس! دوسرا زیرو لگائیں تو؟...... سو' تیسرا زیرو لگائیں تو .... ہزار، چوتھا زیرو لگائیں تو ....دس ہزار، واہ اب زیرو کام دکھاتا ہے،......اب ایک زیرو دس گنا دلواتا ہے اب یہ زیرو کام دکھاتا ہے، جب ہندسہ لگا ہے، میرے دوستو! جب تک ہندسہ نہیں ہے، تب تک زیرو کوئی کام نہیں دکھاتا، اور جب ہندسہ لگتا ہے تو ایک ایک زیرو دس دس کا کام دکھاتا ہے۔

ایمان کے بغیر اعمال...... صفر

میرے بھائیو! بالکل یہی نمونہ ہے جب تک ایمان والا ہندسہ نہیں ہے تو عمل کسی کام کا نہیں...... نماز زیرو ہے...... تلاوت زیرو ہے...... ذکر زیرو ہے...... تسبیح زیرو ہے...... حج زیرو ہے ...... زکوۃ زیرو ہے...... جنگ زیرو ہے...... کچھ کسی کام کا نہیں' لیکن جب عقیدے والا ہندسہ لگ گیا اللہ کی توحید والا ہندسہ لگ گیا' محمدؐ کی ختم نبوت والا ہندسہ لگ گیا' قرآن کی حقانیت والا ہندسہ لگ گیا...... اصحاب رسولؐ اور اہل بیت رسول کی عزت و عظمت والا ہندسہ لگ گیا...... صحیح عقیدے والا' ایمان والا ہندسہ لگ گیا پھر عمل ایک کرو' نیکیاں دس ملیں گی۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

پھر ایک عمل کرو گے تو دس نیکیاں ملیں گی' ایک زیرو سے دس گنا ہوتا ہے نا مسئلہ؟! جب

عقیدے والا ہندسہ موجود ہے تو میرے بھائیو ایک ایک عمل کی بجائے دس دس نیکیاں ملتی ہیں یہ عام روٹین ہے لیکن رمضان المبارک میں اس میں برکت پڑتی ہے اور فرمایا رمضان شریف میں۔

مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِنَفْلَةٍ ...... جس نے ایک نفل ادا کیا اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس نے غیر رمضان میں ایک فرض ادا کیا۔ لیکن فرض اور نفل کا ہمیں کیا پتہ کہ فرض اور نفل میں کتنا فرق ہے۔ ہمیں تو دنیا کے معاملات کا پتہ ہوگا...... ہمیں تو کاروبار کا پتہ ہوگا...... ہمیں کیا تعلق ہے فرض اور نفل سے...... ہم کیا جانیں کہ فرض کیا ہے...... اور نفل کیا ہے...... ان میں کتنا فرق ہے آج مسلمانوں کی جہالت، مسلمانوں کی لاعلمی اس حد پر پہنچی ہے، کہ مسلمان اپنے ضروری عقائد کو نہیں جانتے

رمضان کے تین عشرے

میرے بھائیو! حضور پاک ﷺ نے مزید وضاحت فرمائی، فرمایا اگر کوئی ایک فرض ادا کرتا ہے رمضان میں تو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ لیکن یہ کس کے لیے ہے، مسلمان کے لیے۔ مسلمانوں کے لیے تو رمضان شریف بڑا برکتوں والا مہینہ رحمتوں والا مہینہ ہے، آقا فرماتے ہیں۔

اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النِّيْرَانِ ○

فرمایا اول اول ماہ رمضان آتا ہے، تو اللہ کی رحمت کی بارش شروع ہو جاتی ہے

وَ اَوْسطہ مغفرۃ ...... اور رمضان کا عشرہ وسطی شروع ہوتا ہے، اللہ پاک عام معافی کا ملان فرمانے لگتے ہیں...... اور رمضان جاتے جاتے میری امت کو جہنم سے آزادی کے سرٹیفکیٹ الا کر جاتا ہے...... لیکن میرے دوستو!

جہنم سے آزادی ہے اہل ایمان کے لیے......

مغفرت ہے اھل ایمان کے لئے......

رحمت ہے، اھل ایمان کے لیے......

بے ایمان کے لیے کچھ نہیں، اس کے لیے وہی زیرو۔

رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کا تعلق اللہ کے قرآن سے ہے۔ اور قرآن میں یہ کمال ہے، کہ قرآن

جس کے پاس آیا ہے،اس کو رنگ لگ گیا ہے۔جس کے پاس آیا ہے اسے رنگ لگا دیا گیا ہے۔

،قرآن پاک جس نبیؐ کے پاس ہے۔وہ نبیؐ انبیاء کے سردار ہیں۔

قرآن جس امت کے پاس ہے،وہ امت ساری امتوں کی سردار ہے

قرآن پاک جس رات نازل ہوتا ہے،وہ رات راتوں کی سردار ہے

قرآن پاک جس مہینے میں آتا ہے وہ مہینہ مہینوں کا سردار ہے

پھر میں کیوں نہ کہوں کہ قرآن پاک جن کو اول اول نصیب ہوا محمد عربیؐ کی ساری امت میں سے،جس طبقے کو اول قرآن نصیب ہوا،وہ سارے طبقوں کا سردار ہے۔

رمضان المبارک میں قرآن کا نزول ہے۔رمضان المبارک میں پہلی پہلی اسلامی جنگ،جنگ بدر ہوئی ہے،جس میں اللہ پاک جل جلالہ کی نصرت کا واضح مظاہرہ ہوا ہے...... کہ چند ناتواں اور بے سروسامان اللہ والے میدان میں نکل آئے،اور ادھر کافروں کا پورا لشکر،ساز و سامان سے لیس ہے......لیکن اللہ نے فرمایا کہ فتح میرے ہاتھ میں ہے،طاقت میری چلتی ہے ......ساز وسامان دیکھنے میں ضرور آتا ہے،لیکن فتح دینا میرا کام ہے۔

اگر وہ ساز وسامان لے کر آئے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

تم بے سروسامان ہو تو کوئی بڑی بات نہیں ..

وہ کھاپی کر آئے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں......

تم بھوکے آئے ہو،کوئی بڑی بات نہیں......

لیکن تم پھر بھی تم میدان میں آؤ،میدان میں آنا تمہارا کام ہے،محمد عربی ﷺ کے یارو محمد عربیؐ کے صحابیو! میدان میں آنا تمہارا کام ہے،جو کچھ ہے،اسکو لانا تمہارا کام ہے......اور پھر مجھ سے دعا مانگنا تمہارا کام ہے،ذکر کرنا تمہارا کام ہے...... جو ہو سکے اتنا ہتھیار چلانا تمہارا کام ہے......اتنے بڑے لشکر کو پسپا کر کے،فتح و نصرت کو تمھارے حوالے کرنا......میں رب کا کام ہے۔

میرے دوستو! رمضان المبارک میں اللہ پاک کی نصرت کا اتنا بڑا مظاہرہ ہوا،اب میں میدان بدر بیان کروں...... بدر میں پیغمبر ﷺ کی دعا کو بیان کروں،صدیق اکبر کا پیغمبر ﷺ کو

گلے سے لگا کر اٹھانا بیان کروں، پیغمبر کا...... صحابہ کرام کے متعلق رب کی بارگاہ میں درخواست کرنا بیان کروں، تو ٹائم میرا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اور رمضان المبارک میں سیدہ عائشہؓ کی وفات ہے، میں امی عائشہ کی عظمت بیان کروں جنکی عظمت رب کے قرآن نے بیان فرمائی ہے، وقت میرا ساتھ نہیں دیتا رمضان المبارک میں سیدنا علیؓ کی شہادت ہے، میں شان علی بیان کروں، وقت میرا ساتھ نہیں دے سکتا...... میں کیا کیا بیان کروں میں بس اتنا عرض کرتا ہوں کہ رمضان المبارک رب کی رحمتوں کا مہینہ ہے، رمضان المبارک برکتوں کا مہینہ ہے، رمضان المبارک اللہ پاک جلا جلالہ کی طرف سے خصوصی مغفرت کا مہینہ ہے، اور آؤ...... اگر قصور ہے بھی اگر غلطیاں ہیں بھی، تو بہ کرلو...... کافرو! تم کفر سے توبہ کرلو...... فاسقو! تم فسق سے توبہ کرلو فاجرو! تم فجور سے توبہ کرلو، میرے رب کی رحمت کا دروازہ کشادہ ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، اب بھی توبہ کر کے رب کے دروازے پہ سر بسجود ہو جاؤ، میرا رب تمھاری معافی کا اعلان کر دے گا۔

حضرت ابو بکرؓ کی غیرت ایمانی

رمضان المبارک میں بھی...... کئی لوگ ہیں جنہیں معافی نہیں ہوتی، ماں باپ کا نا فرمان...... رمضان میں مغفرت نہیں ہوتی' جائز کام ماں باپ کہتے ہیں، اگر نہیں مانتے ہو، مغفرت نہیں ہوگی...... ہاں ماں باپ اگر شریعت کے مقابلہ میں آئیں تو ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ بات آگئی ذھن میں...... کرتا چلوں، سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں درخواست آتی ہے کہ آقا! آپ کے چہیتے، آپ کے پیارے آپ کے رفیق اور آپ کے ساتھی ابو بکرؓ نے اپنے باپ کو تھپڑ مارا ہے...... کس کو؟ اپنے باپ کو...... تھپڑ مار دیا ہے، ابو بکر صدیقؓ بھی حاضر ہوئے، حضورؐ نے فرمایا ابو بکر! باپ کو تھپڑ مارا ہے؟ ہاں یا رسول اللہ تھپڑ مارا ہے، بیٹھے ہوئے تھے (ابھی تک انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا ابو قحافہ نے کلمہ نہیں پڑھا تھا، بعد میں کلمہ پڑھا، حضور کے صحابی بنے، پہلے کی بات ہے) ابھی کلمہ نہیں پڑھا، ابھی کافر بیٹھے ہوئے تھے، میں بیٹھا ہوا تھا، وہ میرے باپ ضرور ہیں لیکن آپ میرے نبیؐ ہیں، وہ میرے باپ ہیں، آپ میرے رسول ہیں، آپ میرے محبوب ہیں، بیٹھے بیٹھے انہوں نے جب آپ کی شان میں نازیبا گستاخانہ الفاظ کہے...... اور پھر میں ابو بکر بیٹھا تھا میرے سامنے انہوں نے جب آپ کی شان میں گستاخی کی...... میرا

جی یوں نہیں چاہا کہ میں آرام سے انہیں سمجھاؤں کہ ابا جی! میرے نبی کے خلاف نہ بولو! میرے لیے یہ مناسب مجھے نظر نہیں آیا کہ میں انہیں کہوں آئندہ نہ کہنا، بلکہ میرے جی نے یہی فیصلہ کیا ...... لکھا یوں ہے کہ جیسے انہوں نے نازیبا الفاظ گستاخانہ الفاظ، پیغمبر کے متعلق نکالے، تو ابوبکرؓ کو جوش آ گیا، یہ نہیں دیکھا بوڑھا ہے، یہ نہیں دیکھا باپ ہے، یہ نہیں دیکھا لوگ کیا کہیں گے؟ آرام سے نہیں سمجھایا، آئندہ کے لیے نصیحت نہیں کی، ہاتھ اٹھایا تھپڑ دے مارا..... ابو قحافہ جا کے گرا ہے ...... پیغمبر نے جب پوچھا، ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔

لَوْ كَانَ السَّيْفُ مِنِّي قَرِيبٌ ضَرَبْتُ عُنقَهُ

آقا! اس وقت میرے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی، قریب بھی تلوار نہیں تھی تو میں نے اس کو تھپڑ مارا ہے، لیکن آپ کی گستاخی کرتا، میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی، آپ کی وہ گستاخی کرتا اور تلوار قریب ہوتی، تو میں اس کی گردن اڑا دیتا!!...... باپ ہے تو اپنی جگہ، لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ صدیقؓ باپ کی زبان سے پیغمبر کی گستاخی برداشت کرلے۔

نعرہ تکبیر ...... اللہ اکبر

مصطفٰے کا ہم سفر ...... ابوبکرؓ ابوبکرؓ

بات سمجھ آئی ہے؟ باپ ہے تو اپنی جگہ، لیکن اللہ اور اللہ کے رسول کی بات تو بلند ہے۔

جن کی بخشش نہیں ہوتی

بس عرض کر رہا تھا ماں باپ کے نافرمان کی بخشش نہیں ہوتی، اور "مُدمِن الخمر" کی ...... عادی شرابی کی مغفرت نہیں ہوتی ...... بوڑھے زانی کی، توبہ نہیں قبول ہوتی، اگر بوڑھا ہو گیا، اب بھی شرم نہیں آتی، بخشش نہیں ہوتی متکبر کی بخشش نہیں ہوتی ...... اگر یہ گناہ ہمارے اندر ہیں ..... توبہ کرلیں، رب کی رحمت بڑی وسیع ہے

پیغمبرؐ کی دعا

میں عرض کر رہا تھا، کہ رمضان المبارک میں اللہ جل شانہ نے بدر کے موقع پر اپنی نصرت کا مظاہرہ کیا، اپنی طرف سے غیبی امداد کا اظہار فرمایا، اور باوردی فرشتے اللہ نے بھیجے حضور دعا فرما رہے ہیں سر بسجود ہیں، دعا فرما رہے ہیں، دیکھیے پیغمبر نے رو کر دعا کی ہے۔ پیغمبر نے

......سجدہ کر کے دعا کی ہے، یوں نہیں کہ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے..کافرو مر جاؤ! کیونکہ مختار کل، بے پرواہ ذات رب کی ہے۔ پیغمبر نے رو کر دعا کی ہے۔ اور اللہ پاک نے نصرت فرمائی ہے۔ لیکن پیغمبر کی دعا میں الفاظ کیا تھے! رب العالمین! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو، تو ان کو ختم کروا دے...... میں اپنی محنت، کی ساری پونجی، یہاں لے کر آیا ہوں...... سارا سرمایہ یہاں لے کر آیا ہوں...... میری پوری محنت...... میری کوشش...... میری پوری جدو جہد آج یہاں میدان میں ہے، میری ساری محنت کا سرمایہ، یہ صحابہ کرام کی جماعت ہے...... میری محنت کا مکھن، یہ صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ اگر آج ان کو تو محفوظ رکھتا ہے...... آج ان کی تو مدد فرماتا ہے قیامت تک تیرا نام زندہ رہے گا قیامت تک تیرا دین زندہ رہے گا، قیامت تک تیری یاد چلے گی، لیکن اگر آج ان کو ختم کروا دیا، رب العالمین! میں محمد عربی کہتا ہوں، رب العالمین! میں خاتم النبیین عرض کرتا ہوں، میری وہ زبان جو...... مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ ۞ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحىٰ

آسمان پھٹ جائے، اور سورج روشنی چھوڑ جائے...... ستارے جھڑ جائیں...... زمین پھٹ جائے...... پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں...... لیکن اس زبان سے غلط بات نہیں ہوسکتی، آج میں محمدؐ اس زبان سے رب العالمین بڑی ذمہ داری کے ساتھ تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آج یہ صحابہ ختم ہو گئے...... آج یہ صحابہ شہید ہو گئے...... آج ان صحابہ کی تو نے مدد نہ کی تو پھر قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا

میرے بعد نبی کوئی نہیں...... ان کے بعد امت کوئی نہیں

اگر تو نے ان کی حمایت کی، اگر تو نے ان کو فتح دی، اگر تو نے ان کی نصرت کی تو پھر قیامت تک تیرا دین زندہ رہے گا۔

میرے دوستو! اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر، پیغمبر نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اگر میرے صحابہ کی عزت محفوظ ہے، صحابہ کی جماعت محفوظ ہے، تو رب کا دین محفوظ ہے، صحابہ محفوظ نہیں ہیں..... تو خدا کا دین محفوظ نہیں رہ سکتا۔ صحابہ دین کی بنیاد ہیں۔

حضورؐ سے کلمہ صحابہؓ نے سن کر ہم تک پہنچایا۔ کس نے پہنچایا؟..... صحابہ نے

قرآن حضورؐ سے کس نے سیکھا؟...... صحابہ نے

نماز حضورؐ سے کس نے سیکھی؟...... صحابہ نے

کلمہ حضور سے کس نے سیکھا؟...... صحابہؓ نے

اور دوستو! صحابہ کرام کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا پیغام پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا پروگرام پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضور کا کلمہ پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا دین پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام توحید پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام رسالت پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام ختم نبوت پہنچا...... اور

صحابہ کے ذریعے سے ہمیں رب کا نام معلوم ہوا

صحابہ نہ ہوتے...... آج ہمیں کلمہ نصیب نہ ہوتا

صحابہ نہ ہوتے...... آج اسلام اور مسلمان نام کی کوئی چیز نہ ہوتی۔

تو جب صحابہ کے ذریعے حضورؐ کا دین محفوظ ہے' تو پھر حضورؐ کے عاشقوں کو صحابہ پیارے کیوں نہیں ہوں گے؟ میں نہیں کہتا دربار رسالت سے پوچھ لیجئے' آقا فرماتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّھم فَبِحُبّی

جو صحابہ سے پیار رکھتا ہے' اصل میں وہ میرا عاشق ہے۔ صحابہؓ اس لیے پیارے ہیں کہ انہوں نے محمد عربی ﷺ کی چوکیداری کی ہے...... انہوں نے قربانیاں دی ہیں' حضورؐ کے پیغام پر۔

بلالؓ نے گلیوں میں گھسیٹے جانے کے باوجود اپنے جسم جان پر زخم کھانے کے باوجود اپنی جان پر ہر قسم کی تکلیف برداشت کر کے' محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے

زنیرہؓ نے اپنی آنکھیں نکلوا کر محمد رسول اللہ کا سبق یاد کیا ہے

عمار بن یاسرؓ نے ساری تکلیفیں برداشت کر کے' محمد رسول اللہ کا سبق یاد کیا ہے۔

حضرت خبابؓ نے تختہ دار پہ کھڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے۔

سمیہؓ نے دو ٹکڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے

حضرت حمزہؓ نے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے۔

جن لوگوں نے اپنی جان کے ٹکڑے کرا دیئے جنہوں نے اپنا وطن قربان کر دیا...... جنہوں نے اپنا مال لٹا دیا...... جنہوں نے اپنے بچے قربان کر دیئے جنہوں نے اپنی جان کے ٹکڑے کرا دیئے...... جنہوں نے اپنی جان کا قیمہ کرا دیا...... محمد عربی کا ساتھ نہیں چھوڑا' میں کیسے ان کی عزت وعظمت کو سلام نہ کروں۔

حضرت طلحہؓ کا ایثار

میرے بھائیو! صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کی چوکیداری کی ہے! طلحہؓ سے پوچھو! کہ آپ کا ہاتھ کیسے شل ہو گیا؟ حضرت علیؓ نے دیکھا...... طلحہ کی لاش پڑی ہے حضرت علیؓ نے شل ہاتھ' حضرت طلحہؓ کا اپنے ہاتھ میں لیا...... چوم کر آنکھوں پہ رکھتے ہیں...... پوچھا گیا حضرت! یہ کیا کر رہے ہو! حضرت علیؓ فرماتے ہیں...... میں جانتا ہوں کہ حضرت طلحہ کا ہاتھ کسی بیماری میں شل نہیں ہوا...... پیغمبر پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی' طلحہؓ نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا' کہ سارے تیر میرے بازو پہ لگیں' میرے نبی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

صحابہ نے حضور کی چوکیداری کی ہے۔ تو پھر اگر کوئی مصیبت کے وقت میں میرے باپ کا ساتھ دے' اگر میں حلالی بیٹا ہوں تو فرض بنتا ہے کہ اس پر مصیبت آئے تو میں اس کا ساتھ دوں......

اگر کوئی مصیبت کے وقت میں میرے استاذ کا ساتھ دے' تو جب اس پر مصیبت آئے اگر میں حلالی شاگرد ہوں...... میرا حق بنتا ہے کہ اس کا ساتھ دوں

میرے بھائیو! حضور پر پتھر آئے' ساتھ صحابہ نے دیا۔

حضور پر تیروں کی بارشیں ہوئی' ساتھ صحابہ نے دیا۔

حضور پر تلواروں کی بارش ہوئی' ساتھ صحابہ نے دیا

حضور پر ہر قسم کی مصیبتیں آئیں' ساتھ صحابہؓ نے دیا۔

اگر آج ہم پیغمبر کے سچے اور حلالی امتی ہیں' اور روحانی بچے ہیں اور پیغمبر کا دل سے کلمہ پڑھنے والے ہیں تو اگر آج صحابہ پر مصیبت آئے تو چوکیداری ہمیں کرنی پڑے گی۔

میرے بھائیو! اگر میں پاگل ہوں' تو مجھے سمجھادو' میں سپاہ کے ساتھیوں کو خود سمجھا دوں گا اگر میری عقل کام نہیں کرتی' میں آپ کا مسلمان بھائی ہوں' مجھے سمجھاؤ' میں اپنے ساتھیوں کو خود سمجھا دوں گا...... آخر گھر ہمارے بھی ہیں...... بچے ہمارے بھی ہیں...... ہر ایک کو اپنا گھر پیارا ہے...... ہر ایک کو بچے پیارے ہیں...... ماں باپ ہمارے بھی ہیں' میرے دوستو! کاروبار ہمارے بھی ہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرے بچے پریشان رہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرے ماں باپ میرے لیے پریشان رہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرا گھر ویران ہو جائے...... کوئی نہیں کہتا' میرا کاروبار تباہ ہو جائے...... اور جیل میں جانا کسی کو پسند نہیں آتا' کوڑے کھانا کسی کو پسند نہیں آتا' داڑھی نوچوانا کسی کو پسند نہیں آتا...... اور میری داڑھی کیوں نوچی جاتی ہے؟ میں جیل کیوں جاتا ہوں؟ میرے ساتھیوں کو گولیوں کا نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے' تمہیں پتہ بھی ہے' بات کیا ہے' اگر میں پاگل ہوں' مجھے سمجھادو' میرا علاج کرواؤ' میں تمہارا مسلمان بھائی ہوں' اگر میری بات صحیح ہے' تو پھر تمہیں ساتھ دینا پڑے گا...... میں کہتا یہ ہوں کہ میرے نبی پر جب مصیبتیں آئیں' ساتھ صحابہؓ نے دیا' کراچی والو! آج ان صحابہ کرام پر ظلم ہو رہا ہے۔ آج صحابہ کرامؓ کو ماں بہن کی ننگی گالی دی جا رہی ہے' آج صحابہ کرامؓ کو جہنمی کتا تحریر کیا جا رہا ہے...... آج صحابہ کرامؓ کو نام لے لے کر لعنتیں کی جا رہی ہیں...... میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ''کشف الاسرار'' کتاب خمینی کی میرے پاس یہاں موجود ہے اور یہ میرے ہاتھ میں ہے تحریر کرنے والا یہ خمینی ہے...... واضح الفاظ میں صفحہ **119** پر تحریر کرتا ہے لکھتا ہے کہ پیغمبر کے وزیر' پیغمبر کے مشیر' پیغمبر کے سسر' پیغمبر کی مراد' حضرت عمرؓ کا نام لے کر کہتا ہے ''عمر کافر اور پکا بے دین تھا''

خمینی پہ لعنت...... بے شمار

ایک منٹ اپنے جذبات پہ کنٹرول کرو' مجھے بتاؤ یہ خمینی حضرت عمرؓ کو کافر کہے...... تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟؟؟

پڑھے لکھے دوستو! مسلمان افسرو! پولیس افسرو! فوج کے افسرو! تم مجھے بتاؤ محمد الرسول

اللہ کا کلمہ تم بھی پڑھتے ہو...... حضرت عمر کا غلام تم بھی اپنے آپ کو کہلواتے ہو، اوئے آج کا عمرؓ کو کافر کہے، تو تو خاموش رہے...... بتا تیری جوانی کس کام آئے گی...... تیری دولت کس کام آئے گی...... تیری افسری کس کام آئے گی'؟ اور یہ خمینی...... جس کو کئی پڑھے لکھے سنی نہ جاننے نہ پہچاننے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف سے بالاتر نظریات کا مالک اور ایک ہیرو ہے، کہتے ہیں جی! وہ کہتا ہے''لاشیعہ ولاسنیہ، اسلامیہ، اسلامیہ، اسلامیہ...... کئی پڑھے لکھے نوجوان خمینی کی یوں تعریف کرتے ہیں، اور کئی خرید شدہ کاسہ لیس، بدمعاش، ٹاؤٹ جو مولویت کا لیبل بھی لگائے ہوتے ہیں...... میں نے یہ کیوں کہا؟...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے لکھا ہے ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں کہ کئی شیعہ ظاہر میں سنیوں کے مولوی، مسجدوں کے متولی، مدرسوں کے مفتی بن کر رہتے ہیں

اور سنیوں کے لیڈر بن کر رہتے ہیں...... اندر سے شیعہ ہوتے ہیں، میں اس کو رافضیت کا ٹاؤٹ نہ کہوں جو یہ سب کچھ جانتے ہوئے خمینی کو اپنا باپ مانے...... خمینی کی پھر بھی تعریف کرے۔ یہ خمینی اپنی اس کتاب کشف الاسرار میں صفحہ ۱۲۱ پر لکھتا ہے۔

''فارسی کتابیں جو باقر مجلسی نے لکھی ہیں وہ پڑھو، تم رسوائی سے بچ جاؤ گے، ذلت سے بچ جاؤ گے''

کراچی کے دوستو! خمینی نے کہا کہ باقر مجلسی کی فارسی کتابیں حق الیقین وغیرہ پڑھو...... میں حق الیقین کو کھولتا ہوں...... اس حق الیقین کو کھولتا ہوں اس حق الیقین میں لکھا ہے واضح الفاظ میں صفحہ 509 اور 510 میں کہ ''شیطان بھی اتنا بڑا جہنمی نہیں' اتنا بدبخت نہیں' جتنا بدبخت اور جتنے گندے جہنمی ابوبکر وعمر ہیں'' لعنت:۔

خمینی پہ لعنت...... بے شمار
باقر مجلسی پہ لعنت...... بے شمار

او سنیو! سنی افسرو! سنی مولویو! سنی پیرو' سنی نوجوانو' سنی پڑھے لکھے دوستو! باشعور دوستو! مجھے بتاؤ' مجھے سمجھاؤ' مجھے راستہ بتلاؤ' کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ کیا یہ کفر چلتا رہے؟...... نہیں! صرف یہیں تک نہیں' تیرے پاکستان میں گند ہوتا ہے' یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے' لاہور سے

چھپی ہے......لاہوران کا بہت بڑا غنڈہ' بہت بڑا بدمعاش' میں کیا کہوں؟......میں غنڈہ کہہ کے کیا کروں گا؟ میں بدمعاش کہہ کے کیا کروں گا؟ میں کافر اور خنزیر کہہ کے کیا کروں گا؟ اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے حقیقت تیرے سامنے رکھتا ہوں......تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ......فیصلہ تو کر......غور تو کر فکر تو کر......پھر میری راہ مجھے متعین کر کے دے......یا مجھ سے پوچھ کیا کرنا چاہیے......یا پھر مجھے بتا کیا کرنا چاہیے؟ کلمہ تو نے بھی پڑھا ہے......محمد عربی کا امتی تو بھی ہے......محمد رسول اللہ ﷺ کے روضے میں ابوبکرؓ وعمرؓ کو تو بھی مانتا ہے......حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین تو بھی مانتا ہے یہ میرے ہاتھ میں کتاب ''تحفہ حنفیہ'' ہے نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول پر یہ بات کرتا ہوں' اپنے جذبات پر کنٹرول کرو اور بات جذبات پر کنٹرول کی نہیں ہے......لیکن پھر بھی میں بار بار اپنے دل پہ سل رکھ کر آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں......نبی پاک کو کافروں نے گالیاں دیں' اللہ نے قرآن میں وہ بتلائی ہیں......تاکہ لوگوں کے سامنے کافروں کی حقیقت کھل جائے......صرف اسی وجہ سے......اس کافر کے کفر سے پردہ ہٹانے کے لیے......اس بدمعاش کی بدمعاشی سے پردہ ہٹانے کے لیے......حقیقت حال تیرے سامنے واضح کرنے کے لیے......ایک مرتبہ حوالہ پڑھتا ہوں......کان کھول، توجہ کر! نظر ادھر کر' یہ کتاب ''تحفہ حنفیہ'' اردو میں ہے......عربی میں نہیں' اردو میں ہے انگلش میں نہیں' اردو میں ہے......فارسی میں نہیں......خود پڑھ......خود دیکھ......لاہور سے چھپی......اور واضح الفاظ میں صفحہ نمبر ۲۵۰ پر لکھا ہے ''کہ جب اپنی بیوی سے ہمبستری کی جائے تو اپنی شرمگاہ پر ابوبکر، عمر اور عثمان کا نام لکھا جائے۔''

کافر کافر......شیعہ نجفی کافر

شیعوں پر لعنت......بے شمار

توجہ! اب بتاؤ سلمان رشدی والی کتاب کے خلاف تو مولوی بھی......پیر بھی......افسر بھی......چھوٹے بھی......سب جوش میں آئے تھے......آنا چاہیے تھا! لیکن میں پوچھتا ہوں' یہ سلمان رشدی سے کم ہے؟ نہیں!

یہ رشدی تیرے ملک میں ہے، وہ باہر تھا۔

وہ کتاب انگلش میں تھی' یہ کتاب اردو میں ہے۔

وہ کتاب نایاب تھی، یہ کتاب عام ملتی ہے۔

پاکستان میں چھپی، پاکستان میں تقسیم ہوئی۔

اب تو بتا! اب بھی مجھے تو نرمی کا درس دیتا ہے؟ یہ کافریوں پیغمبر کی جماعت کو گالیاں دیتا رہے۔

تو مجھے نرمی کا درس دیتا ہے، اب بھی میں اس کے ساتھ نرمی کروں؟

کاش! ذرا یوں بھی سوچ تیرے باپ کو...... میرے باپ کو کوئی گالی دے...... پھر کتنی نرمی یاد ہوگی؟ کیا لاوارث ابوبکر صدیقؓ ہے؟...... میرے بھائیو! بس میں اتنا پوچھتا ہوں کہ اس کے بعد سنیو! تمہارے اوپر کیا حق بنتا ہے کہ اب بھی شیعوں کو ووٹ دو؟ دینا چاہیے؟...... نہیں! کیا اب بھی میں ان کو مسلمان کہوں؟...... نہیں! جو پیغمبر کی جماعت پہ اس طرح حملہ کرتے ہیں، بتاؤ...... بتاؤ...... میں ان کو مسلمان مان لوں؟...... نہیں! ہے کوئی جو ان کو اب بھی مسلمان کہے؟...... نہیں، تو کیا کہتے ہو؟ کافر! جو کافر کہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں؟

توجہ! اس کفر کے سامنے بند باندھنا چاہیے؟...... باندھنا چاہیے! اس کفر کا راستہ روکنا چاہیے، نہیں روکنا چاہیے؟...... روکنا چاہیے؟ میرے دوستو! سپاہ صحابہ نے یہی بیڑہ اٹھایا ہے، یہی قسم اٹھائی ہے کہ:

ہم مدح صحابہ کی اک دھوم مچا دیں گے
یہ جذبہ ایمانی عالم کو دکھا دیں گے

سپاہ صحابہ نے یہی عزم کیا ہے کہ پیغمبر کی جماعت کی عزت وعظمت کو عام کریں گے، اور پیغمبر کی جماعت پہ جو زبان بھونکتی ہے...... وہ انشاء اللہ ہمیشہ، ہمیشہ کے لیے گنگ کر دیں گے...... آپ اس مشن پر سپاہ صحابہ کے نہتے ساتھیوں کا ساتھ دیں گے؟ انشاء اللہ!

شیعوں کے ساتھ لین دین رکھو گے...... انہیں ووٹ دو گے...... ! کلمہ پڑھو، یا اللہ تو گواہ رہنا!

اللہ پاک ہمیں اس وعدہ پر قائم رکھے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین o

فضائل رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لَاسِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَآئِهِمُ الرَّافِضِيْنَ الْكٰفِرِيْنَ الْمُرْتَدِّيْنَ ○ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ○ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ○ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِيْراً ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ○ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ ○ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْ ○

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلِّمْ ○

فضائل رمضان

بزرگان محترم! میرے عزیز ساتھیو اور سپاہ صحابہ لاہور کے باشعور غیور نوجوانو رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ چل رہا ہے اور یہ بڑی ہی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے دعا کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں صحیح طور پر اس ماہ مبارک کے فیض کو' فائدے کو' حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! یہ دعا بھی کریں ساتھ ہی محنت بھی کریں۔

شعبان المعظم کے آخری جمعہ پر حضورؐ کا خطاب

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شعبان المعظم کے آخری جمعہ پر خطاب فرمایا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

" قداظلکم شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة و آخره عتق من النيران .

کہ وہ مہینہ آنے والا ہے جس کے شروع ہوتے ہی اللہ پاک جل جلالہ کی رحمتوں کی بارشیں شروع ہو جاتی ہیں......اور وہ مہینہ جب اپنے عنفوان پر آتا ہے......اپنے جوبن پہ آتا ہے۔۔۔تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے مغفرت اور گنہگاروں کی عام معافی کے اعلانات ہونے لگتے ہیں اور وہ مہینہ جاتے جاتے تمام گہنگاروں کو......جنہوں نے اپنے رب کے دروازے پہ توبہ کی۔۔۔بخشوا کر جاتا ہے فرمایا۔

اذا دخل رمضان

کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے

فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار و سلسلت الشیطین ٥

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے بڑے شیاطین کو شیطانوں کو بند کر دیا جاتا ہے' ان کے گلے میں طوق ڈال کر انہیں ایک مہینہ معطل کر دیا جاتا ہے...... وہ کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔

اگر شیطان بند ہیں تو شیطانی کیوں ہوتی ہے؟

یہ الگ بات ہے کہ پھر کوئی سوال اٹھے اگر شیطان بند ہو جاتے ہیں تو پھر بھی شیطانی کیوں ہوتی ہے؟؟

شیطانی والے نہیں باز آئے...... رمضان میں بھی۔ شیطان بند ہو جاتے ہیں' لیکن پھر بھی شیطانی چلتی رہتی ہے۔ تو یہ سوال آپ کے ذہن میں نہ اٹھے۔۔۔ آخر گیارہ مہینے کی محنت بھی تو ہے گیارہ منٹ اگر بڑے زور سے سائیکل چلایا جائے......اور بارہویں منٹ میں آپ پیڈل نہ بھی لگائیں' پیڈل نہ بھی ماریں......تو سائیکل چلتی رہے گی یا بند ہو جائے گی؟ چلتی رہے گی نا' تو آخر جن کو شیطان نے گیارہ مہینے پیڈل لگایا ہے اگر وہ رمضان میں اپنا پیڈل نہ ہی استعمال کرے ......تو یہ کام تو چلتا رہے گا نا اس کا؟ یہ الگ بات ہے۔

شیطان کو قید کرنے کا کیا فائدہ؟

پھر ایک سوال ہوتا ہے کہ اگر کام وہی چلتا رہنا ہے۔۔۔ تو پھر شیطان کے بند کرنے کا فائدہ کیا ہوا؟ تو بھائی بات یہ ہے کہ اگر ادھر سے پیڈل بھی چلتا رہا' پیڈل چل رہا ہو تو بریک لگانا مشکل ہوتا ہے...... جب پیڈل لگنا بند ہو جائے تو پھر بریک لگنا آسان ہو جاتا ہے...... جب ریس دینا بند کر دو پھر بریک لگانا آسان ہو جائے گا......ریس کے ساتھ ساتھ بریک مشکل ہوتا ہے......تو گیارہ مہینے تو شیطان اپنی طرف سے ریس لگاتا ہے۔۔۔ شیطان اپنی طرف سے پیڈل لگاتا ہے اگر بریک لگانے کی آپ کوشش بھی کریں گے تو اتنا جلدی شیطان کی گاڑی نہیں رکے گی...... لیکن رمضان میں آپ تھوڑی سی کوشش کریں گے ہلکا بریک بھی کام دے جائے گا اور یہی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ رمضان آتے ہی کئی بے نمازی نمازی ہو جاتے ہیں اور کئی داڑھی منڈانے والے داڑھی رکھ لیتے ہیں اور کئی وہ جنہوں نے گیارہ مہینے قرآن پاک کی زیارت بھی نہیں کی ہوگی ۔۔۔ وہ روزانہ تلاوت شروع کر دیتے ہیں..... تو مطلب ہے انہوں نے بریک لگا دی ہے نا آسانی سے..... اور بریک لگ گئی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔۔۔ تو اللہ پاک کی طرف سے مغفرت عام ہوتی ہے۔

زیرو کی مثال

میرے بھائیو مغفرت، رحمت، جہنم سے آزادی کے جتنے مواقع ہوتے ہیں ۔۔۔ ان کے متعلق ایک خاص بات آپ ذہن میں رکھ لیں کہ یہ عام مواقع اور یہ تمام رعایتیں صرف اور صرف اہل ایمان کے لئے ہوتی ہیں۔

ایمان نہ ہوتو نماز کام کی نہیں ہے۔

ایمان نہ ہوتو روزہ کام کا نہیں ہے۔

ایمان نہ ہوتو جس طرح دوسرے مہینے ہیں اس طرح رمضان ہے۔

ایمان نہ ہو، عقیدہ صحیح نہ ہوتو کوئی عمل کام کا نہیں ہے۔

ایمان نہ ہو عقیدہ صحیح نہ ہوتو کوئی موقع مفید نہیں ہے۔

اس طرح سمجھ لیجئے کہ عمل جتنے بھی ہیں وہ زیرو کی مثال ہیں اور ایمان جو ہے وہ ہندسے کی مثال ہے۔ اگر چیک پر آپ زیرو لکھ کر بینک میں جائیں تو کتنے روپے ملیں گے؟ کچھ نہیں ملے گا نا! ایک روپیہ، دو روپے، آٹھ آنے، چار آنے، کچھ نہیں، ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا! آپ کے کروڑوں روپے بینک میں جمع ہوں لیکن چیک پر زیرو لکھنے سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن ایک کا ہندسہ لگا لو اب اگر زیرو لکھو تو دس، دوسرا زیرو لگاؤ تو سو، تیسرا زیرو لگاؤ تو ہزار..... ! اب زیرو کام دکھا رہا ہے یا نہیں ؟ اب زیرو کام دکھا رہا ہے یہ وہی زیرو ہے جو پہلے بے کار تھا اور اب

کام کا ہو گیا ہے ہندسہ مٹا دو تو یہ سارے زیرو کسی کام کے نہیں ہیں، ہندسہ لگا دو تو ایک زیرو بھی کام کا ہے۔

ایک کے دس گنا، کس طرح؟

میرے دوستو! بالکل اسی طرح ایمان صحیح نہ ہو عقیدے والا ہندسہ نہ ہو، تو آپ کے اعمال کام کے نہیں ہیں آپ کی نماز کام کی نہیں، روزہ کام کا نہیں ہے، حج کام کا نہیں ہے، داڑھی کام کی نہیں ہے، پگڑی کام کی نہیں ہے، صدقہ کام کا نہیں ہے۔ لیکن عقیدے کا ہندسہ لگا لو...... تو پھر ایک ایک عمل کام کا ہے پھر ایک ریت کے دانے کے برابر عمل بھی ضائع نہیں جاتا۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

کا منظر پھر نظر آتا ہے اور قرآن پاک میں واضح اعلان ہے یہی زیرو والی مثال جو میں نے عرض کی ہے ایک زیرو، دس گنا کر دیتا ہے، ایک کو زیرو ملاؤ دس ہو جائیں گے، دس کو زیرو لگاؤ سو ہو جائیں گے، سو کو زیرو لگاؤ ہزار ہو جائیں گے، ایک زیرو دس گنا کر دیتا ہے قرآن کہتا ہے۔

من جآء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا

کہ جب کوئی ایماندار جب کوئی مومن ایک نیکی کرتا ہے وہ ایک نہیں دس ہو جاتی ہیں، لیکن یہ شرط ہے کہ

من عمل صالحاً من ذکرٍ او انثی وھو مومن

عمل صالح کرے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان ہو،

کافر کے اچھے اعمال بے فائدہ ہیں

ایمان نہیں، ایمان تیرے کو شرک کھا گیا...... تیرے ایمان کو کفر کھا گیا...... تیرے ایمان کو ختم نبوت کا انکار کھا گیا...... تیرے ایمان کو بغض صحابہ کھا گیا...... تیرے ایمان کو انکارِ قرآن کھا گیا...... تو پھر تیرا کوئی عمل کسی کام کا نہیں۔

کافر کی بخشش ہے ہی نہیں جب تک کفر نہ چھوڑے۔ کیونکہ

حبطت اعما لھم فی الدنیا والآخرہ

ان کے اعمال چٹ ہیں

اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمٰان مآءً ا حتیٰ اذا جآء ہ لم یجدہ شیئاً ووجدالله عندہ فوفاہ حسابہ .

فرمایا کہ کوئی پیاسا آدمی دور سے دیکھتا ہے ریگستان میں کھڑا ہو کر ریت کو دور سے سمجھتا ہے کہ یہ پانی کا دریا بہہ رہا ہے' لیکن جب وہاں تک پیاس میں مرتا مرتا پہنچتا ہے تو پانی کا تو ایک گھونٹ بھی نہیں ہوتا ساری ریت ہوتی ہے......

اسی طرح مشرک کافر' بے ایمان' بدعقیدہ' وہ کوئی عمل کرتا ہے دیکھتا ہے میری نماز۔۔۔وہ قیامت میں! میرا روزہ۔۔۔وہ قیامت میں۔۔۔ثواب کی صورت میں اس کی امید ہوتی ہے اس کو نظر آتا ہے لیکن جب قیامت میں پہنچے گا نہ نماز کام کی ہوگی' نہ روزہ کام کا ہوگا' نہ داڑھی کام کی ہوگی نہ پگڑی کام کی ہوگی نہ زکواۃ کام کی ہوگی' نہ خیرات کام کی ہوگی......! کوئی عمل کام کا نہیں ہوگا۔

بعض بدنصیب' جن کے لئے رمضان المبارک بھی بے فائدہ ہے

میرے دوستو! کافر کی تو بخشش ہے ہی نہیں جب تک وہ اپنے کفر کو شرک کو چھوڑ نہ دے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں' مسلمانو! نوجوانو! آپ سے عرض کر رہا ہوں آپ ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیجئے بعض مسلمان بھی ایسے ہیں جن کی رمضان میں بخشش نہیں ہوتی اگر ہم میں ہیں تم ہم کوشش کریں کہ وہ عیب اپنے آپ سے نکال لیں تاکہ ہماری بخشش ہو جائے۔

(۱)......بوڑھا مرد ہو یا عورت ہو' بوڑھا انسان......وہ بوڑھا ہو گیا ہے، تب بھی زناء سے باز نہیں آتا......اس کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی' بڑھاپا یہ سیّج اللہ کی طرف سے قاصد ہوتی ہے کہ اب تیرا بلاوا قریب ہے' تجھے چلنا ہے' اللہ کا قاصد آ جائے پھر بھی اس کو اللہ کا ڈر نہ ہو' پھر بھی اس کو حیاء نہ آئے۔۔۔اس کی بخشش نہیں ہوتی۔

(۲)......عادی شرابی۔۔۔کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی

(۳)......متکبر! بڑائی کرنے والا۔اس کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی' انسان ہے آخر تو بڑائی کرتا کس لئے ہے تو سونے کا بنا ہوا ہے؟ اتنی گندی چیز سے تو بنا ہے جس کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے' تو چاندی سے بنا ہے؟ تو سونے سے بنا ہے؟ تو سلور سے بنا ہے بڑائی کس لئے کی؟

(۴) ......اور ماں باپ کے نافرمان کی بھی رمضان میں بخشش نہیں ہوتی نوجوانو! سن لو! اگر یہ مرض ہے تو نکال ڈالو۔

والدین کے حقوق

رب العالمین نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق بتائے ہیں۔

وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً

والدین کے نافرمان کی بخشش رمضان میں بھی نہیں ہوتی......اور اس کے ساتھ یہ بات بھی نوٹ کرلو کہ والدین کی تابعداری تب ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ سکھائیں اگر ایک طرف اللہ کی بات ہے اللہ کے رسول ﷺ کی بات ہے والدین دوسری طرف بلاتے ہیں تو وہاں والدین کی بات نہیں مانی جائے گی......والدین جیسے لاکھ انسان ہوں۔۔۔وہ پیغمبر اسلام ﷺ اور اللہ رب العزت کے نام پہ قربان ہوں۔

میرے دوستو! ماں باپ کی فرمانبرداری کرنی ہے' لیکن یہاں کئی باپ بیٹھے ہوں گے۔تو میں تھوڑا یہ بھی عرض کردوں کہ اولاد سے تو کہہ دیا کہ ماں باپ کی نافرمانی کرو گے تو رمضان میں بھی تمہاری بخشش نہیں ہوگی۔جو باپ بیٹھے ہیں ان سے بھی کچھ عرض کرلوں......قبلہ آج شکایت ہوتی ہے کہ مولوی صاحب بیٹا ماں کی عزت نہیں کرتا' میری عزت نہیں کرتا' تعویذ لکھ دو' میں پوچھتا ہوں آج تعویذ کیا کرے اور میری جھاڑ پھونک کیا کرے؟؟ کل آپ نے اس کا حق کھایا تھا......آج اس نے آپ کا حق کھانا شروع کیا ہے......آج تمہیں یاد آتا ہے کہ میرے لئے اس پر

حق ہے کہ میری عزت کرے۔ یہ بھی یاد تھا کہ بیٹے کے بھی کچھ حق ہیں؟؟ آج تم کہتے ہو بیٹی میری عزت کرے بیٹی ماں کی عزت کرے بیٹا میری عزت کرے بیٹا ماں کی عزت کرے لیکن کل تمہیں یہ یاد تھا۔۔ کہ جب یہ بچہ پیدا ہوا۔ تو اس کے میرے اوپر کیا حقوق ہیں؟؟

اولاد کے حقوق

حضور علیہ فرماتے ہیں

من ولدله ولد فلیحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فلیز وجه

فرمایا کہ اولاد کے تین حقوق ہیں ماں باپ پہ!!! کتنے؟۔۔۔تین! فرمایا

من ولد له ولد فلیحسن اسمه

بچہ پیدا ہو تو نام اچھا رکھو۔

آج تلاش کر کے دیکھتے ہیں کسی ایکٹر کا نام ہو...... کسی بدمعاش کا نام ہو کسی غنڈے کا نام ہو اور کسی ڈاکو کا نام ہو' تلاش کر کر کے گندے سے گندے انسان کا نام رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو اس کو اچھا بننا چاہئے۔

کیا تم نے نام صحابہ کے نام پہ رکھے ہیں؟

تم نے نام انبیاء کے ناموں پہ رکھے ہیں؟

تم نے نام اولیاء کے ناموں پر رکھے ہیں؟

نام تم نے ایکٹروں کے رکھے' نام تم نے ڈاکوؤں کے رکھے' نام تم نے کمینے لوگوں کے رکھے نام تم نے بدمعاشوں کے رکھے۔۔۔ اب کس طرح امید کرتے ہو کہ اس کو نیک بننا چاہئے۔

فلیحسن اسمه

پہلا حق ہے بچے کا' بچہ ہو' بچی ہو نام اچھا رکھو' پیغمبر کے صحابہؓ پر ان کے نام رکھو صحابیات کے نام رکھو' انبیائے کرام سے نسبت کے نام رکھو' وعدہ کرتے ہو اپنے بچوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھو گے؟۔۔۔(جی ہاں)

(۲)...... دوسرا حق ہے جب بچہ سن تمیز کو پہنچے۔۔۔ تو اس کی تربیت اچھی کی جائے اس کو

دینی تعلیم دی جائے' اس کو دینی تربیت دی جائے آپ نے اپنے بچوں کو کونسی دینی تربیت دی ہے؟ آپ نے کونسا دین پڑھایا؟...... قرآن تم نے نہیں پڑھایا' حدیث تم نے نہیں پڑھائی' جو تم نے پڑھایا۔۔۔ اس سے تو وہ یہ سیکھا ہے جو تم نے پڑھایا اس سائنس سے تو یہ وہ سیکھ چکا ہے جو آج تیرے نقصان میں ہے اس نے یہ پڑھا اس نے کتابوں میں یہ دیکھا کہ انسان جو ہے وہ آکسیجن کھاتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا ہے یہی ہے نا! انسان آکسیجن یعنی اچھی ہوا کھاتا ہے اور گندی ہوا نکالتا ہے۔۔۔ تو یہ ہوا کو گندا کہتا ہے' آج وہ دیکھتا ہے ابا جی بوڑھے ہو چکے ہیں (ابا تو میں کہتا ہوں وہ نہیں کہتا) آج وہ تجھے ابا جی کہنے کو تیار نہیں ہے آج وہ کہتا ہے کہ یہ بوڑھے ہو چکے ہیں ماں کو کہتا ہے یہ بھی بوڑھی ہو چکی ہے' نہ دکان چلانے کے قابل ہیں نہ کوئی کاروبار چلانے کے قابل ہیں کسی کام کے نہیں رہے' اب تو صرف کاربن ڈائی آکسائیڈ نکالنے کو بیٹھے ہیں' اب تو صرف ہوا خراب کرنے کو بیٹھے ہیں اب کسی کام کے نہیں رہے جب وہ تمہیں نقصان کار سمجھتا ہے جب تم سے اسے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔۔۔ پھر تمہاری عزت کیوں کرے گا؟ تمہیں اچھی نگاہ سے کیوں دیکھے گا؟؟ وہ تمہیں نقصان کار سمجھ کر خاموش رہتا ہے لوگوں کے طعنوں کے ڈر سے...... لوگوں کی انگشت نمائی کے ڈر سے تمہارا گلہ نہیں دباتا...... اس کا دل تو یہ کرتا ہے گلا دبادوں...... آج مر جائیں کل دوسرا دن ہو یہ صرف میرے گھر کی ہوا خراب کرتے ہیں...... فرش پہ تھوکتے ہیں' اسے کیا پتہ۔ یہ قرآن پڑھتا تمہاری عزت کا پتہ لگتا' یہ حدیث پڑھتا اس کو پتہ ہوتا کہ ماں باپ کی طرف ایک نظر محبت سے دیکھ لو۔۔۔ مقبول حج کا ثواب مل جائے گا۔

اگر وہ حدیث پڑھتا اس کو پتہ چلتا باپ بوڑھا بے کار نہیں' ماں بوڑھی بے کار نہیں' ایک نظر محبت سے عزت سے عظمت سے ان کے چہرے کی طرف ڈال لو...... مقبول حج کا ثواب ملتا ہے ...... لیکن بھائی یہ تو تب ہے جب ان کو یہ پڑھایا ہوگا نا دین! وعدہ کرتے ہو؟ اپنے بچوں کو دین پڑھاؤ گے؟۔۔۔ (انشاءاللہ)

(۳)......میرے بھائیو تیسرا حق اولاد کا۔۔۔فرمایا۔

من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه واذابلغ فاليزوجه

فرمایا جب بچہ بالغ ہو جائے' بچی بالغ ہو جائے فوراً اس کی شادی کر دو یہ تیسرا حق ہے۔

اسلام میں شادی پر کوئی خرچہ نہیں

اور سب سے سستا کام اسلام میں شادی ہے اور آج تم نے سب سے مہنگا اس کو بنالیا ہے ......آج تم کہتے ہو اتنے لاکھ ہوں تب بچے کی شادی ہوگی......اتنے لاکھ ہوں تب بچی کی شادی ہوگی......آخر وی سی آر بھی دینا ہے......ٹیلی ویژن بھی دینا ہے یہ بھی دینا ہے وہ بھی دینا ہے اور اتنا بڑا بندوبست بھی کرنا ہے......کھانے پر فلاں کو بھی بلانا ہے......فلاں وڈیرے کو بلانا ہے......فلاں چودھری کو بلانا ہے......سنو اسلام میں کوئی خرچ نہیں ہے شادی پر......یہ سب کچھ تم نے اپنی طرف سے لگایا ہے......اسلام میں خرچ صرف اور صرف مہر کا ہے......اور وہ مہر بھی فی الفور لازم نہیں اس کی بھی ادھار ہو سکتی ہے ایک پیسے کا خرچہ بھی فی الفور نہیں ہے اسلام میں شادی پر' فرمایا۔

بچی کا گناہ باپ کے سر

من بلغت ابنته اثنتى عشرة فلكا ولم يزوجه فاصابت اثما فانما اثم ذالك على ابيها .

فرمایا جس کی بیٹی بارہ سال کی ہوگئی اور اس نے اس کا رشتہ نہیں کیا پھر اس نے کوئی گناہ کر لیا تو وہ گناہ (اس بچی کے زناء کا) بھی باپ کے سر ہوگا۔

میرے بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ ماں باپ کے نافرمان کی بخشش رمضان میں بھی نہیں ہوتی اگر ہمارے اندر یہ عیب ہے تو وہ مٹا دیں......تا کہ اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہو اور پھر سب کی بخشش ہو جائے۔

رمضان المبارک کی بڑی باتیں ہیں کون کونسی بات کی جائے ہر ایک موضوع کہتا ہے مجھے لے لو، اور جس موضوع کو لے لیا جائے......گھنٹوں وہی چلتا رہے گا رمضان المبارک میں

اللہ کی رحمت کا بیان، رمضان المبارک میں نزول قرآن، رمضان المبارک میں جنگ بدر کا بیان جس میں اللہ پاک کی مدد مسلمانوں پر نازل ہوئی اور کافروں کی فوج کو شکست فاش ہوئی جو قیامت تک ان کی توجہ کھینچ رہی ہے، میدان بدر کا بیان ہو۔

میدان بدر کی ایک جھلک

قرآن پاک نے کس انداز سے میدان بدر کو لیا ہے...... اس کے لئے پھر الگ ٹائم چاہیئے۔بس میدان بدر میں حضورؐ کا ایک جملہ تھا وہ بیان کرتا ہوں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان بدر میں دیکھا،

ادھر سے اتنی بڑی فوج ہے کافروں کی، اور ادھر سے یہ مٹھی بھر صحابہ ہیں
وہ مسلح ہیں، اور یہ تہی دست ہیں
وہ کھاپی کر آئے ہیں، یہ بھوکے پیاسے آئے ہیں
ان کے پاس ساز وسامان ہے ان کے پاس صرف رب کا نام ہے

حضور پاکؐ اس منظر کو دیکھ کر اُدھر سے کافروں کی تیاری کو دیکھ کر ان کی تہی دستی کو دیکھ کر ......سر بسجود ہو گئے اور رو رو کر پیغمبر کی آنکھوں سے آج آنسو بہہ رہے ہیں۔

او مشرکو! او مشرکو! سید الکونینؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔اپنی بے بسی پر...... کہ ہمارا بس نہیں، ہماری طاقت نہیں، آج فتح دینا تیرا کام ہے۔

مختار کل رویا نہیں کرتے

مختار کل رویا نہیں کرتے...... آج حضورؐ رو رہے ہیں، آنکھوں سے آنسو بہا رہے ہیں حضورؐ پاک سر بسجود ہیں اور دعا کر رہے ہیں،

''خداوندا! میرے رب! میں اپنی ساری پونجی یہاں لے کر آیا ہوں، سارا سرمایہ یہاں لے کر آیا ہوں، ساری محنت یہاں لے کر آیا ہوں، اپنی تبلیغ، اپنی تدریس، اپنی تعلیم کا نچوڑ یہاں لے کر آیا ہوں، ساری کمائی یہاں لے کر آیا ہوں، میدان میں حاضر ہے، تہی دست ہیں، خالی ہاتھ ہیں،

ادھر سے کافروں کا اتنا بڑا مسلح لشکر ہے اے رب! اگر آج تو نے ان کو تباہ کر دیا اگر آج تو نے میرے ان صحابہؓ کو شہید کر دیا، ختم کر دیا...... رب العالمین! پھر میرے بعد نبی کوئی نہیں...... ان کے بعد امت کوئی نہیں قیامت تک پھر تیرے دین کا نام و نشان نہیں رہے گا"

صحابہؓ رہیں گے تو دین رہے گا

میرے دوستو! حضورؐ نے کیا دعا فرمائی......؟ رب العالمین! اگر تجھے دین باقی رکھنا ہے...... تو میرے صحابہ کی حفاظت فرما...... اور اگر یہ تباہ ہو گئے اور یہ ختم ہو گئے تو پھر قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا!

حضورؐ نے تو یہی اعلان کیا ہے کہ صحابہ رہیں گے...... تو دین رہے گا! صحابہ کی عظمت رہے گی...... تو دین کی عظمت رہے گی۔

میرے دوستو! میں نے عرض کیا...... سب کچھ ہمیں قرآن نے سکھایا...... ہمیں توحید قرآن نے سکھائی ...... رسالت قرآن نے بتائی...... ختم نبوت قرآن نے بتائی...... کلمہ قرآنؐ نے بتایا...... نماز قرآن نے بتلائی...... روزہ قرآن نے سکھایا...... زکوۃ قرآن نے سکھائی...... حج قرآن نے سکھایا...... جہاد قرآن نے سکھایا ...... اور سارا دین قرآن نے سکھایا...... اور...... قرآن...... محمدؐ کے صحابہؓ نے سکھایا۔

قرآن کہتا ہے...... "میں ہوں...... تو سارا دین ہے، میں نہیں...... تو سارا دین نہیں
لیکن پھر آگے یہ بھی کہتا ہے صحابہ ہیں تو میں بھی ہوں صحابہ نہیں تو میں بھی نہیں

لوگو! بسم اللہ سے والناس تک قرآن کو کھولو ایک حرف مجھے وہ بتلاؤ...... جو محمدؐ کے صحابہؓ کے بغیر تمہیں ملا ہو، ہے کوئی ایسا لفظ......؟ نہیں!

اگر آج ہمارے پاس قرآن ہے تو صحابہ کے صدقے ہے
اگر آج ہمارے پاس کلمہ ہے تو صحابہ کی عزت سے ہے
آج اگر ہمیں اسلام کا نام نصیب ہے...... تو صحابہ کے صدقے ہے۔

میرے دوستو! صحابہؓ نے قربانیاں دیں ہیں تب ہم تک یہ قرآن پہنچا ہے۔

ہمارا سب کچھ...... صحابہ کی عظمت پر نثار

پیغمبر کی عزت پر، پیغمبر کی عظمت پر صحابہ نے قربانیاں دی ہیں اسلام پہ قرآن پہ صحابہ نے قربانیاں دی ہیں۔ میرے دوستو!

زنیرہؓ کی آنکھیں نہ نکلتیں...... آج قرآن ہم تک نہ پہنچتا

بلالؓ کو مکے کی گلیوں میں نہ گھسیٹا جاتا ہم تک آج قرآن نہ پہنچتا

خبیبؓ کو تکلیفیں نہ آتیں، عمار بن یاسرؓ کو تکلیفیں نہ آتیں...... آج ہم تک قرآن نہ پہنچتا۔

میرے دوستو! سلمانؓ ابوذرؓ کو تکلیفیں نہ پہنچتیں...... آج ہم تک قرآن نہ پہنچتا

حضرت حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے نہ ہوتے...... ہم تک قرآن نہ پہنچتا۔

سمیہؓ ٹکڑے نہ ہوتیں ہم تک قرآن نہ پہنچتا

صحابہ کی قربانیوں کے صدقے میں آج ہم تک قرآن پہنچا ہے ہم مسلمان کہلا رہے ہیں تو پھر ہمارے اوپر فرض بنتا ہے اگر ہم مسلمان ہیں واقعی مسلمان ہیں قرآن ماننے والے ہیں پیغمبرؐ کے سچے امتی ہیں...... ہمارا حق بنتا ہے...... کہ ہم صحابہ کی عزت وعظمت پہ اپنا سب کچھ لٹا ڈالیں۔

سپاہ صحابہ کی یہی دعوت ہے کہ مسلمانو! شیعہ کی صحابہ کے ساتھ کوئی اور دشمنی نہیں ...... یہودی اسی وجہ سے صحابہ سے جلتا ہے کہ صحابہ نے قرآن لکھ کر تمہیں دیا...... صحابہ نے قرآن کی چوکیداری کی...... صحابہ نے قرآن کی روایت کی...... صحابہ نے قرآن کی خدمت کی اور قرآن ہے...... تبھی آج تک ایمان ہے...... قرآن ہے تو قیامت تک دین ہے...... قرآن نہ ہوتا دین نہ ہوتا' صحابہ کرام نے دین کی خدمت کی...... حفاظت کی' قرآن کو تم تک پہنچایا یہی وجہ ہے کہ یہودی نسل آج تک ان سے جلتا ہے اور صحابہ کرام سے اعتماد اٹھوا کر وہ قرآن سے اعتماد اٹھوانا چاہتا ہے۔

میرے دوستو! پھر ہمارا حق بنتا ہے ہمارے اوپر فرض بنتا ہے کہ ہم پیغمبرؐ کے ان صحابہؓ کی عزت وعظمت کی خاطر اپنا سب کچھ وار چھوڑیں۔

میرے جھنگوی کس لیے جیلوں میں گئے؟ کس لیے گولیوں کا نشانہ بنے؟ قاسمی شہید نے کس لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا؟ اس لیے میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

ختم نبوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰی اَعْدَآئِهِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ o وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ o اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراًo صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ.

اَمَّابَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ o وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ o اَوکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَo صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْo

ختم نبوت

برادران اسلام' عزیزان ملت اپنے لئے نہایت ہی سعادت تصور کرتا ہوں..... قبلہ خواجہ خواجگان' رہبر کامل' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر صدارت اولیاء علماء صلحاء اور ختم نبوت کے پروانوں اور مجاہدین کے اس عظیم اجتماع میں شرکت کو اپنے لئے نجات اور سعادت کا ذریعہ سمجھتا ہوں..... اللہ رب العزت ہم سب کو حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا صدقہ' جراٴت غیرت اور ہمت کے ساتھ دین حق کی چوکیداری کی توفیق بخشے۔ آمین! اور اخلاص و استقامت سے نوازے..... علماء کرام کافی کچھ بیان فرما چکے ہوں گے کافی کچھ بیان فرمائیں گے..... میں تو علماء کرام کے سامنے ایک طفل مکتب ہوں میری کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر یہاں کھڑے ہونے کی سعادت مل رہی ہے تو وہ بھی اہل حق علماء حق کی جوتیاں سیدھی کرنے کی برکت ہے۔

اللہ کے ہاں مقبول طرز زندگی

برادران محترم اور میرے بزرگو! ہم سب اس بات پر فخر کرتے ہیں بجا طور پر اور اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین احسان سمجھتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں جناب سید المرسلین ﷺ کا امتی بنایا ..... اور حضور پاک ﷺ کو بھیج کر اللہ رب العالمین نے اعلان فرما دیا کہ اب اللہ کے ہاں مقبول صرف ایک ہی طرز زندگی ہے اللہ کے ہاں مقبول صرف ایک ہی دین ہے اور وہ وہی دین ہے جو جناب محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِ سْلَامُ

اور آگے فرمایا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

جناب خاتم النبیین ﷺ کے پیش فرمودہ اس دین اسلام کو چھوڑ کر...... کوئی دوسرا طریقہ...... کوئی دوسرا دین...... کوئی دوسری شریعت اختیار کرتا ہے'

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

تو بارگاہ ربوبیت میں اسے شرف قبولیت نہیں مل سکتا

اور اسلام بھی وہی ہے جو حضور پاک ﷺ لے کر آئے ہیں۔

علّمنا نبيّنا كُلَّ شيئٍ

جس میں پوری زندگی کے لئے ضابطہ موجود ہے

عقائد اعمال سب پر شامل ہے...... اب نہ اسے اپنی طرف سے تبدیلی کا حق ہے...... نہ اس میں بڑھانے گھٹانے کا حق ہے...... اگر کوئی اسلام کو چھوڑ کر پہلے سے موجود کسی مذہب کو کس دین دھرم کو اختیار کرتا ہے تو وہ بھی...... **فلن يقبل منه !**

اور اگر اپنی طرف سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سکھلائے ہوئے اور اس امت کے مسلمہ عقیدے میں کوئی تبدیلی کرتا ہے...... منصوص مسلم قطعی عقیدے کے اندر کوئی تبدیلی کرتا ہے اس کا نام اسلام رکھے۔۔۔تب بھی کفر ہوگا۔

زندیق کے لیے کوئی مہلت نہیں

اگر کوئی اسلام کو چھوڑ کر معاذ اللہ یہودی بنتا ہے عیسائی بنتا ہے وہ تو مرتد ہے ہی !! لیکن اگر کوئی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اللہ پاک کو اکیلا نہیں مانتا !! نعوذ باللہ ! تو کیا فرماتے ہیں آپ کہ وہ مسلمان رہے گا ؟؟ نہیں ! وہ لاکھ مرتبہ اپنے آپ کو مسلمان کہے لیکن وہ مسلمان نہیں ہے اور جو مسلمان کہلائے اور اسلام کا ایک نیا ماڈل بنا کر پیش کرے' اس کافر کا نام کافر زندیق ہے اور اس کے لئے وہی احکام ہوتے ہیں جو مرتدین کے لئے ہوتے ہیں۔فرق یہ ہے کہ مرتد سے کہا جائے گا' مہلت دی جائے گی کہ توبہ کر' لیکن زندیق اگر حکومت اسلامی ہو' اسے مہلت بھی نہیں ہے۔اسے کہا بھی نہیں جائے گا فوری طور پر اس کے اوپر مرتدین والے احکام جاری کرتے ہیں۔

اسلامی قانون نافذ نہ ہونے کی نحوست

اگر کوئی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو میں غلط سمجھتا ہوں نعوذ باللہ لاکھ مرتبہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے...... لیکن وہ مسلمان نہیں ہے اسی طرح حضور پاک ﷺ جو دین لائے ہیں اس دین میں واضح طور پر قرآن مجید نے صراحتاً جناب محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی کسی طریقے کسی بھی طریقے سے ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ لاکھ مرتبہ اپنے آپ کو مسلمان کہے لیکن وہ مسلمان...... نہیں ہے اور اس کافر کا نام کافر زندیق ہے اس کے لئے وہی احکام ہیں جو مرتدین کے لئے ہیں اور فی الفور نافذ ہیں۔

اگر حکومت اسلامی ہو تو کوئی مسلمان کہلا کر پھر ختم نبوت کا انکار کرے ایک سیکنڈ بھی اسے مہلت نہیں دی جا سکتی...... جب ایک سیکنڈ بھی اسے مہلت نہیں دی جا سکتی تو پھر پارٹی کہاں سے بنے گی دھرم کہاں سے بنے گا؟؟...... یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ ملک میں نظام اسلام نافذ نہیں حکومت اسلامی نہیں۔ اگر حکومت اسلامی ہو' طرز خلافت راشدہ کا ہو' اگر ملک میں قانون قرآن عظیم والا نافذ ہو' اور خلیفہ امیر المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ کا غلام ہو تو پھر کوئی مسیلمہ کا جانشین پارٹی نہیں بنا سکتا' آج کا کوئی مسیلمہ' آج کا کوئی دجال' آج کا کوئی مدعی نبوت' آج کا کوئی متنبی' آج کا کوئی کذاب' آج کا کوئی اچکا' آج کا کوئی جہنمی' آج کا کوئی ابلیس' آج کا کوئی شیطان' آج کا کوئی لعنتی' نبوت کا دعویٰ کر کے زندہ نہیں رہ سکتا' لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے اوپر مسلط وہ لوگ ہیں نہ جو حضور کی شان کو جانتے ہیں نہ اسلام کو جانتے ہیں۔

کسی نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں

حضور نبی ﷺ کو اللہ نے مبعوث فرما کر یہ اعلان فرمایا کہ لوگو محمد رسول اللہ خاتم النبین ہیں یعنی جو درجات مجھے تقسیم کرنے تھے ان میں اعلیٰ درجہ نبوت کا تھا اور نبوت کی جتنی سیٹیں میں نے مقرر کی تھیں نبوت کی جتنی کرسیاں میں نے مقرر کی تھی ۔۔۔ کہ اتنی سیٹیں دینی ہیں اتنے نبی بنانے ہیں ۔۔۔ وہ سب بنا چکا ہوں اور آخر میں سب کی سیادت سب کی خاتمیت کا تاج جناب

محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پہ رکھ رہا ہوں اور اب قیامت تک میں کوئی نیا نبی نہیں بناؤں گا ۔۔۔اور حضور علیہ السلام نے فرمایا

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اور حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی آئے تو کس لئے آئے؟ اگر آئے تو آئے کس لئے؟ نبی کی ضرورت پڑے تب آئے نا! اللہ اکبر۔ یا تو پہلا پیغام ایسا ہو کہ اب وقت کے لحاظ سے وہ مناسب نہیں' اس وقت مناسب تھا' اب مناسب نہیں' اب کوئی نیا پیغام لے کر آئے اس سے بہتر ہو یا پہلے پیغام میں کوئی اب کمی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے آئے تو میرے دوستو! جو حضورؐ دین لے کر آئے جو حضورؐ شریعت لے کر آئے اب اس سے بہتر خدا کے پاس نہیں ہے کہ کسی اور کو دے۔

ادنیٰ سے اعلیٰ کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا

جو اللہ نے شریعت مصطفیٰ کو عطا فرمائی ہے۔۔۔ اس سے بہتر شریعت اللہ کے پاس نہیں ہے۔۔۔ کہ کسی اور کو دے اللہ پاک کو جو شرائع بھیجنی تھیں ان سب میں سے بہترین شریعت مصطفیٰ کو عطا فرمائی اب ادنیٰ سے اعلیٰ کو تو منسوخ نہیں کیا جاسکتا اب کوئی کمی رہی نہیں کہ کوئی اور پورا کرنے آئے اللہ نے فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم

تمہارا دین کامل کر دیا۔

واتممت علیکم نعمتی

میں نے اپنی نعمت (جو میرے پاس تھی تمہیں دینا چاہتا تھا) پوری کر دی ہے اب کوئی کمی باقی نہیں رہی جب کوئی کمی باقی نہیں رہی......اور حضورؐ نے اعلان فرمادیا

بعثت لا تمم مکارم الاخلاق

کہ تمام اچھائیوں کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں کوئی اچھائی بچی نہیں' اب کوئی آئے گا تو کوئی اچھائی ہے ہی نہیں اللہ کا نبی ہو تو اچھائی لائے اچھائی کوئی بچی نہیں اب کوئی متنبی آئے گا تو

۔۔۔ برائی لائے گا۔ اللہ کا نبی اچھائی لاتا ہے اور فرمایا

انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق

مکارم الاخلاق اور اچھائیاں۔۔۔ وہ تو حضورؐ نے تمام فرما دیں کوئی اچھائی بچی نہیں جس سے وہ دعویٰ کرنے والا۔۔۔ وہ برائی لا سکتا ہے اچھائی نہیں لا سکتا اور جو برائی لائے وہ شیطان ہو سکتا ہے۔۔۔ نبی نہیں ہو سکتا جو برائی لائے وہ جہنمی ہو سکتا ہے جہنم کا داعی ہو سکتا ہے نبی نہیں ہو سکتا جو برائی لائے۔۔۔ وہ لعنتی ہو سکتا ہے۔۔۔ باعث رحمت نہیں ہو سکتا۔

ایک خوبصورت مثال

اللہ نے حضور پاک ﷺ کو دین وہ دیا ہے کہ نہ یہ کبھی ناقص بنے گا نہ اس میں کسی پیوند کی ضرورت ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اسے کپڑے پہنائے جاتے ہیں لیکن جب وہ بچہ مہینے دو مہینے کا ہو جائے تو وہ کپڑے اسے پورے نہیں آتے' دوسرے کپڑے آجاتے ہیں' سال کا ہو جائے تو وہ کپڑے پورے نہیں آتے دوسرا تیسرا جوڑا آجاتا ہے' دو تین سال کا ہو جائے تو اب وہ جوڑا پورا نہیں آتا اسی طرح بڑھتا جاتا ہے' پانچ سال کا ہو وہ جوڑا پورا نہیں آئے گا' دس پندرہ سال کا ہو جائے اب وہ پچھلا جوڑا پورا نہیں آئے گا...... لیکن جب عنفوان شباب پر پہنچے جب تیس پینتیس سال کی عمر ہو جائے اب جو جوڑا بنوائے گا اب جو جوڑا پہنے گا...... یہ کبھی بھی چھوٹا نہیں ہوگا۔

جو دو سال کی عمر میں ملا تھا پانچ سال کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

جو پانچ سال کی عمر میں بنوایا دس سال کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

جو دس سال کی عمر میں بنوایا تھا بیس سال کی عمر کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

لیکن جب تیس پینتیس سال عمر ہے عنفوان شباب پر پہنچ گیا کمال پہ پہنچ گیا۔۔۔ اور چالیس سال کا ہو کر جو جوڑا لے آئے...... وہ کبھی بھی چھوٹا نہیں ہوگا ۔ کبھی ناکافی نہیں ہوگا۔

میرے دوستو! اللہ پاک جل وعلا شانہ نے فرمایا

ولباس التقوی ذالک خیر

تقویٰ کا بھی لباس ہوتا ہے' شریعت لباس ہے' دین لباس ہے......اس میں بھی داخل ہو جاتا ہے......جس طرح لباس جسم پر مشتمل ہوتا ہے اسی طرح دین میں بھی داخل ہو جاتا ہے...... دین پورے جسم پر مشتمل ہونا چاہئے کوئی حصہ دین سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔ تقویٰ کا لباس ہوتا ہے

یہ جہاں یہ عالم جب چھوٹا تھا اللہ نے ایک لباس دے کر نوح علیہ السلام کو بھیجا
اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا
اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا
ایک ایک نام کہاں تک لیتا جاؤں......اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے روح اللہ کو بھیجا
لیکن یہ عالم عنفوان شباب پر پہنچا اللہ نے سید المرسلین کو بھیجا تاجدار ختم نبوت کو بھیجا......

اب یہ عالم بوڑھا ہو سکتا ہے......مر سکتا ہے......یعنی یہ جہان ختم ہو سکتا ہے...... قیامت آ سکتی ہے......محمد عربی کا لایا ہوا دین کبھی ناکافی نہیں ہو سکتا۔

ایک اور خوبصورت مثال

اب کسی نئے ہادی کی ضرورت نہیں ہے مستقل......کوئی ہادی نہیں چاہئے کوئی ہو ہی نہیں سکتا اب ہادی وہی ہوگا جو ہادی عالم کا غلام بن کر آئے گا اب کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ مستقل ہادی نہیں آ سکتا......فرمایا

انا والساعة کھاتین

امام القبلتین' سید الکونین ﷺ فرماتے ہیں (یہ دو انگلیاں دیکھ لیجئے) فرمایا میں اور قیامت یوں ہیں......اب اس انگلی اور اس انگلی کے درمیان تیسری انگلی ہے؟ نہیں ہے! فرمایا میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

اگر ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی پیدا ہو جائے تو وہ انگلی ہوگی؟ انگلی ہوگی یا پھوڑا ہوگا؟ انگلی ہوگی یا پھنسی ہوگی؟ اور پھر اس کا علاج چاہئے اس کو کاٹ کر پھینک دینا چاہئے......

انگلیوں کے درمیان تیسری چیز کوئی پیدا ہو تو کاٹ کر پھینک دینا چاہئے اب یہ نہیں ہے کہ وہ سخت ہو تو کاٹ دو نرم ہو تو نہ کاٹو۔۔۔ سخت ہو تب بھی کاٹو' نرم ہو تب بھی کاٹو' استقلال کا دعویٰ کرے تب بھی کاٹو' طبعیت کا دعویٰ کرے تب بھی کاٹو' تشریعی تب بھی کاٹو' غیر تشریعی تب بھی کاٹو' ظلی بروزی تب بھی کاٹو' نبوت کا دعویٰ کیا کیوں؟ درمیان میں آیا کیوں؟

کیا یہ ہے کہ وہ مدعی پنجاب سے ہو تو کاٹو...... سندھ سے ہو تو نہ کاٹو؟

بھائی ادھر سے پیدا ہو جائے تو کاٹو ادھر سے پیدا ہو جائے تو نہ کاٹو' یوں ہے؟

نہیں جدھر سے آئے درمیان میں آتا ہے نا! کاٹ دو' اور مسیلمہ ہو...... کاٹ دو' اسود ہو ...... کاٹ دو' غلام احمد ہو...... کاٹ دو' گورداس پوری گدھا ہو...... کاٹ دو' آج کوئی ہو...... کاٹ دو' کل کوئی اٹھے...... کاٹ دو۔

دیکھیں ہمیں کوئی گھسیٹی کے بیٹے سے ذاتی ٹکراؤ تو نہیں ہے نا! کیا یہ ہے......؟ کہ گھسیٹی کا بیٹا ہو تو کاٹ دو' لیکن اگر کسی فسیٹی کا ہو تو نہ کاٹو؟ ایسا تو نہیں ہے نا! کوئی ہو...... کل تھا تب یہی حکم ہے...... آج ہے تب یہی حکم ہے...... قیامت تک ہوگا تب یہی حکم ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی اصل ذمہ داری

اور مجلس تحفظ ختم نبوت' یہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہے' یہ صرف مرزا قادیانی کے چکر میں نہیں ہے قیامت تک جو ابلیس اٹھے گا جو دجال جو کذاب اٹھے گا جو کوئی ختم نبوت پہ حملہ کرے گا۔۔۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سٹیج پہ ہر مسلمان اس کے مقابلے میں آئے گا...... اور یہ بات بھی واضح ہو اگر کوئی نہیں آتا لیکن کسی اور کو لاتا ہے۔۔۔ تو پھر دیکھا جائے گا جس کو لاتا ہے وہ آتا ہے؟؟ اگر جس کو یہ لاتا ہے وہ آتا ہے تو دونوں لعنتی لیکن اگر کوئی لانا چاہتا ہے زور دیتا ہے اگلا نہیں آتا۔۔۔ تو نہ آنے والا کا تو کوئی قصور نہیں ہے...... لانے والا پھر بھی لعنتی ہے۔

اللہ اکیلا ہے اب اگر کوئی کہے کہ...... اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی

کوئی کہے کہ میں بھی رب ہوں میں بھی اللہ ہوں، وہ بھی لعنتی...... کیونکہ وہ خدائی کے سٹیج پر خود آتا ہے وہ لعنتی ہے...... فرعون نے کہا میں رب ہوں تو وہ لعنتی ہے...... لیکن کبھی کبھی آتا نہیں ہے لاتا ہے کہتا ہے میں نہیں...... عُزَیْرُنِ ابْنُ اللّٰہ ...... عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے۔

آنے والا اور لانے والا، دونوں لعنتی

کبھی یوں کہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

کہ مسیح ابن مریم جو ہے یہ اللہ ہے۔ غور کریں فرعون نے کہا میں رب ہوں وہ لعنتی ہے۔ یہ خود نہیں آتا لیکن یہ لانا چاہتا ہے اور لانا چاہتا ہے حضرت مسیحؑ کو...... لانا چاہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اور حضرت عیسیٰ آتے نہیں، فرماتے ہیں......

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ

میں تو اللہ کا بندہ ہوں

وہ نہیں آتے لہٰذا ان پر کوئی بات نہیں...... لیکن یہ لانے والا جو ہے اس کے لئے قرآن سے پوچھتے ہیں تو قرآن نے کہا

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

یہ جو جناب عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ کی کرسی پر لانا چاہتے ہیں...... لقد کفر! یہ کیا ہیں؟ کافر! اب دیکھئے خود بھی نہیں آئے لیکن کیا اللہ کے نبی کو اللہ کے اسٹیج پر وہ نبی بھی نہیں آئے اللہ کی کرسی پہ، یہ لعین جو لانا چاہتا تھا۔

لَقَدْ کَفَرَ

کیا بن گیا؟۔۔۔ کافر!

اسی طرح اب کوئی کہتا ہے میں نبی ہوں اب کوئی کہتا ہے کہ اگر تمہیں نبی دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو...... وہ بھی لعنتی ہے۔ اگر کوئی خود نہیں آتا کسی اور کو لانا چاہتا ہے وہ بھی لعنتی ہے۔ برے کو لانا چاہے تب بھی لعنتی ہے اچھے کو لانا چاہے تب بھی لعنتی ہے۔ جب اللہ کی کرسی پر نبی کو لانا

چاہتا ہے وہ لعنتی ہے' اسی طرح نبوت کی کرسی پر غیر نبی...... چاہے صالح ہو' عابد ہو' ولی ہو' عالم ہو' امام ہو' صحابی ہو' خلیفہ راشد ہو۔۔۔اس کو لانا چاہے تو اس صالح کا' خلیفہ راشد کا' امام و مجتہد کا کوئی قصور نہیں ہو گا لیکن جو لانا چاہے "لقد کفر" کی طرح یہ بھی پکا لعنتی بنے گا۔

اگر کوئی آج جناب صدیق اکبرؓ کو نبوت کی کرسی پر لانا چاہے تو کافر ہے وہ لعنتی بن جائے گا

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبوت کی کرسی پہ لانا چاہے تو کافر بن جائے گا

جناب عثمانؓ جناب علی المرتضیٰؓ' جناب حضرت امیر معاویہؓ تمام صحابہ کرام میں سے کسی کو نبوت کی کرسی پر لانا چاہے وہ کیا بن جائے گا؟ کافر......! اور لعنتی اور جہنمی اور مردود اور دجال اور ابلیس !!! اور ایک کو لانا چاہے تب بھی لعنتی' دو کو لانا چاہے تب بھی لعنتی' دس بارہ کو لانا چاہے تب بھی لعنتی بس اگر بارڈر توڑا...... لعنتی ہے۔ختم نبوت کا بارڈر توڑنا چاہا...... کیا بن گیا؟ لعنتی بنا! کافر بنا! ایک کو لائے دو کو لائے دس کو لائے بارہ کو لائے سولہ کو لائے ۔۔۔لعنتی ہے اور چاہے وہ نہ آئیں اور وہ اپنی جگہ اچھے ہوں یہ لعنتی بنے گا۔

میرے دوستو! اگر کوئی نبوت پر لانا چاہے؟ چاہے وہ تابعدار نبی ہے' چاہے وہ ظلی بروزی نبی کہے وہ لعنتی ہے۔لیکن اگر کہے نبوت کو بھی کراس کر کے' اوورسیز کر کے نبوت سے بھی بڑا درجہ رکھتے ہیں۔۔۔ بڑا لعنتی ہے نا؟ ہاں! میرے دوستو! یاد رکھو مجلس تحفظ ختم نبوت ۔۔۔حضور کی ختم نبوت کے ناموس کے تحفظ کے لئے ہے اور جو بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ختم نبوت کو توڑے گا......توڑ نہیں سکتا توڑنا چاہے گا انشاء اللہ العزیز مجلس تحفظ ختم نبوت اس کی امیدوں اور تمناؤں کو ہمیشہ کے لئے توڑ کر رکھ دے گی۔اور اس کے لئے آپ کوئی کوشش کریں گے کیا؟

ظلم کرنے والوں کا انجام

توجہ کیجئے میں نے عرض کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیح غلام ہمارے اوپر حاکم ہو ۔۔۔تو آج کوئی مسیلمہ اٹھ کر پارٹی بنا سکتا نہیں یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے اوپر وہ لوگ

مسلط ہیں جو دین ایمان کو جانتے ہی نہیں' اور ان کو بڑی غلط فہمی ہے کہتے ہیں مدارس کو یوں کر دیں گے' یوں کر دیں گے اور ظالمو! سوچو! ظلم نہ کروانی جان پر' ہم پر کیا کرو گے ہم پر تو ظلم کرنے والے بڑے بڑے آئے تم سے بہت بڑے...... قرآن کہتا ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَا اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ
وَلَقَدْ عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

تم سے بہت طاقتور تھے' تم کیا کرو گے؟ تم نے مدارس کو پہچانا ہی نہیں ہے تمہیں پتہ ہی نہیں ہے مدرسہ کسے کہا جاتا ہے......! تم نے سمجھا بلڈنگ کا نام مدرسہ ہے! غلط ہے جہاں استاذ اور شاگرد بیٹھ جائیں جہاں معلم اور متعلم بیٹھ جائیں۔۔۔وہ جگہ مدرسہ ہے......

وہ درس کبھی مسجد نبوی میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی مسجد الحرام میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی احد و بدر میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی خندق و خیبر میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی طائف اور حنین میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی روضہ رسول کے سائے میں ہوتا ہے اور کبھی انار کے درخت کے نیچے ہوتا ہے' کیا اٹھا کر لے جاؤ گے؟ کہتے ہیں ہم یہ مواد اٹھا کر لے جائیں گے کیا اٹھا کر لے جاؤ گے ؟ تمہیں پتہ ہے اٹھانے والے بڑے بڑے آئے' لاکھوں نسخے اکٹھے کئے اور سمندر میں پھینکے جو کتابی صورت میں باہر موجود ہو اسے تو تم لے جاؤ لیکن......

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

جو دل میں موجود ہو تو کیسے لے جاؤ گے؟ اللہ نے اس دین کو بچانا ہے قیامت تک اسی لئے ہم چیلنج کرتے ہیں......

یہودی کوئی توریت کا حافظ نہیں لا سکتے......

عیسائی کوئی انجیل کا حافظ نہیں لا سکتے......

زودیسی کوئی زبور کا حافظ نہیں لا سکتے......

اور یہاں پر ایک کسی شہر میں تم کہہ دو ہم کئی حافظ لا کر بٹھا دیں گے...... سارے نسخے قرآن پاک کے لے جاؤ، ہم چار حافظوں کو لے کر سارا قرآن پھر لکھوا سکتے ہیں۔

اسلام کیوں نہ ہو ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
کہ وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

معلم و متعلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَهدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰهِ عَلٰی اَعدآئِهِم الرَّافِضِین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیهٖ وَ عَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ لاَ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لاَ یَعْلَمُوْنَ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّم ٥ اَلعِلْمُ ثَلاثه. آیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوسنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهٖ وَسَلَّم ٥ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَ عَلَّمَه' ٥ وَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰه تعالیٰ عَنْهُ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمُنَا ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرُوْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِاالنَّاسِ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لاَ یَنْبَغِی لِقَوْمٍ فِیْهِم اَبُوبَکْرٍ ان یَّاَمَّهُمْ غَیْرہ' ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَا حَسِبَ اللّٰهُ شَیئاً فِی صَدْرِی اِلَّا عَقدتُه فِیْ صَدْرِ اَبُوْبَکْرٍ ٥ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ سَلَّم ٥ صَدَقَ اللّٰه وَ صَدَقَ رَسُوْلُهٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

معلم و متعلم

برادران اسلام! آپ حضرات کے سامنے 8 نومبر 1995ء کو رحیم یار خان کی اس مشہور دینی درسگاہ معارف اسلامیہ کا یہ سالانہ جلسہ ہے۔ جس میں حضرت قبلہ حافظ صغیر احمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمان صاحب، حضرت مولانا قاری حماد اللہ شفیق اور دیگر بزرگوں کے دست مبارک سے جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء نے دستار بندی اور سند کی فضیلت حاصل کی ہے۔ اور علماء کرام کافی بیان فرما چکے ہیں خصوصاً حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے بعد میرا کچھ عرض کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے لیکن امتثال امر کے لیے ان کے حکم کو مانتے ہوئے چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ آپ تمام حضرات توجہ فرمایئے گا۔

آج کا یہ پروگرام اس ادارے کی نسبت سے فضیلت علم کے ساتھ خصوصی مناسبت رکھتا ہے،

علم اور علماء کی فضیلت

عزیزو! چیزیں دو ہیں۔ ایک ہے علم اور ایک ہے عمل اور عمل تب ہوگا جب علم ہوگا۔ کسی بات کا علم ہی نہ ہو تو عمل کیا کریں گے؟ عمل موقوف ہے علم پر۔ عمل محتاج ہے علم کا۔ اس لیے ایک وجہ یہ بھی ہے عمل پر علم کی فضیلت کی۔ کہ جب تک علم نہ ہو عمل نہیں ہو سکتا۔ اور علم کو فضیلت رب نے بخشی ہے۔

لاَ یَسْتوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لاَ یَعْلَمُوْنَ o

اہل علم اور بے علم برابر نہیں۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُو مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُو الْعِلْمَ دَرَجٰت...... o لاَ یَعْقِلُھَا اِلاَّ الْعَالِمُوْن...... o اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمآءُ o

اللہ کے قرآن نے بار بار اہل علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور زبان نبوت سے ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

اِنَّ الْاَنبیآءَ لَمْ یُوَرِّثُو دِرْھَماً وَّلاَ دِیْنَاراً وَ اِنَّمَا وَرَّثُوْ الْعِلْمَ o فَمَنْ اَخَذَ شَیءٍ

مِنْهُ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ ○　　(بخاری شریف)

اور آقا فرماتے ہیں: اِنَّمَا الْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ.

حضور پاک ﷺ کی احادیث مبارکہ، اللہ کا قرآن عظیم...... فضیلت علم سے بھرپور ہیں۔

اہل علم اعضاء

آپ اپنے جسم میں نظر کریں۔ اللہ پاک نے یہاں بھی یہی نظام رکھا ہے کہ علم والوں کو اللہ نے فوقیت بخشی ہے۔ توفیق سے نوازا ہے، انسانی جسم کے جتنے حصے ہیں ان میں سے کچھ حصوں کا تعلق خصوصاً علم سے ہے اور باقی جسم کا تعلق زیادہ عمل سے ہے۔ مثلاً معلومات فراہم کرنا علم دینا۔ اور پانچ حواس خصوصی طور پر انسان میں ہیں۔

(۱)　قوت ذائقہ زبان میں ہے۔

(۲)　قوت باصرہ، آنکھوں میں ہے،

(۳)　قوت سامعہ کانوں میں ہے،

(۴)　قوت لامسہ تقریباً پورے جسم میں ہے، چہرے میں زیادہ ہے۔

(۵)　قوت شآمہ ناک میں ہے...... اب ناک کسی چیز کی خوشبو یا بدبو کا علم فراہم کرتی ہے۔

کان کسی آواز کے سریلے یا بےسرے ہونے کا علم فراہم کرتے ہیں...... آنکھیں کسی بھی چیز کے رنگ کا علم فراہم کرتی ہیں...... زبان کسی بھی چیز کا ٹیسٹ اور ذائقہ بتلاتی ہے...... اور قوت لامسہ سے جسم کسی چیز کے وجود کو بتلاتا ہے...... تو یہ تمام چیزیں معلومات ہیں۔ علم ہے، اللہ پاک نے تمام اہل علم اعضاء ایک ہی جگہ اکٹھے کیے اور ان سب کو اللہ اگر رکھتا تو چہرے کو گھٹنے کی جگہ رکھ سکتا تھا، اللہ اگر رکھتا تو چہرے کو پیر کی جگہ رکھ سکتا تھا۔ جنہوں نے آنکھوں سے صحیح کام نہیں لیا، کانوں سے صحیح کام نہیں لیا، جنہوں نے زبان سے صحیح کام نہیں لیا، جنہوں نے اپنے اہل علم اعضاء سے صحیح کام نہیں لیا۔ یہ تو قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے دن انہیں اٹھایا جائے گا اور الٹا منہ کے بل چلایا جائے گا۔ ٹانگیں اوپر ہوں گی سر نیچے ہوگا۔ آج اللہ پاک نے علم والے اعضا کو نوازا ہے اوپر کیا ہے۔ اعضاء میں اللہ نے یہ ترتیب رکھی ہے کہ ان کو اوپر کیا ہے، اور پھر ان تمام کا علم جمع ہوتا ہے، دماغ میں' اور دماغ کو اللہ پاک نے ان سب سے اوپر رکھا۔ تو یہاں بھی اللہ پاک نے دانست والوں کو اوپر کیا ہے۔

خلیفۃ اللہ کا علم

اللہ پاک نے اعلان فرمایا کہ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہo

میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں، نائب کیا ہوتا ہے؟ مترجم خلیفہ کیا ہوتا ہے؟ یوں سمجھئے کہ خلیفہ، جس کا خلیفہ ہوتا ہے مرتبے میں اس سے نیچے اور باقی سب سے اوپر ہوتا ہے۔ فرمایا

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہo

میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، اپنا نائب بنانے والا ہوں،

خداوند وہ کون ہوگا؟ فرمایا (بشر ہوگا۔) اب بشر سب سے اوپر اور اللہ کی ذات کا نائب! اس کو شرف بخشا اور سب سے زیادہ اس کو عظمت عطا فرمائی۔ اور فرشتوں سے اس کی عزت کروائی تا کہ پوری مخلوق سے جو افضل ہیں۔ جب وہ بھی اس کی عزت کریں گے تو باقی مخلوق کو تو از خود طوعاً و کرھاً کرنی پڑے گی۔

اب یہاں کوئی آدمی آئے، کوئی مہمان آئے اور حضرت شیخ اسے اٹھ کر ملتے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں...... تو آپ اور ہم تو از خود تعظیم کریں گے۔ کیونکہ میر مجلس نے اس کی تعظیم کی ہے تو اللہ کی مخلوق میں میر مجلس جنس تھی فرشتوں کی...... اللہ نے اسے بھی انسان کی تعظیم پر مجبور کیا۔ لیکن ان کا احسان انسانوں پر نہیں رکھوایا۔ فرشتے کل کہتے کہ ہم نے انسان کی عزت کی ورنہ انسان کو کون پوچھتا؟ اللہ پاک نے فرشتوں سے تعظیم کروائی لیکن فرشتوں کا احسان نہیں رکھوایا۔ بلکہ ایک جگہ علمی موازنہ، مقابلہ رکھوایا۔ اس میں......!

عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَاءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَo

فرشتوں سے کہا تم بتاؤ، انہوں نے جواب دیا۔

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

جب انہوں نے اپنی بے علمی کا اظہار کیا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ

آدمؑ تو بیان کردے۔حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ نے انہیں ودیعت کرر کھا تھا۔ظاہر فرمادیا۔

فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اَعۡلَمُ مَاتُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ٥

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب علم بیان فرمایا۔اللہ پاک جل جلالہ نے فرشتوں کے سامنے یہ چیز ظاہر کردی کہ تمہارے پاس علم نہیں......اس کے پاس علم ہے۔اس نے تمہیں علم بتایا ہے۔اب یہ معلم ہے،تم متعلم ہو۔

یہ بتانے والا ہے تم سننے والے ہو۔اس نے معلوم کروایا،تم نے معلوم کیا۔یہ استاد ہے، تم شاگرد ہو......یہ علم میں بڑا،تم چھوٹے!لہٰذا

اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ

اب تمہیں اس کے سامنے سر تعظیم خم کرنا پڑے گا......اس کے سامنے جھکنا پڑے گا......اس کی عظمت کو سلام کرنا پڑے گا......آج اس کو اپنا قبلہ و کعبہ مان لو......سجدہ رب کا ہوتا ہے......لیکن رب جس کے سامنے کرنے کا حکم دے اس کی بھی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے تم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو......سجدہ رب کو ہے۔ قبلہ بیت المقدس ہے!

اللہ تعالیٰ فرمائے۔ **فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَام**

اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دے دیا جائے......سجدہ رب کو ہے لیکن قبلہ بیت اللہ ہے۔

بشر......فرشتوں پر فائق

اللہ پاک وہاں فرمارہے ہیں ,,اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ‘‘ کہ آج تم آدم کی طرف منہ کر کے سجدہ کرلو۔آدم تمہارا قبلہ ہے۔آدم تمہارا کعبہ ہے۔چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ٥

سب نے سجدہ کرلیا......اب سجدے کرنے والے کون؟

جِسۡمٌ نُوۡرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشۡکَالٍ مُّخۡتَلِفَه، لَا یُذَکَّرُ وَلَا یُؤَنَّثُ

یہ نور والے ہیں جو آج سجدہ کر رہے ہیں کس کے سامنے؟ بشر کے سامنے! ڈاکٹر اقبال سے کسی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آج تو آپ فرشتے لگتے ہیں۔ تو کہا نہیں بھائی نہیں!

فرشتہ مجھ کو کہنے سے مری توہین ہوتی ہے
میں مسجود ملائک ہوں مجھے انسان رہنے دو!

تو انسان کا نمبر اول اور آج نوری جھکے ہوئے ہیں انکا نمبر دو فرسٹ پوزیشن کس کی؟ پہلے نمبر پہ کون؟ پہلے نمبر پہ بشر ہے۔ دوسرے نمبر پہ نوری۔ سب سے بڑا بے ادب اور گستاخ وہ، جو کہے میں پہلے نمبر پہ ہوں، نبی ﷺ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس سے بڑا بے ادب کون ہوگا؟ اس سے بڑا گستاخ کون ہوگا۔؟ رسول ﷺ کی گستاخی سے بڑی بے حیائی اور بڑا کفر کیا ہے؟ عرض کر رہا تھا۔

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ٥

تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ نوریوں نے سجدہ کیا تھا۔ ایک کھڑا تھا، وہ نوری نہیں ناری تھا۔ نوریوں کے ساتھ تو کھڑا رہتا تھا، لیکن تھا کیا؟ ناری! قرآن کہتا ہے۔ اِلَّآ اِبۡلِیۡسَ ایک نے سجدہ نہیں کیا۔ کس نے؟ شیطان نے۔ اس نے سجدہ نہیں کیا۔ اب یہ کہتے ہیں جناب اس نے کہا تھا میں رب کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کروں گا۔ قرآن سے پوچھتے ہیں کہ اس نے یہ کہا تھا یا کچھ اور کہا تھا؟ جب قرآن سے پوچھا تو قرآن کہتا ہے نہیں! نہیں! اس نے یہ نہیں کہا، اس نے تو یہ کہا۔

ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا ٥

اس نے کہا تھا...... **اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ٥**

کہ اے اللہ میں اس کے سامنے سجدہ کیسے کروں؟...... **اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ**

میں اس سے بہتر ہوں۔ میں اس کی عظمت کو نہیں مانتا...... میں اس کی شان کو نہیں مانتا، میں اس کی عزت کو نہیں مانتا...... میں اس کی رفعت کو نہیں مانتا۔

اس نے بشر کی عزت سے انکار کیا، بشر کی عظمت کو ماننے سے انکار کیا، بشر کی رفعت کو ماننے سے انکار کیا، رب نے فرمایا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ○ وَ اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ○

نکل جا یہاں سے بے شک تو مردود ہے۔ اور تیرے اوپر قیامت تک میری لعنت کی بوچھاڑ ہوگی...... یہ جارہا ہے لعنتی بن کر۔ بشر کی عزت نہ ماننے کی وجہ سے۔ اللہ نے بشر کو عزت بخشی اور بنیاد کیا رکھی؟ علم! کیونکہ علم ہے اللہ کی صفت!

بِکُلِّ شَیْیءٍ عَلِیْم ذات ہے رب کی۔

اللہ تعالیٰ خود معلم ہے

علم اللہ کی صفت ہے۔ اور اس کا پرتو جس پر پڑے، اس کی تجلی جس پر پڑے...... وہ بھی اس رنگ میں رنگا جاتا ہے...... عزیزو! اللہ پاک جل جلالہ بذات خود معلم ہے۔ علیم کے ساتھ ساتھ معلم ہے۔ معلم یعنی سکھانے والے، اللہ معلم! تو اللہ کا سبق کیا؟ اللہ جو پڑھاتے ہیں، ویسے تو ہر چیز رب نے سکھائی۔ ہر چیز کا علم رب نے دیا۔ لیکن خصوصاً رب نے ایک "مضمون" (سبجیکٹ) کا ذکر کیا ہے۔ کہ رحمٰن کا ایک خاص مضمون بھی ہے جس کا معلم خود ہے۔ جب پوچھا گیا؟ تو فرمایا

اَلرَّحْمٰنُ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ○

رحمان نے قرآن سکھایا، قرآن پڑھایا، قرآن کی تعلیم دی۔ اور قرآن جو رحمان نے پڑھایا، پڑھنے والا کون تھا؟ فرمایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ○

اس تعلیم قرآن کے لیے، قرآن سکھانے کے لیے رب نے انسان کو پیدا فرمایا...... اور اس انسان کو قرآن کا بیان سکھایا۔ اسی انسان کو کہا۔ کہ:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْآنَهٗ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ○

عزیزو! اللہ پاک معلم ہے اور متعلم کون؟ انسان

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ○ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ○

معلم رحمان ہے، متعلم انسان ہے...... معلم رب ہے، متعلم بندہ ہے۔

لیکن عزیزو! استادرحمان ہے۔ شاگردانسان ہے پڑھانے والا رحمان ہے...... پڑھنے والا انسان ہے...... اب آیئے اس انسان کی تلاش کریں۔ کوئی حضرت حافظ صاحب کا شاگرد ہو گا...... کوئی حضرت شیخ الحدیث صاحب سے پڑھ کرآئے گا...... کوئی حضرت قاری صاحب سے پڑھ کرآئے گا۔ کوئی مولانا شبیر صاحب سے پڑھ کے آئے گا، کوئی مولانا یٰسین صاحب سے پڑھ کرآئے گا...... کوئی کہیں سے پڑھ کرآیا، کوئی کہیں سے پڑھ کرآیا۔ لیکن آج ہم وہ انسان ڈھونڈتے ہیں جس کے متعلق رب نے فرمایا کہ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۝

آج ہم اس انسان کوطلب کرتے ہیں۔ وہ انسان کون؟ اگر میں کہوں گا کہ انسان یہ تو آپس میں لڑ پڑو گے۔ کوئی کہے گا انسان ہے، کوئی کہے گا انسان ہی نہیں۔ میں کہتا ہوں آؤتم ڈھونڈو، تم تلاش کرو، لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا۔ ایک بات! وہ کیا؟

جو حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی دامت برکاتہم کے شاگرد ہیں وہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ان کے شاگرد حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے' ہمارے شاگردان کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... لیکن ان کے شاگرد حضرت نانوتویؒ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... حضرت پیران پیر کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... اور حضرت پیران پیر، عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد، امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ صحابہؓ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور صحابہؓ کے شاگرد، وہ نبیوں کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔!

جب چھوٹے کا شاگرد، بڑے کے شاگرد کا مقابلہ عظمت نسبت میں (دفع دخل مقدر) مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چھوٹوں کے شاگرد، بڑوں کے شاگردوں کا اس نسبتی عظمت میں مقابلہ نہیں کر سکتے تو جو رب کا شاگرد ہوگا اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کا شاگرد کون؟

اب رب کا شاگرد ڈھونڈو، ساتھ یہ بھی یاد رکھنا کہ جو رب کا شاگرد ہوگا وہ سب سے اعلیٰ ہوگا' جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اشرف ہوگا' جو اس کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اکمل ہو گا' جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اکرم ہوگا...... جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے زیادہ عظمت ورفعت وشان وعزت والا ہوگا اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔

اب ڈھونڈو! تم دوسری جگہ پر ڈھونڈو! خود تلاش کرو، خوردبین لو' چشمے لگاؤ! کتابیں کھولو...... تاریخ کھولو...... دوسری کتابیں کھولو...... تراجم کھولو...... اسماء الرجال کھولو۔

میں کہیں اور نہیں جاتا، میں قرآن سے پوچھتا ہوں۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

''عَلَّمَ'' جب رب تعلیم دے رہے ہیں۔ آگے ''اَلْاِنْسَانَ'' ہے میں قرآن سے پوچھتا ہوں وہ انسان کون ہے؟ تو قرآن نے اشارہ کر دیا، جناب سید الابرار، محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کی طرف اور فرمایا۔ عَلَّمَکَ، عَلَّمَکَ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

اب ''عَلَّمَ الْاِنْسَانَ'' ''عَلَّمَ'' لفظ وہی ہے۔ اللہ نے تعلیم دی۔ کس کو؟ ''الانسان'' جب پوچھا وہ انسان کون؟ تو حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو مخاطب کر کے قرآن نے کہا۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَم

کہ محبوب ﷺ! رب معلم ہے تو متعلم آپ کی ذات ہے' رب استاد ہے تو شاگرد آپ ہیں' رب سکھانے والا ہے، تو سیکھنے والے آپ ہیں' رب پڑھانے والا ہے تو پڑھنے والے آپ ہیں۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَم

اللہ پاک استاد ہے۔ انسان شاگرد ہے، تو اے محبوب ﷺ! جس انسان کا ڈائریکٹ استاد...... اللہ ہے وہ انسان آپ ہیں۔

اب آؤ! میں نے اللہ کا شاگرد پیش کیا ہے اور اپنے دعوے کے مطابق پیش کیا ہے کہ جو اللہ کا شاگرد ہوگا رفعت میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ اللہ کا جو شاگرد ہوگا، عظمت میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ اللہ کا جو شاگرد ہوگا، اس کی عزت وعظمت کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔

اب لاؤ! محمد عربی ﷺ کا مقابل لاؤ! جو حضورؐ کے سامنے ٹھہر سکے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیادت کا، قیادت کا، امامت کا مقابلہ کر سکے۔ اگر نہیں کر سکتا تو واضح بات ہے کہ ساری کائنات کے استاد محمد عربی ﷺ ہیں اور محمد عربی ﷺ کا استاد خود رحمٰن ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ٥

اللہ پاک کی شان ہے۔ ساری کائنات اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ بادشاہ ہے۔

الملک...... وہ بادشاہ ہے۔ القدوس...... وہ پاک ہے۔ العزیز ...... وہ زبردست ہے۔ الحکیم...... وہ حکمتوں والا ہے۔

اب ایک ایک اسم خداوندی پر اگر تفصیل سے بولا جائے تو بڑا وقت چاہیے۔ بہرحال یہاں سبقاً عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک نے اپنی شان بیان فرماتے ہوئے پھر فرمایا۔ میں نے اپنا نائب اب بھی بھیجا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُم

ہاں...... (پھر سمجھئے!)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْض

کائنات ساری اس کی پاکی بیان کرتی ہے، وہ عجز سے پاک، وہ شرک سے پاک، ہمسری سے پاک، کفر سے پاک، نسل سے پاک، اس کے ساتھ کوئی نسلی ملاوٹ نہیں ہوئی، وہ کسی کا رشتہ دار نہیں، اور نسبت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُم

ام القریٰ والوں میں، مکہ والوں میں، امیوں میں، اس ذات نے رسول اللہ ﷺ بھیجا،

وہ رب جنس سے خود پاک ہے، اور یہ

رسولاً منھم...... یہ ان مکہ والوں کی جنس میں سے ہے۔ وہ ذات

اَلْمَلِک بادشاہ ہے۔ اور جسے بھیجا ہے، وہ...... یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ

وہ اُس بادشاہ کے احکام، اس بادشاہ کی باتیں، اس بادشاہ کی آیات پڑھ کر اس کے

بندوں کو سناتا ہے اور وہ خود...... "القدوس" پاک ہے۔ وَیُزَکِّیْھِمْ

اور جس محبوب ﷺ کو بھیجا اس کے پاس جو آتے ہیں، یہ انہیں پاک کرتا ہے۔

محبوب ﷺ پاک کرتے ہیں...... محبوب نے آیات کی تلاوت عام فرمائی، وہ سب

نے سنی، کچھ وہیں سے بھاگ گئے، کچھ آئے، جو آئے وہ آ کر مجلس میں بیٹھ گئے۔ فرمایا وَیُزَکِّیْھِمْ

اب ان کا تزکیہ ہوتا ہے۔ ان کے قلب کی صفائی ہوتی ہے جو "مُزَکّٰی" ہو گئے وہ

مُصَفّٰی ہو گئے جو پاک ہو گئے...... جو صاف ہو گئے۔

وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ

اب ان کا داخلہ ہو گیا، جو تزکیہ اور تصفیہ کے میدان سے...... مرحلہ سے گزر کے آئے۔

اب محبوبؐ انہیں بیٹھ کے تعلیم دیتے ہیں اس "کتاب عزیز" کی، اس حکیم کی طرف سے دی ہوئی

حکمت کی۔ اب بیٹھ کر تعلیم دیتے ہیں۔

توجہ! تلاوت عام اور تعلیم خاص ہے بیچ میں تزکیہ کا مرحلہ ہے۔ تلاوت عام تھی سب نے سنی۔

ابوجہل نے بھی سنی، ابولہب نے بھی سنی۔

عتبہ، شیبہ نے بھی سنی، ابوبکرؓ نے بھی سنی۔

عمرؓ نے بھی سنی، عثمانؓ نے بھی سنی......

ماننے والوں نے بھی سنی...... نہ ماننے والوں نے بھی سنی......

آنے والوں نے بھی سنی...... جانے والوں نے بھی سنی......

اجنبیوں نے بھی سنی...... بیگانوں نے بھی سنی......

لیکن پھر جو آئے ان کا تزکیہ ہوا، تصفیہ ہوا...... جن کے دل پاک ہو گئے، جو "مُزَکّٰی

مُصَفّٰی" ہو گئے۔

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

محبوب ﷺ انہیں بیٹھ کر سبق پڑھاتے ہیں،

اب جو پڑھنے والے ہیں وہ مُزَکّٰی ہیں...... جو پڑھنے والے ہیں، وہ مُصَفّٰی ہیں...... جو پڑھنے والے ہیں وہ پاک ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے تمام شاگرد کامیاب!

محبوب ﷺ کے شاگردوں کا امتحان کسی اور کو لینے کی ضرورت نہیں، نہ کوئی ایران سے آئے، نہ کوئی منصورہ سے آئے، نہ کوئی کسی اور میدان سے آئے کہ جناب میں امتحان لوں گا۔

لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ

تم اپنے آپ کو پاک مت سمجھو...... تم اپنے آپ کو خود پاک کہتے ہو اور محبوب ﷺ کے شاگردوں کو رب پاک کہتا ہے۔

وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَه

پہلے تزکیہ کیا، پہلے ان کے قلوب کو پاک کیا، صاف کیا، اب جو پاک ہو گئے۔

یُعَلِّمُهُمْ ان کے حضور معلم بنے...... وہ متعلم بنے...... وہ شاگرد بنے...... حضور ﷺ استاد بنے...... جو شاگردان نبوت ہیں...... جو حضور کے پاس پڑھتے ہیں...... وہ پہلے پاک ہوئے...... شاگرد بعد میں بنے، ان میں سے کسی میں کوئی خباثت...... کوئی نجاست...... کسی غلاظت کا اندیشہ ہی نہیں۔ محبوب ﷺ کے سارے شاگرد پاک ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی

امتحان ان کا بھی رب نے لیا...... اور رزلٹ بھی رب نے بتلا دیا کہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْن...... وہ سب کے سب کامیاب ہیں

صدیق اکبرؓ...... قیامت تک ثواب کے حق دار

معارف اسلامیہ" رحیم یار خان کا دینی ادارہ، یہ مدرسہ اور دیگر کئی مدارس لیکن وہ یونیورسٹی، جس کے مدرس، صدر مدرس۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے، مہتمم خود خدا ہے۔ داخلہ جاری ہے۔ پہلے امتحان ہوتا ہے، پہلے تزکیہ ہوتا ہے۔ تصفیہ ہوتا ہے۔ پاک دل

والوں کو داخلہ ملتا ہے۔

جن کے دلوں کی پاکی ہوگئی، پہلے مرحلے تلاوت والے میں، ان کو داخلہ مل گیا، وہ پڑھتے ہیں، اب اس مدرسے میں...... توجہ! آپ علماء سے سنتے ہیں، بھائی جو پہلے اچھا کام کرے گا بعد میں اچھے کام کرنے والے جتنے آئیں گے، ان کو اپنا اپنا ثواب ملے گا اور سب کے برابر ثواب اس کو بھی ملے گا۔ اگر ایک شخص اٹھ کر مدرسے میں ایک روپیہ خیرات دیتا ہے، ایک آدمی نے اٹھ کر ہزار روپیہ جمع کرایا، اس کے بعد سو آدمیوں نے اٹھ کر ہزار ہزار روپے جمع کرایا...... سب کو ثواب ہزار ہزار کا اور پہلے کو ثواب سب کے ہزاروں کا...... باقی کو ثواب ہزار ہزار کا اس کو ایک لاکھ، ایک ہزار کا۔

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ لَمْ يُنْقَصْ مِنْ اُجُوْرِ هِمْ شَيْءٌ ○

جس نے اچھا کام شروع کیا، اپنے عمل کا اجر تو پائے گا، ثواب تو پائے گا، لیکن بعد میں جتنے لوگ وہ اچھا کام کریں گے ان سب کا ثواب بھی اسے ملے گا۔

محمد عربی ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا، مدرسے کا اجراء فرمایا۔ سب سے پہلے تصدیق کر کے، سب سے پہلے مدرسے میں داخلہ لینے والے سیدنا ابو بکر ہیں، سب کہہ دو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اب قیامت تک جتنے لوگ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلمہ پڑھیں گے ان سب کے کلمہ پڑھنے کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا۔

جتنے لوگ حضور اکرم ﷺ کا دین پڑھیں گے، ان سب کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا۔

قیامت تک جتنے لوگ نماز پڑھیں گے، ان سب کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا

تمام انسان حضور ﷺ کی بھی سنت پر عمل کریں گے اس کا تمام ثواب سیدنا صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا...... کیونکہ پہلے کلمہ انہوں نے نے پڑھا ہے۔ پہلے حضور ﷺ کی اطاعت انہوں نے کی۔ پہلے حضور ﷺ کی تصدیق انہوں نے کی۔ پہلے حضور ﷺ کی بات انہوں نے مانی۔

اَلَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ...... حضور ﷺ کی ذات!

وَ صَدَّقَ بِهٖ...... ابو بکر صدیق کی ذات!

میرے دوستو! قیامت تک حضورؐ کے کروڑوں، اربوں، کھربوں امتی بنیں گے، ان سب کو اپنا اپنا ثواب ملے گا لیکن صدیق اکبرؓ کو قیامت تک کلمہ پڑھنے والے تمام امتیوں کا ثواب ملے گا۔ آپ جانتے ہیں، مانتے ہیں کہ وہاں شان، وہاں عظمت ثواب کے حساب سے ہوتی ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

جس کے پاس تقویٰ زیادہ، اس کی عظمت زیادہ، وہ اکرم ہے۔ وہ ''اتقیٰ'' ہے۔ جس کے پاس تقویٰ زیادہ، اس کی عظمت زیادہ، کرامت زیادہ، عزت زیادہ، کہ کائنات پوری جتنا بھی تقویٰ اختیار کرے تو متقی اول، مومن اول، امتی اول، جناب صدیق اکبرؓ کو سب کے تقوے کا ثواب ملے گا۔

صدیق اکبرؓ...... امت کے سب سے بڑے عالم امام اور خلیفۃ الرسولؐ

اتقیٰ صدیق اکبرؓ...... اکرم صدیق اکبرؓ...... اعلم صدیق اکبرؓ...... افضل صدیق اکبرؓ...... سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں۔

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمُنَا

(بخاری شریف میں ہے) کہ جناب صدیق اکبرؓ ہم سب میں سے زیادہ علم رکھنے والے تھے ...... اور حضور کریم ﷺ نے جناب صدیق اکبرؓ کے لیے اعلان فرمایا کہ جہاں ابوبکرؓ موجود ہوں کسی اور کو امامت کا حق نہیں ہے۔

مُرُو اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ با النَّاسِ

ابوبکرؓ سے کہو کہ میرا مصلی سنبھالے...... میں جا رہا ہوں...... صدیق آ رہا ہے، توجہ فرمایئے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنا نائب بنا رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم تشریف رکھتے ہیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک عورت آئی، حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضور ﷺ نے مسئلہ بتایا اور دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ جب جانے لگی تو پوچھا کہ حضور ﷺ اگر میں آؤں...... اِنْ اَتَیْتُ وَ لَمْ اَجِدْکَ حضور ﷺ اگر میں حاضر ہوؤں اور آپ ﷺ نہ ہوں تو!

فرمایا...... اِئْتِ اَبَابَکْرٍ

اگر میں نہ ہوں تو پھر ابو بکرؓ کے پاس آنا!

"دو چیزیں نمازیوں کے آگے ہوتی ہیں، ایک قبلہ اور ایک امام۔ ایک آدمی امام کو پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ نماز ہو جائے گی؟ نہیں۔ اگر چہ قبلہ کی طرف منہ کیوں نہ ہو؟ مثلاً قبلہ یہاں سامنے ہے اور یہاں امام کھڑا ہے اور دوسرا آدمی آکر یہاں کھڑا ہو جائے، قبلہ کی طرف منہ کر کے، لیکن امام کی طرف پیٹھ ہے۔ نماز ہو جائے گی؟ نہیں ہوگی! دو چیزیں آگے ہوتی ہیں، ایک قبلہ اور ایک امام۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ پاک نے فرشتوں کی جماعت کے لیے قبلہ بنایا اور حضور ﷺ نے امت کے لیے صدیقؓ کو امام بنایا۔

وہاں بھی خلیفہ بنایا...... یہاں بھی خلیفہ بنایا گیا!

وہاں فرمایا...... اُسْجُدُوْ الِآدَمَ

آدم کی طرف منہ کرو اور سجدہ کرو،

اور یہاں فرمایا...... مُرُو اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ با النَّاسْ

تم پیچھے کھڑے ہو جاؤ! ابو بکرؓ کو میرے مصلے پر کھڑا کر دو،

ابو بکرؓ کے پیچھے تم سجدہ میرے رب کا کرو، سجدہ رب کا ہوگا، لیکن میرا صدیق تمہارا امام ہوگا

وہاں قبلے کی طرف منہ کروایا گیا...... وہ قبلہ آدمؑ تھا۔

یہاں امام کی طرف منہ کروایا گیا...... وہ امام صدیق اکبرؓ تھا۔

وہاں جتنے نوری تھے، سب نے مان لیا۔

یہاں جتنے نور ایمان والے ہیں، سب نے مان لیا۔

وہاں بھی نور والوں نے مانا، یہاں بھی نور والوں نے مانا۔

منکر خلافت کی حماقت

وہاں ایک بے نور کھڑا تھا، کون؟ ابلیس، شیطان......

میں نے دیکھا ایک ناری وہاں...... ایک ناری یہاں۔

میں نے دیکھا کہ اس کے نام کے ابتداء میں "ش ی" تھا۔ اور یہاں دیکھا تو یہاں بھی "ش ی" ہے۔ وہی نسل تو نہیں ہے؟ "ش ي" میں نے کہا "ي" کو رکھو فی الحال "ش"

''ش'' وہاں سے لیا کہ خلافت کا انکار کر دیا۔

پھر ایک اس کی جنس نکلی جس نے کیا کیا؟ کہ بچھڑے کی پوجا شروع کی، چار پائے کی پوجا شروع کی۔ شیطان کی ایک نسل بہت بعد میں آئی تھی جنہوں نے ایک خلیفے سے بے وفائی کی تھی، یہودیوں نے چار پائے کی پوجا شروع کی۔ کس نے؟ یہودیوں نے۔ وہاں جس کی پوجا کی وہ بچھڑے کی شکل کا تھا، یہاں گھوڑے کی شکل کا ہوتا ہے۔ ہوتا وہاں بھی چار پایہ ہے...... ہوتا یہاں بھی چار پایہ ہے۔ خلیفہ کا انکار، شیطان کی نسبت ''ش'' لے لیا۔ یہودیوں نے چار پائے کی پوجا کی۔ انہوں نے چار پائے کی پوجا کی۔ ''ی'' لے لی۔

پھر آگے ایک جنس آئی جنہوں نے کہا کہ

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَم

کہ عیسیٰ رب ہے، عیسیٰ اللہ ہے،

جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ اللہ ہے۔ عیسیٰ میں ''ع'' پھر میں نے دیکھا انوار نعمانیہ کو کھولا تو لکھا ہوا تھا کہ ''آدم کی توبہ کو قبول کرنے والا' نوح کی کشتی کو پار کرنے والا' ابراہیمؑ کو آگ سے بچانے والا' اسمٰعیل کو ذبح سے بچانے والا' یونس کو مچھلی کے پیٹ سے سلامت نکالنے والا' یوسف کو کنویں سے سلامت نکال کر تخت شاہی پر بٹھانے والا' تمام انبیاء کی مصیبتیں دور کرنے والا موجود ہے وہ وہی علیؓ ہے۔

انوار نعمانیہ کتاب کس کی؟ شیعہ کی۔ اس میں لکھا ہے اب یہ کام کس کے ہیں؟ اللہ کے ہیں نا۔ آدم علیہ السلام کی توبہ کس نے قبول کی؟ اللہ نے

وَ اِذَا بتَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِی قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ○

ابراہیمؑ نے کس کو پکارا تھا؟

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ○

یہ حضرت آدمؑ نے کس کے سامنے دعائیں مانگی تھیں؟ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس سے دعائیں کی تھیں اور کس نے فرمایا۔ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ

کہ ہم نے اسے چھڑا دیا غم سے، ہم نے مصیبت سے چھڑا دیا، کس نے چھڑایا تھا؟ بولو۔

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں سلامت کس نے رکھا تھا؟ اور کس کے سامنے حضرت یونس علیہ السلام نے کہا تھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

اور کس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار کو گلزار بنایا تھا اور فرمایا تھا۔

يَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم

یہ سارے کام کس نے کیے تھے؟ اللہ نے کیے تھے۔ اب یہ کہتا ہے نہیں یہ علیؓ نے کیے تھے۔

عیسائی نے کہا...... اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ کہ اللہ عیسیٰ ہے......

اس نے کہا نہیں اللہ علیؓ ہے۔ یہ عیسائیوں والا کام۔ "ع" عیسائی کی لے لی۔

آیئے ایک اور طبقہ نکلتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے مورتیاں بناتا ہے، ہندو! خود ہی گھڑتا ہے، خود ہی رنگتا ہے، خود ہی پوجتا ہے۔

اس کو میں نے دیکھا۔ کہ اس نے اپنے ہاتھ سے درخت کاٹا، اس کی شاخیں اپنے ہاتھ سے صاف کیں۔ اس کو رنگ اپنے ہاتھ سے کیا۔ اس پر کپڑا اپنے ہاتھ سے باندھا۔ اس کو زمین میں گڑھا کھود کے اور کمر تک اس کو دبا کر کھڑا کیا۔ پانچ فٹ کھڑا کر کے اور پھر گلے میں تین پھندے ڈال کے، تین رسیاں ڈال کے...... اور اس کو پھانسی دے کر کھڑا کیا...... تاکہ ہوا سے گر نہ جائے۔

اب یہ جو خود بن نہیں سکتا تھا، اپنے آپ کو رنگ نہیں سکتا تھا، اپنے قدموں پہ کھڑا نہیں ہو سکتا، اب یہ ہندو اس کے سامنے جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہاتھ جوڑ کر بیٹھا ہوا ہے کہ تو میرا مولیٰ ،تو میرا مشکل کشا، تو میرا حاجت روا۔

ہندو نے اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کی پوجا کی...... اس نے اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کی پوجا کی، ہند کی "ھ" لے لی...... شیطان کی "ش" لے لی، یہودی کی "ی" لے لی...... عیسائی کی "ع" لے لی۔ ہندو کی "ہ" لے لی، سارے کافروں کے کفر کا مجموعہ اکٹھا کیا تو شیعہ بنا۔

خلافت کے منکر کا انجام

فرمایا فَاخْرُجْ مِنْهَا

خلیفہ کو نہیں مانا نکل جا! تو لعنتی ہے۔

اور اسے بھی کہا گیا۔

اسے نکالا گیا کہاں سے؟ ''جنت سے''

اور اسے نکالا گیا کہاں سے؟ ریاض الجنۃ سے!

اور اس کو ملعون قرار دیا گیا...... اس کو بھی ملعون قرار دیا گیا،

مَنْ سَبَّ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِی عَلَیه لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعُوْنَ O

''مجمع الزوائد'' پڑھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ فرما رہے ہیں' میرے صحابہ پر جو طعن کرے، میرے صحابہؓ کے خلاف جو بکواس کریں وہ لعنتی ہیں۔

اس منکر کو بھی لعنتی بنایا گیا...... اس منکر کو بھی لعنتی بنایا گیا!

اور ان کو کہا گیا تھا جنہوں نے اس چار پائے کی پوجا کی تھی کہ

فَاقْتُلُوْآ اَنْفُسَکُمْ کیا؟...... اپنے آپ کو خود مارو،

انہیں بھی کہا گیا۔ فاقتلوآ انفسکم۔ وہی نسل نہیں؟

صدیق اکبرؓ...... جانشین پیغمبرؑ

عزیزو! میں عرض کر رہا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اعلم الصحابہ کو امام بنایا۔ اپنی یونیورسٹی' اپنے مدرسے' اپنے ادارے کے پہلے شاگرد کو اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور فرمایا۔

مَا یَنْبَغِی لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُه'

جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں اس قوم کے لئے جائز نہیں کہ کسی اور کو امام بنائے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تا کہ

اَکْتُبُ لَکُمْ شَیْئًا لَمْ تَضِلُّوْا بعدی

میں تمہیں کچھ لکھ کر دوں، تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ لکھنے کے لیے کوئی چیز لے کر آؤ اور پھر فرمایا چلو چھوڑ دو' کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں یا رسول اللہ؟ ابھی تو فرمایا تھا کہ کوئی چیز لے آؤ لکھ کر دوں' ابھی فرما رہے ہو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آقا فرماتے ہیں لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے...... فرمایا میں جا رہا ہوں! ارادہ تھا کہ لکھ کر دوں۔

اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَ یَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا

شائد کوئی تمنا کرے، شائد کوئی خواہش کرے کہ میں حضور ﷺ کے مصلے پر ہوتا۔ لیکن

وَلَایَاْبَ اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ

مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ ابو بکرؓ کے علاوہ کسی اور کو میرے مصلیٰ اور مسند پر آنے نہیں دے گا۔ مسلمان کسی اور کو قبول نہیں کریں گے لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میرے دوستو! بس جناب صدیق اکبرؓ کی ذات گرامی کہ جس کو میرے محبوب ﷺ نے اپنا مصلیٰ حوالے کیا،

جس کو اللہ نے محبوب ﷺ کی امت میں سنگ بنیاد بنایا، شرف اولیت بخشا۔ وہ جناب صدیق اکبرؓ جس کے جسم اقدس کے لیے اللہ نے مٹی وہاں سے لی، جہاں سے اپنے محبوب کے لیے لی...... اللہ نے وہاں ملایا جہاں اپنے محبوب ﷺ کو ملایا۔

وہ جناب صدیق اکبرؓ جس نے سب سے اول محبوب ﷺ کی تصدیق فرمائی۔

جسے قرآن نے ''اولوالفضل'' کہا...... جسے قرآن نے ''ثانی اثنین'' کہا

جسے قرآن نے ''اکرمکم'' کہا...... جسے قرآن نے اتقیٰ کہا۔

وہ جناب صدیق اکبرؓ جسے حضور ﷺ نے امام کہا......

جسے حضور ﷺ نے صدیق کہا...... جسے حضور ﷺ نے عتیق کہا۔

اس جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے متعلق، امت مسلمہ کا فیصلہ ہے کہ

مَنْ انکر اِمَامَةَ اَبِی بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ

کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کی امامت کو برحق نہ کہے وہ قطعی طور پر کافر ہے۔ ''نورالانوار'' صفحہ 222 کھول لیجیے۔ واضح طور پر سول فقہ میں یہ بات موجود ہے۔

ثُمَّ الْاَجْمَاعُ عَلٰی مَرَاتِبِ فَالا قوی اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نصاً الخ

کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت برحق نہ سمجھتا ہو وہ قطعی طور پر کافر ہے۔ سنو! اب کیوں نہ کہیں جو روزانہ سپیکر پر اعلان کرتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کے بعد خلیفہ بلافصل علی المرتضیٰ ہیں،

جو سپیکر پر اعلان کرتا ہے کہ میں ابوبکرؓ کو نہیں مانتا۔
ہم بھی ببانگ دہل کہتے ہیں کہ تو الٹا لٹک جا ہم تیرے اسلام کو نہیں مانتے۔ ہم تجھے مسلمان نہیں مانتے۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کو اللہ نے اتنی عظمت بخشی ہے اور آج آپ کے ملک میں جناب صدیق اکبرؓ کو ماں، بہن، بیٹی تک کی تحریراً گالیاں شیعہ دیتا ہے۔ اور واضح طور پر فصل الخطاب میں کرمانی لکھتا ہے کہ..... ابوبکر و عمر کافران و کافر من احبھما.
کہ ابوبکرؓ "کافر" ہے عمرؓ "کافر" ہے اور جو ان کے ساتھ پیار رکھے وہ بھی کافر ہے۔

عزیزو! آج یہ ابابیل، یہ نوجوان اپنی جان ہتھیلی پہ رکھ کر اس جناب صدیق اکبرؓ اور حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کے مدرسے کے پہلے پہلے شاگرد اور امام الصحابہؓ، سید الصحابہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت وعظمت کا پہرہ دے رہے ہیں۔ آپ ان کا ساتھ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ نہیں سمجھتے؟ (سمجھتے ہیں) آپ اپنی دعاؤں میں ان کا ساتھ دیں گے؟ دعائیں کریں گے ان کے حق میں (انشاءاللہ) صرف دعاؤں میں ساتھ دیں گے، مالی طور پر، جانی طور پر؟ (دیں گے) جو کہتا ہے کہ پیغمبر کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی عزت وعظمت کے پہرہ میں ان کی چوکیداری میں ہر قسم کی قربانی دیں گے اور ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

وَآخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥

اللہ کی رضا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنِ وَلَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَo وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗo وَ نَشْھَدُاَنَّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗo اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراًo صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّابَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمo قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌرَّحِیْمٌ o وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاۃَ شَھِیْدٌ o وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّتِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَتَمَسَّکُوْ بِھَا اَوکَما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمo
صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمo

اللہ کی رضا

برادران اسلام، عزیزان ملت آج 1995ء کی تین نومبر جمعہ کی نماز کے لئے اور اپنی صلاح کے لئے چند باتیں کہنے اور سننے کے لئے اس دینی ادارہ جامعہ فاروقیہ ملتان میں ہم جمع ہوئے ہیں برادر عزیز مولانا قاری محمد صادق انور صاحب کے فرمان پر میں بھی حاضر ہوا ہوں دعا رمائیں کہ پروردگار عالم ہماری حاضری کو قبول و منظور فرمائے آمین اور ہمیں صحیح سچ اور حق بات سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مالک کی عنایتیں

عزیزان گرامی قدر ہم سب چاہتے ہیں اور نمک حلال بندے کو چاہئے کہ وہ چاہے کہ اس سے مالک راضی ہو اور مالک ارحم الراحمین ہے ہم راضی کرنا چاہتے ہیں تو وہ راضی ہونا چاہتا ہے۔

مالک کا فرمان ہے "دینے کے لئے تیار ہوں کوئی سلیقے سے مانگے تو سہی"

راضی ہونے اور ماننے کے لئے تیار ہوں کوئی راضی کرنے اور منوانے کی کوشش کرے تو سہی۔

قبول کرنے کے لئے تیار ہوں......کوئی دعا کرے تو،

جنت کا وارث بنانے کے لئے تیار ہوں کوئی راستہ پکڑ کر جنت کے دروازے تک پہنچے تو

اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دیتا ہوں......کوئی وہ راستہ اپنائے تو،

رب ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ہم نے کہا خداوندا! ہم آپ کی رضا چاہتے ہیں۔

رب فرماتے ہیں۔

اگر تم میری رضا چاہتے ہو...... تو میں محمدؐ کی تابعداری چاہتا ہوں،

اور فرمایا پھر کان لگالو...... میں نے اپنے منادی کو کھڑا کر دیا ہے اپنے حبیب سے آواز لگوالی ہے، اور میں نے خود سکھایا ہے کہ آپ یوں آواز لگائیں۔

"قل"...... آپ یوں فرمائیں، یوں کہیں، کیا؟......

ان کنتم تحبون الله ...... اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو، اللہ سے پیار رکھتے ہو

بعض بے قدرے لوگوں کی محبت کا غلط محور

اللہ سے پیار ہوتا ہے مومن کا! اللہ نے فرمایا......

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ .

کچھ لوگ ایسے ہیں انسانوں میں سے' کچھ لوگ ایسے ہیں' کئی لوگ ایسے ہیں جو اوروں سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسے رکھنی خدا سے چاہئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

فرمایا یعنی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے شریک قرار دے دیتے ہیں اور

يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ

ان سے محبت ایسی کرتے ہیں' جیسی محبت کرنی خدا سے چاہئے۔

یہ ان کے دروازے پہ جھک جاتے ہیں حالانکہ یہ اعزاز کرنا اور بات' تعظیم اور تکریم کرنا اور بات...... جب محبت میں جھکنے کی بات آئی...... تو پھر۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ

فرمایا وہ لوگ بعض ایسے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ

بعض لوگ ایسے ہیں کہ شریک قرار دے کر اور پھر ان کی اسی طرح محبت رکھتے ہیں ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں "کحب اللہ" جس طرح کرنی اللہ سے چاہئے۔

ومن الناس

''ومن الناس'' کہہ کر کن لوگوں کا تعارف کرایا؟

یہ بھی ''ومن الناس'' ہے

من یقول امنا باللہ

بعض لوگ ایسے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں......لیکن میں رب گواہی دیتا ہوں۔

وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

یہ مومن نہیں ہیں۔

ان میں ایمان نہیں ہے......کفر ہے، ان میں اسلام نہیں ہے......معصیت ہے۔

ان میں توحید نہیں ہے......شرک ہے، ان میں سنت نہیں ہے...... بدعت ہے۔ ان میں فرمانبرداری نہیں ہے......نافرمانی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

بعض لوگ ایسے ہیں......شریک قرار دے دیتے ہیں اور پھر اس انداز کی محبت کرتے ہیں ان سے......جیسی کرنی اللہ سے چاہے۔

ہاں ادب اپنی جگہ، احترام اپنی جگہ، فرق مراتب اپنی جگہ، اقرار عظمت اپنی جگہ، سلام عظمت اپنی جگہ، ......سلام عظمت اپنی جگہ......لیکن بات جب محبت میں عبادت تک آتی ہے......تو

فاعبدو اللہ مخلصلین لہ الدین ٥

والدین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذباباً

جب مدد مانگنے کی بات آتی ہے......مشکل کشائی کا مسئلہ آتا ہے......تو

وان یمسسک اللہ بضرٍ فلا کاشف لہ الا ھو ......

کیونکہ

وما النصر الا من عند الله

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں...... وہ اوروں کو اپنی طرف سے مقرر کر کے...... اوران کے ساتھ وہ ادائیں اپناتے ہیں جو اپنانی نہیں چاہئیں محبت کی وہ ادائیں...... خدا کے ساتھ خاص ہوں!

کبھی سجدہ ریز ہیں...... کبھی ہاتھ باندھ کر ان سے سوال کر رہے ہیں اور کبھی غائبانہ......

یعنی بن دیکھے...... ان کو بلا بلا کر...... ان سے مدد مانگ رہے ہیں۔

کبھی انہیں اپنے نفع ونقصان کا مالک سمجھے بیٹھے ہیں۔

کبھی انہیں رزق وروزی کا مالک سمجھے بیٹھے ہیں...... کبھی انہیں اولاد دینے والا سمجھے بیٹھے ہیں...... نہیں نہیں!

یحبونهم کحب الله

یہ اللہ سے محبت رکھنی چاہئے تھی انہوں نے ان سے رکھی...... یہ ہیں ''من الناس''

یہ کون ہیں؟...... ''من الناس''...... اور

والذین امنوا......

جو اہل ایمان ہیں جو...... اہل ایمان ہیں...... یہ اور ہیں

من الناس...... اور ہیں، وہ اور ہیں...... یہ اور ہیں

اب ''من الناس'' کی تو بات ہوگئی......

''والذین امنوا'' سے مراد کون ہیں؟

''والذین آمنوا''...... جو اہل ایمان ہیں...... ان کی کیا حالت ہے؟...... ان کی کیا صورت ہے؟

وہ کیسے ہیں؟...... فرمایا

والذین امنوآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

جو اہل ایمان ہیں جن کا عقیدہ ٹھیک ہے جن کا ایمان ہے وہ ''اشد حُبًّا لِّلّٰه'' ہیں۔

اشد ہیں...... شدید نہیں۔

والذین امنوا اشدُّ حبّاللّٰہ

اور جو اہل ایمان ہیں ساری کائنات سے زیادہ محبت...... ساری کائنات سے اشد محبت...... ان کو رب کی ذات سے ہوتی ہے...... کہ کائنات ایک طرف ہو رب کی ذات دوسری طرف ہو...... یہ کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں...... رب کی ذات کو نہیں چھوڑ سکتے۔

کائنات ایک طرف ہو جائے ...... لیکن رضائے ذات خداوندی دوسری طرف ہے یہ کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں...... لیکن رب کی ذات کو...... نہیں چھوڑ سکتے۔ کائنات انہیں آگ میں ڈالے چلے جاتے ہیں...... یہ الگ بات ہے کہ میں کہہ دیتا ہوں۔

ینَارُ کُونی بردًا وَّ سَلامًا

میں آگ کو ٹھنڈا کر دوں یہ الگ بات ہے...... لیکن وہ آگ میں جانے سے نہیں گھبراتے...... وہ آگ میں جانے سے نہیں کتراتے ...... جب میرے ساتھ ان کی لگ گئی ہے میرے ساتھ ان کی محبت ہو گئی ہے کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں...... لیکن میرے ساتھ عہد کو توڑ نہیں سکتے...... یہ تو انبیاء کی بات تو بہت بڑی ہے انبیاء کی قربانیاں قرآن نے بیان کی ہیں قرآن بھرا پڑا ہے لیکن جنہوں نے...... ان کا راستہ اپنایا انہیں بھی آپ نے دیکھا گلیوں میں گھسیٹا گیا...... لیکن رب کی ذات کو نہیں چھوڑا رب کے نام کو نہیں چھوڑا۔

انگاروں پر لٹایا گیا...... رب کے نام کو نہیں چھوڑا

جان ٹکڑے ٹکڑے کی گئی...... رب کی ذات کو نہیں چھوڑا۔

پھانسیوں پر لٹکایا گیا...... لیکن رب کے نام کو نہیں چھوڑا

والذین آمنوا اشد حبا للہ

کھیتیاں چھوڑ دیں گے...... اشدُّ حُبًّا للہ

گھر چھوڑ دیں گے...... اشدُّ حُبًّا للہ

وطن چھوڑ دیں گے...... اشدُّ حُبًّا للہ

رشتے دار چھوڑ دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

اقرباء چھوڑ دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

اولاد چھوڑ دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

ماں باپ چھوڑ دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

اگر کوئی ساتھی ناراض ہو گئے ہیں......تو ان سے محبتیں توڑ دیں گے دوستی توڑ دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

اپنی جان تک قربان کر دیں گے......اشدُ حُبًا للہ

ٹکڑے ہو جائیں گے......اشدُ حُبًا للہ

اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر جائیں گے......لیکن اشدُ حُبًا للہ

والذین امنوا اشد حُبًا لِلّٰہِ

بس! یہ مضمون نہ ختم ہونے والا ہے آپ کے پاس وقت بہت کم بچ گیا ہے اس پر تو پورا دن رات لگے جائے گا اسے یہیں رد کتے ہیں۔

جو رسول کا فرمانبردار، وہ رب کا فرمانبردار

عرض یہ ہے خداوندا آپ کی رضا چاہتے ہیں......اور ہمیں کیا پتہ کہ آپ کی رضا کیسے ملے گی؟ لوگ کہتے ہیں "پتہ نہیں رب کس بات پر راضی ہوگا" کہتے ہیں نہیں کہتے؟......سنو! یہ وہ کہے جسے قرآن پر اعتماد نہ ہو، اور اگر قرآن پر اعتماد ہے؟......تو پھر یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ "پتہ نہیں" اللہ کس باتپہ راضی ہے۔ "پتہ نہیں" کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پتہ ہے قرآن نے بتایا ہے قرآن کہتا ہے۔

من یطع الرسول فقداطاع اللہ

جس نے رسول کو خوش کر دیا......تو خدا خوش ہو جائے گا۔

جس نے رسول کو راضی کر دیا......تو اللہ راضی ہو جائے گا۔

جو رسول کا فرمانبردار ہے......وہ رب کا فرمانبردار ہے

''فاتبعونی'' کا مطلب

اللہ نے بتلایا محبوب آپ اعلان کریں......! خداوندا کیا اعلان کروں؟

قل ان کنتم تحبون اللہ

اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو......تو پھر سنو......اللہ کی رضا چاہتے ہو تو

فاتبعونی

میں آگے چلتا ہوں......تم میرے پیچھے لگ آؤ

یوں بکھر کے نہیں......فاتبعونی

اتباع ہونی چاہئے...... جہاں سے میں قدم اٹھاؤں ...... وہاں رکھنا...... نقش قدم پر چلنا ......اطاعت کرنا' اتباع کرنا' فرمانبرداری کرنا' پیروی کرنا۔

اقرار اور انکار میں سب سے پہل کرنے والے

دعوت ملی اور سب سے پہلے آئے......!!

دعوت ملی اعلان ہوا......اللہ کے ساتھ محبت رکھنے والو......!! اللہ کے پروانو اللہ کے دیوانو اللہ کے عاشقو آؤ میرے پیچھے آؤ......ابھی اعلان ہی ہوا تھا۔

''انی رسول اللہ''

فوراً کہا......اشهد انک رسول الله

جناب محمد رسول اللہ نے جب اعلان نبوت کیا......تو جناب صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے تصدیق کی آقا! اگر عاشقوں کی لائن بنتی ہے......تو پہلے میں آتا ہوں

پہلا پہلا اقرار جناب صدیق اکبرؓ نے کیا

پہلا پہلا انکار ابولہب نے کیا

ادھر ابوبکرؓ ہے......ادھر ابولہب ہے

یہ ماننے والوں کی لائن......وہ نہ ماننے والوں کی لائن

اب فرمایا جو جس لائن میں آنا چاہتا ہے......

"لیھلک من ھلک عن بینة و یحییٰ من حیّ عن بینة"

ماننے والے...... ابوبکر کے پیچھے آتے جائیں...... نہ ماننے والے ابولہب کے پیچھے چلتے جائیں...... اب جو آئے گا اس کو ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑا ہونا ہوگا...... کوئی ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑا ہونا پسند نہیں کرتا تو وہ دوسری لائن میں جا سکتا ہے...... محمدی امت کی لائن میں نہیں آ سکتا

پیغمبرؐ کے روکنے سے رک جاؤ

قل ان کنتم تحبون اللہ

محبوب اعلان فرما دیجئے...... کہ اگر رب کی رضا چاہتے ہو،

فاتبعونی !

آؤ میرے پیچھے...... اللہ نے فرمایا میں بھی اعلان کرتا ہوں

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول تمہیں جو دے۔۔۔ لے لینا اور

وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسولؐ رو کے...... تو رک جانا...... یہ نہ کہنا حضرت چیز تو بڑی اچھی ہے...... بڑی مزیدار ہے...... کتنی حسین ہے...... کوئی ضرورت نہیں!!

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول عطا کرے لے لو! جو راستہ بتلائے۔۔۔ اختیار کر لو،

وما نھٰکم عنہ فانتھوا

جس راستے سے...... جس بات سے...... جس امر سے روکیں رک جاؤ بس

اس سے رسولؐ خوش ہوں گے اس سے حبیبؐ خوش ہوں گے اور......

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے رسولؐ کو خوش کر دیا...... تو اس نے اللہ کو خوش کر دیا

محبت رکھنی ہے۔۔۔ تو محبت بھی بتلائی گئی ہے۔

والذین اٰمنوا اشد حباً للہ

اہل ایمان کی محبت کس سے؟ اللہ سے! آپ کہیں گے کیا رسول اللہ سے نہیں؟......اب پوچھتے ہیں قرآن سے کہ محبت کس سے......تو قرآن بتلاتا ہے "یحبو نھم" بھی۔ "کحب اللہ" نہ ہو......! اوروں سے محبت کے درجات ہیں......جو محبت رب کے ساتھ ہے......جو محبت میں تعلق عبادت رب کے ساتھ ہے وہ اوروں کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے......ہاں البتہ پیار محبت میں خوش اخلاقی میں ایک دوسرے کی بات ماننے میں اور احترام میں تعظیم میں جو محبت کا حصہ ہے اس کے لئے بھی قانون ہے۔ ان کے ساتھ نہیں جو اولیاء الشیطان ہیں جو شیطان کے پیروکار ہیں شیطان کے ساتھی ہیں ان کے ساتھ نہیں......اللہ نے فرمایا آؤ میں تمہیں بتلاتا ہوں محبت میرے ساتھ رکھو اور کس کس کے ساتھ رکھو!! فرمایا

انما ولیکم اللہ

تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ

فرمایا تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے یا پھر اللہ کے رسول ہیں......کیونکہ محبت کی یہ منزل طے ہی وہ کرائیں گے اپنے محبوب حقیقی تک پہنچائیں گے وہ ہی۔ محبوب حقیقی رب العالمین خلاق عالم تک پہنچانے کا واسطہ یہ ہیں اس لئے ان سے بھی محبت ضروری ہے......جب ان سے محبت کرو گے ان کی اطاعت کرو گے......تو اُس کی اطاعت نصیب ہوگی۔

رسول تک پہنچنے کے لئے ایک اور محبت

اور رسول تک پہنچنا ہے......تو محبت ایک اور بھی چاہئے

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا

فرمایا تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے اللہ کا رسول ہے، اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں!!!

قرآن نازل ہو رہا ہے اور قرآن کہتا ہے تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے اللہ کا رسول ہے

والذین امنوا

اور جو لوگ ایمان......لا چکے

الذین یقیمون الصلوۃ

جونماز قائم کر رہے ہیں

ویوتون الزکوۃ

اورزکواتیں ادا کر رہے ہیں

وھم راکعون

اوراللہ کے سامنے جھک رہے ہیں...... جوسجدہ ریز ہیں...... جورکوع کناں ہیں...... جواللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں' جوایمان لا چکے ہیں...... یہ تمہاری محبت کے لائق ہیں ان سے محبت رکھوگے...... وہ رب العالمین تک پہنچائیں گے۔

والذین امنوا اشد حُبًا للہ

عزیزو! اللہ نے فرمایا مجھے راضی کرنا چاہتے ہو...... تو راستہ ایک ہے...... وہ کیا...... کہ محمد عربیؐ کے پیچھے لگ آؤ

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمدؐ کی غلامی دینِ حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
ماپندار سازی کہ راہ صفا
تواں رفت جز بے در مصطفیٰؐ

حضورؐ کے طریقے کے خلاف کوئی عمل مقبول نہیں

حضورؐ کے دروازے کے بغیر رب کا دروازہ نہیں ملتا...... حضورؐ کی غلامی ملے گی تو رب کی رضا ملے گی...... حضورؐ کی غلامی اختیار کروگے تو رب راضی ہوگا...... اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ اپنا نہ بنانا...... کہ کبھی کھڑے ہو جاؤ جی یوں بھی رب راضی ہو جائے گا...... یہ بھی اچھا کام ہے کر لیا تو کیا حرج ہے؟ کرلیا تو اچھا کام ہے...... نہیں نہیں نہیں!!! تم نے جو اچھا کام بتایا ہے وہ کیا

اچھا ہے..... محمدؐ کی غلامی کے خلاف ہو تو نماز بھی اچھی نہیں ہے۔

نماز جمعہ کا وقت ہو رہا ہے کتنی رکعت فرض پڑھو گے؟..... دو

اور اگر کوئی آتا ہے وہ پانچ رکعت پڑھاتا ہے..... مجھے بتاؤ نماز جمعہ اس نے پانچ رکعت پڑھی..... دو تو وہ تھیں جو مصطفیٰؐ نے سکھائیں اور تین یہ اپنی طرف سے ملاتا ہے۔ پڑھتا ان میں بھی قرآن ہے' رکوع میں ان رکعتوں میں بھی "سبحان ربی العظیم" پڑھے گا..... سجدے میں ان میں بھی "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے گا..... تشہد وہی پڑھے گا' تسبیحات وہی کرے گا' تکبیر وہی ہو گی' مجھے بتاؤ اس کی نماز ہو جائے گی؟ نہیں ہو گی' نہیں ہو گی' نہیں ہو گی!!! کیوں؟..... وہ کہتا ہے نماز اچھا کام نہیں..... میں نے کہا نماز اچھی ہے لیکن تب اچھی ہے جب محمدؐ کی غلامی کے مطابق ہو..... محبوبؐ کی اطاعت کے مطابق ہو..... اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق پڑھی ہو تو ثواب ہے..... حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو..... تو گناہ ہے۔

حضورؐ کی سنت کے مطابق' جس طرح حضورؐ نے سکھایا بیت الخلاء میں جاؤ تو ثواب ہے' نکلو تو ثواب ہے' جوتا پہنو تو ثواب ہے' کنگھا کرو تو ثواب ہے' سرمہ لگاؤ تو ثواب ہے' اور اگر حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو تو گناہ ہے۔

اللہ نماز سے نہیں' محمدؐ کی اطاعت سے راضی ہو گا

اللہ راضی نماز سے نہیں..... اللہ راضی محمدؐ کی اطاعت سے ہے۔ اب نماز جمعہ اتنی پڑھنی ہے جتنی حضورؐ نے سکھائی۔

مثلاً ایک آدمی عید کے دن روزہ رکھتا ہے..... آپ نے رمضان کے روزے رکھے رمضان پورا ہو گیا اب یکم شوال ہے عید کا دن آیا آج بھی وہ روزہ رکھتا ہے..... کہتا ہے میاں روزانہ تو سب کو روزے تھے..... آج سب کھا رہے ہیں میں روزہ رکھتا ہوں۔ نفس زیادہ ستا رہا ہے کہ میاں تو بھی کھا..... لیکن میں نفس کو تکلیف دے رہا ہوں کہ نہیں مجھے آج روزہ ہے..... آج کا روزہ زیادہ تکلیف دہ ہے..... آج کا روزہ زیادہ مشکل ہے میں آج بھی روزہ رکھ رہا ہوں.....

وہ بڑا اترا رہا ہے خوش ہو رہا ہے کہ میں نے آج بڑا کمال کر دیا میں نے آج اتنا کمال کا روزہ رکھ لیا...... لیکن مجھے بتاؤ عید کے دن روزہ رکھا...... ثواب ہو گا...... گناہ ہو گا؟؟ گناہ ہو گا' گناہ ہو گا!!!

محمد عربیؐ کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو تو ثواب ہے اور حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر اگر روزہ رکھو تو روزہ گناہ ہے...... حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو تو نماز گناہ ہے۔

ایک آدمی ہے وہ جاتا ہے دس ذوالحجہ کو جا کر عرفات میں کھڑا ہوتا ہے پورا سال کھڑا رہتا ہے اور آئندہ سال آٹھ ذی الحجہ تک پورا سال کھڑا رہا...... اس کا حج ہو جائے گا...... نہیں...... اگر اس کو حج سمجھے تو اس کے ایمان جانے کا خطرہ ہے اور گناہگار ہوتا ہے اور بے ایمان ہوتا ہے ہاں اگر نو ذی الحجہ کو تھوڑا ٹائم بھی یہ عرفات میں آ گیا...... اور نیند ہو سواری پہ گزر جائے...... فقہاء لکھتے ہیں حج ہو جاتا ہے...... توجہ فرمایئے نو ذی الحجہ کو ایک گھڑی کے لئے پہنچ گیا عرفات میں...... اس ایک دن میں عرفات پہنچا' حج ہو جاتا ہے...... کیونکہ محمدؐ کے طریقے کے مطابق ہے۔ حضورؐ کا طریقہ چھوڑ کر اسی عرفات میں پورا سال کھڑا رہے...... حج کی نیت کرے ثواب کے بجائے گناہ ہو گا...... تو اللہ عرفات میں جانے سے راضی نہیں ہے محمدؐ کو منانے سے راضی ہے۔

محبوب اور معشوق میں فرق

میرے دوستو! اللہ نے فرمایا مجھے خوش کرنا ہے تو محبوب کو خوش کر دو...... محبوب' اور بات ہے معشوق اور بات ہے۔

محبوب کا معنی پیارا ہے...... اللہ کے فرمانبردار پیارے ہیں' اللہ کے اولیاء پیارے ہیں' اللہ کے متقین پیارے ہیں' اللہ کے صحابہؓ پیارے ہیں' اور اللہ کے رسولؑ پیارے ہیں' اللہ کے نبیؑ پیارے ہیں' اور سب رسولوں سے محمد ﷺ زیادہ پیارے ہیں لیکن معشوق اسے کہتے ہیں کہ جس کے سامنے آنکھ نہ اٹھائی جا سکے...... معشوق اسے کہتے ہیں کہ جس کا محکوم بن کے رہنا پڑے' معشوق اسے کہتے ہیں جس کو حاکم ماننا پڑے' معشوق اسے کہتے ہیں جس کے اشارے پہ قربان ہونا پڑے' معشوق اسے کہتے ہیں جس کے سامنے عاشق مجبور ہو' رب کسی کے سامنے مجبور نہیں ہوتا۔

اللہ کے محبوب ہیں، معشوق نہیں

اللہ کے محبوب کئی ہیں محبوبوں کے سردار محمد مصطفیؐ ہیں معشوق نہ کہنا

اللہ الصمد

بے پرواہ بے پرواہ! ماننے پر آئے انگلی کے اشارے پہ چاند ٹکڑے کر کے دیئے اور اگر نہ ماننے پہ آئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر دعائیں مانگیں علیؓ کے ابو کو کلمہ نصیب نہ کرے، بے پرواہ عاشق نہیں ہوتا اور عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا۔ سچا عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا، عاشق کہنا ہے تو پھر اسے کہو جس کی آنکھوں کے آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہوتی ہے، اگر عاشق کہنا ہے تو اس کو کہو جس کو وطن چھوڑنا پڑتا ہے......لیکن اس کی رضا نہیں چھوڑتا، اس کا دروازہ نہیں چھوڑتا، اس کا نام نہیں چھوڑتا، پورے رشتے دار چھوڑنے پڑتے ہیں اس کا نام نہیں چھوڑتا

بنو ہاشم سے بگاڑنی پڑتی ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

عرب دشمن ہوتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اہل مکہ دشمن ہوتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

جان سے خون رواں ہوتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

پتھراؤ ہوتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

حملے ہوتے ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

فاقے آتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اور سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے وطن بھی قربان کرنا پڑتا ہے اپنے ساتھیوں کی جانیں قربان کرنا پڑتی ہیں۔

سب دکھ درد سہہ جاتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اور ننگے پاؤں، ننگے سر، چادر لپیٹے ہوئے گھر کے گرد طواف کر رہا ہے "لبیک اللّٰھم لبیک" کبھی صفا پہ بھاگ رہے ہیں کبھی مروہ پہ بھاگ رہے ہیں "سعی بین الصفا والمروہ" کر

رہے ہیں "لبیک اللّٰھم لبیک"۔ سب سجدے میں ہیں...... روتے روتے ساری رات گزر جاتی ہے اور گردن جھکائے ہوئے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہیں ساری رات گزر جاتی ہے قدم مبارک سوجھ جاتے ہیں لیکن اس کے سامنے اس کے ساتھ باتیں کرنے سے ابھی پیٹ نہیں بھرتا سیری نہیں ہوتی...... عاشق کہتا ہے...... تو انہیں کہو جنہوں نے سب کچھ لٹایا ہر تکلیف برداشت کی...... لیکن اس کا نام نہیں چھوڑا...... عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیفیں برداشت کرے...... تکلیفیں حضورؐ برداشت کریں اور عاشق اللہ کو کہو...... کیا انصاف ہے؟؟

عاشق مجبور ہوتا ہے اور اللہ مجبور نہیں

عشق ومحبت میں مجبوری ہوتی ہے اور جو مجبور ہو وہ اللہ نہیں ہوتا اللہ وہ ہے جو "صمد" ہو ماننے پر آئے تو ایک دعا مان لے ماننے پہ آئے تو انگلی کا اشارہ مان لے نہ ماننے پہ آئے رورو کر دعائیں مانگے بھی نہ مانے۔ عزیزو! عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیفیں برداشت کرتا ہے...... مزاج بگڑ گیا ہے نا آج! پتہ ہی نہیں کہ عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیف برداشت کرتا ہے آج یہ پتہ ہی نہیں۔ ہم چونکہ ان کے وارث ہیں اس لئے پتہ ہے کہ عاشق جو ہوتے ہیں وہ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں آپ نے یہ سمجھا عاشق جو ہوتا ہے...... وہ مٹھائیاں کھاتا ہے۔

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ حلوے کھاتا ہے۔

آپ نے سمجھا عاشق جو ہوتا ہے اس کے مزے ہوتے ہیں

نہیں!

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ جیل جاتا ہے۔

عاشق جو ہوتا ہے...... اس پر پتھر برستے ہیں۔

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ گالیاں برداشت کرتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ ماریں کھاتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے...... اسے اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے......اسے خون بہانا پڑتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے......اسے سر کٹانا پڑتا ہے

حکم پر عمل نہ کرنے والا گندہ' اور حکم تبدیل کرنے والا زیادہ گندہ ہے

عزیزو! عرض کر رہا تھا کہ رب نے فرمایا مجھے راضی کرنا ہے تو حبیب کو راضی کر لو یہ جو طریقہ بتلائیں گے میرا ہوگا...... یہ جو راہ بتلائیں گے میری ہوگی......اور حضورؐ نے بتلایا ہمیں وہ اپنانی ہے اپنی طرف سے اس میں کچھ بڑھانا گھٹانا نہیں ہے۔

حضورؐ نے نماز جمعہ کی فرض رکعتیں بتلائیں دو اور تین اور جس نے ملا کے پڑھیں ہوئی؟ ہو گئی؟......صرف وہ تین نہ ہوئیں یا پہلی دو بھی گئیں؟......پہلی دو بھی گئیں!

حضورؐ نے کلمہ سکھایا اس کے حصے کتنے......دو......ایک آدمی آیا اس نے تین حصے اپنی طرف سے اور بھی ملائے......ہو گیا کلمہ؟ نہیں......! صحیح ہو گیا......نہیں! یہ بعد والے تین حصے گئے یا پہلے دو بھی گئے؟ پہلے دو بھی گئے......!

سمجھ آئی بات؟...... یہ ویسے ہی کافر ہے جیسے کلمہ پڑھا ہی نہیں تھا؟ نہیں نہیں...... بلکہ تھوڑا فرق ہے۔فرق کیا ہے......ایک وہ تھا جو نماز میں نہیں آیا مثلاً صبح کو سو رہا ہے......صبح کی نماز دو رکعت فرض ہے...... یہ سوتا رہا' نہیں اٹھا نماز نہیں پڑھی' گنہگار ہے۔ جاگ بھی گیا نہ اٹھا' نماز نہ پڑھی گنہگار ہے۔ جاگ کر بھی سوتا رہا نماز نہ پڑھی گنہگار ہے گندا ہے۔

اور ایک آیا سردیوں میں اٹھا وضو کر کے صبح کی نماز پانچ رکعت فرض پڑھیں یہ بھی گندا ہے

ایک نے نہ پڑھی اور ایک نے بگاڑ کر پڑھی گندے دونوں ہیں لیکن زیادہ گندا کون؟ نہ پڑھنے والا یا بگاڑ کر پڑھنے والا؟ بگاڑ کر پڑھنے والا......!

علماء سے پوچھئے فرمائیں گے کہ جس نے نہ پڑھی گنہگار ہے اور جس نے بگاڑ کر عمداً پڑھی...... کافر ہے تو یہ زیادہ گندا ہوا نا؟ وہ بدتر یہ بدترین......! وہ بد ہو تو یہ بدتر ہے......! وہ بدتر ہو تو یہ بدترین......! یہ اس سے زیادہ گندا ہے۔ نہ پڑھنے والے سے بگاڑ کر پڑھنے والا زیادہ گندا ہے......!

اب آیئے! حضورؐ نے کلمہ سکھایا...... کتنے حصے؟...... دو حصے! ایک وہ ہے جس نے وہ دو حصے بھی نہ پڑھے...... وہ بھی گندا ہے، اور اس گندے کا درجہ کیا ہے؟ کافر ہے! حضورؐ کا سکھایا ہوا کلمہ ہندو نے نہیں پڑھا...... تو وہ کافر ہے...... اور ایک وہ آیا، جس نے بگاڑ کر پڑھا، کس نے بگاڑ کر پڑھا؟...... شیعہ نے!...... اس نے بگاڑ کر پڑھا، تو ہندو نہ پڑھنے والا، یہ بگاڑ کر پڑھنے والا، نہ پڑھنے والا کافر...... تو بگاڑ کر پڑھنے والا اس سے بدتر کافر...... اس لیے کہتے ہیں۔

نہ پڑھنے والا ہندو ہے...... اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ ہندو سے زیادہ گندا ہے۔

نہ پڑھنے والا سکھ ہے، اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ سکھ سے گندا کافر ہے۔

نہ پڑھنے والا مجوسی ہے، بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ مجوسی سے زیادہ گندا کافر ہے۔

یہی تو ہے...... کہ وہ کافر ہیں، اور یہ غلیظ ترین کافر ہے۔

فرمایا اگر مجھے راضی کرنا چاہتے ہو...... تو حبیب کو راضی کرلو، اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرلو......!

صحابہ کرام کا امتحان کس نے لیا؟

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ نے مجھے سراج منیر بنا کر جو بھیجا...... تو نجوم ہدایت، ستارے صحابہؓ کو بنایا۔ اب

بایھم اقتدیتم اھتدیتم

ان سے روشنی ملے گی...... ان کے پیچھے لگے جاؤ گے، تو مجھ تک پہنچ جاؤ گے، مجھ تک پہنچ جاؤ گے، تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

صحابہ کرام حضور ﷺ کے پاس پڑھے، پڑھ کر پھر انہوں نے امتحان دیا، اور امتحان کس نے لیا؟ امتحان اس نے لیا...... جو صحابہؓ کے استاذ کا استاذ ہے۔ کیونکہ امتحان وہ لیتا ہے، جو استاذ سے بھی افضل ہو، اور شاگرد سے بھی افضل ہو، دونوں سے افضل ہو، یا کم از کم استاذ کے برابر تو ہو، تو صحابہؓ کا امتحان نہ ایران والوں کو لینے کی اجازت...... نہ منصورہ والوں کو لینے کی اجازت، نہ کسی اور

کو لینے کی اجازت، صحابہؓ کا امتحان وہ لے...... جو ان کے استاذ سے افضل ہو، یا اس کے برابر ہو......اور کائنات میں کوئی صحابہؓ کے استاذ سے افضل بھی نہیں...... برابر بھی نہیں ہے......اور اگر کوئی صدیقؓ کے استاذ کے برابر کسی کو مان لے......وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔

صدیقؓ کا استاذ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے استاذ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم، ان سے افضل تو کیا......کوئی برابر بھی کسی کو مان لے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اس کا اپنا ایمان نہیں بچے گا، صحابہؓ کا امتحان کیا لے گا؟ اور جس نے بھی حضورؐ کے برابر کسی کو کہا......وہ کیا ہے......کافر!......کسی اور نبی کو کہے تب بھی کافر......! کسی اور ولی کو کہے تب بھی کافر......! کسی اور رسول کو کہے تب بھی کافر......! حضورؐ کے برابر کسی اور کو کہتا ہے تو کافر ہے۔......لیکن ایسی بدترین جنس وہ بھی دنیا میں موجود ہے، شیعہ لکھتے ہیں "برہان متعہ" میں کہ "تم نے کیا سمجھا ہے، واقعی محمدؐ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو چار مرتبہ متعہ کر لے......اس کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہے"۔

عرض کر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضورؐ کے پاس پڑھے، امتحان لینے کون آئے؟ آدمؑ تا عیسیٰؑ کوئی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ یہ سب مقتدی ہیں، اور امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب امتحان تو ان میں سے کوئی نہیں لیتا۔ امتحان لے تو کون لے؟ وہ لے جو محمد عربیؐ کے استاذ ہوں......! جنہوں نے اعلان فرمایا۔

الرحمٰنo علم القرآنo خلق الانسانo علمه البیانo

اقراء بسم ربک الذی خلق o خلق الانسان من علقo اقراء و ربک الاکرم الذی علم باالقلمo علم الانسان مالم یعلمo

جس نے فرمایا۔

علمک ما لم تکن تعلم

امتحان کا نتیجہ کیا نکلا؟

امتحان وہ لے جو محمد عربیؐ کا بھی استاذ ہو،اور لے کیا؟ لے لیا اس نے۔ اس نے امتحان لے لیا۔

اولٓئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقویٰo

اس نے امتحان لے لیا...... اور رزلٹ بتلا دیا کہ

اولٓئک هم الفآئزون ...... یہ سب پاس ہیں۔ اور ساتھ یہ بتلایا

والزمهم کلمة التقویٰ وکانوآ احق بها واهلها

کہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کو، محمد عربیؐ کے شاگردوں کو تقوی کا کلمہ لازم کر دیا، تقوی کی بات لازم کر دی...... اللہ نے فرمایا محمدؐ کے صحابہؓ کو تقویٰ لازم، بڑی آسان سی بات کر دوں کہ:

آگ کو تپش...... لازم ہے، گرمی لازم ہے اور برف کو ٹھنڈک...... لازم ہے۔

آگ ٹھنڈی نہیں ہو سکتی، برف گرم نہیں ہو سکتی۔ اگر برف ہے، تو ٹھنڈی ہے، برف ہو اور ٹھنڈی نہ ہو...... یہ نہیں ہو سکتا۔ برف کو ٹھنڈک لازم ہے، آگ کو تپش لازم ہے، اللہ نے فرمایا۔

الزمهم کلمة التقویٰ

صحابہ کو تقویٰ لازم ہے۔ آگ سے تپش الگ نہیں ہو سکتی۔ برف سے ٹھنڈک الگ نہیں ہو سکتی...... محمدؐ کے صحابہؓ سے تقویٰ الگ نہیں ہو سکتا۔

اور جب گمراہی آئے...... تو تقویٰ الگ ہوتا ہے۔

بے دینی آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

خیانت آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

شرک آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

کفر آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

عصیان آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

بدعت آئے تو تقویٰ......... الگ ہوتا ہے۔

والزمهم کلمة التقویٰ وکانوا احق بها واهلها

بدعت کا اطلاق صحابہ کرامؓ پر نہیں ہو سکتا

محمد عربیؐ کے صحابہؓ کو تقویٰ ...... لازم ہے۔ جب ان کو تقویٰ لازم ہے، تو تقویٰ کے خلاف، شریعت کے خلاف، گندی باتیں جو ہیں ...... ان کے قریب نہیں آئیں گی۔ دین سمجھ کر یہ کام

کریں...... وہ دین ہو گا بے دینی نہیں ہو گی کہ صحابہ کرام کو تقویٰ لازم۔ بدعت کی بحث بعد کی ہے۔ صحابہ کے دور میں بدعت نہیں۔ صحابیوں کے پاس سے بدعت نہیں۔ صحابی سے جو بات ثابت ہے وہ بدعت...... نہیں! میں نہیں کہتا بلکہ آقا ﷺ کہتے ہیں۔

علیکم بسنتی و سنت الخلفآء الراشدین

تمہارے اوپر میری سنت بھی لازم ہے، اور میرے خلفائے راشدین کی...... سنت بھی لازم ہے صحابہ کرام کی سنت لازم ہے، یا بدعت لازم ہے، سنت ہے، یا بدعت ہے؟...... سنت ہے۔ فرمایا میری بات بھی سنت...... اور خلفائے راشدین کی بات بھی سنت۔ خلفیہ راشد کی بات بدعت نہیں ہوتی۔

آج اگر کہا جائے، سیدنا صدیق اکبرؓ سے ثابت ہے...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

فاروق اعظمؓ سے ثابت ہے...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

جناب عثمان ذوالنورینؓ سے ثابت...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

علی المرتضیٰ سے ثابت...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

میں کہتا ہوں تو مجسمہ بدعت ہے...... تو بدعت قبیحہ ہے...... تو بدمعاش ہے...... تو غنڈہ ہے...... تو مجسمہ بدعت قبیحہ ہے، محمدؐ کے خلیفہ راشد کی بات بدعت نہیں ہو سکتی۔

اللہ نے فرمایا حضورؐ کو راضی کر دو' کس طرح؟...... مسئلہ ہے، حضورؐ کو راضی کرو' حضورؐ کی فرمانبرداری کرو...... کس طرح؟......

فان اٰمنو بمثل ما اٰمنتم بہٖ فقد اھتدو

والسبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم و رضواعنہ واعد لھم جنّٰت

رضا یافتہ تین طبقے

راضی کرنے والے طبقے تین ہیں۔

ایک مہاجرین ہے۔

ایک انصار ہے یہ تو دونوں طبقے گزر گئے۔ اب کوئی مہاجرین میں سے نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ یہ ہجرت ''من مکہ الی المدینہ'' یہ ہجرت وہ ہے، جو حضورؐ کے دَور میں ہوئی۔

لا هجرت بعد الفتح

یہ ہجرت ہندوستان والی نہیں!...... تو میرے دوستو! یہ ہجرت گزر چکی...... یہ نصرت گزر چکی مہاجرین بھی ہو گئے انصار بھی ہو گئے، ہاں آج

والذین اتبعوهم باحسانٍ

یہ درواَزہ قیامت تک کھلا ہے، کہ جو ان کے تابعدار ہو کر آئے۔

رضی الله عنهم و رضوا عنه

اللہ ان سے راضی...... وہ اللہ سے راضی

یعنی اللہ نے فرمادیا کہ تم محمد عربی کو راضی کرو، اور کس طرح راضی کرو؟...... ان کی اطاعت کرو، کس طرح اطاعت کرو...... جس طرح صحابہ نے اطاعت کر کے دکھائی۔ عقیدے میں...... اعمال میں...... کردار میں...... رفتار میں...... گفتار میں...... خوشی میں...... غمی میں...... خلوت میں...... جلوت میں...... مجلس میں...... محفل میں...... انفراد میں...... اجتماع میں...... اس طرح تم محمد عربی کی اطاعت کرو۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے کر کے دکھائی ہے۔

وہ کلمہ پڑھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کے پڑھا ہے...... !وہ اذان دو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر دی ہے...... !وہ نماز پڑھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر پڑھی ہے...... !وہ روزہ رکھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کے رکھا ہے...... !وہ حج کرو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر کیا ہے...... ! اس طرح زکوٰۃ دو، جس طرح صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر دی ہے...... !اس طرح شادی کرو، جس طرح صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر کی ہے۔

تم محمد الرسول اللہ کی اس طرح فرمانبرداری کرو، یعنی حضورؐ کی فرمانبرداری کرنی ہو...... تو صحابہ کے اسوۂ حسنہ کو، صحابہ کی سیرت کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ محمد عربیؐ کے شاگردوں کی عظمت کو سلام کرنا پڑے گا۔ بس! ان صحابہ کرامؓ کے واسطے سے ہم تک دین پہنچا ہے۔ آج ان کی عزت و عظمت کا تحفظ ہمارا فرض ہے...... اور ان کی عزت کے محافظ...... اور ان کی قیادت کرنے والے

تیار کہاں سے ہوتے ہیں۔ مدرسے سے! حق نواز شہیدؒ یونیورسٹی سے آیا' مدرسے سے آیا؟ مدرسے سے آیا...... ! یونیورسٹی سے معاون آسکتے ہیں' کارکن آسکتے ہیں' یونیورسٹی سے تائید کرنے والے آسکتے ہیں' مرید آسکتے ہیں' مرشد مدرسے سے آئے گا۔

اگر علماء نہ ہوں گے...... عوام کیا کریں گے...... دین کے یہ وارث، صحابہ کی عزت کے محافظ، اور سب کچھ قربان کردینے والے، اس نیک مشن پر...... یہکہاں سے تیار ہوں گے؟ دُعا کریں، اللہ پاک ان مدارس عربیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

وَ آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین٥

جنت کا راستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ٥ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ مِّنْ بَعْدِیْ غَرَضًا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا ویبفض بہ آخرین ٥ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ٥

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ٥

جنت کا راستہ

برادران اسلام! عزیز ساتھیو! 1994ء کی 28 اکتوبر پہ کافی دنوں کے بعد دوسری بار آج قصر فاروق اعظم میں آپ حضرات سے گفتگو کا موقع ملا ہے، جمعہ کا وقت مقرر ہے اس لیے مختصر وقت کے اندر چند ایک باتیں کام کی عرض کروں گا اور مجھے امید ہے کہ آپ حضرات پوری توجہ سے سماعت فرمائیں گے اور یاد رکھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

ہمارا اصل مقصود

عزیزو! میری اس مختصری گفتگو کا عنوان ہے ''جنت کا راستہ'' عرض یہ کرنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اصل مقصود ہے اور جس بندے سے رب راضی ہو گیا اس کی جگہ جنت ہے اور جو آدمی اپنے رب کو ناراض کر کے اس دنیا سے گیا اس کی جگہ جہنم ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے' آمین

میرے دوستو! جنت میں پہنچنے کا راستہ علمی اور عملی طور پر واضح کر دیا گیا ہے یعنی تھیوری بھی دی گئی ہے اور تجرباتی دنیا میں بھی پریکٹیکلی طور پر بھی اس راستے سے جانے والے جنت پہنچ چکے ہیں۔ دوستو! ہمیں بھی رب کی رضا مقصود ہے اور جنت جانا چاہتے ہیں تو اسی راستے پہ چلنا پڑے گا۔

دو چیزوں کی ضرورت

اس راستے میں ہمیں جو طریقہ بتلایا گیا ہے اس راستے پہ پہنچنے کے لئے سبیل یہ ہے جس میں دو چیزیں شامل ہیں۔

ایک کا نام ایمان ہے،

اور دوسری چیز کا نام عمل صالح ہے۔

ایمان اور عمل صالح! اس کے ذریعے آدمی جنت پہنچ سکتا ہے...... اس کے ذریعے آدمی رب کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

عمل صالح کا مفہوم

عمل صالح کہتے ہیں حضرت محمد رسول ﷺ کے بحکم خدا بتلائے ہوئے طریق زندگی کو...... آقا ﷺ نے جس طریقے پر خود زندگی گزاری اور صحابہ کرامؓ کو جس راستے کی تعلیم دی اور صحابہ کرامؓ نے جس کے متعلق عملی طور پر مظاہرہ کیا ...... جس طریق سے صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگی گزاری خصوصاً خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی زندگی گزارنے کے طریقے کو عمل صالح کہتے ہیں۔

جنت کی کرنسی

جنت میں جگہ لینے، جنت میں نعمتیں حاصل کرنے، درجات بڑھانے کا طریقہ یہی ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح زیادہ کئے جائیں یہاں بھی آرام اور آسائش کی چیزیں ملتی ہیں وہاں بھی ملیں گی۔

میرے دوستو! یہاں کی ہر چیز آپ کو پیسوں سے ملے گی...... آرام کی ہر چیز، آسائش کی ہر چیز پیسوں سے ملتی ہے۔ آپ کو گھر بنانا ہے میٹریل پیسوں سے ملے گا، بنانے والے لیں گے اسی طرح کو یا آرام و سکون کا سامان ظاہری اس دنیا کے اندر آپ خریدیں گے پیسوں سے ملے گا۔

جس طرح یہاں کرنسی چاہئے اسی طرح جنت کی بھی کرنسی ہے...... جنت میں نعمتوں کا حصول اور ازدیاد وہ سب کچھ وہاں کی کرنسی سے ہوگا...... لیکن یہاں کا سکہ اور ہے وہاں کا سکہ اور ہے...... جیسے آپ دیکھتے ہیں کہیں روپیہ چلتا ہے کہیں ریال چلتا ہے، کہیں درہم چلتا ہے، کہیں پونڈ چلتا ہے، کہیں ڈالر چلتا ہے۔

عمل صالح کی قیمت

اسی طرح اُس جہان میں نہ پونڈ چلتا ہے نہ ریال، نہ روپیہ، نہ ڈالر...... وہاں جو چیز چلتی

ہے اس کا نام عمل صالح ہے، عمل صالح اس کی وہاں قیمت ہے مثلاً ایک مرتبہ دل سے آپ نے کہا سبحان اللہ! اب یہ آپ کا ایک عمل صالح ہے...... سبحان اللہ کہنا ایک عمل صالح ہے...... یہ وہاں کتنا قیمتی ہے؟...... فرمایا سبحان اللہ کی بجائے جنت میں ایک درخت ملے گا اور وہ درخت اتنا وسیع اور سایہ دار ہوگا کہ پانچ سو برس گھوڑا دوڑے...... تب بھی اس ایک درخت کا سایہ ختم نہیں ہوگا، عمل صالح کی یہ قیمت ہے وہاں پہ۔

اسلام میں کسی چیز سے روکا نہیں گیا، بلکہ طریقہ بتایا گیا ہے

وہاں کی تمام نعمتیں عمل صالح کے بدلے ہوں گی میرے دوستو! اگر جنت کی نعمتوں کے تذکرے میں چلا جاؤں...... تو بڑا وقت چاہئے اختصاراً آگے رہا ہوں۔ مگر عمل صالح کسے کہتے ہیں؟ پھر ذرا یاد کر لیجئے رسول اللہ ﷺ اور آپ کی جماعت کے طرز زندگی کو...... یعنی ہر کام جو کیا جاتا ہے اسلام میں منع نہیں ہے طریقہ بتلایا گیا ہے۔

اسلام میں کھانے سے منع نہیں ہے لیکن یہ بتلا دیا ہے کہ حلال کھاؤ حرام نہ کھاؤ

اسلام میں پینے سے منع نہیں ہے بتلایا گیا ہے حلال پیو حرام نہ پیو

دیکھنے سے منع نہیں ہے، جگہ بتلائی گئی ہے یہاں دیکھو یہاں نہ دیکھو، اس چیز کو دیکھو، اس کو نہ دیکھو

سننے سے منع نہیں ہے سنو، یہ سنو...... یہ نہ سنو۔

بس جگہ متعین کی گئی ہے، طریقہ متعین کیا گیا ہے اس طریقہ پر چلنا ہے حتیٰ کہ لڑنے قتل کرنے سے بھی منع نہیں ہے، بتلایا گیا ہے کہ مسلمانو آپس میں نہ لڑو، کفار کے ساتھ جہاد کرو ظالم کا مقابلہ کرو، ڈاکو کا مقابلہ کرو، وہاں اگر تم مارے بھی گئے تو شہید ہو گے۔ تو اس طریقے کے مطابق زندگی گزارنا...... پھر آپ کا ہر عمل، عمل صالح ہوگا۔

عمل صالح میں دو چیزیں شرط ہیں

عمل صالح میں اول درجے پر وہ چیزیں ہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کی جاتی ہیں جنہیں عبادت کہا جاتا ہے اللہ پاک کی بندگی بجالانے کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں ان میں

سے اول درجے پر نماز ہے، اعمال صالحہ مقبول تب ہیں جب ان میں دو چیز میں پائی جائیں ایک چیز ظاہری ہے یعنی ان کا طرز، طریقہ ہیئت وہ ہونی چاہئے جو ہمیں سرکارِ نبوت سے، دربار نبوت سے ملی ہے، ان کا ظاہری طرز، طریقہ ہیئت قضائیہ وہ ہونی چاہئے...... اگر وہ نہیں ہے تو عنداللہ مقبول نہیں ہے...... مثلاً صبح کی نماز کے فرض کتنے بتلائے گئے ہیں؟ کتنی رکعتیں فرض بتلائی گئی ہیں؟ دو۔ اب کوئی آتا ہے اور پانچ رکعت فرض پڑھاتا ہے...... صبح سردی میں اٹھا، ٹھنڈے پانی سے وضو کیا...... مسجد میں آیا اور پانچ رکعت فرض نماز فجر کی پڑھی...... کیا خیال ہے آپ کا...... نماز ہو جائے گی؟ نہیں! کیوں نہیں ہوگی؟ پڑھا قرآن ہے جو تین رکعت زیادہ پڑھائی ہیں ان میں بھی پڑھا قرآن ہے، رکوع میں وہاں بھی ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا ہے، سجدے میں وہاں بھی ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھا ہے لیکن نماز نہیں ہوئی کیوں؟ صرف، صرف اور صرف وجہ یہ ہے کہ ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے دربار اقدس سے جو سبق ملا ہے اس میں یہ رکعتیں دو ہیں پانچ نہیں!!

عمل تب مقبول ہے، تب صالح ہے۔ جب اس پر محمد ﷺ کی اتباع کی مہر لگی ہوئی ہو، اور طریقہ وہ ہو، جو دربار نبوت سے عطا ہوا ہے۔ نماز ہے...... قرآن پڑھ رہے ہیں اللہ کا نام لے رہے ہیں مقبول نہیں کیونکہ طریقہ محمدیہ کے خلاف ہے...... اسی طرح اگر کوئی آدمی شوال سے لے کر شعبان تک گیارہ مہینے فرض کی نیت سے آمد رمضان کے لئے پیشگی روزہ رکھتا رہے، اس کے بعد رمضان آیا اس نے روزے نہیں رکھے کیا خیال ہے وہ پہلے گیارہ مہینے اس ایک مہینے کی بجائے ہو جائیں گے؟ نہیں کیوں؟...... ایک مہینہ رکھتا ہے ہو جاتے ہیں اور گیارہ مہینے رکھتا ہے...... نہیں ہوتے وجہ کیا ہے؟ وجہ یہی ہے کہ وہ ایک مہینہ طریقہ محمدیہ کے مطابق ہے اور یہ گیارہ مہینے طریقہ محمدیہ کے مطابق نہیں۔

اسی طرح ایک آدمی دس ذی الحجہ سے لے کر دوسرے سال آٹھ ذی الحجہ تک عرفات میں کھڑا ہے نو ذی الحجہ کو نہیں تھا...... دس کو آیا پھر آئندہ پورا سال ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ تک کھڑا تھا...... اور نو سے پہلے پہلے چلا گیا...... کیا خیال ہے حج ہو جائے گا؟؟ نہیں! وقوف عرفہ مقبول ہو گیا؟ نہیں کیوں؟...... اگر کوئی نو تاریخ کو ایک گھڑی پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے...... لیکن یہ

پورا سال کھڑا ہے اس کا حج نہیں ہوتا!! آخر کیوں؟......اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ایک گھڑی طریقہ محمد یہ کے مطابق ہے، اور یہ پورا سال حضورؐ کے طریقے کے مطابق نہیں۔

اپنی طرف سے کچھ بڑھانے سے عمل مردود ہو جاتا ہے

دوستو! بات واضح ہے کہ عمل صالح تب ہے مقبول تب ہے، جب اس میں یہ بات پائی جائے ......کہ اس کی ظاہری صورت طریقہ محمد یہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق ہو اور اگر مطابق نہیں ہے، اپنی طرف سے اسے بڑھا دیا گیا، گھٹا دیا گیا.....تو مقبول نہیں ہے۔

نماز اگر اپنی طرف سے بڑھا دی گئی.....تو مقبول نہیں ہے

اذان اگر اپنی طرف سے بڑھا دی گئی......تو مقبول نہیں ہے

کلمہ اگر اپنی طرف سے بڑھا دیا گیا تو مقبول......نہیں ہے

اب بتلائیں کہ جس آدمی نے پانچ رکعت نماز فرض پڑھی تھی......اس کی صرف وہی تین فالتو رکعتیں مقبول نہیں ہیں یا وہ ساری مقبول نہیں ہیں؟......ساری!!

صبح کی نماز کی رکعتیں ہیں دو' اس میں ملائیں تین......بن گئیں پانچ......!

اسی طرح......حضور نے کلمہ سکھایا......اس کے حصے دو ہیں۔

ایک حصہ......لا الہ الا اللہ

دوسرا حصہ......محمد رسول اللہ ہے۔

حضورؐ نے سکھایا کلمہ حصے دو......اللہ نے بھیجا کلمہ حصے دو......اور قرآن پاک میں جو موجود ہے وہ حصے دو......حضورؐ نے صحابہ کو پڑھایا حصے دو......اپنے اہل خانہ کو پڑھایا حصے دو......اور پوری امت نے پڑھا حصے دو......کسی نے اپنی طرف سے تین حصے اور ملائے

ایک......علی ولی اللہ

دوسرا......وصی رسول اللہ

تیسرا...... خلیفتہ لا فصل

دو پہلے تھے' تین حصے اس نے ملائے ...... بن گئے پانچ! جس طرح اس کی تین رکعتیں ملنے سے پہلی دو رکعتیں بھی گئیں اس طرح اس کے تین جز ملنے سے پہلے دو جز بھی گئے

وہ اسی طرح ہو گیا جیسے نماز پڑھی ہی نہیں تھی' یہ اس طرح ہو گیا ...... جیسے کلمہ پڑھا ہی نہیں۔

وہ جس نے تین رکعتیں ملائیں اس کی نماز کالعدم اور جس نے تین حصے کلمے میں ملائے اس کا کلمہ کالعدم۔ نماز کالعدم ہو گئی' کلمہ کالعدم ہو گیا لیکن کیا وہ بے نماز کے برابر ہے؟ توجہ کریں ایک آدمی سویا رہا' بیٹھا رہا' نماز پڑھنے نہیں آیا اس نے نماز نہیں پڑھی یہ کافر ہے یا گناہگار ہے؟ گناہگار!

ملاوٹ کر کے پڑھنے والا نہ پڑھنے والے سے زیادہ گندا ہے

اور ایک سردی میں اٹھ کر آیا ٹھنڈے پانی سے وضو کیا، سفر کر کے مسجد پہنچا اور اس نے پانچ رکعت صبح کی نماز پڑھی، یہ گنہگار ہے یا کافر ہے؟ ...... کافر! یہ کیا ہو جائے گا؟ ...... کافر!

اس نے محمد رسول اللہ کی بتلائی ہوئی نماز تبدیل کر دی ہے یہ کیا ہو جائے گا؟ کافر ......!

اب نماز تو اس کی بھی گئی اور نماز اس کی بھی گئی جس نے نہ پڑھی گندا وہ بھی ہے گندا یہ بھی ہے لیکن زیادہ گندا کون ہے؟ پڑھنے والا نہ پڑھنے والا؟ پڑھنے والا! وہ گنہگار تھا یہ کافر ہے۔ یہ اس سے بدترین ہے' یہ اس سے زیادہ گندا ہے۔

اب آؤ پھر ادھر چلتے ہیں کہ ایک وہ ہے جس نے کلمہ پڑھا ہی نہیں ...... ہندو نے کلمہ پڑھا ہی نہیں ...... سکھ نے کلمہ پڑھا ہی نہیں ...... مجوسی نے کلمہ پڑھا ہی نہیں ...... وہ اس طرح ہے جس نے نماز پڑھی ہی نہیں! گندا ہے وہ بھی ......! اور میرے دوستو یہ جو ہے اس نے پڑھ کر اس کو تبدیل کیا ہے ...... پڑھ کر اس کو خراب کیا ہے ...... محمد رسول اللہؐ کے بتلائے ہوئے کلمے کو چینج کیا ہے ...... یہ اس سے بدترین ہے یہ اس سے گندا ہے۔

میرے دوست! جس طرح نماز نہ پڑھنے والے سے نماز کو تبدیل کرنے والا زیادہ گندا ہے اسی طرح کلمہ نہ پڑھنے والے سے کلمہ کو تبدیل کرنے والا زیادہ گندا ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے ہندو کافر ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے سکھ کافر ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے مجوسی کافر ہے۔

تو کلمے کو تبدیل کرنے والا رافضی ان سے بدترین کافر ہے۔

میں عرض کر رہا تھا دو چیزیں چاہئیں ایک ایمان' ایک عمل صالح ۔ پھر عمل صالح میں دو چیزیں ہوتی ہیں ۔ عمل صالح مقبول تب ہے ایمان تو خود مقبول ہے' لیکن عمل صالح میں دو چیزیں چاہئیں ایک ظاہری ایک باطنی۔

ظاہری یہ کہ اس کی صورتِ تعلیم نبیؐ کے تعلیمِ شرعی کے مطابق ہو' اور دوسری یہ کہ اس میں ایمان بھی ہو۔

جنت کی کرنسی کی دو علامتیں

مثال کے طور پر ایک سو کا نوٹ آپ لیجئے سو کا نوٹ ہے پانچ سو کا، ہزار کا......اس میں ایک ظاہری بات ہے کہ اس پر حکومت پاکستان کی مہر ہے لیکن نوٹ کو لے کر اس کو چیک کر رہے ہوتے ہیں......میں نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو؟ کہتے ہیں اس میں اندر ایک تار ہوتی ہے تار ہوتی ہے تار، اچھا بھائی وہ نہیں ہوگی تو کیا ہوگا، کہتے ہیں پھر ردی ہوگا......یعنی تار نہ ہو تو نوٹ ردی ہوتا ہے......سو کا نوٹ' ہزار کا نوٹ' ردی ہوتا ہے' جعلی ہوتا ہے نوٹ اور گلے پڑے گا۔

اسی طرح میں نے کہا کہ جنت کی کرنسی عمل صالحہ ہے اس پر بھی دو چیزیں چاہئیں پہلی یہ کہ......سرکار نبوت کا جاری کردہ ہو اس پر سرکاری مہر ہونی چاہئے۔

کلمہ ہو......تو سرکار نبوت کا سکھایا ہوا ہو۔

اذان ہو......تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔

نماز ہو......تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔

میں وضو تک لے جاؤں گا......جنازے تک لے جاؤں گا......لیکن انشاء اللہ ہمارے پاس ہر چیز وہاں سے لائی ہوئی ہوگی......نہ ہماری ہندوستان میں بنی......اور نہ ایران میں بنی......

ہندوستانی' پاکستانی ماڈل' ایرانی ماڈل ہمارے پاس دین نہیں۔

تو میرے دوستو! ایک آدمی آتا ہے وہ بڑا خوبصورت کاغذ...... اور اس پر بڑا خوبصورت فوٹو بے نظیر کا لے کر آتا ہے اور پیپلز پارٹی کے کسی جیالے کو دیتا ہے کہتا ہے بھائی یہ لو اور مجھے دو سیر چنے...... دو سیر چنے دے دو...... دے دے گا؟...... دوکاندار کے پاس کوئی آدمی آئے بے نظیر کا فوٹو دیتا جائے اور کہے چنے دو' لڈو دو...... کیا خیال ہے وہ دے دے گا؟ نہیں! کیوں؟

اور چھوٹا سا کاغذ لاتا ہے سادہ سا حکومت پاکستان کی مہر ہے اندر تار ہے مسٹر جناح کا فوٹو ہے یہ جی نوٹ ہے یہ لو...... اب دے دو...... فوراً دے دے گا...... اب تیسرا فوٹو نواز شریف کا فوٹو بے نظیر کا فوٹو ہے پھر بھی خود سرکاری لوگ کہتے ہیں او جی حکومت کے سربراہ کا فوٹو ہے پھر بھی نوٹ غلط ہے...... نوٹ جعلی ہے...... کیونکہ سرکار نے اس کو ایشو نہیں کیا...... سرکار نے اسے جاری نہیں کیا...... اس لئے نوٹ جعلی ہے...... ہمیں وہ چاہئے جو سرکار کی مہر لگی ہوئی ہو...... اس طرح عمل وہ چاہئے جس پر سرکار مدینہ کی مہر لگی ہوئی ہو۔

عمل کی کرنسی میں عقیدے والی تار

اور دوسری بات ذہن میں رکھئے یہاں نوٹ میں تار چاہئے اسی طرح عمل میں بھی اندر عقیدے والی تار چاہئے...... یہاں پر یہ تار نہیں ہے تو یہ نوٹ نا قابل قبول ہے...... اسی طرح عمل کوئی ہو ظاہر میں یہ نوٹ نوٹوں جیسا...... تصویر وہی ہے...... حکومت پاکستان وہی لکھا ہوا ہے...... اور مہر اس جیسی لگی ہوئی ہے...... لیکن یہ نوٹ قابل قبول نہیں ہے...... دیکھنے میں ویسا ہے' رنگ میں ویسا ہے' کٹائی میں ویسا ہے' اندر تار نہیں ہے' یہ قبول نہیں ہے۔

اس طرح نماز ظاہر میں سنت کے مطابق ہو' داڑھی سنت کے مطابق ہو' پگڑی سنت کے مطابق ہو' حج سنت کے مطابق ہو' روزہ سنت کے مطابق ہو، تیرے سارے اعمال سنت کے مطابق ہوں...... لیکن تیرا عقیدہ صحیح نہیں ہے' توحید والی تار نہیں ہے' ختم نبوت والی تار نہیں ہے' عظمت قرآن والی تار نہیں ہے، عزت صحابہ والی تار نہیں ہے...... صحیح عقیدے والی تار نہیں ہے

...... ''ورب الکعبہ''...... تیرا عمل مقبول نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

نعرۂ تکبیر کے بعد نعرۂ رسالت ضروری ہے

ایک بات اور کرتا ہوں میں کہتا ہوں جب نعرہ تکبیر لگے تو نعرہ رسالت بھی ساتھ لگنا چاہئے تاج بھی زندہ باد تخت بھی زندہ باد لیکن تاج وتخت والا بھی مسئلہ تو یہ ہے۔ میرے بھائی ''ورفعنا لک ذکرک'' کا قائل ہوں' کلمے میں ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' پڑھتا ہوں'

اذان میں ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ ''اشہدان محمد رسول اللہ'' لازم سمجھتا ہوں۔

تشہد میں ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' کے بعد ''اشہدان محمداً عبدہ ورسولہ'' لازم سمجھتا ہوں۔

تو اللہ کی کبریائی کے نعرے کے ساتھ محمد کی مصطفائی کا نعرہ لازم سمجھتا ہوں۔

نعرۂ رسالت میں اختلاف

ہاں یہ بات ہے کچھ لوگ کہتے ہیں ''محمد رسول اللہ'' کچھ لوگ کہتے ہیں ''یا رسول اللہ'' بھائی رسول اللہ دونوں کہتے ہیں باقی اختلاف کس چیز کا ہے؟...... ''محمد'' کا اور ''یا'' کا...... اختلاف یہ ہے تو لڑائی کی کیا بات ہے؟...... جس کو محمدؐ کا نام پسند ہوگا محمد کی ذات پسند گی ہوگی...... ''محمدؐ'' کا لفظ پسند ہوگا...... وہ ''محمد رسول اللہ'' کہے گا اور جسے اسم محمدؐ پسند نہیں آیا ''یا'' پسند آئی...... وہ ''یا رسول اللہ'' کہہ لے گا۔ پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

یہ تو پسند کی بات ہے بھائی نصیبوں کی بات ہے آپ کو جو پسند ہے آپ وہ کہیں...... مجھے تو ''محمد رسول اللہ'' کا نام پسند ہے۔

بہر حال! نوٹ تب مقبول ہے، جب اس میں تار ہو، اور عمل تب مقبول ہے، جب اس میں...... عقیدے والی تار ہو' اگر عقیدہ توحید والا نہیں' عقیدہ ختم نبوت والا نہیں' عقیدہ اگر قرآن کی صداقت پہ نہیں' عقیدہ اگر محمد رسول اللہ کے صحابہؓ کے جنتی ہونے کا نہیں...... رب محمد کی قسم! تیری

نماز کسی کام کی نہیں۔

یہ میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے۔

اعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمآن مآءً

کہ جس طرح ریگستان میں ایک آدمی دور سے ریت کے ٹیلے کو دیکھ کر کہتا ہے وہ پانی بہہ رہا ہے جب وہاں پہنچتا ہے تو پانی نہیں ہوتا ریت ہی ریت ہوتی ہے۔ اس طرح جس کا عقیدہ غلط ہے جس کا ایمان نہیں ہے وہ یہاں سوچتا ہے کہ وہ میری نماز کا ثواب...... بڑی دور سے جیسے اس کو ریگستان میں نظر آتا ہے اس طرح یہ قیامت میں نظر کرتا ہے...... میری نماز کا ثواب ہوگا...... میرے روزے کا ثواب ہوگا' میری داڑھی کا ثواب ہوگا' میری پگڑی کا ثواب ہوگا' میری تسبیح کا ثواب ہوگا میرے مسواک کا ثواب ہوگا...... وہاں پہنچے گا کچھ نہیں۔

حبطت اعمالهم فى الدنيا والآخرة

اعمال چٹ ہو گئے۔

اسی طرح عقیدہ نہیں ہے...... کوئی عمل قبول نہیں ہے میرے دوستو! جب عقیدہ صحیح ہو جائے پھر عجیب رنگ ہوتا ہے۔ زیرو کا معنی کیا ہے کتنے' پانچ' دس' پندرہ؟ کچھ بھی نہیں' دو بھی نہیں' تین بھی نہیں' پانچ بھی نہیں' ایک بھی نہیں' آدھا بھی نہیں' ختم۔ لاشیئ' کچھ نہیں۔ اور میں پوچھتا ہوں اگر ایک کا ہندسہ لکھ دیا جائے...... اب زیرو کام کی ہے یا نہیں ہے؟ ایک لکھا اب یہاں زیرو لگائی کتنے ہو گئے؟ دس! دوسرا زیرو لگایا تو سو! تیسرا زیرو لگایا تو ہزار! دیکھ رہے ہو اب زیرو کتنا کارآمد ہے؟ کیوں ہو گیا بھائی' اس کو بھی تار مل گیا ہے۔ اب یہ زیرو کام کا ہے' اس تار یعنی ایک کو اڑا دو تب زیرو بے کار ہے۔ تار نہیں تھا زیرو بے کار تھا' تار ہے زیرو کام کا ہے' پھر تار مٹا دو زیرو کام کی نہیں۔

یوں سمجھئے کہ عمل جو ہے وہ زیرو کی طرح ہے اور عقیدہ جو ہے...... وہ ہندسے کی طرح ہے ہندسہ ہوگا...... تو زیرو کام دکھائے گا کتنا کام دکھائے گا؟ ایک کو زیرو لگاؤ...... دس ہو گیا دس کو زیرو لگانے سے سو ہو گیا سو کو زیرو لگانے سے دس گنا ہو گیا میں نے قرآن میں دیکھا اللہ نے فرمایا

من جآء باالحسنة فله عشر امثالها

ایک نیکی کرواس کے بدلے بھی دس گنا ملتا ہے

عمل صالح کا ثواب بھی دس گنا ملتا ہے اور جس طرح زیرو ہندسہ مٹنے سے بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح عمل صالح عقیدہ مٹنے سے بے کار ہو جاتا ہے۔

تو میرے دوستو! عزیز و بزرگو بھائیو وہ عقیدہ کیا چیز ہے...... انشاءاللہ تفصیلی گفتگو پھر کبھی ہو گی اس کے لئے تفصیل چاہئے ویسے اس میں ایک دنیاوی بات ہے وہ میں عرض کر دیتا ہوں کہ قرآن پاک میں جو کچھ ہے سب صحیح ہے کوئی بات اس میں غلط نہیں جو ایک بات میں شک کرے اس کا عقیدے والا تار ٹوٹ گیا ایک بات میں شک کرے پکا بے ایمان ہے اس کا پھر کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ اس قرآن میں ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے جو اس میں شک کرے وہ پکا بے ایمان ہے اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے پہلی بات...... اللہ ہے...... جو اس میں شک کرے...... کافر ہے...... کون کرتا ہے؟ دھریہ...... ! پھر اکیلا ہے اور پھر اکیلا ہے!! جو اکیلا نہ مانے...... وہ بھی مسلمان نہیں ہے...... وہ کون انکار کرتا ہے؟ مشرک...... ! پھر محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے۔

بات آ گئی...... ایک نے کہا جی دیکھو رسولؐ ہے تو لاہور میں بھی ملتان میں بھی ہے اسلام آباد میں بھی! ہے پاکستان میں بھی! ہندوستان میں بھی ہے دیکھو جی ہے میں نے کہا اچھا اسی طرح آپ عقیدہ ثابت کرتے ہیں میں نے پوچھا ضیاء الرحمان فاروقی سپاہ صحابہ کا سرپرست تھا یا ہے...... کہتا ہے جی ہے۔ میں نے کہا تیرے گھر بھی ہے؟

ظالم عقیدہ یوں ہی ثابت کیا جاتا ہے" ہے" کہا نا! سورج اپنی جگہ پر ہے روشنی پوری دنیا میں ہے محمد رسول اللہ اپنے روضہ اطہر میں ہیں اور ان کا نور نبوت پورے جہان میں ہے کون انکار کرتا ہے؟

محمد رسول اللہ کو نا کام کہنے والا کون؟

خیر! میں عرض کر رہا تھا کہ محمد عربیؐ اللہ کے رسول ہیں جو شک کرتا ہے وہ...... کافر ہے اور کون کرتا ہے...... یہودی، عیسائی، پھر آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا!! محمد

رسول اللہ...... اللہ کے آخری نبی ہیں یہ قرآن میں ہے خاتم النبیین ہیں اور اس میں جو شک کرے وہ...... کافر ہے کون شک کرتا ہے؟...... مرزائی، قادیانی، پھر اس سے آگے چلئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اپنے مشن میں کامیاب ہیں تبلیغ میں کامیاب ہیں۔ مقصد میں کامیاب ہیں اور جو کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے...... وہ مشن میں کامیاب نہیں ہوئے...... وہ مسلمان ہے...... نہیں ہے کیا ہے؟...... کافر! کون کہتا ہے بھلا یوں؟...... شیعہ! خمینی!

خمینی کہتا ہے ''اتحاد و یکجہتی'' میں کہ ''تمام نبی حتی کہ محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے''

''افواجاً'' کے معنی

اس سے آگے چلئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تبلیغ سے دین میں آنے والے حضورؐ سے دین کو پانے والے ایک، دو، پانچ، آٹھ، دس...... کتنے؟...... فرمایا

یدخلون فی دین اللہ افواجاً!

افواج جمع ہے فوج کی۔ فوج کی بھی جمع ہے...... اب فوج کتنے؟ دو آدمیوں کو کہتے ہیں؟ نہیں! تین کو کہتے ہیں؟...... نہیں! چار کو کہتے ہیں؟...... نہیں! فوج لشکر کثیر چاہئے نا عسکر کثیر چاہئے نا ایک فوج میں بڑا لشکر ہوتا ہے اور یہاں ایک فوج نہیں کئی فوجیں ہیں۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

اللہ کے دین میں محمد عربی کی تعلیم سے محمد عربیؐ کی تبلیغ سے، محمد عربی کے سامنے اللہ کے دین میں داخل ہونے والے ایک' دو' پانچ نہیں...... ایک فوج نہیں...... کئی فوجیں ہیں اب بہت ہوئے تھوڑے ہوئے؟...... بہت ہوئے اور جو کہے تین یا چار ہیں وہ اس قرآن کے الفاظ کا منکر ہے یا نہیں ہے؟ منکر ہے اس کا عقیدہ صحیح ہوا؟...... نہیں وہ مسلمان ہے؟...... نہیں۔ دیکھئے میں لمبی کتابوں کی طرف آپ کو نہیں لے جاتا یہ آیت تو ہر ایک کو یاد ہوگی۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

فوجوں کی فوجیں...... اللہ کے دین میں داخل ہونے والے تھے حضورؐ کے سامنے' صحابہ کرامؓ فوجوں کی فوجیں یہ ہر کوئی پڑھ سکتا ہے سمجھ سکتا ہے یاد رکھ سکتا ہے۔

اب آپ بتلائیں کہ جب باقر مجلسی تحریر کرتا ہے اپنی کتاب عین الحیوۃ کے صفحہ تین پر صرف وہ نہیں...... مصائب الشیعہ کھول لیجئے...... الکافی کھول لیجئے' ترجمہ مقبول کھول لیجئے...... ''فصل الخطاب کرمانی'' کھول لیجئے...... ''الکتاب المبین'' کھول لیجئے...... سامنے شیعہ لکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ سے دین حق پر قائم رہنے والے' حق پر چلنے والے صرف تین چار آدمی تھے' باقی سب کافر تھے۔

افواجِ محمدؐ سے رب کا وعدہ

غور کرو اللہ نے فرمایا جو ان کی فوجیں ہیں یہ کہتے ہیں دو تین ہیں تو انکار ہو گیا نہیں ہوا .... ہوا اب عثمان ٹھہرے نہیں نہیں بات ختم ہو گئی اور جتنی فوجوں کی فوجیں آئیں...... وہ کہاں ہیں کیا وعدہ ہے؟

وکلا وعداللہ الحسنی

سب جنتی ہیں

اور اس سے واضح الفاظ میں

والسبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت

فرمایا جنت کے باغ تیار ہی ان کے لئے کئے ہیں۔

جو انہیں جہنمی کہے وہ کون؟

قرآن پاک نے صحیح الفاظ میں اعلان کر دیا نا؟...... اب جو انہیں جہنمی کہے؟...... وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ نہیں! وہ کیا ہو گا؟ کافر! اور وہ کون کہتا ہے؟ شیعہ! کوئی شک تو نہیں ہے نا؟ پکی بات ہے نا! پھر اس کو کیسے مسلمان کہہ دیں' کیسے کہیں؟؟ مجھ سے کرنل نے پوچھا آپ شیعوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا جی میں نے بہت تلاش کیا ہے، بہت ڈھونڈا ہے، تحقیق کی ہے، ان

میں مسلمانوں والی کوئی بات ملتی ہی نہیں۔۔۔اس لئے کافر کہتا ہوں کہنے لگا ان سے بات ان کے ذہن کے مطابق کرو میں نے کہا میں نے بہت تلاش کیا ہے ان میں مسلمانوں والی کوئی بات مجھے ملی نہیں اگر آپ کو ملتی ہے تو آپ بتلائیں وہ آٹھ دس افسران تفتیش کے لئے آئے تھے جیل میں ......وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے......دیکھ دیکھ کے ایک نے کہا کلمہ جو پڑھتے ہیں میں نے کہا ٹھیک......مسلمانوں والا......؟ کہتے ہیں نہیں اور میں نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اور ہیں۔

ہم کیسے انہیں مسلمان کہیں؟ قرآن کو یہ غلط کہتے ہیں' رسول اللہ کی ختم نبوت کے منکر ہیں' رب کی وحدت کے منکر ہیں' اسلام کا کلمہ تبدیل کر دیا' اسلام کی صورت بگاڑ دی' وضو سے لے کر جنازے تک......کوئی چیز اسلام کی انہوں نے نہیں اپنائی میں کس طرح انہیں مسلمان کہوں؟

بات کرنے کی بجائے ہمیں تنگ کیا جاتا ہے ہمیں سمجھا دو کس طرح انہیں مسلمان کہوں میں تمام مسلمانوں کو......سنو افسرو' فوج والو' پولیس والو' تمام افسرو' سن لو......وزیرو سن لو' حاکمو سن لو' تم بھی اپنی طرف سے کفار کی طرف داری کرتے ہوئے آنکھوں سے اندھے' کانوں سے بہرے مت بنو' سوچو! آخر محمد رسول اللہ تمہارے بھی نبی ہیں' آخر قرآن کو تم بھی مانتے ہو اور شیعہ تمہاری بھی عزت پر حملہ آور ہے۔شیعہ واضح الفاظ میں تحریر کرتا ہے کہ جو' ابو بکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہیں تمام سنی' تمام سنی' (کہتا ہے) کافر بھی ہیں اور ولد الزنا بھی ہیں'' کہتا ہے۔

ان الناس کلھم اولاد بغای ماخلا شیعتنا

کہتا ہے جو شیعہ نہیں ہے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں،

متعہ اس کی ماں کرائے......! ہیرا منڈی کی زینت یہ بنیں......اور کنجریوں کی اولاد مسلمانوں کو کہیں؟ میں کس منہ سے انہیں مسلمان مان لوں؟ آج ایران کی لونڈی حکومت ہمیں مجبور کر رہی ہے' تنگ کر رہی ہے' چار مہینے سے میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے۔دو مہینوں کے آرڈر اب آئے ہیں پتہ نہیں ان کا کیا ارادہ ہے اور میرے رب کے ارادے کیا ہیں۔باقی انہوں

نے ظلم کی انتہا کر دی میں پیدا سندھ میں ہوا پلا سندھ میں، پڑھا سندھ میں، لیکن میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ ڈاکو، چور، اچکوں کا داخلہ کھلا ہے ایک شریف انسان کو روکا ہوا ہے۔

میں حکومت کو کہنا چاہتا ہوں تم جو مرضی کر سکتے ہو کر و انشاء اللہ ہم ہر حالت میں حق کی آواز کو بلند رکھیں گے۔ اور ہر حالت میں حق کا پرچار کریں گے اللہ پاک حق کا بول بالا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمدالله رب العالمين

تحفظ مدارس اور جہاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ o وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لَا سِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ولعنة اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَآئِهِمُ الرَّافِضِيْنَ الْكٰفِرِيْنَ الْمُرْتَدِّيْنَ o وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ o وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ o اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا o صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنکم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثۃ الانبیاء o اَوْ کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْ o

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمْ o

تحفظ مدارس اور جہاد

برادران اسلام! عزیزان ملت میں اپنے لئے حضرت شیخ درخواستی دامت برکاتہم کی شفقت اور جامعہ عبداللہ بن مسعود کے سالانہ پروگرام میں اپنی شرکت کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں حضرت شیخ اور مخدوم مکرم اپنے محبوب برادر قبلہ مفتی صاحب اور احباب کا ممنون ہوں کہ مجھے حکم فرما کر یہاں شرکت کا موقع دیتے ہیں اور علماء اہل اللہ اور احباب سے ملاقات کا شرف نصیب ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی سے نوازے اور ہمیشہ ہمیشہ اس کا فیض عام جاری رکھے۔ آمین۔

دینی قیادت مدرسہ کی چٹائی سے

تین دن ہو گئے ہیں تین راتیں گزری ہیں علماء کرام آپ حضرات کے سامنے بہت کچھ بیان فرما چکے ہیں...... علمی اور عملی میدان کے شہسوار آپ کے سامنے موجود ہیں...... میں تو بغیر کسی تصنع کے واللہ العظیم ان کی خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا سعادت سمجھتا ہوں' یہ دل کی بات ہے...... اور یہ ادارے' اس طرح کے مراکز' اللہ انہیں قائم و دائم رکھے...... یہ قائم رہے تو اس طرح کے اجتماعات کئی ہوتے رہیں گے' یہ مشائخ یہ مجاہدین یہ علم و عمل کے شہسوار آپ کو انہی مدارس سے ملیں گے آپ دینی اصلاحی' تبلیغی' تعلیمی' تصنیفی' جہادی۔۔۔ کسی تحریک کو دیکھ لیجئے اس کی قیادت آپ کو مدرسے کی چٹائی سے اٹھتی نظر آئے گی...... اور یہ نرسریاں ہیں ان پھولوں کو بنانے کی۔

یہ ادارے قائم رہے تو اس طرح کے پھول انشاء اللہ کئی سامنے آئیں گے......اور جس کھیتی سے روزی میسر نہ ہو اس کو جلا دینا چاہئے پھر اس کی ضرورت ہی نہیں...... مدارس بھی وہ...... جو دین کی کھیتیاں ہوں' جہاں سے ایسے پھول تیار ہوں...... نام کھیتی ہو ایک دانہ نہ ملے......کوئی ضرورت نہیں اس کی۔

وہ مدارس جو صحیح مدارس کو بدنام کرنے والے ہیں......وہ مدارس مدارس نہیں' مدارس تو وہ ہیں جو دین کی نرسریاں ہیں...... علماء کی شان ہے...... مدارس کی شان ہے......مساجد کی شان ہے......

''مساجد کی شان ہے لیکن مسجد ضرار نہ ہو''

مسجد جب مسجد ہو تو قرآن کہتا ہے

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ

مسجد اپنی صحیح حیثیت میں ہے تو اس میں داخلہ بھی تعظیم سے ہے اس مسجد کا ادب بھی کرنا ہے

وہاں دنیوی بات نہیں کرنی......!

وہاں بیع شرا نہیں کرنی......!

وہاں فضول گفتگو نہیں کرنی......!

وہاں اللہ کا ذکر کرنا ہے اور جھکتے ہوئے داخل ہونا ہے' اللہ کا نام لے کر داخل ہونا ہے پہلے دایاں پیر اندر رکھنا ہے...... مسجد جب اپنی حیثیت قائم رکھے تو یوں ہوتا ہے۔

لیکن جب مسجد ضرار ہو' نام مسجد ہے کام خیر نہیں ہے......واللہ العظیم قرآن اس کی مذمت بھی کرتا ہے' اور اب اس کے ڈھا دینے کا حکم بھی کرتا ہے۔

مسجد جب معلم پیدا کرے...... مسجد جب مجاہد پیدا کرے...... مسجد جب اہل اللہ بنائے ......وہ مسجد تعظیم کے لائق ہے۔

لیکن مسجد جاسوس بنائے...... مسجد شرابی بنائے...... مسجد دین کے خلاف سازشوں کا

اڈہ ہو...... وہ مسجد مسجد نہیں اور اس کا ادب نہیں۔

جتنی بڑی شان اتنی بڑی ذمہ داری

سب سے زیادہ شان انسان کی ہے' انسان انسان رہے۔۔۔تو خیر البریہ

انسانیت کا حق ادا نہ کرے۔۔۔تو شر البریہ

اور یہ اللہ کریم نے قاعدہ رکھا ہے کہ جتنی شان بڑھتی ہے۔۔۔اتنی ذمہ داری بڑھتی ہے۔

امتی سے نسیان مرفوع ہے' نسیان کو عصیان نہیں کہتے......لیکن یہ امت کے لئے ہے!

نبی کی بات ہو تو خود ہی فرمایا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ

کسی اور کی گواہی نہیں اپنی گواہی ہے......پھر فرمایا

وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی

وہاں نسیان بھی عصیان ہے......جتنی شان ہے اتنی ذمہ داری ہے......امت کی نبوت کے برابر شان نہیں......تو ان کی ذمہ داری بھی ان کے برابر نہیں۔

یہاں نسیان بھی معاف ہے...... وہاں نسیان بھی عصیان ہے۔

نسبتِ نبوت کی بے قدری......باعثِ عذاب

جتنی شان ہے اتنی ذمہ داری ہے۔اسی طرح فرمایا۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ○

نبی کی بیویو! اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی' تم نے کوئی غلطی کی' تم میں سے جو بھی غلطی کرے گی۔

یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ

سزا دوگنی ملے گی

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰهِ

لیکن پہلے ایک سوال ہوا کہ نبیؐ سے نسبت جو ہے پھر بھی عذاب ہوگا؟
فرمایا اس نسبت کی قدر نہ کی تو عذاب ہوگا۔

وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا

اللہ کے لئے معاملہ آسان ہے...... (وہ نبی بھی تو اس کے بندے ہیں۔)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحاً نُّؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ

اور اگر تم میں سے کوئی اچھا عمل کرے گی اللہ رسولﷺ کی اطاعت کرے گی تو اسے اجر بھی دوگنا ملے گا...... کیوں؟...... اس لیے کہ

,, يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ "

نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کے برابر تو نہیں ہو...... عام عورتوں جیسی تو نہیں ہو...... تمہاری شان ہے...... جتنی شان بڑی۔۔۔اتنی ذمہ داری بھی بڑی ہے۔

علماء کی شان

علماء کی عزت بیان فرمائی' علماء کی شان بیان فرمائی اور...... کتنی شان؟ کتنی شان؟......

اپنی تو شان یہ ہے...... کہ نبوت کا ورثہ ہے۔

اپنی تو شان یہ ہے کہ......

"فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰكُمْ"

آقاؐ تشریف رکھتے ہیں مجلس میں...... فرماتے ہیں صحابیو! تم سے ایک ادنیٰ صحابی جو ہے اس سے درجے میں میں جتنا زیادہ ہوں۔۔۔اتنا عام عابد سے...... نیک زاہد صوفی سے...... ایک عالم افضل ہے۔

اپنی شان تو یہ ہے کہ......... فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ"

ہزار عابد سے ایک فقیہ شیطان کو زیادہ سخت لگتا ہے۔

اپنی شان تو یہ ہے کہ نبوت نے فرمایا کہ ایک درجہ نبوت والا علماء سے نبی زیادہ شان

میں ہیں اپنی شان تو یہ بیان فرمائی۔۔۔ لیکن لایشقی جلیسھم ساتھ والوں کی شان کیا بنتی ہے؟

من جلس مع العالم ساعتین...... او سمع منه کلمتین...... او
اکل معه لقمتین...... اومشا معه خطوتین...... اتٰه الله الجنتین
...... کل واحدة منهما مثل الدنیا و مرتین

یہ تو ساتھ والے جو آ گئے بیٹھ گئے' جنہوں نے سن لیا کچھ...... مبارک ہو علماء سے تعلق رکھنے والوں کو' اہل اللہ سے تعلق رکھنے والوں کو...... فرمایا جس نے عالم کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ لیا یا دو لقمے اس کے ساتھ کھا لئے یا دو قدم ساتھ چل دیا۔۔ یا دو کلمات اس سے سن لئے

اتٰهُ اللّٰهُ جَنَّتَیۡنِ

اللہ اسے دو باغ جنت کے دے گا...... اور

کل واحدة منهما مثل الدنیا مرتین

ہر ایک باغ ساری کائنات' ساری دنیا سے دوگنا ہوگا

یہ تو شان ہے جب عالم عالم ہو اپنا حق ادا کرے تب...... اور اگر اپنا حق ادا نہ کرے۔۔۔

خیر الاخیار خیار العلماء وشر الاشرار شرار العلماء

انسان اچھا ہو تو کائنات سے اچھا...... انسان برا ہو تو جانوروں سے بدتر

عالم اچھا ہو تو سب سے اچھا...... عالم برا ہو تو سب سے برا

اپنا حق ادا کرے تو نبوت کا وارث اور اگر اپنے حق میں چوری کرے تو پھر اس سے بدتر کوئی نہیں

اذا ظهرة الفتن اوقال البدع والفساد و سبت اصحابی فلیظهر العالم علمه و من لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملئکته والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا و لا عدلا ۔

اور قرآن کہتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ٥

اللہ فرماتے ہیں جب ہم نے دلائل کو، براہین کو، بینات کو کتاب میں ذکر کر دیا ہے اور جنہیں کتاب عطا ہوئی ان سے وعدہ بھی لیا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ

آگے ان سے اللہ نے میثاق لیا ہے کہ تم بیان بھی کرو گے...... پھر نہیں بیان کرتے' چھپاتے ہیں' چھپائے گا کون؟۔۔جس کے پاس ہوتا! جس کے پاس ہو ہی نہ وہ چھپائے گا کیا؟؟ جس کے پاس علم ہو وہی چھپائے گا تو جس کے پاس علم ہو اسے کیا کہتے ہیں" عالم چھپانے والا"

السّاقط عن الحق شیطانٌ اخرص

وہ چھپانے والا اپنے آپ کو تو سمجھتا ہے کہ" میں عالم ہوں لہٰذا میں نبیوں کا وارث ہوں" لیکن قرآن کہتا ہے نہیں

اولٰئک یلعنهم الله ویلعنهم اللّٰعنون

تو تو پوری مخلوق سے لعنتی ہے۔۔من جانب اللہ بھی لعنتی ہے۔

ہم کن علماء کے ساتھ ہیں

تو میرے بھائیو! اللہ کا بڑا احسان ہے' ہم سب جتنا اللہ کا شکر کریں وہ کم ہے۔

اللہ نے ہمیں علماء وہ دیئے ہیں جو حق سناتے بھی ہیں' حق پر چل کر دکھاتے بھی ہیں'

ہمارے پاس وہ نہیں ہیں جو سب کو کہیں بڑا ثواب ہے' سارا خون نکال دو لیکن خود ایک قطرہ بھی نہ نکالیں۔

ہمارے پاس وہ نہیں ہیں جو باقیوں کو کہیں کہ تیرے باپ کو ثواب کی ضرورت ہے تیرے دادا کو ثواب کی ضرورت ہے' لیکن اپنے بڑوں کو؟ ان کو کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔

ہمارے پاس وہ ہیں جو تمہیں کہتے ہیں پانچ نمازیں پڑھو...... اور خود ساری ساری رات

نمازوں میں گزرتی ہے

تمہیں کہتے ہیں دیکھ کر قرآن پڑھو خود یاد کر لیتے ہیں۔

تمہیں کہتے ہیں ایک مہینہ روزہ رکھو اپنے روزوں سے کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا

جو کہتے ہیں الحمدللہ وہ پہلے کرتے ہیں......اور ہم انہیں کے ساتھ ہیں انہیں کو مانتے ہیں

نہیں مانتے ہم انہیں، نہیں مانتے ہم جو کہتے ہیں......کرتے نہیں۔

نہیں مانتے ہم انہیں جو اکابر کا نام لیں کہ میرے بزرگ' میرے امام کا جنازہ جیل سے نکلا'

نام لیں کہ میرے بزرگوں نے ہتھکڑیاں پہنیں

نام لیں کہ میرے مرشد نے جہاد میں قیادت کی......

نام لیں کہ میرے مرشد کو چکی پسوائی گئی......

نام لیں کہ میرے مرشد نے ظالم' کافر' جابر' حکومت سے ٹکر لی......لیکن اپنے اندر ان میں سے کوئی علامت موجود نہیں' ہم انہیں نہیں مانتے۔

ہم ان کے ساتھ ہیں جو نبوت کے وارث ہیں......ہم ان کے پیچھے ہیں جو نبوت کے وارث ہیں

ورثہ دوستی سے نہیں' نسب سے ملتا ہے

اور ایک بات یہ بھی عرض کر دوں کہ ورثہ دوستی سے نہیں ملتا' ورثہ نسب سے ملتا ہے......کئی ہیں جو کہتے ہیں یہ بھی بڑے علامہ صاحب ہیں' یہ بھی بڑے علامہ صاحب ہیں......جی بڑی تحقیق ہے جی' کہاں پڑھے ہیں؟ کون استاد؟......نہیں جی بڑا مطالعہ ہے......کہاں سے پڑھے ہیں' کہاں کے فارغ ہیں چھوڑیں اس بات کو......بڑا مطالعہ ہے ان کا۔

آج تو وارث نہیں......نہیں ہے......کیوں؟ عرض کیا ہے میں نے کہ ورثہ نسب سے ہے دوستی سے نہیں تعلقات بنانے سے نہیں ہے جس طرح وہ نسب ہے علمی نسب سند ہے۔

میں نے جو حدیث حضرت سے سنی حضرت نے اپنے استادوں سے......انہوں نے اپنے

استادوں سے...... انہوں نے اپنے استاذوں سے...... یہ نسب عظمیٰ حضورؐ تک پہنچ جائے......
تب ورثہ ہے

اور یہ نہیں پہنچتا تو ورثہ نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے اور وہ وارث نہیں ہے

ڈکشنری دیکھ کر آج تو تحقیق کا دعوی کرتا ہے ڈکشنری کی تجھے لینگویج بھی پوری نہیں آسکتی اس کے پورے مطالب تو کیا سمجھے گا اطلاق تو کیا سمجھے گا ابو جہل کی تو اپنی زبان عربی تھی چلو ابو جہل کو چھوڑ! میں کہتا ہوں ابوبکرؓ کی اپنی زبان عربی تھی...... ابوبکرؓ کو...... عمر فاروقؓ کو...... عثمان ذوالنورین کو...... علی المرتضیٰؓ کو...... باوجود اپنی زبان ہونے کے استاذ کی ضرورت ہے تجھے کیوں نہیں؟؟۔

اگر بغیر استاذ کے علم آتا۔۔۔ تو اللہ محمد عربیؐ کو لہولہان نہ کراتے

بغیر استاذ کے قرآن سمجھ آتا تو " **یعلمهم الکتاب والحکمة** " کا اعلان نہ کرنا پڑتا۔

اگر بغیر استاذ کے کوئی قرآن سمجھتا دین سمجھتا۔۔۔ تو سب سے زیادہ وہ سمجھتے جن کی مادری زبان عربی ہے...... وہ نہیں سمجھے تو کیا سمجھے گا؟ اگر دین سیکھنا ہے تو یہ نہ کہنا کہ جی میں نے بچے کو پڑھایا یونیورسٹی میں ہے کتابیں دینی ماشاء اللہ بہت پڑھ گیا ہے اب اچھا خاصا عالم ہے نہیں! نہیں!

اگر وارث بنانا ہے تو پھر یہاں دوزانو ہو کر اسے فیض لینا ہوگا...... پھر اسے استاذ سے شیخ الحدیث سے سننا ہوگا کہ مجھے میرے شیخ نے بتایا...... انہوں نے کہا مجھے فلاں شیخ نے بتایا...... انہوں نے کہا مجھے میرے شیخ نے بتایا' یہ تابعین تک پہنچیں گی پھر اصحاب تک پہنچیں گی جنہوں نے حضورؐ سے خود سنا تھا۔

وارث ورثہ لیتا ہے تو قرضہ دیتا بھی ہے

تو میں عرض کر رہا تھا علماء حق وارث ہوتے ہیں...... یاد رکھئے کہ اہل ہی وارث ہوتا ہے لیکن اگر وارث نااہل ہو تو......؟ جو وارث ہوتا ہے وہ ورثہ لیتا ہے مال لیتا بھی ہے' لیکن قرضہ ہو

تو دیتا بھی ہے۔

جو وارث ہوتا ہے وہ نفع میں بھی وارث ہے' نقصان میں بھی وارث ہے

وارث جو ہے وہ مال بھی لیتا ہے لیکن اگر ذمے فرائض ہوں ذمے مال دینے کا مسئلہ ہو تو پھر ادا بھی..... کرتا ہے۔

بابو! مصلّٰی بھی ورثہ ہے' میدان بھی ورثہ ہے' مار کھا کر بے خبر کو بتانا بھی ورثہ ہے' خبردار! ضدی' ہٹ دھرم' کافر کو ناک رگڑوانا بھی ورثہ ہے..... بے خبر کو دروازے پہ جا کر بتلانا بھی ورثہ ہے۔۔۔ دروازے پہ بلا کر بغیر کسی چیز کے اپنے گھر سے کھا کے' دروازے پہ جا کے منت سماجت کر کے دعوت دینا بھی ورثہ ہے۔

اور مان کر' اکڑ کر' جان کر' اکڑ کر' میدان میں جو آئے..... پھر اس کی ناک رگڑوانا بھی..... ورثہ ہے۔

مکہ' طائف ورثہ ہے..... بدر و حنین بھی ورثہ ہے۔

میرے دوستو! اگر میٹھا ورثہ ہو تو میں وارث..... اگر کڑوا ورثہ ہے تو وہ وارث..... یہ تقسیم نہیں ہے..... جو تقسیم کرتا ہے' یہ وارث ہی نہیں ہے..... وارث تو وہ ہے' جو کہتا ہے مصلّٰی بھی ورثہ ہے' میدان بھی ورثہ ہے' اور ہم اس پر اللہ کا شکر کرتے ہیں' اللہ کا احسان سمجھتے ہیں اس پر فخر ہے کہ اللہ کریم نے ہمیں جو دیئے ہیں وہ مصلے کے بھی وارث ہیں' میدان کے بھی وارث ہیں' صرف یوں جلسوں میں نہیں..... اللہ کے فضل سے انہوں نے عدالت کے کٹہرے میں بھی حق کہا' ظالم کے سامنے بھی حق کہا' حاکم کے سامنے بھی حق کہا' اپنی جان دے گئے لیکن حق کہنے سے باز نہیں آئے' صرف کہنا نہیں وہ کرنا بھی جانتے ہیں' صرف جانتے نہیں ساری دنیا والے مانتے ہیں کہ وہ کر کے دکھاتے ہیں' اللہ کی نصرت آتی ہے اور آج کے دور میں بھی بے سروسامانی کے باوجود وہ فتح لے کر قبضے لے کے غالب ہو کر..... آج بھی بدر کا نقشہ تازہ کرتے ہیں۔ پوچھ لیجئے میدان والوں سے کہ کیا تھا طالبان کے پاس؟ کیسے آئے؟ کیا ہوا؟ جہاد کا کام شروع کیسے ہوا؟ کتنا اسلحہ تھا؟ کیا

تھا تمہارے پاس؟ نقشہ سامنے آجائے گا'

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

مدارس باقی' دین باقی...... دین باقی دنیا قائم

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے مدارس وہ ہیں جو نرسریاں ہوں جو ایسے پھول پیدا کریں اور واضح کہتا ہوں' اس میں کوئی خوشامد والی بات نہیں آپ ہر سال دیکھتے آرہے ہیں اب بھی تین دن ہو گئے ہیں اس وقت اسٹیج کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ ان مراکز میں سے ہے' جو ایسے پھولوں کو اکٹھا کر کے دکھاتے ہیں' اور ایسے پھول پیدا کرتے ہیں' تو کیوں نہ دل سے دعا نکلے۔

میرے دوستو! جب تک یہ مدارس رہیں گے...... تب تک دین رہے گا' اور جب تک دین رہے گا تب تک دنیا رہے گی' نہ اتراؤ' سائنسدانو نہ اتراؤ کہ ہم نے ترقی کر لی' ہماری وجہ سے دنیا قائم ہے...... تم نے تو تباہی کا سامان اکٹھا کیا ہے۔

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ اَتٰهَاۤ اَمْرُنَا .

تم نے کیا دیا ہے لیکن اس کائنات کی سلامتی ان اللہ والوں کی وجہ سے ہے' جو ذکر اللہ رکھتے ہیں اور ذکر اللہ روح ہے اس کائنات کی' جب تک رب کو یہ نظام چلانا ہوگا زمین آسمان کا۔۔۔ اس وقت تک یہ ذاکر بھی چلے گا، یہ مدارس بھی ہو گے، یہ مساجد بھی ہوں گی۔

کرسی کس کی مضبوط

سب مولویوں کو اکٹھا کروں، کشتی میں بٹھاؤں سمندر پہنچادوں، واپس نہ آنے دوں، سمندر میں ڈوب جائیں' یہ کہنے والا کہاں ڈوب رہا ہے؟ اور یہ الحمدللہ آج بھی اسی طرح درخشندہ وتابندہ ہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ مجھے یہ مولوی کچھ نہیں کر سکتے

" I am weak but my chear is stroug "

میری کرسی بڑی مضبوط ہے رب نے کہا...... کرسی تیری مضبوط نہیں، کرسی تو اس کی مضبوط ہے جس کا اعلان ہے۔

وسع کرسیه السمٰوٰتِ والارض

اگر کسی نے نام ونشان مٹانا چاہا۔۔۔اس کا نام ونشان مٹا؟

جس نے تباہ کرنا چاہا۔۔۔۔وہ تباہ ہوا؟

آج بھی تمہارے سامنے ہے،

ہم گرے ہوئے پر پتھر نہیں مارتے!

ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا .

ولولادفع الله الناس بعضهم ببعض لّفسدت الارض ولكن الله ذوفضل على العلمين .

انتظام اللہ کرتا ہے ہاں یہ ہے کہ کبھی کافر مرتا ہے...... کبھی ظالم مرتا ہے اہل اللہ کے ہاتھ سے...... کبھی مرتا ہے ابابیل کے فائر سے...... کبھی مرتا ہے مچھر کے کاٹنے سے...... کبھی " **کلب من کلاب الله** " مسلط ہوتا ہے...... یہ وقت بتائے گا کہ مسلط ہونے والے کیا ہیں؟...... لیکن کبھی موسیٰ سے فرعون کو غرق کروایا جاتا ہے، کبھی مچھروں سے نمرود کو مروایا جاتا ہے...... یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ موسیٰ کا وارث ہے، یا مچھر کا وارث ہے، بہر حال میں نہیں کہنا چاہتا اب کچھ...... میں تو گرے ہوئے کو پتھر مارنے کے حق میں نہیں جاتا۔ " ڈھٹھے ہوئے نوں ڈانگاں نہیں ماردے اسی " ٹھیک ہے؟۔

جب سامنے تھے اللہ نے توفیق دی ہم نے اپنے بڑوں کو جو انہوں نے اعتماد کیا۔۔۔ الحمدللہ اس میں انہیں سچا کر کے دکھایا اور اللہ کے فضل سے ہم نے اپنے احباب کو مایوس نہیں کیا اللہ نے توفیق دی اور انشاء اللہ ہم خوابوں میں بھی انہیں یاد آئیں گے۔

اللہ پاک نے مدد کر کے کھائی اور دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے میں تو جنرل صاحب سے کہتا ہوں موجودہ حکومت سے کہتا ہوں کہ آپ اگلوں سے عبرت لے لیں اگلوں سے سبق لے لیں اور خود اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردار بن جائیں۔۔۔ تو پھر یہ قوم آپ کے ساتھ ہے قوم جمہوریت کے نعرے مارتی ہے تم غیر جمہوری تھے لیکن قوم نے دل کھول کر تمہارا خیر مقدم کیا تمہارا استقبال کیا قوم نے دل سے تمہیں قبول کیا لیکن جو آس اس قوم نے لگائی ہے۔۔۔ انہیں مایوس نہ کرنا ورنہ یہ بڑا بھاری مینڈیٹ دینے کے بعد پھر لعنتیں بھی کرتے ہیں۔

عدالتوں میں انگریزی نہیں قرآن ہوگا

میرے دوستو! ہم ان مدارس' مساجد سے انشاء اللہ العزیز دیکھیں گے وہ فضا بنے گی کہ صرف اور صرف اللہ کی اطاعت نظر آئے گی' رسول اللہ کی اطاعت نظر آئے گی' عصیان کا' معصیت کا پودا، گناہ کا پودا، بے غیرتی کا پودا، فحاشی اور عریانی کا پودا، انشاء اللہ کفر کا پودا اکھاڑ پھینکیں گے۔ یہ ہوگا، انشاء اللہ یہ ہوگا، کہ فحاشی، بے حیائی، غنڈہ گردی، بدمعاشی، کفر، زندقہ، قادیانیت، رفض...... سارے گند کو انشاء اللہ العزیز ختم کر کے یہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کی فضا قائم کر دی جائے گی۔ ایک وقت آئے گا یہاں پر کہ کورٹ میں بجائے کسی انگلش بک کے قرآن کھولا جائے گا، انشاء اللہ انشاء اللہ' وہ وقت آئے گا جب، انگریزی نہیں عربی پر فخر کیا جائے گا۔

اللہ و رسول کی اطاعت مستقل ہے

مسلمانو! ہم رسول اللہ کی اطاعت مطلقاً کرنے کے قائل ہیں' کوئی قید نہیں۔

اللہ کی اطاعت اس بات میں کرو اور اُس میں نہ کرو کوئی قید نہیں ہے۔

وہی ثواب ہے جسے وہ ثواب کہے...... وہی گناہ ہے جسے وہ گناہ کہے۔

وہ اگر روکتا ہے' تو اپنی انگلی کاٹنا بھی حرام ہے...... لیکن اگر وہ حکم دے دے اپنے ہاتھ سے معصوم بیٹے کو ذبح کرنا بھی ثواب ہے۔

اس کے حکم سے بات ہوتی ہے' اپنی مرضی سے نہیں ہوتی۔

اطیعو اللہ واطیعو الرسول

اطاعت...... الگ صیغہ لایا گیا یہاں الگ صیغہ لایا گیا مستقل اطاعت اللہ کی کرنی ہے اطاعت رسول ؐ کی مستقل کرنی ہے' رسول ؐ کی مستقل ، اللہ سے استقلال ہو نہیں سکتا مطلب کیا ہے؟ کہ یہ نہ کہنا کہ ہم حدیث وہ مانیں گے بات نبی ؐ کی وہ مانیں گے جو قرآن میں ہو...... نہیں نہیں جو پیغمبر کی زبان سے یقیناً ثابت ہو وہ ماننی ہے...... پیغمبر کے عمل سے یقیناً ثابت ہو وہ ماننی ہے...... نبی تک پہنچ گئی تو بس اس کی اطاعت کرنی ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

رسول کی اطاعت مطلقاً ہے اس میں کوئی شک نہیں...... ہر رسول ؑ کی اطاعت مطلقاً ہوتی ہے۔

بعثت رسل کا مقصد

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ

ہر رسول ؑ کا مقصد بعثت ہی یہ ہے کہ اس کی اطاعت ہو اور اس میں کوئی تخصیص کوئی استثناء نہیں ہے کہ اس کی یہ بات مانی جائے یہ نہ مانی جائے...... کہتے ہیں جی یہ تو ٹھیک ہے البتہ یہ وقت کے تقاضہ کے مطابق نہیں ہے' تو کیا جانتا ہے تقاضہ کو؟ اس وقت کو' اس میقات کو' اس مقام کو' اس مقیم کو' اس زمین کو' اہل زمین کو' آسمان کو' تحت السماء ، رہنے والوں کو' سب کو بنانے والا کہتا ہے کہ اس وقت یہی مناسب ہے اور قیامت تک وہی مناسب ہے جو محمد عربی بتا دے' کوئی تخصیص کا حق تمہیں نہیں......

اللہ کی اطاعت مطلقہ' رسول ؐ کی اطاعت مطلقہ!

اَطِیْعُوْ اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْ الرَّسُوْلَ

تم نے اللہ کی اطاعت کی تم نے رسول ؐ کی اطاعت کی تم کیا بن گئے؟ مطیع !...... اللہ و رسول ؐ کے مطیع'' یاا یھا الذین امنوا'' سے خطاب ہے ایمان بھی ہو اطاعت بھی ہو۔

اب فرمایا۔

واولی الامر منکم

اولوالامر ہو...... ان کی اطاعت کرو

اور شرط ہے کہ وہ منکم ہوں، تم کون ہو، ایمان بھی ہے اطاعت بھی ہے، اولو الامر ہم انہیں مانیں گے، ان کی اطاعت کریں گے جو ایمان بھی رکھتے ہوں...... اطاعت بھی اللہ رسول کی کرتے ہوں۔

صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ کو بشر کہا ہے

اللہ کی اطاعت اس لئے مطلقہ ہے کہ اللہ سے غلطی کا امکان نہیں ہے اور رسولؐ کی اطاعت مطلقہ جو رکھی گئی، کوئی استثناء نہیں ہے...... تو اس سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ سے بھی دین میں غلطی کا امکان نہیں ہے، یہ ہے عظمت انبیاء!

غلط نہیں کہیں گے حضرت بیٹھے ہیں صحابی لکھ رہے ہیں...... جو حضورؐ فرماتے ہیں، لکھتے ہیں آج دیکھا نہیں لکھ رہے! فرمایا کیا ہوا آج نہیں لکھ رہے؟ عرض کی حضرت میں تو لکھتا تھا آپؐ کے صحابہؓ نے (مسلم شریف سے پڑھ رہا ہوں) کہا ہے کہ

انت تکتب کل شیئی و رسول اللہ بشر یتکلم فی الرضا والغضب .

بھائی آپ ہر چیز لکھتے جارہے ہیں آخر رسول اللہ بھی تو انسان ہیں، صحابہؓ نے کہا ہے۔

ورسول اللہ بشرٌ

یہ صحابہ کہہ رہے ہیں...... کہتے ہیں جی یہ تو کافر کہتے تھے...... اللہ نے تو فرمایا

قل سبحان ربی ھل کنت الّا بشراً رّسولا .

اللہ نے فرمایا

ماکان لبشرٍ ان یُّؤتِیَہُ اللّٰہ الکتٰب والحکم و النبوۃَ ثم یقول

للنّاس کونوا عباداً لی من دون اللّٰہ

پیغمبرؐ نے فرمایا ۔۔۔ بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں

انما انا بشرٌ انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکّرونی

سیدہ عائشہؓ نے فرمایا

کَانَ یَھلِبُ شاتہ ویصلی ثوبه و یعمل فی بیته کما یعمل احدکم فی بیته و کان بشراً من البشر

اور یہ تمام صحابہؓ کہہ رہے ہیں

انت تکتب کل شیئی و رسول اللّٰہ بشر یتکلم فی الرضا والغضب

حضورؐ کبھی رضا میں ہوتے ہیں، کبھی ناراض ہوتے ہیں، کبھی غصے میں بولتے ہیں، آپ ہر چیز لکھتے ہیں احتیاط کریں۔

پیغمبر بھی معصوم......اجماع امت بھی معصوم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبان کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرماتے ہیں

وھو الذی نفس محمدا بیدہ ما کان من ھذا الا الحق او کما قال النبی ﷺ

فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں محمد کہتا ہوں حالت جو بھی ہو، غصہ ہو تب، رضا ہو تب، اس زبان پر جو بات آئے گی وہ حق ہوگی۔

میرے دوست! پیغمبر معصوم ہے اس لئے بات مطلقہ ہے! پیغمبرؐ کے بعد کوئی معصوم نہیں، اس لئے وہاں شرط ہے کہ ایمان بھی ہو اطاعت بھی ہو.....اب آگے چونکہ معصوم کوئی نہیں اس لئے شرطیں لگ رہی ہیں.....

ہاں فرد واحد معصوم نہیں لیکن اجماع امت معصوم ہے.....فرمایا۔

لا تجتمع امتی علی الضلالة

اسی وجہ سے کہ اجماع معصوم ہے۔۔۔اصول میں لکھا کہ (نور الانوار صفحہ 222)

فالا جماع ...... ثم الا جماع علی مراتب فا الاقوٰی اجماع الصحابة رضی الله تعالی عنهم نصاً بان یقول کل واحد منهم اهکذا فیکون کالآیة والخبر المتواتر حتی یکفر جاهده ......

جس طرح اللہ کے فرمان کا منکر کافر ہے۔۔۔رسولؐ کی بات کا منکر کافر ہے ...... اسی طرح اجماع اقوٰی کا ...... اجماع صحابہ کا منکر کافر ہے ...... تبھی تو کہتا ہوں ......

قرآن کو غلط کہے۔۔۔تب کافر ہے

پیغمبر کریمؐ کی گستاخی کرے۔۔۔تب کافر ہے

ختم نبوت کا انکار کرے۔۔۔تب کافر ہے۔

خلافت صدیق اکبرؓ کا منکر کافر ہے

صحابہ کے اجماع کا انکار کرتے ہوئے جناب صدیق اکبرؓ کی عظمت کو سلام کرے امامت کو تسلیم نہ کرے۔۔۔تب کافر ہے

یہیں پر تمثیلاً جو چیز پیش کی یہیں نور الانوار میں وہ ہے

کالا جماع علی خلافة الصدیق رضی الله تعالٰی عنه

پڑھانے والے بیٹھے ہیں میں نہیں کہتا بچگانہ کھیل نہیں ہے نوجوان کا نعرہ نہیں ہے عام آدمی کی بات نہیں ہے کسی مسجد سے اٹھ کر ایسے ہی مولوی نے نہیں کہہ دیا' یہ اصولی بات ہے اور اصولی کتب میں ہے' پڑھائی جانے والی بات ہے کہ جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے' اگر کوئی اپنی کتابیں پڑھ کر بھولتا ہے۔۔۔۔میں اسے کیا کروں؟۔۔۔کیسا مولوی مانوں میں اسے؟ کیسا عالم مانوں میں اسے؟ جسے یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ میں نے جو کتاب پڑھ کر دستار بندی کی تھی وہاں کیا لکھا تھا آج کہتا ہے مطلق مطلق۔۔۔گھر رکھا اپنے اطلاق کو کہاں جائے گا؟

-- تیرے اطلاق میں تو ان اللہ علی کل شیئ قدیر نہیں رہتا...... بات کر سیدھی...... جو سیدنا صدیق اکبرؓ پر بھونکتا ہے سارے صحابہؓ کے اجماع کو غلط کہتا ہے...... اصول اسے کافر کہتا ہے!

اگر چہ یہ بات ہلکی ہے یہ کافر تو قرآن کا منکر ہے...... ختم نبوت کا منکر ہے...... لیکن کیا تو اصول بھولے گا اصول سے روگردانی کرے گا؟؟ -- تو پھر میں تجھے مولوی نہیں مانتا تیرے اختلاف کی میرے پاس کوئی اہمیت نہیں۔

پیغمبر کا انتخاب معصوم ہے

میں عرض کر رہا تھا۔ پیغمبرؐ کی زبان معصوم ہے اس زبان سے کوئی بات غلط نہیں آئے گی پیغمبرؐ نے اس زبان سے اللہ کو واحد کہا -- تو یہ سچ ہے حق ہے۔

اس زبان سے اپنے آپ کو خاتم النبیین کہا --- یہ بات سچ ہے۔

جنت کا اعلان کیا --- یہ بات سچ ہے۔

فرشتوں کا اعلان کیا یہ بات --- حق ہے۔

پیش قرآن کیا یہ بات --- سچ ہے۔

قیامت کا اعلان کیا' یہ بات --- سچ ہے۔

اس زبان اطہر سے جناب صدیق اکبرؓ کو جنتی کہا' یہ بات --- سچ ہے' حق ہے۔

اور اس زبان سے ' اور اس عمل سے اپنا مصلّٰی صدیقؓ کے حوالے کیا' یہ بات --- حق ہے۔

تیرا انتخاب غلط ہو سکتا ہے نبی معصوم کا انتخاب معصوم ہے اور میں نبی کے انتخاب پر بھونکنے والے کو آسمان پھٹ پڑے...... مسلمان نہیں مان سکتا...... کھلی بات ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں...... دو باتیں نہیں ہو سکتیں' اختلاف نہیں ہو سکتا' کھلم کھلا بات ہے' ہمیں پھانسی کے پھندے پہ چڑھنا قبول ہے' تختے پہ جانا قبول لیکن ہمیں اس کافر کو کافر کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

مسلمان کو جو کافر کہے...... ہم کہتے ہیں تم چودہ سال کیا الٹا لٹکا دو گولی سے اڑا دو جو مسلمان کو کافر کہے...... اس کو جو سزا مرضی رکھو وہ تھوڑی ہے...... لیکن یاد رکھو سب سے پہلا مسلمان صدیق اکبرؓ ہے اور اس بات پر کوئی جھگڑا نہیں...... اس میں کوئی اشتعال نہیں اس میں کوئی قتل و غارت نہیں قتل و غارت تو یوں ہوتا ہے کہ ایک کھڑا ہو کر پیغمبر ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے، ایک کھڑا ہو کر نبیؐ کے ازواج مطہرات پر بکواس کرتا ہے دوسرا اسے کہتا ہے زبان بند کر! لڑائی یہاں سے ہوتی ہے اگر کوئی گستاخی ہی نہ کرے۔۔۔لڑائی کیوں ہوگی؟

اپنے گھر بیٹھ کر کوئی اپنے آپ کو ہاتھ مارے جوتے مارے خون نکالے اپنا گلا کاٹے...... مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا...... اعتراض تو تب ہو گا جب جامعہ کے دروازے پہ آ کر اور کوئی جامعہ کے استاذوں اور استاذوں کے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا جب میرے دروازے پہ آ کر میرے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا...... اپنے گھر بیٹھے جو مرضی وہ اپنی عبادت سمجھ کر کرتا رہے شرارت نہ کرے۔۔۔تو جھگڑا نہیں ہوگا۔

جی دہشت گرد، دہشت گرد، ہم کوئی دہشت گرد، دحشت گرد نہیں لیکن ہم کوئی بے غیرت بھی نہیں۔

جو صحابہ کرام کو بھونکے گا انشاء اللہ اسے لگام چڑھا دی جائے گی...... کوئی بھونک نہیں سکے گا انشاء اللہ العزیز۔

اسلام اپنے راستے سے آئے گا

اسلام...... اپنے راستے سے آئے گا۔

ولكن اكثر الناس لا يعلمون

اسلام اپنے راستے آئے گا نبیؐ سب سے زیادہ رحم دل، حضورؐ کے برابر کوئی رحم دل ہے؟ نہیں ! سب بہادروں کے سردار ہیں، اپنے ہاتھ سے صرف ایک کافر مارتے ہیں شاید مجاہدین کو کوئی اور بھی معلوم ہو، ساری کائنات کے بہادروں کے استاذ ہیں اور سردار ہیں اپنے ہاتھ سے

ایک کافر مارتے ہیں' باقیوں کو فرمایا اٹھو خالد تم اس کافر کو مارو۔ عبداللہ ابن عتیق! تم اٹھو اس کا کام تمام کرو باقیوں کو آگے بھیج کے کفار کو قتل کروانا الگ بات ہے لیکن اپنے ہاتھ سے۔۔۔ایک کافر کو مارا ہے وہ بھی وہ ہے جس نے بے وقوفی کی تھی گھوڑے پہ چلتے ہوئے' کہ یہ گھوڑا میں نے پالا ہے اس پہ چڑھ کے تجھے قتل کروں گا' فرمایا انشاء اللہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا......اور وہی مرا۔

سب سے زیادہ عذاب کس کو؟

لیکن......اپنے ہاتھ سے کیوں نہیں قتل کرتے؟ ہائے! رحیم جو ہیں فرماتے ہیں کیسے قتل کروں کہ

ان اشد الناس عذاباً یوم القیامة من قتل نبیاً اوقتله نبیٌّ

بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسے ہوگا جو کسی نبی کا قاتل ہو یا نبیؐ کے ہاتھوں قتل ہو۔

کافر ہیں میدان ان سے پاک ہو جائیں......دنیا ان سے پاک ہو جائے۔۔لیکن میں نبیؐ اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کروں گا......علیؓ تم مارو' خالدؓ تم مارو' صحابیو تم اٹھو انہیں مارو' تاکہ جہنم میں جا کے بھی جتنا ہو سکے انہیں عذاب کم ہو۔

وہ نبی......اتنے میٹھے' اتنے پیارے' اتنے خلق والے......کہ اللہ فرمائیں کہ

انک لعلٰی خلقٍ عظیم ہ

اگر بغیر جہاد کے اسلام آتا' تو حضورؐ لاتے......بس ان سے بڑا کوئی مصلح دین نہیں ہے لیکن رحمت عالم بھی فرماتے ہیں کہ

انا نبی السیف۔...... میں تلوار والا نبیؐ ہوں

انانبی الملاحم ...... میں جنگوں والا نبی ہوں۔

تو اسلام اپنے راستے سے آئے گا اسلام کا راستہ جہاد ہے۔

پاکستان مقروض نہیں رہے گا

جہاد اور ہے تخریب کاری' دہشت گردی اور ہے......خانہ جنگی' تخریب کاری' دہشت گردی'

اپنے ملک میں خواہ مخواہ اپنی عوام کو تنگ کرنا۔۔۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے اور اس کے حق میں ہم نہیں اس پہ عمل نہیں ہے جب جہاد کریں گے تو بتا کے آئیں گے کہ...... یہ میدان ہے آؤ تم کفر کے طرف دار بنتے ہو تو آؤ ہم اسلام کے طرف دار کھڑے ہیں اور انشاء اللہ العزیز ایک ڈبکی میں یہاں اسلام نافذ ہو جائے گا لیکن آئے گا اپنے راستے سے اور اللہ وہ دن لائے گا انشاء اللہ العزیز اللہ ہر چیز پہ قادر ہیں یہ مدارس مساجد یہ مراکز ہیں بابو دین کے اور حکومت والو نہ سمجھو کہ یہ ہمارے ساتھ اعلان جنگ ہے چونکہ تم بھی مسلمان کہلاتے ہو اپنے آپ کو ہم نہیں بدگمانی کرتے اگر تم مسلمان ہو بسم اللہ کرو تم اعلان کر دو ہم کہیں گے کہ اب بھی اسلام اپنے راستے سے آیا ہے کوئی ووٹوں سے تھوڑی آئے ہو اب بھی تو تم نے ڈنڈا دکھا کے قبضہ کیا ہے نا بسم اللہ اپنے آپ سے وعدہ کر لو...... پہلے جنرل صاحب بسم اللہ کریں اللہ سے وعدہ کر لیں کہ میں اپنی جان پہ اسلام نافذ کرتا ہوں گھر میں کھڑے ہو جائیں اپنے گھر والوں کو کہیں کہ کوئی بات چیت اسلام کے خلاف نہیں ہونی چاہئے تمہارے عمل میں اور پھر کھڑے ہو کر اعلان کریں پوری قوم کے سامنے وہ کہتے تھے آپ کر کے دکھائیں انشاء اللہ العزیز آپ دیکھیں گے پاکستان مدیون نہیں دائن بنے گا پاکستان پھر مقروض نہیں رہے گا باقی مسلمانوں کی امداد کرے گا دین میں بڑی برکتیں ہیں...... بڑی برکتیں ہیں۔

ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركت من السمآء

آپ نافذ تو کر کے دیکھیں باقی ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ آپ سے کام لے گا اور جن مظلوموں کو ستایا گیا ہے آپ ان کی فریاد رسی کریں گے اللہ پاک آپ کو ہمت دے۔ سپاہ صحابہ کے جتنے لوگ حکومتوں کے ظلم اور ناانصافی کی وجہ سے میدان میں آئے وہ ڈاکو نہیں ہیں آپ آئیں ہمیں بٹھائیں ملا کر نہیں...... بھائی بھائی بنا کر نہیں...... عدالت لگائیں...... دونوں فریقوں کو بٹھائیں...... بات کروائیں...... خود سنیں کہ کون اس ملک میں امن چاہتا ہے اور کون یہاں پر

خانہ جنگی پیدا کرتا ہے......کون یہاں قتل وقتال کی فضا بناتا ہے......انشاء اللہ بات واضح ہو جائے گی۔۔باقی......

تلک الایام نداولها بین الناس

ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے......حالات بدلتے رہیں گے......ہم کہیں بھی ناکام نہیں ہیں...... جب کلمہ پڑھ لیا محمد عربی ﷺ کی امت میں داخل ہوا اس دین کا جھنڈا اٹھایا۔۔۔یہ ناکام نہیں ہے یہ اگر غازی ہے تب بھی کامیاب ہے......شہید ہے تب بھی کامیاب ہے!!

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

اتحاد کا پیغام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰی اَعْدَآئِهِمْ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ o وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ o اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً o صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ق وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُ دِرْهَماً وَّلَا دِیْنَاراً وَّ اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْئٍ مِّنْهُ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ o اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ o

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ o

اتحاد کا پیغام

برادران اسلام، واجب الاحترام علماء کرام اور سپاہ صحابہ کے سرفروش غیرت مند ساتھیو! آج بہت ہی خوشی اور مسرت کا موقع ہے، کہ آپ کے سامنے تقریباً ڈیڑھ سو فضلائے کرام کی دستار بندی ہوئی ہے، ان علماء کرام اور مستقبل کے مذہبی رہنماؤں کے سروں پر عمامۃ الفضل نصیب ہوا ہے۔ جنہوں نے اصحاب رسولؐ سے عقیدت اور مشن جھنگوی سے محبت کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ساتھیوں کو اپنی ذمہ داری صحیح طور پر نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ارادہ بہت کچھ تھا، لیکن وقت بہت گزر چکا ہے اور میں اپنے پروگرام کے مطابق کسی اور جگہ بھی پہنچنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پہنچائے، اور اس لئے میں زیادہ کچھ عرض کر نہیں سکتا۔ دوستوں کی دلی خواہش کو دیکھتے ہوئے، ان کی محبت کو دیکھتے ہوئے، میں انکار نہ کر سکا، حاضر ہو گیا۔ اب رات کے گیارہ بجے رہے ہیں، مختصراً چند ایک باتیں عرض کرتا ہوں، اور بجائے جوش، جذبات کے..... آپ توجہ سے ان باتوں کو سماعت فرمائیں۔ ابھی تک میرے دوستوں نے سپاہ صحابہ کے مشن موقف پر بات کی ہے، اور دشمن کو بتلایا ہے کہ:

گھر گھر سے جھنگویؒ اٹھا ہے..... تم کتنے جھنگوی مارو گے

عالم کی فضیلت عابد پر

اور انشاء اللہ العزیز! مجھے امید ہے کہ شیعہ بھی ہمت ہار کے بیٹھ جائے گا..... کہ واقعی شہید کے خون میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ قطرے قطرے سے اس کا وارث اٹھ جاتا ہے، بہر حال مجھے عرض یہ کرنا ہے آج کے ان احباب سے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے آپ پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا ہے۔ اس مرتبے اور منزل کے لیے کہ آج کے دور میں آقا کی

تشریف آوری کے بعد اور آقاؐ کے اس دنیا میں تشریف لے جانے کے بعد آج کے دور میں اس سے بڑا مرتبہ کوئی بھی نہیں۔ عالم نبیؐ کا وارث ہوتا ہے، علماء کی عزت وعظمت کو بیان فرماتے ہوئے آقاؐ نے فرمایا کہ:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنٰكُمْ

کہ ایک عبادت گزار...... تہجد گزار...... نیک...... زاہد...... صوفی...... عابد پر ایک عالم کی فضیلت اتنی زیادہ ہے، جتنی ایک ادنیٰ صحابی سے محمد رسول اللہ کی عزت زیادہ ہے۔ یعنی جتنا یہاں درجات میں فرق ہے، اتنا وہاں درجات میں فرق ہے۔ یہ نہیں کہ عالم نعوذ باللہ نبی پاک کے برابر ہے اس کا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جتنا یہاں درجات میں فرق ہے، اتنا وہاں درجات میں فرق ہے، اور فرمان ہے۔

تفکر ساعةٍ خیرٌ من عبادة ستین سنه

ساٹھ برس، دن رات کوئی عابد عبادت کرنے' اور عالم ایک گھڑی صحیح بتلانے کے لیے ایک مسئلے میں فکر کرے...... تو اس ایک گھڑی کی فکر اجر اور ثواب اللہ کے ہاں ساٹھ سال کی دن رات کی عبادت سے زیادہ ہے۔

جتنا بڑا مرتبہ' اتنی بڑی ذمہ داری

علماء کرام کی عزت وعظمت کے متعلق آپ نے بہت کچھ سنا اور سنایا ہے، بہت کچھ لکھا پڑھا ہے...... لیکن جس نکتے کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ وہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جتنا جس کو نوازے...... جتنی جس کو عزت ملتی ہے...... اتنی اس کی ذمہ داری بڑھتی ہے...... اگر وہ ذمہ داری نبھائے تو پھر عزت ملتی ہے اور اگر وہ ذمہ داری نہ نبھائے...... تو پھر خواری ملتی ہے۔

اس کی واضح مثال یوں سمجھ لیجئے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی عزت دی، تو اس پر ذمہ داری بھی ڈالی، جانور کی مرضی ہے جہاں جائے...... جو چاہے کھائے پیے...... گھومے پھرے...... لیکن انسان کو اللہ نے عزت دی ہے، تو اس پر ذمہ داری بھی اتنی زیادہ رکھی ہے، اور پھر اللہ پاک نے ذمہ داری نبھانے اور نہ نبھانے پر منزلیں متعین فرمادی ہیں۔ کہ اگر انسان ذمہ داری نبھاتا

ہے، ایمان اور عمل صالح کو اپناتا ہے.....تو

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّہo

ساری مخلوق میں سب سے بہتر انسان ہے، ایمان اور عمل صالح ہو تب۔ اور اگر وہ ذمہ داری نہیں نبھاتا..... انسان اللہ نے بنایا اور انسانیت کے ناطے اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ڈالی.....ایمان اور عمل صالح کی.....وہ نہ نبھائی.....تو اللہ نے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّہo

وہاں ہے..... **اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّہo**

یہاں ہے..... **اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّہo**

وہ بھی انسانوں کے لئے ہیں، یہ بھی انسان کے لئے ہے۔

خیر البریہ..........انسان ہیں، اور

شر البریہ..........بھی انسان ہیں۔

یعنی ساری مخلوق میں

سب سے بہتر بھی..........انسان ہے، اور

سب سے برا بھی..........انسان ہے۔

کیونکہ اللہ نے عزت دی، تو ساتھ ذمہ داری ڈالی، اگر وہ ذمہ داری نبھائے.....تو عزت والا ہے، اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے.........تو ذلت والا ہے، اور ذلیل اتنا کیا پھر.....کہ فرمایا۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلّ

اگر ذمہ داری نہیں نبھاتا.....اور جہنمی بنتا ہے، نافرمان بنتا ہے، کفر اپناتا ہے، اللہ پاک کی بات نہیں مانتا، اپنا فرض منصبی پورا نہیں کرتا۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَام

تو اس انسان کو جانور کے برابر فرما کر.....اور پھر اس کی ترقی کرتے ہوئے فرمایا۔

بَلْ هُمْ اَضَلّ

کہ جانور بھی اس سے اچھے ہیں' اس سے گدھا بھی اچھا ہے، گھوڑا بھی اچھا ہے، کتا بھی اچھا ہے، خنزیر بھی اچھا ہے...... لیکن یہ ان سے بھی برا ہے۔

اُولٰئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِo

تو اللہ تعالیٰ جتنی عزت دیتے ہیں' اتنی ذمہ داری بھی ڈالتے ہیں۔

اگر وہ ذمہ داری کوئی نبھائے...... تو عزت ملتی ہے۔

اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے تو ذلت ملتی ہے۔

میرے دوستو! عام انسانوں میں سے، عام عورتوں سے، ازواج پیغمبر کی عزت زیادہ ہے، نبی کی ازواج مطہرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

یٰنسآء النبیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسآءِ

کہ اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو...... تمہیں اللہ نے عزت دی ہے، اب اگر تم اچھائی کرو گی، صالح بن کے، پیغمبر کے ساتھ وفا کرتے زندگی گزارو گی...... تو تمہیں عزت زیادہ ملے گی، لیکن

من یأت منکن بفاحشة مبینة یضعف لها العذاب ضعفینo

اگر تم میں سے کوئی غلطی کرے گی...... تو اسے عذاب بھی ڈبل ہوگا۔

چونکہ تمہاری عزت زیادہ ہے، تو تمہاری ذمہ داری بھی زیادہ ہے...... اس طرح اللہ پاک جل وعلا شانہ نے جس جس کو جتنی زیادہ شان دی ہے۔ اتنی زیادہ ذمہ داری ہے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کو اللہ رب العزت نے معصوم بنایا ہے، پاک بنایا ہے۔ اللہ کی نافرمانی ان سے نہیں ہو سکتی۔ لیکن اللہ نے صرف یہ بات بتلاتے ہوئے کہ...... جتنی عزت زیادہ اتنی ذمہ داری زیادہ...... حضور علیہ السلام سے بھی فرمادیا...... کہ اگر آپؐ نے ذمہ داری نہ نبھائی۔

اِذاً لّاَ ذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ

جتنی عزت زیادہ...... اتنی ذمہ داری زیادہ

حق چھپانے والے علماء کا حشر

میرے دوستو! اسی طرح اللہ رب العزت نے علماء کرام کو عزت دی ہے، لیکن یہ عزت تب ہے، جب علماء کرام اپنا فرض منصبی پورا کریں۔ یہ بات سمجھنے کی ہے، یہ عزت تب ہے، جب وہ اپنا فرض منصبی پورا کریں۔ تو

خیر الاخیار خیار العلمآء

سب سے بہتر علماء ہیں' علماء کا مقابلہ کوئی عزت میں' عظمت میں' شان میں نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ:

شرالا شرار شرار العلماء

سب سے برا بھی عالم ہے' جس طرح سب سے بہتر عالم ہے...... اسی طرح سب سے برا بھی عالم ہے...... اپنی طرف سے نہیں کہتا' آقاؐ نے فرمایا۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہ' ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

فرمایا:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْم

جو کسی دینی مسئلے' علم کے متعلق کسی سے سوال کیا جائے۔

علمه

اس کا علم بھی رکھتا ہو' عالم بھی ہو۔

ثم کتمه

پھر وہ حق چھپائے

الجم یوم القیامۃِ بلجامٍ من النار

تو فرمایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

یہ عزت ہے یا ذلت ہے؟ یا تو وہ تاج پہنایا جا رہا ہے، کہ سورج سے زیادہ روشنی ہے' اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے، تو وہ لگام پہنائی جا رہی ہے، جو جہنم کی آگ سے بنی ہوئی ہے، مت سمجھیں کہ بس' اب ہم مستحق ہو گئے، جو چاہیں، سو کریں' مت سمجھیں کہ بس اب ہماری عزت کا سکہ بیٹھ گیا۔

عالمِ دین کی ذمہ داری

میرے دوستو! آج سے آپ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے......اور اگر آپ نے اپنی ذمہ داری نبھائی تو انشاء اللہ العزیز آپ کے تو درجات ہیں ہی ہیں......لیکن آپ کے متوسلین، متعلقین...... ان کے بھی قیامت کے دن درجات بڑھیں گے، اور ان کے بھی مزے ہوں گے......لیکن اگر آپ نے ذمہ داری نہ نبھائی......تو دوسروں سے زیادہ مسئلہ آپ کے لیے مشکل بنے گا......اور اسی صادق و مصدوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، جس نے فرمایا کہ:

ان العلمآء ورثة الانبیآء

نبیوں کے وارث علماء ہیں

اسی پیغمبر کا فرمان ہے، کہ

اذا ظهرت الفتن اوقال البدع والفساد

جب فتنے، بدعتیں غالب ہونے لگیں' میری امت میں بگاڑ غالب ہونے لگے۔

و سبت اصحابی

اور میرے صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کیا جائے، گالیاں دی جائیں۔

فلیظهر العالم علمه

تو پھر عالم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے۔ اس بات کے متعلق اپنا علم ظاہر کرے،

و من لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین، لا یقبل الله منه صرفاً ولا عدلا

فرمایا اگر یہ ذمہ داری نہ نبھائی تو اس پر۔ کس پر؟......فرمایا پھر اس عالم پر اللہ کی لعنت...... فرشتوں کی لعنت......مخلوق کی لعنت......سارے انسانوں کی لعنت......اللہ اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل فرمائے گا......پھر آپ کی نمازیں اور آپ کی تسبیحات کچھ کام نہ دیں گی، یہ تو ایک جاہل بھی کرسکتا تھا......اللہ نے تمہیں اتنا علم نصیب فرمایا' تو تم نے قوم کی رہنمائی کیوں نہ کی؟

عزیزانِ من! اللہ نے اگر آپ کو یہ عزت دی ہے، تو پھر آپ علماء حق کے طرزِ زندگی کو سامنے

رکھیےاور اصحاب رسول کی زندگی کو، ان کی سیرت مبارک کو سامنے رکھیےاور علماء حق کے نقش قدم پر چل کر دکھایئے' امام اعظم ابوحنیفہؒ کا نقشہ پیش کریں' آپ پھر امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا نقشہ پیش کریں' آپ امام ابن تیمیہؒ کا نقشہ پیش کریں' شاہ ولی اللہؒ کا نقشہ پیش کریں' مجدد الف ثانیؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلامؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ مفتی محمودؒ اور ہزارویؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ ابوالکلام آزادؒ کا نقشہ پیش کریں...... پھر آپ حق نوازؒ اور ایثارؒ کا نقشہ پیش کریں...... پھر آپ اپنے علماء حق کا نقشہ پیش کریں...... نوجوان علماء کرام کو عرض کرتا ہوں کہ پھر آپ حق وصداقت کا نعرہ لگاتے ہوئے، حق و صداقت کا پرچار کرتے ہوئے، قاری سعید الرحمانؒ اور مولانا سیف اللہ خالد کا نقشہ پیش کریں۔

علماء کے لیے رخصت نہیں......عزیمت ہے

عزیزان من! ہمارے علماء کرام نے ہر وقت' ہر باطل سے' کفر سے ٹکر کھائی ہے۔ تو یہ رخصت عوام کے لیے ہے علماء کے لئے نہیں! علماء کے لئے عزیمت ہے...... علماء رخصتیں ڈھونڈنا شروع کر دیں، تو عوام تباہ ہو جائے، گمراہ ہو جائے، برباد ہو جائے...... علماء کرام کو تو ڈنکے کی چوٹ حق کہنا ہے، حق سنانا ہے...... جب ہم دوسروں کو کہتے ہیں کہ موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور جو قبروں سے ڈرے...... قبروں والوں سے ڈرے...... جو ویران گھروں سے ڈرے...... جو درختوں سے ڈرے...... جو پیروں...... ولیوں سے ڈرے...... وہ مشرک ہے...... تو جو شیعوں سے...... قادیانیوں سے ڈرے وہ موحد ہے؟ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں' قرآن نے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔

قرآن مجید کے ارشادات

ان تکونوا تألمون فانهم يألمون كما تألمون و ترجون من الله مالا يرجون○

اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو کفر کو بھی ہوتی ہے، اور پھر تمہیں جنت کی امید ہے، انہیں تو وہ بھی نہیں...... تو بزدل آپ کیوں ہوں؟ بزدل تو وہ ہو جس نے مر کے جہنم میں جانا ہے۔ جس کو مر کر جنت میں جانا ہو، حوروں کے پاس جانا ہو، اور جسے مر کر اصحاب رسولؐ کے قدموں میں جانا

ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں جانا ہو، وہ کیوں بزدل ہو!!

الموت عندنا احلی من العسل

تو میرے دوستو! قرآن نے واضح بتایا

و ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله......

مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض ج ارضیتم بالحیوة الدنیا من الآخرة ○

میٹھا میٹھا ہپ ہپ' کڑوا تھوتھو

قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا۔

قل الحق من ربکم فمن شآء فلیؤمن و من شآء فلیکفر

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنه......

یہ یاد ہیں، اور

یآایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم......کیوں یاد نہیں

میٹھا میٹھا......ہپ ہپ......کڑوا کڑوا......تھو' تھو

کیا آپ بھول گئے ہیں؟

اور کہتے ہیں نہیں جی! اللہ نے فرمایا ہے نا! کافروں پر سختی کرو......تو ہم سخت ہیں' بہت سخت ہیں......یہ ذرا بظاہر تھوڑی سی ان سے نرمی کرتے ہیں، ورنہ ہمارے دل سے تو کوئی پوچھے نا!۔

یاد رکھو! اللہ نے فرمایا......یایها النبی......اے نبی!

جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم

کفار اور منافقین سے جہاد کرو، اور ان پر سختی کرو......

بداخلاقی کیا ہے؟

یہ حکم حضور علیہ السلام کو ہے، حضور علیہ السلام نے عمل فرمایا کہ نہیں؟......اور پھر رحمۃ للعلمین رہے یا نہیں؟......اور صاحب خلق عظیم پھر بھی رہے یا نہیں؟......رہے!!! تو پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ یہ سختی اخلاق کے خلاف ہے۔

اخلاق کے خلاف سختی وہ ہے بابو! جو مسلمان، مسلمان کے خلاف کرے۔

میں تیری بے عزتی کروں............ یہ بداخلاقی ہے۔

تو میری بے عزتی کرے.......... یہ بداخلاقی ہے۔

مسلمان، مسلمان کی پگڑی اچھالے........ یہ بداخلاقی ہے۔

زبان کے نام پرلڑاؤ.......... یہ بداخلاقی ہے۔

علاقے کے نام پرلڑاؤ.......... یہ بداخلاقی ہے۔

تم دوسرے ذاتی مسائل اور اپنے ذاتی مفادات پرلڑاؤ...... یہ بداخلاقی ہے۔

حقیقی فرقہ واریت

اور ساتھ یہ بھی کہہ دوں کہ...... یہ فرقہ واریت بھی ہے۔

کفر اور اسلام کا جھگڑا...... فرقہ واریت نہیں ہے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے۔

فرقہ واریت ہے...... زبان پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے...... علاقے پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے...... سیاسی پارٹی کے نام پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے...... لیڈروں کے نام پرلڑاؤ

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، کہ ایک طرف قرآن کو ماننے والا ہو...... دوسری طرف قرآن کا منکر ہو۔

ایک طرف پیغمبر کی ختم نبوت کا شیدائی ہو...... ایک طرف ختم نبوت کا منکر ہو۔

ایک طرف امی عائشہؓ کا روحانی فرزند ہو...... دوسری طرف سیدہ عائشہؓ کو کافرہ عورت کہنے والا ہو۔

ایک طرف قرآن کو صحیح کہنے والا ہو...... دوسری طرف قرآن کو شراب خور خلفاء کی خاطر لکھی ہوئی کتاب کہنے والا ہو۔

ایک طرف اصحابِ رسول کو "رضی اللہ عنہم" کہنے والا ہو...... دوسری طرف نام لے کر ابوبکرؓ و عمرؓ،

عثمانؓ پہ لعنتیں کرنے والا ہو۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، یہ ٹکر، یہ اختلاف، یہ تصادم عین ایمان ہے، عین ایمان ہے عین دین ہے، یہ فرقہ واریت نہیں ہے! اسے فرقہ واریت کہنے والے نے فرقہ واریت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے

مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے...... آج وہ ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں...... جو دن رات مسلمانوں کو لڑانے میں مصروف ہیں۔ ہم نے تو کہا، تمہارے اندر کوئی بھی اختلاف ہو، اس کو ایک طرف رکھ دو۔

زبان تمہاری جو بھی ہے...... لسانی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

علاقہ تمہارا جو بھی ہے...... علاقائی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

قوم تمہاری جو بھی ہے...... قبائلی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

پارٹی تمہاری جو بھی ہے...... تم سیاسی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

اللہ کی وحدت کے لیے، مصطفیٰؐ کی ختم نبوت کے لیے...... قرآن کی صداقت کے لیے...... اصحاب رسولؐ کی عفت کے لیے...... ازواج رسولؐ کی عظمت کے لیے...... پیغمبر کے دین کی عزت اور عظمت کے لیے۔ آؤ مسلمانو! ایک ہو جاؤ!

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے...... ہم نے اتحاد اور اتفاق کی دعوت دی ہے...... ہم نے محبت کا پیغام پھیلایا ہے، مسلمانوں کو ''رحماء بینھم'' بننے کی دعوت دی ہے۔ تم آپس میں لڑاؤ، پھر بھی تم فرقہ واریت نہیں پھیلاتے، فرقہ واریت ہم پھیلاتے ہیں؟

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا کلمہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا رب ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا عقیدہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا قرآن ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو.......... جن کا نبی ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو.......... جن کا وضو ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو.......... جن کا ایمان ایک ہے، دین ایک ہے.... مذہب ایک ہے..... اس سے آگے بھی میں کہہ دوں، ناراض نہ ہونا، تم تو انہیں بھی لڑاتے ہو، جن کا سب کچھ، مذہب، عقیدہ، ایمان، لیکن دستور، منشور، جھنڈا بھی ایک ہے۔ لیکن پھر بھی تم لڑاتے ہو، فرقہ واریت تم پھیلاتے ہو...... یا میں پھیلاتا ہوں؟

وہ بھی دین کا نام لے، اور وہ بھی دین کا نام لے...... اور یقیناً وہ بھی دیندار، وہ بھی دیندار یہ بھی جھنڈا وہی، وہ بھی جھنڈا وہی...... اللہ کے واسطے مسلمانوں کو لڑانا چھوڑ دو، ہم فرقہ واریت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو ایک ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔

نبی کو حکم ہوا' کافروں اور منافقوں پر سختی کرو

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ پاک نے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کافروں پر سختی کرو، منافقین پر سختی کرو، اور ان سے جہاد کرو، ہوسکتا ہے، کوئی کہے کہ یہ حکم تو حضور کو ہے، ہمیں تو نہیں کہا...... اللہ نے فرمایا۔

یایها الذین امنوا

اے ایمان والو......!

(اب بھی کہو ہم سے نہیں ہے۔ اگر آپ اب بھی کہتے ہیں' ہم سے نہیں ہے، تو پھر بس!)

یایها الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار

وہاں ہے.......... **جاهد الکفار**

یہاں ہے...... **قاتلو الذین یلونکم من الکفار**

وہاں فرمایا...... **واغلظ علیهم**

یہاں فرمایا...... **والیجدوا فیکم غلظه**

ایک فاسد تاویل کا توڑ

وہاں فرمایا...... کافروں سے جہاد کرو، حضورؐ سے فرمایا کافروں سے...... جہاد کرو، اور ہمیں فرمایا کافروں سے قتال کرو، کیوں؟...... اللہ تعالیٰ "**قاتلو الذین یلونکم من الکفار**" کی بجائے "**جاھدو الذین یلونکم من الکفار**" بھی فرما سکتے تھے، لیکن اللہ پاک کو حضور علیہ السلام کے متعلق تو علم تھا نا...... کہ یہ غلط تاویل نہیں کریں گے، معصوم ہیں، اس لیے انہیں حکم فرمایا "جہاد کرو" ہمیں "جہاد" کا لفظ نہیں "قتال" کا لفظ فرمایا، تا کہ یہ پھر مختنتیں کرنے نہ بیٹھ جائیں، کہ جناب جہاد کا اصل مادہ (ج، ہ، د) "جہد" ہے، جہاد کا مادہ جہد ہے، "جہاد" کا معنیٰ محنت ہے۔ لہٰذا اللہ پاک نے فرمایا دین کی محنت کرو بھائی......!!

تو اللہ پاک نے وہ لفظ استعمال ہی نہیں فرمایا، جس کا مادہ جہد ہو اللہ پاک نے لفظ ہی وہ استعمال فرمایا، جس کا مادہ (ق، ت، ل) ہے "قاتلوا"...... "جاہدوا" نہیں فرمایا۔ اللہ کو معلوم تھا نا...... کہ یہ گڑبڑ کریں گے اور آگے حضور علیہ السلام سے فرمایا۔

واغلظ علیھم

ان پر سختی کرو

ہمیں یہ نہیں فرمایا کہ...... **واغلظوا علیھم**...... تم بھی ان پر سختی کرو یہ نہیں فرمایا، ہمیں فرمایا......

والیجدوا فیکم غلظه

کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں، غیب کا صیغہ ہے نا!" **واغلظوا علیھم** "نہیں فرمایا،

والیجدوا فیکم غلظه

وہ...... چاہے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں، سختی پائیں...... کبھی سوچا ہے اس طرف!! کیوں نہیں فرمایا سختی کرو؟ حضورؐ کو تو فرمادیا کافروں پر سختی کرو، ہمیں نہیں فرمایا، کیونکہ اگر ہمیں فرمایا جاتا، تو ہم آج کہتے جی میں بڑا سخت ہوں ان کے متعلق بظاہر ذرا تھوڑا سا ہلکا ہاتھ رکھا کرتا ہوں...... اللہ نے فرمایا یہ سختی نہیں چاہیے، جو تو دل میں رکھتا ہے، سختی وہ چاہیے۔

والیجدوا فیکم غلظه

وہ سختی محسوس کریں، وہ شکایت کریں...... وہ شکوہ کریں جی! یہ تو بڑا سخت ہے تو مجھے اعتماد میں لیتا ہے، جی میں بڑا سخت ہوں ان کے متعلق، جو تو کہتا ہے سخت، وہ نہیں چاہیے۔ چاہیے یہ کہ...... وہ کہیں یہ بڑا سخت ہے۔

والیجدوا فیکم غلظه

وہ سختی محسوس کریں، وہ شکایت کریں نا! وہ تجھے بھائی کیوں سمجھتے ہیں؟...... وہ تجھے اپنا باپ کیوں سمجھتے ہیں؟...... وہ تجھے اپنا کیوں سمجھتے ہیں؟؟

عزیزان من! اس لیے اللہ رب العزت نے (وہ تو سب کچھ جانتا ہے نا! ''بکل شئی علیم'' ہے نا!) نہ یہاں لفظ جہاد استعمال فرمایا، اور نہ یہاں پر خطاب کا صیغہ استعمال فرمایا، سختی کے متعلق، بلکہ فرمایا کہ قتال کرو...... اور تم اس طرح چلو، کہ وہ سختی محسوس کریں۔

عزیزان من! یہ خیال نہیں رکھنا ہے کہ...... بظاہر...... سب کے ساتھ...... ہاتھ رکھ کر چلنا ہے، نہیں نہیں۔ آپ رحمۃ للعلمین سے بڑے رحمۃ للعلمین مت بنئے، آپ حضورؐ سے بڑے صاحب خلق عظیم مت بننے کی کوشش کریں...... کوئی ضروری نہیں۔

فمن شآء فالیومن و من شآء فالیکفر......
لیهلک من هلک عن بینةٍ و یحییٰ من حیَّ عن بینه......
لا تسئل عن اصحاب الجحیم......

ہم تبلیغ نہیں ''تحریض'' کررہے ہیں

کہتے ہیں جی دیکھو، یہ بھی کوئی تبلیغ کا طریقہ ہے...... او بھائی آپ نے سمجھی ہی نہیں بات، ہم تبلیغ کرہی نہیں رہے...... نہیں کررہے ہم تبلیغ، زوری (زبردستی) کیوں ہمارے اوپر رکھتے ہو؟ نہیں کرتے، یہ تبلیغ نہیں ہے۔ کیوں؟...... قرآن پاک میں صرف تبلیغ کا حکم تھوڑی ہے ''تحریض'' کا بھی ہے۔

''یاآیها النبی حرض المومنین علی القتال''

یہ کیا ہے...... تو تحریض بھی اس طرح ہوتی ہے۔

حضور علیہ السلام کا طرزِ عمل

حضور علیہ السلام نے جب تبلیغ کی دعوت دی، اس وقت فرمایا۔

یآ اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سوآءٍ بیننا و بینکم

اے اہل کتاب! آؤ...... اے اہل کتاب! (عزت والا لفظ ہے نا!) لیکن جب اگلے آ گئے ضد پر...... اور اب مسلمانوں کو غیرت دلانی ہے، تو اب حضور علیہ السلام نے طرز خطاب بدلا۔ فرمایا۔

"لعن اللّٰہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیآئھم مساجداً

کیا یہ حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں ہے......؟ یہ اہل کتاب وہی یہود و نصاریٰ نہیں ہیں؟ اب حضورؐ کیا فرما رہے ہیں کہ "یہودیوں پر اللہ کی...... لعنت، نصاریٰ پر اللہ کی...... لعنت، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا...... ان سے نفرت دلانے کے لیے جب اللہ کے حبیبؐ مسلمانوں سے بات کر رہے ہیں، اس وقت فرما رہے ہیں، کہ یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، نصاریٰ پہ اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کیا، تو ایک خطاب نبی کا یوں بھی ہوتا ہے۔

اس خطاب کا بھی ورثہ سنبھالنا ہے اسی کو سنبھالتے ہوئے جھنگویؒ نے کہا تھا کہ......

شیعہ پر خدا کی لعنت ہو...... کہ اس نے اللہ کے قرآن کا انکار کیا ہے۔

رافضی پر خدا کی لعنت ہو........... کہ اس نے پیغمبر کی ختم نبوت پہ حملہ کیا ہے۔

غلام حسین نجفی پر، خمینی پر، باقر مجلسی پر اللہ کی لعنت ہو...... کہ انہوں نے پیغمبرؐ کے صحابہ تک کو بخشا نہیں۔ پیغمبرؐ کے صحابہ کو ماں، بہن، بیٹی کی گالی دی ہے...... یہ طریقہ بھی سنت سے ثابت ہے۔

امام اہلسنت حضرت تونسوی کا طرزِ تبلیغ

ایک یہ ہے نا کہ دشمن کو سمجھانا ہے، جب اسے پتہ نہیں، تو اسے نرمی سے سمجھایا جائے گا۔ لیکن ایک یہ ہے کہ دشمن ضد پر اتر آیا ہے...... اب اپنے مسلمان کو غیرت دلانی ہے، اِس کا انداز اور ہوتا ہے، اُس کا انداز اور ہوتا ہے۔

تو تبلیغ بڑی کی ہے آج تک ہمارے علماء کرام نے، ...... کیا امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب دامت برکاتہم کی ساری زندگی تبلیغ کرتے نہیں گزری؟ کتنا سمجھایا ہے انہیں، کالے چولے والی کتاب اٹھا کر؟ امام اہل سنت، رئیس المناظرین، قبلہ مولانا محمد عبدالستار

صاحب تونسوی دامت برکاتہم العالیہ...... انہوں نے نہیں سمجھایا انہیں؟ یہاں تک فرما گئے کہ بھائی بھائی بن کر پاکستان میں وہ قانون چلاؤ، جو امام جعفر صادقؒ نے مدینے میں چلایا وہ اذان دو، وہ کلمہ پڑھو، جو آئمہ نے پڑھایا، جو تمہاری کتابوں میں ہے۔ انہیں بات سمجھ نہیں آئی، تو اب میں "یا ایھا الکفرون" پہ عمل کیوں نہ کروں؟؟ تبلیغ اور ہے، تحریف اور ہے۔ جب دشمن کو پتہ نہ ہو، تو نرمی سے سمجھایا جائے گا' جب دشمن بے غیرتی پر اتر آئے تو اس سے سختی سے نمٹا جائے گا۔

کیا ابوجہل ہیضے سے مرا تھا؟

کہتے ہیں جی! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتنی تکلیفیں دی جاتی تھیں...... حضور علیہ السلام نے صبر کیا۔ ابوجہل نے حضور علیہ السلام کو کتنی تکلیفیں دیں حضورؐ نے صبر کیا...... میں نے کہا حضورؐ نے صبر تو کیا، ٹھیک ہے...... لیکن یہ بتائیں ابوجہل ہیضے میں مرا تھا؟...... ابوجہل مرا کیسے تھا؟......

کیا بدر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ابوجہل کو قتل نہیں کروایا؟؟

جب تک اسے علم نہیں تھا...... حضورؐ نرمی سے سمجھاتے رہے......!

جب وہ بے غیرتی پر اتر آیا، سوچ سمجھ کر، پھر بھی...... کیا پھر میدان بدر نہیں ہے؟

جب کافر بے خبر ہے...... تو سبق میدان طائف سے لیجئے۔

اور جب کافر بے غیرت ہے، ضدی ہے...... تو پھر سبق میدان بدر سے لیجئے۔

ایک اور اہم اعتراض کا جواب

آپ کو آگے یہ سوالات پیش آنے والے ہیں' اس لیے میں عرض کر رہا ہوں...... اور پھر کہا جاتا ہے، چلو جی انہوں نے تو گند کیا، بکواس کر دی...... آپ کیوں بار بار وہ باتیں ہمیں بتلاتے ہیں؟...... آپ کیوں بتلاتے ہیں!...... تو دیکھیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں کافروں کی وہ باتیں نقل فرمائی ہیں...... کافروں نے حضور علیہ السلام کے متعلق برے لفظ استعمال کیے۔

ساحر...... جادوگر' یہ برا لفظ ہے یا نہیں؟...... یہ گالی ہے یا نہیں؟

کذاب...... بہت بڑا جھوٹا...... یہ نبی کی بے ادبی اور گستاخی ہے یا نہیں؟

مجنون......یعنی پاگل...... یہ گستاخی ہے یانہیں؟

اب انہوں نے گستاخی کی، ایک آدھ مرتبہ کہہ دیا، دومرتبہ، پانچ مرتبہ، دس مرتبہ، سومرتبہ کہہ دیا بس! اللہ پاک نے وہ الفاظ قرآن پاک میں نقل فرمادیئے۔ کہ" کافروں نے میرے حبیب کو یوں یوں بُرے الفاظ کہے۔" اب یہ تو اعتراض اللہ پر کرونا! کہ تو نے یہ برے لفظ کیوں قرآن پاک میں ذکر کیے...... ابوجہل نے تو ایک مرتبہ کہہ دیا جادوگر، دومرتبہ کہا، دس مرتبہ کہا۔ اس وقت بات تھی ختم ہو جاتی، قرآن پاک میں کیوں لے آئے آپ...... کہ اس نے پاگل کہا...... جادوگر کہا...... کیوں لے آئے...... یا تو اللہ پہ اعتراض کرو...... اگر بات واضح ہے کہ اللہ پاک نے اس لیے ذکر فرمایا، تاکہ مسلمانوں میں یہ غیرت رہے، اوران کی غیرت بیدار رہے کہ کافروں نے اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کوستایا تھا...... کافروں کے خلاف نفرت رہے، اور ساتھ یہ بھی ذہن رہے، کہ اتنی بے ادبی، گستاخی کی گئی...... پھربھی حضور علیہ السلام نے حق بتانے کی ڈیوٹی نہیں چھوڑی۔

اسی طرح بعد میں کچھ بھی ہو جائے...... حق بتانے والے حق بتانے سے باز نہ آئیں' اور ساتھ ہی کافروں سے نفرت پیدا ہوتی جائے۔ اگر اللہ پاک نے اسی فلسفے کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ الفاظ قرآن مجید میں ذکر فرمادیے ہیں، تو آج بھی کافروں کا کفر، ان کی گستاخیاں، ان کی غلاظت، ان کی نجاست، ان کی گندگی، تیرے سامنے رکھی جائے...... تاکہ تجھے ان کافروں کے خلاف نفرت آئے، تیری غیرت جاگے۔

مطلق اور مقید کی وضاحت

کہتے ہیں جی ٹھیک ہے، وہ تو ہوا لیکن مطلقاً شیعہ تو کافر نہیں۔ "مطلق" اللہ کے فضل سے یہ تو مطلق مقید کے چکر میں ہوتے ہیں' اور اگر ذرا پوچھ ہی لیا جائے کہ مطلق کا مطلب کیا ہے تو نہیں آتا۔

ایک نے کہا کہ مطلق شیعہ تو کافر نہیں!...... میں نے کہا ہائیں؟ کیا کہہ رہے ہو؟ کہتا ہے شیعہ مطلق تو کافر نہیں۔ میں نے کہا "مطلق شیعہ" اور "شیعہ مطلق" میں فرق سمجھتے ہو۔ پڑھا ہے کبھی کہ "تصور مطلق" کیا ہے، اور "مطلق تصور" کیا ہے...... بس سن کے رکھا ہے، کہ کچھ سمجھا بھی ہے۔

میں نے کہا کہ ''شیعہ مطلق'' کے تو کفر میں کسی کو اختلاف ہی نہیں ہے۔ بہر حال! یہ میں نے اشارہ کر دیا ہے۔ میرے طالبعلم ساتھی سمجھ گئے ہوں گے۔ باقی آسان سی بات عرض کیے دیتا ہوں' کہ جو کہتا ہے نا یہ مطلق مقید کا چکر، اسے کہو، کہ ایسا شیعہ دکھاؤ، جو جناب صدیق اکبرؓ کو خلیفہ بلا فصل...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ برحق مانتا ہو...... ہے کوئی شیعہ ایسا؟ نہیں! اور اگر نہیں ہے، تو پھر ہم سے کیوں پوچھتے ہو، نور الانوار کے صفحہ ۲۲۲ پر نہیں لکھا؟' کیا ''حسامی'' میں نہیں لکھا؟ اجماع کی بحث میں

ثم الاجماع علیٰ مراتب فالاقویٰ اجماع الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم نصًّا بان یقول کل واحدٍ منهم اجمعنا علی کذا فیقول کالاٰیة والخبر المتواتر حتی یکفر جاهدهٗ کالاجماع علیٰ خلافة الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه،

''نہ جاننے'' اور ''نہ ماننے'' والے میں فرق

کیوں بھول جاتے ہو، کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کو خلیفہ برحق نہ مانے وہ کافر ہے...... یہ پڑھ کر تو دستار بندی کرتے ہو یہ پڑھ کر پھر عالم بنتے ہو...... اور پھر کہتے ہو، کہ مطلق شیعہ یوں ہے۔ پھر کہتے ہیں جی دیکھو! چلو شیعہ کو تو کافر کہا، جو نہ مانے...... وہ بھی کافر!

میں نے کہا بھائی اس کا مطلب سمجھا ہے آپ نے! ''جو نہ مانے وہ بھی کافر'' یہ بالکل صحیح ہے...... ایک ہے نہ جانے...... اور ایک ہے نہ مانے...... بڑا فرق ہے اس میں۔ آپ نے اگر شیعہ کتب کا مطالعہ نہیں کیا...... تو ایک تو جانتے نہیں۔ میں تمہیں کہتا ہوں ''فیض الباری'' میں حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان موجود ہے، کہ

اکفر هم الشاه عبدالعزیز و قال من لم یُکفرهم لم یدر عقائدهم

کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے شیعوں کو کافر کہتے ہوئے فرمایا، کہ جو انہیں کافر نہ کہے...... وہ ان کے عقائد کو جانتا نہیں۔

پھر کہتے ہیں جی ہم کوئی جاہل ہیں دیکھو! یہ ہمارے اوپر رعب مت ڈالو...... آپ بتائیں کہ

شیعہ کتابیں مرکزی کونسی ہیں......؟ کہاں پڑھی ہیں آپ نے......؟ کہاں دیکھی ہیں آپ نے......؟ آپ کو فرصت ملی ہے کبھی......؟ ہم آپ کو عالم الغیب نہیں جانتے، آپ کتابیں دیکھیں گے تو پتہ چلے گا نا! جب آپ نے اپنی کتابیں پڑھی ہیں۔ اپنی کتابیں پڑھائی ہیں، یاد ہیں تمہیں......ہم مانتے ہیں۔ ہم آپ کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں، لیکن آپ عالم الغیب تو نہیں ہیں، جب دیکھیں گے، پڑھیں گے، تب پتہ چلے گا۔ آپ تھوڑی سی زحمت گوارا فرمالیجئے مطالعہ فرمالیجئے، آپ کو ٹائم نہیں ہے، تو جنہیں ٹائم ہے۔ جنہوں نے ٹائم نکالا ہے، کیوں آپ خواہ مخواہ انہیں تنگ کرتے ہیں؟؟ آپ بھی علم غیب کا دعویٰ مت کیجئے۔

بعض علماء کی خوفناک مداہنت

عزیزان من! میں عرض کر رہا تھا کہ جو مطالعہ کرے گا......اسے معلوم ہوگا، اور ''جو نہ جانے'' اور ''جو نہ مانے'' میں بڑا فرق ہے۔ ایک تو ہے کہ جانتا ہی نہیں بے چارا، اس کو پتہ نہیں ہے، ان کے عقائد کیا ہیں......وہ کیا کہے گا کہ یہ مومن ہیں یا کافر ہیں؟ لیکن جو جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ یہ قرآن کے منکر ہیں، پھر کہتا ہے قرآن کے منکر ہیں، مجھے پتہ ہے، لیکن پھر بھی......یہ کافر نہیں ہیں......ہم کہتے ہیں جی ''یہ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں......کہتے ہیں ہاں یہ بھی مجھے پتہ ہے واقعی ختم نبوت کے منکر ہیں، لیکن پھر بھی......یہ کافر نہیں ہیں۔

ہم نے کہا دیکھو یہ جناب صدیق اکبرؓ کو کافر کہتے ہیں، فاروق اعظمؓ کو، حضرت عثمانؓ کو، حضرت علیؓ کو مچھر کہتے ہیں، اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتے ہیں......کہتے ہیں ہاں یہ بھی مجھے پتہ ہے لیکن پھر بھی......یہ کافر نہیں ہیں۔

ہم نے کہا وہ قرآن کو بھی غلط کہتے ہیں......کہتے ہیں ہاں یہ بھی پتہ ہے۔

اللہ کو بھی جھوٹا کہتے ہیں......کہتے ہیں ہاں یہ بھی پتہ ہے۔

یہ بات جانتے ہوئے......پھر بھی ان کو کافر نہ مانے......وہ کافر یقیناً ہے۔

ایک اہم فتویٰ

اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا ''تنبیہ العلات والحکام فی احکام شاتم خیر الانعام'' میں امام بو مسعود رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ موجود ہے، فرمایا۔

''جو شیعوں کے کفر کو جانتے ہوئے بھی انہیں کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے۔''

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

علماء کی ذمہ داری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن o لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیّینَ o وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھُم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجِّیم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم o اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدیٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُوْلٰئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْن o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُ دِرْھَماً وَّلاَ دِیْنَاراً وَّ اِنَّمَا وُرِثُ الْعِلْم فَمَنْ اَخَذَبِشَیءٍ مِّنْہُ فَقَدْ اَخَذَ بحظٍّ وَافِر o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَحْنُ مَعْشَرَالْاَنْبِیَاء لاَ نُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَا فَھُوَ صَدَقَۃٌ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآء o صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارَکَ وَ سَلِّمْ بَعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً o

علماء کی ذمہ داری

برادران ملت. قابل صد احترام علماء کرام اور سپاہ صحابہ کراچی کے سرفروش ساتھیو. آج یہ عظیم الشان پروگرام سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کی طرف سے، ان طلبہ کے اعزاز میں رکھا گیا ہے جو مروجہ درس نظامی پورا کر کے اور عام اصطلاح میں علماء کی صف میں شامل ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بڑے ہی خوش قسمت لوگ ہیں، جن کو اللہ کریم نے اپنے دین کی خدمت کے لیے چنا ہے۔ اور امید ہے کہ اپنے اسلاف کی یاد تازہ کریں گے۔ آج 150 طلباء کی یہ دستار بندی ہے۔ ہم تو دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارے مشن سے...... ہمارے موقف سے...... ہماری بات سے...... اتفاق رکھتے ہیں اور ہر لحاظ سے ہمارے معین، معاون، اور موافق ساتھی ہیں، اور وہ لوگ اپنی زبان بند رکھیں، جو کہتے ہیں ''سپاہ صحابہ کے ساتھ علماء نہیں ہیں'' وہ دیکھیں کہ یہ ہر سال کتنے علماء ہیں جو تیار ہو کر اور ساتھ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم سپاہ صحابہ کو صحیح سمجھتے ہیں، اور خلیفہ عبدالقیوم صاحب کا ہاتھ اپنے سر پر لگوانا سعادت سمجھتے ہیں۔ اور ان ساتھیوں کے ساتھ جو اس مشن موقف پر کفر کے خلاف کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ہم مل کر بیٹھنا اور ان کے ساتھ شامل ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔ ان پر تو شک نہیں ہے نا! یہ تو وہ ہیں جو آپ نے پڑھا کے اور اپنے مدرسوں سے خود فارغ کیے ہیں۔ جو یہ تقریب ختم بخاری میں ہیں آپ کے پاس ہوں گے۔ اور انشاء اللہ تعاون بھی آپ کے مدرسے کے ساتھ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دینی مدارس کو، جو دینی نرسریاں ہیں، جہاں سے یہ پھول بنتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین! ہمارے اصل دینی مراکز، اصل دینی دفاتر......

مساجد اور دینی مدارس ہیں۔ یہ مساجد اور مدارس اسلام کے قلعے ہیں اور یہاں پر قرآن کریم کی اور فرمان نبوی ﷺ کی، حدیث پاک کی خدمت کرنے والے..... یہ اللہ کو پیارے ہیں، اور جو ان مدارس کے خلاف بکتی ہے، وہ زبان خدا خود بند کرواتا ہے۔ اور بری نظر سے، بری نگاہ سے جو آنکھ انہیں دیکھتی ہے، ان آنکھوں پر پٹی خدا خود بندھواتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان آنکھوں پر پٹیاں بندھی گئی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز! کفر سرنگوں ہوگا..... مدارس بھی رہیں گے..... دین رہے گا ..... دین والے رہیں گے..... اور دین کے خلاف ہر سازش ملیامیٹ کردی جائیگی۔ ہمارے اوپر تو ڈیوٹی آنے ہی نہیں دیتا۔ اس معاملے کو خدا خود فوراً سنبھال لیتا ہے۔ اگرچہ ہم تیار ہیں کہ ان دینی قلعوں کے خلاف کوئی ایکشن لینے کی اگر کوئی بے وقوفی کر بیٹھا..... تو انشاء اللہ العزیز اس کو دن کے تارے دکھلا دیں گے۔ اور اسے اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن اس معاملے کو اللہ پاک فوراً خود ہی سنبھال لیتے ہیں۔..... اہل حق رہیں گے..... حق بھی رہے گا..... جو ٹکرائے گا، وہ پاش پاش ہو جائے گا! کہاں گیا مینڈیٹ؟ وہ جب سزا دینے پہ آتا ہے، تو اپنا ہاتھ..... اپنا سینہ ہوتا ہے۔ وہ پٹواتا ہے..... اپنا ہاتھ، اپنا چہرہ ہوتا ہے..... اپنی جوتی 'اپنا سر ہوتا ہے..... اور ہوتا یہ ہے کہ ظالم جس کو لاتا ہے، وہی اس کا سر کھاتا ہے..... ایسے بھی ہوتا ہے..... ہم نے بہت پہلے دیکھا ہے، ظالم کی جھولی میں پلنے والا ہی ظالم کی تباہی کی باعث بنتا ہے۔ آگے جو کچھ ہوا دیکھا جائے گا! اس وقت..... اس انقلاب کو پاکستانی عوام اپنے لیے رحمت سمجھتے ہیں..... اس وقت اس ظالم حکومت کا تختہ الٹا جانا..... اس کو ہم مظلوموں کی دعاؤں کا اثر سمجھتے ہیں، اس کو ہم بے گناہوں کے خون کا اثر سمجھتے ہیں..... اور اس کو ہم اللہ کی بے آواز لاٹھی کی ضرب سمجھتے ہیں۔

علماء کو نصیحت

بہر حال! آپ کے اس پروگرام کی نسبت سے، میں ان علماء کرام سے مخاطب ہوں کہ آپ دیکھ رہے ہیں، جو اھل حق کے ساتھ ٹکر کھاتا ہے، اس کو خدا کیسے ذلیل کرتے ہیں۔ اس لیے آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں، آپ کی پیٹھ پر خدائی نصرت ہے۔ آپ کی پیٹھ پر خدائی ہاتھ ہے۔

مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

اگر آپ اللہ کے دین کے خادم ہیں..... تو جو آپ کا دشمن ہے۔ خدا اس کا دشمن ہے۔

اور اللہ اس سے خود نمٹ لے گا۔ آپ اپنے بزرگوں کی یاد تازہ کریں۔ آپ سے اپنے اسلاف کی خوشبو آنی چاہیے...... علماء سوء کی بد بو نہیں آنی چاہیے...... حرام خور بکاؤ مال، اور حق چھپانے والے بد قماش جنہیں ''شر الاشرار'' کا لقب دیا گیا ہے۔ ان والی عادتوں کا اثر ونفوذ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے ان اسلاف کی یاد تازہ کریں آپ...... کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی قوم انہیں سلام کرتی ہے۔ وہ جرات! وہ بے باکی، وہ حق گوئی، وہ محنت، وہ مطالعہ، وہ دلائل کا ظرف اور استحکام اور استحضار ہونا چاہیے کہ باطل کو ہر میدان میں دم دبا کے بھاگنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے یہ کام لیں۔ آمین!

علماء کی فراغت کا مطلب

تو علماء کی فراغت جو مدارس سے ہوتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بس! اب یہ سب کچھ بن گئے، اب ان کو کچھ پڑھنے، پڑھانے کی ضرورت نہیں...... یہ مطلب نہیں ہوتا، اس درس نظامی سے فراغت کا مطلب یہ ہوتا ہے...... کہ اب ایک صلاحیت پیدا ہوگئی ہے، اب یہ کتاب کو دیکھ کر اس کا صحیح مطلب سمجھ سکتے ہیں...... اب یہ کسی دینی مسئلے پر غور کر سکتے ہیں...... اس پر تحقیق کرنے کا ملکہ ان کے اندر پیدا ہو گیا ہے...... اس لیے ہمارے پہلے علماء میں ایک رواج تھا...... کہ دستار بندی کراتے وقت، فراغت والے وقت، دورہ حدیث کے بعد، پھر حروف تہجی کی، الف ''ب'' کی تختی وہ اس طالبعلم کو تحفہ میں دیتے تھے...... اور وہ اس سے پڑھایا کرتے تھے۔ یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اب تجھے صحیح پڑھنا آئے گا، اب تجھے بات سمجھ آئے گی۔

عالم کی عابد پر فضیلت

میرے دوستو! اگر عالم...... عالم ہو...... تو نبیوں کا وارث ہے۔ عالم عالم ہو تو فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔

ایک فقیہ متبحر، ایک عالم، شیطان کے لیے ہزاروں عابدوں سے، ہزار زاہدوں سے، ہزار نیک، صالح صوفیوں سے جو عالم نہ ہوں...... ان سے شیطان کے لیے یہ ایک عالم زیادہ سخت ہوتا ہے۔ لیکن وہ عالم...... ابو حنیفہؒ ہو...... عالم شاہ ولی اللہؒ ہو...... وہ عالم ابن حنبلؒ ہو...... وہ عالم حسین احمد مدنیؒ ہو...... وہ عالم گنگوہیؒ ہو...... وہ عالم نانوتویؒ ہو...... وہ عالم بخاریؒ ہو...... وہ

عالم حق نواز ہو...... وہ عالم فاروقی ہو...... وہ عالم مفتی محمودؒ ہو...... وہ عالم ہزاروی ہو وہ عالم شیخ عالم ہو...... جو حق پر اپنا سب کچھ قربان کرنا اپنے لیے سعادت سمجھے۔ اس ساری تفصیل کا مطلب یہ ہے کہ وہ عالم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح سمجھتا ہو، اور اپنے اندر صلاحیتیں رکھتا ہو اور اگر عالم اپنے نام کے ساتھ خود ہی ''علامہ'' ''مولانا'' لکھنے والا ہے...... اپنے نام کے ساتھ خود ہی ''حضرت، قبلہ شیخ المشائخ'' اپنے ساتھ خود ہی القاب کی دم لگانے والا وہ بکاؤ مال ہے۔ کہ اس کو اگر ڈپٹی کمشنر آنکھ دکھا دے تو اس کو کہے سر! جیسے آپ کہتے ہیں، وہ صحیح ہے''...... اگر اسے کوئی کہے حضرت! میرا خیال ہے یوں صحیح ہے، تو اس کو کہے ہاں بالکل یوں ہی صحیح ہے۔ ہاتھ جو اس نے دیکھ لیا۔ جو لالچ میں آئے، دھمکی میں آئے، وہ عالم نہیں ہوتا۔

حق چھپانے والے رجسٹرڈ لعنتی ہیں

جو کتمان حق کرے، وہ عالم کامل نہیں ہوتا۔ اور اس کے لیے وہ وعدے نہیں...... فرمایا!

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْھُدٰی مِن بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُوْلٰئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○

کتمان کرنے والوں پر...... حق چھپانے والوں پر...... اللہ کریم نے اپنی طرف سے اور مخلوق کی طرف سے لعنت کی ہے۔ اور یہ لعنت رجسٹرڈ ہے، قرآن کریم میں یہ دستاویز ہے۔ تو حق چھپانے والے رجسٹرڈ لعنتی ہیں۔ تو چھپانے کا الزام کس پر لگے گا؟ جس کو معلوم ہوتا!؟ جاہل پر تو نہیں لگے گا؟ کہ یہ چھپا رہا ہے...... اسے تو معلوم ہی نہیں ہے۔ کتمان کا الزام تو اس پر لگے گا ، جس کو علم ہو، جانتا ہو، لیکن پھر چھپاتا ہو، جانتا ہو لیکن بتاتا نہ ہو، فرمایا!

مَنْ سُئِلَ عَنْ عَالِمٍ عِلْمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَجَامٌ مِنَ النَّارِ ○

جس سے مسئلہ پوچھا گیا، وہ جانتا ہے، پھر نہیں بتلاتا، قیامت میں اسے اللہ پاک جہنم کی لگام پہنائیں گے۔

جج کے سامنے حق گوئی

مجھے امید ہے کہ ہمارے یہ نئے علماء انشاء اللہ اپنے حقانی، ربانی...... اسلاف کی یاد

تازہ کریں گے۔اور ہمیں بھی اللہ پاک توفیق دیں کہ ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جان دے جائیں۔آج تک اللہ کریم نے بہت کرم فرمایا، بہت کرم فرمایا...... کئی موڑ آئے جہاں پر ثابت قدم رہنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی...... لیکن اللہ کریم نے ایسا کرم فرمایا اور ایسا اطمینان نصیب فرمایا...... اور وہ کچھ رب نے کہلوایا جو ہماری سمجھ سے بالاتر تھا۔

اچھی طرح مجھے وہ وقت یاد ہے، جب مجھ سے جج پوچھ رہا تھا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے شیعوں کو کافر کہا ہے! میں نے کہا جی اس تقریر کو بڑا وقت ہوا ہے، اس میں کیا کیا کہا تھا، یہ تو مجھے یاد نہیں...... آپ پوچھتے ہیں تو میں اب کہہ دیتا ہوں کہ واقعی ہیں...... اب بے چارا پریشان تھا، اس نے سمجھا تھا کہ کہیں گے نہیں نہیں! پریشان ہو گیا، کہنے لگا جی وہ قادیانیوں کو کہہ رہے ہیں نا آپ؟ میں نے کہا قادیانیوں کو بھی، اور ان کو بھی؟ میں نے کہا یہ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں۔کہتا ہے آپ کے ہوش حواس بالکل ٹھیک ہیں؟ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہیں...... نشہ وشہ تو نہیں کیا؟ میں نے کہا بالکل نہیں کیا! اچھا! تو آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں...... پتہ ہے آپ کو اس کی سزا دس سال ہے؟ آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں! میں نے کہا جرم نہیں عبادت کر رہا ہوں۔وہ سر پکڑ کر کہتا ہے۔وہ تو اسلامی قانون میں ہو گا نا...... میں نے کہا جی! میں تو اس کو مانتا ہوں۔کئی ساتھی یہاں موجود ہیں، جو عدالت میں میرے ساتھ تھے...... کچھ ساتھی ایسے بھی تھے جو مجھے کہنیاں مار رہے تھے کہ وقتی طور پہ مصلحت سمجھو، مارے نہ جائیں...... وہ بیچارے میرے ساتھ خیر خواہی کر رہے تھے لیکن میں سوچ رہا تھا، اگر آج میں نے یہ غلطی کر لی ......تو اپنے اسلاف کی تاریخ پر بدنما داغ آجائے گا۔اور پھر ساری زندگی تقریریں کر وہ تو بے سود ہیں، یہ چیز تو ریکارڈ میں رہنے والی ہے۔کہتا ہے جی! آپ کو دس سال سزا ہو جائے گی، میں نے کہا جی وہ میرا کام نہیں ہے۔

میرا کام وہ ہے، جو میں کر رہا ہوں، آپ بھی سرکاری ملازم ہیں، میں بھی سرکاری ملازم ہوں، آپ ایک سرکار کے ملازم ہیں میں دوسری سرکار کا ہوں۔اس لیے اگر آپ کو اپنی ڈیوٹی اور اپنی نوکری کا خیال ہے، تو مجھے خدائی نوکری کا خیال نہیں ہے؟ میری بھی یہ ڈیوٹی ہے کہ ایسے موقع پر کھل کے بات کروں اور جس کو حق سمجھتا ہوں، اس کو پیش کروں، میں اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا ہوں

،آپ اپنی ڈیوٹی پوری کریں،اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ٹھیک ہے آپ جو چاہیں کریں !لیکن آپ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ کریم نے اس کے دل میں بات ڈالی، کہتا ہے صحیح بتاؤ پیشی کب کی چاہیے؟ آپ کیس چلانا چاہتے ہیں یا بند کرنا چاہتے ہیں؟ اب اس نے سوال بدلا ،میں نے کہا کیس تو میں تفصیل سے چلانا چاہتا ہوں، کہتا ہے بس بس؟...... یہ بتاؤ پیشی کب کی ہو ؟اس کے بعد پھر نہیں بیچارے نے کبھی سامنے آنے دیا...... تو ایسے مواقع کئی آئے، یا تو وہ ایک موقع تھا جب کبر ونخوت، عجب، تکبر، اس طرح گردن میں سریا تھا، اپنے آپ کو شہنشاہ سمجھتے۔

سابق وزیر اعظم کے روبرو حق گوئی

اور میاں صاحب نے کہا ایک بورڈ بناتے ہیں، اس کا نام اتحاد بین المسلمین ہوگا، اور اس میں آپ تمام جو ہیں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ اب انداز تو اس کا یہ تھا کہ میں درخواست کرتا ہوں، لیکن تھا، آرڈر'' ...... کیا!۔ اتحاد بین المسلمین اس کا نام ہوگا۔

مولانا لدھیانوی صاحب، شیخ حاکم صاحب، علامہ شعیب ندیم شہید رحمتہ اللہ علیہ ساتھ تھے۔ میں نے پوچھا جی یہ بھی ساتھ ہوں گے۔ وہ جو سامنے بیٹھے تھے، کالے والے' یہ بھی ساتھ ہوں گے اس اتحاد میں؟ کہتا ہے ہاں یہ بھی ہوں گے...... میں نے کہا پھر نام پورا کرو' اتحاد بین المسلمین والکافرین!''...... انگارے کی طرح سرخ ہو گئے! کیا کر دیا آپ نے؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ ساری ہماری محنت پہ پانی پھیر دیا ہے۔ ساری میٹنگ فضول ہوگئی۔

میں نے کہا جی ہو جائے!! کیا مطلب؟ اتحاد بین المسلمین نام ہو، یہ بھی بیٹھیں، میں بھی دستخط کروں؟ پھر جماعت کس لیے ہے؟ ہم کس لیے ہیں؟ شہداء کی شہادت کس لیے ہے ؟ کارکنوں کی قربانیاں کس لیے ہیں؟ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ اگر یہ ہوں گے تو نام پورا رکھنا پڑے گا۔'' اتحاد بین المسلمین والکافرین'' یا یہ نہ ہوں...... اس نے کہا یہ تو ہوں گے، میں نے کہا پھر نام یہی ہوگا۔ ساتھ'' کافرین'' بھی آئے گا۔ اگر مسلمین آئے گا تو! کافرین ہوں گے جو اس میں۔ کہتا ہے نہیں نہیں کوئی اور نام رکھتے ہیں، میں نے کہا ہاں اور رکھو بڑی خوشی سے رکھو اور اسی پر پھر متحدہ علماء بورڈ'' بنا تھا...... اور تقیہ بازوں نے وہاں موقع دیکھتے ہوئے یہ بتلانے کے لئے کہ دیکھو ہم کتنے امن پسند ہیں، اٹھ کے کہہ دیا کہ جی ہمیں اور انہیں گلے ملوا دیا جائے...... یہ بھی ایک عجیب

موڑ تھا۔ ''ہمیں جی حیدری صاحب کے ساتھ گلے ملوا دیا جائے۔'' بس کافی ہے، کتنا پیارا تھا انکا !! یہ بھی ایک کڑا امتحان تھا۔ جب مجسمہ عجب و تکبر نے فوراً کھڑے ہو کر کہا۔

''ہاں جی علماء کو گلے ملوائیں جی.....''

میں نے کہا میاں صاحب کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ میں کوئی امن کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں کہ چائے کے کپ پہ آپ جو مرضی مجھ سے کروالیں۔ میرے ساتھی ہیں ...... چھوٹے بھی ہیں ...... بڑے بھی ہیں ...... مجھ سے پوچھنے والے بھی ہیں ...... جو کچھ مجھے کرنا ہوگا ذمہ داری سے کرنا ہوگا ...... میں تو انہیں کہتا ہوں کہ ان سے ہاتھ بھی نہ ملاؤ، سلام بھی نہ لو، اور میں گلے لگا لوں؟ ...... یہ نہیں ہوگا، یہ اور ہیں ..... جو دوسروں کو کہتے ہیں خوب پیٹو، خوب ماتم کرو، خون نکالو ...... اپنے آپ کو مارو، لیکن خود نہیں، باقی گرز ماریں، چاقو ماریں، چھریاں ماریں اور یہ خود آرام سے رہیں ...... یہ ہم سے نہیں ہوتا، ہم تو جو کہتے ہیں، وہ خود بھی کرتے ہیں ...... پہلے! کہا جی ہاتھ ملاؤ، ہاتھ ملاؤ، میں نے کہا جی نہیں ملتا ...... کلمہ نہیں ملتا تو کچھ نہیں ملتا، جس سینے میں صدیق اکبر کا بغض ہے، میرے دل میں اس کے ساتھ کوئی محبت نہیں، کوئی اس کے لئے عزت نہیں، اور جب محبت نہیں ہے تو پھر منافقت کا ہاتھ کیا ملانا؟ منافقت کا سینہ کیا ملانا؟ کوئی ضرورت نہیں! ہاں سیدھی سیدھی بات ہے امن امان میں تعاون کریں گے، ان سے کہو بکواس نہ کریں، میں سنیوں سے کہوں گا، انہیں جوتے نہ ماریں۔ بس ختم!

تو اللہ کریم نے ایسی نصرت فرمائی۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بات پر اگر کوئی تکلیف بھی آئی تو وہ تکلیف بھی نعمت بنی۔ اس بات پر اگر غضبناک ہو کر انہوں نے جیل بھیجا تو وہ جیل جانا میرے لیے نعمت ثابت ہوا!! اور اللہ کریم نے دیرینہ خواہش پوری کی، وہ تمنا پوری کی، جب میں افسوس کیا کرتا تھا کہ کاش میں بھی قرآن پاک حفظ کرتا، اب کیا کروں، اب تو وقت گزر گیا، اب تو ہو سکتا ہے، اور کر کے دکھایا۔

تو میرے دوستو! نوجوان علماء کرام! آپ سے گزارش ہے کہ آپ حالات کا رخ نہ دیکھیں، بلکہ آپ اپنی ذمہ داری دیکھیں، اللہ اور اس کے رسول کا فرمان دیکھیں۔ انشاء اللہ العزیز آپ دیکھیں گے کہ اللہ پاک کی مدد کیسے آپ کے شامل حال ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کیسے

تائید غیبی آتی ہے اور کس طرح فتح ونصرت آپ کے قدم چومتی ہے...... باتیں اڑائی گئی ہیں بڑی بڑی، لیکن الحمدللہ آج تک ہم اللہ کی مدد دیکھتے آئے ہیں۔ اور اللہ نے آج تک ہمیں ثابت قدم رکھا ہے۔ اللہ پاک موت تک ہمیں ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

کہنے کو تو کہا گیا ہے جی! ہمیں لکھ کر دیا جائے کہ جو انہیں کافر کہے، اسے سزا دی جائے۔ نہیں وہ یہ ہے کہ! جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور مطلقاً بلاوجہ کسی مسلمان کو کوئی کافر کہے تو اسے سزا ہونی چاہیے تو اس کا کون انکار کرتا ہے...... ہم تو کہتے ہیں ہونی چاہیے...... اب اس کا ترجمہ کرنا، انہوں نے لکھ دیا کہ جو شخص شیعوں کو کافر کہے...... تو یہ مسلمان کا ترجمہ کیا نا! کتنی غلطی ہے! الحمدللہ آج تک ایسی غلطی ہمارے کسی ساتھی سے نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے، یہ تو سوچنے کی بات ہی نہیں ہے...... جس بات پر جماعت کی بنیاد ہو...... جس بات پر ہم نے موت کی قسم کھائی ہو، جس بات پر سب کچھ لٹایا ہو، اس بات پر کوئی سودے بازی ہوگی؟؟ جو سوچتا ہے، وہ بھی ہمارا دشمن ہے...... جو یہ زہر پھیلانا چاہتا ہے، وہ بھی پوری جماعت کا دشمن ہے۔

تو میرے دوستو! اب معاملہ یوں جلسے جلوسوں اور مسجد کا صرف نہیں رہ گیا۔ الحمدللہ بات ہر جگہ پہنچی ہے۔ کوئی جگہ ایسی ہے جہاں نہ پہنچی ہو؟...... نہیں!! جہاں کلمہ پہنچا ہے...... وہاں آپ کا مشن پہنچا ہے۔ وہاں تک آپ کی بات پہنچی ہے، اور یہ مولانا حق نواز شہید کے اخلاص کی برکت ہے، ورنہ وسائل نہیں تھے ہمارے پاس!! مصائب اور مسائل تھے لیکن اللہ پاک نے اپنی خصوصی کرم نوازی سے ہر اس جگہ تک بات پہنچائی ہے جہاں تک کلمہ محمد عربی ﷺ کا پہنچا ہے، ہر مسلمان کے کان تک تقریباً یہ بات پہنچ چکی ہے، اب اگر مسئلہ ہے، تو یہ ہے کہ ان باتوں کو قانونی شکل دی جائے!!! اور اہل سنت کے حقوق کو تحفظ دیا جائے۔

ہمارے ایمان وعقیدے کو قانونی تحفظ ہو۔ جو کوئی مسلمانوں کے نبی کے خلاف، صحابہؓ کے خلاف، اہل بیت رسالت کے خلاف قرآن کریم کے خلاف.... زبان درازی کرے اسے عبرتناک سزا ملنی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی کافر یہ جرات نہ کر سکے۔ اور یہ بات واضح کر کے دکھلائی ہے کہ دہشت گرد کون ہے...... دشمن مجھے دہشت گرد کہے، اس پر مجھے کوئی قلق نہیں ہے۔ وہ کوئی اچھا نام دے گا ہمیں؟ اس کا مطلب تو یہی ہے نا۔ کہ وہ یہی مانتا ہے کہ ان کی میرے اوپر دہشت

ہے......اور انشاء اللہ مزید بیٹھے گی۔ لیکن اگر حکمران ہے تو پھر میں اسے کہوں گا کہ نہیں! اہل حق کو فریادی کو...... مدعی کو، گھر والے کو...... جس کے گھر کو نقب لگ رہی ہو، اسے دہشت گرد نہیں کہتے ...... اگر ڈاکو کہتا ہے ہمیں دہشت گرد...... تو کہنے دو، ڈاکو پر دہشت ہونی بھی چاہیے...... چور پر دہشت ہونی بھی چاہیے...... لیکن حاکم نہ کہے...... فیصل نہ کہے...... وہ دیکھے کہ چور کون ہے اور گھر والا کون ہے۔ وہ دیکھے کہ حق پر کون ہے اور ناحق پر کون ہے۔

جہاں تک بات ہے بنیاد پرست ہونے کی، ہم بنیاد پرست ہونے پر فخر کرتے ہیں، ہم اس کو عیب نہیں سمجھتے۔ ہم بابنیاد ہیں۔ اور اس کو عیب سمجھنے والے بے بنیاد ہیں۔ ہماری بنیاد مضبوط ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ جہاں تک بات ہے دہشت گردی کی ..... تو پہلی حکومت سے بھی کہا گیا تھا اور اب اس موجودہ حکومت سے جو ابھی تازہ بن رہی ہے، ان سے بھی ہماری درخواست ہے! آپ تو جھگڑوں کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں...... آپ تو جھگڑوں کو سمجھتے ہیں، بسم اللہ کرو اور ہمیں آمنے سامنے بٹھاؤ...... آپ بٹھائیں ہمیں آمنے سامنے...... میں نہیں کہتا کہ ہمیں ساتھ بٹھائیں، ہمیں آمنے سامنے بٹھاؤ۔

میں نہیں کہتا ہماری صلح کروائیں، میں کہتا ہوں ہمارا فیصلہ کروائیں۔ اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے، میں کہتا ہوں ہمیں آمنے سامنے بٹھائیں، مدعی اور مدعا علیہ کو، عدالت میں آمنے سامنے بٹھایا جاتا ہے، فریقین کو بٹھایا جاتا ہے، سابق حکومت سے بھی ہم نے یہ درخواست کی تھی، لیکن انہوں نے ملک کو غیروں کی کالونی بنایا ہوا تھا۔ ان کی یہاں آزاد پالیسی نہیں تھی...... کہتے تو تھے کہ ہم حکمران ہیں، لیکن وہ کسی اور کے اشارے پر چلتے تھے۔

آپ کو اگر اللہ پاک نے ہمت دی ہے، تو بسم اللہ! آپ بٹھائیں اور فیصلہ کر ڈالیں کہ زیادتی کون کرتا ہے، اور پہل کون کوتا ہے، دہشت گردی کون کرتا ہے، بدمعاشی، غنڈہ گردی کون کرتا ہے۔ اور جس کی غنڈہ گردی، بدمعاشی ثابت ہو...... اس کو ایسا سبق دیں کہ پھر آئندہ کوئی بدمعاش بدمعاشی کر نہ سکے۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کون پیدا کرتا ہے آپ بٹھائیں، ساجد نقوی کو اور مجھے آمنے سامنے پتہ چل جائے گا۔

بہر حال! ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ پاک انہیں توفیق دے گا، جن سے اللہ نے کام لیا

ہے کہ ظلم کا تختہ الٹوایا ہے، اللہ ان سے کام لیں اور یہ فیصلہ کر جائیں، اللہ ان سے کام لے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملک سے بدامنی کی قتل وغارت کی، اس لعنت کو ختم کر جائیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ اسباب ختم کر جائیں' وہ ابواب مسدود کر جائیں جن سے فتنہ نکلتا ہے' اللہ انہیں توفیق دے۔

اور میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ ہم بدامنی پھیلانے والے نہیں' بلکہ امن کا پیغام سنانے والے' امن امان قائم کرنے والے اور ظالم کا ہاتھ روکنے والے' پیغمبرؐ کے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی اور اولیاء کرام کی عزت وعظمت کے پاسبان ہیں' محافظ ہیں اور اس ملک کی زمین کے چپے چپے سے ہمیں وہ پیار ہے کہ ہم سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس لیے جو لوگ اس ملک میں' اس ملک کے اساسی نظریے کے خلاف کام کرتے ہیں' جو لوگ اس ملک میں اسلام کے خلاف' قرآن کے خلاف' اصحاب پیغمبر کے خلاف' اہل بیت رسول کے خلاف بکواس کرتے ہیں اور یہاں پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستان کے اساسی نظریے سے ٹکراتے ہیں' پاکستان میں رہتے ہوئے اور شرانگیزی' فتنہ پردازی کرتے ہوئے' وہ طریقے نئے نئے ایجاد کرتے ہیں' جس سے یہاں قتل وغارت ہوتی ہے' جس سے یہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے' جس سے مملکت پوری پریشان حال ہوتی ہے' ان لوگوں کا ایکشن لیا جائے!! اور اگر اس حکومت نے بھی سابقہ حکومتوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی تو پھر خدا بھی کہتا ہے'

وان عُدتم عُدنا

اگر انہوں نے بھی وہی کام کیے تو پھر اللہ ان کے ساتھ بھی وہی کام کرے گا۔ اور اگر انہوں نے اللہ کے دین کی خدمت کی تو اللہ ان کی نصرت کرے گا۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے ہر اچھے کام میں انشاء اللہ سپاہ صحابہ آپ کی تائید میں سب سے آگے ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز!

برائیوں کے خاتمے کے لیے......!

اچھے نظام کے قیام کے لیے......!

ملک میں امن وسکون کے قیام کے لیے......!

اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے......!

جو کام آپ کریں گے انشاء اللہ سپاہ صحابہ اول اول ہوگی سب سے آگے آگے آپ کے ساتھ ہوگی لیکن اگر برائی پھیلائی، ہم ہاتھ کھینچیں گے...... خدائی پکڑ آ جائے گی۔ اس لیے جو آپ کے ہاتھوں سے ختم ہوئے ہیں انہی کو دیکھتے ہوئے انہی کے انجام کو دیکھتے ہوئے آج کے حکمرانو! تمہیں بھی اللہ کے راستے کو سوچ کر اختیار کرنا چاہیے۔ اور اس راستے پر چلنا چاہیے کہ خدا کا عذاب تمہارے اوپر نہ آئے۔ خدا کی رحمت تمہارے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سچ، حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

و ما علینا الا البلاغ المبین

موت کا وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ○ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن ○ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَھدِیّینَ ○ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ○ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ○ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہ و عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ○ اَمَّا بَعْدُ فَا عُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ○ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان ○ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَام ○ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبیٰ قِیْلَ مَنْ اَبیٰ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبیٰ ○ وَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا ہ اَوْکَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ○ صَدَق اللّٰہُ وَ صَدق رَسُوْلُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً ○

موت کا وقت

واجب الاحترام! بزرگو' دوستو! ۱۹۹۳ء کی ۱۶ اپریل کو آپ کے شہر ملتان کے اس حصہ ممتاز آباد کے اس مدرسہ خیر العلوم میں حاضری ہوئی۔ اور دل میں بڑی تڑپ تھی' آرزو تھی' تمنا تھی' کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق جالندھری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس تاریخ کو جائیں گے' اور وہاں حضرت سے ملاقات ہوگی' زیارت ہوگی' خوب محفل ہوگی' دل کھول کر باتیں کریں گے' سنیں گے' لیکن اللہ پاک کو یہی منظور تھا کہ ہم ان کے گلشن میں پہنچے اور وہ جنت کے گلشن میں پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ان کے صاحبزادوں کو' ورثاء کو' صبر جمیل' اجر جزیل کے ساتھ ساتھ ان کے اس گلشن کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور اب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ حضرت تو اس دنیا سے تشریف لے جا چکے لیکن یہ مسجد جب تک ہے، اور یہ مدرسہ جب تک ہے، تو قیامت تک ان کا نامہ اعمال بند نہیں ہوگا' ان کا دفتر سیل نہیں ہوگا، ریکارڈ بند نہیں ہوگا' اس مسجد میں جب کوئی آیا' جب کسی نے نماز پڑھی' کسی نے ذکر کیا، کسی نے تلاوت کی، اللہ کا نام لیا، اس مدرسے میں جس طالبعلم نے داخلہ لیا، جس نے قرآن پڑھا، جس نے دین پڑھا، تو اس ہر عمل خیر کا ثواب خیر العلوم کے بانی کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جانا لازم ہے،

صالح اولاد صدقہ جاریہ ہے

کیونکہ فرمان ہے کہ جب آدمی اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

انقطع عنہ عملہ

تو اس کے باقی اعمال تو منقطع ہو جاتے ہیں، وہ خود اب کام نہیں کرتا لیکن پہلے جو وہ کام کر چکا ہوتا ہے، ان میں سے کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کا ثواب بعد میں بھی ملتا رہتا ہے۔ کوئی صدقہ جاریہ، کوئی ایسا خیراتی کام شروع کر گیا، تو وہ ہمیشہ کے لیے چلتا رہے گا، تو جب تک چلتا رہے گا' اس شخص کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور صدقہ جاریہ میں سے ایک صدقہ جاریہ صالح اولاد بھی ہے، ولد صالح، نیک اولاد ...... یہ بھی صدقہ جاریہ میں سے ہے، جب تک یہ ذکر کرتے رہیں گے ...... جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ...... تب تک "ربنا اغفرلی ولوالدي" پڑھتے رہیں گے ...... اپنے والدین کی مغفرت اور رفع درجات کے لیے دعا کرتے رہیں گے ...... تو اولاد کو صالح بنانا ...... اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلانا ...... یہ بھی صدقہ جاریہ اور اپنے لیے توشہ آخرت کا اجراء کرنا ہے۔

موت کیلئے تیار رہنا چاہیے

میرے دوستو! عزیزو! اپنے دل پر ہاتھ رکھیے اور سوچیے کہ صرف مولانا جالندھری چلے گئے ...... یا ہم نے اور آپ نے بھی چلے جانا ہے؟

میرے دوستو! آپ میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے میں نہیں مروں گا ...... میں موت سے بچ جاؤں گا۔ ایسا بھی کوئی ہے؟ نہیں!

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَہ

فولادی قلعوں میں، لوہے کے قلعوں میں بند ہو جائیے ...... موت وہاں بھی آ کر پائے گا۔ اپنے مقرر ٹائم پر، مقرر وقت پر موت نے آنا ہے اور جو ٹائم، جو کیفیت من جانب اللہ مقرر ہے، اس نے ذرہ برابر تبدیل نہیں ہونا ...... نہ موت اس سے پہلے آئے گی اور نہ موت کو مؤخر ہونا ہے ...... جب موت نہ مقدم ہو، نہ مؤخر ہو سکے ...... تو پھر موت سے ڈرنا کیا؟ پھر تو موت کے لیے تیار رہنا ہے۔ پھر موت کی تیاری کرنی ہے، فرمان ہے۔

یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْ اللّٰہَ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنo

فرمایا ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس حال کے سوا نہ مرنا ...... کہ تم مسلمان

ہو..... مسلمان ہو کر مرنا..... فرمانبردار ہو کر مرنا!

موت صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اب مرنا تو اپنے کنٹرول میں نہیں..... موت کس کے قبضے میں ہے؟ (اللہ) سب کی موت کس کے قبضے میں؟ (اللہ کے) ولیوں کی موت کس کے قبضے میں؟ (اللہ) پیروں کی موت..... فقیروں کی موت..... غریبوں کی موت..... امیروں کی موت..... جاہلوں کی موت..... عالموں کی موت..... امتیوں کی موت..... نبیوں کی موت..... کس کے قبضے میں ہیں؟ اللہ کے قبضے میں! اگر کوئی یہ کہے کہ موت اللہ کے اختیار میں نہیں، فلاں کے قبضے میں ہے..... موت اس کے اختیار میں ہے، تم بتاؤ وہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟ (کافر ہے) اس بات میں کوئی شک ہے؟ نہیں! تو پھر سنو! موت نہ کسی جھنڈے کے قبضے میں ہے..... نہ کسی قبر کے قبضے میں ہے..... نہ کسی بندہ کے قبضے میں ہے..... نہ کسی مردے کے قبضے میں ہے..... نہ کسی امتی کے قبضے میں ہے نہ کسی نبی کے قبضے کے میں ہے..... نہ کسی مرید کے قبضے میں ہے..... نہ کسی مرشد کے قبضے میں ہے۔

رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَ يُمِيتُ

اللہ ہی ایک ذات ہے، جس کے قبضے میں زندگی بھی ہے..... موت بھی ہے اور جو کوئی کہتا ہے..... مخلوق میں سے فلاں کے قبضے میں زندگی یا موت ہے، رب کعبہ کی قسم وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب اصول کافی جلد اول کھول لیجئے، واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ ''موت اماموں کے قبضے میں ہے'' جو موت اماموں کے قبضے میں کہے، میں اسے کافر نہ کہوں تو اور مسلمان کہوں؟ اصول کافی کس کی کتاب ہے۔ اصول کافی ''محمد بن یعقوب کلینی'' کی کتاب ہے۔ آج سے گیارہ بارہ سو سال پہلے کی لکھی ہوئی کتاب ہے اور اس میں واضح لفظوں میں یہ بات موجود ہے کہ ''آئمہ اپنے اختیار سے مرتے ہیں اور موت ان کے قبضے اور اختیار میں ہے۔'' اب بتاؤ جو مخلوق کے قبضے میں موت بتلائے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ میں کہتا ہوں دین کا جو مسئلہ اٹھاؤ گے..... اس میں سے اس کا کفر ثابت ہوگا۔ جو مسئلہ اٹھاؤ..... یہ تو ایسا گندہ کافر ہے۔ قادیانی کا کفر، ختم نبوت کا مسئلہ اٹھاؤ..... تب ثابت ہوگا..... حیات مسیح کا مسئلہ اٹھاؤ تب ثابت ہوگا..... اور یہ ایسا بے

ایمان ہے کہ کلمے کا مسئلہ اٹھاؤ تب یہ کافر ہے۔اذان کا مسئلہ اٹھاؤ نماز کا مسئلہ اٹھاؤ روزہ کا مسئلہ اٹھاؤ...... وراثت کا مسئلہ اٹھاؤ زکوۃ کا مسئلہ اٹھاؤ حج کا مسئلہ اٹھاؤ...... جہاد کا مسئلہ اٹھاؤ...... اور میاں زندگی کا مسئلہ اٹھاؤ، تب یہ کافر ہے۔موت کا مسئلہ اٹھاؤ، تب یہ کافر ہے۔

کسی بھی مسئلے میں،کوئی بھی مجھے چیلنج کر کے دیکھے،دین کا جو مسئلہ اٹھاؤ گے،اس کے کفر پر جائے گا۔زندگی اور موت کا مسئلہ، یہ اللہ کے اختیار میں ہے،اور یہ کہتے ہیں اماموں کے اختیار میں ہے۔تو کیا خیال ہے ان کا ایمان رہے گا؟ (نہیں) یہ مسلمان رہے گا؟ (نہیں) میرے دوستو! مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے، کب ہونا ہے؟ قیامت میں! یا قیامت سے پہلے؟ قیامت میں نا! لیکن یہ بے ایمان اس جگہ پر بھی اپنا کفر لگا دیتا ہے،اور شیعہ کا عقیدہ قیامت سے پہلے رجعت کا ہے! قیامت سے پہلے ان کا عقیدہ رجعت کا ہے، رجعت کا معنی ہے واپسی...... لوٹنا! ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے دوبارہ حضور اکرم ﷺ اور تمام انبیاء اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام آئمہ...... اس دنیا میں لوٹ آئیں گے ان کا یہ عقیدہ ہے،حق الیقین میرے پاس ہے،اس میں یہ موجود ہے،عقیدہ رجعت! شیعہ کا بنیادی عقیدہ ہے، یہ بکواس کرتے ہیں''قیامت سے پہلے ایک دوسری قیامت ہے'' اور''قیامت سے پہلے رجعت ہے'' یہ کہتے ہیں کہ''حضور پاک ﷺ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے...... لیکن بحیثیت سید الکونین کے نہیں،

مرزائیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ''حضور دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں'

شیعہ کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ''حضور دوبارہ تشریف لائیں گے'' لیکن دونوں میں فرق ہے۔مرزائی کہتے ہیں کہ حضور (غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں...... ہیں وہ (مرزائی) بھی کافر...... عقیدہ ان کا بھی کفر ہے...... لیکن اس کفر اور اس کفر میں فرق ہے...... یہ کہتے ہیں حضور دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے...... لیکن شان میں پہلے سے بڑھ کر نہیں ہوں گے...... پہلے سے زیادہ عزت وعظمت میں نہیں آئیں گے...... پہلے سے زیادہ جاہ وحشم میں نہیں ہوں گے...... بلکہ پہلے جتنے بھی نہیں رہیں گے اور بکواس یہ کرتے ہیں کہ''جب حضور اس دنیا میں تشریف لائیں گے...... پہلے جب آئے تھے تو

سارے نبیوں کے امام تھے...... پہلے جب آئے تھے، ساری کائنات کے سردار تھے پہلے جب آئے تھے، ساری مخلوق سے برتر تھے...... پہلے جب آئے تھے، ساری کائنات سے اکمل تھے...... پہلے جب آئے تھے، تو ساری کائنات سے احسن تھے...... پہلے جب آئے تھے، تو ساری کائنات سے اجمل تھے...... شیعہ بھونکتا ہے کہ "دوبارہ جب آئیں گے، تو ننگے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے، اس کے مرید بنیں گے، یہ حق الیقین کے صفحہ ۳۴۷ پر ہے، اور "کتاب الغایہ" کے صفحہ ۲۵۵ پر لکھا، کہ جب حضورؐ دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو وہ مہدی کے غلام بن کر، نوکر بن کر آئیں گے۔"

میرے دوستو! مرزائی نے بھی کہا کہ قیامت سے پہلے حضورؐ کی آمد ہے، اور شیعہ نے بھی کہا کہ قیامت سے پہلے حضورؐ کی آمد ہے، کافر وہ بھی ہے اور کافر یہ بھی ہے۔ لیکن اس کے کفر میں اور اس کے کفر میں یہ فرق ہے، وہ کہتا ہے دوسری آمد میں حضورؐ پہلے سے بھی بڑھ کر شان میں ہیں، اور یہ کہتا ہے کہ جب پہلے آئے تھے تو برتر تھے، جب دوبارہ آئیں گے تو نوکر ہوں گے۔

تو جو بحیثیت برتری حضور کی دوبارہ آمد کا قائل ہے، اگر وہ بے ایمان ہے، تو جو بحیثیت نوکر، حضور کی دوبارہ آمد کا قائل ہو، وہ کیسے مسلمان ہے؟

پھر تو یہی کہوں گا کہ مرزائی حضور کی دوبارہ بحیثیت برتری آنے کا قائل ہے تو کافر ہے، اور یہ بحیثیت نوکری لوٹنے کا قائل ہے تو یہ بدترین کافر ہے!

دو سوالوں کا جواب

میں عرض کر رہا تھا کہ موت کا وقت مقرر ہے، مجھے کسی آدمی نے کہا مولانا! اس طریقے سے تو آپ مر جائیں گے، میں نے کہا بھائی! پھر وہ طریقہ بتلاؤ جس سے میں بالکل نہ مروں۔ کہنے لگا نہیں...... وہ تو کوئی طریقہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بستر پر مرنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے کہ صدیقؓ کے کھاتے لگ جاؤ، پھر کہنے والے نے کہا کہ آپ نے یہ گارڈ کیوں رکھا ہوا ہے رائفل والا، جب موت اپنے ٹائم پر آئے گی۔

میں نے کہا موت اپنے ٹائم پر آئے گی، یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ قرآن نے فرمایا۔

اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

اور یہ کیوں رکھا کہ قرآن نے فرمایا:

اعدُوا لَهُمْ مَااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّة

میں نے کہا وہ عقیدہ ہے...... یہ حشمت ہے...... یہ موت سے بچانے کے لیے نہیں ہے تمہارا سدباب کرنے کے لیے ہے...... ہرایرے غیرے کو بھونکنے کی جرات بھی تو نہیں ہوتی نا!

ہاں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور جب موت سے بچانے والا بچائے تو پھر نمرود کی آگ کو باغ بنا دیتا ہے۔ موت سے بچانے والا بچائے تو خالد ابن ولید سیف اللہ کو ساری جنگوں میں سے، ساری لڑائیوں میں سے محفوظ لاتا ہے، اور جب وہ عمر پوری کر لے تو گھر بیٹھے بیٹھے دم پرواز کر جاتا ہے...... موت اپنے ٹائم پر آئے گی، ہمیں ڈراؤ مت' دھمکاؤ مت!

لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّامَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا

ہمیں قرآن نے سمجھایا ہے،

قُل...... آپ فرما دو!

لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّامَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا

کہ جو اللہ کی طرف سے مصیبت مقدر میں نہیں ہوگی' وہ ہم تک نہیں پہنچے گی...... باقی ہم چوروں سے ڈر کر' موت کے ڈر سے' چوروں پر پردہ ڈال دیں...... یہ نہیں ہو سکتا۔

خوب صورت مثال

یہاں بھی میں نے سنا ہے کہ انتظامیہ کے دوستوں نے کچھ ایسی باتیں کی ہیں، ان کے دماغوں میں تھوڑی سی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔ دیکھو بھائی پولیس والو انتظامیہ والو...... ڈی سی صاحب...... ایس پی صاحب...... ہماری جنگ تمہارے ساتھ نہیں ہے...... کیونکہ تم محافظ کہلاتے ہو...... ہماری جنگ تو چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ ہے اور اگر وردی میں تم چوری کرو گے، وردی میں تم ڈاکے مارو گے، چھوڑا تمہیں بھی نہیں جائے گا۔

ڈاکو بغیر وردی کے آئے...... تب ڈاکو ہے، وردی میں آئے، تب ڈاکو ہے،

ہماری جنگ محافظوں سے نہیں ہے، ہماری جنگ چوروں سے ہے، ڈاکوؤں سے ہے۔ ہماری جنگ تو لیٹروں سے ہے...... اور تم بتاؤ ایک رات کو دو بجے شور اٹھا...... غوغا......

آوازیں کیا ہوگیا؟ بھاگتے بھاگتے پہنچے پتہ چلا کہ چوکیدار نے چور دیکھا ہے۔اس لیے چوکیدار نے شور مچایا ہے۔اور یہ چور۔ چور کی آواز کررہا ہے،سب نے اسے شاباش دی، کہ بھائی اس نے اچھا کیا! رات کو دو،اڑھائی بجے اس نے شور مچایا ہے، آواز دی ہے،غوغا کیا ہے، اس شوروغوغا پہ سب نے اسے شاباش دی ہے۔اور سب نے کہا تو نے اچھا کیا ہے۔تو اب آپ بتلائیں کہ یہ چور کسی کے گھر میں نقب لگاتا دو چار ہزار روپے کی چوری کرتا' دو چار ہزار کا سامان اٹھا جاتا' اگر اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے،شور مچایا ہے،تو یہ شاباش کے لائق ہے۔یہ چوکیدار تحسین کے لائق ہے۔تم بتاؤ' جو لٹیرا، جو ڈاکو، جو چور، میرے نبیؐ کے صحابہؓ پر حملہ کرے، جو ڈاکو، جو چور میرے نبی کی ازواج کی عزت پر حملہ کرے، جو لٹیرا صدیق اکبرؓ کی عزت کے قلعے پر حملہ کرے اس کے خلاف ''چور چور'' کا شور کرنے والا' غوغا کرنے والا......آواز اٹھانے والا...... وہ چوکیدار شاباش کے لائق ہے یا بائیکاٹ کے لائق ہے؟

میرے دوستو! چور چور کی آواز آتی ہے، جنہوں نے سنا، چوکیدار کی آواز جن کے کان میں پڑی' وہ اٹھ کھڑے ہوئے......انہوں نے آواز سمجھ لی کہ اس نے کوئی چور دیکھا ہے۔انہوں نے بھی شور مچانا شروع کیا۔انہوں نے بھی آوازیں شروع کیں' سارے شہر میں ہلچل مچ گئی، سارے شہر میں شور مچ گیا۔وہاں ایک آدمی آتا ہے، وہ کہتا ہے یار! یہ کیوں شور مچا رکھا ہے؟ ناراض ہوتا ہے' تو اسے سمجھایا جائے گا کہ بھائی یہ خواہ مخواہ کا شور نہیں، یہاں ڈاکو پکڑا گیا ہے، ڈاکو دیکھا گیا ہے' چور دیکھا گیا ہے، لٹیرا دیکھا گیا ہے، اب اس کے دماغ میں بھی بات بیٹھ جائے گی' وہ بھی چور چور کرے گا۔وہ بھی شور مچائے گا...... وہ وڈیرہ ہے تب بھی شور مچائے گا...... چور چور کرے گا...... مولوی ہے تب بھی چور چور کرے گا...... غریب ہے تب بھی چور چور کرے گا......اور امیر ہے تب بھی چور چور کرے گا......ٹھیکہ دار ہے تب بھی چور چور کرے گا......اگر کوئی نمازی ہے تب بھی چور چور کرے گا......اور کوئی روزے دار ہے تب بھی چور چور کرے گا......تہجد گزار ہے تب بھی چور چور کرے گا......یا یوں کہے گا کہ بھائی دیکھو میں جو ہوں نا، میں اتنی سخت پالیسی نہیں رکھتا، میں ابھی چلّے سے واپس آیا ہوں، لہٰذا میں ابھی شور نہیں مچاتا...... کہے گا؟ نہیں بھائی نہیں، وہ حرکۃ المجاہدین کا ہوگا تب بھی چور چور کرے گا......حرکۃ الجہاد الاسلامی کا ہوگا تب بھی چور چور

کرے گا...... چور کو جو دیکھا! پیپلز پارٹی کا ہوگا...... مسلم لیگ کا ہوگا...... سمیع الحق گروپ کا ہو گا...... فضل الرحمان گروپ کا ہوگا...... پگاڑا گروپ کا ہوگا...... تبلیغی جماعت کا ہوگا...... تب بھی چور چور کرے گا...... کرے گا نہیں کرے گا؟ کرے گا! لیکن اگر وہ کہتا ہے بھائی شور نہیں کرو، رات کے اڑھائی بج رہے ہیں، حالات ساز گار نہیں ہیں!!! اسے سمجھایا جائے گا، او میاں حالات والے! یہاں چور دیکھا گیا ہے، سب کہیں گے میاں چور دیکھا گیا ہے، پکڑو پکڑو چور پکڑو یہی آواز ہوگی، وہ کہتا ہے مجھے یہ بھی پتہ ہے، میں یہ بھی جانتا ہوں چور کہاں سے آیا ہے...... کس وقت آیا...... کون تھا...... کیا اس نے کرنا تھا...... میں سب کچھ جانتا ہوں!!

اب آپ کیا کہیں گے؟...... اب لوگ کہیں گے پاگل ہے! وڈیرہ ہے تب بھی...... امیر ہے تب بھی...... کوئی کاروباری ہے تب بھی...... مولوی ہے تب بھی...... وزیر ہے تب بھی...... وزیر اعلیٰ ہے تب بھی...... وزیر اعظم ہے تب بھی...... ایس پی، ڈی سی ہے تب بھی...... صدر ہے تب بھی...... پاگل ہے نا! وہ کہتا ہے مجھے چور کا بھی پتہ ہے، پھر کہتا ہے شور بھی نہ کرو یہ...... پاگل ہے! اور اگر پاگل نہیں ہے، تو پھر چور کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے، پھر چور کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے بھائی۔

میرے دوستو! اگر چور چوری کرتے دیکھا جائے، نقب زنی کرتے دیکھا جائے، چوکیدار کی نظر پڑ گئی ہے، وہ نہیں دیکھتا، کہ رات کا ٹائم ہے...... وہ نہیں دیکھتا، کہ لوگ آرام میں ہوں گے...... میرے اس وقت چیخنے سے بچے گھروں میں ڈر جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں دیکھتا...... اس کا تو یہ کام ہے! کہ میں نے چور کو دیکھا ہے، اب میں شور مچاؤں گا، سب کو سناؤں گا، سب کو بتاؤں گا...... کہ ہوشیار ہو جاؤ، جاگو! جاگو! بیدار ہو جاؤ...... کہ چور چوری کر رہا ہے، ڈاکو...... ڈاکہ مار رہا ہے، نقب زنی کر رہا ہے، تمہارا نقصان ہو جائے گا! اس کا کام ہے شور مچانا، اس کا کام ہے سب کو جگانا، بیدار کرنا، تو دوستو! اگر دو چار سو، دو چار ہزار کی چوری کا اندیشہ ہو تو پھر چور کو دیکھ کر سپاہی خاموش نہیں رہ سکتا، تم بتاؤ محمد رسول اللہ ﷺ کے حرم پہ حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر، میرے نبی کی ازواج مطہرات کی عزت پہ حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر، صدیق اکبرؓ کے لیے یہ کتے کی صورت میں کارٹون دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا چوکیدار...... محمد رسول اللہ کے صحابہ کا سپاہی کیسے خاموش رہے؟

اگر وہ خاموش نہیں رہتا' وہ شور مچاتا ہے، تو اس کا حق بنتا ہے، یہ شور مچائے، اگر اس پر شور مچانا فرض ہے، تو پھر جو ایمان کا ڈاکو دیکھے، اس پر شور مچانا لاکھ مرتبہ زیادہ فرض ہے۔

بھائی وہ چور زیادہ خطرناک ہے یا یہ چور زیادہ خطرناک ہے؟ یہ زیادہ خطرناک ہے،

وہ سامان کا چور ہے...... یہ ایمان کا چور ہے،

اس کے ساتھ سامان کا نقصان ہوتا ہے...... اس کے ساتھ ایمان کا نقصان ہوتا ہے۔

مسلمان کو اگر نہ بتلایا جائے...... یہ مسلمان کی بچی کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، نکاح ہو جائے گا؟ نہیں! نکاح نہیں ہوگا بھائی! زنا ہوگا! یہ مسلمان بچی کے ساتھ زنا کرے گا۔ اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے یا نہیں؟ مچانا چاہیے! اس کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ حرام! حرام ہے یہ مسلمان کو حرام کھلائے گا! تو اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے؟ یہ مسلمانوں کا سردار بن کر...... ایم پی اے بن کر...... ایم این اے بن کر...... وزیر بن کر...... صدر بن کر...... ملک پہ قبضہ کرنا چاہتا ہے...... اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے یا نہیں مچانا چاہیے؟ مچانا چاہیے! اگر اس کے خلاف شور مچانا چاہیے تو وہ شور کیا ہونا چاہیے؟

دیکھو! وہاں نقصان کرنے والا چور ہے، تو آواز بھی چور چور کی ہوگی' شور چور چور کا ہوگا' اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے، وہاں نقصان پہنچانے والا چور ہے تو شور ہوگا چور چور!! اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے' تو شور ہوگا، کافر کافر! مچاؤ نا ذرا شور!

کافر کافر...... شیعہ کافر

کافر کافر...... شیعہ کافر

توجہ میری طرف! اب پولیس والا آتا ہے، او میاں شور کیوں مچا رہے ہو؟ میں نے کہا بھائی یہ چور دیکھا ہے، جانتے ہو اس کو؟ کون ہے؟ خمینی! ہم نے یہ چور پکڑا ہے، جو اس کتاب میں حضرت عمرؓ کو کافر لکھتا ہے! العنتہ!

یہ چور پکڑا ہے، اگر تجھے بتاؤں کہ یہ بکری چرانے والا چور پکڑا ہے، تو انسپکٹر صاحب خوش ہوتے ہو...... ایس پی صاحب خوش ہوتے ہو...... ڈی سی صاحب خوش ہوتے ہو...... میں تجھے وہ چور بتلا رہا ہوں جو کسی عام گھر پہ حملہ نہیں کر رہا۔ جو پیغمبر کے گھر پہ حملہ کر رہا ہے۔ تو

یہاں تمہیں مجھے شاباش دینی چاہیے، میرا ساتھ دینا چاہیے، ان خیر العلوم والوں کا ساتھ دینا چاہیے، جنہوں نے ان چوروں کے خلاف آواز اٹھائی، یا ان کو اور دبانا چاہیے؟ پھر تو ہم یہی سمجھیں گے نا کہ چوروں کے ساتھ تمہارا بھی حصہ ہے۔

ہوشیار ہو جاؤ!! ہوشیار ہو جاؤ!! اب جس طرح چور کا گلا پکڑا جائے گا...... چور کو پناہ دینے والے کا گلا بھی پکڑا جائے گا۔

اور! اگر یہ چور نہیں، اگر یہ کافر نہیں...... تو پھر پاکستان کی کسی عدالت میں بحیثیت ملزم کے، بلاؤ نا! ہمیشہ کے لیے فیصلہ ہو جائے گا! تم پابندیاں کیوں ڈالتے ہو؟ تم زبان بندی کے حکم کیوں صادر کرتے ہو؟ تم داخلہ بندی کے لیٹر کیوں بھیجتے ہو؟ ہم خود لکھ کر دیتے ہیں، میں لکھ کر دیتا ہوں، ہے جرأت کسی مجسٹریٹ میں یہ کیس چلائے...... ہے جرأت کسی جسٹس میں یہ کیس چلائے! کوئی کورٹ، پاکستان کی کسی عدالت میں، یہ کیس چلائے، میں یہ لکھ کر دیتا ہوں اگر اس بے ایمان کو، اگر رافضی کو، میں کائنات کا بدترین کافر ثابت نہ کر سکوں، ہندو سے بڑا کافر، سکھ سے بڑا کافر، مرزائی سے بڑا کافر...... ثابت نہ کر سکوں تو عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے، حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ اور اگر یہ چیلنج نہیں مان سکتے، اور قطعاً نہیں مان سکتے تو پھر تڑیاں نہ لگاؤ...... پھر تمہارے قلم میں وہ سکت نہیں...... تمہارے آرڈر میں وہ پاور نہیں...... کہ میرا قافلہ روک سکیں یا میری زبان بند کر سکیں...... عقیدہ ہے۔

نبیؐ کی عزت و عظمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عیں ایماں ہے
ڈراتا کیا ہے دار و رسن سے مجھے ارے ناداں!
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے!
ہم سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کریں گے
ہے جرم اگر یہ کام...... سو بار کریں گے!

ہم تو عزم کر چکے ہیں یہ کہ:

وہ سنگ گراں جو حائل ہے

رستے سے ہٹا کر دم لیں گے

ہم یہ عزم کر چکے ہیں، کیونکہ ہمیں اس تحریک کے قائد نے ایک ٹرک بتایا تھا کہ:

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے

جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا!

وَ آخر دعوانا اَنِ الحمد للّٰہ رب العالمین○

قربانی عظیم نعمت ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاهِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهدِیّینَ ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِهِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لہٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا هُوَ مَوْلاَنَا ٥ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدق رَسُوْلُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بَعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً ٥

قربانی عظیم نعمت ہے

قابل احترام! علماء کرام! سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! خیر پور ٹامیوالی اور آس پاس کے غیرت مند مسلمانو! کافی عرصہ کے بعد جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی میں آج پھر اس عظیم الشان ''شہداء اسلام کانفرنس'' میں حاضری کا موقع ملا ہے اور اس درمیان مختلف ادوار گزرے اور اتار چڑھاؤ کی بدلتی ہوئی خزاں گزری۔

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

یہیں اسی طرح قبلہ مفتی صاحب کی موجودگی میں جامعہ کے دستار بندی کے جلسے میں میرا بیان ہوا تھا۔ اور آج ''شہداء اسلام کانفرنس'' کے عنوان پر، پھر یہ اس سے بھی بڑا اجتماع ہے۔ بیچ میں ایک دن وہ بھی آیا تھا کہ یہاں سے گزرتے ہوئے میرا دل چاہا کہ جامعہ میں حاضری دیتا جاؤں، اچانک میں یہاں آیا تھا' کربناک منظر تھا کہ قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم سے تو ملاقات نہ ہو سکی، لیکن اس وقت اگرچہ میری آؤ بھگت میں اور مہمان نوازی میں تو یہاں کے احباب نے کسر اٹھا نہ رکھی، لیکن جن حالات سے جامعہ اس وقت نظر آئی تھی، واقعی عملی طور پر یہی بات تھی کہ اس طبقے والے لوگ جان ہتھیلی پہ رکھ کے' سر کا سودا کر کے آتے ہیں اور دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گلشن کو ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین ٥...... قبلہ مفتی صاحب اور دوسرے احباب جن پر تکالیف آئیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

اہل حق کیلئے مصائب کی حقیقت

انسان طبعی طور پر کمزور ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مجھے آسان آسان دین مل جائے اور

قرآن کریم نے یہ بات بتلائی۔

وَ تُرِیْدُوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَةِ تَکُوْنُ لَکُمْ

فرمایا تمہارا مقصد تو یہ ہے...... تریدون...... تمہاری مراد تو یہ ہے

اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَةِ تَکُوْنُ لَکُمْ

کہ تمہیں بغیر کانٹے کے مل جائے شوکت! کانٹا بھی نہ چبھے، لیکن اللہ کا ارادہ کچھ اور ہے،

عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئاً وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْ شَیْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّکُمْ.

یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی چیز تم پسند نہیں کرتے لیکن تمہارے فائدے میں ہوتی ہے، یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں پسند ہے لیکن تمہارے نقصان میں ہوتی ہے...... وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ ٥ ...... تمہیں علم نہیں ہے، اللہ جانتا ہے کہ تمہارا فائدہ کس چیز میں ہے، کس میں نقصان ہے، تم تو چاہتے ہو کہ کانٹا بھی نہ لگے، لیکن اللہ کی مرضی کچھ اور ہے۔

لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِ کُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُم.

اللہ چاہتا ہے کہ جانچ پڑتال ہو، چھلنی لگے، اللہ چاہتا ہے، کہ صرف زبانی نعرے بازی کرنے والے الگ ہوں اور دل سے ساتھ دینے والے الگ ہوں۔

تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَا وِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ

یہ گردش ایام تو ہوتی رہے گی، لیکن لوگو! اہل ایمان متوجہ ہوں، کہ

اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُه'.

قرآن کہتا ہے...... وَلاَ تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوم

کہ قوم کفار کی گرفت میں...... سستی نہ کرنا! اپنے مشن موقف میں کام میں سستی نہ کرنا! اگر تم زخمی ہوتے ہو تو وہ بھی تو ہوتے ہیں!

اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ اگر تمہیں درد ہوتا ہے...... فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ ٥

تم جل جاؤ تو تمہیں درد ہوتا ہے...... ایسے انہیں بھی تو ہوتا ہے۔ تمہیں درد ہوتا ہے

......تو کیا وہ اسٹیل باڈی ہیں؟

اگر تمہیں درد ہوتا ہے تو بلٹ پروف باڈی وہ بھی نہیں ہیں انہیں بھی درد ہوتا ہے، درد میں برابر' زخم میں برابر، کانٹے میں برابر، تکلیف میں برابر......اب قرآن فرق بیان کرتا ہے۔

وَ تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ○

اس تکلیف کے بدلے میں تمہیں تو جنت کا آسرا ہے۔ انہیں وہ بھی نہیں! اس تکلیف کے بدلے میں' اس درد و کرب کے بدلے میں......اس مصیبت کے بدلے میں......رنج والم کے بدلے میں،

تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ○

تمہیں تو رب سے جنت کی امید ہے، انہیں تو وہ بھی نہیں۔ جب درد برابر ہے، جب تکلیف برابر ہے، رنج والم برابر ہے......پھر تمہیں جنت کا آسرا ہے، انہیں نہیں......تمہیں رب کی رحمت کا آسرا ہے، انہیں نہیں......تو پھر بھاگنا انہیں چاہیے یا تمہیں؟ پھر میدان چھوڑنا انہیں چاہیے یا تمہیں......؟ جب کفر کے مقابلے میں تم آتے ہو' تکلیف ادھر بھی ہے ادھر بھی، زخم ادھر بھی ہیں ادھر بھی ہے' رنج والم ادھر بھی ہے ادھر بھی ہے، مصیبت ادھر بھی ہے اور ادھر بھی ہے۔ درد ادھر ہے......ادھر بھی ہے، لیکن جنت ادھر ہے......ادھر نہیں۔ تو بھاگیں وہ......تم نہیں! میدان وہ چھوڑیں، تم نہیں! بزدل بنیں وہ......تم نہیں، شکست وہ مانیں......تم نہیں...... اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اگر واقعی مومن ہو تو تم یہاں بھی اعلیٰ ہو' وہاں بھی اعلیٰ ہو۔

قربانی میں برکت ہے

قرآن سچ ہے۔ اور سچا تو قرآن کو ماننے والا ہے۔ قرآن سچ ہے۔

والذی جاءَ باالصدق......وہ سچا ہے......و صدق بہٖ......وہ سچا ہے،

قرآن لانے والا محمد عربی سچا ہے، اور مصدق اول صدیق اکبرؓ سچا ہے۔ پھر قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والا سچا ہے۔ قرآن سچ ہے۔

تو میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ حالات بدلے اور مختلف اوقات آئے۔ اب اس

کانفرنس میں کسی طرف سے مجھے تو خالی جگہ نظر نہیں آ رہی۔تو اب تکلیفوں کے،مصائب کے،ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والوں کو سوچ لینا چاہیے۔کہ حالات کے بعد...... یہ کم ہوئے ہیں یا بڑھے ہیں؟ان میں نقص آیا۔ہے،یا برکت آئی ہے؟...... برکت آئی ہے!

ایک خوب صورت مثال

اور کیوں نہ آئے کہ قربانی والوں میں برکت آتی ہے۔کہا کرتا ہوں،کہ تیسرے مہینے کتیا بچے دیتی ہے،اور سات سے کم نہیں ہوتے،وہ آٹھ بھی،دس بھی،پندرہ بھی،بیس بھی...... اور بکری چھ مہینے بعد دیتی ہے،ایک دیتی ہے،دو دیتی ہے،تین چار دے تو اخبار میں آ جاتا ہے ...... لیکن ہزاروں اور سینکڑوں کے ریوڑ کتوں کے نہیں بکریوں کے ہوتے ہیں' کیوں؟ کہ اللہ کے نام سے ''بسم اللہ اللہ اکبر'' سے کتے نہیں کٹتے،اللہ کے نام سے بکری کٹتی ہے،اس لیے موج کٹنے والوں کی ہوتی ہے۔تو قربانی والوں میں برکت ہوتی ہے،اللہ کے نام پہ جو مٹتے ہیں' وہ مٹتے نہیں دوام ابدی حاصل کر لیتے ہیں،بقائے ابدی حاصل کر لیتے ہیں،اللہ کی راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے،اس میں برکت ہوتی ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْم۔

اور...... يَمْحَقُ الرِّبٰو وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ

قرآن کہتا ہے کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَات.

جو چیز اللہ کی راہ میں قربان ہوتی ہے،وہ بقائے دائمی حاصل کر لیتی ہے۔اس میں برکت پڑتی ہے...... اللہ کی راہ میں مال قربان ہو تو مال میں برکت...... اور عزت قربان ہو،تو عزت میں برکت...... فرمایا ایک چیز اللہ کی راہ میں دی۔کَمَثَلِ حَبَّةٍ یوں سمجھ لو کہ بیج بو دیا...... بیج ڈال دیا...... وہ گلا نہیں،سڑا نہیں

اَنۡبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ وہ سات خوشے نکالتا ہے ایک دانہ بیج کا،

فِیۡ کُلِّ سُنۡبُلَۃٍ مِّاٰۃُ حَبَّۃٍ ...... ہر ایک خوشے میں سو دانے کم از کم،

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ۔

فرمایا خداوند کشائندہ جس کے لیے چاہے، اس سے بھی بڑھا کردے، مال قربان تو مال میں برکت، عزت قربان ...... تو عزت میں برکت، جس جاہل نے خود کو عزت والا سمجھ کر حضورؐ کا کلمہ پڑھنے سے انکار کیا اور کہا:

مَخَافَتُ اَنۡ تذۡھبُ ریاستی

سچ سمجھتا ہوں، حق سمجھتا ہوں، اور اخنس تجھے کہتا ہوں کہ

و رب الکعبةِ ان محمداً لصادق ما کذب محمدٌ قط

تجھے اکیلے میں ان تین سو ساٹھ خداؤں کے سامنے، کعبے میں کھڑا ہو کر اخنس! اکیلے میں تجھے بتلاتا ہوں، تو نے پوچھ جو لیا ہے،

ھل محمدٌ صادق ام کاذب ...... تجھے بتلاتا ہوں

ورب الکعبه ...... اس کعبے کے رب کی قسم!

ان محمدٌ لصادقٌ مَا کذب محمد قط

میں باوجود دشمن ہونے کے، بدترین دشمن ہونے کے، میں ابوجہل گواہی دیتا ہوں کہ ''محمد کی زبان پہ جھوٹ نہیں آیا۔'' مانتا اس لیے نہیں ہوں۔

مَخَافَتُ اَنۡ تَذۡھب رَیاستی

کہ میری ریاست، چودھراہٹ، عزت نفس ضائع ہو جائے گی،

اس نے عزت کو بچانا چاہا، رب نے ایسا ضائع کیا۔ کہ آج تک کوئی کافر بھی عزت سے نام نہیں لیتا ...... مسلمان تو اپنی جگہ ...... محمد کا امتی تو اپنی جگہ ...... موحد تو اپنی جگہ ...... نبوت کا مرید تو اپنی جگہ، لیکن ...... اس اپنے آپ کو عزت والا سمجھنے والے کا، آج کوئی دنیا کا چوڑھا، کوئی کافر، کوئی بھنگی بھی عزت سے نام نہیں لیتا۔ اگر کوئی نام لیتا ہے تو ابوجہل کے ساتھ لعنتی بھی کہتا ہے۔

اور ہاں ہاں! بہت بڑا فیصل تھا، کہ جب چودھریوں سے فیصلے نہ ہوتے تھے، تو وہ ابوبکرؓ

کے پاس بھیجے جاتے تھے۔ جس نے اپنی چودھراہٹ کو، سیادت کو، ریاست کو، محمد کے قدموں میں رکھ دیا، رب لم یزل کی قسم قیامت آ سکتی ہے، لیکن ان کی عزت والا نام کوئی مٹا نہیں سکتا! ...... اور قرآن نے انہیں سلام پیش کیا، قرآن نے ان کی عزت کی گواہی دی۔

محمد کے قدموں پہ جب عزت قربان ہو تو جوتی کی آواز بھی عرش پہ پہنچتی ہے۔ کٹ کے تو دیکھو! میرے تیرے ایمان کی کمزوری ہے۔ لیکن اس گئے گزرے دور میں سپاہ صحابہ نے بلالؓ کی یاد تازہ کر دی ہے کہ نہیں؟ اس گئے گزرے دور میں یحییٰ شہید کی اماں نے خنساءؓ کی یاد تازہ کر دی ہے کہ نہیں؟ کر دی ہے! اس گئے گزرے دور میں میرے نوجوان شہداء کی ماؤں نے سیدہ خنساء کی یاد تازہ کی ہے کہ نہیں؟ کی ہے!

جس کے چار بیٹے شہید ہو رہے ہیں، بتلایا جا رہا ہے، لیکن ان کی طرف توجہ نہیں کرتیں، پوچھتی ہیں کہ میرے نبی کا کیا حال ہے؟ اگر محمد عربی کی جان سلامت ہے، تو پھر بیٹوں کی شہادت کا غم نہیں، اس پر بھی مسرت ہے۔ میں نے تو جاتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ بیٹا! اب خیمے میں نہیں جنت میں ملنا! اور جب تمہاری لاش میرے پاس پہنچے تو زخم پیٹھ پر نہ ہو، سینے پر ہونے چاہئیں۔ اللہ اکبر!

ایک شہید نوجوان کے گھر میں تعزیت کے لیے گیا، میں اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرتا جا رہا تھا...... کہ والدین کے جذبات ہیں، پتہ نہیں، وہ کیا کہیں گے ...... کہ تم نے ہمارے بچوں کو کیا مے پلائی...... کہ ہمارے بچے جان سے گئے۔ شاید وہ کہیں، شاید وہ کرخت لہجہ استعمال کریں، شاید بے قراری سے پیش آئیں، لیکن مجھے برداشت کرنا پڑے گا، جب میں وہاں پہنچا ہوں، خالق لم یزل کی قسم! فضاء کچھ اور نظر آئی...... کہ شہید کے باپ نے چھوٹے بیٹے کو بازو سے پکڑا اور کہا علامہ صاحب دعا کیجئے کہ اللہ پاک اسے بھی شہادت نصیب فرمائے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

سپاہ صحابہ...... زندہ باد

اسلام قربانی سے آتا ہے

میرے دوستو! اس راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے، اس میں برکت پڑتی ہے اور انشاء

اللہ اس جماعت میں بھی برکت پڑے گی، اور اس ادارے میں بھی برکت پڑے گی۔ مصلحتیں بڑی دیکھیں اور ہم سوچتے رہے کہ شاید اس طریقے سے، شاید اس طریقے سے، شاید ووٹ سے، رائے سے، جمہوریت سے، انتخاب سے، شاید اسلام آ جائے...... لیکن اسلام نے کہا کہ میں اپنے طریقے سے آتا ہوں، مجھے غیر کا طریقہ قبول نہیں ہے! میں آج قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم کی پالیسی پڑھ رہا تھا اخبار میں کہ ''انتخابی سیاست کو ہم چھوڑ رہے ہیں'' میں نے کہا علماء نے دیکھ لیا جانتے تھے، لیکن مصلحتیں سامنے تھیں اور امکان تھا کہ شاید یوں شاید یوں لیکن حق الیقین ہوا کہ اسلام غیر کے طریقے سے نہیں، اپنے طریقے سے آتا ہے۔ اور اس وقت کھلے دل سے کہتا ہوں کہ اللہ نے توفیق دی اور کام لیا، مولانا فضل الرحمان نے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے مفتی محمود کے صحیح جانشین ہونے کا حق ادا کیا۔ باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس جرأت کا مظاہرہ کیا ہے...... ہم ان کی جرأت کو سلام کرتے ہیں۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

مولانا فضل الرحمان...... زندہ باد

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا، کہ اس راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے...... اس میں برکت پڑتی ہے، تو سپاہ صحابہ نے جو راہ اختیار ہی یہ کی ہے' قربانی والی، کیوں؟ کہ ہماری بھرتی ہی اس شرط پر ہوئی تھی' جناب! ہمیں یہ نوکری ملی ہی اس شرط پر ہے، ہم بھرتی اس شرط پر ہوئے...... کہ بانی جماعت نے یہ نہیں کہا تھا آؤ تمہیں پلاٹ ملیں گے' آؤ تمہیں پرمٹ ملیں گے' آؤ تمہیں پیسہ ملے گا...... مولانا حق نواز نے کہا آؤ لیکن ماؤں سے دودھ بخشوا کے آؤ...... آؤ لیکن سر پہ کفن باندھ کے آؤ...... جب آنے والے سر پہ کفن باندھ کے آئے...... جب آنے والے...... دودھ معاف کروا کر آئے، جب آنے والے موت کا استقبال کرنے کے لیے آئے، تو پھر ڈریں کس چیز سے؟ اللہ اکبر! کافرو! تم نے بھی زور لگایا، حکومت والو! تم نے بھی زور لگایا، میرے فاروقی اور شیر اعظم سے لے کر حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ تک...... کس کو جھکا سکے ہو؟ الٹے لٹک جاؤ! نہ خرید سکتے ہو نہ جھکا سکتے ہو! کافرو! تمہیں اپنا کفر تسلیم کرنا پڑے گا۔

کھلی بات ہے، امن فارمولا میں نے پیش کیا ہے...... کہ ''یہ اپنی عبادت کریں، شرارت نہ کریں'' سکھ سور کھاتا ہے، جھگڑا نہیں ہوتا۔ میرے دروازے پر تو بنائے۔ ہندو جوا کھیلتا ہے، جھگڑا نہیں ہوتا...... میری مسجد کے سامنے تو ٹکری نہ بنائے!! اگر تیرے ہاں جائز ہے تو کر...... تیری عبادت ہے کر'...... میرے دروازے پہ آئے گا تو جوتے کھائے گا...... کھلی بات ہے۔ عبادت کر اپنی...... شرارت نہ کر!!

سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ لیکن اگر ہم اعلان کریں کہ مین روڈ پر کل ظہر کی نماز ہوگی' تو ابھی سے...... یہاں سے وہاں تک انتظامیہ پریشان ہو جائے گی! اگر مفتی صاحب اعلان فرما دیں کہ آئندہ نماز ہم مین روڈ پر پڑھا کریں گے، تو پھر! قبلہ جناب حضرت امیر المومنین! حاجی! حاجی محمد نواز شریف صاحب دامت برکاتہم! سے لیکر نیچے تک سب پریشان ہو جائیں گے۔ کہ ہائے نماز! نماز! روڈ پر! کیا ہوا بھائی؟...... نماز عبادت ہے! کہیں گے جی نماز عبادت ہے، روڈ پر کرنا شرارت ہے، میں پوچھتا ہوں نماز کے لیے روڈ بلاک کرنا شرارت ہے اور ماتم کے لیے عبادت ہے؟ شرارت بند کرو' بس! امن ہو جائے گا، بہر حال! حکومت نے کہا ہے کہ ہم قانون بنا رہے ہیں، لگتا ہے کہ پھر وہ سفارشات گھٹنے کے نیچے چھپا رہے ہیں۔ لیکن جو گھٹنا جو ٹانگ چھپانے کی کوشش کرے گی۔ وہ ٹانگیں اوپر ہوں گی...... کھلی بات ہے! الٹا لٹکے گا، وہ خدائی قانون انتقام سے نہیں بچے گا وہ! جو اصحاب محمدؐ کی عزت پہ سودا کرے گا۔ اس لیے میں خیر العلوم سے خیر خواہی کے طور پر خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ اصحاب محمدؐ کی عزت پہ سودا بازی نہ کرو! اور دماغ سے نکال لو کہ...... کوئی پیغمبر کے صحابہؓ کو کافر کہے گا، اور ہم اسے کافر نہیں کہیں گے۔ کسی مسلمان کو ہم کافر نہیں کہتے۔ جو مسلمان کو کافر کہے...... ہم اسے کافر کہتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑے مسلمان پیغمبر کے صحابہ ہیں۔ اور اگر پیغمبر کی جماعت پر بھونکنے والا' صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے والا' قرآن کو غلط کہنے والا' فاروق اعظمؓ کو جہنمی اور عثمانؓ کو نعوذ باللہ ملعون کہنے والا' اور علیؓ کو بزدل کہنے والا' سیدہ عائشہؓ پر لعن طعن کرنے والا...... تم کہو کہ یہ مسلمان ہے؟...... جب تک جان میں جان ہے، ایک قطرہ خون کا باقی ہوگا، وہ بھی بولے گا نہیں یہ پکا لعنتی ہے، کافر ہے! کھلی بات ہے اس پر کوئی سودے بازی نہیں۔ کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی ہے، نہ ہوئی، نہ آئندہ ہوگی، مر سکتے

ہیں لیکن کھلی بات ہے، مشن سے، موقف سے نہ آج تک جبر وتشدد ہٹا سکا ہے اور نہ انشاء اللہ اہل حق کے غلاموں کو ہٹا سکے گا۔

ہم نے تو سودا کر لیا ہے۔ اور ہم تو اپنی جان کے عوض! صرف فرد واحد کی نہیں! اپنے بال بچوں سمیت، ساتھیوں سمیت، ہر ایک جان قربان کر کے بھی اگر ہم پیغمبر کی جماعت کا تقدس بحال کرا سکتے ہیں تو سودا سستا ہے۔ اور امن وامان میں تعاون الگ ہے، لیکن یہ ساتھ یاد رکھنا کہ حسین احمد مدنیؒ، ابوالکلامؒ، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مفتی محمودؒ، ہزارویؒ، حق نوازؒ، اور فاروقیؒ، کی روحانی اولاد کے قریب سے بھی خوف نہیں گزرتا۔ ڈر، مداہنت، خوف..... انشاء اللہ! ہمارے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ انشاء اللہ!! امن میں تعاون اس لیے کرتے ہیں، کہ ''یہ ملک ہمارا ہے۔'' لیکن اس ملک کی عزت ووقار کو سلام کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا سب کچھ اس سمیت، صدیق اکبرؓ کی عزت پہ قربان ہے۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُo وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَo

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

خطبات حیدری

قائد ملت اسلامیہ ضیغم اسلام

علامہ علی شیر حیدری

مرتب

نام کتاب ——— خطباتِ حیدری (جلد دوم)

مجموعہ تقاریر ضیغم اسلام علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ

مرتب ——— مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

سال اشاعت ——— 2010ء

ناشر ——— الھادی للنشر والتوزیع

ملنے کا پتہ

خلافت راشدہ اکیڈمی

جامعہ حیدریہ، خیر پور میرس سندھ

فون: 0729-552264

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١٤١٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللھم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

اللہ نے انسانوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا، جنہوں نے اپنے اپنے ادوار اور اپنے اپنے علاقوں میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں شب و روز جد جہد کے ذریعے ہدایت کے چراغ جلائے اور اکثر اوقات یوں ہوا کہ مخالفت کی بادِ سموم کے تھپیڑوں سے چراغ کی جلتی ہوئی لو کو زندہ رکھنے کے لیے ان فرستادگان رب العالمین کو اپنے لہو کا نذرانہ پیش کرنا پڑا، اس داستانِ خونچکاں کے نقوشِ سیرت و تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں، آج جبکہ حضور علیہ السلام کو اس دنیا سے پردہ پوش ہوئے کم و بیش ایک ہزار چار سو چودہ برس گذر چکے ہیں، حق و باطل کی وہی آویزش ایک بار پھر عروج پر جا پہنچی ہے، جس کا ازل سے دشمن خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اکڑ کر اعلان کیا تھا اور جس آویزش نے اُحد پہاڑ کے دامن میں کائنات کی بزرگ ترین ہستی کو دندان مبارک شہید کروانے اور چچا کی لاش کے ٹکڑے اٹھانے پڑے پر مجبور کیا تھا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بو لہبی

یہی وجہ ہے کہ بہت سے ''آدم زاد'' مادیت کے حصول کی خاطر آج بھی ابلیس کی نمائندگی کر رہے ہیں، دنیا میں ہر طرف ظلم و عدوان کی آگ بھڑکتی نظر آ رہی ہے، حق اور اہل حق کو کچلا جا رہا ہے، ساتھ ہی ایک اور مہم زور و شور سے جاری ہے، اور وہ ہے حق و باطل اور خبیث و طیب کا اختلاط ادغام اور انضمام، وطنِ عزیز کی موجودہ فضاء میں اسی عمل کی بو ہر طرف پھیل رہی ہے، حق کہنا اور اس پر قائم رہنا مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا ہے، ان حالات میں جہاں

''خطبات حیدری'' کی جلد دوم انشاء اللہ حق پرستوں اور پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کے اصحاب واحباب سے حقیقی الفت وعقیدت کا تعلق رکھنے والوں کے لئے چراغِ راہ اور مینارۂ نور ثابت ہو گی وہاں یہ کتاب روسیاہ دشمن کیلئے ضربِ حیدری کا کام دے گی۔

صاحبِ خطبات علامہ علی شیر حیدری کا اسمِ گرامی عصرِ حاضر کے دینی حلقوں میں نہ صرف جانا پہچانا ہے بلکہ آپ اہل حق کے سرخیل اور قافلہ سالار سمجھے جاتے ہیں ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے عنوان پر اٹھنے والی مشہور تحریک میں آپ کا کردار نمایاں ہے، اور آپ اپنے پیش رو شہید قائدین مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے صحیح حقیقی وعلمی جانشین ہیں۔

آپ کو اللہ نے جن علمی صلاحیتوں سے نوازا ہے ان کا ادراک ممکن نہیں، لیکن آپ کے خطبات وتقاریر سے ان کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے حال ہی میں اپنی عدالتی زندگی پر ایک کتاب لکھی ہے جو ناچیز راقم الحروف کو دستیاب نہ ہوسکی، تاہم معتبر ذرائع کے مطابق سنہ ۱۹۹۷ء چیف جسٹس کی طرف سے ازخود نوٹس کے ذریعے بلائے گئے اجلاسوں میں علامہ علی شیر حیدری کی مدلل گفتگو اور ان کے مبنی برحقیقت موقف کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا ہے، یاد رہے کہ اس دوران ایک موقع پر ساڑھے چار گھنٹے کی گفتگو میں علامہ حیدری کے طرزِ استدلال اور دلائل وبراہین کی بنا پر بقول علامہ حیدری چیف جسٹس موصوف پر رقت طاری رہی اور وہ بار بار آبدیدہ ہوجاتے تھے، چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ موصوف چند روز تک ایک ایسا اہم فیصلہ کرنے والے تھے جس سے نہ صرف ملک میں ہمیشہ کے لیے اصحابؓ واہل بیتؓ رسولؐ کے ناموس کو قانونی تحفظ حاصل ہوجاتا بلکہ ملک میں بدامنی پھیلانے والے روسیاہ بھی ہمیشہ کے لیے بےنقاب ہوجاتے انہیں اپنے کئے کی سزا اور کالعدم سپاہِ صحابہؓ کو اپنی خالصتاً دینی جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا پھل مل جاتا، لیکن افسوس کہ ایرانی ایماء پر اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف نے ججوں کی کمی بیشی کے مسئلہ کی آڑ لے کر وقت کے چیف جسٹس کو جبراً ریٹائر کردیا اور ملک کی بدقسمتی کی سیاہ رات طویل ہوگئی۔

راقم الحروف ناچیز مرتب کو کم وبیش چار سال قبل خطبات حیدری (جلد اول) کی

ترتیب واشاعت کا شرف حاصل ہوا تھا، جس کے تا حال تین ایڈیشن چھپ کر قارئین کے نظر نواز ہو چکے ہیں، بعد ازاں حالات کے اتار چڑھاؤ کے سبب ان خطبات کی ترتیب تدوین کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا، حضرت علامہ کی بندہ پر خصوصی شفقت وعنایت ہے کہ بعض دیگر دوستوں نے خطبات پر کام کرنے کی اجازت مانگی لیکن انہیں اجازت نہ ملی، تا آنکہ بندہ ایک بار پھر اللہ کے فضل وکرم اور حضرت علامہ کی خصوصی دعاؤں اور مکمل سرپرستی کی بدولت یہ مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے، اور بلا مبالغہ عرض کرتا ہے کہ خطبات کی ترتیب کے دوران ایک ایک لفظ سننے اور پرکھنے سے یہ احساس شدت سے دامن گیر ہوا کہ کاش آج امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ موجود ہوتے تو اپنے گلستان کے اس باغبان کے علمی استحکام اور طرزِ استدلال سے محظوظ ومسرور ہوتے اور آپ کی پیشانی پر بوسے ثبت فرماتے۔

علامہ حیدری کی خطابت کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ آپ "خیر الکلام ما قلّ ودلّ" کے پیشِ نظر اپنی تقریر میں اختصار اور جامعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے موقف پر عقلی و نقلی دلائل کی بارش برسا دیتے ہیں، آپ شرعی دلائل اربعہ کی روشنی میں اپنا موقف پیش کرتے ہیں اور عموماً قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں، جب آپ کی خطابت رواں دواں ہوتی ہے اور آپ پے در پے آیات پڑھ رہے ہوتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ تائید ایزدی کی بناء پر قرآن مجید آپ کی انگلی پکڑ کر آپ کو چلا رہا ہے۔ آپ سیرت وتاریخ کے واقعات کو تزئینِ خطابت کیلئے طول دینے کی بجائے انہیں مختصر انداز میں پیش کر کے سامعین کو نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت حیدری نے عملی میدان میں محنت کا حق ادا کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ باطل آپ کے اصرار کے باوجود آپ کے سامنے آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ اگرچہ حکومت کا فرض ہے کہ ملک میں پائیدار امن کی بحالی کے لیے فریقین کو آمنے سامنے بٹھائے، دونوں کا موقف سنے اور ملک کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے عملی اقدام اٹھائے۔

ابو محمد مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

فہرس

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

امام الانبیاء ﷺ

سیرۃ خاتم الانبیاءﷺ

صحبتِ رسولﷺ

معجزاتِ رسولﷺ

ہجرت رسول ﷺ

ہادیٔ عالم ﷺ

رحمتِ عالم ﷺ

فیضانِ نبوت (۱)

فیضانِ نبوت (۲)

گواہانِ نبوت ﷺ

گلستانِ نبوت ﷺ

غلامانِ نبوت ﷺ

وارثانِ نبوت ﷺ

معراج النبی ﷺ

شانِ مصطفیٰ ﷺ

پیغمبر انقلاب ﷺ

قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ

نور و بشر

سراجِ منیر ﷺ

❁❁❁❁❁

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم O
لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِo

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . اِنَّمَا وُلِدْتُ مُطَهَّرًا . وقال......
اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ .او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

مدینۃ العلوم فیروزہ خانپور، ۷ امئی ۳ ۲۰۰ء

ولادت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ

قابل صد احترام، علمائے کرام، فرزندان توحید وسنت! اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! اور فیروزہ ضلع رحیم یار خان کے غیرت مند مسلمانو۔ ۱۴۲۴ھ ہجری کے ماہ مبارک ربیع الاوّل کی پندرہویں شب ہے اور حضرت شاہ صاحب کے اس دینی ادارے میں ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے یہ پروگرام منعقد ہے اللہ تعالیٰ اس بابرکت محفل میں ہماری حاضری کو قبول فرمائے (آمین) نماز میں آہستہ کہا کرو یہاں ذرا زور سے کہو، آمین......

نعرۂ تکبیر کے بعد نعرۂ رسالت ضروری ہے

نعرہ ہونا تو چاہئے تھا لیکن یہ نہیں۔ نعرہ تکبیر کے ساتھ نعرہ رسالت ضروری ہے۔ عنوان بھی یہی ہے اور ایمان بھی یہی ہے کہ اللہ کی بڑائی بیان کرنی ہے محمد کی مصطفائی بیان کرنی ہے۔ ہاں نعرہ تکبیر تو آپ نے لگایا اللہ کی وحدت بیان ہوئی ساتھ نعرہ رسالت بھی ضروری ہے۔ جس میں محمد کی رسالت بیان ہو اور جیسے اللہ کا نام لے اللہ کی بڑائی کا اعلان کیا...... کیا جواب دیتے ہو نعرہ تکبیر کا؟ (اللہ اکبر) نام لے کر اللہ کی بڑائی کا اعلان کیا، ایسے ہی نعرہ رسالت کے جواب میں محمد رسول اللہ کہہ کر محمد کا نام لے کر ان کی رسالت کا اعلان کرنا چاہئے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

اللہ اکبر، اللہ کی بڑائی کا بیان ہے، محمد رسول اللہ، محمد کی رسالت کا بیان ہے، ہاں بابو،

لاکھ مرتبہ کوئی اللہ کی بڑائی مانے اگر محمد کی مصطفائی نہیں مانتا تو میں اسے مسلمان نہیں مانتا، اللہ اکبر کہے لیکن جب تک محمد کو نبیوں کا افسر نہ کہے میں اسے مسلمان نہیں مانتا

ہاں ہاں ہمیں سکھایا یہ گیا ہے کہ جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو۔ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے......!

نعرۂ رسالت کا جواب ''محمد رسول اللہ'' ہونا چاہئے

ہمیں ہمارے استادوں نے، ان کو ان کے اکابر نے، ان کو ان کے اکابر نے، ان کو ان کے بزرگوں نے، ان کو ان کے بزرگوں نے اور محمد رسول اللہ کو خود اللہ نے یہ سکھایا ہے۔ جہاں میرا ذکر آئے گا، وہاں تیرا ذکر آئے گا۔ (فلک شگاف نعرے)

ہاں ہاں لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے محمد رسول اللہ جب تک نہیں پڑھتا مسلمان نہیں بنتا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نعرہ تکبیر ''اللہ اکبر'' کے بعد نعرہ رسالت ''محمد رسول اللہ'' ہونا چاہئے۔ اور میں نے ایک جملہ اور کہا تھا کہ نام لے کر اللہ کی بڑائی بیان کی، اسی طرح نام لے کر محمد ﷺ کی رسالت بیان کرو، ''محمد رسول اللہ''...... بات سمجھ آرہی ہے؟ نام لے کر، کیونکہ اللہ کے رسول بہت ہیں اور ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم رسولوں کو مانتے ہیں، بولو......! ہم سب رسولوں کو (مانتے ہیں) لا نفرق بین احد من رسله...... کسی رسول کا انکار نہیں کرتے۔ توجہ جناب! کسی ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار ہے جب ماننا ہوتا ہے تو سب کو ماننا پڑتا ہے۔ جتنے سچے ہیں...... جو رسول ہیں سچے، انکا تو ہم اقرار کرتے ہیں سب کو مانتے ہیں اور جو رسول نہیں، رسول بننے کی کوشش کرتا ہے اسے وہاں پہنچنے نہیں دیتے۔ اس کا جوتیوں سے استقبال کرتے ہیں۔

خبردار! اللہ نے محمد پہ نبوت ختم کر دی ہے تو کون ہوتا ہے آ کے حملہ کرنے والا......؟

اور اگر کوئی خود نہ جانا چاہے، کوئی دوسرا پہنچانا چاہے تو اس پہنچانے والے شرارت کرنے والے کو سیدھا کرنا بھی جانتے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہوں؟

حضور کے بعد ۱۲ کو معصوم ماننے والا ۱۲ گنا بڑا کافر ہے

کچھ تو ایسے ہوتے ہیں مرزا قادیانی کی طرح خود پہنچنا چاہتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو خود نہیں کہتے خود نہیں پہنچنا چاہتے وہ کہتے ہیں ہمیں محمد کی غلامی پہ فخر ہے لیکن دوسرے ہوتے ہیں چڑھانے والے..... نہیں جی نہیں غلامی کا ہے کی؟ آپ تو ان سے آگے ہیں۔

یادرکھو اگر کوئی صدیق اکبرؓ کو بھی نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اگر کوئی جناب عمر فاروقؓ کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اگر کوئی حضرت عثمانؓ کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اس طرح جو کوئی حضرت علیؓ کو، کسی ولی کو نبی کے برابر کہے وہ کافر ہے......

اسی وجہ سے تو ہم کہتے ہیں مرزا قادیانی ایک ہے تو وہ نبوت کے درجے پہ پہنچانا چاہتے ہیں تو وہ کافر ہے، جو بارہ ۱۲ کو نبوت کو آگے لے جانا چاہتے ہیں وہ کافر کیوں نہیں وہ ان سے بارہ گنا بڑا کافر ہوگا اسی لئے ہم کہتے ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ کے بعد کوئی مقام نبوت تک پہنچ سکتا ہی نہیں۔

"یارسول اللہ" کا نعرہ ابہام پیدا کرتا ہے

عرض کر رہا تھا رسول بہت ہیں اور ہم سب رسولوں کو مانتے ہیں، رسولوں میں تفضیل اپنی جگہ، تصدیق سب کی کرتے ہیں۔ ہاں ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل، ان سے یہ افضل اور محمدؐ سب سے افضل......!

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ......

تو میرے بھائیو! رسول بہت اللہ نے بھیجے اور ہم سب رسولوں کو مانتے ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام بھی رسول، جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی رسول، اللہ کے کئی رسول اور ہم سب کو مانتے ہیں۔ اب اگر نام نہ لیا جائے یارسول اللہ...... اے اللہ کے رسول، اب ہر کوئی سمجھے گا کہ جس کا میں امتی ہوں اسے پکار رہے ہیں۔ یہودی بھی خوش کہ موسیٰ علیہ السلام کو پکار رہے ہیں،

عیسائی بھی خوش کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پکار رہے ہیں۔ کسی اور نبی کا، کسی اور رسول کا امتی ہوگا وہ بھی خوش کہ میرے رسول کو پکار رہے ہیں بات سمجھ آ رہی ہے......! ہم کہتے ہیں نہیں چاپلوسی کر کے سب کو خوش کرنے کیا ضرورت ہے، کھل کر نام لے کر بتا دو محمد رسول اللہ، پتہ چلے یہ محمد رسول اللہ کے امتی ہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور محمد رسول اللہ کہہ کر محمد کی رسالت بیان کرو......!!

آقا ﷺ کی ذات مقصودِ کائنات ہے

عرض کر رہا تھا کہ عنوان ہے ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آقا کی ولادت ماہ مبارک ربیع الاوّل میں۔ آقا کی ذات کو اللہ نے مقصود کائنات بنایا ہے۔

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، زمین کو بچھایا نہ جاتا......

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، تو یہ جہان بسایا نہ جاتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، ہوائیں چلائی نہ جاتیں......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، چمن میں کوئی گل کھلایا نہ ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، سورج کو پیدا نہ کیا ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، چاند کو نور نہ دیا ہوتا......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، ستاروں کو چمک نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، دریاؤں کو روانی نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا پرندوں کو چہک نہ دی ہوتی......!

آقا کو بھیجنا نہ ہوتا، پھولوں کو مہک نہ دی ہوتی......!

ہاں ہاں کیا تفصیل کروں، بات کچھ آگے عرض کرنی ہے، میں وقت نہیں اس طرح ختم کرنا چاہتا مقصود یہ ہے، کھلی بات یہ ہے کہ ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اگر پیدا کیا گیا ہے تو مقصود محمد رسول اللہ کی پیدائش ہے......!!

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر، نعرہ رسالت......محمد رسول اللہ

انبیاء کو نبوت اسی لئے ملی ہے، رسولوں کو رسالت اسی لئے ملی ہے اولیاء کو ولایت اسی لئے ملی ہے، ہاں ہاں ساری کائنات کو وجود محمد رسول اللہ کے لئے ملا ہے۔ یوں سمجھیے کہ باغ سے پھول مقصود ہے، درخت سے پھل مقصود ہے، کھیتی سے غلہ، اناج مقصود ہے۔ حفاظت پودے کی کی جارہی ہے...... مقصود پھول ہے۔ حفاظت کھیتی کی کی جارہی ہے...... مقصود اناج ہے۔ حفاظت درخت کی پیڑ کی کی جارہی ہے...... مقصود پھل ہے۔ ہاں ہاں سنوارا درختوں کو جارہا ہے...... مقصود ان سے پھل ہے۔ سنوارا پودوں کو جارہا ہے گوڈی پودوں کی ہورہی ہے...... پانی پودوں کو دیا جارہا ہے۔ اس طرح کر کے حفاظت پودوں کی کی جارہی ہے مقصود پھول ہے، ساری کائنات بسائی جارہی ہے مقصود محمد رسول اللہ ہیں......!!

جناب مصطفیٰ کریم اس کائنات میں یوں ہیں جیسے پودے میں پھول۔ اگر پھول نہ دیتا تو پودا لگایا ہی نہ جاتا اگر محمد رسول اللہ کو بھیجا نہ ہوتا تو کائنات کو بنایا ہی نہ جاتا اور یہی تو وجہ ہے لگا پیڑ رہے ہو، بھئی کیا لگا رہے ہو، جی آم لگا رہے ہیں پودا لگ رہا ہے درخت لگ رہا ہے، آم لگا رہے ہیں، ابھی پانی دیا جارہا ہے، کیا کر رہے ہو؟ آم لگا رہے ہیں۔ اس میں کھاد ڈالا جارہا ہے۔ کیا کر رہے ہو؟ او جی آم لگا رہے ہیں، جو بھی درجہ آئے ذکر آم کا آتا ہے اگرچہ نام پہلے آتا ہے اور آم آخر میں آتا ہے، نام پہلے ہے، نام زمین بناتے وقت بھی ہے، نام پانی دیتے وقت بھی ہے، نام کھاد ڈالتے وقت بھی ہے، نام چوکی رکھتے وقت بھی ہے، نام اس کی حفاظت کرتے وقت بھی ہے لیکن آم آخر میں آتا ہے، نام پہلے ہے آم آخر میں ہے۔ میں تشبیہ نہیں دے رہا آپ کی تفہیم کے لئے یہ بات عرض کر دی۔

اللہ پاک نے جب زمین بنائی، محمد کا نام لکھوایا......

آسماں بنایا، محمد کا نام لکھوایا......

عرش عظیم بنایا، لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھوایا......

جنت کو بنوایا ہر دروازے پہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھوایا......

آدم کو بھیجا صفی اللہ کے ساتھ پیغام دے دیا کہ آخر میں محمد رسول اللہ نے آنا ہے......

نوح نجی اللہ کو بھیجا بتلا دیا کہ تیرے سردار محمد رسول اللہ کو لانا ہے......

اسماعیل ذبیح اللہ کو بھیجا، بتلا دیا کہ تیرے بھی امام محمد رسول اللہ کو لانا ہے......

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام آرہے ہیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کو بھیجا جارہا ہے ساتھ بتلایا جارہا ہے کہ کہہ دو کہ میرے بھی امام محمد رسول اللہ نے آنا ہے......!!

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ......

جب سارا پیڑ مکمل ہوگیا، جب سارا پودا مکمل ہوگیا، تب آخر میں محمد رسول اللہ کو لایا جاتا ہے کھلایا جاتا ہے، مہکایا جاتا ہے...... دیکھ لو! ساری کائنات سے اور نبوت کے شجرے سے اور رسالت کے شجرے سے محمد رسول اللہ جیسا پھول مقصود تھا۔

(نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر، نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ)

عالم غیب اور عالم شہادت دونوں کے مقصود محمد رسول اللہ

اللہ نے دو عالم رکھے، ایک ہے عالم امر، ایک ہے عالم خلق، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ......! حالانکہ خلق میں اشیاء اسباب سے ہوتی ہیں، عالم امر میں بغیر اسباب سے صرف امر سے ہوتی ہیں، عالم خلق کو عالم شہادت بھی کہتے ہیں، عالم امر کو عالم غیب بھی کہتے ہیں، عالم خلق یا عالم شہادت یہ سات زمینوں کو کہا جاتا ہے اور اس سے باہر جو اللہ کا عالم ہے اسے عالم غیب کہا جاتا ہے......!!

عالم غیب اور عالم شہادت کی کنجیاں

عرض کررہا ہوں کہ عالم غیب ہو تب بھی مقصود محمد رسول اللہ، عالم شہادت ہو تب بھی مقصود محمد رسول اللہ، اللہ نے جو کچھ بنایا اس ساری مخلوق میں مقصود محمد رسول اللہ......!

فیروزہ کے غیرت مند مسلمانو! غیب کی کنجیاں بھی اللہ کے کنٹرول میں، شہادت کی چابیاں بھی اللہ کے کنٹرول میں، میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے...... عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ...... مفاتح الغیب، غیب کی کنجیاں، غیب کی چابیاں، عندہٗ...... اللہ کے پاس ہیں...... کس کے پاس...... بول! عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ...... اور جناب آسمان وزمین کی بھی، عالم شہادت کی بھی چابیاں ہیں۔ فرمایا:

لَهٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ......

اسی کے ہاتھ میں ہیں، اسی کے کنٹرول میں ہیں آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اور شہادت کی بھی چابیاں...... اللہ پاک نے دونوں کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا وہ بھی اللہ کی یہ بھی اللہ کی، وہ بھی اللہ کے پاس یہ بھی اللہ کے پاس...... دونوں کا نام رکھا۔ غیب کی کنجیوں کو کہا، مفاتح الغیب "مفاتح" نام رکھا اور جناب! عالم شہادت کی چابیوں کا نام "مقالید" رکھا مقالید السموات والارض وہ مفاتح ہے، یہ مقالید......!!

آپ کے ہاں بڑا رواج ہے شارٹ فام کا، مخفف کا...... پہلا اور آخری حرف لیتے ہو...... RN رحیم یار خان، ID اسلام آباد، BR بہاولپور، FD فیصل آباد...... کرتے ہو یا نہیں کرتے...... بولو! کرتے ہو یا نہیں کرتے؟ مخفف کا رواج ہے ناں......! یہ ص، م لکھتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے جملے کا مخفف......! توجہ اگر یوں بھی سمجھ لیا جائے جیسے ر، اور ح لکھا رحمۃ اللہ علیہ ص، م لکھا صلی اللہ علیہ وسلم (یہ الگ بات ہے کہ تخفیف کہاں جائز ہے کہاں جائز نہیں) لیکن تخفیف ہے، شارٹ فام ہے اور یہ رواج ہے۔

م، ح، م، د پوری کائنات کا نچوڑ

تو جناب ادھر بھی ذرا دیکھ لیجئے، مفاتح، مفاتح الغیب، مقالید، مقالید السموات والارض...... غیب کی بھی چابیاں نام ان کا مفاتح، عالم شہادت کی بھی چابیاں نام ان کا مقالید، آیئے پہلا اور آخری حرف لے لیجئے، مفاتح ہے 'م' اوّل اور 'ح' آخر......! مقالید بھی اوّل آخر لے لیجئے 'م' اور 'د'۔

توجہ! مفاتح الغیب "م، ح" اور مقالید السموات والارض "م، د" یا "م، ح، م، د"......!

عالم غیب میں دیکھو "م، ح" نظر آئے عالم شہادت میں دیکھو "م، د" نظر آئے۔
عالم امر میں دیکھو "م، ح" نظر آئے، عالم خلق میں دیکھو "م، د" نظر آئے۔
آسمانوں سے اوپر دیکھو "م، ح" نظر آئے، نیچے دیکھو "م، د" نظر آئے "م، ح، م، د"۔

کیوں نہ کہوں کہ جناب ساری کائنات عالم غیب اور عالم شہادت کا سارا نچوڑ یہ "م، ح، م، د" ہے۔ ملا کے دیکھ لیجئے، یہ محمد نظر آتا ہے......!!

(نعرہ تکبیر......اللہ اکبر، نعرہ رسالت......محمد رسول اللہ)

"م، ح، م، د" کائنات کا نچوڑ نظر آتا ہے......!!

یہاں ایک کے پیٹ میں مروڑ اٹھی......پھر تو حضرت! اگر کائنات کا نچوڑ، عالم غیب اور عالم شہادت کا نچوڑ ہر چیز کا خلاصہ نچوڑ تو پھر تو عالم الغیب ہو گیا، مرض ہے نا شرک کا مرض ہے نا، میں نے کہا نچوڑ ہونا اور بات ہے، خلاصہ ہونا اور بات ہے اور ہر چیز کو جاننا اور بات ہے کہتے ہیں یہ کیسے؟

میں نے کہا جناب! اناج کے دانے تھے لاکھوں اور پانی کے قطرے تھے لاکھوں، سبزیاں تھیں، گوشت تھا، مچھلی تھی، فروٹ تھا، مٹھائی تھی، نمک تھا، سب کچھ اور جناب اس خوراک سے تیرے والدین کا خون بنا، ساری خوراک کا نچوڑ تیرے والدین کا خون اور خون کا نچوڑ ان کا نطفہ، نطفے سے بنا تُو......! اب بتا تُو کتنے دانوں کی پیداوار ہے؟ تو بتا کتنے پانی کی پیداوار ہے؟ تو بتا کس کس فروٹ کی پیداوار ہے؟ ہے تجھے پتہ؟ کہتا ہے مجھے پتہ نہیں، میں نے کہا یہی میں کہہ رہا ہوں نچوڑ ہونا اور بات ہے علم ہونا اور بات۔

علم وہی ہوتا ہے جو رب بتاتا ہے......

خلاصہ وہی ہوتا ہے جو رب بناتا ہے......!!

تو کائنات کا نچوڑ، کائنات کا خلاصہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ "م، ح، م، د محمد! بولو، صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے (کیا کہہ رہا ہوں؟) محمد بنایا ہے۔

عرض کر رہا تھا اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے (جملہ سمجھیں) محمد بنایا ہے صرف نام ہونا اور بات ہے اور وہی کام ہونا اور بات ہے۔

آپ کے ہاں یوں ہوتا ہے کہ ایک آدمی ہوتا ہے غریب، غریب کی اولاد، نام اس کا رکھتے ہیں وزیر خاں، گھر میں آتا نہیں نام "بادشاہ خان" ہوتا ہے نہیں ہوتا؟ بول بھئی! ہوتا اندھیرا ہے، نام روشن ہوتا ہے، بیچارہ رات کو نظر بھی نہیں آتا، نام اس کا روشن دین ہوتا ہے۔ نام

چاند ہوتا ہے، نام شمس ہوتا ہے۔ یوں الٹے نام کئی رکھے جاتے ہیں کہ خود کچھ ہے نام کچھ ہے تو نام شمس ہوتا ہے، وہ شمس ہوتا نہیں، نام چاند ہوتا ہے یہ چاند ہوتا نہیں، نام بادشاہ ہوتا ہے بادشاہ ہوتا نہیں، نام روشن ہوتا ہے یہ روشن ہوتا نہیں، نام عابد ہوتا ہے یہ عبادت کرتا نہیں، عابد ہوتا نہیں، نام ساجد ہوتا ہے یہ سجدہ کرتا نہیں ہے، ساجد ہوتا نہیں، نام سخی ہوتا ہے لیکن یہ سخی سخاوت کرتا نہیں سخی ہوتا نہیں ہے...... اللہ نے صرف نام نہیں رکھا یا، محمد کو محمد بنایا ہے......!!

لفظ ''محمد'' تمام کمالات کا جامع ہے

اور پتہ ہے محمد کا معنیٰ کیا ہے؟......

جس میں تمام اچھائیاں جمع ہو جائیں اسے محمد کہتے ہیں۔

الگ الگ اچھائی کا نام ہو تو نام بہت بنتے ہیں۔ جیسے الگ الگ جمال اور قدرت کا نام لو تو اللہ کے نام بہت بنتے ہیں۔ وہ قادر ہے...... وہ علیم بھی ہے...... وہ رحیم بھی ہے...... وہ کریم بھی ہے...... وہ قابض بھی ہے...... وہ باسط بھی ہے...... وہ محی بھی ہے...... وہ ممیت بھی ہے...... وہ خافض بھی ہے...... وہ رافع بھی ہے...... وہ نافع بھی ہے...... وہ ضار بھی ہے...... معز بھی ہے...... وہ مذل بھی ہے...... وہ دینے والا بھی ہے...... وہ لینے والا بھی ہے...... وہ زندگی دینے والا بھی ہے...... جلانے والا بھی ہے...... موت دے کر مارنے والا بھی ہے...... وہ رزق کشادہ کرنے والا بھی ہے...... تنگ کرنے والا بھی ہے...... عزت دینے والا بھی ہے...... ذلت دینے والا بھی ہے...... نفع دینے والا بھی ہے...... نقصان دینے والا بھی ہے...... یوں نام لیتے جاؤ اللہ کے نام بہت ہو جائیں گے لیکن یہ ساری صفات جمع کر کے ایک نام بتاؤ وہ نام ہوگا اللہ......! اللہ، اللہ، اللہ، اللہ......!

یہ اللہ نام بنتا ہے تمام صفات اس نام میں آجاتی ہیں۔ اللہ قادر کہتے ہیں وہ بھی ہے...... مقتدر کہو وہ بھی ہے...... رحیم کہو وہ بھی ہے...... جبار کہا وہ بھی ہے...... قہار کہا وہ بھی ہے...... کریم کہا وہ بھی ہے...... قابض کہو وہ بھی ہے...... باسط کہو وہ بھی ہے...... خافض کہا وہ بھی ہے...... رافع کہا وہ بھی ہے...... جو کچھ کہنا ہے سب کچھ کہہ دو سب کمالات آگئے، نام ایک

رکھا ہے، کیا......؟ اللہ......!

اور ادھر آیئے مخلوق میں، مخلوق میں آیئے وہ صادق بھی ہے...... صداقت ایک اچھائی، صدق ایک اچھائی...... وہ سخی بھی ہے، سخا ایک اچھائی...... وہ عادل بھی ہے، عدل ایک اچھائی...... وہ حسین بھی ہے محسن ایک اچھائی...... وہ نافع بھی ہے کمال ایک اچھائی...... وہ ناجی بھی ہے نجی ایک اچھائی...... وہ امر بھی ہے امر ایک اچھائی...... وہ نبی بھی ہے نبوت ایک اچھائی...... رسول بھی ہے تو رسالت ایک اچھائی...... وہ شجاع بھی ہے شجاعت ایک اچھائی...... وہ عابد بھی ہے عبادت ایک اچھائی...... وہ ساجد بھی ہے سجدہ ایک اچھائی...... وہ راکع بھی ہے رکوع ایک اچھائی...... یوں چلتے جایئے، اچھائیاں جتنی ہیں وہ سو(۱۰۰) ہوں تب...... ہزار ہوں تب...... لاکھ ہوں تب...... جتنی تیرے ذہن میں آجائیں وہ سب اچھائیاں محمد میں پائی جاتی ہیں......! وہ ساری اچھائیاں آقا میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ایسا نام جس میں ساری اچھائیاں آجائیں تو ایک نام ہو، جہاں سارے کمالات آجائیں ایک نام ہو...... اللہ ہوتا ہے!

ساری اچھائیاں مخلوق میں ایک فرد میں جمع ہو جائیں، نام محمد ہوتا ہے......!!

نعرہ تکبیر، اللہ اکبر...... نعرہ رسالت محمد رسول اللہ

تیرا شیر میرا شیر...... علی شیر علی شیر

چھوڑیں چھوڑیں بس میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ مسجد، یہ مساجد اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں...... توجہ! یہ مساجد ہیں......!

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ......

یہ اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں، ہاں ہاں اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے ہیں یا پھر جس کے ذکر کو خود اللہ نے اپنے ساتھ رکھا یا پھر جن کو اللہ نے خود اپنے حبیبؐ کے ساتھ رکھا ہو......!!

اسم ''محمدؐ'' کی خصوصیات

عرض کر رہا تھا، اللہ نے حضور کو محمد بنایا ہے، محمد واقعی محمد ہیں یعنی سب اچھائیاں موجود

ہیں، صرف نام نہیں کام بھی وہی ہے......! نام ایسا ہے، اللہ کے ذاتی نام میں چار حرف، محمد کے ذاتی نام میں چار حرف، نقطہ وہاں نہیں، نقطہ یہاں نہیں، توجہ جناب! اور محمد تو محبت ہے (کیا کہہ رہا ہوں؟) محمد تو محبت ہے "م، ح۔م، ح"۔"ح" حروف شفویہ میں، "م" حروف شفویہ، "د" اور "ت" کا مخرج ایک ہے۔ خیر یہ طلبہ کی باتیں ہیں۔

اپنے بھائیوں سے طلباء سے بھی ایک بات کرتا چلوں۔ حروف زائدہ اصلیہ سمجھتے ہو؟ محمد نام ہے، محمد میں "م" حرف زائد ہے۔ ورآ گے "ح" سے حروف اصلیہ شروع ہیں۔ محمد "م" حرف زائد ہے یہ تو صرف کے طلباء نے بتلا دیا کہ "م" حرف زائدہ ہے۔ "م" کو رکھو، باقی حمد بنتا ہے، کیا بنتا ہے؟ بول! حمد اصلی نام یہاں سے شروع اور جو اصلی نام ہے وہی اصلی کام ہے "حمد" حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حروف اصلیہ سے نام یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اور اصلی کام بھی یہی ہے۔ اللہ کی حمد، اللہ کی تعریف، اللہ کی ثناء...... محمد رسول اللہ کا اصلی کام یہی ہے......!

ہاں ہاں اللہ پاک نے محمد رسول اللہ کو اپنی تعریف کے لئے بنایا، اللہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ جو ہمیں سکھایا ہے...... تم لا الہ الا اللہ کہو میں محمد رسول اللہ کہوں گا، تم مجھے رب العالمین کہو، میں تمہیں رحمت اللعالمین کہوں گا......!

عرض کرر ہا ہوں "م" حرف زائد، میں نے پھر دیکھا "م" کے عدد علم ابجد کے اندر چالیس بنتے ہیں "م" حرف زائدہ بنتا ہے اس کے بعد حروف اصلی شروع ہوتے ہیں، "م" کے عدد...... ملک صاحب! چالیس بنتے ہیں، شاہ صاحب! "م" کے عدد چالیس بنتے ہیں، وہ کہتا ہے "م" زائد ہے اصلی "ح" سے کام شروع ہوتا ہے یہی عرض کرر ہا ہوں۔ یہی عرض کرر ہا ہوں کہ چالیس سال زائد ہیں۔ یہاں سے اصلی کام شروع ہوتا ہے "م" حرف زائد ہے یہاں سے اصلی نام شروع ہوتا ہے۔ اور "م" کے عدد چالیس ہیں، چالیس سال یہ وقت زائد ہے جو بطور تمہید ہے، "م" پہچان ہے "م" زائد ہے

لیکن پہچان ہے، یہ چالیس سال زائد ہیں، لیکن پہچان ہیں، ان کو دیکھ لو یہاں سے پہچانا جائیگا......

جو مخلوق پہ جھوٹ نہیں بولتا......وہ خالق پہ کیسے جھوٹ بولے گا......جو مخلوق کی امانت میں خیانت نہیں کرتا، وہ خالق کی امانت میں خیانت کیسے کرے گا۔

عرض کرر ہا ہوں "م" زائد اصلی نام آگے شروع ہے۔ چالیس سال زائد ہیں اصلی کام یہاں سے شروع ہے۔ (فلک شگاف نعرے)

ہاں جناب! توجہ جناب آگے، آگے "م" کے بعد "ح، ح سے اصلی نام سے شروع اور چالیس سال کے بعد اصلی کام شروع......! "ح" کے عدد آٹھ بنتے ہیں، کام کے دو حصے ہیں......مکی دور والا کام، مدنی دور والا کام۔ مکے میں کام والے......کھل کر کام والے سال آٹھ ہیں، آپ کہیں گے وہ تو تیرہ (۱۳) ہیں، میں عرض کرتا ہوں شعب ابی طالب والی بندش بھی، اور فترت الوحی والا دور بھی......یہ پانچ سال رکھ دو تو باقی تیرہ میں سے باقی آٹھ سال بنتے ہیں، مکے میں کام والے تبلیغ والے، دعوت والے، کھل کر......یہ آٹھ سال ہیں اور "ح" کے عدد آٹھ ہیں، یہاں کام کے سال آٹھ ہیں......!!

آجاؤ "م" سے "د" کی طرف......مکہ سے مدینہ کی طرف، ایک مولد ہے، ایک دار الہجرت ہے۔ ہجرت کی جگہ......!

مولد میں "م" ہے، دار الہجرت میں "د" ہے۔

توجہ! مکہ سے مدینہ کی طرف آجاؤ، ہاں ہاں آیئے "ح" سے "م" کی طرف اور ساتھ ہی "د" کی طرف بات آرہی ہے "ح" کے عدد آٹھ بنتے ہیں اور مکہ میں کام کے سال (آٹھ) دعوت و تبلیغ کے سال آٹھ بنتے ہیں۔

آیئے آگے جناب! مکہ سے مدینہ کی طرف، آگے مدینہ منورہ میں کام کے سال چالیس ہیں اور "م" کے عدد چالیس ہیں......آپ کہہ رہے ہیں مولوی صاحب جلدی کہہ رہے ہیں بھول گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام مکہ سے آنے کے بعد تو دس سال رہے ہیں یہ تیرے کام کے چالیس سال ہیں۔ آپ اس لئے ٹھنڈے ہوئے ہیں نہ......! ورنہ آپ تو اتنی جلدی ٹھنڈے نہیں ہوتے۔

آٹھ سال کام مکے کا، چالیس سال مدینے کا، کتنے سال! چالیس سال۔ ٹھیک ہے

جب تک سمجھ نہ آئے تب تک مت بولا کرو جب سمجھ میں آئے تو کھل کے بات کیا کرو۔ ہم وہ نہیں ہیں...... سمجھ میں آئے نہ آئے بس ٹھیک ہے جی! ہم وہ نہیں ہیں۔ جب تک بات سمجھ میں نہ آئے اس وقت تک نہیں بولتے ......! ہاں جب سمجھ میں آجائے تو پھر ایسا بولتے ہیں، ایسا بولتے ہیں کہ کوئی اس بولنے کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پھر ایسا بولتے ہیں کہ مر کھپ جائیں، ٹکڑے ہو جائیں لیکن ہماری آواز کوئی دبا نہیں سکتا۔

توجہ جناب! عرض کررہا ہوں "ح" کے عدد آٹھ اور مکے میں کام کے سال آٹھ ہیں، آگے "م" ہے اور مدینہ منورہ میں کام کے سال چالیس ہیں (آپ کہیں گے حیدری صاحب چالیس کیسے) میں عرض کرتا ہوں ہاں ہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آکر دس سال رہتے ہیں اور پھر رحلت فرماتے ہیں......!

دورِ خلافت راشدہ دورِ رسالت کا تتمہ ہے

دس سال خود کام کر کے دکھاتے ہیں اور تیس سال خلفائے راشدین سے کام لیتے ہیں (نہیں سمجھے) دس یہ تیس وہ، خلفائے راشدین کو نبی پاک سے الگ مت کرنا۔ یہ دور نبی کا اپنا دور ہے۔ خلافت راشدہ کا دور نبی پاک کا اپنا دور ہے۔ ہاں ہاں اس دور کا کام جو ہوتا ہے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهديين ......

تمہارے اوپر میری سنت بھی لازم ہے اور خلفائے راشدین کی سنت بھی لازم ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے کام کو بھی سنت کہا اور خلفائے راشدین کے کام کو بھی سنت کہا، کیا کہا بھئی؟ سنت کہا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ ان کو ملا دیا۔ اپنے دور کے ساتھ خلافت راشدہ کے دور کو ساتھ ملا دیا اور فرمایا میرا کام بھی سنت، ان کا کام بھی سنت......!

فیروزہ کے غیرت مندو! بات صاف کر کے ذہن میں رکھ لو...... جیسے نبی کا کام سنت ہے ویسے خلیفہ راشدہ کا اقدام سنت ہے۔ محمد رسول اللہ کے خلفائے راشدین کا کام بدعت نہیں ہوتا، سنت ہوتا ہے!

میں نے پوچھا، چالیس سال کیسے؟ آپ تو دس سال رہے ہیں آگے 'ذ' آگیا۔ 'ذ' کے عدد چار بنتے ہیں۔ اشارہ دے گیا کہ چار یہ بھی ملا لونا! بس بات صاف ہو جائے گی..... محمد کا نام بھی پورا اور محمد کا کام بھی پورا ہو......!

حضور کا نام جو ہے وہ کام بتاتا ہے..... پورا نام، پورا کام...... زائد بھی آگیا، اصلی بھی آگیا، تمہید بھی آگئی اور جناب مقصد بھی آگیا......!

محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... باسٹھ سال حضور کی عمر مبارک، آپ کہیں گے تریسٹھ، میں کہتا ہوں ٹھیک ہے۔ ربیع الاوّل تریسٹھ سال باسٹھ، آپ کہیں گے یہ کیسے؟ یوں...... یہ ربیع الاوّل ہے اس کے بعد آئے گا دوسرا ربیع الاوّل سال ہو جائے گا ناں......! کتنے سال ہو جائیں گے؟

ایک، ربیع الاوّل دو دوسرا آجائے گا، تیسرا ربیع الاوّل آیا، سال دو بنے، چوتھا ربیع لاوّل آیا سال تین بنے، پانچواں ربیع الاوّل آیا سال چار بنے، پچیسواں ربیع الاوّل آیا سال انچاس بنے، جب اکسٹھواں ربیع الاوّل آیا، سال ساٹھ بنے تریسٹھواں ربیع الاوّل آیا، سال باسٹھ بنے، (ٹھیک ہے؟) سال باسٹھ ربیع الاوّل تریسٹھ۔ باسٹھ سال یہ رکھیے، تیس سال دور خلافت راشدہ کا ملا لیجیے، کتنے بن گئے بولو! باسٹھ یہ تیس وہ، کتنے ہو گئے؟ بانوے، میں نے عرض کیا وہ دور آقا کا دور ہے کیونکہ اللہ نے جو پیش گوئیاں بتلا کر اور خوشخبریاں دے کر وعدے حضور سے کئے تھے پورے خلافت راشدہ کے دور میں ہوئے......!

حضور نے دیکھا، جب پتھر کو خندق میں مارا، چمک اٹھی، آقا فرماتے ہیں مجھے مشرق و مغرب تک نظر چلی گئی۔ شام کو میں نے دیکھ لیا شام تک نظر چلی گئی شام کے محل نظر آئے، میں یہی عرض کر رہا ہوں جناب کہ حضور کو وہ مقام دکھایا گیا کہ یہاں پر آپ کی حکومت پہنچے گی۔ اور وہاں پر حکومت پہنچتی ہے خلافت راشدہ کے دور میں۔ تو آقا کو فرمایا گیا یہ علاقہ آپ کو ملے گا ملتا ہے خلفاء کو، اس کا مطلب یہ ہے کہ خلفاء کی جو خلافت ہے وہ حضور کی حکومت ہے تبھی تو اسے حاکم کہا جاتا ہے اور انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔ خلیفہ کا معنی نائب ہے حاکم مصطفیٰ خود ہیں......!

حاکم مصطفیٰ ہیں یہ تو خلیفہ ہیں..... خلیفہ کا معنی نائب ہے خلافت اس کی ہے حکومت

ان کی ہے تو جناب عرض کر رہا تھا باسٹھ سال یہ اور تیس سال وہ، ملا لیجئے یہ ساری زندگی حضور کی، یہ سارا کام حضور کا۔ آیئے نام حضور کا، کام حضور کا، یہ بنا کام کل، بانوے سال کتنا بنا؟ بانوے، باسٹھ سے پہلے، باسٹھ کے بعد رحلت کے بعد، ولادت سے بعثت، بعثت سے ہجرت، ہجرت سے رحلت، رحلت سے خلافت......! (ہم سب کو جانتے ہیں)

یہ بن گئے بانوے سال، کتنے بن گئے؟ بانوے سال آیئے یہ لو کام ہے، دیکھئے اب کام کو "م" کے چالیس "ح" کے آٹھ، "م" کے چالیس "د" کے چار کتنے ہو گئے (بانوے)۔

"م" کے چالیس، "ح" کے آٹھ، اٹھتالیس پھر "م" کے چالیس ......اٹھاسی پھر چار "د" کے......بانوے۔ یہ محمد نام بھی عدد بانوے اور کام میں سال بھی بانوے......!

عرض کر رہا ہوں کائنات کا خلاصہ محمد، کائنات سے مطلوب محمد، کائنات سے مقصود محمد، کائنات کا پھول محمد، کائنات کا پھل محمد، کائنات کا نچوڑ محمد......!

اللہ نے کائنات کو نہ بنایا ہوتا اگر محمد کو نہ بھیجا ہوتا، بولو! صلی اللہ علیہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وسلم......!!

کائنات میں ایک شخص بھی میلاد کا منکر نہیں

ہاں ہاں، آقا کو مانو اور مانو تو پھر مانو، اور جان کر مانو، پہچان کر مانو...... مانو تو پھر ساتھ چلو، پھر ہٹو مت، ولادت بھی مانو، بعثت بھی مانو...... بعثت، اعلان نبوت) ہجرت بھی مانو، رحلت بھی مانو، خلافت بھی مانو......!

بات ختم نہیں ہے، قیامت میں شفاعت بھی مانو......!

ماننا ہے تو شروع سے چلو اور جنت تک چلو، بے وفا مت بنو۔ یاد رکھو پروپیگنڈہ، جھوٹ، بکواس، بہتان، اختلاف، ایک دوسرے کو ذلیل کرنا اپنی جگہ...... گندا کام گندے لوگ کیا کرتے ہیں، جھوٹ بہتان لگانا کوئی شرافت نہیں۔ دنیا میں ایک آدمی بھی حضور کی میلاد کا منکر نہیں ہے، کیا کہا میں نے؟ ساری دنیا میں کوئی ایک آدمی بھی، (مسلمان نہیں کہہ رہا میں) کوئی آدمی بھی مسلمان ہو تب، کافر ہو تب، ہندو ہے تب، عیسائی ہے تب، سکھ ہے تب، یہودی

ہے تب، مجوسی ہے تب، فارسی ہے تب، کوئی ہو موحد ہے تب، مشرک ہے تب، کوئی بھی حضور کی میلاد کا منکر نہیں ہے۔

میلاد کا معنی ہے ولادت، پیدائش..... تو حضور کے پیدا ہونے کا کوئی منکر نہیں، جس سے پوچھو..... ہندوؤں نے بھی حضور ﷺ کی پیدائش لکھی ہے، کوئی کافر مجھے لاکر دکھاؤ جو کہتا ہو حضور ﷺ کی ولادت نہیں ہوئی، ایسا کوئی کافر مجھے لاکر دکھاؤ، ہے کوئی دنیا میں؟ (بھئی میں تو بہت آگے آنا چاہتا ہوں، آپ یہیں ٹھنڈے ہو گئے ہیں) چلو جی شاہ صاحب یہ تھک گئے ہیں پھر بھی......

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

میں نے جو عنوان بتایا ہے یہ سب کچھ کہنا چاہتا تھا، ولادت بھی، بعثت بھی ختم نبوت بھی، ہجرت بھی، رحلت بھی، خلافت بھی..... سب کچھ، شفاعت بھی (لیکن چلو اب وہاں تک نہیں جاتے کچھ ادھار کرلیں گے)

میلاد تو ابولہب نے بھی منائی

عرض کر رہا ہوں ولادت کا میلاد کا، پیدائش کا کوئی منکر دنیا میں ہے ہی نہیں، نہ کافر نہ مسلمان، جاؤ تلاش کرو کوئی کافر ڈھونڈ کر دکھاؤ جو میلاد کا منکر ہو۔ جھوٹ بولا کرتے ہو، فلاں نہیں مانتا، فلاں نہیں مانتا..... میلاد کا معنی ہے پیدائش، حضور کی پیدائش کو سب مانتے ہیں......!

ورنہ میں ایک کافر کو ڈھونڈ کو لاتا ہوں بہت بڑا کافر، بہت بڑا مشرک، بہت بڑا جہنمی، بہت بڑا لعنتی، جس نے ودھ فیملی (with family) بکنگ کرائی ہوئی ہے جہنم میں، کنبے سمیت، اور اس کا جہنمی ہونا قرآن بتلاتا ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٥ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ٥ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ٥ وَّامْرَاَتُهٗ ......

وہ جو ودھ فیملی جہنم میں جانے والا...... پکا جہنمی ابولہب اس سے پوچھو تو میلاد کا منکر ہے؟ کہتا ہے میں منکر کہاں؟ کہا مانتا بھی ہوں مناتا بھی ہوں......!

جب لونڈی نے آ کر بتایا کہ آپ کا بھتیجا پیدا ہوا ہے، لونڈی نے آ کر بتلایا کہ آپ کے بھائی عبداللہ کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے ابولہب خوش ہو گیا اور خوشی میں اس لونڈی کو آزاد کرتا ہے۔ تو یہ میلاد مانتا ہے کہ نہیں مانتا، مانتا ہے یا مناتا بھی ہے؟ خوشی کی، جشن کیا، لونڈی کو آزاد کر دیا...... مانتا بھی ہے، مناتا بھی ہے!

حضور ﷺ پر سب سے پہلا پتھر اسی میلادی نے مارا

یہ تو ہے بات میلاد کی، اور جب بات آئی مقصد میلاد کی، حضور نے جب اعلان فرمایا توحید کا، تو سب سے پہلے یہی میلادی پتھراؤ کرتا ہے، سب سے پہلے یہی مشرک، یہی میلادی پتھراؤ کرتا ہے...... بابو! اس نے میلاد کو مانا تب، منایا بھی، لیکن جب بات آئی مقصد میلاد کی تو یہی بھڑ پڑا، اسی نے لڑائی شروع کی......!!

میں عرض کرتا ہوں میلاد کو بھی مان، مقصد میلاد کو بھی مان، ورنہ تو ادھر جائے گا جدھر وہ میلادی جا رہا ہے۔ میلاد کو مان، میں بھی مانتا ہوں...... آگے بھی تو چل نا......! مقصد میلاد کو بھی مان کہ اتنی شان والے نبی کو اللہ نے بھیجا کس لئے!...... اپنی توحید کے اعلان کے لئے۔ میلاد بھی مان مقصد میلاد بھی مان، ولادت بھی مان، نبوت بھی مان، ولادت بھی مان بعثت بھی مان، ولادت بھی مان، ختم نبوت بھی مان، ولادت بھی مان، رسالت بھی مان...... یہی عرض کر رہا ہوں صورت بھی مان، سیرت بھی مان......!!

میلاد ماننے والے...... مقصدِ میلاد کو بھی مان

صورت کی بڑی تعریف کرتا ہے لیکن صورت کو کافر بھی مانتا ہے مجھے کوئی کافر دکھاؤ جو حضور ﷺ کی صورت پہ اعتراض کرتا ہو، کوئی سکھ، کوئی ہندو، کوئی یہودی، کوئی عیسائی، کوئی مجوسی، کوئی پارسی، جو حضور کی صورت پہ اعتراض کرتا ہو تمہیں نہیں ملے گا۔ صورت پہ اعتراض کرنے والا کوئی نہیں ملے گا، صورت کو سب حسین مانتے ہیں...... تُو سیرت کو بھی مان، تب میں تجھے مسلمان مانوں......!

ہاتھوں کی خوبی، حسن ہاتھوں کا مانتا ہے، ان ہاتھوں سے بت توڑے گئے وہ کیوں

نہیں مانتا......؟

ہاتھوں کی حسن صوری کو زینت مانتا ہے، ان ہاتھوں سے تلواریں اٹھا کر جہاد کیا گیا ہے تو کیوں نہیں مانتا، کیوں نہیں اپناتا......؟

صورت ماننے پہ کچھ کرنا نہیں پڑتا، سیرت ماننے میں کچھ کرنا بھی پڑتا ہے۔ قدم مبارک کے حسن کو بیان کرتا ہے لیکن یہ قدم اٹھا کر روزانہ صدیق اکبر کے گھر جانا کیوں نہیں مانتا......!

سیدہ فرماتی ہیں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے مجھے کوئی دن ایسا یاد نہیں ہے کہ روزانہ ایک دو مرتبہ حضور ہمارے گھر نہ آئے ہوں......!

قدم کا حسن مانتا ہے، لیکن یہ قدم اٹھا کے میدان جہاد میں قیادت کی جاتی ہے، کیوں نہیں مانتا؟......

قدم کا حسن بھی مان اور قدم کا کام بھی مان......

ہاتھ کا حسن مان اور ہاتھ کا کام بھی مان......

چہرۂ مبارک کا حسن کا نتا ہے لیکن اس چہرے میں لوہے کے خود کے کڑے گھسے ہیں، اتنا اس چہرے کو لہولہان کرایا گیا ہے، اللہ کی توحید کی خاطر، یہ سیرت بھی تو مان......!

زبان مبارک کا حسن مانتا ہے، اس زبان کا اعلان بھی تو مان......

لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبَابَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ......

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو امامت کا حق ہی نہیں ہے، یہ اعلان بھی تو مان!

سر مبارک کا حسن مانتا ہے، اس پر جہادی خود پہننا، یہ کیوں نہیں اپناتا......!

حضور ﷺ کے سینے کی تعریف کرتا ہے، لیکن سینے میں جن سے حضور نے محبت رکھی ہے ان کو کیوں نہیں مانتا......!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دماغ کی، ماتھے مبارک کی تعریف کرتا ہے لیکن ذہن میں حضور ﷺ نے سوچ کر انتخاب کر کے، سوچ کر سوچ کر اسلام کی عزت کے لئے جن کو اللہ سے مانگ کر لیا، انہیں کیوں نہیں مانتا......!

حضور ﷺ کی آنکھ کا حسن بیان کرتا ہے لیکن ان آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اور جن کو سب سے زیادہ مناسب دیکھ کر ساری امت کا امام بنا کر مصلی حوالے کیا، انہیں کیوں نہیں مانتا......!

نبی پاک ﷺ کی صورت کی تعریف کرتا ہے، سیرت کیوں نہیں مانتا؟ حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک کی تعریف کرتا ہے لیکن اس جسم سے جو کام لیا گیا تو اسے کیوں نہیں مانتا، اس پہ کیوں اعتراض کرتا ہے......؟

نام کے ساتھ کام کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں، میلاد کے ساتھ حضور کے مقصد میلاد کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں، صورت کے ساتھ حضور کی سیرت کو مان تب میں تجھے مسلمان مانوں......!

عرض کر رہا تھا، سینے کی تعریف کرتا ہے اس سینے میں جن کے ساتھ محبت رکھی گئی ہے انہیں کیوں نہیں مانتا، سینے کا حسن صورت کا حسن ہے اور سینے میں جو بات ہے وہ سیرت کا حصہ ہے......حضور نے محبت بھی سینے میں رکھی ہے، دشمنی بھی سینے میں رکھی ہے......

حضور نے دشمنی......؟ ہاں ہاں دشمنی، محبت بھی سینے میں رکھی ہے، نفرت بھی سینے میں رکھی ہے......حضور کے سینے میں نفرت......؟ ہاں حضور کے سینے میں نفرت ہے، جن کو اللہ کے دین سے نفرت ہے، حضور کو ان سے نفرت ہے......!

میں بتلاتا ہوں، محبت بھی دیکھو، نفرت بھی دیکھو، نبی پاک ﷺ آخری وقت میں سیدہ عائشہ کا چبایا ہوا مسواک بغیر دھوئے استعمال فرماتے ہیں، یہ محبت دکھا رہے ہیں آخری دم تک کتنی ہے......توجہ جناب! کیا ہے یہ حاضر ہے آقا کیا؟ یہ حضرت دودھ کا ایک پیالہ حاضر خدمت ہے، آقا لیتے ہیں اور ابوہریرہ، اٹھو بیٹا، یہ لو! یہاں سے پلانا شروع کرو پلا رہے ہیں، سب کو پلاؤ......!

ہوندے ناں جی ساڈے پیر صاحب......!

(خیر خود ہی دیکھ لو میں کیا کہوں) ان کو پلاؤ......ابوہریرہ پلانا شروع کرتے ہیں۔ ایک صحابی پیتے ہیں، جم کر سیر ہو کر پیتے ہیں لیکن پیالے میں کمی نہیں آتی، فرمایا دوسرے کو دو،

یوں ستر نے پی لیا..... ابوہریرہ خود پیو..... پیتے ہیں، پھر پیو، پیتے ہیں، پھر پیو، پیتے ہیں پھر پیو..... بس آقا، اور گنجائش نہیں ہے، دودھ اتنے کا اتنا، اب لیتے ہیں اور آقا بسم اللہ پڑھ کر خود پیتے ہیں.....!

اپنے گریبان میں جھانکو..... ایک پیر ابوبکرؓ کا ہے، ایک پیر تمہارا ہے، وہ ستر اکہتر کا بچایا ہوا دودھ پی رہے ہیں اور تیرے والا تو تیرے برتن میں نہیں پیتا..... حضرت کا کولر الگ ہونا چاہئے، حضرت کا گلاس الگ، یہ مسلمانوں کے برتنوں میں نہیں کھاتے پیتے..... آقا ہیں کہ اکہتر کا بچا ہوا دودھ پی رہے ہیں، وہ میک اپ کر کے نہیں بیٹھے ہوئے تھے، وہ بھوکے پیاسے، پریشان حال سب کچھ قربان کئے ہوئے اور اس حال میں وہ پی رہے ہیں اور ان کا بچایا ہوا آقا پی رہے ہیں۔ یہ محبت نہیں ہے؟..... بول، زور سے، زور سے، یہ محبت نہیں ہے؟ ساری ساری رات جن کے لئے رو رو کر دعائیں کی جا رہی ہیں، یہ محبت نہیں ہے؟ جن کا بچایا ہوا پیا جا رہا ہے، یہ محبت نہیں ہے.....؟

آ پھر نفرت بھی تجھے بتا دوں..... لے جاؤ.....! فرمایا اس کا جنازہ میں نہیں پڑھاتا، لے جاؤ.....! یا رسول اللہ جنازہ نہیں پڑھو گے؟ مردے کے ساتھ مرنے کے بعد کیا حساب ہے؟ اب اس کے ساتھ.....؟ فرمایا نہیں نہیں لے جاؤ، میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا.....! آقا اس کا کیا قصور تھا؟ فرمایا.....

انه كان يبغض عثمان

''یہ عثمان سے جلا کرتا تھا''.....

یہ محمد رحمت اللعالمین ہونے کے باوجود، رؤف الرحیم ہونے کے باوجود، صاحب خلق عظیم ہونے کے باوجود، اس کا جنازہ نہیں پڑھتا، جو عثمان سے جلا کرتا تھا.....!

نفرت ہے یا نہیں ہے بول.....! حضور نے فیصلہ فرما دیا کہ مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ صلح نہیں ہے.....!

عرض کر رہا ہوں، یہ محبت ان کے ساتھ، یہ نفرت اس کے ساتھ..... یہ آقا کی سیرت کا حصہ ہے، سینہ مبارک صورت کا حصہ ہے..... سینے میں محبت، یہ سیرت کا حصہ ہے..... سینے

میں دشمنانِ اصحاب سے، دشمنان دین سے نفرت، یہ حضور کی سیرت کا حصہ ہے...... حضور کی صورت کو بھی مان، حضور کی سیرت کو بھی مان...... میں تجھے مسلمان مانوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی صورت اور سیرت کو ماننے اور ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، حضور پاک اور حضور کے صحابہ، اہل بیت اور حضور پاک کے غلاموں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

امام الانبیاء ﷺ

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا O اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا O وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا O فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا O وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۚ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا O صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

۳۰؍ستمبر ۲۰۰۶ء

امام الانبیاء ﷺ

قابلِ صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزانِ ملت، ختم نبوت کے پروانو! اصحابؓ و اہل بیتِ پیغمبرؐ کے سرفروش سپاہیو! اہلِ حق علماء سے وابستہ سربکف مجاہدو، اور ٹیکسلا کے غیرت مند مسلمانو! آپ کے شہر ٹیکسلا کے اس گراؤنڈ میں سنہ ۱۴۲۴ھ کے شعبان المعظم کی چوتھی شب غیرت مندوں کا یہ عظیم اجتماع جس نام پر جمع ہے وہ نام ہے ''خاتم المعصومینؑ و شہدائے ناموسِ صحابہؓ کانفرنس'' اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صحیح طریقے سے اس عنوان کو سمجھنے اور دل میں بٹھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

کوئی معصوم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا

قرآن کریم جب میں نے کھولا ہے تو دو معصوموں کا تذکرہ کھلا ہے، اور قرآن کریم نے مجھے راستہ دیا ہے کہ معصوم کا اعلان ہوتا ہے ''وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ''

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نیا پیدا نہیں ہوگا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا پیدا نہیں ہوگا جس کا اعلان یہ ہو سکے۔ اپنی ساری زندگی کے ایک ایک شعبے میں ایک ایک حرکت کے متعلق کہ ''وما فعلتهٗ عن امری''...... اب ایسا کوئی پیدا نہیں ہوگا۔

بابو! معصوم وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ کچھ نہیں کرتا...... فرشتوں نے صاف اعلان کیا ہوا ہے ''وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ'' کہ ہم اپنی مرضی سے نہیں اُترتے، ہمارا تنزل ہمارا نزول اور آنا جانا اُسی رب کے امر سے ہوتا ہے۔

معصوم کی خطا کے قائل کو مسلمان ماننے کی ضرورت ہی نہیں

اور رب کے امر میں خطا کا امکان نہیں۔ تو جو امر کے بغیر چلتے نہیں ان کے کسی قدم میں خطا کا امکان نہیں ہے......!

اللہ کے امر میں خطا کا امکان نہیں ہے......اور جو اس کے امر کے بغیر چلتے نہیں ان کے کسی قدم میں خطا کا امکان نہیں ہے......!!

اگر کوئی آسمانی معصوم کی خطا کا قائل ہے، وہ بھی اللہ کے امر میں خطا کا قائل ہے۔

اگر کوئی زمینی معصوم کے امر میں خطا کا قائل ہے تو وہ بھی امر اللہ میں خطا کا قائل ہے اور جو خطا کا قائل ہے کوئی ضرورت نہیں کہ اُسے مسلمان مانا جائے......ضرورت کیا ہے؟ کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کہ اُسے مسلمان مانا جائے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسٰى O

میرے حضرت ﷺ تو کلیم علیہ السلام کے بھی امام ہیں

تو جناب عرض کر رہا تھا کہ جو اس کے امر کے بغیر چلتے ہی نہیں تو اُن کے کام میں خطا کا امکان ہی نہیں۔ یہاں بات ہے دو معصوموں کی، ایک معصوم ہیں اللہ کے کلیم، بہت عظیم۔ میں کیا اُن کی عظمت بیان کروں جن سے اللہ کلام کرے، لیکن میرے حبیب حضرت کلیمؑ کے امام ہیں۔ حضرت کلیم کی بڑی شان، واللہ بڑی شان، واللہ بڑی شان، بڑی شان، اتنی بڑی شان کہ اگر وہ سمندر کو ڈنڈا ماریں تو راستہ دے دیتا ہے۔ بہت بڑی شان ہے لیکن میرے حبیب ﷺ تو حضرت کلیم علیہ السلام کے امام ہیں۔ کلیم علیہ السلام نے گفتار کا مزا چکھ کر دیدار مانگا۔ جواب ملا "لن ترانی"......

ٹیکسلا کے دوستو! وہاں مطالبے پہ لن ترانی اور یہاں جبرائیل کو بھیجا جا رہا ہے، آسمانوں پہ ملائکہ ہیں، انبیاء میں انتظار بھی ہو رہا ہے اور انتظام ہو رہا ہے...... جبرائیل نیچے آ کے دیکھیں تو آرام ہو رہا ہے۔

وہاں تڑپ کر، رو رو کر مطالبہ ہے، جواب "لن ترانی"......

حضرت کلیم کی بڑی شان ہے لیکن میرے حضرت تو حضرت کلیمؑ کے امام ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ وہاں بحر پھٹ گیا، "**فاضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرقٍ کالطود العظیم**"......

جنابِ موسیٰ کا ڈنڈا لگا، اور بحر پھٹ گیا......

میرے حضرت کی اُنگلی مبارک کا اشارہ ہوا بدر پھٹ گیا......

لیکن فرق ہے بابو، وہاں ڈنڈا بحر تک پہنچا ہے، یہاں انگلی بدر تک پہنچی نہیں ہے۔

وہاں ڈنڈا بحر تک پہنچا ہے، عصائے موسوی بحر تک پہنچ کر اثر دکھاتا ہے یہاں انگلی مبارک نہیں پہنچی اور چاند ٹکڑے ہوا ہے۔

حضور ﷺ دنیا کے آخری انسان تک کیلئے رسول ہیں

پیغام دیا جارہا ہے کہ جناب جہاں تک موسیٰ کا ہاتھ پہنچے گا وہاں تک موسیٰ کی بات چلے گی اور تک محمدؐ کا پیغام پہنچے گا وہاں تک محمدؐ کی بات چلے گی۔ جہاں تک اشارہ پہنچے گا وہاں تک بات پہنچے گی۔

تبھی تو وہاں اعلان کروایا گیا "**یا بنی اسرائیل**" اور یہاں اعلان سکھایا گیا "**قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا**" ......اے انسانو، میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خداوندا! جتنے انسان موجود ہیں؟ فرمایا، صرف موجود نہیں "**واخرین منھم لما یلحقوا بھم**" جو بعد میں آئیں گے میں اُن سب کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خداوندا! جو بعد میں آئیں گے، ان سب تک بھی پیغام پہنچے گا؟ فرمایا، اعلان کرنا آپ کا کام ہے اور آخری انسان تک پہنچانا میرا کام ہے۔

کیوں بھئی حضور ﷺ کی نبوت کا اعلان تم سب تک پہنچا ہے کہ نہیں؟ تم سب مکاناً بھی دور ہو زماناً بھی دور ہو، ہزاروں میلوں کا فاصلہ بھی ہے اور صدیوں کا فاصلہ بھی ہے، پیغام پہنچا ہے کہ نہیں؟ اچھا، صرف پیغام پہنچا ہے؟......نہیں، بلکہ پورا پروگرام پہنچا ہے۔

جوانی کا، ہاں ہاں! شیخوخت کا، پورا پروگرام پہنچا ہے۔ خلوت کا، جلوت کا، اٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، جنگ کا صلح کا، دوستی کا دشمنی کا، محبت کا عداوت کا، سختی کا نرمی کا، بتلاؤ تمہیں کیا نہیں ملا محمد ﷺ کا؟...... نام بھی ملا ہے، پیغام بھی ملا ہے، اور پورا پروگرام بھی ملا ہے۔

فرمایا اعلان کر تو دو، پہنچانا میرا کام ہے۔ پورا بندوبست ہے، میں نے بندوبست کر دیا ہے۔

"یا ایھا النبی "اے میرے نبی! اے نبی، (صلی اللہ علیہ وسلم)"حسبک اللّٰہ" تیرے لیے اللہ کافی ہے۔ مافوق الاسباب اللہ کافی ہے۔ اور ماتحت الاسباب "ومن اتبعک من المومنین" جو آپ کی تابعداری کرنے والے مومنین ہیں، یہ کافی ہیں۔ پورا بندوبست ہے۔ اعلان آپ کریں آخر تک جائے گا۔ دنیا کے کونے کونے تک جائے گا، فرمایا جہاں تک جو انسان ہوگا اُسے "یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا" آپ کا پیغام پہنچانا میرا کام ہے۔ رزق بھی تو پہنچاتا ہوں، میری نظر سے کوئی اوجھل تھوڑی ہے؟ ہر ایک کو سانس کیلئے بھی تو بندوبست کر کے دیتا ہوں۔ شان ہے:

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ O

زمین میں جو کچھ کھایا جاتا ہے، جہاں بھی جو دانا جاتا ہے وہ بھی جانتا ہوں، اور اگر کوئی جسم جاتا ہے وہ بھی جانتا ہوں۔ "ما یلج فی الارض وما یخرج منھا" اور زمین سے جو کچھ نکلتا ہے، جو بوٹا پیدا ہوتا ہے، زمین سے جو بھی نکلتا ہے کوئی سوئی، کوئی کھیتی، کوئی سبزہ، کوئی درخت، کوئی بوٹا پیدا ہوتا ہے یا زمین کسی کے جسم کے لئے مٹی اٹھوائی جاتی ہے جانتا ہوں۔

"وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا" ...... آسمانوں سے جو کچھ نازل ہوتا ہے اللہ جانتا ہے۔

"وفی السماء رزقکم وما توعدون" ......آسمان سے جو کچھ نازل ہوتا ہے،

بندوں کا رزق نازل ہوتا ہے، جانتا ہوں۔ روحیں نازل ہوتی ہیں اجسام میں پڑنے کیلئے، جانتا ہوں۔ "وما یعرج فیھا" جو کچھ آسمان میں چلتا ہے، اوپر جاتا ہے جانتا ہے رب۔ اعمال جاتے ہیں، جانتا ہے۔ ارواح جاتی ہیں جانتا ہے۔ سب ریکارڈ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○

نہ صرف جانتا ہے، بلکہ ریکارڈ بھی رکھتا ہے۔

قلبِ مصطفیٰ ﷺ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے

حضورؐ! آپ اعلان کر دیجئے، اور حضورؐ نے اعلان کیا، اللہ نے پہنچا دیا۔ اس کا بندوبست یہ ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

کہ اے نبی! تیرے لئے اللہ کافی ہے، اور جو تیری تابعداری کر چکے ہیں وہ مومنین کافی ہیں۔

ٹیکسلا والو! جب قرآن آرہا تھا، جبرائیل لا رہا تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک پہ آیا وہ قلب مبارک...... توجہ! فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

"پہاڑوں پہ اگر نازل ہوتا قرآن تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے"۔

پیش کیا گیا:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا .

آسمان اٹھا نہ سکا، زمین برداشت نہ کر سکی، پہاڑ برداشت نہ کر سکے ڈر گئے!

لیکن وہ قرآن نازل ہوا یا نہیں ہوا؟ اللہ نے نازل کیا یا نہیں کیا؟...... کہاں؟ "علٰی قلبک" وہ آیا قلبِ مصطفیٰ پر! کیوں نہ کہوں قلبِ مصطفیٰ پہاڑوں سے زیادہ اٹل ہے، مضبوط ہے، اور زمین سے زیادہ برداشت رکھتا ہے۔ اور سب آسمانوں سے زیادہ عظمت اور بلندی رکھتا ہے۔

"اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں

اس قلبِ مصطفیٰ پر قرآن آتا ہے، اور پتہ ہے پھر وہاں سے کہاں جاتا ہے؟

بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ......

فرمایا، "بل ھو" یہ قرآن "آیات بینات" یہ آیاتِ بیّنات ہیں۔ آیاتِ بیّنات پہ کیا عرض کروں! "فی صدور الذین اوتوا العلم" کہاں ہے؟...... فرمایا، اہلِ علم کے سینوں میں۔ ٹیکسلا کے غیرت مندو! خود ہی ذرا فیصلہ کرو اور کھل کر بتادو جب قرآن پاک نے خود بتایا کہ اہلِ علم کے سینوں میں بیٹھا ہوں......

جب اللہ نے خود بتایا کہ قرآن اہلِ علم کے سینوں میں ہے......

محمد عربی ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے اعلان فرمایا، جو جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ "قرآن آیاتِ بیّنات ہیں...... اہلِ علم کے سینوں میں"...... اُس وقت وہ اہلِ علم کون؟...... صحابہؓ!

ارے میاں کسی کو تو علامہ کہے، کسی کو میں عالم کہوں، اور صحابہؓ وہ ہیں جنہیں اللہ قرآن میں اہلِ علم کہتا ہے۔ صحابہؓ وہ ہیں جنہیں قرآن اہلِ علم کہتا ہے۔

فاتحہ خلف الامام پر ایک عجیب نکتہ

عرض کر رہا تھا، کہ دو معصوم...... ایک جنابِ موسیٰ علیہ السلام ہیں، اللہ کے کلیم ہیں، میں نے عرض کیا میرے حبیب ﷺ کلیم کے بھی امام ہیں۔ اور جناب جب تک حضور ﷺ نہیں آئے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو قبول کرتے تھے۔

جو کوئی موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لے، وہ موسیٰ کا امتی تھا......

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا وہ حضرت عیسیٰ کا اُمتی تھا......

جناب موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ماننے والے قبول ہیں......

جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنے ماننے والے قبول ہیں......

لیکن جب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے ہیں اور جناب کلیم جناب محمد رّسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، نماز پڑھی کہ نہیں حضورؐ کے پیچھے؟...... فاتحہ بھی پڑھی؟ (نازل بھی نہیں ہوئی ان پر، کہاں پڑھی تھی؟)

تم لڑتے پھرتے ہو کہ تمہاری نہیں ہوتی کہ تم نے امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی۔ میں نے کہا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی ہوتی ہے، ہماری نہیں ہوتی؟ حضور ﷺ سے پہلے فاتحہ کسی پہ نازل ہوئی ہے؟ (نہیں ہوئی نا!) تو ایسی کوئی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اس وقت تمام انبیاء سے فرمایا ہو کہ برادرانِ نبوت! تشریف رکھیں، میں آپ کو فاتحہ سکھا دوں کیونکہ فاتحہ کے بعد والی سورت تو صرف امام پڑھے گا لیکن فاتحہ آپ کو بھی میرے پیچھے پڑھنی پڑے گی۔

ایسی کوئی روایت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پہلے تو انبیاء پر نازل نہیں ہوئی تھی تو اُن تمام انبیاء کی حضورؐ کے پیچھے نماز ہو گئی کہ نہیں ہوئی؟ (ہو گئی!) کامل ہوئی کہ ناقص ہوئی؟ ہماری بھی تو کامل ہوتی ہے۔ مت ڈراؤ مسلمانوں کو، سارے نبیوں کی ہو جاتی ہے تو ہماری کیوں نہیں ہو گی؟

کہتے ہیں تم تھے؟ میں نے کہا الحمد کے بعد والی سورت تیری بھی ہو جاتی ہے جیسے فاتحہ جا کے تو بھی نہیں پڑھتا نا! صرف پڑھے امام ہو سب کی جائے یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک پڑھے اور ہو سب کی طرف سے جائے؟

میں نے کہا، اذان ایک دیتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے......

اقامت ایک کہتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے......

خطبہ ایک پڑھتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتا ہے......

فاتحہ کے بعد والی سورت صرف امام پڑھتا ہے تم سب کی طرف سے ہو جاتی ہے،

تو فاتحہ بھی امام پڑھتا ہے، میری طرف سے بھی ہو جاتی ہے!!

کیوں لڑاتے ہو مسلمانوں کو؟ آؤ مقابلہ کرو کفر سے۔ مسلمانوں کو کیوں لڑاتے ہو، کچھ تو ایسے ہیں جو مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں، مصیبت تو یہ ہے کچھ ایسے ہیں جو کفر کو بھی اٹھا کر اسلام کے ساتھ رکھ رہے ہیں۔ تم نہ اِدھر جاؤ نہ اُدھر جاؤ، صراطِ مستقیم پر رہو۔

اکابر کے متفقہ فیصلے کو جھٹلانے والے متوجہ ہوں

افراط وتفریط دونوں غلط ہیں۔ مسلمانوں کو دھکا دینا غلط ہے، کافر کو بھائی بنانا غلط ہے۔ ہاں، ہاں، اسے مسلمان تو جب کہے گا، دینی جماعت جب کہے گا، اس کے ادارے کو دینی ادارہ جب کہے گا، پھر تو ہی بتا تیرے اکابر کے فتوؤں کا کیا ہوگا؟ قرآنی فتوؤں کا کیا ہوگا؟ سب احادیث مبارکہ کا کیا ہوگا؟ تمام علمائے دیوبند کے اجماعی فتوے کا کیا ہوگا؟ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب وعجم کے علماء کے متفقہ فیصلے کا کیا ہوگا؟ جو یہ فیصلہ دے کر، لکھ کر قبروں میں اُتر چکے، جن کے نام پر تو چندے لیتا ہے میں ان کے نقش قدم پر چل کر اسلام کی سربلندی کے لئے کام کروں گا۔ تو کفر کو اسلام کہہ کے ان کے سامنے کیا منہ دکھائے گا؟

نعرۂ حیدری.....علی شیر حیدری

کوئی ضرورت نہیں! (ٹھہرو، ٹھہرو! چھوڑو میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کی قسم نہ کوئی دل آزاری مقصود ہے نہ ہی کوئی اپنے نعرے لگانا مقصود ہیں) **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** ...... یہ اللہ کا قرآن میرے سر پہ ہے۔ خیر خواہی مقصود ہے کہ اگر دیکھو شیعیت کے کفر کے فتوے پر، فیصلے پر، اس فیصلے پر میرے دستخط نہیں، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے دستخط نہیں ہیں، اعظم طارق صاحبؒ کے نہیں ہیں، ایثار القاسمیؒ کے نہیں ہیں، مولانا حق نواز جھنگویؒ کے بھی نہیں ہیں۔ جھوٹ بولتے ہو! کہتے ہو سپاہِ صحابہؓ نے یہ فتویٰ دیا تھا۔

تمہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ فتویٰ اس کا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ فتویٰ ان کا نہیں ہے، یا تو سوال مولانا محمد عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اُس دور میں فتویٰ ان کے کفر کا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔

یا پھر آج کے دور میں یہ سپاہِ صحابہؓ نے نہیں، سوال مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا، اور ان کے کفر کا فتویٰ تمام مفتیانِ دارالعلوم دیوبند نے دیا تھا۔ اور پھر یہاں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیٹھ کر تمام علماء نے فیصلہ کیا تھا۔ مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے بلوایا تھا، مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ ترتیب دیا تھا اور پھر تمام پورے ملک کے علماء بڑے بڑے تھے، ان سب سے دستخط انہوں نے لیے تھے۔ اس پر خواجہ خان محمد صاحب کے دستخط ہیں جو آج ہمارے سروں کا تاج ہیں۔ آج بھی اللہ پاک نے ان کو سلامت رکھا ہوا ہے اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذمہ داری پر، ادارے کی ذمہ داری پر، "بینات" کا یہ خصوصی نمبر شائع کیا تھا۔ عرب وعجم کے ہزاروں علماء کے دستخط سے یہ فیصلہ شائع ہوا تھا۔

اس میں نہ حق نوازؒ تھا، نہ فاروقیؒ تھا، نہ اعظم طارقؒ تھا، نہ علی شیر تھا، توجہ کر! اگر ان عرب وعجم کے ہزاروں علماء جن میں دیوبند کے تمام مفتیؒ ہوں، گنگوہ کے تمام مفتی ہوں، پاکستان ہندوستان کے بڑے بڑے مفتیان اور اکابر علماء ومشائخ کا اجماع ہو، اگر وہ فیصلہ غلط ہے تو پھر علماء کے فیصلے کی آئندہ کوئی حیثیت نہیں ہے اور فیصلہ بھی کوئی ہلکا پھلکا نہیں کفر و اسلام کا۔

اگر سب نے مل کر مسلمانوں کو کافر کہہ دیا تو پھر ان کی اپنی حیثیت کیا رہ جائے گی؟ اور پھر آئندہ اگر کوئی دس، پندرہ، بیس، پچاس، سو مولوی صاحبان مل کر کوئی بات کریں بھی سہی تو اس کی کیا حیثیت ہوگی؟ ہم کہتے ہیں علماء کے فتوے اور علماء کے فیصلے کی عزت نہ ختم کرو۔ ہاں اپنے بزرگوں کے فیصلے کی عزت ختم کرنا چاہو گے تمہاری عزت ختم ہو جائے گی۔ نہ کرو، نہ کرو یہ میرے ساتھ ضد نہیں ہے، یہ ضد تمہاری دیوبند کے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ یہ ضد نہیں ہے۔ میں کیا ہوں، میری کیا حیثیت ہے؟ ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ خیر بات دور چلی گئی۔

غلط کام پر خاموش رہنا نبوت کی فطرت میں نہیں

عرض یہ کر رہا تھا کہ دو معصوم ہیں، اور جنابِ موسیٰ کلیم اللہ کو بھیجا ہے اللہ نے،

اپنی طرف سے نہیں آئے۔ ایک جناب کلیم علیہ السلام ہیں اور ایک جناب خضر علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے ایسا بابرکت بنایا ہے، نام تو لے لیا ہے نا! خضر کیوں کہتے ہیں؟ کہ غیر آباد زمین پر جہاں بیٹھ جائے وہاں آبادی ہو جاتی ہے۔ وہاں سبزہ آ جاتا ہے۔ وہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ اللہ نے ایسا بابرکت بنایا ہے۔ تو بابرکت ایسے ہیں کہ مردہ زمین ان کے پہنچنے سے زندہ ہو جائے اور مکرم ایسے ہیں کہ اللہ نے ان کے پاس بھیجا ہے جناب موسیٰ کلیم اللہ کو۔ لیکن جب جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، خضر کا کوئی کام سمجھ نہیں آتا تو باوجود اس کے کہ انہوں نے یہ معاہدہ تو کر لیا تھا کہ کوئی اعتراض نہیں کروں گا، لیکن نبوت کی یہ فطرت میں بات رکھی ہے کہ اگر کوئی چیز قابلِ اعتراض نظر آئے گی تو نبوت خاموش نہیں رہ سکتی۔

نبوت کی فطرت میں، طبیعت میں یہ بات اللہ نے رکھ دی ہے کہ نبی خود تو کوئی کام غلط نہیں کرتا، لیکن کوئی اگر غلط کام ہوتا دیکھے تو نبی خاموش رہ سکتا ہی نہیں۔

نبی خاموش بھی تب ہوتا ہے جب اس بات پہ نبی مطمئن ہوتا ہے۔ یہ قانون ہے، کلیہ ہے جو عرض کر رہا ہوں، آگے خود ہی سوچو کہ یہ تو کلیم کا حال ہے، تو کلیم کے امام جہاں خاموش نہ ہوں یا خود فیصلہ دے رہے ہوں اس میں غلطی کا کیا امکان ہو سکتا ہے؟

تو جناب خضر کے کاموں پہ اعتراض ہو رہا ہے، پھر یاد دلوایا گیا پھر خاموش، پھر کام قابلِ اعتراض نظر آیا نبوت بول پڑی، ہاں ہاں! اس لئے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقریر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی پاک جو فرمائیں وہ حدیث ہے، نبی پاکؐ جو کریں وہ حدیث ہے، اور نبی کے سامنے جو کام ہو نبی اعتراض نہ کرے وہ بھی حدیث ہے اور نبی پاک ﷺ جو سکھائیں وہ سنت ہے۔

سنت اس راستے کا نام ہے جس پر حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو چلایا

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیک وقت نو (۹) بیویاں رکھنا حدیث ہے لیکن ہمارے لئے عمل حرام ہے۔ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا حدیث ہے کہ حضورؐ

نے پڑھی نا، جائز ہے؟ (نہیں)

تو حدیث تو حضور کی ساری زندگی کی باتیں ہیں جو فرمایا وہ، جو کچھ کیا وہ بھی، منسوخ ہو تب، ناسخ ہو تب، پہلے دور کی ہو تب، بعد کی ہو تب، ہاں وہ سب حدیث ہے لیکن سنت وہ راستہ ہے جس پر حضور ﷺ نے چلنا سکھایا ہو بلکہ صحابہؓ کو چلا کر دکھایا ہو۔ تبھی تو نجات کا راستہ فرمایا:

ما انا علیه و اصحابی "......

یہ صرف "ما انا علیه" نہیں فرمایا، "و اصحابی" کہ جس طریقے پہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہا ہوں، جہاں میں صحابہ کو ساتھ لے کر چلوں وہ سنت ہے اور وہی اپنانے والے اہل سنت ہیں اور یہی راہِ جنت ہے۔

جہاں حضور ﷺ کیلئے جاتے ہیں نا...... وہ سنت نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام "صوم الوصال" رکھتے ہیں وہ سنت نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھتے ہیں، وہ سنت نہیں۔

سنت وہ کام ہے جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کو چلایا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد وہ صحابہؓ نے کر کے دکھایا ہے، تو حدیث میں سے سنت کو پہچاننے کے لئے صحابہ کو دیکھنا پڑے گا۔

تو نبوت غلط کام پر خاموش نہیں رہ سکتی، یعنی شرح صدر نہ بھی ہو، لیکن اگر خود مطمئن نہیں ہے تو نبوت خاموش نہیں رہ سکتی۔ یہ نبوت کی عظمت ہے۔

نبیؑ مداہنت نہیں کر سکتا، وارثانِ نبوت کو بھی نہیں کرنی چاہئے

یہ نبوت کی عظمت بھی ہے، یہ عصمت بھی ہے کہ نبی معصوم ہے۔ وہ یوں مداہنت کر کے کہ چلو خیر ہے، رہنے دو، جانے دو، صحیح کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے، نبی یوں نہیں کرتا اور وارثانِ نبوت کو بھی یوں نہیں کرنا چاہئے۔

جنابِ خضر سے سوال کیا جا رہا ہے اور خضر کے احترام میں کوئی کمی نہیں ہے۔ بہت عظیم ہیں، اللہ نے ان کے پاس بھیجا ہے، عظمت اپنی جگہ لیکن جو بات سمجھ نہیں آئے گی وہ

پوچھی جائے گی۔

آپ کو بھی ناراض نہیں ہونا چاہیے، اگر آپ کے عزت واحترام کو برقرار رکھتے ہوئے میں سوال کروں کہ سلمان رُشدی کے خلاف تو ایمانی جوش آتا ہے، اس سے زیادہ گستاخ غلام حسین نجفی ہے، اس کے خلاف ایمانی جوش کیوں نہیں آتا؟ (تو آپ کو بھی ذرا وضاحت کرنی چاہیے، غصے نہیں ہونا چاہیے) سلمان رُشدی کے خلاف اگر ایمانی جوش ہے کیونکہ وہ حضور ﷺ کا گستاخ ہے۔ "شیطانی آیات" سلمان رُشدی کی کتاب، وہ بھی رکھ لیجئے اور غلام حسین نجفی کی کتابیں بھی سامنے رکھ لیجئے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں غلام حسین نجفی، سلمان رُشدی جیسے سو گستاخوں سے بھی بڑا گستاخ ہے۔

اُس کی کتاب انگلش میں تھی، یہ اُردو میں ہیں۔

وہ یہاں نہیں ملتی، یہ یہاں ملتی ہیں۔

اور یہ اب آپ ہی بتائیں اس کے خلاف تو اتنا بڑا احتجاج کہ میرے ساتھی شہید کروا دیئے مجھے افسوس نہیں ہے، وہ کامیاب ہوگئے ہم بھی اس مشن میں کٹ گئے تو کامیاب ہوں گے۔ میں مولانا حبیب الرحمٰنؒ شہید کو، میں شعیب ندیمؒ کو یا ان کے بھی پیشواؤں کو، یا ان کے پیچھے جانے والوں کو ناکام نہیں سمجھتا، میں شہادت پہ ماتم کرنے والا نہیں ہوں، میں شہادت کو سعادت سمجھ کے سلام کرنے والا ہوں، یہ بات اپنی جگہ پہ لیکن جناب آپ کا جوشِ ایمانی کیا ہوا، وہ کیا ہوا؟ اگر بتائیں تو ٹھیک ہے۔

وارثانِ نبوت سے اُمید کر کے عرض کر رہا ہوں، گستاخ نہ کہنا۔ اگر نبی کا گستاخ، نبی کے صحابہ کا گستاخ، سیدہ عائشہؓ پہ لعن وطعن کرنے والا گستاخ، ابوبکرؓ کو کافر کہنے والا گستاخ، وہ تمہیں برداشت ہے، اس پر تمہیں غصہ نہیں آتا تو جو ادب سے آپ سے سوال کرے اس پہ بھی غصہ نہیں آنا چاہیے۔

معصوم کا امر معصوم ہوتا ہے

میں عرض کر رہا ہوں کہ دو معصوم ہیں۔ اور ایک معصوم نے دوسرے معصوم کے کام کو

اگر ابھی تک ذہنی طور پہ صحیح نہیں سمجھا تو خاموشی نہیں ہو سکتی۔ وضاحت عرض کر دوں کہ اللہ نے بھیجا تھا اس وقت یہ نہیں بتایا تھا کہ خضر نبی ہے، معصوم ہے...... تا کہ ذہن میں نہ رہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیوں کیا؟ جنابِ خضر علیہ السلام وضاحت کرتے ہیں اور آخر میں قاعدہ بتلا دیتے ہیں، وضاحت کی، مطمئن کیا اور پھر آخر میں بتلایا:

وما فعلتهٗ عن امری......

میرے پیارے! یہ سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا......

اپنے حکم سے نہیں کیا، اپنے امر سے نہیں کیا، میں تو صادر کرنے والا ہوں، امر تو ادھر سے آتا ہے میں تو نافذ کرنے والا ہوں اَمر تو اُدھر سے آتا ہے۔

وضاحت کردی کہ میں معصوم ہوں۔ اگر یہ پہلے بتلا دیتے "**لا افعل شیءٍ عن امری**" میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کروں گا اور سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہوگا، تو جنابِ موسیٰ علیہ السلام کسی بات پہ اعتراض نہ کرتے۔ لیکن یہ وضاحت کر کے بعد میں بتایا "**ما فعلتهٗ عن امری**"۔

تو جناب معصوم وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا، معصوم کا امر معصوم ہوتا ہے، معصوم کا امر اپنا نہیں ہوتا، بھئی تو معصوم کی اطاعت اس کی نہیں ہوتی "اللہ" کی ہوتی ہے:

"**ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ**"

"جس نے رسول کا کہا مانا، اس نے اللہ کا کہا مانا"

معصوم کا امر حقیقت میں اللہ ہی کا امر ہوتا ہے

بھئی کہا تو رسولؐ نے تو اللہ کا کہا ماننا کیسے ہو گیا؟ اطاعت تو رسول کی ہوئی وہ اللہ کی کیسے ہو گئی؟ فرمایا، رسول کا امر ہی اپنا نہیں ہوتا اس کا امر اصل اللہ کا امر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت اُس کی اطاعت ہوتی ہے۔

اور جو کوئی مانے مکمل کر مانے...... توجہ! جناب، میرے حبیبؐ جنابِ کلیمؑ کے بھی امام ہیں۔ روح اللہ کے بھی امام ہیں۔ کیوں نہ ہوں، کہ:

روح اللہ کے بلانے پہ مردہ آدمی اٹھتا ہے، اور یہاں دن بُلائے پتھر سلام پڑھتے ہیں......

وہاں بُلانے پہ مردہ آدمی زندہ ہو کر بولتا ہے اور یہاں دن بُلائے حضور ﷺ کو دیکھ کر پتھر سلام پڑھتے ہیں......

وہ انسان تھا پہلے زندہ تھا، پھر قیامت میں زندہ ہوگا، بالفعل نہ سہی، بالقوۃ وہ زندہ ہے۔ لیکن یہ پتھر تو نہ پہلے زندہ تھا نہ بعد میں ہونا ہے، یہ تو بالفعل بھی زندہ نہیں بالقول بھی زندہ نہیں۔ لیکن محمد عربی ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے کے لئے محمد عربی ﷺ کی سلامی کے لئے یہ زندہ ہوتا ہے۔ کیوں نہ کہوں روح اللہ کے بھی امام ہیں۔

عرض کر رہا تھا، اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا میرا کلمہ پڑھتے ہو ٹھیک ہے۔ لیکن جب حضور ﷺ کے پیچھے موسیٰ کھڑے ہو گئے، حضور آ گئے اب کوئی کہے میں موسیٰ علیہ السلام کا اُمتی ہوں لیکن محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا، یہ مسلمان ہے......؟ یہ مومن ہے......؟ یہ جنت میں جائے گا......؟ (نہیں)

اب موسیٰ کلیم کا کلمہ جنت میں نہیں لے جاتا، جب موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے، اعلان کر دیا کہ محمدؐ میرے بھی امام ہیں۔ اب جناب وہی جنت جائے گا، موسیٰ الکلیم بھی اُسے ہی تسلیم کریں گے، ایمان دار جو موسیٰ کے ایمان کو مانے۔

جناب موسیٰ کلیم نے فرما دیا، محمدؐ میرا بھی امام ہے، اب جس کو میرا بننا ہے اُسے میرے امام کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جناب موسیٰ کا اعلان ہے، مجھے ماننا ہے تو میرے امام کو مانو۔ آج اگر کوئی جناب عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھے اُسے عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنا اُمتی نہیں کہیں گے۔

آسمانی معصومؑ نے امام المعصومین کو اور انہوں نے ابو بکرؓ کو مصلے پر کھڑا کر دیا

ٹیکسلا والو! پھر اگر یہی عرض کروں کہ جناب علی المرتضیٰؓ بھی یہی کہتے ہیں، جسے مجھے ماننا ہو وہ میرے امام کو مانے۔ بھئی آسمانی معصوم نے، آسمانی معصوموں کے سردار جبرائیل امین

نے پکڑ کے بازو سے آگے کیا "تقدم یارسول اللہ" محبوب! آپ آگے ہو جایئے! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی نبی آگے نہیں ہو سکتا۔ اور آسمانی، زمینی تمام معصوموں کے امام محمد رسول اللہ ﷺ نے حکم فرما کے آگے کر دیا:

مروا ابابکر فلیصل بالناس......

ما ینبغی لقومٍ فیھم ابوبکرٍ ان یؤمھم غیرہٗ

''ابوبکرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی اُمتی امام نہیں ہو سکتا۔''

وہاں بھی اعلانِ معصوم "بامر اللّٰہ" ہے...... یہاں بھی اعلانِ معصوم "بامر اللّٰہ" ہے!!

وہ بھی اللہ کا امر، یہ بھی اللہ کا امر......

وہ اُس معصوم نے بتایا، یہ اِس معصومؑ نے بتایا...... اور یہ معصومؑ اُس معصوم کا بھی سردار ہے۔

تو پھر کیوں نہ کہوں، نبیوں کی امامت اللہ نے جنابِ محمد عربی ﷺ کو دی ہے جو نہیں مانتا وہ کافر ہے، لعنتی ہے......

اور جناب ساری امت کی امامت اللہ نے صدیق ؓ کو دی ہے، محمد عربی ﷺ نے اعلان فرمایا ہے، جو نہیں مانتا لعنتی ہے، جو نہیں مانتا کافر ہے، جو نہیں مانتا مرتد ہے، جو نہیں مانتا دجال ہے، جو نہیں مانتا ملعون ہے، جو نہیں مانتا ابلیس ہے، جو نہیں مانتا وہ جہنمی ہے، جو نہیں مانتا میں معذور ہوں میں اُسے مسلمان نہیں مانتا۔ نہیں مانتا، نہیں مانتا، نہیں مانتا!!

جسے صدیق ؓ اچھا نہیں لگتا اُسے تو کیوں اچھا لگتا ہے؟

وہ صدیق ؓ کو نہیں مانتا، میں کیوں مانوں اِسے؟

اور جس کو صدیق ؓ اچھا نہیں لگتا، اُسے تو کیوں اچھا لگتا ہے؟......

جو صدیق ؓ کی عزت نہیں کرتا وہ تیری کیوں کرتا ہے؟ تو صدیق سے اچھا ہے؟

(نہیں!)

دست بستہ عرض کروں کہ جو صدیق ؓ کی عزت نہیں کرتا تو اس کی کیوں کرتا ہے؟

مسلمان، مومن، محمد پاک ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے، سوچو تو سہی! کیا کر رہے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟

کہتے ہیں جی، حضورؐ نے یہودیوں سے اتحاد کیا، ارے یہودی کوئی مسلمان تھا؟

کہتے ہیں جی ہمارے اکابر نے ہندوؤں سے اتحاد کیا تھا، جواہر لعل نہرو بھی ایسا تھا، میں پوچھتا ہوں اُسے اسلامی لیڈر بنا کے پیش کیا تھا؟ کچھ خیال کرو، اپنے غلط کام کے لئے نبی کے کام کو بھی غلط کہتے ہو؟ اپنے اکابر کے کام کو بھی غلط کہتے ہو؟ یعنی اپنی گندی عادت نہیں چھوڑتے، روایت بدل دیتے ہو۔ نہ کرو، نہ کرو، کیا منہ دکھاؤ گے؟ لیکن یہ میں اُن سے عرض کر رہا ہوں۔

ابن اخطل کو کعبے کا غلاف بھی نہ بچاسکا

اور اُس (ساجد نقوی) سے یہ کہہ رہا ہوں کہ سن، ابنِ اخطل آیا واجب القتل تھا، کافر تھا، لعنتی تھا، بالکل تیری طرح نہیں بلکہ تھوڑا سا کم! اور چھپ گیا، کہاں بھلا؟ کعبے کے غلاف میں! صحیح بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں۔ چھپ گیا کعبے کے غلاف میں، اُسے کعبے کا غلاف بچاسکا؟ (نہیں!) تجھے بھی میرے کسی قبلے کعبے کی چادر کوئی جبہ نہیں بچائے گا۔ کعبے کے غلاف میں چھپ کر پھر بھی ابن اخطل واجب القتل تھا، کافر تھا، لعنتی تھا، مردود تھا تو بھی ہے۔ قبلے کعبے کا احترام...... تیرا تعاقب اُسی طرح!! تیرے ساتھ کوئی رعایت نہیں! او لعنتی! تو حضور ﷺ کے گھر پہ بھونکے اور میں تجھے بھائی کہہ دوں؟ (نہیں ہوسکتا)

غیرت، ہمت، جرأت سے جو لوگ حق پہ ڈٹ جائیں اور پھر جب وقت آئے تو کٹ جائیں انہیں شہداء کہتے ہیں، جناب جو ہٹ جائیں وہ نہیں۔

تھوڑا سا کٹ کر دکھائیں اور جب وقت آئے تو ہٹ کر دکھائیں وہ نہیں۔ بھائی دیکھو، ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں راضی کرنے کے لئے پشاور کی کانفرنس میں اعلان کر دینا کہ اگر فضل الرحمٰن شیعوں کو کافر کہے تو میں اُس کا کارکن بننے کے لئے تیار ہوں اور اُس کے بعد انہیں خود ہی مسلمان بھائی کہنا! (ٹھیک ہے!) دوغلہ پالیسی نہیں۔

(مولانا سمیع الحق نے پشاور میں منعقدہ انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر فضل الرحمٰن سپاہِ صحابہؓ کے نعرے کی تائید میں شیعوں کو کافر کہہ دے تو آئندہ کیلئے اس کا رضا کار بن کر کام کروں گا۔ بعد میں ۲۰۰۴ء میں انہی مولانا سمیع الحق نے ایران کا دورہ کیا اور تہران سے بیان جاری کیا کہ خمینی کے انقلاب کو دنیا بھر میں برآمد کرنے کی ضرورت ہے...... مرتب)

دیکھو ادب سے، احترام سے عرض کرتے ہیں، یہ کیا ہے؟ وہاں اس کا مطلب ہے ایمان کی بات نہیں تھی، دل کی بات نہیں تھی، یہ ہمارے ساتھ خوشامد تھی ہمیں راضی کرنے کیلئے۔ اگر للہ فی اللہ بات تھی تو کہاں گئی؟ ہاں، ڈٹ جاتے ہیں، حق پہ ڈٹ جاتے ہیں اور وقت آئے تو کٹ جاتے ہیں انہیں شہداء کہتے ہیں۔ اور شہداء کو تم سلام کرو نہ کرو، انہیں پھر نورانی فرشتے سلام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ غیرت، جرأت، ہمت، استقامت کے ساتھ ہم سب کو دین کی صحیح خدمت کی توفیق بخشے۔ (آمین)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
ٹیکسلا والو خوش رہو ہم دعا کر چلے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتم الانبیاء ﷺ

اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیمo وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ، قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَo فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَo

قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کل امتی ید خلون الجنة الا من ابیٰ قیل ومن ابیٰ یا رسول اللّٰه قال من اطعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابیٰ. او کما قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

خاتم الانبیاء ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزانِ ملت، توحید وسنت کے پروانو! اصحابؓ واہل بیتِ پیمبرؐ کے سرفروش سپاہیو! سنہ ۱۴۲۵ ہجری کے ربیع الثانی کی پانچویں شب اس علاقے کے لئے وہ بابرکت رات بنی ہے کہ یہاں اس چوک پہ عظیم الشان پروگرام بابرکت وبارونق محفل منعقد کی ہے۔ جس کا عنوان ہے سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ...... اور ختم نبوت کے پروانے، شمع رسالت کے پروانے آقائے نامدار ﷺ کے سچے عاشق اور آقا کے غلاموں کے غلام اتنی کثیر تعداد میں اس ذکرِ پاک کو سننے کے لئے تشریف فرما ہیں۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے بڑے میدان کے ساتھ ساتھ چھتوں پر بھی سراپائے انتظار اور ہمہ تن گوش بنے بیٹھے ہیں۔ جس چیز نے اس وقت تک انہیں بٹھایا ہے، نہ دنیا ہے، نہ مال ہے، نہ کوئی لالچ ہے نہ دولت ہے، یہ خالص عشق رسالت ہے، ان میں سے ہر ایک گھر میں اس وقت کوئی پنکھا لگا کے، اور کوئی اے، سی لگا کے، کوئی کھلی ہوا میں اس وقت سو رہا ہوتا، یہ وقت ان کے بیٹھنے کا نہیں لیکن ان کو بٹھایا ہے اس کشش نے جس نے پتھروں سے سلام پڑھوایا۔

اس وقت انہیں گرمی نہیں روک رہی، یہاں اسٹیج پہ مجھے پسینہ آ رہا ہے، حالانکہ میں ابھی وضو کر کے بیٹھا ہوں، بڑی دیر سے یہ کھچا کھچ مجمع بھرا ہوا ہے، انہیں یہ گرمی اس محفل میں شرکت سے نہیں روک رہی کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ یہ گرمی کفارہ بنے گی اور جہنم کی گرمی بھی

قریب نہیں آئے گی۔

میں نے ان سے کہا نہیں ہے کہ میری بات کا جواب دو لیکن یہ ایک ایک جملے پر بول کیوں رہے ہیں کہ ذکر خیر ان کا ہے کہ جن کا نام کیا؟ جن کی محبت میں سوکھا تنا درخت کا بھی بولتا ہے اور روتا ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ اللہ کے نبی روح اللہ عیسی علیہ السلام کے بلانے پر مردے نے اٹھ کر ان کی رسالت کی گواہی دی، وہ مردہ بولا لیکن یہ پہلے بھی تو بولتا تھا، موت سے پہلے بھی تو بولتا تھا، اور ہاں یہاں بھی مردے نہ بولیں، زندے بولیں۔

جس کے دل میں عشق رسالت نہیں وہ چلتا پھرتا مردہ ہے

میں مردہ سمجھتا ہوں مردہ، مردہ سمجھتا ہوں اس چلتے پھرتے کو جس کے دل میں عشق رسالت نہ ہو، صرف زندے سبحان اللہ بولیں۔ (سبحان اللہ) مردہ سمجھتا ہوں مردہ، جس کے دل میں عشق رسالت نہ ہو، ارے وہ چلا پھرا تو کیا ہوا؟ کئی تنکے بھی ہوا میں اڑتے ہیں، حالات کی ہوا انہیں چلاتی ہے لیکن وہ زندہ نہیں، یہ چلنے پھرنے کے باوجود میں نے مردہ اسے اس لئے کہا کہ:

دیکھنے کے باوجود اللہ ایسوں کو اندھا کہتا ہے......

دنیوی راستے دیکھنے کے باوجود اللہ ایسوں کو اندھا کہتا ہے......

دنیوی باتیں سننے کے باوجود اللہ ایسوں کو بہرا کہتا ہے......

دنیوی معاملات میں جھگڑے کے باوجود اللہ ایسوں کو گونگا کہتا ہے......

تو دنیا میں چلنے کے باوجود اس کو مردہ کیوں نہ کہوں، جس دل میں عشق رسالت ہے، عرفانِ رسالت ہے، معرفتِ حقیقت ہے، معرفت نبوّت ہے، وہ مرتا نہیں مر کر بھی زندہ رہتا ہے، وہ ٹکڑے ہو کر بھی زندہ رہتا ہے، اور جس نے میرے آقا ﷺ کو نہ پہچانا، یہ گھومتا پھرتا مردہ ہے، جو میرے آقا ﷺ کو نہ پہچانے وہ مردہ ہے۔ جو آقا ﷺ کا گستاخ ہے وہ چلتا پھرتا مردہ ہے۔ آنکھوں سے اندھا ہے کانوں سے بہرہ ہے، زبانوں سے یہ گونگا ہے۔

ارے تجھ سے تو وہ کھوتا اچھا تھا جس نے میرے آقا ﷺ کو پہچانا تھا.....

تجھ سے تو وہ گوہ اچھی تھی جس نے آقا ﷺ کو پہچانا تھا......

اے گستاخ تجھ سے تو وہ چڑیا اچھی تھی جس نے آقا ﷺ کو پہچانا تھا......

تجھ سے تو وہ ڈھیلے اچھے تھے جو آقا ﷺ کو جاتے ہوئے سلام کرتے تھے۔ تیرے سینے میں دل نہیں سل ہے، اے ظالم اے گستاخ میرے آقا ﷺ کو نہ پہچاننے والے بدتر تجھ سے تو کروڑ مرتبہ کھجور کا تنا بہتر ہے، جو کھجور کا تنا حضور ﷺ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا، روتا بھی ہے اور پھٹ بھی پڑتا ہے۔

آقا ﷺ کے ذکر کی محفل میں مزہ ہی مزہ ہے

تو میں عرض کر رہا تھا ان پروانوں کو اس شمع کی کشش نے بٹھایا ہے۔

ہاں ان کا مجھ پر کوئی احسان نہیں، انہیں اپنے محبوب کا تذکرہ کھینچ لایا ہے۔

ان کا میرے اوپر کوئی احسان نہیں، یہ خود مزے لینے آئے ہیں۔

اور دنیا کی کسی محفل میں اتنا مزہ نہیں جتنا آقا ﷺ کے ذکر کی محفل میں مزہ ہے، لیکن مجھے خود لطف آ رہا ہے ورنہ میں کہتا کہ میرا احسان ہے کہ تذکرہ سنا رہا ہوں، لیکن اللہ کی توفیق ہے اور اس ذکر کرنے میں بھی مزہ ہے اور سننے میں بھی مزہ ہے، نہ میرا احسان ہے نہ تیرا احسان ہے۔ احسان اس رب کریم کا ہے جس نے میرے دل میں تیرے دل میں اپنے حبیب کی محبت ڈالی ہے، اور یہ محبت اس کی طرف سے عطا ہے، اور یہ محبت اس کی طرف سے نعمت ہے، اور یہ امانت ہے، یہ دل میں محفوظ ہے، اور میرا ایمان ہے۔

جس دل میں یہ نعمت ہے وہ دل جہنم میں نہیں جائے گا......

جس دل میں عشقِ رسالت ہے وہ دل جہنم میں نہیں جائے گا......

ہاں عشق اور چیز ہے عشق کا نام استعمال کرنا اور چیز ہے، یہ محبت جس دل میں ہو، تو یہ سند ہے جنت کی، یہ محبت جس قلب میں ہو یہ جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے، لیکن ہو، تو مجھے کہتا ہے "ہے" لیکن میرے خالق کی نظر دل کے اندر بھی ہے...... جنت اور جہنم میں بھیجنے

والے کی نظر دل کے اندر بھی ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ واقعی تو دیوانہ تو پروانہ اور مستانہ ہے یا بنا پھرتا ہے۔

شمع رسالت کے پروانے پہچانے جاتے ہیں

اور پروانے کی پہچان ہے بابو! پروانے کی پہچان ہے کہ پروانے کو تپش نہیں ہٹا سکتی، پروانے کی پہچان ہے، پروانہ کہتا نہیں پھرتا میں پروانہ ہوں، پروانہ ہوں، پروانہ ہوں، لیکن پروانے کی پہچان ہے کہ پروانے کو تپش اپنے حبیب سے نہیں ہٹا سکتی، پروانے کو تپش اپنے محبوب سے نہیں ہٹا سکتی، تو روزانہ ان پروانوں کو جلتے دیکھتا ہے، کہ یہ نہیں ہٹتے، قرآن ان پروانوں کا ذکر کرتا ہے، جنہیں حالات کی تپش نہیں ہٹا سکتی۔

مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا......

جنہیں حالات کی گرمی نہ ہٹا سکی، وہ ٹکڑے ہو گئے ہٹے نہیں......

وہ تلواروں کی دھاروں پہ چلے گئے ہٹے نہیں......

وہ نیزوں کی انیوں پہ آ گئے ہٹے نہیں......

وہ تختۂ دار پہ چلے گئے ہٹے نہیں......

انہوں نے جان نثار کر دی ہٹے نہیں......

اور وہ کیوں ہٹتے، انہیں پتہ تھا مر کر بھی زندگی ملتی ہے، جنہیں پتہ تھا یہاں مر کر بھی زندگی ملتی ہے وہ ہٹتے کیوں، اور آج تک جنہیں پتہ ہے وہ اب بھی نہیں ہٹتے، اور تجھے ان کو کہیں پابند کرنا ہے، کہیں بلانا ہے تو ان کے محبوب کو وہاں لے جا۔ یہ خود ہی وہاں چلے جائیں گے، لیکن انہیں تو ہٹانا چاہے تو پھر کوئی طریقہ نہیں۔ تجھے جو کرنا ہے کر گذر، تیرا کوئی اقدام انہیں نہیں ہٹا سکتا، کیوں کہ ہٹے کوئی تب جسے ڈر ہو کہ:

اگر میں نہیں ہٹا تو مار کھاؤں گا......

اگر میں نہ ہٹا تو مارا جاؤں گا......

اگر میں نہ ہٹا تو جیل جاؤں گا......

اگر نہ ہٹا تو تکلیفیں دی جائیں گی......

لیکن وہ کیا ڈرے جو ہتھکڑی کو چوم کر پہنتا ہو......

وہ کیا ڈرے جو بیڑی کو پازیب سمجھتا ہو......

وہ کیا ڈرے جو جیل کی سلاخوں کو چومتا ہو......

اور کیوں ڈرے جب اسے مسجد میں نہیں جیل میں، جیل کی چکیوں میں حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہو......

اسے جامع مسجد میں سو کر وہ مزہ نہیں آئے گا، جو جیل کی چکی میں آئے گا......

کیونکہ اسے آقا ﷺ کا دیدار وہاں ہوتا ہے یہاں نہیں......

تو اسے تو جہاں آقا ﷺ کا دیدار ہوگا وہیں مزہ آئے گا۔ اور وہ تو ڈر جائے وہ تو بھاگ جائے جو مال کے لئے آیا ہو، دولت کے لئے آیا ہو، سیٹ کے لئے آیا ہو، سوئیٹ کے لئے آیا ہو، جو سیٹ کے لئے آیا ہو سوئیٹ کے لئے آیا ہو وہ تو بھاگ جائے، لیکن جو یہ سن کر آیا ہو وہ کیسے بھاگے......کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

نعرۂ رسالت......محمد رسول اللہ

وہ کیوں بھاگے بابو! آسان لفظوں میں عرض کروں، بھاگیں وہ جو بٹنے والوں کے پیچھے ہوتے ہیں، کٹنے والوں کے پیچھے نہیں۔ بھاگیں وہ جو بٹنے والوں کے پیچھے ہوں، یہ غلط فہمی ہے ہم بٹنے والوں کے پیچھے نہیں ہم کٹنے والوں کے پیچھے ہیں۔

اللہ نے ''خاتم الانبیاء'' صرف ایک ہی بنایا

توجہ جناب عرض کر رہا تھا کہ سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ، بات تو چلی تھی کہ یہ ابھی تک کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ تو یہ منتظر ہیں ذکرِ خاتم الانبیاء ﷺ کے......

سنو بھئی !اولیا کئی ہیں، لاکھوں، اللہ نے جتنی مخلوق بنائی ساری کائنات میں علماء کئی ہیں، آئمہ کئی ہیں، انبیاؑ کئی ہیں، مرسلین کئی ہیں، رسول کئی ہیں، انبیا کئی ہیں لیکن خاتم الانبیاء ﷺ اللہ نے ایک ہی بنایا ہے، اور اللہ نے خاتم الانبیاء ﷺ بنا کے نبی بنانا ہی چھوڑ دیا، کہ جو کچھ دنیا میں تھا میں نے دے دیا، کچھ بچا کے نہیں رکھا، جو دنیا میں تھا اس میں سے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔

خاتم الانبیاء ﷺ کا اپنے غلاموں سے پیار

آقا ﷺ تمام نبیوں کے خاتم اور آقا ﷺ کی سیرۃ تمام سیرۃ کی خاتم یہاں انتہا ہے انتہا، یہاں جہاں پیار چاہیے وہاں پیار کی انتہا ہے، جہاں محبت چاہیے، وہاں محبت کی انتہا ہے، اور جہاں شدت چاہیے وہاں شدت کی انتہا ہے، جہاں پیار چاہیے محبت چاہیے، وہاں محبت کی انتہا ہے۔

اپنے استاد کو دیکھ لے، اپنے پیر کو دیکھ لے، اپنے باس کو دیکھ لے، اپنے افسر کو دیکھ لے، اپنے وڈیرے کو دیکھ لے، چوہدری کو، نمبر دار کو دیکھ لے، وہ تیرے پیئے ہوئے پانی والے گلاس میں نہیں پیتا، اور یہاں کیا ہے؟ کہ ابو ہریرہ ؓ اٹھو یہ پیالہ لو، اور ان سب کو پلاؤ، یہ نہیں کہ اس میں سے تھوڑا تھوڑا دیتے جاؤ، یہی پیالہ دے دو، یہ بھی پیئے، وہ بھی پیئے، وہ بھی پیئے، جب سب کو پلا چکو، اب تم پیو......

کائنات کے پیروں کو، کائنات کے لیڈروں کو، کائنات کے رہبروں کو، کائنات کے پیشواؤں کو، ساری کائنات سے زیادہ پیار والے اس رہبر و رہنما پہ کیوں نہ قربان کروں کہ جو ستر شاگرد، ستر مرید، ستر غلام پی چکے اس کے بعد وہ پیالہ لے کر خود پیئے، اور کائنات کو بتائے کہ غلاموں کے ساتھ پیار یوں کیا جاتا ہے، اور اپنے پر بھی نظر کر، حضرت کا کولر الگ ہو، حضرت کا گلاس الگ ہو، حضرت مسلمانوں کے برتن استعمال نہیں فرمایا کرتے۔

خاتم الانبیاء کا گستاخوں سے معاملہ

عرض کر رہا ہوں، جہاں پیار چاہیے، وہاں پیار کی انتہا ہے، اور جہاں سختی چاہیے

وہاں سختی کی انتہا ہے، ابن خطل کو نہ چھوڑو، یا رسول اللہ ﷺ وہ کعبے کے غلاف میں چھپ رہا ہے، فرمایا یہاں بھی نہ چھوڑو، کعبۃ اللہ کے میں اندر پناہ لے رہا ہے ابن خطل، فرمایا نہیں نہیں۔ یہ چھوڑنے کے قابل نہیں ہے، مت چھوڑو۔

کبھی اعلان ہوتا ہے، کعب بن اشرف کو کون اڑائے گا، ابو رافع کو کون اڑائے گا، سننے والے اچھی طرح سن لیں، یہ کعب بن اشرف کے لئے کہہ رہا ہوں اور ابو رافع کے لئے کہہ رہا ہوں، اب ابو رافع یہودی اور کعب بن اشرف یہودی دونوں مدینے کے یہودی تھے، حضور ﷺ کی بات کرر ہا ہوں۔

حضور ﷺ نے اعلان فرمایا، پھر کل کوئی کہتا پھرے کہ ان صاحب نے کہا تھا فلاں کو کون اڑائے گا؟...... میں وہاں کی بات کرر ہا ہوں۔

فرمایا ابو رافع کو کون اڑائے گا؟......

عبداللہ بن عتیق ؓ نے اٹھ کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں، اور واپس تب آیا جب اس کا کام تمام کر آیا۔ وہ سویا ہوا تھا اوپر بالا خانے میں، وہاں جا کر اس کا کام تمام کیا، نیچے اترتے ہوئے آخری سیڑھی کے پاس پہنچ کر سمجھا کہ شائد زمین پر پہنچ گیا ہوں، گر پڑتا ہے، پیر ٹوٹ جاتا ہے۔ ساتھیوں سے کہتا ہے جاؤ میں نے زخم تو اس کو ایسا لگایا ہے بچے گا نہیں، لیکن میں نہیں جانا چاہتا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں۔ آقا ﷺ نے بھیجا تھا تم لگاؤ، ایک سونو، تو ساتھی پیدل چل پڑتے ہیں اور خود انتظار میں قلعے کے باہر بیٹھا ہے۔ اچانک رات گذر گئی، فجر کے قریب قریب اعلان ہوا، قلعے کی فصیل پر چڑھ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ رات ابو رافع کو کوئی جہنم رسید کر گیا ہے، ابو رافع کو رات کوئی قتل کر گیا ہے......

یہ اس نے اعلان سنا پیر ٹوٹا ہوا ہے، لیکن آقا ﷺ کا فرمان پورا ہوا۔ عبداللہ بن عتیق ؓ کو خوشی ایسی ہوئی کہتے ہیں مجھے یہ بات بھول گئی کہ میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے، میں یہ بات بھول گیا اٹھ کر دوڑا، جذبات میں دوڑ پڑا، اتنا دوڑا کہ جن کو بھیجا تھا، اس سے پہلے پہنچ گیا، پہلے پہنچ کر آقا ﷺ کو بتایا، یا رسول اللہ ﷺ اس کا کام پورا ہو گیا۔ جب حضور ﷺ خوش ہو کر دعا دینے لگے تب مجھے یاد آیا، یا رسول اللہ ﷺ پیر بھی ٹوٹ گیا ہے، اب یاد آ رہا ہے، حضور ﷺ نے

بسم اللہ پڑھی اور ہاتھ پھیر دیا تو ٹوٹا ہوا جڑ گیا، ہاں ہاں ٹوٹے جڑتے بھی وہیں ہیں، اور غلط جوڑ ہو تو وہ ٹوٹتے بھی وہیں ہیں، ٹوٹے جڑتے بھی وہیں ہیں......!

خاتم الانبیاءؐ کے دربار میں ٹوٹے ہوئے جڑتے اور غلط جوڑ والے ٹوٹ جاتے ہیں

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا......

ایک دوسرے کے خون کے پیاسے، وہاں ایسے جڑ جاتے ہیں کہ وہ جان دے دیتے ہیں، ایک دوسرے سے پہلے پانی کا گھونٹ نہیں پیتے، ہاں ایسے جڑتے ہیں، لیکن غلط جوڑ ہو تو ٹوٹتے بھی وہیں ہیں۔

ایک صحابیؓ نے ایک کافر کو گرفتار کیا اور ساتھ ہی اس کافر کا بھائی صحابیؓ ہے، وہ وہاں سے گذرا، تو دیکھا یہ میرا بھائی گرفتار ہوا ہے، اس کو ایک صحابیؓ نے پکڑا ہے، تو ہنس کر کہتا ہے اس کو اچھی طرح باندھ لے اس کی ماں کے پاس مال کافی ہے، اس کو مضبوط باندھ، اس کو چھڑانے کے لئے اس کی ماں کافی فدیہ دے گی، تو اس قیدی نے آواز دی کہ تو بھائی کے لئے ایسے لفظ کہتا ہے، اس نے کہا نہیں تجھے غلط فہمی ہے میرا بھائی تو نہیں میرا بھائی وہ ہے جو تجھے باندھ رہا ہے، "انما المؤمنون اخوة" کافر کا وارث مومن نہیں ہوتا، مومن کا وارث کافر نہیں ہوتا، تو میرا وارث نہیں میں تیرا وارث نہیں، یہ میرے وارث ہیں جو تجھے باندھ رہے ہیں۔

ہمارا کوئی قبلہ کعبہ بھی کافر کو پناہ دینے کی کوشش مت کرے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں محبت چاہیے، پیار چاہیے، تو پیار کی انتہا ہے، اور جہاں سختی چاہئے وہاں سختی کی انتہا ہے، ابن خطل کے لئے کیا کہا؟ فرمایا اس کو نہ چھوڑو، یا رسول اللہ ﷺ وہ کعبے کے غلاف میں چھپ رہا ہے، فرمایا کعبے کا احترام اپنی جگہ، اس کو نہ چھوڑو۔

جب قبلہ کعبہ کسی کافر کو پناہ نہیں دے سکتا، ہمارا کوئی قبلہ کعبہ بھی کافر کو پناہ دینے کی کوشش مت کرے۔

کعبے کے غلاف کا احترام جناب کے جبے اور دستار کا احترام، لیکن قبلہ کعبہ اپنی جگہ، ابن خطل کو معافی وہاں بھی نہیں، جاؤ قبلے کعبے کا احترام اپنی جگہ، لیکن کافر وہاں بھی کافر ہے، ابن خطل وہاں بھی ابن خطل ہے، واجب القتل، وہاں بھی واجب القتل ہے، مرتد وہاں بھی مرتد ہے، زندیق وہاں بھی زندیق ہے، دجال وہاں بھی دجال ہے، لعنتی وہاں بھی لعنتی ہے، ابولہب کعبے میں بھی آجائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں ہو سکتا۔

خاتم الانبیاء ﷺ سے آگے بھی کوئی نہیں، برابر بھی کوئی نہیں!

آقا ﷺ پہ انتہا ہے، میں عرض کر رہا تھا، کہ باقی سب اللہ نے بہت بنائے اور خاتم الانبیا ﷺ ایک بنایا، باقیوں کی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کا مصلےٰ ہے، باقی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کائنات کے امام ہیں، دیکھ لو باقی نبیوں کی صفیں ہیں، اور آقا ﷺ کا مصلےٰ ہے، صفوں میں کئی ہوتے ہیں، آگے مصلے پہ امام ہوتا ہے، اور امام سے آگے بھی کوئی نہیں ہوتا، برابر بھی کوئی نہیں ہوتا۔

صفوں میں کئی ہوتے ہیں، کسی نہ کسی لحاظ سے برابری ہوتی ہے، لیکن امام، امام سے آگے کوئی نہیں ہوتا، امام کے برابر کوئی نہیں ہوتا۔

اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو امامت دے کر بتلا دیا کہ میری مخلوق میں ان کے برابر کوئی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ دے کر بتا دیا کہ میری امت میں ان کے برابر کوئی نہیں۔

جو خود کو محمد رسول اللہ ﷺ جیسا سمجھے وہ بہت بڑا لعنتی ہے

اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو آگے کر کے بتا دیا کہ میری مخلوق میں شان کے لحاظ سے ان سے آگے کوئی نہیں، بڑا لعنتی ہے وہ، بڑا کافر ہے وہ، جو کہے میں محمد رسول اللہ ﷺ جیسا ہوں،

سب سے بڑا لعنتی ہے وہ جو کسی مسلمان پر جھوٹ بولے کہ یہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہتے ہیں، کیا وہ اپنے جیسا کہیں گے؟ جو حضور ﷺ کی جوتی مبارک کے گستاخ کو بھی واجب القتل سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ کی جوتی مبارک کا گستاخ بے ادبی سے نام لے تو وہ بھی لعنتی واجب القتل ہے۔ تو اللہ نے محبوب کو آگے کر کے بتلا دیا کہ میری مخلوق میں ان سے تو آگے کوئی نہیں، ان کے برابر کوئی نہیں...... اور محبوبِ خدا ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آگے کر کے بتلا دیا کہ میری امت میں ان سے آگے بھی کوئی نہیں ان کے برابر بھی کوئی نہیں۔

خدا کسی کا عاشق نہیں

بھئی یہ بھی سن لو محبوب اللہ کا، اللہ کا محبوب وہ محبوب ہے کہ جسے اللہ کی محبت چاہیے، اسے محمد عربی ﷺ کی غلامی کرنی پڑے گی...... لیکن یہ بھی ذہن میں رکھو کہ اللہ کسی کا عاشق نہیں ہوتا، کیونکہ عاشق مجبور ہوتا ہے، عاشق روتا ہے، عاشق فرمانبردار ہوتا ہے، تابعدار ہوتا ہے، مجبور ہوتا ہے، بے بس ہوتا ہے، وہ جو روتا نہیں وہ عاشق نہیں، جو روتا نہیں وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو بے بس نہ ہو، وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو قربان نہ ہو وہ سچا عاشق نہیں ہے، جو پریشان نہ ہو وہ سچا عاشق نہیں ہے۔

وہ خدا نہیں ہے جو بے قرار ہو......

وہ خدا نہیں ہے جو پیروکار ہو، تابعدار ہو، غلام ہو......

وہ خدا نہیں ہے جو روتا ہے تڑپتا ہے......

وہ خدا نہیں ہوگا، خدا وہ ہوتا ہے کہ "اللہ الصمد" جو بے پرواہ و بے نیاز ہوتا ہے۔

مانے پہ آئے تو اشارے سے چاند ٹکڑے کر کے دکھائے، اور نہ ماننے پہ آئے تو رو رو کر دعا مانگنے کے باوجود علی رضی اللہ عنہ کے باپ کو کلمہ نصیب نہ کرے۔

ہاں حضور ﷺ اللہ کے محبوب ہیں، محبوب معنی پیارے، پسندیدہ، کہ اللہ ان سے راضی ہے اور ایسا راضی کہ کسی اور سے تب راضی ہو گا جب کوئی اور حضور ﷺ کی تابعداری کرے گا، تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو بلا کر یہ بتایا کہ جب کوئی پہنچے

وہاں یہ پہنچتے ہیں۔

امامتِ صدیق اکبرؓ کا منکر حضور ﷺ کی امت میں نہیں

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنے قرب میں خصوصی تجلیات میں بلا کر یہ بتا دیا کہ جہاں یہ پہنچتے ہیں وہاں کوئی نہیں پہنچتا، اور فرمایا کہ تم بھی اس کو اکیلے لے جاؤ، صدیق اکبرؓ کو، محبوب اکیلے ساتھ لے کر جاتے ہیں، اور بتلاتے ہیں کہ جہاں کوئی نہ چل سکے وہاں یہ چلتے ہیں۔

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا کے سامنے کر کے فرمایا کہ جسے میری محبت چاہیے وہ ان کے پیچھے لگ جائے، اللہ نے حضور ﷺ کو آگے کیا اور اعلان کروایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ......

اعلان فرمایا: وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا......

اعلان فرمایا "لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" ان سے آگے نہ ہونا۔

اللہ اکبر، اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو کھڑا کر کے فرمایا جس کو میری محبت چاہیے جو میری محبت میں آنا چاہے، وہ ان کے پیچھے آجائے......

اور حضور ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو کھڑا کر کے کہہ دیا کہ جو میری امت میں آنا چاہے وہ ان کے پیچھے آجائے......

اللہ نے محبوب ﷺ کو کھڑا کیا کہ جسے جنت چاہیے وہ ان کے پیچھے آجائے......

اور محبوب ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو کھڑا کیا کہ جسے میری امت چاہیے وہ ان کے پیچھے کھڑا ہو جائے......

جو حضور ﷺ کے پیچھے نہیں آتا وہ جنت نہیں جا سکتا......

اور جو صدیق اکبرؓ کو امام نہیں مانتا وہ حضور ﷺ کی امت میں نہیں آسکتا......!!

تو لاکھ مرتبہ جنتی کہہ، لیکن جو حضور ﷺ کی غلامی قبول نہ کرے وہ تیرے کہنے سے جنتی نہیں ہوتا، اور تو لاکھ مرتبہ مسلمان کہہ حضور ﷺ کا امتی کہہ وہ خود کو بھی کہے، لیکن صدیق اکبرؓ

کی قیادت کو امامت کو تسلیم نہیں کرتا وہ حضور ﷺ کی امت میں نہیں آ سکتا:

ما ینبغی لقوم فیھم ابا بکر ان یؤمھم غیرہ……

صدیق اکبرؓ کی امامت کے منکر کی شیطان سے تشبیہ

تیری مسجد کمیٹی امام مقرر کرے اور تو کہے میں اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، وہ تجھے کہیں گے آپ تشریف لے جائیں۔ حضور ﷺ نے جسے آگے کھڑا کیا تو کہے میں اسے امام نہیں مانتا تو تجھے حضور ﷺ کی طرف سے کہا جائے گا "فاخرج منھا فانک رجیم"

تجھے بھی کہا جائے گا آپ چلے جائیں، آپ کے بڑے کو بھی نکال دیا گیا تھا، اللہ نے اپنے خلیفہ کو آگے کیا، تو تیرے بڑے نے نہیں مانا، تو تو جا جس نے اسے نہ مانا تو اس کے ساتھ جا۔

ماننے والے ماننے والوں کے ساتھ…… نہ ماننے والے نہ ماننے والوں کے ساتھ…… پسند اپنی اپنی ہے، نصیب اپنا اپنا، جا تو……

اللہ کے حبیب ﷺ نے جناب صدیق اکبرؓ کو آگے کیا، (اب ذرا توجہ کر) یہ حضور ﷺ کی سیرۃ ہے، صورت کی باتیں کرتا ہے نا، ذرا سیرۃ بھی بتا، صرف بتا نہیں بنا بھی سہی، تابعداری کر۔

(کیسٹ صحیح ریکارڈ نہ ہونے کی بناء پر چند جملے محذوف ہیں)

کسی خنزیر کو پکڑ آتے ہیں پھر کیونکہ بیٹھا جو بکروں کے ساتھ ہے، اب تو کہے یہ بکروں کے ساتھ ہے بیل کے ساتھ ہے، گدھے کے ساتھ ہے، گھوڑے کے ساتھ ہے، بھینسے کے ساتھ ہے، لہٰذا تو اس خنزیر کو بھی بکرا کہہ دے، یہ سب جو اس طرح نہیں ہے نجس، تو اس کو بھی نہ کہہ، میں جو نہ کہوں تو یہ پاک ہو جائے گا، مجھے تو مار کے کھلا بھی دے۔

سچ وہی ہے جو علماء نے متفقہ فیصلے میں کہہ دیا

اوّل تو انشاء اللہ تیری یہ جرأت نہیں، اور سنو! بات سچی وہی ہے جو حق نوازؒ نے بتائی…… بات سچی وہی ہے جو فاروقی شہیدؒ نے بتائی…… اور بات سچی وہی ہے جو ایثارؒ و اعظم

" نے بتائی...... جس کو مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے لکھا...... جسے مفتی ولی حسن ٹونکی نے لکھا...... بات سچی وہی ہے جو علماء کے متفقہ فیصلے کی صورت میں شائع ہوئی۔ بات سچی وہی ہے جو میں نے اس صورت میں، پاکستان کی سپریم کورٹ میں چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے سامنے پیش کی تھی۔ یہ میری لکھی ہوئی نہیں ہے یہ متفقہ فیصلہ ہے محققین کا، مفتیان کرام کا، علماء دین کا، یہ ان نوجوانوں کی بات نہیں ہے...... یہ ماننے والے ہیں، تابعدار ہیں، کھول کر دیکھ لو کہ بات کس کس نے کی ہے، بات سچی یہ ہے...... اب تک میں بھی جو کہتا آیا ہوں، اب کسی کے کہنے پر تو مار کی وجہ سے کہہ دو میں تو شیعوں کو نہیں کہتا، میں تو اب مسلمان کہتا ہوں، تو پھر واللہ یہ دیکھو پھر میں جھوٹا ہوں، سچی بات وہ ہے جو یوں لکھی گئی، سچی بات وہ ہے جو آج تک آپ سنتے آئے ہیں۔

سچی بات یہ ہے صدیق اکبرؓ پر بھونک کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
قرآن کو غلط کہہ کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
فاروق اعظمؓ کو کافر کہہ کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
جناب عثمانؓ پہ بھونکیں کر کے بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پہ لعنتیں کر کے بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
حضور ﷺ کے اہل بیت کو گالیاں دے کر بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟......
نہیں نہیں نہیں!! کافر ہے، یہ قرآن میرے سر پہ ہے، یہ کافر ہے کافر ہے کافر ہے!!

سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے اپنی کتاب میں ہمارے موقف کو تسلیم کیا

سن سن، توجہ توجہ!! میں نے تجھ سے زیادہ کہہ دیا ہے، تو سن میں کیا کہہ رہا ہوں، اگر غلط ہے تو مفتی میں نہیں یہاں گرفتاریاں کر...... سید جاوید علی شاہ نے جو اپنی کتاب لکھی ہے، ریٹائرڈ ہونے کے بعد، اسے پڑھ کے دیکھ، وہ بتاتا ہے کہ مجھے ہٹایا اس وجہ سے گیا کہ دلائل کے سامنے میں جھک گیا تھا، یہ فیصلہ کر رہا تھا۔ وہ بتلاتا ہے، سید سجاد علی شاہ نے لکھا

ہے کہ میرے سامنے دلائل پیش ہوئے، لگادوں پابندی، ٹھیک ہے لگادی، ہم چپ ہو گئے اور عدالتی راستہ اختیار کیا، انشاءاللہ یہاں بھی فیصلہ ہوگا، وہاں بھی فیصلہ ہوگا، (انشاءاللہ) لیکن مجرم یوں نہیں کرتے۔

سید سجاد علی شاہ نے ساتھ لکھا ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے حیدری نے سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ نے میرے سامنے کتابیں بھی پیش کیں آڈیو کیسٹیں بھی پیش کیں، دلائل کے ساتھ اپنی بات کو مبرہن مدلل پیش کیا، اور ساتھ ہی یہ بھی مجھے یقین دلایا سپریم کورٹ میں چیف جسٹس کو کہ اگر ہمارے ساتھ ظلم نہ ہو بے انصافی نہ ہو ہم مکمل اور ہر تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ باقی کوئی مجھے مار مار کے کہلاؤ، میں کہہ بھی دوں مار کی وجہ سے، کہہ بھی دوں اگر، ہزار مرتبہ پڑھ کر پھونک بھی دوں کہ یہ سور نہیں بکرا ہے تو وہ سور بکرا نہیں بنے گا نہیں بنتا تمہاری مرضی۔

لشکر جھنگوی کس نے بنوایا؟

اور یوں مسئلہ بھی حل نہیں ہوتا، دیکھو ہم قتل وقتال کے حق میں نہیں ہیں، کیونکہ جب قتل عام ہو تو وہ ہیں ہی کتنے؟ نقصان تو ہمارا ہے، مسجدیں ہماری بھری ہوئیں ہیں، بازاریں ہماری بھری ہوئیں ہیں، ہم قتل وقتال کے حق میں نہیں ہیں اور یہ سب کچھ تم کراتے ہو۔

میں نے اس وقت پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ مسٹر شہباز شریف سے کہا تھا کہ لشکر جھنگوی آپ نے بنوایا ہے میں نے کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ واقعی حکومت نے بنوایا تھا، یہ تمہاری غلط پابندیاں، غلط سختیاں اب پریشان ہیں، جی وہ تو نہیں ہیں کون؟ کیا کہہ رہے تھے، پتہ نہیں کیا ہے یہ، یہاں تو نہیں بیٹھے ہوئے، وہ کیا ہے، کیا بلا ہے؟ پھر وہ جی ہم نے اس سے لکھوا کے لے لیا تھا کہ جلسے پہ نہیں جاؤ گے، جہاں لوگ اکٹھے ہوں گے وہاں نہیں جاؤ گے، پبلک پیلس پہ نہیں جاؤ گے، فلاں جگہ نہیں جاؤ گے۔ ظالمو! وہ پاکستان کے آزاد شہری ہیں، نہیں جاؤ گے نہیں جاؤ گے، یہ کوئی بات ہے، ٹھیک ہے ایک ایک شیعہ سے لکھوالو کہ ماتمی جلوس میں نہیں جاؤ گے، جی وہ ان کی عبادت ہے۔ وہ عبادت ہے اور یہ قرآن پڑھنا شرارت ہے؟ یہ تو گند کر رہے ہو، یہ تو نقصان ہوگا، چھوڑ دو یہ غلط حرکتیں۔

میں نے کہا تھا، اس وقت شہباز شریف سے کہ دیکھو ملک اسحاق کو میں اچھی طرح جانتا ہوں میرا بہت پیارا، بہت قریبی ساتھی، بہت قریبی دوست کو اچھی طرح جانتا ہوں، بہت نیک پارسا، تہجد گزار، میں نے کبھی اس کی شلوار بھی ٹخنوں کے نیچے نہیں دیکھی، اس شخص کو جب جیل میں ڈالا گیا، اس جیل سے نکلا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس مرتبہ یہ نوے گائیڈ کتابوں کا مطالعہ کر کے آیا ہوں، اور نوّے قرآن پاک ختم کیے ہیں۔

میں نے کہا کہ وہ یوں اٹھا، اور اب تم نے اسے مجبور کر دیا، ظالمو! جب کوئی قصور نہ کرے کسی سے نہ لڑے، گھر بیٹھا ہو تب بھی تم اسے پکڑ لوگے، گرفتار کرو، ہمیشہ تکلیفیں دو، صعوبتیں، اذیتیں، تو پھر وہ کہتے ہیں چلو ٹھیک ہے ہمیں چھوڑنا تو ویسے نہیں ہے کچھ کر کے ہی جانا چاہیے، کیوں یہ کرتے ہو، کیوں تنگ کرتے ہو ان نوجوانوں کو، اس طرح پابند کرنے کی کیا ضرورت ہے، جب میں پیش کرتا ہوں کہ آپ بات کرو جو میں نے بیٹھ کر طے کیا، میرا ایک ایک ساتھی پابند رہے گا۔

سنی شیعہ مذاکرات کروائے جائیں......

جو میں نے بیٹھ کر طے کیا، میرا ایک ایک ساتھی پابندی کرے گا، مجھے بٹھاؤ اس مردے کو بھی نکالو، بٹھاؤ کہتے ہیں جی میاؤں، میاؤں ہوتی کیا ہے؟ بٹھاؤ میں نے یہ پیش کش بھی کی تھی کہ اگر وہ جیل میں ہے، پہلے تم کہتے تھے کہ وہ آتا نہیں ہے، تمہارے پاس ہے مجھے وہاں جیل میں لے چلو، کہتے ہیں نہیں آپ کو لے جائیں گے تو اس کو چھوڑ دیں گے، یہ بھی کوئی بات ہے، ہم مزاکرات سے نہیں بھاگتے، ٹیبل ٹاک سے نہیں بھاگتے۔ باتوں سے نہیں بھاگتے، کیوں بھاگیں، بھاگیں وہ جس کے پاس دلائل نہ ہوں، بھاگے وہ جس کے پاس حق نہ ہو، بھاگیں وہ جس کے پاس سچ نہ ہو، الحمد للہ ہمارے پاس سچ ہی سچ ہے۔

نبی کا جو غلام ہے، ہمارا وہ امام ہے

تو میں عرض کر رہا تھا بابو! سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ محبوب نے سب کچھ سکھایا ہے، آقا ﷺ کی سیرۃ میں، کھانا بھی ہے، میٹھا کھانا بھی ہے، شہد استعمال فرمانا بھی ہے، دودھ پینا بھی ہے،

اور پیٹ پہ پتھر باندھنا بھی ہے۔

آقا ﷺ کی سیرۃ میں میٹھا کھانا بھی ہے، دانت مبارک شہید کرانا بھی ہے۔

آقا ﷺ کی سیرۃ میں مصلّی سنبھالنا بھی ہے، میدان سنبھالنا بھی ہے۔

ہم کھانے سے دانت تڑوانے تک، پیار سے سختی تک، محبت سے شدت تک، مروت سے نفرت تک، مصلّی سے میدان تک، الحمدللہ ان لوگوں کے وارث ہیں، جنہوں نے نبوّت کی غلامی کر کے دکھائی ہے، آؤ بتاؤ تو سہی تحقیق اور تفتیش تو کرو تمہیں کیا ملتا ہے؟ تمہیں یہی ملے گا، نتیجہ یہی سامنے آئے گا، صدیق ؓ نے آقا ﷺ پہ سب کچھ قربان کیا، اس لئے یہ سب صدیق ؓ پہ قربان ہو سکتے ہیں۔ ان کا یہ اعلان دل و جان سے ہے، تمہارے سامنے آئے گا کہ محمد ﷺ کا جو غلام ہے، ہمارا وہ امام ہے..... صحابہ ؓ کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے..... ہمیں پیار ہے، صحابہ ؓ سے اگر پیار ہے تو آقا ﷺ کی وجہ سے۔ ہاں کیوں نہ ہو، ان آنکھوں نے اللہ کا حبیب ﷺ دیکھا، ان ہونٹوں نے اللہ کے حبیب ﷺ کی دست بوسی کی، انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ سانس لئے، ہاں ہاں وہ اس فضا میں ساتھ سانس لیتے تھے، انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ کھایا، حضور ﷺ کے ساتھ پیا، انہوں نے حضور ﷺ پہ سب کچھ قربان کیا، حضور ﷺ کا دفاع کیا، ہم ان کا دفاع اپنا فرضِ ایمانی سمجھتے ہیں۔

اور بڑی آسان سی بات ہے ہم لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے کیونکہ لڑائی جھگڑا ہو تو ہمارے یوں جلسے تھوڑی ہوں گے، قتل قتال ہو تو ہم یوں کھل کر مؤقف تھوڑی پیش کریں گے، یہ تو تب ہی ہوگا جب امن و امان ہوگا، ہم تو امن و امان کو چاہتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ آقا ﷺ کی محفل کو امن ملے، صحابہ ؓ کی عزت کو امن ملے، حضور ﷺ کی مجلس کو امن ملے، حضور ﷺ کے شاگردوں کی عزت کو امن ملے یہ ضروری ہے، تو میرے بھائیو! سیدنا صدیق اکبر ؓ کو آگے کرنا، یہ بھی حضور ﷺ کی سیرۃ کا ایک حصہ ہے، اور صدیق اکبر ؓ سے آگے ایک صحابی ؓ جا رہے ہیں، حضور ﷺ نے پکڑ کے کھینچا ابوبکر ؓ کے آگے نہیں چلنا۔ ہاں حضور ﷺ برداشت نہیں کرتے کہ کوئی صحابی ؓ بھی ابوبکر ؓ کو پیٹھ دے، تو جو صدیق اکبر ؓ سے آگے بڑھنا چاہے، اسے کھینچ کر پیچھے کرنا یہ حضور ﷺ کی سیرۃ ہے۔

آؤ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے محبت غیرت سب میں حضور ﷺ کی سیرۃ کو اپنانا تمہارا کام ہے اور دو جہانوں میں عزت دینا اللہ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے، اب تمام ساتھیوں سے گذارش ہے کہ راستے میں کوئی نعرے بازی نہ ہو، اور آرام آرام سے اپنے گھروں کو دعاء کے بعد تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو، آنے کو بیٹھنے کو قبول فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

صحبتِ رسول ﷺ

اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم o بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ o اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ o قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ o

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ. وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

صحبتِ رسول ﷺ

خلاقِ عالم کی حمد وثنا، خاتم الانبیاء، شفیع المذنبین حضرت محمد عربی ﷺ اور ان کے آل و اصحاب، تمام متبعین پہ صلوٰۃ وسلام کے بعد، قبلہ استاد العلماء حضرت مفتی صاحب اور علماء کبار کی موجودگی میں مجھ جیسا بے بضاعت بندہ کیا کہے؟ بس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے، آمین۔

حضور کا اسم گرامی پیدائش میں سب سے اوّل اور نبوت میں سب سے آخر ہے

آپ کے اس پروگرام کا عنوان ہے عظمت صحابہؓ عنوان بہت بڑا ہے اور وقت بہت چھوٹا ہے، تو بس ان کے نام میں نام لکھواتے ہوئے چلے جائیں گے۔

عظمت صحابہ، سب کہہ دو رضی اللہ عنہم اجمعین بھئی آپ کہیں سب نہ کہیں جو مانتے ہوں وہ کہیں، رضی اللہ عنہم، کہو گے فائدہ تمہارا، نہ کہو ان کا کوئی نقصان نہیں۔

اللہ احد ہے "قل ھو اللہ احد" اللہ اکیلا ہے، تم مانو تب بھی ہے، تمہارے ماننے نہ ماننے سے اس کی وحدت پہ فرق نہیں آئے گا، ہاں تم پہ فرق آئے گا، ماننے یا نہ ماننے سے تم پہ فرق آئے گا، اس کی وحدت پہ فرق نہیں آئے گا۔

من نہ کردم پاک از تسبیح شاں
پاک ایشاں مے شوند و درفشاں

اس کی وحدت مسلمہ ہے، تم نہ مانو تب بھی احد، تم مانو تب بھی احد، آگے عرض کر رہا ہوں، محمد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، ذات مصطفیٰ ﷺ پہ جیسے دفتر میں نبوّت شروع ہوئی تھی، ویسے دنیا میں نبوّت ختم ہے، توجہ دفتر میں نبوّت شروع ہوئی تھی، انبیا کے نام پیدائش سے پہلے، کہ ان ان کو نبوّت ملنی ہے، پیدا ہونا ہے ان میں سب سے اوّل نام ہے محمد ﷺ۔

اور باقی سب کو بتشریح حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، باقی سب کو نبوّت باواسطہ محمد عربی ﷺ، دفتر میں سب سے اوّل، دنیا میں سب سے آخر، ہاں عظمت نبوّت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پہ ختم، اور بالفعل نبوّت بھی مصطفیٰ ﷺ پہ ختم۔

ہماری سند متصل ہے

ذات مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین ہے، مانو تب بھی ہے، ختم نبوّت کو مانتے ہونا، توجہ، ہم نے سیکھا ہے، اپنے استادوں سے، اپنے بڑوں سے، اپنے اکابر سے، آگے چلے جاؤ اپنے نبی سے، سبحان اللہ۔

ہم نے سیکھا ہے، اپنے بڑوں سے، انہوں نے اپنے بڑوں سے، انہوں نے اپنے بڑوں سے، ہاں ہماری سند متصل ہے نا، ہمارے بڑے بھی ہیں، الحمد للہ ہیں، ان کے بڑے بھی (ہیں) ان کے بڑے بھی (ہیں) ہاں چلے جاؤ، بارگاہ نبوّت تک بات پہنچتی ہے، تو نبوّت کی زبان سے آتا ہے کہ میرا بڑا بھی ہے، ہم اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، وہ اپنے بڑوں سے لیتے ہیں، اور صحابہؓ بارگاہ نبوّت سے لیتے ہیں، بارگاہ نبوّت "صمدیت" سے لیتی ہے، اور یہ سکھایا گیا ہے کہ کرو اور کہو، کیا؟ کیا؟ کرو اور کہو۔

نبوت اور وارثانِ نبوت کا طریقہ خود عمل اور دوسروں کو دعوت ہے

میں عرض کر رہا تھا کہ یہ نہ کہا جائے، خود نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں۔

ہاں "وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا" ہاں یہی ہوتا ہے "فاستقم

کما امرت ومن تاب معک "اور یہی راز تھا:

قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السمآء ملکا رسولا......

فرشتے ہوتے تو رسول فرشتہ آتا، لیکن یہاں جن کی طرف رسول آرہے ہیں وہ فرشتے نہیں۔ اسی لئے اعلان کردو:

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا......

تم انسان ہو، تمہیں رسول بھی وہی چاہیے جو تمہاری جنس سے ہو، اور اسے کہہ دیا گیا ہے کہ خود کر کے دکھاؤ، یہ نہیں کہ ہمیں تو گھر چھوڑنا مشکل لگتا ہے، ہجرت کر کے دکھادو، عبادت کر کے دکھادو۔

بلکہ ساری رات جاگ کر ان کو کچھ رات جاگنے کے لئے کہہ دینا......

قیام میں اپنے پیروں کو سجا کر ان کو کچھ قیام کے لئے کہہ دینا......

خود سب کچھ لٹا کر کچھ نہ بچا کر ان کو کچھ لٹانے کے لئے کہہ دینا......

یہ سلسلہ وہاں سے یہاں تک چلا آرہا ہے، اور آج دیکھو، ہمارے بزرگ ہمیں کہتے ہیں نماز پڑھو، خود ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔

ہمیں کہتے ہیں کہ ذکر کرو، خود ہم سے زیادہ کرتے ہیں......

ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن پڑھو، خود ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں......

ہمیں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھو، خود رکھتے ہیں کہ نہیں؟...... ہمیں کہتے ہیں کہ تلاوت کرو، خود کرتے ہیں یا نہیں؟...... (کرتے ہیں) نبوّت کا طریقہ یہ ہے، وارثانِ نبوّت کا طریقہ بھی یہ ہے۔

اور جو کہتے ہیں زنجیر لگاؤ، خنجر لگاؤ، چھریاں مارو، خون نکالو...... خود بھی کرتے ہیں؟...... (نہیں)

بس یہی بات سیدھی ہے کہ نبوّت کا طریقہ یہ ہے، خود کرو اور کہو، اور اُدھر کا طریقہ کیا ہے، کہو اور کہو، کہو ہی کہو۔

اِدھر کہتے ہیں کہ کرو اور کہو، عمل پہلے ہے، دعوت بعد میں ہے......

وہاں دعوت تو ہے ہی نہیں دعویٰ ہے، اور دلیل نہیں......

نبوّت کی دعوت ہے اور یوں کہ "ھٰذہٖ سبیلی" میں تو کھڑا ہوں اس راستے پر آؤ، آؤ بلا رہا ہوں......الی اللہ

اور یوں دعوت ہوتی ہے کہ "ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی" اور میرے پیچھے آجاؤ، میں خود چلتا ہوں، تمہیں نہیں بھیجتا جاؤ، میں چلتا ہوں، تم میرے پیچھے آجاؤ......

نازک مزاج "عاشقوں" کی حقیقت

قرآن پاک کو میں نے کھولا تو نظر آیا کہ کچھ کھڑے ہیں، منہم کچھ کھڑے ہیں، یا رسول اللہ "ائذن لی ولا تفتنی"

کچھ کھڑے ہیں یا رسول اللہ ہمیں چھٹی مل جائے، کیوں؟ کیوں؟

قرآن کہتا ہے کچھ کھڑے ہیں دست بستہ گذارش ہے یا رسول اللہ "ائذن لی ولا تفتنی" ہمیں چھٹی مل جائے، آزمائش میں نہ ڈالا جائے، ہمیں مصیبت میں نہ ڈالیے، ہمیں نہ کہو، نہ کہو چلنے کو، تم جاؤ تمہیں نہیں روکتے۔ آپ جائیں آپ کو نہیں روکتے "ائذن لی" مجھے چھٹی دو۔

یا رسول اللہ ہمیں آزمائش میں نہ ڈالا جائے، آزمائش میں نہ ڈالیے، آپ کہیں ہم نہ چلیں......چلیں گے تو نہیں خواہ مخواہ ہمیں کہہ کے...... چلنا تو نہیں ہے، سیدھی بات ہے، یا رسول اللہ چلیں گے بالکل نہیں، آپ خوامخوہ کہہ کر ہمارا خانہ خراب نہ کیجئے، ہمیں مصیبت میں نہ ڈالیے، ہمارا منہ کالا ہوتا ہے، آپؐ سے انکار کرتے ہیں۔

فرمایا "اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا"......(ہائے کاش قرآن خود سمجھتے) اللہ فرماتے ہیں، خبردار یہ اب کہتے ہیں ہمیں مصیبت میں نہ ڈالو، فتنے میں نہ ڈالو، یہ تو فتنے میں، یہ تو مصیبت میں گھر چکے ہیں "اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا"

یہ تو ساقط ہو چکے ہیں نا، گھر چکے ہیں۔

وان جهنم لمحیطة بالکافرین

جہنم ان کافروں پر گھیرا کئے ہوئے ہے۔

یہ مسلمان نہیں ہیں، بے ایمان ہیں کافر ہیں، میں کہتا ہوں، ان کافروں پر جہنم احاطہ کئے ہوئے ہے، آپ کہیں چلو، اور یہ آ جائیں کہ ہمیں اجازت، ہم نہیں چل سکتے۔

لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ .

فرمایا میں رب کہتا ہوں کہ جو ایمان دار ہیں وہ اس موقع پر چھٹی مانگ ہی نہیں سکتے

لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ . ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ٥

اللہ متقین کو اچھی طرح جانتا ہے، جس نے ان کے لئے وہ جنت تیار کر رکھی ہے۔

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ٥

فرمایا میں رب فیصلہ دیتا ہوں کہ یہ بے ایمان ہیں، بے ایمان ہیں "انما یستأذنک الذین لا یؤمنون باللّٰہ"

"لا" سمجھ رہے ہو؟ ایک تو ہے نا "یومنون باللّٰہ" یہ "یومنون" نہیں "لا یومنون" ہے، کیا مطلب ہے؟ ایمان دار یا پکے بے ایمان؟ (پکے بے ایمان)

فرمایا "ان تصبک حسنة تسؤھم"

اگر آپ کو کوئی اچھائی ملتی ہے نا تو یہ انہیں اچھی نہیں لگتی، تمہیں کوئی اچھائی مل گئی، کامیابی مل گئی ان کو اچھی نہیں لگتی، تمہاری چاپلوسی ضرور کریں گے۔

یہ الگ بات ہے...... آئیں گے بھی، بس جی ہم ذرا مصروف تھے...... بس جی ذرا مسئلہ تھا، ذرا یہ تھا، ذرا وہ تھا، بس آپ محسوس نہ فرمایئے گا، ہمارے لئے بھی دعا کریں جی...... نہ نہ یہ بات نہیں تھی۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ اَبَدًا

وَّزُيِّنَ ذَالِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا.

تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ اب رسول اور مومنین واپس اپنے گھروں کو آ ہی نہیں سکتے۔
اب تو سو گئے، تم نے یہ سمجھا تھا، منافقو! اب بکواس کرتے ہو، تم نے یہ سمجھا تھا" وظننتم ظن السوء و کنتم قوما بورا" تم نے بدگمانی کی تھی۔

منافقین کی سرگوشیاں

بہر حال فرمایا جب آپ کو اچھائی ملتی ہے تو وہ انہیں اچھی نہیں لگتی۔

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ○

فرمایا کہ اگر آپ کو کوئی مصیبت آتی ہے "وان تصبک مصيبة " مصیبت' یہ مصیبت تو سمجھ رہے ہو "وان تصبک مصيبة" اگر آپ پر کوئی مصیبت آتی ہے "یقولون قد اخذنا امرنا من قبل" تو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی اپنا انتظام کر کیا تھا جی، ہمیں پتہ تھا یہ خواہ مخواہ مار کھائیں گے، ہم تو ان کو بھی کہتے تھے، نہ جاؤ، نہ جاؤ، نہ جاؤ "لو اطاعونا ما قتلوا " ہماری بات مانتے تو یوں نہ مارے جاتے۔

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا......

ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے، نہ قتل ہوتے، دیکھا مارے گئے نا، قتل ہوئے نا "لو اطاعونا، لو اطاعونا ' ہماری اطاعت کرتے بات مان لیتے "ما قتلوا" نہ مرتے نہ مارے جاتے۔

قرآن کہتا ہے، یہ الو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے اپنا انتظام کر لیا تھا، ہمیں پتہ تھا یہ سب کچھ ہونا ہے، اس لئے ہم پہلے ہی سنبھل گئے تھے...... سمجھ گئے تھے، ایک طرف ہو گئے تھے، اور بہت اکڑتے ہیں،

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ......

اکڑتے ہیں خوش ہوتے جاتے ہیں، دیکھو جی ہم بچ گئے۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ...... یارسول اللہ آپ یوں کہہ دیجئے، ابھی ابھی آپ یوں کہہ دیجئے'' قُلْ لَّنْ يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ......

ہمیں وہ مصیبت نہیں آسکتی جو ہمارے لئے اللہ نے نہ لکھی ہو، وہی آئے گی جو اس نے لکھی ہوگی...... اور جو اس نے لکھی تو ''ھو مولانا'' اگر اس نے لکھی ہے ''ھو مولانا'' وہ تو ہے ہی ہمارا خیر خواہ...... وہ تو ہے ہی ہمارا مالک...... جب وہ بھیجے، اس کی طرف سے مصیبت آئے، اس میں بھی راحت ہوگی '' ھو مولانا'' ہے جو ہمارا آقا۔

''وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون'' اور مومنوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے، اگر اس کی طرف سے مصیبت آتی ہے، تمہیں اس مصیبت کی راحت کا اندازہ نہیں ''ھو مولانا'' وہ تو ہمارا آقا ہے، ہمارا مالک ہے، وہ جو چیز ہمیں دے گا ہمارے فائدے میں ہوگی۔

شہادت کی لذت، تمہیں کیا معلوم؟

تم نے دیکھا مصیبت ہے...... تم نے دیکھا مار کھا رہے ہیں......
تم نے دیکھا زخم آرہے ہیں......
تم نے دیکھا گھسیٹے جارہے ہیں......
تم نے دیکھا انگاروں پہ لٹائے جارہے ہیں......
تم نے دیکھا نیزوں کی انیوں پہ ہیں......
تم نے دیکھا تلواروں کی دھاروں پہ ہیں......
تم نے دیکھا گردن کٹ گئی ہے......
تم نے دیکھا یہ تڑپ رہے ہیں......

لیکن ہم سے پوچھو جن کو وہ مصیبت پہنچی ہے، اس مصیبت کا مزہ چکھنے کے بعد پیچھے ہٹ رہے ہیں یا آگے بڑھ رہے ہیں۔

(نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر...... شانِ صحابہؓ...... زندہ باد)

ہاں جناب توجہ! تمہیں کیا پتہ؟ تم کہتے ہو جی ہم نے پہلے انتظام کر لیا تھا۔ نہیں نہیں، تم نے کیا انتظام کیا، تب تم خوش ہوتے جب ہم بھائی کٹا کر پیچھے ہوتے......

جب باپ عبداللہ دیکھ کر پیچھے ہوتا......

جب بیٹا قربان کر کے باپ پیچھے ہوتا......

جب بچے قربان کرنے کے بعد باپ پیچھے نہیں ہٹتا......

جب بھائی کے کٹ جانے کے بعد محمود بن مسلمہ کے کٹ جانے کے بعد محمد بن مسلمہ آگے ہے، جب بیٹوں کی قربانی کے بعد باپ تو باپ ماں بھی میدان میں ہے، جب ساتھیوں کی قربانی کے بعد ساتھی اور آگے، باپ کی قربانی کے بعد بیٹا اور آگے، بھائی کی قربانی کے بعد بھائی اور آگے، بیٹے کی قربانی کے بعد باپ اور آگے، شوہر کی قربانی کے بعد بیوی اور آگے۔ ہاں ہاں اور آگے۔

یہ آگے کیوں نہ ہوں، اس سے پوچھو جو کٹا ہے، اس سے پوچھو کہ وہ خوش ہے کہ نہیں، اور تم پوچھو پھر تمہیں جواب دے اپنے کانوں سے سنو، اس پہ اتنا یقین نہیں ہے، لیکن جو سب کچھ جانتا ہے، اس نے بتایا قرآن میں آیا کس پہ زیادہ یقین ہے، پیچھے والے کیوں نہ آگے بڑھتے، وہ کٹنے والے خوش ہیں۔

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

وہ کٹ کر خوش ہوتے ہیں، ان سے جو پوچھا جائے جنت مل گئی؟...... (مل گئی)

حوریں مل گئیں؟...... (مل گئیں)

نہریں مل گئیں؟...... (مل گئیں)

باغات مل گئے؟...... (مل گئے)

اب کیا چاہیے؟ واپس جا کر پھر کٹنا چاہیے، تیرے راستے میں مٹنا چاہیے......

تیرے نام پر کٹنے میں جو بڑا لطف آیا تھا وہ یہاں نہیں آیا......!!

منافقین محروم ہی رہے

یہ کہتے ہیں ہم نے انتظام کرلیا تھا، فرمایا نہ نہ، تم لٹ گئے، تم نے یہ سمجھا یہ مٹ گئے، تو ہاڑا اکھ تمیں ریہا، تم نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے، اُدھر جاتے ہو" اِنَّـا مَـعَـكُمْ"...... وہ بھی تم پر بھروسہ نہیں کرتے، اِدھر آتے ہو تو "اٰمَـنَّـا" ہم تمہارے ہیں۔ اِدھر بھی کہا جاتا ہے کہ ان پر بھروسہ نہ کرنا "هم العدو فاحذرهم"

عزت اللہ، رسول اور صحابہ کرامؓ کی ہے

تمہارا اکھ نہیں رہا، کچھ نہیں رہا، تم لٹ گئے، نہ دنیا نہ آخرت، کہیں کے نہ رہے......

تم نے سمجھا ہمیں عزت ملے گی، نہیں ملے گی، کیوں کہ "ان العزة لله جميعا"......

تم نے سمجھا ہمیں عزت ملے گی، کفر کی چاپلوسی سے، محمد ﷺ سے غداری کر کے، نہیں، نہیں، نہیں "ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين"

عزت ہے اللہ کی، بھئی قرآن پاک کتنا آسان آیت پڑھ رہا ہوں۔

اتنا آسان حصہ پڑھ رہا ہوں، جو آپ خود ہی سمجھ جائیں گے " ولـلّـه العزة" بھئی عزت کس کی ہے؟ اللہ کی

"لله العزة" عزت ہے کس کی (اللہ کی)۔ " ولرسوله" اور اس کے رسول کی۔ توجہ اللہ کی عزت ہے۔

اور کس کی؟...... "ولرسوله" اور رسول کی۔

یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے؟...... اس کے رسول کی! توجہ، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی، توجہ...... اس کے رسول کی کیوں نہ ہو، کہ اس کا جو ہے "لـلّـه العزة ولـرسـولـه وللمؤمنين" اور ماننے والوں کی...... اور ایمان والوں کی...... تصدیق بالقلب ہے، توجہ اقرار باللسان ہے، جو دل میں بھی سچا سمجھتے ہیں، زبان سے بھی سچا کہتے ہیں، ایمان ہے، تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان۔

عزت ہے اللہ کی اللہ کے رسول کی، اور ان کی جو دل میں سچا سمجھتے ہیں، زبان سے سچا

کہتے ہیں۔

اور رانا واہن کہروڑ پکا کے دوستو! اس وقت جب کہا جا رہا ہے، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مؤمنین کی، اس وقت تم تھے (نہیں)

بولو تم تھے (نہیں) ہم تھے (نہیں) کون تھے؟ کون تھے؟ زور سے (صحابہؓ) کون تھے؟ صحابہؓ اس وقت مصداق اوّل، عزت ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور صحابہؓ کی۔

اب یہ مؤمنین بعد میں آنے والے، ان کے طریقے پہ آئیں گے تو مومنین، اللہ نے عزت دی اللہ کے پاس عزت ہے۔

اللہ نے عزت دی اپنے رسول کو......

رسول کے ذریعے ملی مؤمنین کو......

ان عزت والوں سے قیامت تک جو تعلق جوڑیں گے، انہیں عزت ملے گی......

جو اُن کے راستے پہ آئیں گے انہیں عزت ملے گی، ان کی عزت ہے، آنے والوں کو عزت ملے گی۔

صحابہ کرامؓ کا کمال صحبتِ رسولؐ ہے

توجہ جناب توجہ! کیا عنوان ہے آج کا عظمت صحابہؓ، صحابہؓ کا کمال کیا ہے؟ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ذکر تلاوت، نہیں یہ سب کچھ اپنی جگہ برحق، لیکن صحابہؓ کا کمال صحبتِ رسول ہے، اور وہ عند اللہ اتنی عظمت رکھتی ہے۔

اب حضرت سے پوچھو، کوئی طریقہ بتلائیں، لاکھ ختم قرآن کے پڑھ کے، سوچ کر کے، کتنی تسبیحات پڑھ کے، کیا کرے؟ اور صحبتِ رسول والے مقام کو کوئی آج پہنچ سکتا ہے؟ فرمایا ممکن ہی نہیں، جو مرضی کرلو، ان کے درجے کو پہنچ نہیں سکتے، غلامی مان لو عزت مل جائے گی۔

توجہ! اللہ کی عزت ہے، سجدہ کرلو عزت ملے گی، خدا کہلواؤ لعنتی بنو گے......

رسول کی عزت ہے، کلمہ پڑھ لو، امتی بن جاؤ عزت ملے گی، رسول کہلواؤ لعنتی بنو گے......!!

صحابہ کرامؓ کے پیروکاروں کی عزت ہے

اللہ کی عزت ہے مان لو، سجدہ کرلو عزت ملے گی۔ خدا کہلواؤ مقابلے میں آ جاؤ، لعنت پڑے گی۔ رسول کی عزت ہے، کلمہ پڑھ لو امتی بن جاؤ، عزت ملے گی مقابلے میں آ جاؤ، رسول کہلواؤ، لعنتی بنو گے۔ ہاں ان مؤمنین کی عزت ہے۔

"والذین اتبعوھم باحسان" کی عزت ہے، اب دعوے دار بن جاؤ، صحابہؓ کا سپاہی کہلاؤ، خادم کہلاؤ، کہلاؤ نہیں بن جاؤ، تابعدار بن جاؤ، پیروکار بن جاؤ۔

"والذین اتبعوھم باحسان" بن جاؤ، غلام بن جاؤ عزت ملے گی، صحابہؓ کے مقابلے میں آؤ گے، لعنت پڑے گی۔ (نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر)

توجہ سمجھ آئی ہے نا بات، عزت اللہ کی، عزت اللہ کے رسول کی، اور جب قرآن آیا تو آتے ہی کہا عزت ہے مؤمنین کی، قرآن نے جب آتے ہی کہا عزت ہے مؤمنین کی وہ کون تھے؟ صحابہؓ!

اور عزت والوں کی عزت مانو گے تو عزت ملے گی، اور ان کی عزت میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرو گے، تمہارے پیر نکل جائیں گے وہاں تمہارا ہاتھ نہیں پہنچے گا، تمہارے پیر نکل جائیں گے، اور جب پیر نکل گئے تو اوندھے منہ جہنم میں جاؤ گے "علیٰ وجوھھم" منہ کے بل جہنم میں جانا ہے نا جن کو وہ پیروں کے بل نہیں جائیں گے۔ پیر نکل جائیں گے "علیٰ وجوھھم" منہ کے بل جائیں گے، اوندھے منہ۔

میں نے خواہ مخواہ نہیں کہہ دیا کہ پیر نکل جائیں گے، اور الحمد للہ صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کرنے والے آج بھی عملی طور پر ان کے تابعدار بن کے ان کی یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اس دور میں بھی ان کی یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔ صحابی نہیں بن سکتے، بول بھئی صحابی...... نہیں بن سکتے!

توجہ، توجہ، توجہ، حضرت تشریف لائے، حضرت کے خادم نے حضرت کو اسی کار میں، حضرت جہاز میں وہ جہاز میں، حضرت کار میں وہ کار میں، یہ کیا ہو رہا ہے برابر ہیں؟ (نہیں) یہ

حضرت ہیں وہ حضرت کے خادم ہیں...... وہ حضرت کے سپاہی ہیں، وہ حضرت کے خادم ہیں، نوکر ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کی توضیح

توجہ جناب، بارگاہ نبوت سے بات آرہی ہے، صحابہؓ کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا، حضرت پڑھاتے ہیں، مشکوٰۃ شریف میں آخر میں حدیث شریف آتی ہے، کہ دور آخر ہوگا، اس دور کے آدمی پہلوں کے برابر ہوسکتے ہیں؟......(نہیں)

"سَيَأْتِي اٰخِرُ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ"

فرمایا آئیں گے آخر میں اجر پہلوں جیسا ہوگا......! بھئی حضرت کو جو دودھ ملے گا وہ تمہیں ملے گا، پینا ہے تو جاؤ، حضرت کے ساتھ۔ جس گاڑی میں حضرت بیٹھیں گے اسی گاڑی میں تم بیٹھو گے، خادم بن جاؤ، سمجھ آرہی ہے بات؟

فرمایا آئیں گے آخر میں، بارگاہ نبوت سے اعلان ہوتا ہے۔

"سَيَأْتِي اٰخِرُ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ"

اس امت کے اخر میں ایک قوم آئے گی "لھم مثل "مثل سمجھتے ہو،"اجر "اجر سمجھتے ہو،"اولھم "اوّل سمجھتے ہو، پہلوں جیسا اجر ملے گا، یارسول اللہ وہ کون؟ فرمایا:

يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ.

تین کام کریں گے۔

اچھائی کا امر کریں گے......

برائی سے روکیں گے......

اور جو جو دین کے ساتھ فتنے اٹھائیں گے نا یہ رفض ہے، یہ بدعت ہے، یہ ختم نبوت کا انکار ہے، یہ بکواس ہے فرمایا:

يُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ......

اہل فتن سے قتال کریں گے، لڑائی کریں گے، مقابلے میں آجائیں گے۔

آئیں گے آخر میں، لیکن کام پہلوں والا دکھائیں گے، اللہ اجر پہلوں والا دے گا۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

آؤ اللہ کی رحمت، اللہ کی رحمت لٹائی جارہی ہے، آؤ اگر لینی ہے، تو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پہ چل کر "والذین اتبعوھم باحسان" میں نام لکھوادو، صحابہؓ کے سپاہی بن جاؤ، صحابہؓ کے غلام بن جاؤ، صحابہؓ کے خدام بن جاؤ، اسی طرح کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلے پہ اتر آنا تمہارا کام ہے اور وہی اجر دینا اللہ کا کام ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

معجزاتِ نبی ﷺ

اما بعد، فاعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم ○ بسم الله الرحمن الرحیم ○ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّأْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ○ صدق الله العظیم .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ڈیرہ غازی خاں، بتاریخ 16/10/2003

معجزاتِ نبی ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام، فرزندان توحید وسنت، اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! ڈیرہ غازی کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۴ ھجری کے شعبان المعظم کی بیسویں شب آپ کے ہاں یہ بابرکت اجتماع جس میں آپ کے سامنے ان خوش نصیبوں کی دستار بندی ہوئی جن کے سینے کو اللہ نے قرآن کا خزینہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے قرآن عظیم یاد کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے......!

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی جدائی کا صدمہ[1]

آپ جانتے ہی ہیں کہ نہ صرف میں اور آپ بلکہ عالم اسلام نے اس صدمے کو محسوس کیا جو بطل حریت، جبل استقامت، ترجمان حق، جرنیل اہلسنت مولانا محمد اعظم طارق نور اللہ مرقدہٗ کی جدائی کی صورت میں پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے!

بہر حال، یہ بات یقینی ہے کہ ہم شہادت کو سعادت سمجھتے ہیں، کامیابی سمجھتے ہیں، اس پر غم نہیں لیکن اپنی فرقت کا غم ضرور ہوتا ہے۔ جیسے لمبے سفر پہ اگر چہ سفر حج کا ہو، بیٹا جارہا ہوتا ہے تو ماں جو ہے اس کو روزانہ دعائیں دیتی ہے کہ اللہ تجھے حج نصیب کرے...... جب اس سے جدا

---

[1] یہ تقریر جرنیلِ اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت سے ٹھیک دس روز بعد ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ڈیرہ غازی خان میں کی گئی۔ حضرت کی طبیعت پر صدمے کے اثرات نمایاں تھے اور سامعین بھی غم واندوہ کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

ہو کر جا رہا ہوتا ہے تو اسے بھی رونا آ جاتا ہے۔ یہ رونا اپنی جدائی پہ ہوتا ہے اس کی سعادت حج پہ نہیں۔ اسی طرح جو صدمہ ہم محسوس کرتے ہیں یہ اپنی فرقت پہ ہوتا ہے انکی سعادت شہادت پہ نہیں! لیکن یادیں تو ستاتی ہیں۔ کل کا دن تھا یہ اجتماع ہوتے تھے، اکٹھے ہوتے تھے۔ بہر حال دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نونہالوں کو جو مدارس سے تیار ہوتے ہیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے! جانا تو ہر ایک کو ہے، جو شہادت کا تاج پہن کر گئے وہ بڑے خوش نصیب ہیں!

شیعیت کے کفر کو چھپایا نہیں جا سکتا

ساتھ ہی یہ واضح رہے کہ قطعاً دشمن کو خوش نہیں ہونا چاہئے کہ اعظم طارق کو ہم نے راستے سے ہٹا دیا تو ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ میں ان سے پوچھتا ہوں حق نواز کو ہٹانے کے بعد تمہاری جان چھوٹی؟...... اور اگر نہیں تو پھر قیامت تک اب جو تمہارے پیچھے ڈھنڈورا لگ گیا ہے یہ تمہاری جان نہیں چھوڑتا، اب تمہارا کفر کسی چہرے، کسی دھوکے، کسی چال سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اب تو تمہارا یہ حال ہے کہ تم اتنے کالے ہو جو تمہیں چھپانے کے لئے ہاتھ لگائے گا وہ خود کالا ہوگا۔ وہ خود کتنا بھی سفید ہو تمہیں چھپانا چاہے وہ خود کالا ہوگا۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ.

اللہ نے حق کو باطل پہ دے مارا ہے اور یہ اللہ کا طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ باطل پر حق کو دے مارتے ہیں، فیدمغہ اور ہوتا یہ ہے کہ پس وہ حق باطل کا بھیجہ نکال کے رکھ دیتا ہے۔ تو دلائل سے تمہارا بھیجہ نکال کے اہل حق نے رکھ دیا ہے اور قرآن کریم نے کیسا عجیب لفظ استعمال فرمایا "فیدمغہ" حق جب باطل کے اوپر لٹھکتا ہے تا اس کا بھیجہ نکال کر رکھ دیتا ہے۔ ٹانگ ٹوٹے بچ سکتا ہے، بازو ٹوٹے بچ سکتا ہے پسلی ٹوٹے بچ سکتا ہے لیکن جب بھیجہ نکل جائے بچ نہیں سکتا۔ جب کسی کا بھیجہ نکل گیا اب یہ تو نہیں بچ سکتا یہ تو گیا ہی گیا، ہاں کچھ وقت یہ ضرور پیر مارے گا ادھر ادھر کروٹیں بدلے گا لیکن اب بچنے کا امکان نہیں ہے...... تو کٹ چکا ہے تیرا بھیجہ نکل چکا ہے اور تو دنیائے اسلام میں مر چکا ہے اب تو زندوں کے ساتھ (قرآن کی اصطلاح

میں زندہ کہتے ہیں مسلمان کو، مردہ کہتے ہیں کافر کو) ماننے والے کو زندہ کہتے ہیں منکر کو مردہ کہتے ہیں۔ جس میں صلاحیت ماننے کی ہو اسے زندہ کہتے ہیں جس میں صلاحیت ہی نہ رہے اسے مردہ کہتے ہیں......

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ .

حق کے مقابلے میں کافر لایا گیا ہے تو یہ اب زندوں میں نہیں ہے جس کا بھیجہ نکل گیا۔ اگر چہ یہ کچھ وقت پیر ہلائے، ٹانگیں ہلائے لیکن یہ اب زندوں میں شامل نہیں ہے اور جو ڈاکٹر کہے کہ یہ بچ جائے گا خود اس کے بھی دماغ کو ضرورت ہے علاج کی۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ نہیں نہیں میں اس کو اٹھاتا ہوں تو خود اس کو بھی ضرورت ہے علاج کی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی باری بہت اچھی نبھائی

تو مولانا حق نواز نے جو تحریک اٹھائی وہ اپنے اکابر کی بات کو ہر جگہ پہنچانے کی بات تھی فیصلہ تکفیر مولانا حق نواز کا نہیں تھا وہ ان کے بھی اور آپ کے بھی میرے بھی اور اس دور کے تمام اہل حق کے اکابر علماء کا تھا، مولانا حق نواز نے اور ان کے رفقاء نے اس فیصلے کو گلی گلی پہنچایا اور اللہ کے فضل سے دلائل کے ذریعے، دلائل کی چوٹوں کے ذریعے باطل کا بھیجہ نکال کے رکھ دیا ہے۔ اب کوئی امکان نہیں کہ قیامت تک اسے کبھی حق سمجھا جائے، اسلام سمجھا جائے، ان کو مسلمان سمجھا جائے......کوئی ایسا امکان نہیں ہے......جو انہیں مسلمان کہتا ہے لوگوں کو اس کی مسلمانی پر شک ہو جاتا ہے کہ یہ کیا مصیبت ہے اب یہ حال ہے۔

بہر حال مولانا اعظم طارق ضرور چلے گئے ہیں لیکن اپنی باری بہت اچھی نبھا کر گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز حق نواز، فاروقی، ایثار اور اعظم اور تمام شہداء کے وارث جب تک ان میں سے کوئی بھی ہے یعنی اہل حق میں سے جب تک کوئی بھی ہے اب یہ بات رکنے کی نہیں!

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت نصیب فرمائی کہ آج ان کی دستار بندی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو قرآن کا خزینہ بنایا ہے......!!

معجزہ کیا ہوتا ہے؟

قرآن کریم رسول پاکؐ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ ہے میں نے عنوان دیکھا معجزات مصطفیؐ دل میں باتیں بہت آرہی ہیں طبعیت ساتھ نہیں دے رہی معجزہ اس نشانی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ نبی پہچانا جاتا ہے کہ کوئی بھی غیر نبی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، یہ پہچان ہوئی ہے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور نصرت کی یہ علامت اس کے ساتھ ہے۔ اور معجزہ خالصتاً اللہ پاک کی جانب سے ہوتا ہے کبھی بتلا کر دیا جاتا ہے، اور کبھی اچانک ایسا دیا جاتا ہے کہ خود نبی کو بھی بعد میں پتہ چلتا ہے۔ اور کبھی یوں بھی ہوا کہ ملا تو معجزہ تائید کے لئے، لیکن پہلے کیونکہ بتایا نہیں گیا تو جسے معجزہ ملا وہ ہی ڈر جاتا ہے......!

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ۝

موسیٰ! یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝

ٹھیک ہے۔ بہر حال اَلْقِهَا، لاٹھی ہے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں حکم ہوا اسے پھینک دو، بتایا نہیں گیا کہ کیا ہوگا؟ پہلے تو لاٹھی تھی، ہاتھ میں تھی، کام کی تھی اگر کوئی سانپ، بچھو، کوئی اس قسم کی خطرناک چیز ہوئی تو لاٹھی کی مدد سے اس سے جان چھڑائی جا سکتی تھی۔ ہوا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی لاٹھی پھینکی......

فاذا هی حية تسعیٰ ......

دیکھتے ہی دیکھتے، پھینکنے کے ساتھ ہی وہ لاٹھی سانپ بن گئی۔

کوئی لاٹھی ہوتی ہاتھ میں تو سانپ کو مارتے، اب لاٹھی خود سانپ بن گئی، اب کیا کریں...... قرآن کہتا ہے:

وَلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ......

موسیٰ علیہ السلام پریشان ہوتے ہیں پیٹھ پھر کر بھاگنے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پکار کے، بلا کے فرماتے ہیں لا تخف، خوف نہ کر خداوندا خوف نہ کروں، یہ لاٹھی بھی گئی ہاتھ سے اور یہ لاٹھی کی بجائے سانپ بن گیا اور یہ پیچھے ہے اور خوف نہ کروں...... وخذھا اس کو پکڑو، سانپ کو پکڑو پھر کیا ہوگا......!

سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ......

پکڑنا تمہارا کام ہے پھر اس کو لاٹھی بنا دینا ہمارا کام ہے......

سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ......

ہم اسے واپس کر دینگے پہلی سیرت میں کرنا کام اللہ کا ہے......

موسیٰ علیہ السلام کا اللہ پر اعتماد

اور موسیٰ کے ہاتھ پہ ظاہر ہوتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا اور پھر وہ لاٹھی بنی...... یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کی جرأت تھی! اور موسیٰ کا اللہ پہ اعتماد تھا کہ اللہ نے فرمادیا ہے کہ اب یہ لاٹھی بن جائے گی اس سانپ کو پکڑو، اس سانپ کو پکڑ لیا، آپ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں...... یہ موسیٰ کا اللہ پہ اعتماد تھا کہ اللہ نے کہہ دیا ہے پہلے بھی احتیاط کا حکم اللہ پاک نے سکھایا ہوا ہے۔ دوڑنے کی...... بھاگنے کی...... جان چھڑانے کی طاقت اللہ نے دی ہے تو بھاگو جان چھڑاؤ اور اسی اللہ پاک نے اب فرمادیا کہ نہیں اس کو پکڑو یہ لاٹھی بن جائے گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بات پہ اعتماد ہے یقین ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ جیسے ہی پکڑا وہ لاٹھی بن گئی اور پھر موسیٰ کے لئے نصرت کا سبب بنی......

معجزہ، نبی کے اپنے اختیار سے نہیں ہوتا

تو بات یہ ہے کہ ایک تو معجزہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے......اس کو ذہن میں رکھیں کہ معجزہ نبی کے اپنے اختیار میں نہیں ہے اس کی اپنی مرضی سے نہیں ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے کرنے والا اللہ ہی ہوتا ہے اور ایک بات یہ ذہن میں رکھنے کی ہے کہ نبی کو اللہ پہ اعتماد ہوتا ہے اگر چہ جان کا خطرہ نظر کیوں نہ آئے یہ بات ہے خاص سوچنے کی...... نبی کو اللہ پہ اعتماد

ہوتا ہے اگر پہلے سانپ کو دیکھ کر بھاگے تھے تو وہ بھی کوئی غلط کام نہیں تھا جب سانپ حملہ آور ہو آدمی اگر خالی ہاتھ ہے وہاں اگر رک جائے کہ سانپ مجھے کھائے تو یہ خودکشی ہے، حرام۔اس وقت جو بھاگ رہے تھے وہ بھی صحیح کرر ہے تھے اور اللہ پاک نے یہ بات ظاہر کر دی کہ جب تک میں نہ بتاؤں تو اپنے معجزے کو بھی نہیں پہچانتے......

اللہ کے بتائے بغیر نبی کو بھی علم نہیں ہوتا

بھئی موسیٰ علیہ السلام نبی بن چکے ہیں نا!......اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام تو ہو چکے ہیں نا!......نبوت تو مل چکی ہے نا!......لیکن جب تک اللہ نے بتایا نہیں کہ یہ لاٹھی بن جائے گی اس کو پکڑو، اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام کو پتہ ہے؟......نہیں ہے! تو کوئی غوث، کوئی قطب، کوئی ابدال، کوئی ولی، کوئی بزرگ جتنا بھی بن جائے وہ نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔موسیٰ نبی ہیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا اس وقت تک سمجھ رہے ہیں کہ یہ سانپ ہے اور میرا دشمن ہے جبکہ وہ نہ حقیقی سانپ تھا اور نہ ہی وہ دشمن تھا وہ تو موسیٰ کا معجزہ تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جب بتائیں تب پتہ چلتا ہے جب تک نہ بتائیں تب تک پتہ نہیں چلتا اور ہر چیز کو ہر وقت جاننا، یہ اللہ ہی کا کام ہے۔تو تین باتیں ہوئیں:

معجزے میں کام اللہ کا ہوتا ہے......

دوسری بات جب تک اللہ نہ بتائے اس وقت تک نبیوں کو بھی پتہ نہیں چلتا جب بتائے تب پتہ چلتا ہے......

تیسری بات یہ کہ نبی کو اللہ پہ ایسا اعتماد ہوتا ہے کہ اللہ کا حکم ہو یوں کر چاہے اس میں جان کا خطرہ کیوں نہ ہو، نبی ٹلتا نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا ،خذھا و لا تخف اس کو پکڑو و لا تخف موسیٰؑ کو خوف کس چیز کا تھا اپنی جان کا اور اللہ پاک نے منع فرما، لاتخف ......خوف نہ کر۔

خوف اور حزن میں فرق

پتہ چلا کہ اپنی جان کا خطرہ ہو تو اسے خوف کہتے ہیں اور خوف سے منع کیا جائے تو

لاتخف کہا جاتا ہے "خوف نہ کر، ڈر نہیں"۔ اور ایک وقت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں تو پریشان ہے کہ اب فرعونی مجھے بھی ماریں گے، اس بچے کو بھی ماریں گے...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے تابوت میں، صندوق میں بند کیا اور دریا میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ......

خوف بھی نہ کر، حزن بھی نہ کر......

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

ہم اس کو تیری طرف واپس بھی لائیں گے اور رسول بھی بنائیں گے۔

کرنا سب کچھ ہمارے ہاتھ نے ہے تو جناب موسیٰؑ کی والدہ کو دو خطرے تھے۔ ایک اپنی جان کا، ایک بچے کی جان کا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو لفظوں سے منع فرمایا: لا تخافی ولا تحزنی ...... خوف بھی نہ کر حزن بھی نہ کر تو خوف کہتے ہیں اپنی جان کے خطرے کو اور حزن کہتے ہیں پیارے کی جان کے خطرے کو۔

جناب یوسفؑ گم ہیں انہیں کوئی تکلیف ہوگی، کیا ہوگا!...... حضرت یعقوبؑ پریشان ہیں! روتے ہیں! قرآن کریم نے فرمایا: وابیضت عینٰہ من الحزن فھو کظیم ○ حضرت یعقوبؑ کو حزن ہے غم ہے، تو اپنی جان کا غم نہیں بیٹے کا تھا۔

رسول پاکؐ پریشان ہیں لوگوں کے لئے، تو اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ......

ولا تحزن علیھم...... ان پر حزن نہ کرو، اوروں کی فکر ہے اللہ فرماتے ہیں لا تحزن ان پر فکر نہ کرو۔ موسیٰؑ کو اپنی جان کا خطرہ ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لا تخف"......

یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی فکر ہے تو اللہ فرماتے ہیں:

وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ......

معلوم ہوا کہ خوف کہتے ہیں اپنی جان کے خطرے کو ہیں، حزن کہتے ہیں کسی اور کی فکر کو۔

رسول اللہ ﷺ کے صاحب "صدیق اکبرؓ" کا حزن

ایک مقام وہ بھی آ رہا ہے جب اللہ پاک کی نصرت کی صورت میں رسول پاک کو ایک ہی ساتھی عطا ہوئے ہیں:

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار ط اذ یقول لصاحبہ لا تحزن......

رسول پاک کی اللہ نے نصرت فرمائی ہے اور ہجرت کے بہت بعد اللہ تعالیٰ یاد دلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں **الا تنصروہ** ،لوگو! اگر تم رسول ﷺ کی نصرت نہیں کرو گے **فقد نصرہ اللہ** تو اللہ نے رسول کی پہلے بھی نصرت کی تھی پھر بھی اللہ کرے گا۔ **اذاخرجہ الذین کفروا ط** وہ کون سی مدد تھی جب انہیں کافروں نے نکال دیا تھا؟......

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ......

اس وقت جو رسول پاک کو دوسرا ساتھی ملا تھا وہ اللہ کی مدد تھی کون ہے وہ؟ جناب صدیق اکبر! **اذیقول لصاحبہ** ......جب رسول پاک فرما رہے تھے اپنے صاحب کو اپنے ساتھی کو۔

بھئی آپ ایک دوسرے کے ساتھی، آپ خود کہتے ہیں، ہم خود کہتے ہیں یہ میرا ساتھی ہے، تو کہے گا یہ میرا ساتھی ہے، وہ کہے گا یہ میرا ساتھی ہے۔ لیکن صدیق اکبر وہ ہیں جنہیں اللہ قرآن میں کہتا ہے "یہ میرے حبیب کا ساتھی ہے"! اور پتہ ہے کہ جب اللہ نے فرمادیا یہ میرے حبیب کا ساتھی ہے یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اللہ کا فیصلہ نہ مانے وہ مسلمان رہ سکتا نہیں......!

اذیقول لصاحبہ ......جب قرآن کریم نے فیصلہ فرمادیا تو اہل حق علماء نے فیصلہ لکھا:

مَنْ اَنْکَرَ صُحْبَتَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَھُوَ کَافِرٌ ......

کیونکہ قرآن نے فیصلہ کردیا، **اذیقول لصاحبہ** رسول پاکؐ نے اپنے اس ساتھی سے کیا کہا، وہ جب پریشانی کا عالم تھا نبی پاک جناب صدیق اکبر کی جھولی میں ہیں اور غار میں موجود ہیں اوپر کفار پہنچ گئے ہیں ان کے پیر نظر آ رہے ہیں وہ اوپر پھر رہے ہیں اس وقت جناب صدیق اکبر پریشان ہیں رسول پاکؐ نے جو فرمایا وہ اللہ نے قرآن میں بتلایا اور وہاں یہ

وضاحت ہے کہ ابوبکر کو فکر کیا تھی! اپنی جان کا خطرہ تھا یا رسول پاکؐ کی فکر تھی یا دونوں کی! اگر اپنی جان کا خطرہ ہوتا تو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی جان کا خطرہ تھا تو اللہ نے فرمایا "لاتخف" موسیٰ خوف نہ کر! یہاں حضور فرماتے ابوبکرؓ کو "لاتخف"...... لیکن قرآن نے "لاتخف" کا لفظ ذکر نہیں کیا، اگر دونوں خطرے ہوتے حضورؐ کی بھی فکر ہوتی، اپنی جان کا خطرہ بھی ہوتا تو حضورؐ فرماتے "لا تخف ولا تحزن"...... جیسے اُمّ موسیٰ کو، موسیٰ کی والدہ کو اللہ نے فرمایا "لا تخافی ولا تحزنی"...... خوف بھی نہ کر حزن بھی نہ کر۔ ہاں اپنی جان کا خطرہ بھی نہ کر موسیٰ کی فکر بھی نہ کر۔ تو اگر دونوں خطرے ہوتے تو حضورؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فرماتے لاتخف ولا تحزن "نہ اپنی فکر کر نہ میری فکر کر"......

صدیق اکبر کو اپنی جان کی فکر تھی ہی نہیں

لیکن قرآن بتلاتا ہے حضور نے یوں بھی نہیں فرمایا بلکہ کیا فرمایا، لاتحزن کہ ابوبکر حزن بھی نہ کر، خوف تو تجھے ہے ہی نہیں اپنی فکر تو تجھے ہے ہی نہیں، میری فکر کر نہیں...... لا تحزن...... تو حزن نہ کر، میری فکر نہ کر، غم نہ کر......!!

ہاں ہاں! آج جس کی مرضی جو منہ میں آئے بکتا پھرتا ہے لیکن قرآن کریم تو وضاحت سے کہتا ہے کہ اس مشکل گھڑی میں جب دشمن سر پہ آن پہنچا ہے صدیق اکبرؓ کو جان کی پرواہ نہیں ہے اس وقت بھی اگر فکر ہے تو جناب رسول اکرمؐ کی۔ اور حضور پاکؐ نے بھی قدر کرتے ہوئے، صدیق کے جذبات کو جانتے ہوئے جو فرمایا...... ہاں آپ فرما سکتے تھے نہ اپنی فکر کر، نہ میری فکر کر لیکن حضورؐ پاک نے یہ بھی قدر فرمائی۔ ہاں میں تو کہتا ہوں کہ حضورؐ نے تو قدر فرمائی لیکن اللہ نے حضور کی زبان پہ یہ الفاظ جاری کرا دیئے کہ قیامت تک ریکارڈ رہے کہ صدیق اکبرؓ کو اس مشکل گھڑی میں بھی اپنی جان کی فکر نہیں ہے فکر ہے تو حضور کی......!

صدیق رضی اللہ عنہ کے غلاموں کو بھی اپنی جان کی کوئی فکر نہیں

ہاں جناب! اس وقت سے لے کر آج تک بھی صدیق اکبرؓ کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے اور صدیق اکبرؓ کے غلاموں کا طریقہ چلا آ رہا ہے کہ جان پہ بن آئے تب بھی اپنی جان کی فکر نہیں

ہے اگر فکر ہوتی ہے وہاں ذات مصطفیٰ کی تھی صدیق اکبر کو مصطفیٰ کی ذات کی فکر تھی اور آج تک صدیق اکبر کے غلاموں کو جان کی فکر نہیں ہوتی حضور کی جماعت کی فکر ہوتی ہے۔

وہاں صدیق اکبر کو اپنی جان کی فکر نہیں ہے حضور کی ذات کی فکر ہے......

اوئے! صدیق اکبرؓ کے غلاموں کو قیامت تک اپنی جان کی فکر نہیں ہے حضور کی جماعت کی فکر ہے، حضور کی بات کی فکر ہے، حضور کی عزت وعظمت کے تحفظ کی فکر ہے۔

وہاں پر یہ تھا کہ حضور کی جان پہ کوئی بات نہ بن آئے اور جناب قیامت تک یہ ہے کہ حضور کی عزت پہ کوئی کتا وار نہ کرے، کوئی دشمن وار نہ کرے ہماری جان جاتی ہے تو جائے لیکن حضور کی عزت پہ کوئی حرف نہ آئے......!

لاتحزن، آگے جناب! میں عرض کر رہا تھا اللہ نے یہ قدر کروائی حضور کی زبان پہ یہ الفاظ جاری فرمائے **لا تحزن**...... **لاتخف ولا تحزن** بھی فرما سکتے تھے لیکن فرمایا **لاتحزن** ہاں یہ وہ زبان ہے جناب! فرمایا، "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى......

اسی زبان نے فرمایا، **لا تحزن ان اللہ معنا**، صدیق اکبرؓ نے نہ اپنی فکر کی نہ اپنے لئے کچھ عرض کیا۔

قوم موسیٰ اور اُمت محمدیہ میں ادب وآداب کا فرق

میں ادھر دھاڑتے، پکارتے دیکھتا ہوں، روتے دیکھتا ہوں، **یا موسیٰ انا لمدر کون**...... اے موسیٰ ہم پکڑے گئے، ہم پکڑے گئے......کون تھے؟ یہ یہودی ہیں انداز دیکھو **یا موسیٰ**...... یہ بڑے کے ساتھ بات ہو رہی ہے، نبی کے ساتھ بات ہو رہی ہے، حیا بھی نہیں ہے! **یا موسیٰ انا لمدر کون** کیا انداز ہے؟ یا موسیٰ، اے موسیٰ، ہائے!

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق......

حضورؐ نے فرمایا! "اللہ نے مجھے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ مکارم الاخلاق کو کمال پہ پہنچادوں یہ حضور کی شریعت ہے، حضور کی تعلیم ہے!

بابو بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکار سکتا چاہے بالکل ان پڑھ ہوں حضور کی امت کا یہ

رواج ہے بالکل ان پڑھ ہو، جٹ، اجڈ قسم کا کچھ نہیں جانتا لیکن بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکارتا۔ یہ ادب اس امت کو سکھایا گیا ہے۔

بیٹا باپ کو نام لے کر نہیں پکارتا......

شاگرد استاد کو نام لے کر نہیں پکارتا......

مرید مرشد کو، اپنے پیر کو نام لے کر نہیں پکارتا......

زیر دست اپنے آقا کو اپنے بڑے کو نام لے کر نہیں پکارتا......

یہودیت کا اثر لینے والوں کی اخلاقی حالت

ہاں، ہاں! یہاں یہ سکھایا گیا ہے اور وہاں یہ ہو رہا ہے کہ امتی نبی کو بھی نام لے کر پکار رہے ہیں...... یا موسیٰ، ہائے! اور جو لوگ یہودیت کا اثر لیتے ہیں نا......! آج تک وہ اپنے نبی کو بھی، علی کو بھی، ولی کو بھی یوں ہی نام لے کر پکارتے ہیں۔ وہ کہتا ہے یا محمد، وہ کہتا ہے یا علی......!

شرم کر شرم......! حضورؐ کے بیٹے کو بھی حق نہیں کہ حضور ﷺ کو "یا محمد" کہہ کر پکارے۔ تو اپنے باپ کو بھی نام لے کر نہیں پکارتا...... یہ تجھے کس نے یہودی طریقہ سکھایا ہے۔ آج کے ذاکر، زوار کو، آج کے مولوی کو، آج کے پیر کو، آج اپنے باپ کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے، نبی کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی......!

"اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ" اور "اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" کی خوبصورت تحقیق

اُذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا......

نبی سے کہتے ہیں!...... اپنی فکر ہے، انا لمدرکون ہم پکڑے گئے ہائے ہائے!

موسیٰ نے کیسا خوبصورت جواب دیا...... کلا، نہیں، نہیں آگے ہے خوبصورت بات، ان معی ربی سیھدین ...... بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے۔ بھئی موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور توکل کس پر ہے؟ اللہ پر! خیر، لیکن پتہ ہے انہوں نے اپنی فکر کی، انا لمدرکون...... ہم پکڑے گئے تو موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو رب ہے تمہاری مرضی تم اگر پکڑے جاتے ہو۔

ان معی ربی...... میرے ساتھ میرا رب ہے میں تو نہیں پکڑا جاتا سیھدین...... مجھے تو میرا رب راستہ دے گا۔ یہ تو نہیں فرمایا، معنا ربنا...... ہمارے ساتھ ہمارا رب ہے۔

ان معی ربی سیھدین...... بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راستہ دے گا۔

کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کو ان پچھلوں پر اعتماد نہیں ہے اس لئے بتلا دیا کہ مجھے تو راستہ ملے گا، میرے ساتھ تو اللہ کی معیت ہے میرے ساتھ میرا رب ہے اگر تم بھی میرا ساتھ دو گے تو اللہ تمہارے ساتھ بھی ہے اور اگر نہیں تو پھر وہ ہیں خود ہی تم سے نمٹ لینگے۔

ان پر اعتماد نہیں ہے نا! بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں تو موسیٰ نے بات سیدھی کر دی، ان معی ربی ...... میرے ساتھ تو میرا رب ہے، سیھدین...... مجھے راستہ دے گا۔ اور تم اگر میرے پیچھے آؤ گے تو راستہ ہے ہی ہے۔ نہیں آؤ گے تو پھر خود جاؤ تم جانو تمہارا کام تمہارے ساتھ میرا کیا واسطہ...... اور جناب مصطفیٰ کریمؐ کے پیچھے ہزاروں لاکھوں اس وقت تو نہیں ہیں...... جناب صدیق اکبر ہیں پھر بھی حضور جمع کا صیغہ استعمال فرما رہے ہیں، لا تحزن...... صدیق حزن نہ کر یا تو میری فکر نہ کر اپنی تو ہے ہی نہیں...... ! ان اللہ معنا...... اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے جس طرح اللہ میرے ساتھ ہے اسی طرح اللہ تیرے ساتھ ہے اور پتہ ہے...... ! اللہ ویسے تو ہر جگہ ہے......

وھو معکم این ماکنتم ......

دیکھو! ایک ہوتی ہے یوں نسبت بھئی ہر چیز اللہ کی ہے، یہ لاٹھی بھی اللہ کی ہے زمین بھی اللہ کی ہے آسمان بھی...... لیکن جب خصوصاً ایک چیز کی نسبت کی جاتی ہے ناں، دیکھو جتنی کتابیں ہیں دنیا میں سب کس کی ہیں لیکن جب ایک آجائے یہ اللہ کی کتاب ہے خصوصی نسبت ہوگئی تو قرآن کو کہیں گے کسی اور کو نہیں...... یہ ہوتی ہے اضافت نسبت تعظیمی...... تمام گھر اللہ کے ہیں بھئی تیرا گھر بھی اللہ کا میرا گھر بھی اللہ کا یہ تمام گھر اللہ کے ہیں۔ لیکن جب کہا جائے گا یہ اللہ کا گھر ہے ایک گھر کی طرف نسبت کر کے تو بیت اللہ اسے نہیں کہا جائے گا...... تیرے گھر کو نہیں، میرے گھر کو نہیں تو یوں تو اللہ سب کے ساتھ ہے یعنی اللہ پاک ہر جگہ حاضر ناظر، یہ الگ

بات ہے..... لیکن جب کہا جائے اللہ اس کے ساتھ ہے تو پھر ہاں ہر ایک کی بات نہیں وہاں ایک عظمت ہوتی ہے جب حضور فرماتے ہیں "ان اللّٰہ معنا"..... اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو جناب پھر قرآن سے پوچھنا پڑے گا اللہ کس کے ساتھ ہوتا ہے؟ تو

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع الصابرین.......

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المحسنین.......

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المتقین ....

قرآن بتاتا ہے، ان اللّٰہ مع المحسنین ....

اور کہیں بتاتا ہے، مع المتقین......اور کہیں بتاتا ہے مع الصابرین.......

اور حضورؐ اس وقت فرماتے ہیں، ان اللّٰہ معنا...... حضور خود محسنین کے امام ہیں متقین کے امام ہیں، صابرین کے امام ہیں اور ساتھ ہی جناب صدیق اکبرؓ کو ملا کر فرماتے ہیں صدیق! اللہ میرے بھی ساتھ ہے، اللہ تیرے بھی ساتھ ہے۔ میں بھی صابر تو بھی صابر، میں بھی محسن تو بھی محسن، میں بھی متقی تو بھی متقی۔

میں اپنی مرضی سے نہیں کہتا اللہ نے فیصلہ فرمایا "والذی جاء باالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون"......

بات کہیں دور نکل گئی۔ عرض کر رہا تھا جناب موسیٰ کلیم اللہ نے اپنا معجزہ دیکھا اور ڈر گئے اللہ نے بتایا کہ یہ خطرے کی بات نہیں آپ کی تائید ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر فرعون پر کیا بیتی!

ساتھ ہی میں نے یہ عرض کر دیا کہ موسیٰ کو اللہ پر اعتماد ہے کہ اللہ نے فرمادیا پکڑو تو اب اس سانپ کو بھی پکڑنا ہے اب اس سے ڈرنا نہیں ہے۔ اللہ کا حکم ہو گیا ہے نا......! اللہ کا حکم ہے سانپ کو پکڑو...... ایسا خطرناک سانپ ہے!

پتہ ہے فرعون کی عمر چار سو برس گزر چکی تھی کبھی بھی اس کے سر میں درد نہیں پڑا تھا اور جب یہ سانپ دیکھا تھا اسی وقت چار سو دست آئے تھے اسے ! ایسا خطرناک سانپ تھا......او

چار سو برس کی بات ایک ہی گھڑی میں نکل گئی! ایسا خطرناک سانپ تھا لیکن موسیٰ نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا جناب یہ بھی دل گردے کی بات ہے۔ جب اللہ نے فرمادیا پکڑ لو تو پکڑ لیا۔

اللہ ایمان والوں کا خیر خواہ ہے

اللہ کے نبی کو اللہ پہ اعتماد ہے کہ بس خودکشی سے بچنا تھا سانپ کے سامنے کھڑے ہو کے خودکشی تو نہیں کرنی تھی خودکشی سے بچنا تھا وہ بھی اللہ کی رضا کے لئے اور اسی اللہ نے فرمادیا ہے...... اب اگر جان جائے گی بھی تو خیر ہے۔ جاتی نہیں......! اگر جائے گی بھی تو اب کوئی پرواہ نہیں ہے جناب موسیٰؑ سانپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک ورثۃ الانبیاء کا یہ کام ہے کہ جب اللہ کا حکم ہو، جہاں شریعت کا حکم ہو کہ یہ کام کرنا ہے پھر وہ جان کی فکر نہیں کرتے، کتنا بھی خطرناک معاملہ ہو وہ جان کی پرواہ نہیں کرتے اللہ پہ اعتماد ہوتا ہے نا، کہ اللہ کی نصرت ہے۔ اللہ ہمارا مولا ہے، اللہ ہمارا خیر خواہ ہے، کہنے والے کہتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے تمہیں تکلیف آجائے گی، مصیبت میں پھنس جاؤ گے یوں ہوگا، ...... تو ایک ہی جواب دیتے ہیں جو اللہ نے سکھایا ہوا ہے۔

قل...... کہہ دو، لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا...... ہمیں وہ مصیبت نہیں آئے گی جو اللہ نے نہیں لکھی ہوگی ھو مولنا...... اور وہ ہمارا خیر خواہ ہے مصیبت نہیں آئے گی صرف وہ جسے وہ آنے دے اور اگر وہ ہمارا خیر خواہ ہے تو ہمیں اعتماد ہے کہ ہمارے نقصان میں اس کا فیصلہ نہیں ہوگا۔

اگر کوئی مصیبت آئے گی بھی سہی تو وہ ہمارے فائدے میں ہوگی، کیونکہ ھو مولنا وہ ہمارا خیر خواہ ہے اسے ہم پیارے ہیں۔ وعلی اللہ فلیتو کل المومنون۔

تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے مومنوں کو کیونکہ آپ جدھر بھی جائیں اس کے حکم سے، آپ جو بھی کریں اس کے حکم سے ہو، پھر جو بھی پیش آئے گا اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے......

شہید کی زندگی اور کامیابی دائمی ہے

هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ......

غازی ہے تب بھی کامیاب، شہید ہے تب بھی کامیاب، یوں بھی کامیاب یوں بھی کامیاب! هل تربصون بنا الا احدی الحسنیین......!

غازی کو تو کامیاب سب سمجھتے ہیں شہید بھی کامیاب ہوتا ہے؟ وہ تو مر جاتا ہے......

فرمایا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات مردہ مت کہو کس کو لمن یقتل...... قتل تو ہو گیا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات، قتل تو ہو گیا ہے فرمایا ہوا ہے لیکن فی سبیل اللہ ہوا ہے، اسے اموات مت کہو۔

وہ جو سبیل اللہ چلا ہی نہیں تھا قتل ہونا تو دور کی بات ہے چلا ہی نہیں تھا، وہ دنیا میں گھوم کر بھی مردہ ہے وہ زمین پھر گھومتے ہوئے بھی مردار ہے اور یہ دفن بھی ہو جائے اسے مردہ مت کہو، تمہیں پتا ہے کہ یہ نہیں مرا اس کے لئے موت مرگئی ہے بل احیاء......اب یہ تو ہمیشہ زندہ ہیں، یہ کیسے؟ فرمایا......ولکن لا تشعرون۔ میں کہتا ہوں جیسے بس تم نہیں سمجھو گے، میرے کہنے سے ماننا ہے تو مان لو اور تمہیں سمجھنے کا شوق ہے تو اس طرح قربان ہو کر دیکھ لو۔ زبان سے نہ کہیں ویسے ہے تو سہی؟ فرمایا:

شہید کو مردہ گمان بھی نہ کریں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ......

گمان بھی نہ کرنا ہو لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا......تو پھر کیا ہیں فرمایا، بل احیآء...... خداوند از زندہ جو ہوتے ہیں وہ تو کھاتے پیتے ہیں فرمایا کھاتے ہیں تو رازق کو پتا ہے کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے، عند ربهم یرزقون......رزق دینے والا بتلاتا ہے کہ انہیں رزق ملتا ہے......بیچارے زخمی تو بہت ہوئے چلو مردہ نہیں کہتے، گولیاں لگیں، تلواریں لگیں، خنجر لگے، بہت زخمی ہو نگے اب آپ کہتے ہیں انہیں مردہ بھی......ہیں بھی زندہ، زندہ ہو اور اتنا زخمی ہو تو بہت تکلیف ہوگی۔ فرمایا:

فرحین بما اٰتٰهم اللہ من فضله ......

وہ تکلیف میں نہیں ہیں فرحت میں ہیں، فرحین بما اٰتٰهم اللہ من فضله......

پچھلے جو ہیں جوان کو میدان میں لائے تھے وہ تو ابھی تک زندہ پھر رہے ہیں دنیا میں ان کا پیچھے غصے ہو گئے ہونگے، مروادیا بھئی...... فرمایا:

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَنْ لَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ......

ویستبشرون...... استبشار بشارت خوش ہوتے ہیں کن سے؟

باالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم......

جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے جو شہید نہیں ہوئے......

من خلفھم...... جو پیچھے رہ گئے نا دنیا میں...... ان سے یہ بہت خوش ہیں کہ یار یہ میدان میں لائے تبھی اللہ نے اتنی عزت دی تو آج یہ ہے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون...... سارے خوف، خطرے ٹل گئے۔

شہداء جھوٹے خیر خواہوں سے ناراض ہیں

یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم...... اب یہ شہیدان ساتھیوں سے جو پیچھے ابھی میدان میں مقابلے میں کھڑے ہیں ان سے خوش ہیں یا ناراض ہیں، کون؟ وہ جو کٹ گئے وہ خوش ہے اور جو ہٹ گیا جو اس کو روکتا تھا، نہ جا...... لا تنفروا فی الحر...... وہ، وہ بھی ہیں...... دیکھا جی، لو اطاعونا...... اگر ہماری اطاعت کرتے، لو اطاعونا...... ہم نے بہت سمجھایا تھا، بہت کہا تھا بھئی یوں مارے جاؤ گے، لو اطاعونا...... اگر ہماری بات مان لیتے ما قتلوا...... تو قتل نہ ہوتے۔ دیکھا ہماری بات نہیں مانی قتل ہو گئے، لو اطاعونا ما قتلوا...... ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ تو اب یہ تعزیتیں، یہ آتے ہیں شہداء کے وارثوں کے پاس دیکھو جی ہم نے سمجھایا تھا بہت آپ کے بیٹے کو...... آپ کے بھائی کو...... ہم کہہ رہے تھے بھئی نہ جاؤ، نہ جاؤ جنگ پہ حضور کے ساتھ نہ جاؤ......

لو اطاعونا ما قتلوا......

ہماری بات مان لیتے تو یوں قتل نہ ہوتے......!

بس بیچارے کی قسمت تھی یہ تعزیت ہے؟ تعزیت ہوتی ہے تسلی کے لئے یہ مزید ورثاء کو پریشان کرتا ہے کہ اس نے بڑی غلطی کی اور جو کچھ اس نے کیا غلط کیا اور بڑے نقصان میں گیا۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے وہ کامیاب ہیں...... قرآن کہتا ہے وہ خوش ہیں...... قرآن کہتا ہے وہ پچھلوں سے بھی خوش ہیں۔

شہادت سے ڈرنے والے موت سے بچنے کا کوئی نسخہ استعمال کرلیں

اب یہ جو آیا ہے سمجھانے، پتہ ہے یہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ یہ ایک تو حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے اس وارث کے دل میں، نمبر دو...... نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ اس میرے بھائی نے غلطی کی جو نبی کی بات مان کے چلا گیا اور دوسرا کام یہ کیا کرتا ہے؟ نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ دیکھو یہ لے گئے اور میرے بھائی کو مروادیا۔ خود تو آ گئے، میرے بیٹے کو مروادیا، میرے بھائی کو مروادیا۔ تو یہ حسرت پیدا کرنا چاہتا ہے اور نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے اور قرآن کریم نے اس کے منہ پہ دے ماری ہے بات......!!

قل...... فرمایا، آپ بھی انہیں کہہ دیجئے، **فادرئوا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین** ...... ٹھیک ہے اس نے تو آپ کی بات نہ مانی وہ تو بے چارہ ہو گیا جو ہونا تھا، بقول تمہارے تمہاری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے، انہوں نے نہیں مانی تو قتل ہو گئے، اس کا مطلب ہے تمہارے پاس موت سے بچنے کا نسخہ ہے نا!

فادرء وا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین......

تو پھر اپنی جان سے موت کو ٹال دینا تم نہ مرنا......

نہیں نہیں جی! مرنا تو ہے۔ پھر اب تجھے مرنا ہے تو تیری طرح بیٹھے میں مرنے کی بجائے اگر وہ میدان میں ایسا شہید ہوا کہ اللہ کا نورانی لشکر اس کا استقبال کرتا ہے تو تو ہمیں حسرت کیوں دلاتا ہے یا تو موت سے بچ......! موت میں بہت تکلیف ہے بہت تکلیف......!

موت کی تکلیف اور کڑواہٹ

سات سو سال کے بعد جب عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے مردہ زندہ ہو کر اٹھا تو

پریشان، رو رہا ہے، تڑپ رہا ہے، کیا ہوا بھئی تجھے؟ فرمایا حضرت سات سو سال گزرے ہیں اور پہلی موت کی کڑواہٹ ابھی تک میرے حلق سے نہیں گئی اب دوبارہ مرنا پڑے گا، ہاں!

ان للموت سکرات.....!

موت میں بہت تکلیف ہے......

تو موت سے بچ جاؤ نہ مرو.....اور اگر بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو پھر پکڑ لو موت کو، پھر موت کو پکڑو اور جب موت سے تم بھاگو گے تو موت تمہیں پکڑے گی......

این ما تکونوا یدرکّکم الموت ......

اور جب میدان میں مجاہدین کراؤ گے، موت تو ملتی ہے دونوں کو..... جو میدان سے بھاگتا ہے موت اسے بھی ملتی ہے، جو میدان میں رہتا ہے موت اسے بھی ملتی ہے۔

لیکن ایک کو موت ملتی ہے کہ موت اسے پکڑتی ہے، دوسرے کو موت ملتی ہے کہ وہ موت کو پکڑتا ہے..... جب تمہیں موت پکڑے تو تمہیں بہت تکلیف ہوگی اور جب تم موت کو پکڑو گے تو تمہیں لذت آئے گی۔ شہید موت کو پکڑتا ہے اور پھر موت اس کے لئے مر جاتی ہے اور اسے ہمیشہ کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے......!!

یہ کوئی انوکھا فلسفہ نہیں ہے، آپ کو پتہ نہیں؟ سنکھیا زہر ہے، سمل فار، سنکھیا زہر ہے، اگر کسی کو سنکھیا یوں لگ جائے اسے مار دے.....لیکن اگر سنکھیے کو کوئی مار دے تو پھر وہ طاقت بھی دیتا ہے۔ سنکھیے کا کشتہ حکیموں سے پوچھو، مقوی ہے! تو یہی عرض کر رہا ہوں کہ شہید کے لئے موت کا کشتہ ہوتا ہے موت کا کشتہ! یوں کوئی کچا سنکھیا کھائے......! کھاتا وہ بھی ہے، کھاتا یہ بھی ہے..... چکھتا موت کو وہ بھی ہے، چکھتا یہ بھی ہے..... وہ بھی سنکھیا کھاتا ہے، یہ بھی کھاتا ہے..... لیکن وہ کھاتا ہے تو مرتا ہے، یہ کھاتا ہے تو طاقت ہوتی ہے......

موت کو وہ بھی چکھتا ہے یہ بھی چکھتا ہے، لیکن وہاں موت اس کو تباہ وہ برباد کر کے، کاٹ کے ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہے اور یہاں موت سے اسے مزہ آتا ہے، لذت آتی ہے اور ایسی لذت، ایسی لذت کہ جنت میں جا کر دوبارہ شہادت مانگتا ہے......!!

نرید ان ترد ارواحنا الی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک.....

اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت، غیرت، ہمت، جرأت کے ساتھ زیر حق کی خدمت کی توفیق بخشے......!

شہید کامیاب ہیں، ہم شہیدوں کا راستہ نہیں چھوڑتے، انشاء اللہ۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کے بعد حالات پر تبصرہ

ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دوں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بس وہ کامیاب ہیں اور دشمن نے جو کچھ کیا اس کو ہضم ہو جائے، واضح طور پہ کہتا ہوں، حکومت کی کوتاہی ہے جب کوئٹہ اور کراچی کے واقعات ہو چکے تھے تو مولانا کا حفاظتی بندوبست کیوں نہیں کیا گیا، اب ہمارے آگے پیچھے موبائلیں لگائی ہوئی ہیں۔ اس وقت کیوں نہیں ہو رہا تھا سب کچھ......؟ اب ہمارے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں میں نے ذاتی طور پہ مولانا کو کہا تھا کہ آپ حفاظتی گارڈ لے لیں، انہوں نے انکار کر دیا تھا......! کوئی انکار نہیں کیا تھا، کیوں کہ جو بات آتی تھی وہ ہمارے ساتھ مشورہ ضرور کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں بتایا کہ حکومت نے یہ پیشکش کی ہے۔ اس لیے حکومت کی کوتاہی ہے اور حکومت اپنی اس کوتاہی پہ پردہ مت ڈالے اور نہ ڈالا جا سکے گا۔

اور واضح طور پر کہتا ہوں پتہ ہے پالیسی آپ کی کا...... پتہ ہے۔ مجھ سے پوچھ رہے تھے حکومت کے ذمے داران کہ اب کیا ہوگا، مولانا کی شہادت کے بعد اب کیا ہوگا؟ میں نے کہا اب یہ ہوگا کہ آپ بجائے قاتلوں کے ہمیں پکڑیں گے۔ ہمارے گھروں پہ چھاپے پڑیں گے، ہمارے ساتھی گرفتار ہونگے کہ احتجاج نہ کرو، اور تم نے کیا کرنا ہے......اور وہی شروع ہے کام، کہتے ہیں دفعہ ۱۴۴ ہے، دفعہ ۱۴۴ اسی لئے ہے کہ شہید بھی ہمارے لوگ ہوں اور پرچے بھی ہمارے اوپر ہوں! دفعہ ایک سو چوالیس تمہارے ہاتھ میں ناں......! مت کرو پھر، نہ کرو، تمہیں کس نے کہا ہے دفعہ ایک سو چوالیس لگاؤ......!

لیکن پتہ نہیں یہ کیا دماغ ہے کہ جب ڈاکو پڑتے ہیں تو لائسنس بند کر دیئے ہیں...... بھئی ڈاکو جو ڈاکہ ڈالتے ہیں ان کے پاس اسلحہ لائسنسی ہوتا ہے بھئی لائسنس بند کر دیئے جاتے ہیں کہ جناب اب لائسنس کسی کو نہیں ملے گا تاکہ آرام سے ڈاکو اپنا کام کریں یہی صورتحال ہوتی

ہے اب بجائے اس کے کہ قاتل گرفتار ہوں ہمارے ساتھی گرفتار ہو رہے ہیں...... بھئی یہ طریقہ؟ میں سنجیدگی سے کہتا ہوں حکومت کے اپنے مفاد میں بھی نہیں ہے اور اگر تمہیں واقعی امن و امان عزیز ہے تو ہم نے آج تک بہت کوشش کی ہے اور اس وقت جنازے کے وقت سے ابھی تک ہم نے ساتھیوں کو کنٹرول کیا ہے ہم نے ساتھیوں کو کنٹرول کیا ہے اور تم سے یہ کہتے ہیں کہ نامزد ملزموں کو گرفتار کرو، بولو! نامزد ملزموں کو گرفتار کرو اب وہ ملزم ہیں یا نہیں، فیصلہ عدالت کرے گی۔ اگر فاروقی صاحبؒ گرفتار ہو سکتے ہیں، اعظم طارقؒ گرفتار ہو سکتے ہیں، میں ہو سکتا ہوں، میرے تمام ساتھی ہو سکتے ہیں، تو یہ کوئی خلائی مخلوق ہے......؟

مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو کھاتے سنیوں کا ہیں وکالت شیعوں کی کرتے ہیں، انہیں کبھی توفیق نہیں ہوتی ......! جب بے گناہ ہمارے ساتھی گرفتار ہوتے ہیں کبھی اس کی مذمت کر لی جائے......ناں! لیکن اب پیشگی......! نہیں جی علامہ صاحب کو گرفتار نہ کرنا، آسمان ٹوٹ جائے گا۔ چاپلوسی، خوشامد......! اور یاد رکھو جو ظالموں کی خوشامد کرتا ہے اللہ پاک اسے کبھی معاف نہیں کرتا، کرو، کرو چاپلوسی، کو شامد...... آخر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ تم سے اچھی طرح حساب لے گا......! انشاء اللہ میں نے صاف طور پر کہا تھا کہ ہم نے اتنی کوشش کی ہے تمہیں پتہ ہے، بھرپور کوشش کی کہ بھئی کوئی نقصان نہ ہو اس کے باوجود کچھ شیشے ٹوٹے، کچھ نقصان ہوا، کچھ گاڑیوں کے شیشے توڑے گئے کسی سینما کو آگ لگی، کچھ نہ کچھ تو ہوا ناں، اس سے یہ سمجھو کہ کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو اتنے بے خود ہو جاتے ہیں جو ہماری بات بھی نہیں سمجھتے جو ہماری بات نہیں سمجھتے۔ اس لئے تمہیں کہتا ہوں کہ ان کو ٹھنڈے کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے کہ تم ملزموں کو گرفتار کرو، شامل تفتیش کرو۔ آگے وہ مجرم ہوتے ہیں، نہیں ہوتے، انہیں سزا ملتی ہے، نہیں ملتی یہ بعد کی بات ہے......لیکن تمہارا گرفتار ہی نہ کرنا یہ زخموں پہ نمک چھڑکنا ہے تمہارا گرفتار ہی نہ کرنا، یہ احساس محرومی پھیلاتا ہے اور اسی سے پھر انتقامی جذبات بھڑکتے ہیں پھر میں کنٹرول نہیں کر سکوں گا۔ میرے ساتھی کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ تم پھر ہمیں پکڑو گے، تو پکڑ لینا......! ہم بتلا رہے ہیں کہ آپ دیکھتے ہیں ہمارے کہنے کے باوجود، ہمارے پورے زور لگانے کے باوجود کچھ جذباتی لوگ ہوتے ہیں جو کنٹرول نہیں ہو سکتے۔ اس طرح اگر تمہاری یہی

پالیسی رہی تو شاید کچھ جذباتی لوگ ایسے بھی ہوں جن کا ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور وہ کچھ کر جائیں، پھر ہمیں جلدی پکڑو گے۔ بہر حال قضا و قدر کے فیصلے ہیں، ہم سب کو اللہ پاک کے ہاں حاضر ہونا ہے، ہم ماتمی قوم نہیں ہیں آنسو بہا کے بیٹھ جائیں، نہ ہی ہم نے یہ راستہ چھوڑنا ہے، کفر کا مقابلہ کرنا ہے، کرنا ہے ڈٹ کے کرنا ہے، اسی پر کٹ مرنا ہے انشاء اللہ العزیز......!

رسول پاکﷺ کی ذات، بات، جماعت، عزت، عظمت، ناموس کا تحفظ کرنا ہے اس راستے میں جان لگ جاتی ہے تو ہم اپنے آپ کو کامیاب سمجھیں گے اور ہمارے ہاں کوئی کھوٹ نہیں ہے الحمدللہ......!!

یہ ہمارے مدارس، یہ کارخانے ہیں، یہاں سے کئی علماء، کئی حفاظ، کئی قراء، کئی خطباء، کئی مناظر، کئی مجاہد پیدا ہوتے رہیں گے اور انہیں تم ختم نہیں کر سکتے...... بڑے بڑے لوگ اٹھے ہیں ختم کرنے کے لئے لیکن خود ختم ہو گئے تم بھی کوشش کرلو، تم بھی خود ختم ہو جاؤ گے...... یہ ختم نہیں ہوتے بڑے بڑے آئے......

I am weak but m y chair is strong. Now, where is strong ?

کچھ نہیں ہوتا سارے ایسے چلے جائیں گے......!!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہجرتِ رسول ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ وقال تعالیٰ فی مقامٍ اٰخر . اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا. صدق اللّٰہ العظیم .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَاءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

ہجرتِ رسول ﷺ

قابل صد احترام، علمائے کرام، برادران اسلام، عزیزان ملت توحید و سنت کے پروانو! آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحابؓ کے سرفروش سپاہیو! اور غیرت مند، جرأت مند مسلمانو! سن ۱۴۲۵ ہجری کے صفر کے چوتھے دن یہ وہ بابرکت محفل ہے جس کا عنوان حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مبارکہ ہے۔ علمائے کرام نے اس عنوان پہ بھی بہت کچھ فرمایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے جو کچھ کہلوائے صحیح، سچ، حق کہلوائے۔ اور ہم سب کو خالق لم یزل توفیق عمل سے نوازے۔

ہجرت سے پہلے اور بعد کی زندگی میں فرق

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے ساتھیوں کی زندگی میں ہجرت بہت ہی اہم موڑ ہے۔ ہجرت موڑ ہے، بے بسی سے قوت کی طرف...... ہجرت موڑ ہے، مار کھانے سے دشمنان خدا کو مارنے کی طرف...... ہجرت موڑ ہے، بے بسی سے حکومت اور غلبے کی طرف...... ہجرت وہ عظیم موڑ ہے، کہ ہجرت سے پہلے دل سے ماننے والے بھی کلمہ پڑھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ اور جو بہت ہی دل کے مضبوط اور چنے ہوئے انسان تھے، وہی کلمے کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن ہجرت کے بعد مار سے بچنے کے لئے بھی کلمہ پڑھنا پڑتا تھا۔

ہجرت سے پہلے مار سے بچنا ہوتو کلمہ چھپانا تھا اور ہجرت کے بعد مار سے بچنا ہوتو کلمہ پڑھنا تھا۔

ہجرت دیکھنے میں نار، حقیقت میں گلزار

ہجرت بظاہر تو بے چارگی تھی، لیکن دراصل ہجرت ہی وہ امتحان تھا کہ جو پاس ہو گئے وہ پاس ہو گئے۔ جو پاس ہو گئے۔ وہ کامیاب ہو گئے، کامران ہو گئے اور ڈر اور خوف کی حد سے نکل گئے۔

ہجرت بظاہر تو بے چارگی تھی، لیکن ہجرت وہی انعام تھا جو دیکھنے میں تکلیف ہو، حقیقتاً راحت ہو۔ ہجرت کا انداز وہی تھا کہ دیکھنے میں نار ہو حقیقتاً گلزار ہو۔ دیکھنے میں نار حقیقت میں گلزار۔

وہاں بھی جو جان ہتھیلی پہ لے کے اس نار میں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ آئندہ آنے والے اہل توحید کے لئے معیار بن گئے۔

یہاں بھی جو جان ہتھیلی پہ رکھ کے سب کچھ قربان کر کے اور اس مصیبت میں کود پڑے۔ انہیں قلبی سکون میسر ہوا ہی ہوا لیکن قیامت تک آنے والے صادقین کے لئے معیار بن گئے۔

وہ نار دیکھنے میں یہ آگ بھڑک رہی ہے حضرت خلیل نے پروا نہیں کی۔ اور فرمایا جان جائے تو جائے، رب راضی ہو۔ جب آگ ہے پتا چلا کہ یہ نار نہیں گلزار ہے۔

ہجرت کی نار میں صدیقؓ نبی کا سایہ ہے

لیکن وہ جرأت، وہ ہمت، وہ عزم، وہ حوصلہ جو حضرت خلیل علیہ السلام نے دکھایا، ہاں ہاں "انه كان صديقا نبيا"......

اس صدیق نبی نے جو حوصلہ دکھایا، تو حضرت خلیل علیہ السلام اس نار میں کود کر قیامت تک آنے والے اہل توحید کے لئے معیار بن گئے۔

وہاں نبی بھی وہی ہے، صدیق بھی وہی ہے......

یہاں نبی نبی ہے، صدیق اس کا سایہ ہے۔

یہاں جنہوں نے اس مصیبت کو گلے لگایا، پتہ چلا یہ مصیبت تو نہیں۔ یہ تو بہت بڑی

راحت تھی، بہت بڑی نعمت تھی۔

لیکن وہ بھی قیامت تک پیشوا بن گئے، یہ بھی قیامت تک پیشوا بن گئے......

وہ بھی قیامت تک (IDEAL) آئیڈیل بن گئے۔ یہ بھی قیامت تک نمونہ بن گئے......

اور قیامت تک اہل توحید کو یہ دعوت ہے کہ جناب تمہیں ملت ابراہیمی کو اپنانا پڑے گا، اور قیامت تک "محمد رسول اللہ" کا کلمہ پڑھنے والے، امت میں داخلہ لینے والے کو یہ حکم ہے کہ تمہیں مہاجرین سے محبت رکھتے ہوئے اسی طرح ایمان لانا پڑے گا جس طرح انہوں نے ایمان اختیار کیا۔

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

عظمت اسلام......زندہ باد

ہجرت کے معانی ومفاہیم

ہجرت کا لفظی معنیٰ ہے چھوڑ دینا۔ قرآن کریم نے ہجرت کو "اخراج" بھی کہا ہے۔

"للفقراء المهاجرين الذين أُخرجوا من ديارهم واموالهم"

از خود نہیں چھوڑے انہوں نے اپنے گھر، اپنے مال، سب کچھ تھا لیکن انہیں چھوڑنے پہ مجبور کیا گیا۔ کہ یا تو محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دو یا پھر اپنا سارا گھر کا ترکہ چھوڑ دو، مال دولت چھوڑ دو، تو انہوں نے کہا ہم سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، محمد عربی کا ساتھ نہیں چھوٹتا۔

اور حضور پاک کی ذات بابرکات کو بھی مجبور کیا گیا کہ یا تو اللہ کا یہ پیغام چھوڑ دو۔ ورنہ علاقہ چھوڑ دو۔

" اذ اخرجه الذين كفروا " خارج کر دیا خروج پہ مجبور کر دیا۔ نکلنے میں مجبور کیا " الذين كفروا " کافروں نے۔ تو حضور پاکؐ نے عملی طور پہ یہ ظاہر فرمایا کہ میں گھر چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جو اللہ نے پیغام دیا ہے اس کی تبلیغ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا محمد ﷺ کے عمل میں مشابہت

تھوڑا سا اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر یہاں یہ بھی سوچتے چلئے کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کو

آگ میں ڈالا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ اعلان چھوڑ دو۔ یہاں حضور کو نکالا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ اعلان چھوڑ دو۔

وہاں ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ اعلان نہیں چھوڑتے۔ انہیں آگ میں ڈال دیا جاتا ہے......

یہاں حضور پاکؐ ہیں، اعلان نہیں چھوڑتے اور انہیں بھی ہجرت کروادی جاتی ہے......

وہ نبیؐ تو ڈھونڈھو جس کی تقریر پر جھگڑا نہ ہوا ہو

توجہ جناب! اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر آپ فیصلہ دیں، اگر آپ اس وقت ہوتے تو کیا کرتے؟۔

آپ محسوس نہ فرمائیں، تو جو آج کل ہو رہا ہے۔ اس زاویے سے دیکھتے ہوئے۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اپن وہاں ہوتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہتے، حضرت چھوڑو! کیا ضرورت ہے؟ خواہ مخواہ!

اور حضورؐ سے بھی یہی عرض کرتے کہ حضرت کیا ضرورت ہے؟۔ بس ٹھیک ہے اللہ اللہ کرو، یہ جانیں ان کا کام جانے۔

کیونکہ ہمیں مولوی وہ چاہئے جس کو سب پسند کرتے ہوں......اس کو نہ منگاؤ اس پہ فلاں کا اعتراض......اس کو نہ لاؤ، اس پہ فلاں کا اعتراض......اس پہ پابندی ڈالو! اس پہ فلاں کا اعتراض...... یہاں وہ چاہئے جس کو سب پسند کرتے ہوں۔ اگر یہی مزاج ہے تو پھر آپ کو نبی بھی تو وہی چاہئے جس کو سب پسند کریں۔ پہلے نبی تو وہ ڈھونڈو، مولوی تو بعد کی بات ہے۔ علماء تو انبیاء کے وارث ہیں۔ پہلے نبی تو وہ ڈھونڈو، نبی تو، اس کا کلمہ پڑھو، جس نبی کے ساتھ جھگڑا نہ ہوا ہو۔ مولوی وہ مانگتے ہو جس کو سب پسند کریں، اور کلمہ اس نبی کا پڑھتے ہو جس کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوا ہے۔

وہ کون سا نبی ہے؟ جسے موحد بھی پسند کرتے ہیں، مشرک بھی پسند کرتے ہیں؟......

مومن بھی پسند کرتے ہیں، کافر بھی پسند کرتے ہیں؟......

حق والے بھی پسند کرتے ہیں، باطل والے بھی پسند کرتے ہیں؟......

سچے بھی پسند کرتے ہیں، جھوٹے بھی پسند کرتے ہیں؟......

جنتی بھی پسند کرتے ہیں، جہنمی بھی پسند کرتے ہیں؟......

وہ نبی تو بتاؤ پھر مولوی میں دے دوں گا۔

کوئی بھی سچا ہر کسی کو راضی نہیں کر سکتا

نبی تو اللہ نے بھیجا، تو اللہ تعالیٰ نے ایسا رسول کوئی کیوں نہ بھیجا، ایسا نبی کوئی کیوں نہ بھیجا کہ جس کو سب پسند کرتے ہوں؟ جو سب کو راضی کرنے کی کوشش کرتا، کوئی ایسا نبی اللہ نے کیوں نہ بھیجا؟

اس سے پتہ چلا کہ جو سچا نبی ہوتا ہے اس سے بھی سب راضی نہیں ہوتے......

اور جو سچا عالم ہوتا ہے اس سے بھی سب راضی نہیں ہوتے۔

اگر توحید والے راضی ہوں گے تو شرک والے ناراض ہوں گے......

حق والے راضی ہوں گے، تو باطل والے ناراض ہوں گے......

سچے راضی ہوں گے، تو جھوٹے ناراض ہوں گے......

سیدھی سیدھی بات ہے، مظلوم راضی ہوں گے، تو ظالم ناراض ہوں گے......

یہ نہیں ہوسکتا گھر والے بھی راضی، چور بھی راضی۔

مولوی عوام کی خاطر اپنا ایمان گنوانے بیٹھ گیا

تم لوگوں نے مجبور کر کر کے، لا کھڑا کیا ہمیں بھی کہ اب مولوی بھی کوشش کرتا ہے مجھ سے مسلمان بھی راضی ہو، کافر بھی راضی ہو۔ تم لوگوں نے روزانہ یہ طعنہ دیا دیکھو جی یہ مولوی آپس میں نہیں بنتے۔

تم نے یہ طعنہ کیوں دیا تمہیں پتہ نہیں تھا کچھ رحمٰن کے نمائندے، کچھ شیطان کے نمائندے، کچھ سچ کے نمائندے، کچھ جھوٹ کے نمائندے، کچھ ایمان کے نمائندے، کچھ کفر

کے نمائندے یہ آپس میں کیسے بن سکتے تھے۔ تم نے کتنا غلط مطالبہ کیا۔ اوران لوگوں کو، آپ کی ہدایت کے لئے حرص ہے، یہ کسی نہ کسی طرح مان جائیں۔ یہ آپ کو منوانے کے لئے اپنا ایمان گنوانے بیٹھ گئے۔

حضور ﷺ کو نکلنے پر مجبور کر دیا گیا، آخر کیوں؟

حضور پاک کو نکلنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ

عیب حضور میں کون سا تھا؟...... حضور اپنے گھر میں رہ رہے ہیں، وہاں نہیں رہنے دیا جاتا، اپنے محلے میں رہ رہے ہیں وہاں نہیں رہنے دیا جاتا، زمین تنگ کر دی جاتی ہے، نکلنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ساری کائنات کے حسینوں سے حسین۔ گلی سے گزر جائیں تو خوشبو کے ذریعے معلوم ہو کہ آقا کا گزر ہوا ہے۔ جن کے پاس بیٹھنے کو جی چاہے یوں کشش ہو، کیوں نہ ہو؟ کہ آقا کے پسینے میں مشک سے زیادہ خوشبو۔

جن کے چہرہ انور کی زیارت کر کے بھوکے کی بھوک ختم، پیاسے کی پیاس ختم......

وہ آقا پہلے تبسم فرمادیں تو لائٹ آجائے تجلی ہو جائے......

وہ آقا جن کے پڑوس میں ہونا ہر درد کی دوا ہے، لیکن انہیں نکلنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ انہیں نکالا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟

ایمان پر رہ کر کافروں کو راضی نہیں کیا جا سکتا

صحابہ کرامؓ کو حضورؐ نے کیا سکھایا تھا......

صحابہ کرامؓ کو حضور پاکؐ نے اخلاق سکھایا تھا یا کوئی اور چیز......؟

صحابہ کرامؓ کو حضور پاکؐ نے انسانی احترام، عزت سکھائی تھی یا کوئی اور چیز......؟

پھر یہ کیا ہوا؟ کہ حضور کو بھی نکلنے پہ مجبور کیا جاتا ہے اوران صحابہ کو بھی نکلنے پر مجبور کیا جاتا ہے تم بھی نکلو، تم بھی نکلو۔ نہ حضورؐ پسند آتے ہیں، نہ صدیق اکبرؓ پسند آتے ہیں، نہ عمرؓ عثمانؓ علیؓ پسند آتے ہیں۔ نہ جناب بلالؓ و عمارؓ پسند آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرامؓ کیوں پسند نہیں آتے ؟...... صحابہ کرامؓ کے امام کیوں پسند نہیں آتے؟...... یہ سید الانبیاء کیوں پسند نہیں آتے؟ ذرا سوچیے تو سہی۔

اگر ایمان پہ ہوتے ہوئے کافروں کو راضی کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا، کافروں کو پسند آنے کا کوئی طریقہ ہوتا، تو حضورؐ کو ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ صحابہ کرامؓ کو ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ گھر نہ چھوڑنے پڑتے۔ ہاں ہاں دوسروں کے در نہ جانا پڑتا۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت زیادہ فکر ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے سب راضی ہو جائیں، یہ مان لیں، پسند کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوٹوک انداز میں فیصلہ دیا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

محبوب ہرگز ہرگز راضی نہیں ہو سکتے، نہ یہودی نہ نصاریٰ، یہ کفار راضی نہیں ہو سکتے۔ جب تک آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں۔ میرا راستہ چھوڑیں گے نہیں۔ ان کا راستہ قبول نہیں کریں گے، تب تک یہ راضی نہیں ہوں گے۔ آپ رسول ہوتے ہوئے ان کو راضی نہیں کر سکتے۔ آپ کے اُمتی آپ کے ہوتے ہوئے، آپ کے ملازم ہوتے ہوئے، آپ کے صحابیؓ ہوتے ہوئے، آپ کے وارث ہوتے ہوئے، انہیں راضی نہیں کر سکتے۔ انہیں تو وہی راضی کر سکتا ہے جو ان کی ملت کا تابعدار ہو۔ مجھ سے بیزار ہو، میرے راستے سے بیزار ہو، انہیں تو وہی راضی کر سکے گا۔

صدیق رضی اللہ عنہ کے دشمن کا ہم سے راضی ہونا لمحہ فکریہ ہے

تو محبوب اب کیا فیصلہ ہے۔ صاف بات ہے حضورؐ کو جب اللہ تعالیٰ یہ فرما دیتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہونے کے باوجود...... بالمومنین رؤف رحیم ہونے کے باوجود...... کائنات ساری میں حسین ہونے کے باوجود...... سب سے زیادہ میٹھے اور پیار والے ہونے کے باوجود، آپ نہیں کافروں کو راضی کر سکتے۔ اب اپنے دل پہ ہاتھ رکھو......

جنہیں حضور پسند نہیں آئے، انہیں میں پسند آؤں تو کیا کہوں؟......

جنہیں صدیق اکبرؓ پسند نہیں آئے، انہیں میں پسند آؤں تو کیا کہوں؟......

کیا یہ کہیں ہم کہ صحابہؓ سے ہم اچھے ہیں؟......

حضورؐ سے زیادہ ہمارے پاس اخلاق ہے، اس لئے حضور انہیں راضی نہ کر سکے ہم نے راضی کر لیا، کیا یہ کہو گے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ہاں یہ کہنا پڑے گا کہ انہوں نے ایمان نہ چھوڑا، یہ راضی نہ ہو سکے اور ہمارا ایمان کمزور ہے، ہم نے ایمان سے ہاتھ دھوئے ہیں اسی لئے یہ راضی ہیں۔

تجھے مجھے کافر پسند کرے آخر کیوں؟ کیا ہم صدیق اکبرؓ سے اچھے ہیں؟......

ہمیں جو یہ اچھا کہتا ہے، جو صدیق اکبرؓ کو اچھا نہیں کہتا، ہم سے راضی ہے جو جناب فاروق اعظمؓ سے راضی نہیں، تو آخر ہے کیا؟......

نبی ﷺ و صدیقؓ کی ہجرت ایک ہی ہے

اب یہاں سے یہ بات واضح ہے کہ دونوں کی ہجرت ایک ہی آیت میں بیان ہوئی۔دونوں کی ہجرت قرآن کریم میں ایک ہی مقام پہ بیان ہوئی......ہجرت کا دن بھی ایک ہے......ہجرت کا وقت بھی ایک ہے......ہجرت کا سامان اکٹھا ہے اور قرآن میں بیان اکٹھا ہے......جس جس کو حضور کی ہجرت معلوم ہے اس، اس کو رفیقِ ہجرت بھی معلوم ہے۔

حضور ﷺ کی ہجرت بھی متواتر، صدیق اکبرؓ کی ہجرت بھی متواتر......

جو اس کا منکر وہ بھی بے ایمان، جو اس کا منکر وہ بھی بے ایمان......!!

عرض کر رہا تھا کہ ہجرت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہجرت فرمائی، صحابہ کرامؓ نے بھی ہجرت فرمائی۔

مہاجرین کا قرآنی تعارف

توجہ جناب، یہ ہجرت جو ہے کس کے لئے ہوئی؟ کہ ایک طرف ہونا پڑا، یا حضور کا ساتھ چھوڑو۔یا پھر اپنا مال دولت گھر بار سب کچھ چھوڑو۔تو جنہوں نے سب کچھ چھوڑا، حضور کو نہ چھوڑا۔یہ ہوئے مہاجرین، ہاں، جنہوں نے ماریں کھائیں۔جنہوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ لیکن حضور کا ساتھ نہ چھوڑا یہ مہاجرین۔

اب قرآن نے انہیں ''فقراء'' کہا ''للفقراء المهاجرين'' یہ فقیر، جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ کچھ نہیں تھا یا کچھ نہیں ہے؟۔ فرمایا کچھ نہیں ہے۔ فقراء ہیں '' الذين اخرجوا من ديارهم '' اپنے گھروں سے نکالے گئے، اپنا مال و دولت تھا۔ وہ سب کچھ انہیں چھوڑ نا پڑا ہے۔ قربان کر کے آئے ہیں۔ '' اخرجوا من ديارهم و اموالهم '' کیوں؟ ''يبتغون فضلا من الله ورضوانا '' اللہ کا فضل، اللہ کی رضا چاہتے ہیں کہ یہ کچھ نہ ہو لیکن اللہ راضی ہو۔
''وينصرون الله ورسوله ''

''اللہ اور اللہ کے رسول کی نصرت میں نکل آئے ہیں'' کہ ہم سب کچھ چھوڑیں گے، لیکن اللہ کے رسول کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

لہٰذا جنہوں نے یہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا ''اولئک هم الصادقون'' . یہ سچے ہیں۔

ہجرت سے حالات بدل گئے

کہاں سے آئے؟ مکے سے۔ ہجرت کر کے، ماریں کھا کے، تکلیفیں اُٹھا کے، آئے ہیں، ہجرت کر کے اور اب انہوں نے تاج صداقت پہنا۔ اولئک هم الصادقون . ٹھیک ہے، اب دور تبدیل ہو گیا۔

وہاں لوگ پتھراؤ کرتے تھے، یہاں استقبال کر رہے ہیں......

وہاں مارتے تھے، پتھر مارتے تھے، یہاں سایہ کرتے ہیں......

وہاں کعبے میں بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں ہر کوئی کہتا ہے حضرت میرے گھر چلئے۔

وہ دور اور تھا، یہ دور اور ہے۔ اس وقت تکلیفیں ملتی تھیں اب راحت ملتی ہے۔ اس وقت اپنا گھر بھی چھوڑ نا پڑتا تھا۔ اپنا مال بھی چھوڑ نا پڑتا تھا۔ کپڑے بھی اتار دیئے جاتے تھے۔ اور یہاں کیا ہے؟ کہ آگے جو اللہ پاک نے ساتھی دیئے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ گھر میرا، اب میرا نہیں، میرے ساتھ تیرا بھی ہے...... یہ باغ میرا، اب صرف میرا نہیں، میرے ساتھ تیرا بھی

ہے...... سگے بھائی اتنا پیار نہیں دکھاتے جتنا پیار یہ دکھا رہے ہیں۔

اور یہاں حضورؐ کی حکومت بن جاتی ہے۔ اب حضورؐ حاکم ہیں اور صحابہ محکوم ہیں، صحابہ رعیت ہیں اب ان پر کسی اور کی نہیں چلتی، اب ان پر چلتی ہے تو اپنے محبوب کی۔ آزاد! اب دشمن آئے گا، تو مقابلہ کریں گے، بلکہ اب پتہ چلے دشمن وہاں سے جا رہا ہے۔ (نقشہ بدر سامنے رکھئے) پتہ چلے کہ دشمن وہاں سے گزر رہا ہے۔ وہ کیوں آئے ہم کیوں نہ راستے میں چلیں؟ بہت ستایا تھا تم نے اب تمہیں اچھی طرح دیکھیں گے، قوت آگئی نا، طاقت آگئی نا!

مدینہ میں انصار کے علاوہ ایک نئی جنس کا ظہور

اب کئی تو وہ جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت نظر آگئی وہ کلمہ پڑھنے لگے، اور کئیوں نے دیکھا کہ اب یہاں قوت ہے، یہاں طاقت ہے تو وہ بھی آگئے، جن کا چڑھتے سورج کو سلام۔ اب یہاں مدینہ پاک میں کچھ کلمہ پڑھنے والے وہ تھے جو سچے تھے۔ اور کچھ کلمہ انہوں نے بھی پڑھا، جو چڑھتے سورج کو سلام کرتے تھے۔ دیکھا کہ یہ بدر میں فتح ہے۔ یہ اُحد میں فتح ہے، یہ مال غنیمت آرہا ہے۔ یہ ان وڈیروں کو قتل کر کے کافروں کو، آرہے ہیں۔ یہ کچھ وڈیروں کو اور کچھ نوابوں کو چوہدریوں کو ان میں سے قید کر کے باندھ کر لا رہے ہیں۔ یہ تو بڑی قوت ہیں۔ یہ تو بڑی طاقت ہیں، چلو ان کے ساتھ مل کر جاؤ۔

اب یہاں پر کلمہ پڑھنے والے خالص نہیں، مکے سے جو آئے تھے وہ خالص تھے۔ وہ بھٹی میں پڑ کے آئے تھے، وہ لال ہو کر آئے تھے۔ وہ پک کر نکلے تھے۔ یہاں جو ہیں دونوں قسم کے ہیں کچھ حق دیکھ کر آئے۔ اور کچھ مال دیکھ کر آئے،...... جو حق دیکھتے ہیں جدھر مفاد ہے ادھر چلے جائیں گے۔ جب کہو جنگ کے لئے چلیں دشمنوں سے مقابلہ ہے۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ

تو یہ یہاں والوں میں سے کچھ یہ دیر کرنے لگتے ہیں، دیر کرتے ہیں، چلیں گے، چلیں گے، آئیں گے، آپ چلیں......

فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ

شَهِيْدًا o

اگر کوئی مصیبت آ گئی کوئی تکلیف آ گئی مسلمانوں کو، تو کہتے ہیں ''اچھا ہوا میں نہیں تھا۔ ورنہ میں بھی مارا جاتا۔ جب دیکھتے ہیں آگے مقابلہ سخت ہے۔ جدھر جاتا ہے وہ تو، وہ جو وہاں سے آئے تھے، وہ تو پروانہ وار تیار ہیں، یہاں بھی جو سچے تھے وہ پروانہ وار تیار ہیں۔ لیکن یہ جو مال کے لئے آئے تھے۔ مار کھانے تو نہیں آئے تھے، یہ دیکھتے ہیں آگے مقابلہ سخت ہے، تو آئے ہیں، ہمیں اجازت دیجئے۔

اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا.

تو حضرت ہمیں اجازت دیجئے، ہمیں تھوڑی مجبوری ہے، ہاں، اب حضورؐ اجازت دے دیتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا:

عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ......

آپ نے اجازت کیوں دے ڈالی، نہ دیتے تو اجازت۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَکَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا .

آپ اجازت نہ دیتے تا تو آج سچے اور جھوٹے الگ الگ ہو جاتے۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی، اب انہیں بہانہ مل گیا ہے کہ حضورؐ نے ہمیں اجازت دی ہے اس لئے نہیں چلتے۔ اگر آپ انہیں اجازت نہ بھی دیتے تب بھی یہ نہ چلتے۔ کیوں؟

وَلَوْ اَرَادُوْا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً .

اگر چلنے کی نیت ہوتی ان کی تو کچھ تیاری تو کرتے۔ کہ چلو۔ بھئی مجبوری حضور کے سامنے رکھیں گے۔ اگر اجازت مل گئی تو ٹھہر جائیں گے، اجازت نہ ملی تو چلے چلیں گے۔ انہوں نے تیاری ہی نہیں کی۔ ان کا پکا ارادہ تھا اجازت مل گئی تب بھی نہیں جائیں گے، اجازت نہ ملی تب بھی نہیں جائیں گے۔ تو ایک گروہ یہ بھی ہے۔

اب مہاجرین کیا تھے، اولئک ھم الصادقون . سارے ہی سچے۔ اب مدینہ میں جنہوں نے کلمہ پڑھا، یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ کچھ سچے، کچھ کچے، تو فرمایا جا رہا ہے۔ اے

اہل ایمان کلمہ پڑھنے والو! مومن کہلانے والو! کونوا مع الصادقین ۔ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وہ ہیں الصادقون فرمایا کونوا مع الصادقین سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ عقیدہ وہ ہو جوان سچوں کا، عمل وہ ہو جوان سچوں کا، رسول پر قربانی اسی طرح ہو جس طرح جتنا ان سچوں کی وفا اسی طرح ہو، جس طرح ان سچوں کی، تابعداری اسی طرح ہو جس طرح ان سچوں کی کرتے ہو۔

منافقین خود کو مومن کہلواتے تھے

تو کچھ نے تو کرلی اور ایک گروہ وہ نکلا وہ جو کچا تھا۔ انومن کما امن السفھاء ہم ان کے ساتھ ہوں، اسی طرح ایمان لائیں جس طرح یہ، یہ تو بے وقوف لوگ ہیں۔ انہیں تو پتہ ہی نہیں چلتا، ہوں بس اتنی ہی بات تھی...... یہ السفھاء کہنے والے...... یہ ان پر ٹوک لگانے والے...... لیخرجن الاعز منھا الاذل کہنے والے...... لا تنفقوا علٰی من عند رسول اللہ کہنے والے...... اپنے آپ کے لئے بھی مومن کہلاتے تھے۔ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ کہ ہم مومن ہیں، کیا کہلاتے تھے؟ مومنین، اور اللہ نے فرمایا وما ھم بمومنین یہ مومنین نہیں ہیں، ایماندار نہیں ہیں۔

کہلاتے مومنین ہیں، کس دور کی بات ہے؟ حضور کے دور کی بات ہے۔

کلمہ بھی پڑھتے ہیں، مومن بھی کہلاتے ہیں اور جناب اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالٰی، سستی سے سہی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ کہاں؟ حضورؐ کے پیچھے!

ولا یذکرون اللہ الا قلیلاً تھوڑا ہی سہی لیکن ذکر بھی کرتے تھے۔

"ولا ینفقون الا وھم کٰرھون" دل سے نہ سہی لیکن وہ خرچ بھی کبھی کرتے تھے۔ چندہ ونده بھی دینے کی کوشش کرتے تھے۔

تو یہ جو حضور کی محفل میں چندہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، یہ کچھ نہ کچھ ذکر بھی کرتے ہیں، سستی سے سہی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ کلمہ گو ہیں کہ نہیں؟

حضور ﷺ نے منافقین کو نام لے کر مسجد سے نکال دیا

تو اب پتہ چلا کہ یہ مدینہ میں کلمہ پڑھنے والے دو قسم ہیں۔

جو سچے ہیں جو ان کا نام انصاری صحابی ہے......

اور جو کچے ہیں جن کے دل میں کچھ اور ہے زبان پر کچھ اور ہے۔ مومن بھی کہلاتے ہیں، لیکن ان کا نام قرآن نے منافق رکھا ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ .

بابو آپ نہیں جانتے لیکن ہم جانتے ہیں۔ ہم بتائے دیتے ہیں نا، جب حضور کو اللہ نے بتایا فرمایا۔

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ .

اب آپ بھی پہچان لیں گے، بتائیں۔ حضورؐ نے کھڑا کیا **فلان ابن فلان اُخرج فانک منافق** ...... فلاں کے بیٹے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ ایک دو نہیں، چھتیس کو یوں کھڑا کر کے مسجد نبوی سے نکال دیا۔ نکل جاؤ تم نکل جاؤ تا کہ باقی جو بچ جائیں ان کے لئے کہہ دیا جائے:

اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیهم اهتدیهم...... (الحدیث)

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

عظمت صحابہؓ......زندہ باد

وہ جو نکل گئے، ناپاک تھے، پلید تھے نکل گئے، جو پاک تھے وہ رہ گئے۔

اب وہ ناپاک ہیں، یہ پاک ہیں......

وہ بے ایمان ہیں، یہ ایمان دار ہیں......

وہ مردود ہیں، یہ مقبول ہیں......

توجہ جناب! یہ وہ ہیں کہ " **لَا تَمَسَّنَ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِىْ** "، ان کو جہنم کی آگ چھو بھی نہیں کرے گی......

اور وہ کون ہیں، " **اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ** "......

یہ جہنم سے بالکل محفوظ، بالکل دور، اور وہ بالکل جہنم کے نچلے گڑھے میں، ان کا وہاں

کھاتہ بک ہے۔ان کی پکی ریزرویشن،ان کی پکی بکنگ،جہنم کے سب سے گندے طبقے میں

اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

منافق سب سے گندا کافر ہوتا ہے!

اب یہاں توجہ ہو۔ یہ جو منافق ہیں کافر ہیں مسلمان ہیں۔(کافر) یہ کافروں میں سے بدتر ہیں۔کافروں کی کئی قسمیں ہیں نا،سارے جائیں گے جہنم میں،جو زیادہ گندہ ہے وہ زیادہ نیچے،جو سب سے گندہ وہ،سب سے نیچے تو سب سے گندہ کافر کون ہے؟

منافق کسے کہتے ہیں؟ جو ہوتا کافر ہے کہلاتا مسلمان ہے نہیں نہیں!......ہوتا کافر ہے کہلاتا مومن ہے،امنا قرآن کہتا ہے "وماھم بمومنین" مومن نہیں ہیں......تو گندے سے گندا کافر کون سا ہے بھئی؟ جو ہوتا کافر ہے اور کہلاتا مومن ہے۔اور اس کی علامت کیا ہے۔ کہ وہ صحابہ کرامؓ کو برا کہتا ہے۔کلمہ پڑھتا ہے،نماز بھی پڑھتا ہے۔تھوڑا بہت ذکر بھی کرتا ہے۔ لیکن صحابہ کو سفہاء کہتا ہے،کبھی "اذل" کہتا ہے،ن کی مخالفت کرتا ہے،ان کی جو مہاجرین صحابہ تھے انہیں برا کہتا ہے۔تو اب اس کا کلمہ قبول نہیں۔

حضور ﷺ کے سامنے کلمہ پڑھنے والا اعلیٰ ترین مسلمان یا بدترین کافر!

یہاں پڑھا تھا حضورؐ کے سامنے،حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھنے والا،یا تو اعلیٰ ترین مسلمان ہے،صحابی بن جائے اگر مہاجر ہے تب بھی اعلیٰ ترین مسلمان ہے۔اور اگر انصار میں سے ہے تب بھی اعلیٰ ترین مسلمان ہے۔یا اعلیٰ ترین مسلمان ہے یا بدترین کافر ہے۔

صحابہ کرامؓ اور اُن کے دشمنوں سے جداگانہ برتاؤ کا حکم

حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھنے والے دو گروہ ہیں،یا تو اعلیٰ ترین مسلمان ہیں،صحابی ہیں،یا پھر بدترین کافر ہیں یعنی منافق ہیں،تو کلمہ منافق بھی پڑھتے تھے۔لیکن انہیں قرآن نے کہا کہ تم مومن نہیں ہو۔

قرآن نے کہا کہ تمہارا چندہ نہیں لیا جائے گا،انفقوا طوعا او کرھا لن یتقبل

منکم......

صحابہؓ سے لیا جائے گا خذ من اموالھم صدقۃ......

اوران سے نہیں لیا جائے گا لن یتقبل منکم......

صحابہؓ کو بٹھایا جائے گا ولا تطرد الذین یدعون ربھم، صحابہؓ کو ساتھ بٹھایا جائے گا۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم، ان کے ساتھ محفل میں بھی بٹھایا جائے گا۔

وہ مسجد میں بلائیں تب بھی نہیں جایا جائے گا، لا تقم فیھم ابدا ......

اِن (صحابہؓ) کے لئے صل علیھم ......

اُن کے لئے لا تصل علیھم......

ان کے لئے دعائیں بھی کرو اگر کوئی غلطی بھی ہوگی تو آپ کے شاگرد ہیں، آپ کے روحانی بچے ہیں، میرے بندے ہیں۔دل کے سچے ہیں۔میں معاف کرتا ہوں، ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفور حلیم .

اور محبوب آپ سے بھی سفارش کرتے ہیں، فاعف عنھم ......!

اِن کے لئے استغفار بھی کریں، واستغفرلھم......!

اور اُن کے لئے استغفرلھم او لا تستغفر لھم وان تستغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم .

اُن کے لئے آپ ستر مرتبہ بھی سفارش کریں گے، میں نہیں بخشوں گا۔

کیونکہ وہ دل کے بے ایمان ہیں۔

اب حضور پاک کو جن کے لئے منع کیا جارہا ہے۔کہ ان سے چندہ نہ لیجئے، ان کو ساتھ نہ بٹھایئے۔ان کو مسجد سے بھی نکال دیجئے اوران کی مسجد کا افتتاح کرنے بھی نہ جایئے۔تو یہ کلمہ گو تھے یا کلمہ نہیں پڑھتے تھے۔بھئی جن کا جنازہ پڑھنے جارہے تھے اور اللہ نے منع کر دیا...... آپ کبھی کسی ہندو کا جنازہ پڑھنے گئے ہیں؟ تو حضورؐ جس کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمائیں اور اللہ نے منع کیا، تو یہ کلمہ گو تھے یا نہیں تھے۔تھے کیا یہ کافر یا مسلمان؟ (کافر) منافق

توقسم ہے نا، کافر کی ہے یا مسلمان کی۔ (کافر کی) بولو! اگر مسلمان کہو گے تو صحابی کہنا پڑے گا۔ اور صحابی تو سارے جنتی ہیں۔ اور یہ تو فی الدرک الاسفل من النار ہیں۔

منافقین کے مفادات اور ان کی حرکات

تو چلیں، آپ فیصلہ کریں نہ کریں پوچھ لیتے ہیں قرآن سے۔ جب یہ حرکتیں کرتے ہیں ایسی، اور آپ نے پوچھ لیا ولئن سالتھم، آپ نے سوال کر دیا۔ یہ کیا کرتے ہو؟ کبھی صحابہ کو برا کہتے ہو۔ کبھی ہماری تقسیم پہ اعتراض کرتے ہو۔ یہ کیا شرارت شروع کر رکھی ہے۔ لیقولون انما کنا نخوض و نعلب۔ تو کہتے ہیں نہیں نہیں حضرت ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ کیا مطلب، وفاداری دکھانا چاہتے ہیں نا، کہ ہیں آپ کے۔ یحلفون باللہ انھم لمنکم، قسمیں کھاتے ہیں آپ کے ہیں۔ وماھم منکم، لیکن فرمایا میں کہتا ہوں، میں بتلاتا ہوں وما ھم من کم، تم میں سے نہیں ہیں۔

اصل یہ بزدل ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ رہیں گے تو ہماری ٹور بنی رہے گی، ان سے کٹ گئے تو مار کھائیں گے۔

لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغَارَاتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْہِ وَھُمْ یَجْمَحُوْنَ.

اگر انہیں کوئی چھپنے کی جگہ اور مل جائے، مفاد کہیں اور نظر آجائے تو یہ رسیاں تڑوا کر بھی جاگ جائیں۔ آپ کے نہیں ہیں، تو کہتے کیا ہیں کہ حضرت ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ہاں، فرمایا نہیں نہیں، آپ ان سے کہہ دیجئے۔

قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُ وْنَ ......

اچھا مذاق کرنے کے لئے تمہیں اللہ ملا ہے۔ ہیں، مذاق اللہ کے متعلق، قرآن کے متعلق اور رسول اللہ کے متعلق، جن کو اللہ عزت دے، جن کی عزت قرآن بیان کرے۔ جن کو رسول اپنا وزیر بنائے۔ اور ساتھ بٹھائے، ان کو ٹوکتے اور پھر کہتے ہو کہ مذاق کر رہے تھے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ.

بہانے مت بناؤ ہم نہیں مانیں گے، کیسے مانیں؟۔ اللہ نے بتا جو دیا ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ وقد کفرتم بعد ایمانکم ، کفرتم کا کیا معنی ہے، مسلمان ہو تم یا کافر ہو تم۔ کفرتم کیا معنی ہے؟ کیا ہو گئے ہو قد کفرتم یقیناً کافر ہو تم بعد ایمانکم۔

ابوجہل کی بات نہیں، ابولہب کی بات نہیں، جنہوں نے کلمہ نہیں پڑھا ان کی بات نہیں۔ بعد ایمانکم، مسلمان مومن کہلانے کے بعد کلمہ پڑھنے کے بعد تم حضور کے مخالف ہوئے، صادقین (حضور کے سچے صحابہؓ) کی گستاخی کر کے تم اپنی بے ایمانی کا پھر ثبوت دے چکے ہو۔

قد کفرتم بعد ایمانکم...... مومن کے بعد پھر تم کافر بن گئے ہو۔ مومن کہلانے کے بعد واذا جاؤکم قالو امنا ، جب آپ کے پاس آتے ہیں، حضرت ہم مومن ہیں۔

وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ واللّٰہ اعلم بما کانوا یکتمون ......

فرمایا واذاجاء وکم قالوا امنا. آپ کے پاس آتے ہیں کہتے ہیں ہم مومن ہیں، ہم مومن۔ وقد دخلوا باالکفر داخل ہوئے تو کافر تھے، وقد خرجوا بہ خارج ہوئے تو کافر ہیں۔

مہاجرین سے محبت انصار کے ایمان کیلئے شرط ہے

تو میرے دوستو، انہوں نے کلمہ کہاں پڑھا، حضورؐ کے سامنے، لیکن جو حضورؐ کے سچے صحابی ہیں ان کے ساتھ انہیں پیار نہیں ہے۔ انصار بننے کے لئے ایک شرط اللہ نے رکھی ہے۔

یحبون من ھاجر الیھم .

جو ہجرت کر کے آئے ہیں اصل سچے، ان کے ساتھ محبت رکھیں تب مومن ہیں۔ پھر انصار ہیں ورنہ انصار نہیں، پھر یہ انتشار ہیں۔ پھر یہ منافقین ہیں۔ یہ وجہ انتشار ہیں۔ ہاں ہاں!

لَوْ خَرَجُوْا فِیْکُمْ مَا زَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَکُمْ

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةِ ......

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور پاک کو بتلا دیا اور حضور ﷺ نے ان کو ایک ایک کر کے نکال دیا۔ اب باقی جو بچ گئے وہ سارے پاک۔ جب چھلنی لگ گئی، تو نکل، تو نکل، تو منافق ہے۔ اب باقی جو بچ گئے وہ سارے پاک۔

اور انہیں، جنہیں نکال دیا گیا، ان کے لئے فرمایا "**ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابدا**" ان میں سے کوئی مر بھی جائے تو ان کا جنازہ نہ پڑھنا، **لا تصل** ان کا جنازہ نہ پڑھنا۔

منافقین کے ساتھ حضور ﷺ کا طرزِ عمل

اب حضورؐ کے پاس جنازہ آتا ہے اور حضور واپس کرتے ہیں۔ اگر آپ ہوتے تو کیا کہتے؟ حضور اخلاق کا تقاضا ہے پڑھ لیں۔ آپ حضورؐ کو اخلاق سکھانے آئے ہیں؟ کائنات ساری حضورؐ سے سیکھے، فرمایا لے جاؤ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ یا رسول اللہ وجہ۔

فرمایا **وانه کان یبغض عثمان** . یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا لے جاؤ۔

تو حضورؐ نے یہ واضح کر دیا کہ جن کے لئے مجھے فرمایا گیا ہے، ان کا چندہ نہ لو یہ یہی ہیں۔

جن کے لئے فرمایا گیا ہے کہ ان کی مسجد میں نہ جاؤ یہ یہی ہیں۔

جن کے لئے مجھے فرمایا گیا کہ ان کے ساتھ مت بیٹھو، وہ یہی ہیں۔

جن کے لئے فرمایا گیا، ان کی مسجد کا افتتاح نہ کریں وہ یہی ہیں۔

مسجد میں نہ لیکن ان کی مجلس میں چلے جاؤ؟ نہ، جن کے لئے فرمایا گیا کہ ان کا جنازہ نہ پڑھو وہ یہی ہیں۔ **وانه کان یبغض عثمان** . یہ عثمان سے دشمنی رکھتا تھا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔

تو جو حضرت عثمانؓ سمیت تمام مہاجرین پہ تبرا کرتا ہو۔ اور عثمانؓ کے بھی امام پر لعنتیں

کرتا ہو۔ فاروقِ اعظمؓ حضرت عثمانؓ کے بھی امام ہیں۔ جناب صدیق اکبرؓ عثمانؓ کے بھی امام ہیں۔ تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے (نہیں) اس سے چندہ ونده لینا چاہئے۔ (نہیں) اس کے ساتھ دوستی ہونی چاہئے۔ (نہیں) تو میرے دوستو! ہجرت رسولؐ یہ وہ موڑ ہے۔ کہ اس کے بعد والوں کے لئے یہ لوگ معیار ہیں۔ کہ وہی ایمان دار ہے۔ جو مہاجرین کے نقشِ قدم پہ چلے۔ ان سے دلی محبت رکھے، ان سے محبت نہیں رکھتا، تو وہ حضورؐ کے سامنے کلمہ پڑھے تب بھی قبول نہیں۔ جب حضورؐ کے سامنے ایسا آدمی کلمہ پڑھے تب بھی قبول نہیں۔ تیرے میرے سامنے پڑھا تو کیا ہو گیا!

اب کہتے ہیں جی کہ کسی کلمے گو کو کافر مت کہو۔

کفرتم بعد ایمانکم، کدھر کرو گے قرآن کی آیت۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

ہادیٔ عالم ﷺ

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٥ الٓمّٓ ٥ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِکَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ٥ وقال سبحانهٗ وتعالیٰ وَاِنَّکَ لَتَهْدِیٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٥ وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بعثت الی الناس کافة ......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ہادیٔ عالم ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام فرزندانِ توحید وسنت، اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! اور ملتان کے غیرت مند مسلمانو! آج کی اس عظیم الشان کانفرنس کا عنوان جیسا کہ خطیب لاثانی مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب بتلا رہے تھے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور قرآن کریم کا جو حصہ سامنے آیا ہے، اس کا عنوان بھی یہی ہے۔ ابتدائی تین آیات سورۃ سجدہ اکیسویں پارے سے تلاوت کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کی، شریعت کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ ہادیٔ عالم ہیں

ہادیٔ عالم یعنی "رہنمائے جہان"...... انبیاء کرام تمام ہادی ہیں اور قرآن کہتا ہے:

"**وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا**" کہ ہم نے انہیں پیشوا بنایا "**يهدون بامرنا**" جو ہمارے امر سے ہدایت ورہنمائی کا کام کرتے ہیں۔ تمامی انبیائے کرام ہادی بن کر تشریف لائے اور آقا بھی ہادی بن کر تشریف لائے۔ فصل یہ ہے کہ وہ علاقائی ہادی ہیں، یہ عالمی ہادی ہیں۔ اور یہاں عالم وہی ہے جو "عالمین" ہے۔ غلط فہمی نہ ہو کہ ایک عالم کے ہادی ہیں۔

سمندر کا پانی، کنویں کا پانی، نہر کا پانی، ٹیوب ویل کا پانی ان سب پانیوں کو ملا دو تو کیا کہو گے؟ پانی!۔ اعتبارات الگ ہوں تو جمع بھی آتا ہے۔ جیسے میں نے کہا پانیوں کو ملا دو اور اگر واحد کا استعمال کیا جائے تو پانی ان سب پر صادق آتا ہے۔

"عالَم" کسے کہتے ہیں؟

ہمارے فخر المدرسین مولانا عبدالرشید بلال صاحب نے ادھر سے مجھے لقمہ دیا ہے کہ اسم جنس، اسے ان کی اصطلاح میں مدرسین کی اصطلاح میں اسم جنس کہتے ہیں۔ جنس مراد ہے اس کی اقسام الگ کی جائیں تو بہت سی ہیں۔ اور اگر ایک ہی کہا جائے تو سب پہ شامل بھی عالم اصل کہتے ہیں...... ما یعلم به......!!

عربی قاعدہ ہے فاعَل کا وزن ہے ما یفعل به کے لئے جیسے خاتم ، ما یختم به......

انگوٹھی سے مہر لگائی جاتی تھی، اسی لئے اسے خاتم کہا جاتا تھا۔ تو عالم مایعلم به ، میں عالم وہ جس کے ذریعے معلوم ہو۔ کون معلوم ہو اس عالم کا بنانے والا۔ توجہ جناب عالم ما یعلم به ...... عالم اسے کہتے ہیں جس کے ذریعے معلوم ہو۔ جس کے ذریعے علم ملے جو خود علَم بنے...... علامت بنے...... وجہ علم بنے...... اعلام کرے...... جو بتائے...... کیا بتائے...... عالم وہ ہے جس کے ذریعے اس کے خالق کا علم ہوتا ہے...... سانحہ کا علم ہوتا ہے...... بنانے والے کا علم ہوتا ہے...... اور عالمین میں سے آپ جس چیز کو گہرائی سے دیکھیں گے وہ آپ کو اللہ کی قدرت پہ بھی گواہ ملے گی...... وحدت پہ بھی گواہ ملے گی۔

وفی کل شیءٍ لہٗ شاھدٌ
یدلُّ علٰی انّہٗ واحدٌ

ہر گاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

کائنات کی ہر چیز خدا کی وحدت پہ دلالت کرتی ہے

کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے خلاق وصناع پہ دلالت کرتا ہے...... اس لیے اسے عالم کہا جاتا ہے۔ اور کسی ذرے کو آپ لے لیجئے اور دیکھئے کہ وہ صناع کی قدرت پہ...... وحدت پہ دلالت کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ درخت ہی لیجئے...... اس درخت کا پتہ دیکھو...... پتے گنو......

کتنے پتے ہیں؟ ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، کروڑوں پتے ہوں گے......!! ایک ہی درخت میں کروڑوں پتے ہیں یوں درخت ساتھ ساتھ ہیں وہیں درخت بیری کا ہے...... وہیں درخت "نیم" کا ہے۔ لاکھوں پتے ایک ایک درخت میں ہیں...... لیکن کہیں غلطی سے کوئی ایک پتہ "بیری" کا "نیم" کے درخت میں لگ گیا ہو......؟ کوئی ایک پتہ نیم کا بیری کے درخت میں لگ گیا ہو......؟ کہیں ہوتا ہے......؟ کہیں ہوا ہے......؟؟ لاکھوں درخت چیک کرلو......، کروڑوں درخت چیک کرلو...... تمہیں ایک پتے کا فرق معلوم نہیں ہوگا......! جب ایک پتے کا فرق معلوم نہیں ہوتا...... تو...... بات واضح ہے...... کہ یہ اپنی مرضی سے پیدا ہونے والی چیز نہیں ہے اس کا پیدا کرنے والا ہے بھی سہی اور...... اتنا ہوشیار بھی ہے...... اتنا ہر وقت بیدار بھی ہے...... کہ ایک پتے کا بھی فرق نہیں پڑتا اور ہے بھی ایک...... تاکہ کوئی اختلاف کر کے کبھی اس کا معاملہ گڑبڑ بھی نہیں کرسکتا، ایک ایک پتہ بتلاتا ہے کہ واقعی ہمارا خلاق ہے بھی سہی اور قادر بھی ہے...... اکیلا بھی ہے، اللہ کے وجود کو بھی بتلاتا ہے...... قدرت کو بھی بتلاتا ہے...... وحدت کو بھی بتلاتا ہے......!!

ایک خدا ہی نظامِ کائنات کو درست رکھ سکتا ہے

چھوٹے سے چھوٹا ذرہ لیجئے، بڑے سے بڑا ذرہ لیجئے...... اندھیرے کو لیجئے...... روشنی کو لیجئے...... سورج کو لیجئے......!! سورج ہمیں بڑی تڑی دکھاتا ہے۔ ہمیں تو پسینے میں ڈبو دیتا ہے...... بڑا اجلال دکھاتا ہے...... بڑی شعاعیں دکھاتا ہے......!! میں سورج سے کہتا ہوں، میں ٹائم نوٹ کرتا ہوں کہ تو آج کتنے بجے غروب ہوا اور پھر تجھے دس سال بیس سال چھٹی دیتا ہوں، ایک سیکنڈ کا فرق کر کے دکھا! یہ سورج جس ٹائم پہ آج طلوع ہوا اسی ٹائم پہ سال کے بعد طلوع ہوگا۔ ہاں اسی ٹائم پہ ہوگا اسی تاریخ پر پہلے چیک کرلیں، آئندہ چیک کرلیں، اس کا ٹائم یہی ہے۔ سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، جس ٹائم پہ آج غروب ہوا، یہ تاریخ آئے گی، سال کے بعد یہ اسی ٹائم پہ غروب ہوگا، ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، سورج سے پوچھتا ہوں، لوگ تجھے پوجتے ہیں تو بھی کسی کا غلام ہے؟ سورج کہتا ہے میں بھی غلام ہوں...... میں بھی غلام ہوں

اس ذات کا جس نے مجھے پیدا کر کے روشنی د۔ ے پابند کیا ہے کہ اس کے حکم سے ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

وفی کل شیءٍ لہٗ شاھدٌ
یدلُّ علیٰ انہ واحدٌ

ہاں وہ ہے...... وہ قادر بھی ہے...... واحد بھی ہے...... یہ سورج اسی ایک کا فرمانبردار ہے اگر وہ دو ہوتے کبھی اس کا کہا مانتا کبھی اس کا کہا مانتا......!!

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ......

نظام فاسد ہوتا، نظام فاسد نہیں ہورہا...... یہ حکم ایک کا ہے تبھی ایک ہی انداز سے چل رہا ہے۔

تو عرض کرر ہا تھا یہ عالمین سب عالم ہے، اور عالم کے لئے ہادی عالم ہے......!! توجہ جناب توجہ، عالمین کے لئے ہادی عالم ہے۔ اب اطراف و اکناف عالم میں دور دور تک چلے جاؤ، اپنے ذرائع اور وسائل استعمال کرو، تمہیں اور کوئی نیا نبی نظر نہیں آئے گا۔ اور کوئی طریقہ پیدا کرو موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو۔ اگر وہ کہیں آپ کو مل بھی جائیں گے تو محمد کا کلمہ پڑھتے ہوئے ملیں گے۔ ہاں میں نے دیکھا جناب کلیم کو دیکھا، داؤد خلیفۃ اللہ کو دیکھا، از آدم تا عیسیٰ تمامی انبیاء کو دیکھا مجھے کہاں نظر آئے محمد عربی کے پیچھے نماز پڑھتے امتی بن کر مقتدی بن کر نظر آئے۔

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرۂ حیدری...... علی شیر حیدری

چھوڑیں میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے نعرہ ہو تو خلاق عالم کا یا ہادی عالم کا یا پھر ان ہستیوں کا جن کے ذریعے ہمیں ان کا نام ملا ہے...... (فلک شگاف نعرے)

ایک خوبصورت نکتے کی تمہید

ہاں جناب، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد آپ ہر طرف نظر دوڑائیں، آپ کو جو کوئی ہدایت پہ ملے گا وہ ہادی عالم کے پیچھے ملے گا۔ ہادی عالم کی

اقتدا میں ملے گا۔ اور کیوں نہ ہو کہ عالم کے دو حصے "عالم غیب اور عالم شہادت" یہ سات آسمانوں، سات زمینوں کے اندر کا جو نظام ہے اس کو عالم شہادت کہتے ہیں۔ اور اس سے باہر عالم غیب کہتے ہیں، وہاں اوپر نیچے کی بات نہیں وہاں دائیں بائیں کی بات نہیں وہاں طرف نہیں ہے...... تو کہے گا عقل میں نہیں آئی، تیری عقل وہاں ہے نہیں، تیری عقل یہاں ہے وہ عالم غیب ہے، یہ عالم شہادت ہے...... عالم غیب بھی بہت وسیع ہے اس کی حد ہی نہیں اللہ کے علم کے علاوہ...... عالم شہادت بھی ہمارے لئے غیر محدود ہے۔ ہاں یہ حد معلوم ہے کہ میں نے عرض کر دیا...... اس کے اندر کیا کیا ہے یہ وہی جانتا ہے۔

دریا ہم جانتے ہیں، دریاؤں کے پانی کے قطرے وہ جانتا ہے۔

جنگل ہم دیکھتے ہیں، ساری دنیا کے جنگلوں کے درختوں کی تعداد...... نہیں! درختوں کے پتوں کی تعداد بھی وہ جانتا ہے......

ٹیلے ہم دیکھتے ہیں ساری دنیا کے ریت کے ٹیلوں کی تعداد اور ٹیلوں میں ریت کے ذرات کی تعداد وہ جانتا ہے......

وہ سمندر کے پانی کے قطروں کو جانتا ہے...... وہ ریت کے ذرات کو جانتا ہے...... وہ درختوں کے پتوں کو، پتوں کی لکیروں کو جانتا ہے...... وہ جانداروں کی تعداد کو جانداروں کے جسم پر لگے ہوئے بالوں کی تعداد کو جانتا ہے...... عالم غیب بھی اس کے قبضے میں، عالم شہادت بھی۔ بول بھئی...... اس کے قبضے میں کنجیاں ہیں عالم غیب کی بھی...... کنجیاں ہیں عالم شہادت کی بھی...... میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے......"

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ

غیب کی چابیاں، غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں

لا یعلمہآ الا ھو......

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

عالم شہادت کی بھی کنجیاں ہیں میں نے عالم شہادت کیا بتایا، آسمان اور زمین......!!

جو کچھ ان میں ہے فرمایا......

له مقالید السموات والارض......

مفاتح کہتے ہیں غیب کی کنجیوں کو مقالید کہتے ہیں عالم شہادت کی چابیوں کو......

چابیاں غیب کی بھی اسی کے پاس اور چابیاں شہادت کی بھی اسی کے پاس......،،

عنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو

غیب کی چابیوں کو مفاتح کہا...... عالم شہادت کی چابیوں کو مقالید کہا،

مفاتح غیب کی چابیاں...... مقالید شہادت کی چابیاں، بات سمجھ میں آرہی ہے؟

عالم غیب اور عالم شہادت کا نچوڑ محمد ہیں

جاگ رہے ہو تو ایک نکتے کی طرف چلتے ہیں۔ مفاتح عالم غیب کی چابیاں، غیب کو بنانے والا اللہ، اور عالم شہادت کو بنانے والا اللہ...... غیب کی چابیاں مفاتح اور عالم شہادت کی چابیاں مقالید، میں نے دیکھا ہمارے ہاں شارٹ فام کا بڑا رواج ہے، MN کہتے ہیں جی ملتان، RN کہتے ہیں رحیم یار خان، ID کہتے ہیں اسلام آباد، یہ اوّل آخر لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا، میں بھی لے کر دیکھ لوں یوں، جب میں نے عالم غیب کی مفاتح کو دیکھا تو "م، ح" عالم شہادت کی مقالید کو دیکھا تو "م، د" جب ملا کے رکھا "م، ح، م، د" یہ مجھے محمد نظر آتا ہے۔

"م، ح، م، د" عالم غیب، عالم شہادت کا ملخص، عالم غیب، عالم شہادت کا نچوڑ،

عالم غیب، عالم شہادت کی کنجیاں...... عالم غیب، عالم شہادت کا شاٹ فارم......

عالم غیب، عالم شہادت کا اصل...... عالم غیب، عالم شہادت کا مقصد "م، ح، م، د"......

تو میرا ایمان ہوتا ہے، میرا عقیدہ بنتا ہے، کہ اگر محمد نہ ہوتا تو نہ عالم غیب بنتا نہ عالم شہادت بنتا...... تبھی میرے بزرگ بتلاتے ہیں کہ اگر آقا کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو رب ساری خدائی کو پیدا نہ کرتا۔ تو میرے دوستو! عالم غیب، اور عالم شہادت کا نچوڑ ایک ہی جگہ دیکھنا ہو تو وہ محمد نظر آتا ہے کہ اس ذات کا واسطہ عالم غیب سے بھی ہے عالم شہادت سے بھی ہے...... ہے کہ نہیں ہے؟...... عالم غیب سے بھی ہے، عالم شہادت سے بھی ہے آؤ ہاتھ رکھو، مجھے کوئی دکھاؤ، جو

عالم شہادت میں ہوتے ہوئے عالم غیب سے بھی ہو آئے..... سوائے اس ذات کریم کے کہ یہاں آنے کے بعد وہاں جانا ہوتا ہے، وہاں جانے کے بعد یہاں آنا ہوتا ہے۔ پتہ چلا "یہ وہاں کے بھی ہیں یہاں کے بھی ہیں"

"وہاں سے یہاں تک ان کے برابر کا کوئی نہیں"

عالم غیب میں بھی، عالم شہادت میں بھی ان کے برابر..... بول بھئی....، ان سے بہتر نہیں..... ان کا ہمسر کوئی نہیں، ہاں وہ اکبر ہے جس نے انہیں پیدا فرمایا۔

محمد ﷺ کی نبوت قیامت تک رہے گی

وعندهٗ مفاتح الغيب اور **له مقاليد السموات والارض،** یہ "م، ح" بھی اسی کا "م، دٗ" بھی اسی کا، یہ سب اسی کا ہے جو کچھ انہیں ملا ہے وہ سب اسی کا ہے۔ جو کچھ اسے دیا ہے اسی نے دیا ہے۔ سمجھ آرہی ہے بات.....؟ ہاں بابو.....! یہ پورے عالم کے لئے تشریف لائے اور "ایسے آئے کہ آکر رہے"۔

ملتان والو! کئی حاکم آئے جن کی حکومت گزر گئی..... کئی مقتدا آئے جن کی امامت گزر گئی۔ ہاں کئی نبی آئے جن کی نبوت بھی گزر گئی ان کے ساتھ قائم ہے..... ان کی شریعت گزر گئی۔ لیکن یہ جب آئے ہیں تو آکر رہے ہیں.....!

بن کر آئے محمد رسول اللہ،

بن کر آئے داعیا الی اللہ،

بن کر آئے ہادی،

بن کر آئے نبی..... میں دیکھتا ہوں وہ رسول اللہ بن کر آئے، ان کی رسالت آج بھی باقی، ان کی دعوت آج بھی باقی، وہ شارع بن کر آئے ان کی شریعت آج بھی باقی، وہ نبی بن کر آئے ان کی نبوت آج بھی باقی، اب زمین نہ رہے..... آسمان نہ رہے..... سورج نہ رہے..... چاند نہ رہے..... ستارے نہ رہیں..... لیکن محمد کی نبوت پھر بھی رہے گی۔

نعرہ تکبیر..... اللہ اکبر، نعرۂ رسالت..... محمد رسول اللہ

محمد ﷺ خود ہی دعویٰ اور خود ہی دلیل ہیں

ملتان والو کتنے خوش نصیب ہو کہ اس ذات کریم کے ساتھ ''بن مانگے اللہ نے ہمیں جوڑ دیا ہے'' اور ہم سراپا شکر بن جائیں، اس احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ آقا تشریف لائے ہیں عالمی نبی بن کر آئے ہیں، اور عالمی داعی، عالمی ہادی بن کر تشریف لائے ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک پہ نظر ڈالیے ''خود ہی دعویٰ ہیں خود ہی دلیل ہیں'' دعویٰ نتیجہ ہوتا ہے، دلیل مقدمات ہوتے ہیں۔

دلیل پہلے، توجہ جناب دعویٰ پہلے کیا جاتا ہے اپنے مقام پر لیکن ثبوت میں دلیل پہلے دعویٰ بعد میں اپنے مقام پہ دعویٰ پہلے ہوتا ہے، لیکن ثبوت میں دلیل پہلے دعویٰ بعد میں، یہ دعویٰ جو ہے وہ قیاس کا نتیجہ ہوتا ہے، قانون کا نتیجہ ہوتا ہے جب مقدمات تسلیم کر لئے تو نتیجہ ماننا پڑتا ہے۔ آقا کی رسالت دعویٰ ہے پہلے اپنی جگہ پر موجود ہے، تمام رسولوں کی رسالت بعد میں ملتی ہے، آقا کی رسالت پہلے منوائی جاتی ہے۔ لیکن جب پیش ہو رہی ہے بات تو دلیل پہلے دعویٰ بعد میں، دعویٰ نتیجہ ہوتا ہے اور دلیل کیا ہے توجہ جناب...... مقصود نتیجہ ہوتا ہے۔ پہلے مقدمات وہ حقیقتاً زائد ہوتے ہیں، میں جب دیکھتا ہوں آقا کے نام نامی اسم گرامی محمد کی طرف اور آقا کی زندگی کی طرف، مولانا......! محمد بلند آواز سے محمد ﷺ! میں نے آقا کے نام نامی کی طرف بھی دیکھا اور کام کی طرف بھی دیکھا، آقا نے کام میں یوں کیا چالیس سال چپ رہے، اور پھر اعلان فرمایا، اعلان نبوت فرمایا جب اگلوں نے اعتراض کیا، حضور نے فرمایا:

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ.

''پہلے بھی تو تمہارے اندر رہا ہوں''...... اس کو دیکھ لو یہ دلیل ہے نا......! اب دیکھ لو ۴۰ سال بتاؤ کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ پکڑا کوئی جھوٹ محسوس کیا، میں نے کبھی جھوٹ بولا، کہتے ہیں نہیں، ''جَرَّبْنَاکَ مِرَارًا''...... سرسری بات نہیں ہم نے بارہا تجربہ بھی کیا، آپ کو آزمایا بھی...... مَا وَجَدْنَا فِیْکَ اِلَّا صِدْقًا، سچ کے سوا کچھ نہیں پایا۔ فرمایا پھر جب مخلوق پہ

جھوٹ نہیں بول سکتا تو خالق پر کس طرح بولوں گا۔

خود مانتے ہو چالیس سال ایک دو دن کی بات نہیں چالیس سال اور مخلوق پر جھوٹ نہیں بولا کسی پر...... چھوٹے بڑے پر...... کبھی رنج میں...... راحت میں...... غصے میں...... پیار میں، کبھی کوئی جھوٹ نہیں۔ جب مخلوق پر جھوٹ نہیں بولا تو خالق پر کیسے جھوٹ بولوں گا۔ کوئی جواب نہیں۔ دلیل مضبوط، چالیس سال میں کوئی خیانت کی نہیں...... تم نے بڑی قیمتی قیمتی میرے پاس امانتیں رکھیں، مخلوق کی امانت میں کبھی خیانت نہیں کی تو خالق کی امانت میں کیسے خیانت کروں گا۔ وہ چالیس سال مقدمات تھے اب نتیجہ ہے، چالیس سال وہ دلیل تھی اب دعویٰ ظاہر ہو رہا ہے۔

علم الاعداد کی رُو سے عجیب نکات

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نتیجہ مقصود ہوتا ہے اور صغریٰ کبریٰ مقدمات یہ زائد ہوتے ہیں اور اصل چیز نتیجہ ہوتا ہے ہاں جناب اب میں جب توجہ کرتا ہوں ''محمد''...... مولانا حروف اصلیہ کہاں سے شروع ہوتے ہیں؟ حروف اصلیہ ح سے پہلے م زائدہ ہے۔ پھر پوچھو، ابجد کے ماہروں سے، وہ کہتے ہیں م کے عدد چالیس ہوتے ہیں...... م زائد ہے م کے عدد چالیس ہوتے ہیں...... م چھوڑ کر ح سے اصل نام شروع ہے حروف اصلیہ شروع ہیں۔

یہی تو کہہ رہا ہوں کہ چالیس سال چھوڑ کر اس کے بعد اصل کام شروع ہے۔

جیسے نام اصل شروع م کے بعد...... حروف اصلیہ شروع م کے بعد...... ایسے ہی م کے عدد کے بعد اصل کام شروع ہے۔

لیکن پہچان کے لئے م ضروری ہے، اس کے وزن پہچاننے کے لئے م ضروری ہے۔ ہاں جناب! تو ان کے مقام پہچاننے کے لئے وہ چالیس سال کا مطالعہ ضروری ہے جسے پیش کیا گیا ہے کہ'' **فقد لبثت فیکم عمرًا من قبله**''

لیکن کس کے لئے؟...... **افلا تعقلون**، سمجھتے نہیں، عقل نہیں ہے؟ ان کے لئے جنہیں عقل نہ ہو۔ **قوم لایعقلون** ...... **هم لا يعلمون**...... **لا يفقهون**...... بے علم، بے

عقل، بے تدبر، بے فکر، بے فقہ لوگ نہیں سمجھتے اِس زندگی کو نہ اُس زندگی کے راز کو۔

اور آگے ح لگتی ہے ح کے عدد آٹھ ہیں، تو جناب مکے میں کام کے سال آٹھ ہیں...... تین تو شعب ابی طالب میں بند رہنے کے ہیں تین سال تو وہ کام بند ہے نا۔ دعوت ہدایتِ عامہ کے آٹھ سال ہیں "ح" کے عدد آٹھ۔

یہ وہ ہے جو ابتداء ہے۔ م، دکو مد کہتے ہیں۔ مد کو کھینچنا کہتے ہیں۔ جب کام کھینچا جاتا ہے اور آقا بھی کھنچ کر مدینہ تشریف لاتے ہیں۔ کام کو بھی کھینچا جاتا ہے تو 'م' کے عدد چالیس بنتے ہیں پھر کام کو کھینچا گیا ہے وہ مدّت چالیس برس ہے۔

خلافتِ راشدہ کے تیس سال رسول اللہ ﷺ کے دورِ رسالت کا تتمہ ہیں

پکڑنے والے نے مجھے پکڑ لیا کہ حضرت تو مدینہ تشریف لا کر دس برس رہے۔ چالیس برس۔ آخر میں 'د' ہے، آخر میں "د" ہے اور "د" کے کتنے چار، حضرت فرما رہے ہیں "د" کے چار، یہی عرض کر رہا ہوں ان چاروں کو ملا دو، دس سال حضرت کے، اور تیس سال الخلافت من بعدی ثلاثون سنة، میرے بعد خلافت راشدہ تیس برس ہوگی۔ اب دس سال حضرت کے اور ۳۰ سال خلافت راشدہ کے جن میں اسلام کا کام کھینچا گیا ہے بڑھایا گیا ہے۔ اور کام عروج پہ پہنچا ہے۔ دس سال دور نبوت، مدینہ پاک والا جہادی دور اور تیس سال خلافت راشدہ کا دور...... ملا لو چالیس بنتے ہیں۔ ہاں جناب یہ حضور کی ساری زندگی بنتی ہے۔

ہاں جناب توجہ، یہ بھی ملا دو، دس سال حضور کا دور جہادی اور تیس سال خلافت راشدہ۔ آپ کہیں گے یہ ادھر کیوں ملاتے ہیں؟...... میں نہیں ملاتا، ملانے والے نے ملا دیا ہے، میں تو بتاتا ہوں...... آپ کہیں گے کیسے...... جا کے دیکھو روضہ اطہر میں کیسے۔

خلفاءِ راشدین ؓ کا کوئی کام بدعت نہیں ہوتا

نہیں، کتب حدیث کو یہیں دیکھ لو۔ وہاں تو اللہ نصیب کرے گا۔ یہیں ذرا دیکھ لو، کتب حدیث کو دیکھا۔ علیکم بسنتی وسنة الخلفاء راشدین المهديين حضور نے الگ نہیں کیا حضور ﷺ نے فرمایا میرا طریقہ بھی سنت ہے۔ میرا کام بھی سنت ہے خلفاء

راشدین کا کام بھی سنت ہے......

جو میں کروں وہ بھی سنت جو یہ کریں وہ بھی سنت......

جو میں کہوں وہ بھی سنت جو یہ کہیں وہ بھی سنت......

جو میرا عمل وہ بھی سنت جو ان کا عمل وہ سنت......!!

ملتان والو خلفاء راشدین کا کام سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا۔ غلط بکتا ہے...... غلط بکتا ہے...... جو بکتا ہے کہ عمرؓ کی یہ بدعت، عثمانؓ کی یہ بدعت، علیؓ کی یہ بدعت...... خلفائے راشدین کا کام سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا۔

(فلک شگاف نعرے...... سر بکف سر بلند، دیوبند دیوبند)

دینی غیرت سے محروم کوئی بھی دیوبندی میرا راہنما نہیں ہوسکتا

ہاں ہاں سر بکف سر بلند سہی بلکہ آگے بھی کہو جرأت مند غیرت مند لیکن کہنے کے بعد اس پہ رہو بھی سہی۔ جو سر بکف نہ ہو، سر بلند نہ ہو، جرأت مند نہ ہو، غیرت مند نہ ہو میں اس بے غیرت کو کبھی دیوبندی ماننے کے لئے تیار نہیں۔

دیوبند میں کئی ہندو بھی رہتے ہیں میں انہیں اپنا پیشواء نہیں مانتا وہ بھی اپنے کو دیوبندی کہلاتے ہیں، دیوبند کے ہندو...... وہ دھلوی تو نہیں کہلائیں گے ملتانی تو نہیں کہلائیں گے۔ کیا کہلائیں گے؟ دیوبندی! تو اس دیوبندی کو میں اپنا رہنما نہیں مانتا۔

دیوبندی وہ ہوتا ہے جو ڈٹ جائے تو کٹ سکتا ہے ہٹ نہیں سکتا۔ ہاں دیوبندی...... قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کی عملی تفسیر ہوتا ہے...... عملی شکل ہوتا ہے...... ولا یخافون لومۃ لائم کی تفسیر ہوتا ہے...... ولم یخش الا اللہ کا نمونہ ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کے بارے میں قرآن کی پیشینگوئیاں خلفائے راشدین کے دور میں پوری ہوئیں

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا م، ح، م، د، یاد ہے؟ حضور پاک ﷺ کی عمر

مبارک کتنی ہے زور سے بولو۔ یہ پتا ہے تریسٹھ ۶۳ کیسے بنتی ہے اس ربیع الاول سے لے کر اس ربیع الاول تک یہ دوسرا ربیع الاول، یہ تیسرا، یہ تیسرا، یہ چوتھا، یہ پانچواں، یہ چلتے چلتے یہ تریسٹھواں۔لیکن ذرا ٹھہریں، ربیع الاوّل پھر آیا ربیع الاوّل، کیا کہیں گے یہ دوسرا چلتے جاؤ، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، تریسٹھ تک پہنچ جاؤ۔ ربیع الاوّل تریسٹھ ہو جائیں گے،سال باسٹھ رہیں گے۔نہیں سمجھے...... اس مہینے سے لے کر آئندہ سال اس مہینے تک سال ایک ہوتا ہے نا......! لیکن یہ چوبیس ہے وہ پچیس ہے، یہ ۲۰۰۳ دو ہزار تین وہ دو ہزار چار سمجھ آ رہی ہے بات۔

تو ربیع الاوّل تریسٹھ بنتے ہیں سال باسٹھ بنتے ہیں۔توجہ جناب "م" کے چالیس "ح" کے آٹھ کتنے ہوئے؟ پھر "م" ملا دو اور چالیس مل گئے کتنے ہوئے......؟ باسٹھ سال حضور کی زندگی ظاہری اور تیس سال خلافت راشدہ یہ بھی حضور کی زندگی ہے عملی باطنی، باسٹھ اور تیس ملا دو حضور کے نام کے عدد بانوے، حضور کے کام کی زندگی بانوے سال بنتی ہے۔ ملانے والے سے پوچھو......

آقا نے ملا کر بتلایا "**علیکم بسنت و سنت الخلفاء الراشدین المهدیّین**"

اور اللہ نے خود ملایا "**قل للمخلفین من الاعراب ستدعون اولی باس شدید**" ہاں ہاں جو پیش گوئیاں قرآن کریم میں نبی پاک ﷺ کے متعلق ہوتی ہیں، وہ بھی خلافت راشدہ کے دور میں ہوتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خندق کے موقع پر پتھر سے چمک نکلتے دیکھی اور فرمایا مجھے شام کی عمارتیں نظر آئیں...... ہاں یہ کسریٰ کا خاتمہ نظر آ گیا ہے...... یہ قیصر کا خاتمہ نظر آ گیا ہے ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو شام تک حضور کی حکومت پہنچتی ہے......کب پہنچتی ہے؟ تو شام میں حضور کی حکومت پہنچتی ہے...... قیصر و کسریٰ کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ کی حکومت پہنچتی ہے۔ یہ پیشگوئیاں کہ یہاں حکومت آپ کی، یہاں حکومت آپ کی...... یہاں سطوت آپ کی...... یہ ملکیت آپ کی...... یہ علاقہ آپ کا، اللہ نے بتلا دیا اور دیا خلافت راشدہ کے دور میں، اللہ نے ظاہر فرما دیا کہ یہ دور محمد عربی کا دور ہے...... ہاں جناب یہ دور نبی کا دور ہے...... یہ کام نبی کا کام ہے...... یہ زندگی نبی پاک علیہ السلام کی زندگی ہے......!!

خلفاءِ راشدین کو حضور ﷺ سے کوئی الگ نہیں کرسکتا

یہ سنت نبی پاک کی سنت ہے خلفائے راشدین کو محمد عربیؐ سے کوئی الگ نہیں کرسکتا، ہاں ان کا انکار محمد عربی کا انکار ہے ان کی گستاخی نبی کی گستاخی ہے ان کا ادب نبی کا ادب ہے۔

جو ان پر بھونکتا ہے وہ ویسا ہی کافر ہے جیسا نبی پر بھونکنے والا......

جو ان کا گستاخ ہے وہ ویسا ہی لعنتی ہے جیسا نبی کا گستاخ لعنتی ہے......

جو نبی پاک علیہ السلام پر بھونکے وہ بھی لعنتی، جو ان پر بھونکے وہ بھی لعنتی......

جو نبی پہ بھونکے وہ بھی کافر جو ان پہ بھونکے وہ بھی کافر......

جو نبی پہ بھونکے وہ بھی جہنمی، جو ان پہ بھونکے وہ بھی جہنمی......

ہاں ہاں واضح بات ہے خلفائے راشدین کو محمد عربیؐ سے کوئی الگ نہیں کرسکتا، عالم پہ محمدؐ کی سنت لازم، خلافت راشدہ کی اطاعت لازم......!!

ہاں ہاں کھلی بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے خلفائے راشدین کو کوئی الگ نہیں کر سکتا...... یہاں بھی ساتھ ہیں وہاں بھی ساتھ ہیں......قرآن میں بھی ساتھ ہیں، حدیث میں بھی ساتھ ہیں......قبر میں بھی ساتھ ہیں، حوض کوثر پہ بھی ساتھ ہیں...... جنت میں بھی ساتھ ہیں......!!

جن کو جنت چلنا ہے، جن کو کوثر پینا ہے، وہ ذہن بنالیں، جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنی ہے، حضور کے جھنڈے کے نیچے آنا ہے، وہ پہلے سے ذہن بنالیں کہ ان کے ساتھ بنا کے رکھنی ہے۔ ان کے ساتھ ہاں...... بنا کے رکھنی ہے، جو ان کے کام کو بدعت کہتا ہے، جو ان پہ تبرّا کرتا ہے، جو ان پر بکتا ہے،......اس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب قریب یہ ہوں گے تمہیں دھکا نہ دے دیں......! دیکھ لینا......!!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جرأت و غیرت، ہمت، استقامت کے ساتھ دینی خدمت کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رحمتِ عالم ﷺ

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمO
تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ وَحَبِيْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِکَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰى نَفْسِکَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَكَذَالِکَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

مئی 2003ء

رحمتِ عالم ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، فرزندان توحید وسنت، اصحاب رسول ﷺ کے سرفروش سپاہیو! اور جام پور کے غیرت مند مسلمانو! آج سن ۱۴۲۴ ہجری کے ماہ مبارک ربیع الاول کا چھٹا دن اور پہلا جمعہ ہے۔ بہت ہی خوشی ہوئی جب میں نے عثمانی صاحب سے اس کھلے میدان میں جمعہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتلایا کہ ان دوستوں نے ہمت کر کے اللہ کی راہ میں یہ پلاٹ دے دیا ہے۔ فرما رہے ہیں آدھا ملا ہے۔ چلو جی جس نے توفیق اتنی دی ہے شاید وہ آگے بھی کام لے لے۔ افضل کام تو وہی ہے، خزانہ وہی بنتا ہے جمع وہی ہوتا ہے، جو اللہ کی راہ میں دیا جاتا ہے۔

ربیع الاوّل ہمیں احساس دلاتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں

بہرحال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور باعث خیر و برکت بنائے کیونکہ یہ نہ کسی کی خوشامد ہوتی ہے نہ چاپلوسی ہوتی ہے۔ محض اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی اللہ پاک کی رضا کا سبب بن جاتی ہے۔ اور موقع بھی مبارک ہے۔ ربیع الاول ایک احساس لے کر آتا ہے۔

ربیع الاول مسلمانوں کی توجہ کو کھینچتا ہے، ربیع الاول لمحہ فکر یہ لے کر آتا ہے کہ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو......

ربیع الاول مسلمانوں کو احساس دلاتا ہے کہ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو، لاوارث کی

مرضی ہے جدھر جائے جو کرے، اس کی مرضی ہے، غذا کھائے اس کی مرضی ہے، زہر کھائے، لیکن جو لاوارث نہیں ہے، وہ غذا تو کھا سکتا ہے زہر نہیں کھانے دیا جائے گا۔

جو لاوارث ہو اس کی مرضی ہے، سیر کرنے جائے، تیرنے جائے یا ڈوبنے جائے، لیکن جو وارث والا ہے وہ تیرنے کے لئے جا سکتا ہے سیر کرنے کے لئے جا سکتا ہے ڈوبنے کے لئے نہیں جا سکتا۔

ہاں لاوارث کی مرضی ہے وہ اپنی توانائی کے لئے ورزش کرے چاہے خودکشی کر کوئی نہیں پوچھے گا۔ لیکن جو لاوارث نہیں، وہ اپنی جان کی قوت بڑھانے کے لئے کھیل کود ورزش تو کر سکتا ہے خودکشی نہیں کر سکتا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ لاوارث فائدے میں جائے یا نقصان میں جائے اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ لیکن جس کا وارث ہوتا ہے وہ فائدے کی طرف تو جا سکتا ہے بلکہ نہ جائے تو بلایا جاتا ہے۔

بچہ ہے جس کی ماں ہے، جس کا باپ ہے، وہ اگر وقت پر کھانا نہیں کھا رہا تو اسے بلا کر کھلایا جاتا ہے لیکن اگر وہ زہر کھانا چاہے تو نہیں کھانے دیا جاتا......

بیمار ہو جائے وہ چاہے دوائی نہ پینا چاہے، زبردستی پلائی جاتی ہے......

ماں باپ جو ہیں وارث جو ہیں۔ خیر خواہ جو ہیں۔ کبھی انگارے کو منہ میں لینا چاہے اس کو ماں نہیں لینے دیتی، اگر یہ دوائی نہ کھائے روتا ہے اس کو ماں پھر بھی زبردستی دوائی منہ میں ڈالتی ہے۔

مصطفیٰ ﷺ مومنین کیلئے رؤف رّحیم ہیں

ربیع الاول ہمیں یہ تاثر دیتا ہے ہمیں بیدار کرتا ہے دیکھو! کہ تم لاوارث نہیں ہو اور تم ایسے وارث والے ہو کہ تمہارے باپ کو تمہارے ساتھ وہ پیار نہیں جو اسے ہے......

تمہاری ماں کو تمہارے ساتھ وہ پیار نہیں جو اُسے ہے......

تمہارے کسی دوست کو تمہارے ساتھ وہ محبت نہیں جو اُسے ہے......

وہی تو ہے، تم پیدا بھی نہیں ہوئے تمہارے لئے رونے والا وہی تو ہے......

تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تمہارے لئے دعائیں کرنے والا وہی تو ہے۔
تمہیں اللہ نے ایسا وارث دیا ہے کہ جس میں محبت کوٹ کوٹ کے دل میں بھر دی گئی ہے......

جسے " باالمومنین رء وف رحیم "فرمایا گیا ہے......
اللہ رؤف ہے، اور اللہ نے رأفت مصطفیٰ ﷺ میں رکھی ہے......
اللہ رحیم ہے اللہ نے رحمت مصطفیٰ ﷺ میں رکھی ہے......
ہاں اللہ رؤف رحیم ہے، مصطفیٰ باالمومنین رؤف رحیم ہیں......

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

رأفت کے لغوی واصطلاحی معنی

اللہ رؤف ہے رأفت کا معنی ہے "نرمی"، رأفت کا معنی ہے پیار، رأفت کا معنی ہے رحم، رأفت کا معنی ہے شفقت، وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، کسی پر تکلیف آئے دیکھنے والا برداشت نہ کر سکے، دیکھنے والے کو پیار آ جائے، شفقت آ جائے، وہ چاہے اس کو یہ تکلیف نہیں آنی چاہیے، تو اس کو رأفت کہتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا زانی مجرم کو سزا دو زانیہ کو سزا دو۔ اور سزا دیتے ہوئے "ولا تاخذ کم بهما رأفة" تمہیں پیار نہیں آنا چاہیے، رحم نہیں آنا چاہیے، تمہارے اندر نرمی نہیں ہونی چاہیے۔

اس نرمی کو رأفت کہتے ہیں کہ اس پر تکلیف آئے تو برداشت نہ ہو۔ پیار آ جائے اسے تکلیف سے بچانا چاہے، اس کو رأفت کہتے ہیں جس کا تقاضہ ہوتا ہے، کسی کو تکلیف سے بچانا، مصیبت سے بچانا، سزا سے بچانا، مشقت سے بچانا، محنت سے بچانا، عقاب سے بچانا، تو اللہ نے حضور ﷺ کو رؤف بنایا ہے اور اللہ پاک نے وضاحت فرما دی ہے ایسا رؤف کہ "عزیز علیه ما عنتم" جو چیز تمہارے لئے مشکل ہوتی ہے۔ وہ اس پر بہت ہی شاق گزرتی ہے۔

رحیم کے معانی

"بالمومنین رء وف رحیم" وہ رحیم ہے، مہربان ہے، مہربانی ایسی، پیار ایسا کہ تمہارے والدین کے دل میں تمہارے لئے وہ رحمت نہ ہوگی جو ادھر ملے گی۔

دیکھا نہیں آپ نے کہ آپ پیدا بھی نہیں ہوئے اور حبیب کبریا ﷺ ساری ساری رات سونے کی بجائے رو رہے ہیں۔ کس لئے؟ تیرے لئے۔ ابوبکرؓ کے لئے نہیں، عمرؓ کے لئے نہیں، عثمانؓ کے لئے نہیں۔ جام پور کے مسلمان، چودھویں، پندرھویں صدی والو! تمہارے لئے۔

اصحاب رسولؐ کیلئے تقویٰ لازم ہے

ابوبکرؓ کے لئے رو کر دعائیں کرنے کی ضرورت نہیں۔

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ تربیت میں وہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اب یہ جنت کے حق دار ہیں۔ اللہ کے رحمت کے حق دار بن چکے ہیں، اللہ نے جو معیار مقرر فرمایا ہے (جنتیوں کے لئے) اس معیار پر یہ پورے اتر چکے ہیں۔ اللہ نے جنت کس کیلئے بنائی ہے؟ متقین کے لئے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○

جنت اللہ نے بنائی ہے متقین کے لئے۔ کہ یہ تو تقویٰ کے اس درجے پر ہیں کہ جو اللہ نے "اولئک هم المتقون" فرمایا ہوا ہے۔ یہ تو تقویٰ اس کے درجے پر ہیں جو کہ اللہ نے فرمایا:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا.

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى ...... کہ تقویٰ ان کو لازم کر دیا اللہ نے۔ تقویٰ ان کو لازم کر دیا لازم سمجھتے ہو۔ نہیں۔ برف کو ٹھنڈک لازم ہے۔ آگ کو تپش لازم ہے۔ سورج کو دن ہونا لازم ہے۔

نہیں ہو سکتا کہ سورج طلوع ہو چکا ہو دن نہ ہو......

نہیں ہو سکتا کہ برف ہو ٹھنڈی نہیں ہو......

نہیں ہو سکتا آگ ہو گرم نہ ہو......

نہیں ہو سکتا نبی کا صحابی ہو متقی نہ ہو......

اصحابِ رسولؐ، اللہ کے فضل سے جنتی ہیں

اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا.

یہ تو وہ ہیں کہ تقویٰ ان کو لازم ہے......

اور جب تقویٰ لازم ہے تو جنت ان کے لئے بنی ہے۔

"اعدت للمتقین" جب بنی ہی ان کے لئے ہے تو یہ تو جنتی ہیں ہی۔ ہاں ہاں الگ بات ہے کہ یہ ہے اللہ کے فضل سے ہی،

یہ فضل ہی تو ہے، کہ اس نے چن کر اس دور میں بنایا......

یہ فضل ہی تو ہے اس نے چن کر محمد ﷺ کی محفل میں پہنچایا......

یہ فضل ہی تو ہے کہ اس نے چن کر ایمان بالرسول نصیب فرمایا......

یہ اللہ پاک کی طرف سے فضل ہی تو ہے کہ محمد ﷺ کا کلمہ نصیب فرمایا......

یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے کہ اطاعت کی توفیق دی......

یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے کہ چن کر حضور ﷺ کا شاگرد بنایا......

لیکن یہ اب اس درجے پر ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہی، کہ ان کے اعمال تولے جائیں تو یہ جنتی ہیں۔

یہ میں ایک سوال کا جواب دے رہا ہوں کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

لَنْ يَّدْخُلَ اَحَدَكُمُ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ ......

"کوئی بھی تم میں سے اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جا سکتا"۔

تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا:

وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ......؟

کیا حضرت آپ بھی؟ فرمایا:

ولا انا، الا ان یتغمدنی اللہ بغفرانہ ......

ہاں میں بھی نہیں جاسکتا۔ مگر یہ کہ اللہ پاک مجھے اپنی مغفرت سے ڈھانپ دے۔ اللہ کے فضل کے سوا میں بھی نہیں جاسکتا، یہ صحیح ہے۔

لیکن یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے یہ درجہ دیا ہے۔ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے یہ توفیق بخشی ہے یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے جس نے علم دیا آدمؑ کو اور سجدہ کروایا فرشتوں سے اگر یہی علم فرشتوں کو دیتا تو آدمؑ سجدہ کرتا۔ یہ اللہ کا فضل ہی تو ہے۔

قرآن کے نزدیک اصحاب رسولؐ کا معیار

لیکن عرض کر رہا ہوں کہ اللہ کے فضل سے وہ اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ جنت ان کے لئے بنی ہے۔ "اعدت للمتقین" اور قرآن نے متقین کے لئے جو معیار رکھا ہے وہ ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ ہاں ہاں جن متقین کے لئے جنت تیار ہوئی ہے، "اعدت للمتقین" کون ہیں وہ۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○

متقین کون ہیں جو سراء اور ضراء دونوں حالتوں میں، حالت ایثار میں بھی حالت اعصاء میں بھی، مالداری کی حالت میں بھی غربت کی حالت میں بھی، جب زیادہ ہوتا ہے اپنے پاس تب بھی...... جب کم ہوتا ہے کہ اپنی کفایت نہ کر سکے تب بھی "ینفقون"...... اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

تو میں یہی عرض کر رہا تھا جناب کہ وہ اس مقام پر ہیں آپ ذرا دیکھ تو لیجئے کہ آقا ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں لے آؤ تو وہ بچا کے کیا رکھتے ہیں؟ ان کا تو پھر حال یہی ہوتا ہے نا بقول اقبال کے،

پروانے کو ہے چراغ بلبل کو پھول بس

صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس!

کیا بچا کے رکھیں گے؟ مال کیا بچائے وہ گھر نہیں بچاتے۔ گھر کیا بچاتے وہ علاقہ نہیں بچاتے وہ تو سب کچھ قربان کرتے ہیں اور حضور ﷺ کے پیچھے آتے ہیں۔

حضور ﷺ راتوں کو اٹھ اٹھ کر کن کیلئے روتے تھے؟

حضور روتے ہیں۔ان کیلئے نہیں تیرے لئے۔میرے لئے

کیونکہ وہ تو سامنے زیر تربیت ہیں......

نماز کی بات نہیں وہ تو جماعت نہیں چھوڑتے......

قرآن کریم میں کہیں بھی نماز چھوڑنے والوں کیلئے نہیں کیا گیا کہ ایسے مسلمان کہ جو نماز چھوڑتے ہوں وہ گنہگار ہیں۔

منافقین میں بھی یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ نماز چھوڑ دیں......

منافق حالانکہ کافر تھے اندر سے وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے تھے۔لیکن یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ نماز چھوڑ دیں۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى......

نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن سستی سے۔

"يُرَآءُوْنَ النَّاسَ" ......تو ایسا ہے کہ منافق بھی نماز پڑھتے ہیں ورنہ کہیں گے یہ مسلمان ہیں ہی نہیں۔تو وہ دور تو ایسا ہے کہ منافق بھی نماز نہیں جماعت بھی مشکل سے چھوڑ سکتا ہے۔تو اس دور کیلئے نہیں یہ رونا تیرے میرے لئے ہے کہ ہم ہیں مسلمان پکے۔حضور ﷺ کے سچے امتی ہیں، پکے مومن ہیں، لیکن ماشاء اللہ نماز کبھی کبھی نصیب ہو جاتی ہے۔ ہیں ہم مسلمان، نام پکا مسلمان ہے۔اگر کوئی کہے کہ تمہارے اسلام میں تمہاری مسلمانی میں کمزوری ہے تو لڑ پڑیں گے لیکن اگر اعمال کی طرف دیکھا جائے تو اللہ اللہ خیر صلا!

خیر عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کو محبت امت سے اس سے بھی زیادہ ہے جتنی والدین

کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔ تو ہم لاوارث نہیں ہیں، لاوارث کی مرضی ہے وہ جہاں مرضی چلا جائے۔ جو مرضی کھائے جس حال میں مرضی رہے۔ لیکن جو وارث والا ہے اس کیلئے قانون ہوتا ہے اس کیلئے راستہ متعین ہوتا ہے اور ربیع الاول نے آ کر ہمیں یہ احساس دیا ہے کہ آپ کیلئے صرف وارث نہیں بلکہ ایسا وارث ہے جس جیسا وارث کسی کو ملا ہی نہیں۔ جہاں رحمت اور شفقت کی انتہا ہے۔ مخلوق میں اس سے بڑی رحمت ہو ہی نہیں سکتی۔ مخلوق میں اس سے بڑی شفقت ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور ﷺ نے راستے پر چلنا بھی سکھایا ہے

میرے دوستو! جب لاوارث نہیں ہیں تو ہمارے لئے قانون ہوگا۔ فرمایا ہاں تمہارے لئے راستہ ہے اٹھنے بیٹھنے کے لئے کھانے پینے کے لئے، چلنے پھرنے کیلئے، دوستی دشمنی کے لئے صلح جنگ کے لئے، تمہارے لئے ایک راستہ ہے، ایک معیار ہے، جو تمہیں تمہارے اس وارث نے صرف بتایا نہیں، سکھایا ہے۔ حبیب کریم نے صرف راستہ بتایا نہیں بابو سکھایا ہے یعنی خود کر کے دکھایا ہے۔ اور ایک جماعت تیار کی ہے اس راستے پہ چلنے والی۔ جماعت تیار کر کے اللہ کے حوالے کی ہے۔ جو ظاہر و باطن کے جاننے والا، جو ساری زندگی پہ نظر رکھنے والا، جو حرکتِ افعال کو بھی جانے، دل کے احوال کو بھی جانے، اس کے حوالے کیا کہ یہ تیار ہیں دیکھ لیجئے۔

اصحابِ رسول ؐ باقی اُمت کیلئے معیار ہیں

اللہ نے دیکھ کر، جانچ کر اور پہلے سے علم کے باوجود پھر امتحان لے کر، مصائب ان پر بھیج کر، ان کو ماریں دے کر، ان کو خون نکلوا کر، ان کو میدان میں تکلیفوں سے دوچار کر کے اور ان کو مصائب کا سامنا کروا کر، اچھی طرح پرچہ لے کر اچھی طرح امتحان لے کر اس کے بعد رزلٹ بنوا کر فرمایا:

صائمین یہ ہیں تم صائمین بنو......
تم راکعین بنو یہ راکعین ہیں......

تم ساجدین بنو، یہ ساجدین ہیں......

تم "مقیمو الصلوۃ" بنو یہ "مقیمو الصلوۃ" ہیں......

تم منفقین بنو یہ منفقین ہیں......

تم ذاکرین بنو یہ ذاکرین ہیں......

تم خاشعین بنو یہ خاشعین ہیں......

تم عابدین بنو یہ عابدین ہیں......

تم جنتی بنو یہ جنتی ہیں......!!

اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون ......

یہ صرف انداز خطابت نہیں، قرآن ادھر ہی راستہ دے رہا ہے کہ:

اولئک هم المومنون حقا......

اولئک هم الراشدون......

اولئک هم الفائزون......

اولئک هم المفلحون ......

اولئک هم المتقون......

اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خٰلدون......

تو میرے دوستو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ وہ ہیں جو اللہ چاہتا ہے...... یہ وہ ہیں جن پر انسانیت کو فخر ہے...... یہ وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے بشر کو مسجود ملائکہ بنایا ہے...... یہ وہ ہیں جن کے لئے جنت تیار ہوئی ہے...... یہ وہ ہیں جن کو محمدی ﷺ محنت کا نتیجہ کہا جا سکے......اور اب تمہارے لئے ان کو مثال بنا کے رکھ دیا گیا ہے۔

تم لاوارث نہیں ہو، تمہیں محمد ﷺ کے طریقے پر چلنا ہوگا اور چلنا ایسے ہوگا جیسے حضور ﷺ نے اُن کو چلایا ہے۔ ان کو حضور ﷺ نے ہاتھ پکڑ کر چلایا ہے۔ یہ حضور ﷺ کے سامنے چلے ہیں۔

جب یہ سبق پڑھتے ہیں تو مدرس مصطفیٰ ﷺ خود خوش ہوتے ہیں......

جب یہ مجلس میں بیٹھتے ہیں تو امیر مجلس آقا ﷺ خود ہوتے ہیں!

جب یہ لشکر میں چلتے ہیں، تو قائد مصطفیٰ ﷺ خود ہوتے ہیں......

ان کی جنگ ہوتی ہے تو جنگ کا اعلان کرنے والے مصطفیٰ ﷺ ہوتے ہیں......

ادھر یہ جب بھی چلتے ہیں راستے میں ان کی قیادت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......

جب یہ اکٹھے ہوتے ہیں، سیادت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......

جب یہ جماعت بنتے ہیں، امامت مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں......!!

کامیابی اہل سنت بننے سے ہے

میرے دوستو! ہم لاوارث نہیں الحمدللہ! بولو، الحمدللہ! جب لاوارث نہیں ہیں تو ہمارے لئے راستہ متعین ہے۔ اور وہ کیا ہے حضور پاک ﷺ کا طرز زندگی اسوۂ حسنہ اور حضور ﷺ کے اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، صلح جنگ، قیادت سیادت، امامت تعلیم، تبلیغ دعوت، سب کو ملایا جائے۔ حضور ﷺ کے طریقے کو کیا کہتے ہیں؟ پتہ ہے ہاں ہاں زور سے کہہ دو کوئی ہم چوری نہیں کر رہے ہمارے پاس تقیہ وقیہ نہیں ہے۔ کھلی بات کر رہا ہوں کیا کہتے ہیں؟ ''سنت'' حضور ﷺ کی سنت ہے ہمارے لئے راستہ، اس راستے پر چلے آؤ۔ اس راستے والے، (راستے کا نام کیا رکھا سنت) اور والے کی عربی کیا ہے (اہل) توجہ جناب کہ اہل وطن، وطن والے...... اہل بیت، بیت والے...... اہل مسجد، مسجد والے...... اہل مدرسہ، مدرسے والے...... تو سنت کے ساتھ اہل سے کیا مراد ہے؟ اہل سنت یعنی سنت والے بن جاؤ تمہارے لئے کافی ہے۔

سنت والے اہل سنت بن جاؤ تمہارے لئے کامیابی ہے۔ لیکن اہل سنت کہلانے سے نہیں۔ اہل سنت بننے سے۔ ایک ننگے سر آدمی کھڑا ہے وہ کہتا ہے میں پگڑی والا ہوں تو پگڑی والا کہلانے سے اس کے سر پر پگڑی نہیں آجاتی۔ نہ اسے وہ ثواب ملتا ہے۔ جو پگڑی باندھنے کا ہے۔

تو اہل سنت کہلا کر، ہمارے پاس سنت کوئی نہ ہو، اہل سنت کہلا کر ایک ایک قدم پر بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر، عقیدوں میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر اعمال میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر اذان میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر خوشی میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر غم میں بدعت ہو......

اہل سنت کہلا کر ساری زندگی میں بدعت کی بھرمار ہو......

جناب یہ اہل سنت نہیں، اہل سنت کہلانے سے کامیابی نہیں ہے۔ اہل سنت بننے سے کامیابی ہے۔ اہل سنت کہلا کر عمل سنت کے خلاف ہو تو خلاف ورزی کا جرم علیحدہ اور جھوٹے دعوے کا جرم علیحدہ۔

اہل سنت ہی اہل جنت ہیں

ایک تو وہ ہے اہل سنت کہلاتا ہی نہیں۔ وہ جدھر ہے ہر کوئی دیکھ لے گا، لیکن ایک ہے جو کہلاتا ہے میں "سنت والا" ہوں۔ اور اس کے پاس سنت ہے نہیں۔ تو ڈبل جرم ہوا یا نہیں ہوا۔ تو جناب عرض کر رہا ہوں اہل سنت بن جاؤ۔ پھر نہ بھی کہلاؤ گے تب بھی اہل سنت ہو۔ مسجد میں بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد نہ کہلائیں، تب بھی وہ اہل مسجد ہیں۔ ہوٹل پہ بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد کہلائیں بھی تو نہیں ہیں...... اہل مسجد مسجد میں بیٹھنے والے اپنے آپ کو نہ بھی کہیں تب بھی وہ اہل مسجد ہیں۔ لوگ کہیں یہ مسجد والے نہیں ہیں تب بھی وہ اہل مسجد ہیں بیٹھا ہے سینما میں کہتا ہے ہم اہل مسجد ہیں یہ اہل مسجد ہے؟ (نہیں)۔

تو بھرا پڑا ہے بدعتوں سے۔ اور کہے ہم اہل سنت ہیں۔ یہ اہل سنت نہیں ہیں بابو! کہلاوے یا نہ کہلاوے تو لاکھ مرتبہ کہہ یہ اہل سنت نہیں ہے۔ لیکن جن کے عقیدے میں سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے، جن کے لباس پر سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے، جن کی چال ڈھال پر سنت مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہے...... جناب وہ اہل سنت ہیں ہی ہیں۔ تو کہے تب بھی ہیں تو نہ کہے تب بھی ہیں ہاں جو مسجد میں بیٹھے ہیں وہ اہل مسجد ہیں، جو سنت کے مطابق زندگی گزارتے

ہیں، جو چوبیس گھنٹے کی زندگی سنت کے مطابق گزارنے کے لئے، سیکھنے کے لئے اپنی زندگیاں لگائے ہوئے ہیں، یہ اہل سنت ہی ہیں تو کہے تب بھی ہیں تو انکا کرتا ہوا الٹا لٹک جائے تب بھی ہیں۔ جو سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق زندگی گزاریں گے اہل سنت ہیں اور وہی اہل جنت ہیں۔

ہاں جناب توجہ! سنت، سنت کے کچھ حصے فرض ہوتے ہیں (سمجھنے کی بات ہے بابو) سنت کے کچھ حصے فرض ہیں۔ کچھ واجب ہیں کچھ مستحب ہیں، کچھ مسنون ہیں۔

یہ کہیں گے سنت کے حصے فرض کیسے؟ سنت تو ہے حضور ﷺ کا طریقہ (اس میں حضور ﷺ کی ساری زندگی مبارک آتی ہے) سنت کا وہ مطلب نہ سمجھنا کہ کریں تو ٹھیک ہے نہ کریں تو ان کی سنت فرض نہیں ہے۔ (یہ نہیں ہے) آپ دو رکعت نماز نفل بھی پڑھتے ہیں۔ پڑھتے ہیں نا۔ اس میں سجدہ ہے یا نہیں؟ (ہے) رکوع (ہے) قبلے کی طرف منہ کرنا (ہے) قرأت (ہے) فرض ہے واقعی اصلی، یہ نفل میں فرض کیسے آ گیا؟

جناب سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے مصطفیٰ ﷺ کا طریقہ، جس پر حضور ﷺ نے زندگی گزاری ہے۔ اس میں عقائد بھی آتے ہیں۔ اعمال بھی آتے ہیں فرائض بھی آتے ہیں واجبات بھی آتے ہیں۔ ساری زندگی کا ایک ایک زاویہ اور شعبہ آتا ہے۔ بس یوں سمجھئے اہل سنت اسے کہتے ہیں، جو اسی سے ڈرے جس سے ڈرنا مصطفیٰ ﷺ نے سکھایا ہو۔ اور اہل سنت اسے کہتے ہیں جو وہاں جھکے جس کے سامنے مصطفیٰ ﷺ نے جھکنا سکھایا ہو اور جہاں جھک کر دکھایا ہو۔

ابو بکرؓ و عمرؓ کا حضور ﷺ سے قبر و حشر کا ساتھ

اور اسی سے پیار کرے جس سے پیار کر کے حضور ﷺ نے دکھایا ہو۔ جس سے پیار کرنا حضور ﷺ نے سکھایا ہو۔

میں خواہ مخواہ نہیں کہہ رہا۔ دیکھو اہل سنت کا پیار خواہ مخواہ نہیں ہے۔ نظر کر کے دیکھو۔ کتابوں میں دیکھو تمہاری مرضی۔ سیدھی بات ہے سیدہ عائشہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' فرماتی ہیں۔ جب سے میں ہوش سنبھالا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کوئی دن مجھے یاد نہیں آتا جس دن صبح

شام ایک دن میں کم از کم ایک مرتبہ حضور ﷺ ابو کے گھر نہ آئے ہوں۔ ہمارے گھر نہ آئے ہوں، ابوبکرؓ پاس نہ آئے ہوں۔

تو حضور ﷺ پیار سکھا رہے ہیں یا نہیں سکھا رہے۔ بول بھئی ہاں اور اگر یوں نہیں سمجھتے تو آؤ چلیئے چل کر دیکھیں کہ نبی پاک ﷺ آج بھی اپنے ساتھ ان کو رکھ ہوئے ہیں یا نہیں۔ اور آقا ﷺ سے پوچھ لیجئے کہ آقا ﷺ فرماتے ہیں صرف آج نہیں......

اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَفِیْھَا نُدْفَنُ......

میں کیسے ساتھ نہ رکھوں کہ اللہ نے جہاں سے میری مٹی اٹھائی ہے وہیں سے ابوبکرؓ وعمرؓ کی مٹی اٹھائی ہے۔ اور جہاں میں دفن ہونگا وہیں میرے ساتھ یہ دفن ہونگے۔

حضور ﷺ نے کھڑے کر کے دکھایا کہ "ھکذا نبعث یوم القیامۃ" صرف آج کی بات نہیں کل قیامت میں جب اٹھیں گے تو ہم اسی طرح اٹھیں گے میرے ادھر ابوبکرؓ ہوں گے اور ادھر عمرؓ ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کا جنازہ پڑھانے سے حضور ﷺ کا انکار

حضور ﷺ نے پیار بھی کر کے دکھایا اور حضور نے نفرت بھی کر کے دکھائی۔ فرمایا لے جاؤ اس کو یا رسول اللہ ﷺ جنازہ ہے جنازہ آپ پڑھائیں گے؟ فرمایا نہ! "انہ کان یبغض عثمان" یہ عثمان سے دشمنی رکھتا تھا میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔

حضرت آپ تو رحمت اللعالمین ہیں، فرمایا اس کے باوجود......!

آپ تو صاحب خلق عظیم ہیں، آپ کا تو بہت بڑا اخلاق ہے فرمایا اس کے باوجود......!

بہت پیارے اور میٹھے ہیں۔ فرمایا اس کے باوجود، میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ کیونکہ میری بات صرف اکیلی نہیں ہے نا۔ ادھر بھی تعلق ہے ادھر بھی تعلق ہے۔ کہتا وہ ہوں جو ادھر سے سکھایا جاتا ہے اور کرتا اس لئے ہوں کہ بعد والے سیکھ جائیں۔ کرتا وہ ہوں جو "وما

ینطق عن الھویٰ ،ان ھوا الا وحی یوحیٰ" ......

ہاں ہاں اور 'ووجدک ضالاً فھدیٰ" ......

"ان اتبع الا ما یوحیٰ الی" ...... میں تو وہی کرتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے۔ تو میں اپنی مرضی سے کچھ کرتا نہیں ہوں۔ اور صرف اپنے لئے نہیں کرتا۔

کرتا وہ ہوں جو ادھر سے سکھایا جاتا ہے۔

کرتا اس لئے ہوں کہ بعد والے سیکھ جائیں۔

کیونکہ میرے طریقے کا نام سنت ہوتا ہے۔ سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے، اسوۂ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

جس کے ساتھ میں پیار کروں گا، اس کے ساتھ آنے والے اہل سنت، اہل جنت پیار کریں گے......

اور جس سے میں نفرت کرونگا اس سے نفرت کرنا سنت ہو جائے گا......

جس سے میں نفرت کروں گا اس سے نفرت کرنا باعث دخول جنت ہو جائے گا۔

اخلاقیات پیغمبر کی سیرت سے ہٹ کر کچھ نہیں

اب کوئی کہے کہ نہیں اخلاق کا تقاضہ ہے۔ میں پوچھتا ہوں خلق عظیم کا صاحب تُو ہے کہ مصطفیٰ ﷺ ہے؟ کیا تیرا اخلاق زیادہ ہے؟ اب تُو کہے کہ جی دیکھو حسنِ اخلاق کی بات ہے..... نہیں، نہیں! میں تجھے حضور ﷺ سے بڑا اخلاق والا نہیں مان سکتا۔ میری مجبوری ہے میں تجھے حضور ﷺ سے آگے نہیں لے جا سکتا۔

حضور ﷺ سے آگے مخلوق میں کوئی جائے، کوئی جائے کوئی جائے تُو کیا ہے؟......

میں کسی کو محمد ﷺ سے آگے برداشت نہیں کرتا۔ اور کیوں کروں جب اللہ نے سب کو اکٹھا کر کے محمد ﷺ کو امام بنایا اور کیوں کروں جب حضور ﷺ نے فرمایا:

لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ......

اگر موسیٰ بھی میرے دور میں اس ظاہری زندگی میں ہوں تو موسیٰ کو میرے پیچھے چلنا پڑے گا۔

پیغمبر کی سیرت سے ہٹ کر کوئی راستہ قبول نہیں

تجھے کوئی حق نہیں، حضور ﷺ کے طریقے کی اصلاح کا تجھے کوئی حق نہیں۔ تجھے غلامی کرنی ہے تو کر، تابعداری کرنی ہے تو کر، محمد سے آگے جا کر تجھے کوئی راستہ نہیں مل سکتا۔

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ......

تجھے آگے نہیں جانے دیا جا سکتا۔ بیعت یہ کی تھی کہ تو دیکھا جائے گا کہ میں سارا دین بدل ڈالوں؟

کل تو کہے کہ سجدے میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کی بجائے میں یاسین پڑھتا ہوں، پھر میں کیا کروں گا؟ میرے پاس ایک ہی تو جواب ہے کہ نہیں جناب یاسین کی برکت اپنی جگہ، لیکن سجدے میں یاسین پڑھنا حضور ﷺ نے نہیں سکھایا۔

کل تو کہے میں رکوع میں ''قل ھو اللہ'' پڑھتا ہوں۔ پھر میں کیا کروں گا؟ میرے پاس ایک ہی تو جواب ہے کہ جناب ''قل ھو اللہ'' کی برکت اپنی جگہ، دس مرتبہ پڑھنے سے جنت میں محل ملتا ہے، لیکن رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھوں گا ''قل ھو اللہ'' نہیں پڑھوں گا، کیونکہ حضور ﷺ نے رکوع میں ''قل ھو اللہ'' پڑھنا نہیں سکھایا۔

کل تو کہے اذان میں آخر میں آدھا کلمہ پڑھتے ہو پورا کرلو۔ اذان جب پوری ہو رہی ہے آخری الفاظ کیا ہیں ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' آخری الفاظ ہیں۔ ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''لا الہ الا اللہ'' اذان ختم ہے۔ اب تو کہے اس کے بعد، آدھا کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پورا کرلو، تو میری اذان بدلوا ڈالے ''محمد رسول اللہ'' تو اس طرح اذان ختم کرے تو پھر میں کیا کروں؟ اگر میں کہوں نہیں نہیں! تو پھر تُو کہے گا محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا۔

میں نے دیکھا ہے میں نے تجربہ کیا ہے ایک نے کہا ''علی ولی اللہ'' میں نے کہا کلمے میں نہ ملا، کہتا ہے یہ علیؓ کو نہیں مانتا۔ میں نے کہا علی مانتا ہوں۔ تیری ملاوٹ نہیں مانتا۔

اس نے اذان میں کہا ''اشھد ان علی ولی اللہ'' میں نے کہا یہ نہیں ہے اس نے کہا دیکھو نا علیؓ کا دشمن ہے، میں نے کہا علیؓ کا دشمن نہیں علیؓ کا غلام ہوں۔ تیری ملاوٹ کا دشمن ہوں۔

اِس نے اذان میں الصلوٰۃ والسلام ملایا، میں نے کہا بھائی یہ نہ کہہ۔ اس نے کہا دیکھو یہ صلوٰۃ وسلام نہیں مانتے۔ میں نے کہا میں اپنے ساتھیوں کو بتلاتا ہوں روزانہ ہزار مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو، درود پاک پڑھو، درود پاک کا دشمن نہیں، درود کا منکر نہیں، تیری ملاوٹ کا منکر ہوں۔

میرا تجربہ ہے کہ ہر دشمن اسی راہ سے آیا ہے۔ یہ چیز اچھی ہے؟ کوئی اچھی نہیں ہے! سجدے میں قرآن پڑھنا اچھا نہیں، رکوع میں قرآن پڑھنا اچھا نہیں۔ کیوں، کہ جو چیز حضور ﷺ نے بتلائی ہو وہی اچھی ہے۔ جو حضور ﷺ نے نہیں بتلائی تو جتنا مرضی کہے اچھی ہے میں نہیں مانتا۔ اچھی ہوتی تو میرے نبی ﷺ ضرور بتلاتے۔

اب خواہ مخواہ میری اذان بدلوا ڈالے کہ دیکھو جی "لا الٰہ الا اللہ" کے بعد "محمد رسول اللہ" کہہ دیا تو کیا حرج ہے۔ کوئی حرج تجھے نظر نہیں آتا، مجھے بڑا حرج نظر آتا ہے۔ کہ میرے نبی ﷺ نے جو سکھایا تھا وہ طریقہ چھوٹ گیا۔

کلمہ میں تیری مرضی نہیں چلے گی، اذان میں تیری مرضی نہیں چلے گی۔ تو سیدھی بات ہے محبت میں تیری مرضی نہیں۔ دشمنی میں تیری مرضی نہیں۔ جس سے محبت محبوبؐ نے سکھائی ہے اس سے محبت کو ایمان سمجھتا ہوں اور جس سے نفرت نبی ﷺ نے سکھائی ہے اس سے نفرت کو ایمان سمجھتا ہوں۔

اہل سنت کا معنی کیا ہے!

میرے بھائیو! کامیابی اسی میں ہے کہ ہم سنت کے مطابق حضور ﷺ کی غلامی میں، تابعداری میں زندگی گزار دیں۔ نہ فکر میں پڑو۔ بڑے پڑھے لکھے بن گئے ہو۔ اب سوچتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقے کی اصلاح کس طرح کی جائے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمن کا جنازہ بھی نہیں پڑھایا۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ ابوبکرؓ پر لعنتیں کرنے والے کا (جنازہ) پڑھایا جائے؟...... بڑے پڑھے لکھے وسیع الذہن بنے ہو نا!

وسیع الذہن، میرے نبی کو تم تنگ ذہن سمجھتے ہو؟ یہ تمہاری وسعت تمہیں مبارک ہو، مجھے وسعت بھی وہی چاہیے جو وہاں سے ملے، تنگی بھی وہی چاہیے جو وہاں سے ملے۔

اہل سنت کا معنی ہے مرتا مرجائے لیکن حضور ﷺ کے پیچھے آئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خوشی میں، غمی میں، لباس میں، سیرت میں، صورت میں، حضور ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عقیدے میں اعمال میں حضور ﷺ کی سنت کا تابعدار بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

فیضانِ نبوت (۱)

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا O وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا O قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ اختارنی واختار لی اصحابی. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

فیضانِ نبوت (۱)

قابل صد احترام علمائے کرام، سپاہِ صحابہؓ کے سرفروش ساتھیو! جام پور ضلع راجن پور کے غیرت مند باشعور مسلمانو! سنہ ۱۹۹۹ء کے جولائی کی گیارہویں شب آج مجاہد اسلام مولانا فیض الحق صاحب عثمانی، اللہ تعالیٰ اُن کو سلامت رکھے، کی دعوت پر اور یہاں کی سپاہِ صحابہ کے زیر انتظام آپ حضرات سے شرف ملاقات نصیب ہو رہا ہے اور مسجد خلفائے راشدین جامعہ فیض الہدیٰ عثمانیہ میں یہ عظیم کانفرنس فیضانِ نبوت کے نام سے انعقاد پذیر ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

ابتداءً میں اپنے تمام دوستوں، ساتھیوں، علماء، عوام، غیرت منداور دینی درد رکھنے والے احباب اور اپنی ماؤں، بہنوں اور کارکنوں کو شیر اسلام، جرنیلِ سپاہِ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق کی رہائی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور اسلام کا اور اہلسنت کا یہ شیر دیر تک گرجتا رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے ہیرے بڑی دیر سے پیدا ہوتے ہیں اور قوم کو اُن کی قدر کرنی چاہیے۔

فیضانِ نبوت کی تشریح

آج اس پروگرام کا عنوان ہے فیضانِ نبوت۔ آج آپ نظر کریں، اس وقت رات ہے، رات کو سورج نظر نہ آئے لیکن ستارے چمک رہے ہوں......

کھیتی میں پانی نظر نہ آئے لیکن پودے مہک رہے ہوں......

باغ میں پانی نظر نہ آئے لیکن پھول مہک رہے ہوں تو کہا جائے گا فیض پانی کا ہے۔

ستارے چمک رہے ہوں، نظر سورج نہ آئے لیکن کہا جائے گا کہ یہ کرنیں سورج کی ہیں، یہ فیض سورج کا ہے کہ "نور القمر ونور النجوم مستفاد من نور الشمس "......

توجہ! ستارے چمک رہے ہیں۔ سورج نظر نہیں آتا، لیکن فیض بہرحال سورج کا ہے۔ (ٹھیک ہے نا!) رات کے وقت ستاروں کی چمک وہ سورج کا فیض ہے، اگرچہ وہ نظر نہ آئے۔ اس کو غروب ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہوں، پانی کو زمین میں جذب ہوئے کئی دن گزر چکے ہوں لیکن اس وقت بھی پھولوں کی مہک اور فصل کی لہک یہ بتلا رہی ہے کہ یہ فیض پانی کا ہے۔ اگرچہ وہ گھنٹہ پہلے جذب ہو چکا ہو، زمین کے اندر دفن ہو چکا ہو۔

میرے دوستو! بھلی سے رحلت فرما چکے ہوں، بھلی، سے زمین میں روضۂ اقدس میں آرام فرما ہو چکے ہوں، بھلی، سے چودہ سو برس پہلے روضۂ اطہر کے اندر آرام فرما ہو چکے ہوں۔ بھلی سے ظاہری زندگی چھوڑ چکے ہوں، بھلی سے ہماری ملاقات ظاہری نہ ہو سکتی ہو، بھلی سے ہم ظاہری بات نہ سن سکتے ہوں لیکن......

اگر آج کہیں ہمیں حیا نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج صداقت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں عدالت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں حیا نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں سخاوت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اقدار عالم میں اگر کہیں شجاعت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں ریاضت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں عبادت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کہیں غیرت نظر آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج آذان آ رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں اکناف عالم میں تلاوت سنائی دے رہی ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج کہیں رب کو سجدہ کیا جا رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج عبادت کا نعرہ بلند ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر آج اکناف عالم میں کہیں اللہ کا نام بلند ہو رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

اگر کلمہ پڑھا جا رہا ہے تو فیض نبوت کا ہے......

بحر و بر میں، خشکی و تر میں، جہاں بھی اللہ کا نام ہو، اللہ کا ذکر ہو، کوئی اچھائی ہو، اخلاق کی بات ہو، بھلائی کی بات ہو، پوری دنیا میں جہاں بھی ہو، لیکن ہم یہ سمجھیں گے کہ آسمان کے جس کنارے پر کوئی ستارہ چمکے وہ روشنی سورج کی ہے، دنیا کے جس کونے میں، جس حصے میں کوئی اچھائی ہوگی ہم اسے فیضانِ نبوت سمجھتے ہیں۔

اگر آج پورے عالم میں کہیں کوئی اچھائی ہو، اگر کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے...... شاگرد استاذ کی تکریم کرتا ہے...... اگر بچہ باپ کی عزت کرتا ہے...... اگر بچہ ماں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے...... اگر بیوی شوہر کی اطاعت کرتی ہے...... اگر امی بچے کو کلمہ سکھاتی ہے...... اگر بچہ توتلی زبان سے اللہ اللہ کرتا ہے...... اگر آج کہیں بھی کوئی دوست دوست سے سچی محبت اور وفا کرتا ہے...... اگر کہیں کوئی فیصل بیٹھ کر عدالت اور انصاف سے فیصلہ کرتا ہے...... اگر کسی میدان میں کوئی مجاہد جہاد کرتا ہے...... ہاں ہاں!! آج وہ کشمیر ہو...... کارگل کی چوٹیاں ہوں...... افغانستان ہو...... پوری دنیا میں جہاں جو بھی ظلم کا، جبر کا مقابلہ کرتا ہے ہم سمجھتے ہیں یہ ساری کی ساری چمک نبوت کی، دمک نبوت کی، فیض نبوت کا، ہاں بجلی سے ہزار کلومیٹر، لاکھ کلومیٹر دور ہو لیکن جہاں اگر یہ برق چمک رہا ہو، یہ لائٹ چل رہی ہے، تو کہا جائے گا کہ اصل فیض جو ہے وہ مرکز کا ہے۔

فیضانِ نبوت کے بغیر دنیا اچھے اوصاف سے محروم ہوتی

اگر وہاں سے بجلی بند ہوتی، وہاں سے کرنٹ نہ ملتا، کنکشن کٹ جاتی، یہاں یہ بلب نہ جلتا۔ میں کہتا ہوں نبوت سے فیض نہ پہنچتا اگر کنکشن ملا نہ ہوتا، آج حیا نہ ہوتی۔

نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج صداقت نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج دنیا میں عدالت نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کہیں حیا نہ ہوتی......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی بہادر میدان میں نہ بیٹھتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی حق وصداقت کا نعرہ بلند نہ کرتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی جیل میں قرآن نہ پڑھتا......

اگر حق وصداقت والا نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کوئی حق کا نعرہ اسٹیج پہ بلند نہ کرتا......

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، آج کوئی قرآن نہ پڑھتا......

اگر حق وصداقت والا نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کسی کے پاس غیرت نہ ہوتی ...

اگر نبوت سے کنکشن نہ ملتا، کوئی آج رب کا نام نہ لیتا......!!

آج حافظ قرآن پڑھ رہا ہے آپ لے جائیں یہ کنکشن نبوت تک پہنچے گا......

آج حافظ قرآن پڑھ رہا ہے اس کی آپ سند لیں یہاں سے نبوت تک پہنچے گی......

قاری تجوید سے قرآن کریم کے الفاظ ادا کر رہا ہے اس کی آپ یہاں سے سند لیں نبوت تک پہنچے گی......

آج اگر مبلغ حق کی تبلیغ کر رہا ہے اس کی سند لے جایئے نبوت تک پہنچے گی......

آج عالم کے کسی کونے میں کوئی حق وصداقت کی بات ہو رہی ہو کنکشن نبوت تک پہنچے گا......

یہ سلسلہ نبوت تک پہنچے گا...... اور میں نے عرض کیا کہ سینکڑوں میل دور ہونا کوئی بات نہیں، اصل فیض مرکز سے آ رہا ہے، اسی طرح سینکڑوں برس دور ہونا کچھ مخل نہیں۔ آج جو اچھائی نظر آ رہی ہے یہ فیضانِ نبوت کا صدقہ ہے اور آقا ﷺ نے فرمایا

"انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ......

فرماتے ہیں کہ میں بھیجا گیا ہوں اخلاق کی تمیم کیلئے، تمام اچھائیاں، تمام بھلائیاں، پوری کرنے کے لئے۔

حضور ﷺ کے بعد کوئی آتا تو کیا لاتا؟

تکمیل کے لئے جو حضور تشریف لائے تو پیچھے کوئی بھلائی چھوڑی نہیں۔ سب کچھ لے کر آئے۔ ہر بھلائی، ہر نیکی، ہر اچھائی لے کر آئے۔ پیچھے کچھ...... (چھوڑا نہیں!) اب کوئی آئے گا تو کیا لائے گا؟ جو رب پاک کو ادھر بھیجنا تھا وہ تو محبوبؐ کو دے کر بھیجا۔ پہلوں کو بہت کچھ دیا، لیکن محبوبؐ کو جب بھیجا تو سب کچھ دیا۔ جو بھیجنا تھا وہ سب دے کر بھیج دیا۔ پیچھے بچا کر نہیں رکھا۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
اور تیرے کمالات کسی میں نہیں مگر دو چار

(حضرت تھانویؒ)

آقا کو سب کچھ دے کر بھیج دیا۔ پیچھے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔ پہلوں کو دیا، لیکن جو اس وقت کے موافق تھا وہ دے کر بھیجا کہ آپ یہ لے جائیں، آپ کے بعد وہ آئیں گے وہ لائیں گے۔ یہ تو آپ لے جائیں باقی وہ لائیں گے۔ یہ آپ لے جائیں باقی بعد والے لائیں گے، اور جب محبوبؐ کو بھیجا تو فرمایا آپ سب کچھ لیتے جائیں کہ بعد میں کوئی آنے والا نہیں۔

سراجِ منیر کی فیض رسانی

جب آقا کو اللہ نے بھیجا تو سب کچھ "مکارم الاخلاق" میں سے دے کر بھیجا، اور فرمایا:

"ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین.

خاتم النبیین بنا دیا، اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا...... اور ساتھ ہی تشبیہاً لقب رکھا کہ میرے محبوبؐ سراج منیر ہیں۔ یہ چراغ روشن ہیں...... اب اگر بجھا ہوا چراغ، چراغ روشن کے ساتھ ملایا جائے، وہ روشن دوسرا بجھا ہوا اس کے ساتھ ملے، وہ روشن۔ تیسرا بجھا ہوا اس کے ساتھ ملے وہ روشن۔ چوتھا بجھا ہوا وہ اس کے ساتھ ملے وہ روشن، چلتے جایئے یہ سلسلہ سینکڑوں میں جائے، ہزاروں میں جائے، لاکھوں، کروڑوں میں چلا جائے، اربوں کھربوں میں چلا

جائے لیکن اس لو میں کمی نہیں آئے گی۔

میرے دوستو! یہ فیض چلتا جائے گا، یہ روشنی چلتی جائے گی، جو روشنی پہلے چراغ میں تھی وہی روشنی دوسرا چراغ لے گا، وہی روشنی تیسرا چراغ لے گا، وہی پانچواں چراغ لے گا، اصل الاصول اگرچہ پہلا ہو...... وہ پہلا نہ ہوتا تو دوسرا نہ ہوتا...... وہ دوسرا نہ ہوتا تو تیسرا نہ ہوتا...... وہ تیسرا نہ ہوتا، وہ چوتھا نہ ہوتا...... پہلا نہ ہوتا تو لاکھوں نہ ہوتے...... وہ پہلا نہ ہوتا کروڑوں نہ ہوتے...... وہ پہلا نہ ہوتا وہ اربوں نہ ہوتے۔ اصل الاصول اگرچہ اول ہے لیکن فیض میں کمی نہیں آئے گی۔ وہ اسی طرح محفوظ رہے گا۔

سراج منیر کی روشنی کبھی کم نہیں ہوگی

ہدایت مصطفیٰ کے پاس سے صدیق اکبر تو ملی، صدیقؓ نے کلمہ اوّل پڑھا، وہ نہ پڑھتے پیچھے فیض نہ پہنچتا۔ اب جو آتا گیا، صدیقؓ کے پیچھے کھڑا ہوتا گیا، لائن بنتی گئی۔ اب دو آئے، جب تیسرا آیا، چوتھا آیا، پانچواں آیا، چھٹا آیا، یہ بڑھتے بڑھتے سینکڑوں تک، سینکڑوں سے ہزاروں تک، ہزاروں سے لاکھوں تک، لاکھوں سے کروڑوں تک، کروڑوں سے اربوں تک، اربوں سے کھربوں تک، قیامت تک یہ امت بڑھتی جائے گی، یہ چراغ روشن ہوتے جائیں گے۔ لیکن میرے دوستو! جیسے روشنی پہلے تھی وہی روشنی آخر تک رہے گی۔ اس میں فرق نہیں آئے گا۔

جیسے کلمہ پہلے محفوظ تھا وہی کلمہ آخر تک محفوظ رہے گا۔
جیسے اذان پہلے تھی، وہی اذان آخر تک رہے گی۔
جو نماز پہلے تھی وہ نماز آخر تک محفوظ رہے گی۔
جو قرآن پہلے تھا اس میں ایک شوشے کا، ایک نقطے کا، ایک زبر و زیر کا فرق نہیں آئے گا۔

اسلام تابندہ رہے گا، پائندہ رہے گا، روشن رہے گا، چراغ اگرچہ پہلے کے سب طفیلی ہیں، پہلے سے فیض یافتہ ہیں، اصل الاصول اول ہے، لیکن روشنی میں کمی نہیں آئے گی، وہ اسی

طرح محفوظ رہے گی۔

ہر چراغ اپنے ظرف کے مطابق روشنی لے گا

اسی طرح چمک دمک دیتی رہے گی۔ اسی طرح آقاؐ سے سب نے فیض لیا، اب قیامت تک اس فیض میں کمی نہیں آئے گی۔ لینے والے کا ظرف جتنا ہوگا روشنی اتنی ملے گی۔ اپنا برداشت کا مسئلہ ہے، جتنی وولٹیج اور برداشت ہوگی، اتنی فیض اور روشنی لی جائے گی۔ لیکن دینے والے میں، پہنچانے والے میں، اسلام میں، پاور میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ برداشت ہے، جو جتنا برداشت کرے، کوئی صرف ناظرہ قرآن پڑھ لے گا، کوئی صرف حافظ بن جائے گا، کوئی قاری بن جائے گا، کوئی عالم بن جائے گا، کوئی صرف کلمہ پڑھ لے گا، مسلمان بن جائے گا، کوئی ولی کامل بنے گا، کوئی غوث وقطب بنے گا، یہ اپنے اپنے برداشت کا مسئلہ ہے، جتنی وولٹیج کی برداشت ہوگی اتنی روشنی لی جائے گی۔ لیکن مرکز سے نہ اس وقت کمی تھی، نہ فیضان میں اس وقت کوئی کمی ہے۔

میرے دوستو! روشنی اتنی ہی محفوظ رہے گی، اس میں فرق نہیں آئے گا، کلمہ وہی رہے گا، وہ محفوظ رہے گا، اذان وہی محفوظ رہے گی، قرآن وہی محفوظ رہے گا، سنت وہی محفوظ رہے گی، آقاؐ کی سیرت وہی محفوظ رہے گی، کوئی فرق نہیں۔ اُس وقت اگر کوئی تابعداری کرنا چاہتا اسے آقاؐ کا طریقہ معلوم ہوسکتا تھا۔ آج اگر کوئی تابعداری کرنا چاہے تو اسے آقاؐ کا طریقہ معلوم ہوسکتا ہے۔

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کے کپڑے کیسے تھے؟......
آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ محبوبؐ کی داڑھی مبارک کیسی تھی؟......
آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کا اٹھنا کیسا تھا؟......
آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کا بیٹھنا کیسا تھا؟......
آج بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آقاؐ کی تبلیغ کیسی تھی؟......
آج بھی معلوم ہوسکتا ہے، حضورؐ کی امامت کیسی تھی؟......

آج بھی معلوم ہوسکتا ہے، حضور کی ریاضت کیسی تھی؟ عبادت کیسی تھی؟ اور جہاد کے میدان میں قیادت کیسی تھی؟......

آج اگر میری ماں، میری بہن، بیٹی پردہ کرتی ہے، یہ فیض نبوت کا ہے......

اگر آج بیٹا باپ کی عزت کرتا ہے تو یہ فیض نبوت کا ہے......

آج اگر شاگرد دوزانو ہو کر استاذ کے سامنے بیٹھتا ہے، یہ فیض، یہ سارے کا سارا فیض نبوت کا ہے......

آج ہدایت کی کوئی روشنی تمہیں ٹمٹماتی نظر آتی ہے تو یہ فیض وہی نبوت کا ہے۔

سراجِ منیر سے فیض یافتہ روشن ستارے

میرے دوستو! کیونکہ حضورؐ نے تمام اخلاق سکھائے بلکہ عملاً کر کے دکھائے، حضورؐ تتمیم اور تکمیل لئے آئے، نہ صرف بات لائے بلکہ بات کے ساتھ اللہ کی جماعت لائے۔ حزب اللہ "اولئک حزب اللّٰہ"......وہ اللہ کی جماعت حضورؐ نے بنائی اور پیش کی کہ:

لوگو! میں صداقت کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونہ صدیقؓ پیش کرتا ہوں!

میں کفار پر شدت کی، امر اللہ میں، اللہ کے معاملے میں شدت کی تعلیم دیتا ہوں، اور "اشدھم فی امر اللّٰہ" عمرؓ پیش کرتا ہوں!

میں حیا کی تعلیم دیتا ہوں اور جس سے فرشتے آسمانی بھی حیا کریں، وہ عثمانؓ نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

میں قضائے حق، صحیح فیصلے کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے کے طور پر علیؓ کو پیش کرتا ہوں۔

میں شجاعت کی تعلیم دیتا ہوں، قربانی کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں اپنے چچا شیر خدا حمزہؓ پیش کرتا ہوں!

میں بہادری کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے کے طور پر سیف اللہ خالدؓ پیش کرتا ہوں!

میں توکل کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں ابوذرؓ پیش کرتا ہوں!

میں قرأت قرآن کی تعلیم دیتا ہوں اور نمونے میں ابی ابن کعبؓ پیش کرتا ہوں!!
میں فقہ کی تعلیم دیتا ہوں اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کو نمونے میں پیش کرتا ہوں!!

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکارم الاخلاق سکھائے، اعلیٰ درجے پر سکھائے، اور عملاً خود کر کے دکھائے۔ لیکن شاید کوئی کہے آپ تو نبی ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا۔ آقا نے پھر نبوت کے فیض سے صحابہ کو تیار کر کے دکھایا کہ نیت سچی ہو تو صدیقؓ بنتا ہے۔ نیت سچی ہو تو "اشدھم فی امر اللّٰہ" عمرؓ بنتا ہے۔ نیت سچی ہو، حیادار پیغمبر سے صحیح کنکشن جوڑ لیا جائے تو عثمانؓ ایسا بنتا ہے کہ آسمانی فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

میرے دوستو! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بات نہیں بلکہ ساتھ جماعت بھی تیار کر کے دی۔ عملی طور پر Practicaly تعلیم دی، تجرباتی دنیا میں تعلیم دی، کہ یہ ہے میری تھیوری، یہ ہے پریکٹیکل...... یہ ہے بات اور یہ ہے عملی جماعت۔ اب آؤ ان کی تابعداری کرو۔ میں نے یہ پیش کر دیئے۔ اللہ نے مجھے بھیجا کہ جاؤ حق کی تعلیم دو، "مکارم الاخلاق" تعلیم دو۔ میں نبی بن کر آیا اور میں نے آ کر یہ جماعت بنائی ہے۔ اب آؤ اگر تمہیں میری تابعداری کرنی ہے تو صدیقؓ کر کے دکھائے گا، تمہیں میرا کلمہ پڑھنا ہے تو صحابہؓ پڑھ کے دکھائیں گے۔ تمہیں میری اتباع کرنی ہے تو صحابہؓ کر کے دکھائیں گے۔ اب یہ میری اتباع کریں گے تم ان کی اتباع کرو گے، ان کا کنکشن مجھ سے جڑے گا، تمہارا ان سے جڑے گا، پھر ان کا ان سے جڑے گا، بعد والوں کا اُن سے جڑے گا، پھر جن کا ان سے جڑے گا، بعد والوں کا اُن سے جڑے گا...... یہ لائن، یہ رَو، یہ روشنی، یہ پاور، یہ قوت چلتی رہے گی اور یہ آخر تک بس چلتی رہے گی، یہ بجلی چلتی رہے گی۔ یہ روشنی آتی رہے گی۔

میرے دوستو! جہاں جہاں تک کنکشن ملتا جائے گا، وہاں وہاں یہ سب کچھ پہنچتا جائے گا۔ توجہ! جہاں سے کنکشن کٹ گیا، وہاں وہ روشنی نہیں پہنچے گی۔ جہاں تک کنکشن ملا ہو گا وہاں یہ سب کچھ پہنچے گا اور جہاں کنکشن کٹ جائے گا وہاں یہ بات نہیں پہنچے گی۔ کنکشن جڑا ہے تو بلب چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو پنکھا چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو روشنی ملے گی۔ کنکشن جڑا ہے تو ہیٹر چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو فریزر چلے گا۔ کنکشن جڑا ہے تو اے سی چلے گا اور کنکشن کٹ گیا اب کچھ

نہیں چلتا۔

میرے دوستو! کنکشن جڑا ہے صداقت موجود ہوگی......

کنکشن کٹ گیا صداقت کی بجائے جھوٹ اور تقیہ آ جائے گا......

کنکشن جڑا ہے عدالت ملے گی، کنکشن کٹ گیا تو بے غیرتی اور متعہ آ جائے گا۔

کنکشن جڑا ہے تو حیاء ہوگی، کنکشن کٹ گیا تو بے حیائی اور بے پردگی ہوگی۔

کنکشن جڑا ہے شجاعت ملے گی، کنکشن کٹ گیا بزدلی ملے گی۔

کنکشن جڑا ہے تو ایمان ملے گا، کنکشن کٹ گیا تو کفر ملے گا......

کنکشن جڑا ہے تو روشنی ملے گی، کنکشن کٹ گیا تو اندھیرا ملے گا......

ظلمات بھری دنیا میں ایک ہی نور

علم روشنی ہے جہل اندھیرا ہے...... انصاف روشنی ہے ظلم اندھیرا ہے...... ہدایت روشنی ہے ضلالت اندھیرا ہے...... توحید روشنی ہے شرک اندھیرا ہے...... اسلام روشنی ہے کفر اندھیرا ہے...... غیرت روشنی ہے اور بے غیرتی اندھیرا ہے...... حیا روشنی ہے بے حیائی اندھیرا ہے...... قرآن آیا، نبی لایا اور فرمایا، اس لئے بھیجا:

"لتخرج الناس من الظلمات الی النور"

تا کہ آپ لوگوں کو تمام ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ توجہ! ظلمت نہیں ظلمات:

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ .

ظلمت نہیں ظلمات، کئی اندھیرے اور انوار نہیں نور، ظلمت نہیں ظلمات، ایک اندھیرا نہیں کئی اندھیرے اور ادھر انوار نہیں نور۔ نور کا معنی روشنی۔ کئی اندھیروں کا حل ایک ہی نور ہوگا، انوار نہیں۔ فرمایا، ایک ہی نور۔

دنیا بھر کی ظلمتیں ایک ہی نور سے کافور

آسان مثال دوں۔ آپ کو گرمی کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی، پنکھا چل گیا، آپ کو

سردی کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی ہیٹر چل گیا...... آپ کو اندھیرے کی تکلیف ہے، بجلی آ گئی بلب جل گیا...... آپ کو جو بھی تکلیف ہو اس کے لئے بجلی ایک علاج ہوگی...... آپ کی تکلیف سردی کی ہو، تب علاج بجلی ہے...... آپ کو تکلیف گرمی کی ہو، تب علاج بجلی ہے...... آپ کو تکلیف اگر اندھیرے کی ہو تب علاج بجلی ہے۔ آپ کو تکلیف تھکاوٹ اور محنت کی ہے بجلی آ گئی، اب مشین چل پڑی۔ آپ ہاتھ سے کتر کرتے تھے، آپ ہاتھ سے مشین چلاتے تھے، بجلی آ گئی آپ کی تھکاوٹ ختم۔ تھکاوٹ کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... اندھیرے کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... گرمی کی تکلیف، علاج وہی بجلی...... سردی کی تکلیف، علاج وہی بجلی......!!

ہاں دوستو! اسی طرح اللہ نے نبوت کا ایک نور بھیج دیا، ایک قرآن بھیج دیا، ایک اسلام بھیج دیا۔ اب تکلیف کذب کی ہے، علاج وہی نبوت ہے...... نورِ نبوت ہے...... وہ اندھیرا ظلم کا ہے، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... اور بے حیائی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ظلم کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... بے غیرتی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... فحاشی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... بے پردگی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ظلم کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... جہل کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... گستاخی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... نافرمانی کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... معصیت کا اندھیرا، علاج وہی نورِ نبوت ہے...... ساری کائنات کے اندھیرے ملا لیجئے، لیکن جب آفتابِ نبوت چمکا (جیسے ایک بجلی آ جائے ساری تکلیفیں ختم) ایک نبوت کی برقی شعاع آ گئی، ساری تکلیفیں ختم۔ محمد عربی ﷺ آ گئے ساری گمراہیاں ختم، سارے اندھیرے ختم، نورِ نبوت چمکا، سارے اندھیرے گئے۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ ہر اچھائی حضورؐ سے آئی۔

باقی تو وہاں آ کر لو لگانے والے روشن ہوئے نا! بجھا ہوا چراغ، سراجِ منیر سے ملا وہ روشن ہوا۔ جو بجھا ہوا چراغ ملے گا وہ روشن ہوگا۔ ہر چراغ ملنے سے روشن ہوگا؟ (نہیں)۔ وہی ہوگا جس میں فتیلا بھی ہو تیل بھی ہو، روئی بھی ہو تیل بھی ہو، اگر فتیلا اور تیل نہ ہو، وہ آ کر منہ

لگائے گا مزید اس کا منہ کالا ہو گا روشن نہیں ہو گا۔ جب سورج کے سامنے ستارہ ہو گا وہ تو چمکے گا، سورج کے سامنے توا ہو گا وہ نہیں چمکے گا۔ چراغ سے فتیلے اور تیل والا چراغ ملے گا وہ تو روشن ہو گا، بن فتیلے اور بن تیل کے آ کر ملے گا اس کا مزید منہ کالا ہو گا۔ وہ ابولہب، ابوجہل بنے گا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں بنے گا۔

خوش قسمتی ہو، اللہ کی چاہت ہو، اور قبول ہو، انابت ہو تبھی روشنی ملتی ہے۔ میرے دوستو! اگر ضد ہے اور انابت سے خالی ہے، قبولیت سے خالی ہے، پھر یہ روشنی نہیں ملتی۔ انصاف سے خالی ہے پھر یہ روشنی نہیں ملتی۔ وہ چراغ آج تک جلتے آئیں گے، دلائل کی روشنی آج تک ملتی رہے گی۔ اب بھی کوئی دل میں اگر انابت رکھ کر قبولِ حق کی لیاقت وصلاحیت رکھ کر آج بھی آئے گا، دلائل سنے گا، وہ بھی روشن ہو جائے گا۔ وہ بھی باقیوں کے لئے راہِ ہدایت دکھانے والا بن جائے گا۔ خود بھی ہدایت پہ آ جائے گا۔ لیکن ضد لے کر آج بھی کوئی قرآن کے پاس آ جائے، مزید اس کا منہ کالا ہو گا، مسلمان نہیں بنے گا۔ اگر فتیلا اور تیل ہو، روشن ہونے کی نیت سے نہ بھی آ جائے، صرف آ کر اتفاقاً بھی لگ جائے تو روشن ہو جاتا ہے۔ انصاف دل میں ہو، قبولِ حق کی بات ہو، ضد نہ ہو، فکر کا مادہ ہو، تو پھر ماننے کے لئے نہیں مارنے کیلئے آ رہا ہو، جام پور والو! ماننے کیلئے نہیں مارنے کے لئے آ رہا ہو، لیکن فتیلا موجود تیل موجود، قبولِ حق کی لیاقت وصلاحیت، منطقی قوت موجود ہے تو پھر آنے والا نیت جس سے بھی آئے اتفاقاً بھی لَو کے ساتھ لگ گیا تو روشن ہو جاتا ہے۔ روشن ہونے کے لئے نہ آئے لیکن لگ جو گیا، فتیلا موجود تھا، تیل موجود تھا، وہ بھڑک اٹھا اور روشن ہو گیا۔ ہاں ماننے کے لئے نہیں مارنے کیلئے آ رہا ہو لیکن قرآن کی روشنی کی لَو کے ساتھ لگ جو گیا، نورِ نبوت سے مَس جو ہو گیا، مَس ہوتے ہی وہ روشن ہو جاتا ہے، اور باقیوں کے لئے راہِ ہدایت کا ستارہ بن جاتا ہے۔ تو اعلانِ نبوت ہوتا ہے کہ یہ اتنا روشن ہے، اتنا باصلاحیت ہے، اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو یہ نبی بنتا۔

ہر اچھائی نبوت سے آئی، روشنی تمام کی تمام سورج سے آئی...... وہ قمر نے لی ہے تو سورج کی...... وہ ستاروں نے لی ہے تو سورج کی...... آسمان کے جس کونے پر بھی ستارہ

ہو، لیکن وہ چمک اصل سورج سے لے رہا ہے، کائنات میں زمانی اور مکانی لحاظ سے جس بھی حصے میں آئے لیکن جہاں اچھائی پہنچتی ہے، یہ آفتابِ نبوت کی کرن ہے، یہ روشنی اصل نبوت کی ہے۔

ہمارا کنکشن مرکز سے جڑا ہوا ہے

لیکن میرے دوستو! یہ تب تک ہی بات پہنچے گی جب کنکشن جڑا رہے۔ جب درمیان میں رکاوٹ آجائے، کہتے ہیں چاند کو گہن لگ گیا، کیوں لگا؟ کہتے ہیں جی آفتاب اور مہتاب کے درمیان، سورج اور چاند کے درمیان زمین آ گئی۔ یہ شعاعیں وہاں نہ پہنچیں، درمیان میں راستہ کٹ گیا۔

اسی طرح اگر کہیں گہن لگتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ درمیان میں کوئی اور آ جاتا ہے، ہمارے پاس وہاں سے یہاں تک سارے روشن ہیں۔ کنکشن جڑا ہوا ہے، سند مسلسل متصل صحیح ہے، وہاں سے یہاں تک سارے روشن ہیں، اگر بیچ میں کوئی فیوز اڑ جاتا، کوئی طبقہ، کوئی دور کلی طور پر خراب ہو جاتا، وہ روشنی یہاں تک منتقل نہ ہوتی، اور جن کا حلقہ کٹ گیا، جن کی کنکشن کٹ گئی ہے، جن کا واسطہ کٹ گیا...... میں عرض کر رہا تھا، ان کے پاس کچھ نہیں پہنچا۔

جن کا کنکشن کٹ گیا ان کا کچھ نہیں بچا

نبوت سے کنکشن جڑا ہوا نہیں ہے، نبوت سے کنکشن جڑا ہوتا تو اس میں حیا ہوتی۔ توجہ! کوئی پوچھنے کی بات ہے، کوئی بتانے کی بات ہے، یہ تو پوری کائنات جانتی ہے، غیرت آتی کیسے ہے؟ جب غیرت کے بادشاہ کا انکار کیا کنکشن کٹ گیا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کے نبی نے حق انصاف سکھایا، اور فرمایا "واقضاھم علیؓ" فیصلے میں اول نمبر علیؓ کا بیان کرتا ہوں، قوتِ فیصلہ نبوت سے آ رہی تھی، حق کا فیصلہ نبوت سے آ رہا تھا، جنہوں نے کنکشن ملا کے رکھا ان کے پاس حق کا عقیدہ آیا کہ:

"ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ"

"ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا" ہر شخص جو کرے گا وہی بھرے گا۔

لیکن جنہوں نے اس علیؑ کو بزدل مانا، اس کے فیصلے کو غلط سمجھا اور کہا علیؑ کا فیصلہ کیا ہے؟ وہ بیعت کرتا ہے، ہم نہیں مانتے۔ وہ امام مان کر پیچھے نماز پڑھتا ہے، ہم لائق نہیں سمجھتے۔ وہ مصلیٰ رسولؐ پہ لاتا ہے، ہم نہیں مانتے۔ وہ فیصلہ کر کے نبوت کے ساتھ، مصطفیؐ کے ساتھ روضۂ اطہر میں سلاتا ہے، یہ علیؑ کا فیصلہ ہم نہیں مانتے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ ڈر کے فیصلہ کیا، تقیہ کر کے فیصلہ کیا، یہ جناب جانب داری کر کے فیصلہ کیا"۔ جب علیؓ کے فیصلے پہ اعتماد نہ کیا، علیؓ کی غیرت پہ اعتماد نہ کیا، علیؓ کی قضاء پہ اعتماد نہ کیا، کنکشن جو کھٹکیا تو ان میں حق نہ رہا، انصاف نہ رہا۔ اور بے انصاف ایسے بنے کہ کہنے لگے، جو ثواب کا کام، جو اچھا کام سُنی کرے گا اس کا ثواب ہمیں ملے گا۔ جو برائی، جو گناہ، جو بدکاری، جو بے حیائی ہم کریں گے اس کا گناہ اس سُنی کو ملے گا۔

توجہ! کتنی بے غیرتی کی بات ہے، اور کتنی بے انصافی کی بات ہے، انصاف تو یہ تھا کہ:

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی......

انصاف تو یہ تھا:

وان تدع مثقلة الی حملها لا یحمل منه شیء ولو کان ذا قربیٰ.

انصاف تو یہ تھا، لیکن یہ کیا آیا ترجمۂ مقبول کے صفحہ تیرہ (۱۳) پہ لکھا کہ ایک شیعہ کے بجائے لاکھ سنی جہنم میں جائیں گے۔ کیوں؟ جہاں جتنے گناہ اس شیعہ نے کیے ہوں گے، اس کی سزا جو ہے وہ سنی کو ملے گی۔ اتنی بے انصافی کیوں آئی؟ آخر کیوں نہ آتی، آخر نبوت سے کنکشن کٹا ہوا تھا، نبوت نے جہاں سے انصاف کا کنکشن دیا تھا، انہوں نے نہ لیا۔ کاٹ لیا، تو پھر انصاف کہاں سے آتا ہے؟ ظاہر ہے ہر اچھائی نبوت سے آئی جنہوں نے کنکشن ملائی ان کے پاس رب نے پہنچائی۔ اور جنہوں نے کنکشن کاٹ دی، ان کے پاس نہ پہنچی۔

توجہ، جنہوں نے کنکشن ملا کے رکھی اُن کے پاس ہر اچھائی پہنچی......

اور جنہوں نے کنکشن کاٹ دی، ان کے پاس کوئی اچھائی نہ رہی......!!

نبوت سے کنکشن کاٹ لینے والے کافر ہو گئے

نماز نبوت سے آئی، اذان نبوت سے آئی، ہر اچھائی نبوت سے آئی، قرآن نبوت

سے آیا، لیکن جنہوں نے بیچ میں سے کنکشن کاٹ دیا، ان کے پاس کچھ نہ پہنچا۔ جب کچھ نہ پہنچا پھر انہوں نے اپنا جعلی سامان بنانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کے پاس اصلی کلمہ بھی نہ پہنچا، انہوں نے اپنا کلمہ بنانا شروع کر دیا۔ کیوں نہ کہوں کہ تمہارا جعلی اور جھوٹا کلمہ ہے، تمہاری جعلی اور جھوٹی اذان ہے، تمہارا جعلی اور جھوٹا دھرم ہے، تمہارا جعلی اور جھوٹا اسلام ہے، نہ تمہارا کلمہ معتبر...... نہ تمہارا ایمان معتبر...... نہ تمہارا اسلام معتبر...... نہ تمہارا اعلان معتبر...... تمہیں مسلمان کون کہے؟...... تمہیں مومن کون کہے؟...... کیونکہ ایمان تو وہ ہوگا جو نبوت سے آئے گا، سلسلے وار آئے گا، جب بیچ میں کنکشن تم نے کاٹ دیا اب کوئی تمہیں کافر مانے تب بھی کافر ہو، نہ مانے تب بھی کافر ہو۔ میں کہوں تب بھی کافر ہو نہ کہوں تب بھی کافر ہو، جو پیغمبرؐ کے صحابہ کرامؓ پر کفر کے حملے کرتا ہے، جو نبوت سے کنکشن کاٹتا ہے، میں شیعہ کو مسلمان کہوں، کہوں تو کیا ہو جائے گا؟ میں بھی کافر ہو سکتا ہوں! وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بات ہے نبوت کی...... فیض ہے نبوت کا...... شان ہے نبوت کی...... کمال ہے نبوت کا...... کنکشن ہے نبوت کی...... جب وہاں ملتی رہے گی تو ایمان پہنچے گا، وہاں جب کنکشن کٹ گیا روشنی نہیں پہنچ سکتی۔ جب نبوت سے کنکشن کٹا، صحابہ کرامؓ والا حلقہ نکال دیا گیا، تو اب ایمان نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی کہے تب، کوئی نہ کہے تب، کیونکہ ہر اچھائی نبوت سے آئی اور جب نبوت تک کنکشن ہی نہ پہنچے تو فیض کہاں سے پہنچے گا؟...... وولٹیج چاہے کتنی زوردار ہو لیکن بیچ سے فیوز جو اڑ گئے، تو کھلی بات ہے، کوئی شک نہیں، کوئی شبہ نہیں کہ فیضانِ نبوت کا بحر بے کنار موجیں مار رہا ہے...... لیکن جو کنکشن ملا کے رکھے گا روشنی اُسی کو ملے گی۔ اور جس کا فیوز اُڑا ہوا ہو گا وہ جلا ہوا، مزید اپنا منہ کالا کرا سکتا ہے کوئی فیض لے سکتا نہیں!!

اب تم مجاہد اسلام مولانا فیض الحق عثمانی پہ حملے کر کے یہ سمجھو کہ ہم اس سے مسلمان ہو جائیں گے...... بھول ہے تمہاری! ایسے نہیں مسلمان ہوا کرتا، فیض الحق پہ حملہ کر کے مسلمان نہیں ہوتے...... اعظم طارق پر حملہ کر کے مسلمان نہیں ہوتے...... ہمیں جیلوں میں ڈلوا کر مسلمان نہیں ہوتے...... مسلمان تو حضورؐ کے ساتھ کنکشن ملا کر ہوں گے، او کنکشن یہ ملے گا کہ

سب سے پہلے حلقۂ اوّل کو سلام کرو!!

میرے چپ رہنے سے کتا بکرا نہیں ہو سکتا

حکومت والو! کیا کہتے ہو، کافر نہ کہو، کافر نہ کہو، میں نہیں کہتا، میں نہیں کہتا، بس بس میں نہیں کہتا، میں نہ کہوں تو کتا بکرا ہو جائے گا؟...... بول! میں نہ کہوں کتا بکرا ہو جائے گا؟ (نہیں) اگر کوئی مسلمان بھی کہہ دے پھر وہ ایک کتا کھڑا ہے اور ایک آدمی تسبیح لیتا ہے، تسبیح لے کر وہ پڑھتا ہے "یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے، یہ کتا نہیں بکرا ہے"......اب بتایئے وہ بکرا بن جائے گا؟ (نہیں!)

تو ظالمو! میں کیا کروں، جو بکرا ہے وہ بکرا ہے، جو کتا ہے وہ کتا ہے...... جو مسلمان ہے وہ مسلمان ہے...... جو کافر ہے وہ کافر ہے...... میں کہوں تب ہے نہ کہوں تب ہے......

مانے صدیق ﷺ کو مسلمان ہوگا!

مانے نبوت کو، مسلمان ہوگا!

مانے پیغمبرؐ کے تمام صحابہؓ کو، مسلمان ہوگا!

مانے پیغمبرؐ کے اہل بیتؓ کو، مسلمان ہوگا!

مانے قرآن کو، مسلمان ہوگا!

کلمہ نبیؐ والا پڑھے، مسلمان ہوگا!

جب سب کچھ اپنا بنائے گا، نبوت سے کنکشن کاٹے گا، کیسے کہوں کہ وہ مسلمان ہو گا؟ تم کہو تب بھی نہیں! میں کہوں تب بھی نہیں! مسلمان تو وہ ہے جس کا نبوت سے کنکشن جڑا ہوا ہو۔ کیونکہ ہر اچھائی فیضانِ نبوت ہے۔

یہ فیضانِ نبوت ہے آج تک ہمارے پاس دین ہے، اسلام ہے، اللہ کا احسان ہے، اسی وجہ سے ہے کہ ہمارا کنکشن جڑا ہوا ہے۔ اسلئے کھلی بات ہے کہ اللہ کا احسان ہے کہ ہمارے پاس ہر اچھائی پہنچی ہے۔ سلسلہ جو جڑا ہوا ہے۔ زنجیر جتنی مضبوط ہو، اوپر مضبوط ہو، نیچے مضبوط ہو، بیچ میں سے ایک حلقہ نکل جائے...... ٹوٹ جائے گی نا! تار جتنی مضبوط ہو، بیچ سے کٹ

جائے......اوپر کی رَو نیچے، اوپر کی لہریں نیچے، اوپر کا فیض نیچے نہیں آئے گا!!

فیض تو وہاں پہنچے گا، ہمارے پاس فیض بھی پہنچا ہے، الحمدللہ، فیض الحق بھی ہے، اسم بامسمّٰی ہیں الحمدللہ!

صحابہؓ واہل بیتؓ کے گستاخ کی سزا ضرور ہونی چاہیے

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا یہ احسان ہے کہ ہم تمام صحابہ کرامؓ اور پیغمبرؐ کے فیض یافتہ اہل بیتؓ رسول کو عزت اور عظمت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی رفعت کو سلام کرتے ہیں، اور پھر چودہ سال نہیں چالیس سال رکھو، پیغمبر کے صحابہ یا اہلِ بیتؓ کے گستاخ کی سزا چودہ نہیں چالیس سال رکھ لو، سزائے موت رکھ لو، ہم کیوں اعتراض کریں؟ ہم کیوں انکار کریں؟ کیونکہ ہم گستاخی کرتے ہی نہیں! ہمارا تو کنکشن جڑا ہوا ہے اور ہم سب کو مانتے ہیں۔ تو پھر گستاخ کی سزا جتنی رکھ لو ہمیں کیا ہے؟ اور وہ کہتا تھا ملی یکجہتی کونسل کی میٹنگ میں، "مانتے ہیں جی ہم مانتے ہیں"۔ میں نے کہا اچھا ٹھیک ہے، جو گستاخی کرے اسے سزا ہونی چاہیے؟ تو کہنے لگا اونہیں جی! ذرا پوچھوں گا اپنے دوستوں سے کہ تمہیں سزا منظور ہے۔ ظالم، بدطینت، بے بنیاد، بے حیاء!!

جب تو کہتا تھا کہ ہم سب کو مانتے ہیں، اب کیوں بھونکتا ہے کہ فلاں سے پوچھوں گا؟ فلاں سے پوچھوں گا!! اس کا مطلب ہے تیرے جھوٹ کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔ جھوٹا ہے تقیہ باز ہے، نہ تو مانتا ہے نہ تیرے بڑے مانتے ہیں، نہ تیرے چھوٹے مانتے ہیں۔ تو بھی گستاخ ہے، تیرے چھوٹے بڑے بھی گستاخ ہیں۔ مسلمانوں کے جوتوں کے ڈر سے تو کہتا ہے ہم مانتے ہیں!

نہ ہم مجرم ہیں نہ مجرم کے پتھاریدار ہیں!

میں عرض کر رہا تھا کہ گستاخ کی سزا جتنی رکھ لو ہمیں کیا اعتراض ہے؟ کیوں اعتراض کریں؟ ہم تو سب کو مانتے ہیں، سب کی عزت کو سلام کرتے ہیں، پھر گستاخ کی سزا پہ ہمیں کیوں اعتراض ہوگا؟ کیونکہ ہم یہ جرم کرتے ہی نہیں ہیں۔ نہ ہم مجرم ہیں، نہ ہم مجرموں

کے پتھاری دار ہیں، تم میں سے کچھ تو خود مجرم ہیں، جو جرم کرنے سے ڈرتے ہیں وہ پتھاری دار ہیں۔

ورنہ نکالو سلمان رُشدی کے بیٹے کو...... کیوں جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر بھونکتا ہے؟

نکالو نا اس کو، کیوں جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر پیغمبر کی بیویوں پر حملہ کرتا ہے؟

جو تمہارے جامعۃ المنتظر میں بیٹھ کر صدیق اکبر ؓ کو بھونکتا ہے، فاروق اعظم ؓ پہ بھونکتا ہے، عثمان ذوالنورین ؓ پہ بھونکتا ہے، کیوں تمہارے ادارے میں بیٹھ کر تمہارے مرکز میں بیٹھ کر بھونکتا ہے؟

اس کا مطلب ہے کہ اگر تم مجرم نہیں ہو تو اس مجرم کے، اس کافر کے، اس لعنتی کے، اس شیطان کے، اس رُشدی کے پتھاری دار ضرور ہو۔ کھلی بات ہے کہ نہ ہم مجرم ہیں نہ مجرم کے ساتھی ہیں، نہ مجرم کے پتھاری دار ہیں، پھر کیوں ہم مجرم کی سزا پر اعتراض کریں؟

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے!

اور ہمارا عقیدہ ہے تم وہاں کیا سکھاتے ہو؟ کہ جی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ میں کہتا ہوں جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ پھر اس کافر کو جتنی سزا ملے ہمیں کیا ہے؟ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے، اب جب خود کافر ہے تو کافر کو جتنی سزا ملے ہمیں کیا اعتراض ہے؟ لیکن تو کیوں اعتراض کرتا ہے؟

تجھے پتہ ہے نا کہ مسلمان تو کافر کو خود کہتا ہے۔ کیونکہ سب سے بڑے مسلمان وہ ہیں جنہوں نے اسلام پیغمبر کے ہاتھ پہ لایا، او تجھے آج کا مفتی لکھ کر دے کہ یہ میرے ہاتھ پہ مسلمان ہوا، تجھے خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سرٹیفکیٹ دیں، تجھے مولانا عبدالحیٔ جام پوری سرٹیفکیٹ لکھ دیں کہ جناب میرے ہاتھ پہ یہ مسلمان ہوا، لیکن وہ دستاویز اس دستاویز کے مقابلے میں کیا ہے کہ جن کے لئے اللہ کہے کہ یہ مسلمان ایسے ہوئے کہ میں نے ان کے قلوب کا امتحان لیا اور یہ پاس نکلے اور میں نے ان کیلئے جنت واجب کردی، نہ صرف واجب ان کیلئے...... بلکہ:

والذین اتبعوھم باحسان ......

قیامت تک جو بھی ان کا تابعدار ہوگا (وہ بھی جنتی ہوگا)۔

جن کی دستاویز مولانا جام پوری کی سند نہیں ہے بلکہ ان کی دستاویز اللہ کا قرآن ہے۔ تو جو ایسے مسلمانوں کو کافر کہے، وہ خود لعنتی ہے، وہ خود کافر ہے، اور اِسے (ساجد نقوی) پتہ ہے کہ میں کہتا ہوں، اس لئے سزا پہ اعتراض کرتا ہے۔ لیکن اب تمہارے کفر کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے، کچھ بھی ہو جائے اب پیغمبر کی جماعت پہ بھونکنے والے کا کفر کوئی چھپا نہیں سکتا۔

اب بھول جاؤ کہ تم صدیق ﷺ کو کافر کہو اور تمہیں مسلمان کہا جائے گا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ تم خلیفہ بلا فصل ؓ کہہ کے اور جناب فاروق اعظم، صدیق اکبر ؓ و عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کو غاصب کہو اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم پیغمبر ؐ کے مصلے پر کافروں کو لا کر اور بے دینوں کو لا کر علی ﷺ کی غیرت پہ حملہ کرو اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم امیر معاویہ ﷺ پہ لعنتیں کرو تمہیں مسلمان سمجھا جائے گا؟......

تم پیغمبر ؐ کے گھر پہ لعنتیں کرو تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم پیغمبر ؐ کے روضے کو جہنم کہو، تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم حق الیقین جیسی غلیظ کتابیں لکھو، تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

تم کشف اسرار اور قول مقبول جیسی لعنتی کتابیں لکھو جو ''اسٹینک ورسز'' سے زیادہ ملعون ہیں اور تمہیں مسلمان سمجھا جائے؟......

سوال نہیں پیدا ہوتا! بھول جاؤ، وہ قصہ پارینہ ہو چکا ہے جب تم صحابہ ؓ پر اعتراض کرتے تھے۔ اب ان شاء اللہ العزیز تم الٹے لٹک کر بھی اپنا اسلام ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسلام تو اس کا ہوگا جس کا کنکشن نبوت سے جڑا ہوگا، کیونکہ اسلام سمیت ہر اچھائی ہے ہی فیضانِ نبوت۔

فتنہ پرور لوگ قرآن کا ناقص ترجمہ کر کے مطلب نکالتے ہیں

عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ سراج منیر ہیں، لوگ لڑتے پھرتے ہیں کہ حضور نور ہیں

کہ نہیں ہیں، نور ہیں کہ نہیں ہیں؟ میں کہتا ہوں نور کا معنی اُجالا، فتنہ یہاں سے ہوتا ہے جب آدھا ترجمہ کرتے ہیں، آدھا نہیں کرتے۔ پہلے سے یہ بات ہے "کمثل جنۃ بربوۃ" "ک" کا ترجمہ کیا، "مثل" کا ترجمہ کیا، "جنت" کا ترجمہ کیا، "ب" کا ترجمہ کیا، "ربوۃ" کا ترجمہ نہ کیا، "ربوۃ" کو ربوہ رکھا۔ تو یہاں سے قادیانیت کی تائید ہوگی۔

آدھا ترجمہ کیا آدھا نہ کیا، کھوٹ کیا نا! دھوکا کیا، فریب کیا نا!

جیسے کوئی کہتا ہے "اِنَّ الصَّلٰوۃ تنھٰی" ...... "اِنَّ" کا ترجمہ کرے، بے شک اور صلوٰۃ کا ترجمہ کرے نماز اور تنھیٰ کا ترجمہ نہ کرے اور کہے بے شک جی نماز تنہا پڑھنی چاہئے۔ تو یہ اس کا کھوٹ ہے نا! بے ایمانی ہے نا! کہ "اِنَّ" کا ترجمہ کرے، صلوٰۃ کا ترجمہ کرے، تنھیٰ کا ترجمہ نہ کرے۔

اسی طرح فتنہ اٹھا۔ "ک" کا ترجمہ کرے، مثل کا ترجمہ کیا، جنت کا ترجمہ کیا، ب کا ترجمہ کیا، ربوۃ کا ترجمہ نہ کیا...... یہاں سے فتنہ اٹھا۔

اور دوسرے اٹھے جناب انہوں نے "ت" کا ترجمہ کیا، جماعت المسلمین کا ترجمہ نہ کیا۔

اور تیسرے اُٹھے انہوں نے "اِنَّ" کا ترجمہ کیا، "مِن" کا ترجمہ کیا، "لا" کا ترجمہ کیا، شیعہ کا ترجمہ نہ کیا۔

ان من شیعتہ لابراھیم ......

اسی طرح یہاں اُٹھ کر اور جناب "قد" کا ترجمہ کیا، "جاء" کا ترجمہ کیا، "کم" کا ترجمہ کیا "مِن" کا ترجمہ کیا، "نور" کا ترجمہ نہ کیا۔ ترجمہ کر لیتے، نور کا معنی اُجالا، اور پھر چاہئے اس سے حضورؐ پاک ہوں، تو پھر کون مسلمان ہے جو پیغمبر کو اُجالا نہ مانتا ہو؟ ... کون سا مسلمان ہے، کون کلمہ پڑھنے والا ہے جو پیغمبر کو اُجالا نہ مانتا ہو؟ ...... ہے کوئی ایسا آدمی، پیغمبر کو اُجالا نہ مانے، تو حضور کا کلمہ کیوں پڑھے؟ ترجمہ کر لیجئے نور کا معنی اُجالا۔ جب آپ اُجالا ترجمہ کر دیں گے، جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ روشنی ترجمہ کر لیں گے، جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ پھر پیغمبر صرف نور نہیں منیر ہے! جو آ کر لگ گیا وہ بھی نور بن گیا۔ وہ بھی اُجالا بن گیا۔

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے صدیقؓ نور ہے.....

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے فاروقؓ نور ہے.....

پیغمبرؐ سے کنکشن جوڑ کے عثمانؓ نور ہے.....

علیؓ نور ہے.....

خالدؓ نور ہے.....

طلحہؓ نور ہے.....

حمزہؓ نور ہے.....

بلالؓ نور ہے.....

عباسؓ نور ہے.....

سلمانؓ نور ہے.....

ابوذرؓ نور ہے.....

سارے صحابہ کرامؓ اور صحابہؓ سے کنکشن جوڑ کے، وہ روشنی لے کر آئے تابعین نور ہوئے.....تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، وہ اُجالے ہوئے..... یہ کنکشن جہاں پہنچے گا وہاں اُجالا پہنچے گا۔ آج بھی علمائے حق جن کے پاس یہ روشنی پہنچی ہے سارے کے سارے اُجالا ہیں۔

حضور ﷺ کی انسانیت کا انکار کرنا کفر ہے

لیکن یہ تو اُجالا ہدایت والا ہے، یہ جسمانی، خلقی اور جبلی اور مادی اور مٹیریل تھوڑی ہے؟ اگر لقب نور مانو تو شان ہے، انسانیت کا انکار کرو تو توہین ہے۔ جیسے لقب تلوار مانو، کہو انسان ہے، لقب تلوار ہے تو شان ہے، اگر آپ کہیں انسان نہیں تلوار ہے تو توہین ہے۔ تلوار کی کیا حیثیت ہے؟ اگر آپ کہیں کہ انسان ہے، لقب شیر ہے تو شان ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں شیر ہے تو توہین ہے۔ اگر آپ کہیں حضرت حسینؓ اور حضرت حسنؓ کیلئے آقا فرماتے ہیں:

''یہ میرے دونوں پھول ہیں۔''

توجہ! اگر آپ کہیں انسان ہے لقب پھول ہے تو یہ تعریف ہے، اگر آپ کہیں انسان نہیں ہے پھول ہے، پھر تو بے حقیقت ہے، پھر تو توہین ہے۔

اسی طرح اگر آپ کہیں انسان ہے لقب چراغ ہے پھر تو تعریف ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں چراغ ہے، پھر تو توہین ہے۔

اگر آپ کہیں انسان ہے لقب نور ہے پھر تو تعریف ہے۔ اگر آپ کہیں انسان نہیں ہے نور ہے، پھر تو توہین ہے۔

اللہ آپ کو اور ہمیں حضور کا صحیح ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور ﷺ کے گستاخ نہ بنو، سارا کیا کرایا چٹ ہو جائے گا۔ تمہاری نماز، تمہاری داڑھی، تمہاری پگڑی، تمہارا جبہ، تمہاری چادر، تب کام کی ہے تمہارے سجدے اور تلاوتیں تب کام کی ہیں جب آقا ﷺ کا ادب ہو، اگر آقا ﷺ کی توہین کرتے ہو تو تمہارا کچھ کام کا نہیں۔

آؤ! پیغمبرؐ پر بھونکنے والی زبان گنگ کردیں!

اپنے آپ کو نمبرون جنس مانو، پیغمبر کو دو نمبر جنس مانو تمہیں حیا نہیں آتی؟ اور پھر کہتے ہو فلاں گستاخ، فلاں گستاخ ...... آؤ عشق رسولؐ کے دعوے دارو! آؤ حضور ﷺ کے صحیح عاشقو! میں تمہیں دعوت دیتا ہوں اگر تمہارے اندر واقعی عشق رسولؐ ہے تو جو پیغمبر کے گھر پہ بھونکتے ہیں آؤ پھر ان کی زبان گنگ کریں۔

تمہیں یہ نظر آیا کہ پیغمبر کی ختم نبوت پہ کٹنے والے گستاخ......

تمہیں یہ نظر آیا کہ پیغمبر کی عزت وعظمت پر قربانی دینے والے گستاخ ہیں......

تمہیں یہ نظر آیا کہ جیل میں چکیاں چلاتے ہوئے پیغمبر کا پہنچایا ہوا قرآن پڑھنے والا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ گستاخ ہے......

تمہیں یہ نظر آیا کہ مدینے کی حدود میں جوتیاں پہن کر نہ چلنے والا نانوتویؒ گستاخ ہے......

تمہیں یہ نظر نہیں آتا گستاخ، وہ لعنتی ہے جو لکھے کہ چار مرتبہ متعہ کرنے سے

محمد رسول اللہ ﷺ کا درجہ ملتا ہے؟......

تمہیں وہ گستاخ نظر نہیں آیا جو کہتا ہے مصطفی ﷺ روضے سے نکل کر ننگے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے؟......

شرم کرو، آؤ مل کر پیغمبر پر بھونکنے والے کی زبان گنگ کریں۔ آؤ مل کر پیغمبر کی عزت وعظمت کا تحفظ کریں۔ سپاہِ صحابہ تو قسم کھا چکی ہے کہ پیغمبر کی عزت پہ، پیغمبر کی مجلس پہ، پیغمبر کے گھر پہ، پیغمبر کی محفل پہ، پیغمبر کے فیض پر جو کوئی بھونکے گا اس کی زبان گدی سے کھینچنے والا قانون بنوا کے رہیں گے، نہ بنا تو خود کھینچ لیں گے۔

اور آپ نے یہ دیکھ لیا ہے، حکومت نے یہ دیکھ لیا ہے، دنیا نے یہ دیکھ لیا ہے کہ یہ نہ بکتے ہیں نہ جھکتے ہیں۔ اور ظلم اپنی انتہا تک پہنچ کر لوٹتا ہے۔ آج اعظم طارق آزاد فضا میں پہنچا ہے یا نہیں؟ جب میرا رب چاہے تو یوں ہی ہوتا ہے۔ اب کونسا میں نے مشن چھوڑ دیا؟ اب میں نے لعنتیوں کو مسلمان مان لیا ہے؟

کھلی بات ہے، نہ جھکیں گے نہ بکیں گے، ہمارے رب نے جو رات جیل میں رکھی ہوگی باہر نہیں بنے گی۔ جو باہر ہوگی وہ جیل میں نہیں، جو زندگی ہے وہ قبر میں نہیں جائیں گے، جو رات قبر میں گزارنی ہے کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ باقی ہم فتنہ پرور نہیں ہیں، ہماری بات حکومت نے بھی سنی ہے، عدالت نے بھی سنی ہے، اور میں نے تو آپ کے جام پور میں آج بھی وکلاء کو، صحافیوں کو، سب کو دعوت دی ہے کہ جناب عوامی مناظرے ہوتے ہیں تو جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ موافق مخالف کی بات سننے کے عادی ہیں، مجھے بھی منگائیں اور مسٹر ساجد نقوی کو بھی منگائیں، حکومت سے بھی میں نے یہ کہا تھا، آمنے سامنے بٹھائیں اور کھل کر بات کروائیں۔ ان شاء اللہ ساری بات واضح ہو جائے گی۔ اور جو فتنہ کا سرپرست نکلے، دہشت گردی، ٹیررازم کا سرپرست نکلے اُسے وہیں لٹکا دیا جائے۔

ساجد نقوی کو مذاکرے کی پیشکش

کھلی بات ہے، حکومت کوشش کر کے ایک بار لائی، ایک بار لانے کے بعد اب وہ

کہتا ہے میں نہیں آؤں گا۔ کیوں نہیں آئے گا؟ کہتا ہے مجھے سامنے گالیاں دیں، وہ گالیاں میں نے کون سی دی ہیں؟ جام پور والو! گالیاں میں نے یہ دی ہیں اُسے میں نے کہا جی آپ اپنے دین دھرم پہ رہیں۔ ہندو بھی تو رہتے ہیں۔ سکھ بھی تو رہتے ہیں، ان سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ تمہارے ساتھ کیوں ہوتا ہے؟

جھگڑا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آپ شرارتیں کرتے ہیں۔ ہماری لڑائی ہندو سے نہیں ہوتی، راج پال سے ہوتی ہے۔

غازی علم الدین ہر ہندو کو نہیں مارتا، ہر ہندو سے نہیں ٹکراتا، وہ راجپال کے ساتھ ٹکراتا ہے۔

مادھومل کے ساتھ نہیں...... برداس مل کے ساتھ نہیں...... ہری چند اور دیوان چند کے ساتھ نہیں......وہ ٹکراتا ہے راج پال کے ساتھ۔ کیونکہ وہ بھونکتا ہے۔ سیدھی بات ہے میرے نبی کو نہ مانے اس کی مرضی ہے، لیکن بھونکے تو نہ! تو میں نے کہا آپ اپنے دین دھرم پہ رہیں، ہم آپ کو زوری مسلمان نہیں کرتے، لیکن کھلی بات ہے کہ گستاخی کرنے نہیں دیں گے۔

ایک بات یہ ہے کہ آپ گستاخی چھوڑ دیں، نمبر دو میں نے کہا آپ کی آئیڈیل اسٹیٹ ایران میں جو اذان ہوتی ہے اس میں خلیفۃ بلافصل کا لفظ نہیں ہوتا، یہ تبرا تم نے یہاں ملایا ہے، سنیوں کی دل آزاری کیلئے، یہ تبرا چھوڑ دو اذان میں ملانا۔ گستاخی یہ اذان میں کرنا چھوڑ دو۔ یہ دیکھیں میں نے ان کی اذان تبدیل کرنے کو نہیں کہا، اذان جو ہے ان کی آئیڈیل اسٹیٹ میں آتی ہے، میں نہیں کہتا اُسے تبدیل کرو۔ جو اماموں کی تعلیم سے تمہاری کتابوں میں ہے اس کو تبدیل نہ کرو، لیکن جو یہاں پر شرارت ملائے ہو وہ چھوڑ دو۔

نمبر تین اگر ماتم تمہارے ہاں عبادت ہے، بڑے شوق سے کرو۔ مگر میرے دروازے پر نہ آؤ، روڈ بلاک نہ کرو، ملکی نظام کو درہم برہم نہ کرو۔ بس عبادت ہے تمہارے ہاں اپنے آپ کو مارنا، تو مجھے کیا اعتراض ہے۔ سارا دن مارتے رہیں، آپ خنجر سے نہیں پسٹل سے ماتم کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

اب کہتے ہیں جی! ہمیں گالیاں دی ہیں۔ بتاؤ جی یہ تین گالیاں ہیں؟ آپ بتائیں یہ تینوں گالیاں ہیں؟ مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو! یہ گالیاں ہیں؟ جواذان تمہارے بڑے دیتے ہیں تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ میں، وہی دو۔ یہ گالی ہے؟ گھر میں ماتم کروشوق سے کرو میرے دروازے پہ نہ آؤ، یہ گالیاں ہیں؟ روڈ بلاک نہ کرو، یہ گالی ہے؟ میں اعلان کردوں اگر کہ بھئی ظہر کی نماز روڈ پر ہوگی، ہائی وے پر ہوگی، حکومت راضی ہوگی؟ بلکہ راجن پور کا ڈی سی کہے گا کہ علامہ صاحب، نماز تو ہوئی عبادت، روڈ بلاک کرنا تو شرارت ہے! تو میں پوچھتا ہوں نماز کے لئے روڈ بلاک کرنا شرارت ہے اور ماتم کرنے کیلئے روڈ بلاک کرنا عبادت ہے؟

تو میں نے تو یہ کہا کہ شرارت نہ کرو۔ اور ہماری طرف سے جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف ری ایکشن ہوتا ہے۔ ردِعمل ہوتا ہے۔ جب ایکشن کنٹرول ہوگا، ری ایکشن آٹومیٹک کنٹرول ہوگا۔ جب شرارت نہیں ہوگی تو ہم احتجاج کس بات پر کریں گے؟ اب نہ مانو، لیکن صحابہ کرامؓ پر حضورؐ کے اہل بیتؓ پر بکواس نہ کرو۔ یہ گستاخی نہ کریں تو ہم کس پر احتجاج کریں گے؟ تم اذان میں تبرا نہ کرو، صحابہ کرامؓ کو، خلفائے راشدینؓ کو ظالم غاصب نہ کہو تو ہم تمہیں کافر کیوں کہیں گے؟ تم دل میں انہیں ظالم سمجھو، ہم دل میں تمہیں کافر سمجھیں گے۔ جھگڑا نہیں ہوگا۔ جھگڑا تو اس پہ ہوتا ہے نا کہ تم خلیفۂ بلافصل کا نعرہ لگاتے ہو اور ہم جواب میں شیعہ کافر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اگر تم نہ کہو ہم بھی نہ کہیں۔ تو دل میں انہیں ظالم سمجھو، ہم دل میں تمہیں کافر سمجھیں۔ بس ملک میں سب امن وامان ہوگا، کوئی جھگڑا وگڑا نہیں ہوگا۔

اسی طرح تیسری بات ہے کہ ہمارے دروازے پر آپ تشریف نہ لائیں، میں قرآن لے کر تمہارے دروازے پہ نہیں آ سکتا تو تم خنجر لے کر میرے دروازے پہ کیوں آتے ہو؟ اگر فیض الحق عثمانی تمہارے دروازے پر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پھر تم اس کے دروازے پر نعرے کیوں مار سکتے ہو؟

ساجد نقوی کی شرانگیزی

کھلی بات ہے، صحیح ہے غلط ہے؟ یہ گالیاں ہیں؟ (نہیں) لیکن جواب جو نہیں ہے،

اب کہتے ہیں جی مجھے گالیاں دی جا رہی ہیں اور حکومت اس بات کو نوٹ کرے کہ اگر باپ کہتا ہے بیٹوں سے کہ فلاں آدمی مجھے ننگی گالیاں دیتا ہے اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ جب سردار کہے اپنی رعیت سے اپنی قوم سے کہ فلاں آدمی نے مجھے گالیاں دی ہیں ننگی ننگی، تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ جب لیڈر کہے اپنی پارٹی سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں، اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ کہ تم کچھ کر کے دکھاؤ۔ قتل وقتال پہ اُکسانا ہوتا ہے۔ اور تخریب کاری پہ فتنہ اٹھنا ہوتا ہے۔ تو میں ڈر نہیں رہا۔ لیکن حکومت اس بات کو نوٹ کرے کہ یہ قتل وقتال پر اُکسانے والے شیطانی بیانات ہیں، اگر کچھ ہوا جو بھی ہوتا ہے اس کا نتیجہ حکومت سمجھ سکتی ہے کہ کیا ہوگا؟ اور اس فتنے کو بھڑکانے والا کون ہوگا؟

میرے مرنے سے، میرے ختم ہونے سے مشن ختم نہیں ہوگا!!

پہلے تم نے میرے حق نوازؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

میرے فاروقی صاحبؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

مولانا ایثار القاسمیؒ کو شہید کروا کر کون سا مشن ختم کر دیا؟......

میرے سینکڑوں علماء اور نوجوانوں کو شہید کروا کر کون سا ختم کر دیا مشن کو؟......

ہاں! یہ تو ایسا پودا ہے، اس کو خون کا پانی جتنا ملے گا یہ اتنا ہی بڑھے گا۔ یہ ختم نہیں ہوتا۔ لیکن حکومت یہ نوٹ کرے کہ یہ تخریبکاری کی، دہشت گردی کی اور ٹیرا زم کی سرپرستی کون کر رہا ہے؟......

یہ بدمعاش کون ہے؟......

یہ لفنڈا کون ہے؟......

یہ پاکستان میں، یہ ملک میں بدامنی پھیلانے کا ذمہ دار کون ہے؟......

نوٹ کریں نا! ہم تو ٹیبل ٹاک کیلئے تیار ہیں۔ بات کے لئے تیار ہیں۔ دلائل سننے سنانے کیلئے تیار ہیں۔ جو جا کر باہر بھونکتا ہے میدان میں نہیں آتا، کھلی بات ہے کہ ساری بدمعاشی اور شیطنت کا سرپرست وہی ہے نا!۔

اور سپاہِ صحابہ نے تو طے کر لیا ہے کہ مسائل، مصائب، مشکلات، صعوبتیں، عقوبتیں،

تکالیف، مشقتیں، جتنی آتی ہیں وہ سب قبول ہیں، کیونکہ ان میں سے کچھ ضائع نہیں جاتا۔

علی شیر نے تو دیکھا ہے کہ اگر سوا سال صرف جیل میں جانا پڑے تو قرآن جیسی نعمت مل جاتی ہے۔

تو اللہ رب العزت ہم سب کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کیلئے کٹ مرنے کا جذبہ ہمارے اندر ہمیشہ زندہ رکھے۔ اور وہ دن دور نہیں ہے، وہ دن دور نہیں ہے، جیسے اب نفاذ فقہ کا لفظ کاٹ دیا، ایسے ہی ان شاء اللہ آئندہ اپنا نام پکاروانا بھی ان کو شرم آئے گی۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ پیغمبر کے صحابہؓ کو بھونکنا تو الگ، لیکن اپنے ساتھ اپنے مذہب کا نام لکھنا یا پکارنا...... یہ بھی انہیں شرم آئے گی۔

سانپ مر چکا ہے، لیکن جب اس کا سر کچلا جائے تو دم زور سے ہلاتا ہے۔ تھوڑا وقت زور سے ہلتی ہے پھر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتی ہے۔ دلائل سے، قربانیوں سے، آپ نے رفض کا، شیعوں کا سانپ مار دیا ہے۔ اور اب یہ تھوڑا سا دُم ہلانے دو اس کو، لیکن ان شاء اللہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گا۔

جب یہ قانون بن گیا کہ پیغمبر کی جماعت پر جو بھونکے اس کو یہ سزا ہو، پھر کون بھونکے گا؟ پھر تقیہ کی چادر لے کر چھپنا پڑے گا اور ان شاء اللہ چھپ جائیں گے۔ پہلے بھی چھپتے رہے ہیں۔ ان شاء اللہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے یہ لوگ۔ لیکن آپ کی غیرت زندہ رہنی چاہئے۔

سنی افسران کی ذمہ داریاں

سنی سپاہیو! افسرو! سیاسی لوگو! پڑھے لکھے دوستو! اور سنی عوام، سارے مسلمانو! میں تمہیں کسی فرقہ واریت، لسانیت، علاقائیت، سیاست پر قربان نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی جھگڑے کی طرف بلاتا ہوں۔ سارے مسلمان، ہر زبان والے، ہر علاقے والے، ہر پارٹی والے، ہر مسلک والے جمع ہو جاؤ اور ڈٹ جاؤ یک جان ہو کر کفر کے خلاف۔ سپاہِ صحابہ کی دعوت یہی ہے۔ تو آپ اس مشن میں ساتھ دیں گے؟ (ان شاء اللہ!)

اگر سیدہ عائشہؓ صدیقہ میری ماں ہیں تو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب، ایس پی صاحب، ڈی آئی جی صاحب، آئی جی صاحب، ہوم سیکرٹری، چیف سیکرٹری، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، اور جناب صدر صاحب اگر آپ مسلمان ہیں تو سیدہ عائشہؓ صدیقہ آپ کی بھی ماں ہے۔ اور ان کی عزت وعظمت کا تحفظ آپ پر بھی ایسے ہی فرض ہے جیسے میرے اوپر فرض ہے۔ جیسے سپاہِ صحابہؓ کے ایک کارکن پر فرض ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو آپ کو پیغمبر کی مجلس کا تحفظ ایسے ہی کرنا ہو گا۔ صحیح کہہ رہا ہوں غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح!)

تو ان شاء اللہ العزیز ہماری منزل قریب ہے اور مشکلات کے، مصائب کے، ظلم وستم کے بادل چھٹ رہے ہیں اور صبح کا سویرا نمودار ہونے کو ہے۔

ان شاء اللہ مظلوموں کی دادرسی ہوگی، جو جیلوں میں آج بھی بیڑیاں پہنے بیٹھے ہیں، اس وقت بھی، آپ اس کھلی ہوا میں بیٹھے ہوئے اللہ کا کلام سُن رہے ہیں لیکن پیغمبر کے صحابہؓ کی عزت کے لئے آج کچھ میرے دوست کال کوٹھڑیوں میں بند پڑے ہیں، جنہیں اس وقت بھی پسینہ نہیں سوکھ رہا ہوگا، جنہیں رات روٹی ایسی ملی ہوگی کہ وہ کھا نہیں سکے ہوں گے، جن کو ماں باپ کے پاس خط لکھنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی اور بوڑھی ماں جن کی شکل دیکھنے کیلئے ترس رہی ہوگی۔

انہوں نے چوری نہیں کی......

انہوں نے ڈاکہ نہیں ڈالا......

انہوں نے صحابہ کرامؓ کی عزت وعظمت کا نعرہ بلند کیا ہے......!!

ان کی یہ قربانیاں رنگ لائیں گی۔ اور ان شاء اللہ العزیز یہ ملک سنی اسٹیٹ بنے گا اور یہاں پیغمبر کی جماعت پر بھونکنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوگی۔

۲۶ ستمبر کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہیدؒ کانفرنس ہو رہی ہے، سپاہِ صحابہ کی طرف سے ہو رہی ہے ان شاء اللہ! آپ تمام حضرات کو صرف دعوت شرکت کی نہیں، اگر آپ کام چاہتے ہیں اور سنی قوت کا مظاہرہ چاہتے ہوں اور ایک سنی مؤثر انقلاب لانا

چاہتے ہیں تو پھر ایسے پروگراموں میں آپ کو صرف شرکت کی دعوت نہیں بلکہ کم از کم اپنے ساتھ سوسو بندہ لانے کی دعوت ہے۔

جب آپ محنت کریں گے، آپ کا کوئی دوست، آپ کا کوئی جاننے والا، آپ کا کوئی ساتھی اس سے پیچھے نہ رہے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کیسے سُنی انقلاب کی اس ملک میں راہ ہموار ہو رہی ہے۔ تو آپ تمام حضرات آج سے اس کانفرنس کیلئے محنت کریں گے۔ ان شاء اللہ!

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

فیضانِ نبوت ﷺ (۲)

فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.
یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ○ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . سیاتی من بعدی ثلاثون کذابون دجالون کلهم یزعم انه نبی الله الا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی وقال علیه الصلوٰة والسلام انی لا ادری مابقائی فیکم فاقتدو بالذین من بعدی ابی بکر وعمر وقال علیه الصلوٰة والسلام لمعاویة ابن ابی سفیان اللّٰهم اجعله هادیًا مهدیًا واهد به او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

❁❁❁❁❁

فیضانِ نبوت ﷺ (۲)

سنہ ۱۴۲۳ھ کے ماہ رجب المرجب کی اکیسویں شب یہ اس نوخیز دینی ادارے جامعہ فیض الہدیٰ عثمانیہ کا سالانہ، اصلاحی، تبلیغی پروگرام جو فیضان نبوت، کے عنوان سے بڑی آب وتاب سے اختتامی مراحل تک پہنچ رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے نفرت مطلوبِ شرعی ہے

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت بڑھتی ہے اور اللہ کے دشمنوں سے نفرت، اللہ کے رسول کے دشمنوں سے نفرت یہ بھی مطلوب شرعی ہے، یعنی شریعت مانگتی ہے۔ جو شریعت کو مانے، شریعت اُسے کہتی ہے کہ تیری اللہ کے رسول سے محبت ہو اور جن کو اللہ سے محبت نہیں اللہ کے رسول سے محبت نہیں ان سے تجھے بھی محبت نہیں ہونی چاہئے، میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کر رہا شریعت مانگتی ہے، ماننے والے سے۔

شریعت ماننے والے کو، قرآن ماننے والے کو سنت ماننے والے کو، دین حق ماننے والے کو کیا کہتے ہیں؟ (مومن) مومن کا معنی ہے ماننے والا، شریعت مومن سے مانگتی ہے اور متولی اولیٰ میں مانگتی ہے۔ شریعت مومن سے مانگتی ہے اور اپنے اوّل میں مانگتی ہے۔

اصولِ شریعت چار ہیں

شریعت کے اصول چار ہیں۔ مسئلہ شرعی ہمارے آگے ثابت ہوتا ہے۔ تو اصول الشرع اربعۃ چار اصول شریعت ہیں۔

اصل اوّل کتاب اللہ، قرآن پاک اصل اوّل اصل الاصول، بنیادوں کی بنیاد کتاب اللہ۔

اصل ثانی سنت رسول اللہ، سنت کسے کہتے ہیں؟ قرآن کریم پہ جو عمل رسول نے کرکے دکھایا، قرآن کریم کی عملی وہ تصویر جو رسولؐ نے پیش کی اُسے سنت کہتے ہیں؟ یہ اصل ثانی ہے۔

اور رسول اللہؐ کے فیض سے جو جماعت بنی اس صالح جماعت نے جو مل کر بات کہی اُسے اجماع کہتے ہیں۔ یہ اجماع اصل ثالث تیسری بنیاد شریعت کی۔

اور جو ماہر شریعت کے، ماہر قرآن کے، ماہر سنت کے، ماہر شریعت کے...... ہر کوئی ایرہ غیرہ نتھو غیرہ نہیں، ڈکشنری سے عربی سیکھنے والا نہیں شریعت کا ماہر و مستنبط، مجتہد اس کی سوچ جو اس شریعت میں غور و فکر سے، اسے سمجھ آئے، جسے اجتہاد کہتے ہیں، جسے قیاس شرعی کہتے ہیں، یہ اصل رابع چوتھی اصل یہ ہے۔

یہ مثبت نہیں مُظہر ہے، یہ محنت کر کے بات کو ظاہر کرنا ہے اصل بات وہی ہوتی ہے، جو قرآن اور سنت سے آرہی ہوتی ہے۔ اس کی ایک مثال ذرا عرض کر دوں پھر آتے ہیں واپس یہ مسئلہ سمجھ آجائے۔

استنباط کے معنی

کیونکہ قیاس اجتہاد یہ بات شاید آپ نہ سمجھے ہوں۔ اجتہاد کا معنی ہے محنت، قرآن نے اجتہاد کو استنباط، کہا ہے، اعتبار کہا ہے۔ ہمیں استنباط، کے لفظ سے ذرا آسانی سے عرض کرتا ہوں:

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ......

استنباط، کہتے ہیں کنواں کھودنے کو، کنواں جب کھودتا ہے کوئی محنت کرتا ہے وہ پانی بناتا ہے یا پانی ظاہر کرتا ہے۔ (ظاہر کرتا ہے) بناتا نہیں، بنایا ہوا پانی اللہ کا ہے۔ اس میں ایک قطرہ بھی اپنی طرف سے بنایا نہیں، جو اللہ نے بنا کر چھپا رکھا ہے۔ اللہ نے کچھ پانی ظاہر کیا، کچھ پانی چھپا رکھا، کچھ پانی اللہ نے بارش کی صورت میں ظاہر کیا۔ ہاں جناب آپ کو دریا میں پانی نظر آرہا ہے سمندر میں پانی نظر آرہا ہے۔ یہ پانی ہے جو اللہ نے ظاہر کیا ہے اور پھر زمین میں پانی اللہ نے رکھا ہے۔ یہ وہ پانی ہے۔ جو اللہ نے چھپا رکھا ہے۔ پانی وہ بھی اللہ کا پانی یہ بھی اللہ کا۔

رسول اللہ کا علم بارش کی مثل ہے

ذرا توجہ بھائی رسول اکرمؐ فرماتے ہیں اللہ نے جو مجھے علم دیا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے۔ اور جو دل ہیں ان کی مثال زمین کی طرح ہیں۔ زمین تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ ہے جس پر پانی آتا اور جذب ہو جاتا ہے، پانی نظر نہیں آتا صرف کھیتی نظر آتی ہے۔ پھول نظر آتے ہیں، اناج نظر آتا ہے۔ درخت نظر آتے ہیں، ایک یہ زمین ہے پانی نظر نہیں آتا ہے لیکن وہ فیض پانی کا ہوتا ہے۔ اگر پانی نہ ہو تو زمین مردہ ہے۔

خیر پانی نظر نہیں آتا یہ ایک دل کی مثال ہے۔ یوں سمجھئے یہ دل ہے مجتہد کا، یہاں مسئلہ نظر آتا ہے دلیل چھپی ہوتی ہے۔ فرمایا دل کی مثال یوں ہے جیسے زمین ہوتی ہے، نچلی جو پانی کو جمع کر کے رکھتی ہے۔ تالاب بن جاتا ہے وہاں پانی صاف نظر آتا ہے۔ کھیتی نہیں اُگتی پانی نظر آتا ہے۔ پھر وہاں سے لے جا کر لوگ بھی فائدہ لیتے ہیں، جانور بھی وہاں سے آ کر فائدہ لیتے ہیں، پانی نظر آتا ہے۔

اور تیسری زمین وہ ہے نہ پانی جمع کرتی ہے اور نہ ہی فصل اُگاتی ہے۔ تیسری زمین وہ ہے نہ پانی کو جذب کر کے فصل اُگاتی ہے نہ پانی جمع کر کے کوئی فائدہ دیتی ہے۔ ہاں پھسلن ہو جاتی ہے، کبھی کبھی مزید وہاں پر خاردار اور نقصان دہ چیزیں اُگ آتی ہیں لیکن فائدہ مند وہاں کھیتی پیدا نہیں ہوتی پھل پھول پیدا (نہیں ہوتے) وہاں کانٹے تو اُگتے ہیں کبھی کبھی لیکن فائدے والی چیز وہاں اُگتی نہیں، خیر نہ پانی جمع ہوتا ہے نہ پانی جذب ہوتا ہے یہ تیسری مثال ہے زمین کی۔

دل تین قسم کے ہوتے ہیں

حضورﷺ فرماتے ہیں دل تین قسم کے ہیں، اور پہلا سینہ مجتہد کا ہوتا ہے۔ جس نے وہ علم قرآن وسنت کا جذب کیا۔

جیسے وہاں پھول نظر آتے ہیں، یہاں پر مسائل نظر آتے ہیں۔

اور دوسری مثال محدث کی ہے حافظ قرآن کی کہ وہاں پر حدیث نظر آتی ہے، وہاں قرآن نظر آتا ہے۔ جو بارش اوپر سے آئی ہے وہ نظر آتی ہے۔ اور وہاں سے آیات اٹھا کر فائدہ

لیا جاتا ہے۔حدیثیں لے کر فائدہ لیا جاتا ہے۔

میرے دوستو! اور تیسرا سینہ وہ ہے جس کو قرآن وسنت کا صحیح علم بھی نہ ہو لیکن فتنہ فساد کرنے کے لئے کچھ کچھ گیلا ہو گیا ہو۔

خیر میں عرض کر رہا تھا کہ علم شریعت جو اللہ نے رسول اکرمؐ پہ نازل فرمایا، قرآن و حدیث جو ہے اس کی مثال ہے پانی کی طرح، اور پانی سے زندگی ہے۔زمین مردہ ہے اور جب پانی اس پر نازل ہوتا ہے تو زمین زندہ ہوتی ہے۔اُسی زمین میں پانی چھپ جائے، نظر نہ آئے، اس کا فیض نہ پہنچے تو زمین پھر کمزور ہو جاتی ہے پھر وہاں سے پانی کو ظاہر کرنا پڑتا ہے۔

توجہ جناب، جو پانی ظاہر ہے اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی، پانی وہ بھی اللہ کا، لیکن جو ظاہر کرنے والا، کنواں کھودنے والا محنت کرتا ہے۔اس کی نسبت کنویں کی طرف ہوتی ہے۔پانی وہ بھی اللہ کا۔تو مجتہد کو مستنبط بھی کہتے ہیں یعنی کنواں کھودنے والا، جیسے کنواں کھودنے والا زمین میں کنواں کھود کر یہ محنت کر کے، یہ پانی ظاہر کرتا ہے۔جس سے یہ ظاہری آبادی ہوتی ہے اسی طرح قرآن وسنت میں مجتہد محنت کر کے غوطے لگا کے کوشش کر کے جدوجہد کر کے اور وہاں سے وہ پانی ظاہر کرتا ہے۔جس سے دل آباد ہوتے ہیں۔

قیاسِ شرعی مظہر ہوتا ہے مثبت نہیں ہوتا

اب جو پانی صاف نظر آتا ہے، سمندر کا پانی اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، کنویں کا پانی اس کی نسبت کنواں کھودنے والے کی طرف، ہوگی نہیں ہوگی۔بول (ہوگی) ملک صاحب کا کنواں، چوہدری صاحب کا کنواں، خان صاحب کا کنواں مہر صاحب کا کنواں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ حلال ہوتا ہے حرام ہوتا ہے؟ (حلال) جس نے نلکا لگوایا، محنت کی اس نلکے کی نسبت اس کی طرف ہوگی، لیکن پانی اللہ کا ہے اس نے نہیں بنایا۔اسی طرح شریعت کے وہ محنت کرنے والے مجتہد، مستنبط جو شریعت کے مسائل کو ظاہر کرتے ہیں تو فقہا کی نسبت ان احکام کی طرف ہوتی ہے، لیکن وہ مسئلہ شرعی اللہ اور اللہ کے رسول کا بتایا ہوا ہوتا ہے اور یہ صرف ظاہر کرتا ہے، یہ شریعت بناتا نہیں ہے۔یہ شریعت کو ظاہر کرتا ہے۔اجتہاد جو ہے قیاس

شرعی جو ہے یہ مُظہر ہوتا ہے مُثبت نہیں ہوتا۔ یہ شریعت سازی نہیں ہوتی، شریعت بناتا نہیں ہے صرف ظاہر کرتا ہے۔

خیر میرا موضوع یہ نہیں ہے صرف چار دلائل سمجھانے تھے آپ کو اس لئے میں نے یہ عرض کیا کہ جیسے وہاں کنویں کی نسبت کھودنے والے کی طرف ہوتی ہے۔ اسی طرح فقہ کی نسبت امام مجتہد کی طرف ہوتی ہے، یہ مہر صاحب کا کنواں، یہ امام اعظم کی فقہ یہ ملک صاحب کا کنواں، یہ امام مالکؒ کی فقہ، یہ جناب فلاں چوہدری صاحب کا کنواں، یہ امام شافعیؒ کی فقہ، یہ مولوی صاحب کا کنواں، یہ امام احمد بن حنبلؒ کی فقہ، جیسے وہاں وہ حرام نہیں ویسے یہاں یہ حرام نہیں۔ جو حرام خور حرام کہے گا تو مرے گا، یہاں بھی حرام کہے گا تو مرے گا۔

وہاں اس کو پانی نہیں ملے گا، جسم جائے گا......

یہاں اس کو شریعت کا مسئلہ نہیں ملے گا ایمان جائے گا......!!

شریعتِ محمدیہ، اللہ و رسولؐ کی محبت اصلِ اوّل میں مانگتی ہے

عرض کر رہا تھا شریعت مانگتی ہے، کیا مانگتی ہے اللہ سے محبت اللہ کے رسول سے محبت، شریعت مانگتی ہے اور اصل اوّل میں مانگتی ہے۔ سب سے پہلے مضبوط سے مضبوط ترین، اصل اوّل وہ کتاب اللہ، قرآن پاک میں کھلم کھلا جس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی میں نے عرض کیا وہ پانی جو ظاہر ضرور ہے اس کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوتی۔ کنویں کی نسبت کسی کھودنے والے کی طرف ہوگی ناں۔ سمندر کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، بارش کی نسبت کسی اور کی طرف نہیں ہوگی، ہاں جناب اس لئے میں کسی مولوی صاحب کسی پیر صاحب کی بات نہیں کر رہا، کسی مجتہد کی بات نہیں کر رہا کسی اور کتاب سے بات نہیں اُٹھا رہا۔ عرض کر رہا ہوں اصل اوّل میں کھلم کھلا جیسے سمندر کا پانی نظر آئے، جیسے بارش کا پانی نظر آئے، جیسے دریا کا پانی نظر آئے اسی طرح یہ مسئلہ قرآن میں واضح نظر آتا ہے۔ نماز فرض ہے، اس کے لئے مجھے کسی مجتہد سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات قرآن میں صاف نظر آتی ہے۔

ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا

"روزہ فرض ہے اس لئے مجھے مسئلے کے لئے کسی مجتہد سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ قرآن میں صاف نظر آتا ہے" ومن شهد منكم الشهر فليصمهٗ

نظر آتا ہے يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون .

ہاں حج فرض ہے مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے قرآن میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا .

جناب زکوٰۃ فرض ہے۔ مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے قرآن میں زکوٰۃ کا واضح حکم نظر آتا ہے۔ اقیمو الصلوۃ کے ساتھ" اتو الزکوۃ" نظر آتا ہے۔ا

سی طرح عرض کررہا ہوں جہاد فرض ہے۔ كتب عليكم القتال ،قرآن میں مجھے صاف نظر آتا ہے، مجھے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں نماز فرض ہے اس کے لئے مجھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن نماز کی تفصیل کے لئے جانا پڑے گا، زکوٰۃ فرض ہے اس کے لئے جانے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کے مسائل کی تفصیل اس کے لئے جانا پڑے گا، روزہ فرض ہے کے لئے نہیں جانا پڑے گا، روزے کے مسائل کی تفصیل کے لئے جانا پڑے گا۔ رپورٹ مجھے وہاں سے معلوم ہوگی، تفصیل مجھے وہاں سے معلوم ہوگی۔اسی طرح عرض کررہا ہوں جناب کہ قرآن کریم میں ہمیں جس طرح یہ واضح مسائل نظر آتے ہیں، وہاں یہ چیز بھی نظر آتی ہے، یہ شریعت مانگتی ہے اصلِ اوّل میں مانگتی ہے قرآن میں مانگتی ہے، کیا مانگتی ہے؟ اللہ سے اور اللہ کے رسول سے محبت۔

صحابہ کرامؓ سے محبت اور انکے دشمنوں سے عداوت بھی اصلِ اوّل میں مطلوب ہے

آگے بھی سن لو! اللہ اور رسول کے ساتھ جن کو محبت ہے ان کے ساتھ بھی محبت، یہ بھی شریعت مانگتی ہے۔ وہیں مانگتی ہے۔ اور جن کی اللہ اور رسول سے نفرت ہے، عداوت ہے، کٹاؤ ہے، نفرت ہے۔ ان سے نفرت بھی شریعت مانگتی ہے۔ اصل اوّل میں مانگتی ہے آپ کہیں

گے کہاں ہے جناب؟۔فرمایا انما ولیکم تمہاری محبت کے لائق تمہاری ولایت، موالات پیار محبت کے لائق، انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا، تمہاری ولی تمہاری محبت ولایت، موالات، پیار کے لائق اللہ ہے اس کا رسول ہے اور والذین آمنوا، اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔قرآن آج بھی کہتا ہے جو لوگ ایمان لائے تو محبت مانگی ہے یا نہیں مانگی؟(مانگی)!

قرآن آج بھی کہتا ہے، قرآن آج بھی تازہ ہے، قرآن پرانا نہیں ہوگا۔

لیکن قرآن نے جب سب سے پہلے آکر مانگا، محبت اللہ کی، محبت رسول کی، اور محبت ان لوگوں کی جو ایمان لائے۔

جب قرآن نے پہلی مرتبہ آکر یہ فیصلہ دیا، اس وقت وہ اللہ تو اللہ ہے رسول تو رسول ہے، وہ اہل ایمان کون تھے؟(صحابہؓ) اُوظالمو کیا ہوا تمہیں؟ کون تھے؟ بول ذرا!(صحابہ)۔ اس وقت جب قرآن آرہا ہے، جبرائیل لا رہا ہے اللہ نے بھیجا ہے محمد پہ آیا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن پہنچا ہے جیسے اللہ سے محبت چاہئے رسول سے محبت چاہیے، ایمان والوں سے محبت چاہئے۔لیکن قرآن جب آیا ہے۔مومنین اوّلین صادقین کون ہیں؟(صحابہؓ) وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔تو اوّل والے میں یوں کہہ دوں اللہ سے محبت چاہئے، رسولؐ سے محبت چاہیے، صحابہؓ سے محبت چاہیے۔بعد میں مومنین وہ ہوں گے جو ان کے نقشِ قدم پہ چلیں گے۔انہوں نے شریعت رسول سے سیکھی، اب جو ان سے سیکھے گا، انہوں نے نماز رسولؐ سے سیکھی، انہوں نے حج نبی سے سیکھا، انہوں نے روزہ حضورؐ سے سیکھا، انہوں نے کلمہ حضورؐ سے سیکھا، اب جو ان سے سیکھے گا وہ مومن ہوگا اور جو اپنی طرف سے بنائے گا وہ بے ایمان ہوگا۔جو اپنی طرف سے بنائے گا وہ کافر ہوگا۔جو ان سے سیکھے گا وہ مسلمان ہوگا، مومن ہوگا، جو اپنا بنائے گا وہ بے ایمان ہوگا۔

یہ ہیں مومنین اوّلین، شریعت کہتی ہے ان کی محبت چاہئے۔

دوسری بات میں نے عرض کی کہ اللہ کے دشمنوں سے دشمنی بھی شریعت مانگتی ہے۔ اور یہیں مانگتی ہے۔قرآن کریم میں مانگتی ہے، کیسے؟ فرمایا"یا ایھا الذین امنوا" کس کو بولا جا رہا ہے؟ صحابہ کو!۔یا ایھا الذین امنوا، جام پور والو کسے بلوایا جا رہا ہے؟ ایمان والوں کو۔

کوئی اپنے آپ کو بے ایمان سمجھے تو اس سے مخاطب نہیں ہے۔کوئی اپنے آپ کو بے

ایمان سمجھے، ملعون سمجھے، معتوب سمجھے شیطان سمجھے اس سے مخاطب نہیں ہے۔ لیکن جو اپنے آپ کو ایماندار سمجھے، قرآن اسے بلا رہا ہے یا ایھا الذین آمنوا ، اے اہل ایمان، ماننے والو! لبیک فرمایا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة.

قرآن نے فرمایا، لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء میرے اور تمہارے جو دشمن ہیں ان سے پیار نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کافروں سے دشمنی رکھتے ہیں

میں نے پوچھا رب العالمین تیرے تو سب بندے ہیں تیری کس کے ساتھ دشمنی ہے؟ تو فرمایا فان اللہ عدوٌ للکافرین ، میں بتا رہا ہوں یا قرآن سے بتا رہا ہوں؟ (بتا رہے ہیں)

فان اللہ عدو للکافرین ...... پس بے شک اللہ بھی کافروں سے دشمنی رکھتا ہے۔

تمہارے لئے بھی حکم ہے کہ جو میرا اور میرے اولیاء کا دشمن ہو تو تم بھی اس کافر سے پھر عداوت ہی رکھنا۔

یا کافر نہ کہنا یا پھر پیار نہ کرنا......

کیونکہ، ان اللہ عدوٌ للکافرین ، کیونکہ لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم.

قرآن کہتا ہے فرمایا، یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض، آگے پڑھوں؟ ذرا سنبھل کے کہو...... پھر کہو گے حیدری صاحب ایویں آکھ گئے۔ حیدری صاحب نہیں آکھ گئے، قرآن وچ توں خود پڑھ کھنیں ، یاایھا الذین آمنو ، اے اہل ایمان لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء ، یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بنانا۔ کیوں؟

بعضھم اولیاء بعض ...... وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، ان کی آپس میں دوستی بنتی ہے۔

تیری نہیں وہاں بنتی، بعضھم اولیاء بعض ، آگے پڑھوں مجھے قرآن پڑھنے کے

لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں ہے، میں تجھ سے جو پوچھ رہا ہوں، اس لئے کہ تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو مانے گا یا نہیں۔ مجھے پڑھنے کے لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تو اچھے اچھوں نے کوشش کی روکنے کے لئے لیکن کوئی روک نہ سکا، نہ مجھے روک سکتا ہے۔ کیوں میرے بڑوں کو نہیں روک سکا، یہ ایک سلسلہ چلا آرہا ہے، زباں بندی،

یہ زبان بندی یہ نظر بندی، یہ پابندی نہیں روک سکتے، جلدی مت دیوبندی کہلاؤ ذرا سوچو دل وجگر گردہ ہے، تو عرض کر رہا تھا میں تجھ سے جو پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ استفت قلبک، اپنے دل سے پوچھ، اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو مانے گا، ومن یتولھم منکم، آگے حافظو صحیح پڑھ رہا ہوں۔ یہ سارے حافظ بیٹھے ہیں قرآن پڑھ رہا ہوں صحیح پڑھ رہا ہوں، کون سی سورۃ ہے بھلا؟

یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم، ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین.

کون سی سورۃ ہے بھلا؟ مائدہ ہے نا، یا ایھا الذین آمنوا، اے اہل ایمان لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء، فرمایا یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بنانا، نہ ان سے پیار کرنا، بعضھم اولیاء بعض، یہ ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں تمہارے نہیں،

ومن یتولھم منکم، ان الفاظ پہ ذرا غور کر علماء بیٹھے ہیں، حفاظ بیٹھے ہیں، ترجمے والا قرآن پاک منگوالو، خود کھول کے دیکھ لو، صبح جا کے دیکھ لینا، ابھی کہو تو دکھا دوں، اعتماد کرو، نہیں تو تحقیق کرو، خود جانچو، پرکھو، قرآن کہتا ہے یا میں کہتا ہوں۔

ومن یتولھم منکم فانہ منھم، ومن یتولھم منکم اور جو ان سے پیار کرے تم میں سے۔

یا ایھا الذین آمنوا، اپنے آپ کو ایماندار سمجھنے والو! ومن یتولھم منکم، تم میں سے جو ان کے ساتھ پیار کرے فانہ بے شک وہ بھی منھم، ان میں سے ہے۔

میں نہیں کہتا، میں تجھے بے ایمان نہیں کہتا، میں تجھے خبیث نہیں کہتا، میں تجھے لعنتی نہیں کہتا، میں تجھے مردود نہیں کہتا، میں تجھے کافر نہیں کہتا، میں تجھے شیطان نہیں کہتا، قرآن سے

پوچھو ومن یتولھم منکم ، فانہ منھم ، جوان سے پیار کرے تم میں سے۔

یا ایھا الذین آمنوا ، تم میں سے جوان سے پیار کرے، فانہ منھم ،فرمایا بے شک وہ بھی ان میں سے ہے۔اور اللہ کو کوئی پروانہیں۔رب نہ تیرا محتاج نہ میرا محتاج ،ہاں رب بڑا بے پرواہے۔ومن یتولھم منکم فانہ منھم ، یہ کہتے ہیں جی جونہ مانے وہ بھی کافر، میں کہتا ہوں؟ ومن یتولھم منکم فانہ منھم ، تم ان کو باپ بناؤ گے تو تم بھی ویسے ہی ہو۔ میں نہیں کہتا،قرآن کیا کہتا ہے؟ کہ یہود و نصاریٰ سے پیار نہ رکھنا،ہاں وہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھتے ہیں،تم نہ رکھنا،تم میں سے جوان کے ساتھ پیار رکھے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔تو میں نے کہا اللہ ان کو ہدایت ہی دیدے۔فرمایا ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظلمین ، ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت بھی نہیں دیتا۔

میں نے پوچھا خداوند، یہ ان سے پیار کیوں کرتے ہیں؟فرمایا" فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم. قلوب سمجھدےاو؟زورنال ہمِک کے آکھو(جیا) فی قلوبھم مرض ،ان کے دلوں میں مرض ہے روگ ہے،لالچ ہے نا۔ فی قلوبھم مرض ، ان کے دلوں میں مرض ہے، بیماری ہے،ان کو دیکھو گے، یسارعون فیھم ، ان میں مسارعت کرتے ہیں،جلدی جلدی کرتے ہیں کہ میں پہلے ان سے مل جاؤں۔ یسارعون فیھم ، گھسنے کی کوشش کرتے ہیں،جلدی جلدی کرتے ہیں پھر۔کیوں وجہ کیا ہے؟وجہ قرآن سے پوچھوں،یقولون کہتے ہیں، نخشیٰ ان تصیبنا دائرۃ. کہتے ہیں خواہ مخواہ کوئی مصیبت نہ آپڑے یوں بچ جائیں گے۔قرآن ہے قرآن یقولون نخشی ان تصیبنا ذائرۃ ، تجھے مار پڑتی ہے تو پڑے گی۔

وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہٗ الا ھوَ وان یردک بخیر فلا رآدّ لفضلہٖ .

مشکل کشا ایک ہے......

قل لن یصیبنا الا ما کتب اللّٰہ لنا ھو مولانا......

مصیبت وہ آئے گی جو ہمارے مقدر میں ہوگی،نہیں ہوگی نہیں آئے گی، کہنا اور

بات ہے وقت آ جائے۔ہاں کہتے ہیں، ویقول الذین امنوا لولا انزلت سورۃ ،یوں کر دیں گے، یوں کر دیں گے ہمیں کوئی نہیں ہلاسکتا ہم بڑے مضبوط ہیں وہ۔

جن لوگوں پر موت کی غشی طاری ہوگئی!

جب سورۃ آئی فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیھا القتال، سورۃ محمد سے پڑھ رہا ہوں۔ پہلے کہتے ہیں سورۃ آتی کیوں نہیں؟ آ جائے ہم یوں کر دیں گے، یوں کر دیں گے۔آج جب وقت آیا، تو وہی جن کے دلوں میں مرض ہے وہ پھر وہاں کمزور پڑ جاتے ہیں یہ کیا ہوا، انہیں کیا ہو گیا؟ ربنا، ہمارے رب "ربنا لم کتبت علینا القتال" یہ تو نے ہمارے اوپر لڑائی کیوں فرض کر دی، قتال کیوں فرض کیا؟ قتال، ق، ت، ا، ل، والا کیوں فرض کیا ہے؟ "لو لا اخرتنا الا اجل قریب" کچھ دیر ہمیں مدد ملتی ہے اب ہمیں لڑنا پڑے گا۔

فرمایا! رأیت الذین فی قلوبھم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم "فرمایا حضور! جن کے دلوں میں مرض ہے نا، منافقین کی بات ہے بھائی، مومنین میں شامل ہوتے تھے کہ ہم بھی مجاہد ہیں، ہم بھی مومن ہیں یوں کریں گے یوں کریں گے جب وقت آیا تو "ینظرون الیک" کون بھئی "الذین ینظرون الیک" جن کے دل میں مرض ہے جو کوشش کرتے تھے وہ "ینظرون الیک" خالص قرآن پڑھ رہا ہوں اِدھر میں کچھ اور نہیں کہہ رہا، میری اس بات کو غلط رنگ مت دینا، "ینظرون الیک" تیری طرف دیکھتے ہیں لیکن کیسے؟

" نظر المغشی علیہ من الموت" موت سمجھتے ہو؟ نظر المغشی "غشی کا مطلب سمجھتے ہو؟ کون سی غشی؟ جو موت کی غشی ہوتی ہے، جن پر موت آئے نا؟ سکرات آئے اس کی آنکھیں پھر جاتی ہیں، قرآن کہتا ہے یہ ایسے کہتے ہیں جیسے ان پر موت آ گئی ہو، لیکن غشی کا دورہ پڑے نا موت والا سکرات کا، وقت آ گیا، ہاں ہاں "فاولیٰ لھم" فرمایا ان کے لئے تباہی ہے۔

دین کا تمسخر اڑانے والوں سے دوستی نہ رکھنے کا حکم

اور آپ کو کیا کہا؟ فرمایا "فلا تھنوا" ہمت نہ ہارو، ہمت نہ ہارنا، کمزوری نہ دکھانا، "وتدعوا

الی السلم " اتحاد کی کوشش نہ کرنا، "فلا تهنوا وتدعوا الی السلم" ہمت نہ ہارنا، کمزوری نہ دکھانا، صلح کی پیش کش تم نہ کرنا، "وانتم الاعلون" قرآن کہتا ہے" وانتم الاعلون" یقینی فتح تمہاری ہوگی۔

"یا ایها الذین امنوا" اے اہل ایمان! کس کے ساتھ بات ہے؟ آپ کے ساتھ، اور کس کے ساتھ؟ یہ تو یہود نصاریٰ سے کہا، یہ یہودی تھوڑے ہی ہیں، یہودی ہیں؟ (نہیں) ان کی نسل ہوگا، یہودی تھوڑی ہیں، قادیانی نہیں ہیں، ہمارا اتحاد تو قادیانیوں سے، مجوسیوں سے، شیعوں سے، نیچریوں سے ہے، قرآن نے تو یہود و نصاریٰ کا نام لیا تھا نا؟ فرمایا،

یا ایها الذین امنو لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزوا ولعبًا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیآء واتقوا الله ان کنتم مؤمنینo

دیکھو یہاں پھر یہود و نصاریٰ۔ یہ [illegible] نہیں کہے گئے [illegible] ان کو دوست نہ بنانا کسے؟" الذین اتخذوا دینکم هزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیآء "فرمایا جو تمہارے دین پر ٹھٹھہ کریں، ٹوک بازی کریں تمہاری ڈاڑھی پہ، تمہاری نماز پہ تمہاری اذان پہ، تمہارے کلمے پہ تمہاری دینی غیرت کو، جو لوگ مذاق بنائیں ان سے پیار نہ رکھنا، وہ تو یہودیوں کی بات ہے نا؟ فرمایا،" الذین اوتوا الکتاب من قبلکم "، جن کو کتاب دی گئی" والکفار "اور دوسرے کافر بھی۔

مولانا!" والکفار" یہود و نصاریٰ کے علاوہ دوسرے کافر بھی ساتھ ہیں، انہیں نہ بنانا، کیا؟" اولیآء ' انہیں پیارا نہ بنانا دوست، کافر کافروں سے کہتا ہے مسلمانوں کو کہتے ہیں دوست، کافر کھڑا ہو کر کہتا ہے، دوست یہ کہتے جی سر! پھر وہ سنائے گا دوستو بزرگو! نہ کرنا یوں نہ کرنا "واتقوا الله" اللہ سے ڈرنا یوں نہ کرنا، اللہ سے ڈرنا، ان کنتم مؤمنین "اگر مومن رہنا چاہتے ہو تو یوں نہ کرنا، کیونکہ بات گذر چکی ہے،" ومن یتولهم منکم فانه منهم" جو ان سے محبت کرے گا وہ بھی انہی سے ہے۔

قرآن میں آج کے مسئلے کا حل بتا دیا گیا ہے

"واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوها هزوا" جب تم نماز کی طرف بلاتے ہو، تو

وہ اسے مذاق بناتے ہیں، میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا کہ تمہاری اذان پہ ٹوک کرتے ہیں قرآن نے کہا" واذا ناديتم الى الصلوة " جب تم بلاتے ہو نماز کے لئے، کیسے بلاتے ہو نماز کے لئے؟ ڈھول بجا کر؟ "اتخذوها هزوا" وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں، جو تمہاری اذان کا مذاق اڑاتے ہیں ان بے ایمانوں سے پیار نہ رکھنا، قرآن ہے یا میں اپنی طرف سے بنا رہا ہوں؟ یہ آیتیں آج کی تو نہیں ہیں نا! قرآن پرانا نہیں ہوگا، مسئلہ آج کا ہے، حل پہلے بتلایا گیا ہے، تم اگر ان کے ساتھ نہیں بیٹھو گے تو ہم آپ کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے، مسلمان ہو؟ مومن ہو؟

فرمایا "یا ایها الذین امنو" اے اہل ایمان! لا تتخذوا لکافرین اولیاء من دون المؤمنین" یہاں کافرین اور مومنین دونوں کا نام ہے، یہ آیتیں ہونی چاہئیں یا نہیں؟

کہتا ہے سائیں! "قد جاء کم من الله نور" پڑھو "انما انا بشر" نہ پڑھو!

کیوں نہ پڑھیں؟ ہم سارے قرآن کو مانیں گے، "افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک منکم" کچھ قرآن کو مانو گے کچھ کو چھوڑ دو گے کیا؟

"یا ایها الذین امنو" اے اہل ایمان! لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اتریدون ان تجعلوا لله علیکم سلطانًا مبینا". فرمایا مومنین کو چھوڑ کر کافرین کو دوست نہ بنانا کیا تم اللہ پاک کو اپنے اوپر حجت قائم کرنے دینا چاہتے ہو کہ وہ تم پر کوئی عذاب مسلط کرے؟

ایمان پر کفر کو ترجیح دینے والے باپ اور بھائی سے بھی پیار نہ رکھنے کا حکم

اچھا یہ تو دور والے کافر ہیں اگر قریب والے ہوں تو پھر فرمایا:

"یا ایها الذین امنو لا تتخذوا اٰبآئکم اولیآء ان استحبو الکفر علی الایمان"...... اے ایمان والو! (یہ بات ایمان والوں کے ساتھ) "لا تتخذوا اباء کم واخوانکم" اپنے باپ سے بھی، بھائیوں سے بھی پیار نہ کرنا، اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ ایسے باپ سے بھی پیار نہ رکھنا، بھائی سے بھی پیار نہ رکھنا:

"لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوآدون من حآد الله

ورسوله ولو کانوا اٰباء هم او ابنآء هم او اخوانهم او عشیرتهم اولٰئک کتب فی قلوبهم الایمان"

فرمایا جن کے دلوں میں اللہ پاک نے ایمان لکھ دیا ہے وہ کافروں سے پیار نہیں رکھیں گے، وہ کافر باپ کیوں نہ ہو، بیٹا کیوں نہ ہو، بھائی کیوں نہ ہو۔

منافقین کیلئے دردناک عذاب کی بشارت

ہاں جناب عرض کر رہا تھا کہ قرآن محبت مانگتا ہے، شریعت محبت مانگتی ہے، اور شریعت نفرت بھی مانگتی ہے۔ محبت اللہ کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ اور نفرت اللہ ورسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ۔

ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادًا یحبونهم کحب اللّٰہ ط والذین اٰمنو اشد حُبًّا للّٰہ"

جو ہیں ایمان دار، "اشد حبا لله" وہ بہت شدید ہیں اللہ کی محبت میں، اللہ کی وجہ سے تو اللہ کے رسول کے ساتھ پیار، اور اللہ اور اسکے رسول کی وجہ سے اہل ایمان کے ساتھ پیار، "بشر المنافقین بأن لهم عذاب الیما" "بشارت دے دیجئے، بتلا دیجئے منافقین کو، منافق کون ہوتا ہے، جو کہتا ہے میں کلمہ نہیں پڑھتا؟ کلمہ پڑھتا ہے اپنے آپ کو مومن بھی کہتا ہے، لیکن اُدھر گھسنے کی کوشش کرتا ہے، کہ میں کسی چکر میں نہ پھنسوں، ایسے منافق کے بارے میں فرمایا" بشر المنافقین بان لهم عذابًا الیماً" منافقین کو بتا دو کہ ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔

اے اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا۔ "الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ایبتغون عندهم العزة فلله العزة جمیعاً" یہ کافروں سے دوستی رچاتے ہیں عزت کے لئے کہ ہماری ٹور بن جائے گی، فرمایا عزت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

جو کافروں سے محبت اور دوستی نہیں کرتے، اللہ ان کو عزت نہیں دیتا؟ "ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین" آج تک اللہ نے انہیں عزت دی جنہوں نے کافروں سے ٹکر لی، اور جنہوں نے کافروں کی خوشامد کی، چاپلوسی کی وقتی طور پر تو ان کے نمبر بن گئے، لیکن اللہ نے

انہیں ایسا ذلیل کیا، کہ منہ اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔

ایمان نام ہی عشق خداوندی کا ہے

"فرمایا، "ایبتغون عند هم العزة فلله العزة جميعاً" کتنا قرآن پڑھوں، ابھی جو میں نے جو کچھ پڑھا ہے وہ اس مسئلے کا آدھا بھی نہیں ہے، تیسرا حصہ بھی نہیں ہے، قرآن نے اس مسئلہ کو بہت اٹھایا، کیونکہ ایمان ہے ہی اللہ کے عشق کا نام، ایمان ہے ہی رسول پاک ﷺ کے عشق کا نام، ادائے عشق نہیں دیکھی؟

یہ روزہ کیا ہے؟ محبت خداوندی میں بھوک کاٹی جارہی ہے...... یہ نماز کیا ہے؟ محبوب حقیقی کے سامنے جھکنا ہی تو ہے...... یہ زکوٰۃ کیا ہے؟ محبوب حقیقی کے نام پر سب کچھ لٹانا ہی تو ہے...... یہ حج کیا ہے؟ ننگے سر ننگے پیر، لبیک لبیک کی آوازیں لگاتے ہوئے محبوب حقیقی کی محبت کا اظہار کرنا ہی تو ہے۔ اس کے گھر کے اردگرد پھرنا ہی تو ہے، اس کے دروازے کو چومنا ہی تو ہے۔ ایمان نام ہی عشق خداوندی کا ہے۔ ہاں جناب محبت چاہیے اللہ سے، اللہ کے رسولؐ سے اور ایمان والوں سے، اور نفرت چاہیے کفار سے۔ لڑائی کبھی ہوگی کبھی نہیں ہوگی، لیکن کافر کے لئے دل میں محبت نہ ہو، لڑائی کو فرض سمجھنا ہے، جیسے روزے کو فرض سمجھنا ہے، وقت آئے گا تو رکھیں گے، لیکن کبھی بھی یہ نہیں کہنا کہ ہم پہ فرض نہیں ہے۔ نماز کو فرض ماننا ہر وقت ہے، لیکن جب ٹائم ہوگا تو نماز پڑھیں گے، کبھی بھی یہ مت کہیں کہ ہمیں نماز نہیں چاہیے۔ کبھی مت کہنا کہ کافروں سے نہیں لڑیں گے، "ہمیں کافروں سے پیار رکھنا ہے، لڑائی مقصود نہیں ہے"، کبھی نہ کہنا، اپنی تباہی خود نہ کرنا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

گواہانِ نبوّت ﷺ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ o فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ط

وقال تعالیٰ. وکذالک جعلناکم امة وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً o

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدہٖ غرضاً فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم. او کم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم .صدق اللہ العظیم.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

گواہانِ نبوّت ﷺ

قابلِ صد احترام علمائے کرام، فرزندانِ توحید وسنت، ختمِ نبوّت کے پروانو! اور اصحاب رسول کے سرفروش سپاہیو! تلہ گنگ کے غیرت مند مسلمانو! آج ۱۴۲۴ ہجری کے جمادی الاول کی دسویں شب پہلی بار آپ کے ہاں حاضری کا موقع ملا ہے، پروردگارِ عالم سے دعا ہے کہ اللہ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے، اس روحانی اجتماع کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لئے نجاتِ اخرویہ کا ذریعہ بنائے، مجھے احساس ہے اور آپ کی محبت صداقت اور اس عنوان سے عقیدت، کہ رات کا ایک بجا ہے اور آپ اس طرح تازہ بیٹھے ہیں جیسے ابھی آ کے بیٹھے ہوں، یہ عنوان سے محبت اور عنوان کیا ہے؟ گواہانِ نبوّت ﷺ! اس عنوان سے محبت یہ تو ابھی رات کا ایک بجا ہے ہم نے ساری ساری رات آپ جیسے مجاہدوں کو لمبی راتوں کو آذانِ فجر تک بیٹھے تھکتے نہیں دیکھا، اس عنوان کو سننے کے لئے نہ صرف یوں راتوں میں نہیں بلکہ کڑکتی دھوپ میں بھی انتظار کرتے دیکھا، نہ صرف عشقِ نبوّت ﷺ بلکہ اس عنوان پر اس گئے گذرے دور میں ہتھکڑیاں پہن کر بھی عشقِ نبوّت ﷺ کے نعرے لگاتے دیکھا، ہاں اس گئے گذرے دور میں بھی اس عنوان پر ہم نے دشمنوں کے سامنے سینہ کھول کر گرجتے دیکھا۔

اس عنوان پر لوگوں کو اپنی جانیں لٹاتے دیکھا......

اس عنوان پر ہم نے لوگوں کو اپنے گھر، دولت، ملکیت، رشتے ناطے سب کچھ قربان کرتے دیکھا۔

اس عنوان پر ہم نے پھانسی کے پھندے پر بھی عشق وعقیدت کا نعرہ بلند کرتے دیکھا۔

اس عنوان پر دیکھا نہیں آپ نے کہ جان جاتی ہے، اس دور میں بھی اس عنوان پر پھانسی کے پھندے چومتے ہیں لیکن اس عنوان کو نہیں چھوڑتے۔ نہیں دیکھا؟ آپ بیٹھے ہیں منتظر ہیں آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں جذبات جوان ہیں لیکن میں آپ کے جذبات کی ترجمانی تب کرسکوں گا جب آپ میرا ساتھ دیں گے، آپ بولیں گے تو میں بولوں گا ورنہ میں نہیں بول سکتا۔

ہم سچ کے پرستار ہیں

یہ ضروری نہیں کہ آپ میری ہر بات کی تائید کریں، اگر بات صحیح ہے تو آپ میری تائید کریں اگر کوئی اشکال ہے کوئی اعتراض ہے، کوئی سوال ہے تو نقد آپ کو پیش کرنے کی اجازت ہوگی، اور میں اپنی ہر بات کو صحیح ثابت کرنے کا پابند ہوں گا، کیونکہ الحمد للہ ہم نے پکی بات اپنے اکابر سے لی ہے، نہ ہی کچی بات ہم آگے پیش کرتے ہیں...... سچی بات لی ہے اور سچ ہی ہمارے پاس آیا ہے...... سچ ہی کی تصدیق کی ہے سچ ہی کو سچ کہا ہے...... سچ سنا ہے سچ سنایا ہے، سچ لیا ہے سچ دیا ہے، سچ کے پرستار ہیں...... اور سچا پیغام لے کر آنے والے کو، سب سے پہلے سچا ماننے والے کے غلام ہیں۔

"والذی جآء بالصدق" بھی ہمارے پاس......

"وصدق به" بھی ہمارے پاس......

سمجھے بھی ہو، جو سمجھے وہ سبحان اللہ کہیں! (سبحان اللہ)۔ الحمد للہ ہم نے جو کچھ لیا ہے وہ سچ ہے،" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے لے کر" بسم اللہ وعلیٰ ملة رسول اللہ "جو ہم نے کیا ہے وہ سچ ہے کسی کو کڑوا لگتا ہے لگے، لیکن سچ ہے اسی لئے الحمد للہ جو بات کریں گے اس پر اعتماد اور صحت کے ہم ذمے دار ہیں، آخر کیوں نہ ہوں، جب لیا سچ، دیا سچ سنا سچ، سنایا صدق، صدیق کے غلام ہیں، اور جھوٹ ہمارے عقیدے میں نہیں ملتا۔

نبوت کے مقابل امامت کا عقیدہ جھوٹ ہے

جھوٹ ہمارے قریب بھی نہیں آسکتا، جھوٹ ہمارے عقیدے میں کیا ملتا وہ ہمارے قریب بھی نہیں آسکتا اور کیا منہ دکھائے گا ہمارے سامنے، جس کے کلمے میں جھوٹ ہو، جس کے عقیدے میں جھوٹ، جس کے اصول میں جھوٹ ہو، جس کے فروع میں جھوٹ ہو۔

کیوں نہ ہو کیونکہ اس کے ہاں جھوٹ عبادت جو ہے، ہم نے پڑھا "لا الہ الااللہ" تو اوروں کو پوجتا ہے نا...... ہماری مسلّم اور پہلی بات توحید ہے سچ ہے...... اس کے ہاں پہلی بات شرک ہے جھوٹ ہے...... توحید سچ ہے اور شرک جھوٹ ہے...... ختمِ نبوّت سچ ہے اور نام بدل کے نام امامت رکھ کے نبوّت کا دروازہ کھولنا اور نبیوں سے افضل بتانا یہ عقیدہ جھوٹ ہے...... ختمِ نبوّت سچ ہے اور تیری امامت جھوٹ ہے...... مطلق امامت نہیں کہہ رہا، جو نبوت کے مقابلے میں آئے وہ امامت کہہ رہا ہوں کیونکہ اللہ نے جتنے درجے انعام یافتہ لوگوں کے بنائے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ نبوّت کا ہے، اور نبوّت میں اعلیٰ ترین کرسی ختمِ نبوّت کی ہے، اعلیٰ ترین تاج ختمِ نبوّت کا ہے، جو میرے نبی محمد ﷺ کے سرِ مبارک پہ ہے، اب کوئی نبوّت سے آگے درجہ بنائے میں اسے سچ نہیں جھوٹ کہوں گا، "انعم اللہ علیھم" یہ پہلا درجہ "من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین" اب ان کے پیچھے تو کوئی لگ سکتا ہے آگے کوئی نہیں آسکتا، تو نام بدل کے کسی کو لانا چاہا ہے۔

اللہ کی وحدانیت اور محمد کی ختم نبوت کی گواہی پہلا اور بڑا سچ ہے

میں وہی عرض کر رہا ہوں جناب سچ نہیں جھوٹ ہے، یاد رکھیے حق سچ ہے، باطل جھوٹ ہے، توحید سچ ہے، شرک جھوٹ ہے، اسلام ایمان سچ ہے، کفر جھوٹ ہے، سنت سچ ہے، بدعت جھوٹ ہے، بات کہیں اور نکل رہی ہے، جانا وہاں نہیں، عرض یہ کرنا ہے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہمیں سچ نصیب فرمایا، ہمارے پاس سچ کو بھیجا اور ہمیں یہ توفیق بخشی کہ سچ کو سچ کہو، اور سچ کو سچ کہنا اس کا نام ہی گواہی ہے، جس کے لئے حکم ہے "ولا تکتموا الشھادۃ" کہ گواہی مت چھپاؤ، ہمیں پتہ ہے نا کہ اللہ اکیلا ہے، پتہ ہے کہ نہیں ہے؟ یہ جتنے بے شک کہہ

رہے ہیں انہیں پتہ ہے، اللہ اکیلا ہے یہ پتہ ہے؟ تو یہ کہو اور یہ گواہی دو اللہ اکیلا ہے یہ کہنا، کیں کوئی نئی بات نہیں بتا رہا، وہی بتا رہا ہوں جو کہتے ہو، "اشھد ان لا الہ الا اللہ" یہ اشہد کا کیا معنی ہے؟ گواہی دیتا ہوں تو گواہی دینا اللہ کو اکیلا کہنا یہ گواہی ہے نا، سچ کو سچ کہو، سب سے بڑا، سب سے پہلا سچ، سب سے بڑا سچ "اشھد ان لا الہ الا اللہ" سچ کو سچ کہو، محمد ﷺ کی رسالت سچ ہے، اور اس سچ کو سچ کہو، گواہ بن جاؤ کہ "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہتے ہو تو یہ سچی گواہی ہے۔

محمد ﷺ کو سچا صحابہ کرامؓ نے کہا

آپ گواہ ہیں اللہ کی وحدت پہ، حضور ﷺ کی رسالت پہ؟ (ہیں) آپ نے اللہ کو دیکھا؟ (نہیں) گواہی کیسے؟

اچھا جواب ملا ہے کہ اللہ کو محمد رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ہے، اچھا تو آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا؟ (نہیں) تو گواہی کیسے دے رہے ہو؟

اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے ہم گواہی دیتے ہیں، کیوں؟ کہ یہ بات اس زبان نے بتائی ہے جس پر کبھی جھوٹ نہیں آیا، اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے تو اتنا یقین نہ ہوتا جتنا اس زبان پر ہے، ہمیں اپنی آنکھوں پر اتنا اعتماد نہیں ہے جتنا اس زبان پر ہے، اور اس زبان سے پھر ہم نے نہیں سنا، یقین ہے، وہ معصوم ہے اسی لئے وہ ایک ہی کافی ہے، اور اس کی زبان سے کس نے سنا؟ (صحابہؓ نے)

صحابہ کرام ؓ کو سچا اللہ نے قرار دیا

انہیں سچا وہ کہتا ہے جو سچ کا خالق ہے، انہیں سچا وہ کہتا ہے جس کی نظر جس طرح زبان پر ہے اسی طرح دل پر ہے۔ انہیں سچا وہ کہتا ہے جس طرح زبان پر ہے اسی طرح دل پر ہے، اور جو ان کی ٹکر میں آئے انہیں جھوٹا کہتا ہے، اور جھوٹا کوئی اور بات کرے تو نہیں، ان کی ٹکر میں آنے والا، انہیں سفہاء کہنے والا "لیخرجن الاعز منھا الاذل" کہنے والا، ان کی عزت پر حملہ کرنے والا، جو بولتا ہے اسے سچ کا خالق جھوٹا کہتا ہے، اور اس بات پر جھوٹا کہتا ہے کہ وہ آ کر کہتے ہیں "نشھد انک لرسول اللہ"......

صحابہؓ کے مخالف کی سچی گواہی بھی قبول نہیں کی گئی

صادقین کا مخالف آ کر کہتا ہے کہ:

نشھد انک لرسول اللہ......

اے محمد! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ نے فرمایا:

واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون......

اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافقین جھوٹے ہیں، منافقین نے کہا "انک لرسول اللہ" کیا کہا تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، یہ بات سچی تھی یا جھوٹی تھی؟ (سچی)

بات سچی تھی "واللہ یعلم انک لرسولہ"...... فرمایا کہ مجھے بھی یہی علم ہے، اللہ کو بھی یہی علم ہے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن یہ "واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون"۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں۔

انہوں نے کوئی اور بات تو کی ہی نہیں:

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ ○ قَالُوْ نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ○

مخالفین کی زبانوں پر کچھ اور دلوں میں کچھ اور ہے

انہوں نے کوئی اور بات تو کی ہی نہیں انہوں نے کہا تو یہ ہے کہ "اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ" کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن خالق نے فرمایا کہ یہ جھوٹے ہیں، کیوں؟

"یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم"......

یہ زبان سے کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے، دل سے نہیں مانتے، ان کے دل و زبان میں موافقت نہیں یہ بے ایمان جھوٹے ہیں۔

ان کے دل میں ہے آپ کی دشمنی، اور زبان سے اظہار محبت۔ جی! ہم تو مانتے ہیں جی، ہم تو مانتے ہیں اور کمیوں کو دھوکا لگا، یار یہ کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں اور بھائی کمیوں کو، کیا

کہوں، کہ جب آقائے نامدار سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واذا رأیتھم تعجبک اجسامھم......

کہ محبوب جب آپ بھی انہیں دیکھیں گے، تو ان کے اجسام ظاہر یہ کریں گے وہ تو آپ کو بھی پسند آئے گا، تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو جو انکا ظاہری ڈیل ڈول پسند آئے، تو کیا مطلب یہ کلین شیو ہوں گے، ظاہری طور پر تو وہ ایسے ہیں کہ آپ بھی دیکھیں تو آپ کو بھی پسند آئیں گے، یار یہ اچھے ہوں گے۔

"وان یقولوا تسمع لقولھم"......

وہ بات کریں گے تو آپ بھی ان کی طرف توجہ فرمائیں گے، آپ بھی ان کی بات سنیں گے، ظاہری طور پر تو یہ صورت بنائی ہوتی ہے۔ لیکن میں بتلاتا ہوں کہ یہ جھوٹے ہیں کیونکہ میں دلوں کو جانتا ہوں، تو یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ امنّا، ہم مومن ہیں کیا کہتے ہیں؟ ہم مومن ہیں! آپ کہہ دیں "قل لن تؤمنو" تم مومن نہیں ہو، یہ کہتے ہیں امنّا، میں رب بتاتا ہوں، "وماھم بمؤمنین" یہ مومن نہیں ہیں۔

تو اس رب نے ان الفاظ کو جھوٹا کہا اور اس بارے میں جھوٹا کہا کہ یہ آپ کی رسالت کی جو گواہی دیتے ہیں پھر بھی یہ سچے نہیں ہیں، کیونکہ ان کے دل میں وہ بات نہیں ہے جو زبان سے کہتے ہیں۔

مہاجرین نے اللہ کی رضا کیلئے سب کچھ چھوڑا

تو جس رب نے ان کو کلمے میں بھی جھوٹا کہا، اس رب نے صحابہ کو عمل میں بھی سچا کہا "اولئک ھم الصادقون"......

للفقراء المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقونo

نام لے کر فرمایا مہاجرین، کون سے؟ "الذین اخرجوا من دیارھم" ان کے پاس گھر نہیں ہیں، تھے ہی نہیں؟ فرمایا، تھے "اخرجوا من دیارھم" یہ گھر قربان کر کے آئے

ہیں، ان کے گھر تھے،" اخـرجـوا مـن ديـارهـم" یہ اپنے گھروں میں سے نکالے گئے ہیں "وامـوالهـم" یہ تمہیں فقراء نظر آ رہے ہیں، ان کے پاس کچھ نہیں، کیا واقعی کچھ نہیں تھا؟ فرمایا "وامـوالهـم" ان کے اپنے مال تھے، گھر بھی تھے، لیکن یہ سب انہیں چھوڑنے پڑے، کیوں؟ "يبتغون فضلا من الله ورضوانا" اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، ان کو سب کچھ چھوڑنا پڑا ہے، اور کوئی مقصد نہیں، بول کوئی اور مقصد نہیں۔

صدیق اکبرؓ کی مالی قربانی بھی اللہ کی رضا کیلئے ہے

" ومـا لاحد عنده من نعمة تجزىٰ" ان میں سے مصدق اوّل، مومن اوّل، مسلم اوّل، مجاہد اوّل، جناب صدیق اکبر ﷺ کے لئے فرمایا جا رہا ہے، "ومـا لاحـد عنده من نعمة تجزىٰ ○ الا ابتغـاء وجه ربه الاعلىٰ" کوئی اور مقصد نہیں، کسی اور کا احسان اتارنا نہیں، مقصد صرف ایک ہے، "الا ابتغاء وجه ربه الاعلىٰ" ایک مقصد ہے۔ اللہ جسے کہتے ہو "سبحان ربى الاعلىٰ" اس اعلیٰ کی رضا مقصود ہے، اور کوئی مقصد نہیں، "وما لاحد عنده من نعمة تجزىٰ"...... الا، توجہ! اگر جاگ رہے ہو تو طلب رکھنے والو! تمہیں "اِلّا" سمجھا دوں، ہاں بات آ گئی ہے تو عرض کر دوں اگر آپ سمجھ رہے ہیں اور جاگ رہے ہیں تو:

وما لاحد عنده من نعمة تجزىٰ ○ الا ابتغاء وجه ربه الاعلىٰ.

کوئی اور احسان نہیں ہے، کسی کا احسان اتارنا مقصود نہیں ہے، کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ رب الاعلیٰ کی رضا مقصود ہے۔

شیعوں کے بہت بڑے پوپ کی جہالت [1]

لیکن قرآن کریم کو سمجھنا، قرآن کریم کو پڑھنا، قرآن سیکھنا قرآن سکھانا، قرآن سننا

[1] تلہ گنگ ضلع چکوال میں کراچی سے روافض کے ایک بہت بڑے راہنما (جو دسویں محرم الحرام کو پاکستان ٹیلی ویژن پر "شام غریباں" کی مجلس پڑھنے کے حوالے سے مشہور ہے) نے تقریر کی جس میں سورۃ العصر کے ضمن میں "الا الذین امنوا" اور کلمۂ توحید میں "الا اللہ" کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ "الا" سے پہلے سب غلط اور "الا" کے بعد سب درست۔ حضرت علامہ حیدری نے یہ ساری گفتگو بطور "جواب آں غزل" فرمائی ہے۔

قرآن سنانا، قرآن بتلانا اور قرآن کے نام پر دھوکہ دینا یہ الگ چیزیں ہیں، میں نے سنا کہتا ہے کہ، "الا" سے پہلے صرف گمراہی، "الا" کے بعد ہدایت، اور "الا" سے پہلے معبودانِ باطلہ، اور "الا" کے بعد اللہ، "الا سے پہلے سب غلط، "الا کے بعد سب صحیح ...... دیکھو وہم پرستی مت کرو، اور چور خود ہی محسوس ہو گیا نا کہتا ہے کہ میں ترجمے میں ڈنڈی نہیں مارتا، ڈنڈی نہیں تو ڈنڈا مارتا ہے، کہتا ہے "الا" سے پہلے سب صحیح، "الا" کے بعد سب غلط، قرآنِ کریم کی آیتیں سنائی ہیں تو سب سناؤ نا، یہ اپنے اپنے مقصد کی نکال لی، جو اپنے خلاف ہے چھپا دی، اب پتہ ہے جو سامنے بیٹھے ہیں انہیں قرآن کا پتہ ہی نہیں ہے، لیکن الحمدللہ ہمارا مجمع یوں ہے کہ اِدھر بھی قرآن ہے اور اُدھر بھی سینے میں قرآن ہے۔

بھئی اس مجمع میں جتنے حافظ قرآن بیٹھے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں یہ دیکھو آدھا مجمع حافظ قرآن کا ہے، آپ نے کوئی اسپیشل حافظوں کو بلوایا ہوا ہے، (نہیں) اس کے باوجود اتنے حفاظ تو ہمیں پتہ ہے نا، اِدھر قرآن ہے تو اُدھر بھی قرآن ہے، اس لئے ہم جب بات کریں گے تو پوری کریں گے، اگر ایک قسم کی بات کر لی دوسری چھپا لی تو یہ وہ ہیں جو نہیں چھوڑتے، اور انہوں نے یہ سیکھا ہے اور ہم نے خود سکھایا ہے، کیونکہ ہمیں غلط بات پیش ہی نہیں کرنی، ہمارا غلط بات پیش کرنے کا ارادہ نہیں ہے، اور ہمیں یہ چیز ورثے میں ملی ہے، کہ جہاں شبہ پڑے کھڑے ہو کر پوچھو تو کہ جناب آپ کی بات بعد میں سنیں گے۔

پہلے یہ بتائیں کہ آپ کا کرتا لمبا کیوں ہے، یہ کپڑا کہاں سے آیا اور اس پر بجائے ناراض ہونے کے صفائی دی جاتی ہے کیوں کہ ہے جو سچ، بات ہے جو سچ اسی لئے سوال کرنے کی اجازت ہے، اس لئے پوچھنے کی بات ہے، کیونکہ جواب موجود ہے...... وہ کیسے اجازت دیں جن کے پاس جواب ہی نہیں، تو میں عرض کر رہا تھا "الا" سے پہلے اور "الا" کے بعد یہاں جب تجھے الا اللہ نظر آیا، جب "الا الذین امنوا" نظر آیا، جب "الا" کے بعد امنوا نظر آیا، الا کے بعد اللہ کا لفظ نظر آیا، ایک ہی طرف تیری نظر کیوں پڑی؟

تین اور چار کے عدد پر بحث[1]

اور یہ تیری پرانی عادت ہے، ہوٹل پہ بیٹھ کے کہتا ہے جی ڈھائی چائے لائیں، کتنی؟ (ڈھائی) میں نے کہا اس کو کیا ہو گیا؟ ڈھائی کیسے تین کا لفظ کیوں نہیں کہتا، ان کو مرض ہے کہ تین سے یہ سڑتا ہے، تین سے یہ جلتا ہے، تو یہ چائے کو تو نے کہہ دیا ڈھائی، لیکن بتا پھر علی رضی اللہ عنہ کے نام میں تین حروف ہوں گے تو کیسے کہے گا علی رضی اللہ عنہ میرا ہے؟......

جب حسن رضی اللہ عنہ میں تین حرف ہوں گے تو کیسے کہے گا حسن رضی اللہ عنہ میرا ہے؟......

اور جب نبی کے نام میں حروف تین ہوں گے تو کیسے کہے گا نبی میرا ہے......

جب امت میں تین حرف ہوں گے تو کیسے کہے گا میں امت میں ہوں......

او جب خدا میں تین حروف ہوں گے تو کیسے کہے گا خدا میرا ہے؟......

چائے تو تو نے ڈھائی کہہ دی، وہ جی یہ تو دو سے اوپر اور پانچ سے پہلے چوتھے مجھے ذرا اچھے نہیں لگتے، تین اور چار کے لفظ سے تو ڈرتا ہے، میں ایک جگہ گیا ایک ساتھی نے روٹی کے چار ٹکڑے کر کے رکھ دیے، میں نے کہا یہ کیا کرتے ہو؟ کہتا ہے جی چار ٹکڑے کر دوں تو وہ نہیں کھاتا پتہ چل جاتا ہے، روٹی کے چار ٹکڑے کر دو تو وہ نہیں کھاتا، کیونکہ پتہ چل جاتا ہے یہ چار سے جلتا ہے، میں نے کہا اس سے پوچھو تو سہی، کہ اگر تین اور چار سے تو جلتا ہے، تو پھر رزق میں تین اور رزاق میں چار ہیں نہیں سمجھے رزق میں تین حروف اور روزی میں چار ہیں......

علم میں تین ہیں، علیم میں چار ہیں......

رحم میں تین ہیں رحیم میں چار ہیں......

کرم میں تین ہیں، کریم میں چار ہیں......

فتح میں تین ہیں، فاتح میں چار ہیں...... بتا تو کدھر جائے گا؟

---

[1] ایک زمانے میں مذکورہ شیعہ راہنما تین اور چار کے عدد کے موضوع پر دھواں دھار تقاریر کیا کرتا تھا۔ جس سے مقصود شیعہ عوام میں تین اور چار کے عدد سے نفرت اور بغض پیدا کرنا تھا۔ حضرت علامہ نے یہاں پر اس کی جہالت کا پردہ فاش کیا ہے۔

کہتا ہے جی مجھے تو پانچ والی چیز چاہیے، مجھے تو کوئی نہیں تو تجھے کچھ نہیں ملے گا، روٹی میں (چار) تو چھوڑ پانی میں چار ہیں تو چھوڑ بوتل میں (چار) لیمن میں، شربت میں تو کوئی پانچ حرفوں والی چیز تلاش کرنا، اپنے لیے تجھے مرض ہے کہ تین چار والی نہیں، روزی نہیں چاہیے تجھے۔ حلال نہیں چاہیے تجھے، روٹی نہیں چاہیے تجھے، پانی نہیں چاہیے تجھے، کھانا نہیں چاہیے تجھے۔ حضرت فرماتے ہیں گندگی میں پانچ ہیں، میں نے کہا وہ خود ہی تلاش کریں گے، میرا کیا واسطہ، کہتا ہے تین بھی نہیں چار بھی نہیں، میں نے کہا کہ پھر خدا بھی نہیں رسول بھی نہیں، تیرے لیے پھر دین بھی نہیں کتاب بھی نہیں، تیرے لیے سنت بھی نہیں کتاب بھی نہیں، تیرے لیے کتاب بھی نہیں حکمت بھی نہیں۔

کہتا ہے تین بھی نہیں، چار بھی نہیں، میں نے کہا تو کہاں جائے گا، نہ محبت تیرے لیے نہ رزق تیرے لیے، نہ شجر تیرے لیے، نہ راحت تیرے لیے، نہ کرم تیرے لیے، ہاں تو جائے گا کہاں، اور ہم چونکہ وہم پرست نہیں ہیں، اس لیے ہم اس چکر میں نہیں پڑتے، ہم نہیں کہتے اپنے ساتھیوں کو، چار کا عدد تین کا عدد، نہیں نہیں کیونکہ ہمیں پتہ ہے، کہ خدا میں تین حروف ہیں، لیکن کفر میں بھی تین حروف ہیں، ہم اس چکر میں نہیں پڑتے۔

ہمیں پتہ ہے کہ رحمت میں حروف چار ہیں، لعنت میں بھی حروف چار ہیں، ہمیں پتہ ہے ہم اس چکر میں نہیں پڑتے، ہمیں پتہ ہے کہ مومن میں حروف چار ہیں، کافر میں بھی حروف چار ہیں، ہم کچی بات نہیں کرتے۔ میں مومن پیش کروں کوئی اور کافر پیش کردے۔

میں لفظ رحمت پیش کروں کوئی اور لفظ لعنت پیش کردے......

میں مسلم پیش کروں کوئی ملحد پیش کردے......

میں بہشت پیش کردوں کوئی دوزخ پیش کردے......

اسی لئے وہ ہم سے بات نہیں کرتے، کہ جس کے بات میں کوئی لچک ہو، کوئی ذرہ برابر شبہ اور جس کو کاٹا جاسکے، ہم وہ بات پیش کرتے ہیں کہ چودہ برس گذرنے کے باوجود جس کے ایک حرف کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، ہم تو وہ بات پیش کرتے ہیں جس کا چیلنج چلا آرہا ہے اور چودہ سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا، آج تک ایک حرف کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، ایک نقطے کو نہیں کاٹا جاسکتا۔

تصویر کا دوسرا رخ

ہاں دوست تو میں عرض کر رہا تھا، کہ "الا الذین امنوا" تجھے نظر آیا..... "وما یجحد بایتنا الا الکافرون" نظر کیوں نہیں آیا؟......

"الاّ" کے بعد یہ کافرون جو ہیں، تو کہتا ہے "الاّ" کے بعد سب اچھے، یہ تم ہو؟ "وما یجحد بایتنا الا الکافرون" یہ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۷ اور اکیسویں پارے کا شروع پڑھ رہا ہوں، کیوں تجھے نظر نہیں آیا، آیا ہوگا تو نے چھپایا ہوگا۔

"وما یجحد بایتنا الا الظالمون" یہ تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟......

"الاّ" کے بعد تو یہ ظالمون کھڑا ہے، تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟...... آیا ہوگا تو نے چھپایا ہوگا:

"وما یجحد بایتنا الا کل ختار کفور" یہ ختار، دھوکے باز، کفور، بہت بڑا کافر، یہ جو "الاّ" کے بعد ہے یہ تجھے نظر کیوں نہیں آیا؟...... آیا ہوگا لیکن تو نے اسے چھپایا ہوگا۔

سچی بات جو تیرے پاس نہیں ہے، پوری بات تو تیرے پاس نہیں ہے، اور تو کیسے نہ چھپاتا، یہ ختار بتاتا، یہ کفور بتاتا، تو لوگ تجھے دیکھتے (اور پہچان جاتے کہ) ...

وما یغنی عنه مالهٗ اذا تردّٰی ○ ان علینا لَلْهُدٰی ○ وَاِنَّ لنا للاخرة والاولٰی ○ فانذرتکم نارًا تلظّٰی ○ لا یصلٰها الا الا شقٰی ○

یہ جو "الا " کے بعد اشقیٰ کھڑا ہے، بہت بڑا بد بخت، یہ وہ اشقیٰ ہے، جو اتقیٰ کے مقابلہ میں کھڑا ہے، اور اتقیٰ کون ہیں، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

وسیجنبها الاتقٰی ○ الذی یؤتی مالهٗ یتزکّٰی ○ وما لاحدٍ عندهٗ من نعمةٍ تجزٰی ○ الا ابتغآء وجه ربه الاعلٰی ○ ولسوف یرضٰی ○

یہ جو اتقیٰ ہے نا، سب سے بڑا پرہیزگار، اس کے مقابلے میں اشقیٰ ہے بہت بڑا بد بخت، اور یہ "الاّ" کے بعد ہے۔

"لا یصلٰها الا الاشقٰی" یہ وہی اشقیٰ ہے جو بے ایمان اتقیٰ کے مقابلے میں ہے،

تو دیکھو، اس طرح دھوکے مت دے، آج بھی تیرے دھوکے کا پردہ چاک کرنے والے موجود ہیں، قرآن کے نام پر دھوکہ دینا اور بات ہے، قرآن کو سمجھنا سمجھانا اور بات ہے، اور تیرا کام بھی دھوکہ دینا ہے، لیکن پھر تو پھنستا ایسا ہے پھر یاد ہے نا جب تو نے کہا تھا کہ مجاہد میں حروف پانچ ہیں، کچی بات پیش کیوں کرتا ہے، جب تو دیکھتا ہے ملعون میں حروف پانچ ہیں، کیوں نہیں کہتا ملعون میں حروف پانچ ہیں، کچی بات کیوں کرتا ہے۔

جب تو دیکھتا ہے بہشتی میں حروف پانچ ہیں، کیوں نہیں دیکھتا جہنمی میں حروف پانچ ہیں؟ کچی بات کیوں کرتا ہے، او تیرے پاس سوائے ان ڈھکوسلوں کے اور ہے ہی کیا؟ اور آگے بیٹھے شیطانوں کو کوئی پتہ نہیں وہ کہتے ہیں واہ واہ! جب تو وہ عدد دیکھتا ہے یہ بھی دیکھ، جب تو "الا" کے بعد وہ دیکھتا ہے یہ بھی دیکھ، اس قوم کا ایک ایک فرد ذمہ دار ہے۔

شیعہ پوپ کی دیگر خرافات کی تردید

اور تو نے اپنی قوم کو غلط راستے پر ڈالا ہے، کہ بس ایک ایک کا نامۂ اعمال نہیں دیکھا جائے گا، بس یہ دیکھا جائے گا کہ پیچھے کس کے لگتے ہیں، پیچھے لگنا اور بات ہے، صرف پیچھے لگنے کا دعویٰ کرنا اور بات ہے، کہتا ہے جی دیکھو فرعون کی قوم میں اچھے بھی تھے، تجھے اچھے لگتے ہوں گے جو فرعون کے پیچھے چلے، ہمیں اچھا نہیں لگتا، تجھے کیوں نہ اچھے لگیں؟ ہیں جو تیرے بھائی، کہتا ہے:

قال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانهٗ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی الله......

یہ بھی تو فرعون کی قوم سے تھا یہ بھی پیچھے آ رہا تھا، تجھے یہ پتہ نہیں کہ جب اس نے ایمان کا اظہار کر دیا، ربی اللہ، کہہ کر، کیا پھر بھی وہ فرعون کے ساتھ رہا، کوئی تجھے نہیں کہتا کہ بیوقوف کیا کہتا ہے، کہ جب اس نے ایمان کا اظہار بھی کیا اس کے بعد بھی وہ فرعون کی فوج میں مل کر قوم موسیٰ کے تعاقب میں چلا؟ جب اس نے اعلان کر دیا۔

کہتا ہے جی دیکھو اس نے ایمان چھپایا ہے، تو اللہ نے اس کی تعریف کی۔
میں نے کہا کب کی؟ جب ایمان ظاہر کیا، چھپاتے وقت تو اللہ نے تعریف نہیں کی،

کتنا ڈھکوسلہ اور کتنا دھوکہ اور کتنی قرآن کے نام پہ چالاکی، فریب، کہ دیکھو فرعون کی قوم میں اچھے بھی تھے، وہ بھی تھے جنہوں نے کہا

قال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله......

ٹھیک ہے کہ وہ فرعون کی ال میں سے پہلے تھا، لیکن کیا اس ایمان کے اعلان کے بعد جب وہ شہید بھی کر دیا گیا؟ فرعون تو وہ بد بخت تھا جو اپنی پیاری اور محبوبہ جسے سمجھتا تھا، اس بیوی کو وہ معاف نہیں کرتا تھا، کہ وہ ایمان کا اعلان کرے اور پھر وہ زندہ رہے، تو کیا اسے چھوڑ دیا گیا، اور پھر فوج میں ساتھ لے کر چلا؟

حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ کی بیعت اور انکی اقتدا میں نمازیں پڑھنا

اور کہتا ہے جی دیکھو، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے تھے وہ تو بچ گئے، تو بتلا دے نا ذرا وہ یہودی کون تھے؟ توجہ، بات بہت ہی لمبی ہو جائے گی کہ انہوں نے ۱۲ امام گھڑ لئے، میں تفصیل میں نہیں جاتا، لیکن اتنی بات ضرور ہے جو تو کہتا ہے اس پر پکار رہ! کس کس کے پیچھے جا رہا ہے یہ دیکھا جائے گا، اب تو کن کا نام لیتا ہے۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی چلتا ہے، میں ذرا دیکھتا ہوں، اب چل؟ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں، میں دکھاتا ہوں تو کتنا پیچھے چلتا ہے، وہ دیکھ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں، جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہاتھ پہ بیعت کے لئے جا رہے ہیں، اپنی طرف سے نہیں کہتا تیری کتاب سے پڑھتا ہوں، یہ دیکھو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا ہے:

"**وتحی علی الصلوۃ**"...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز کی تیاری فرمائی ہے، وضو کیا ہے۔

"**وحضر المسجد**" وہ دیکھ مسجد جا رہے ہیں۔

"**فصلّیٰ خلف ابی بکر**" وہ دیکھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔

چلے گا تو علیؓ کے پیچھے؟...... میں دیکھوں تو کتنا علیؓ کے پیچھے چلتا ہے۔

علیؓ کا نام لینا اور بات ہے، علیؓ کے پیچھے چلنا اور بات ہے......!!

حضرت علی ﷜ نے فاروق اعظم ﷜ کو داماد بنایا

وہ دیکھ علی المرتضیٰ ﷜ جا رہے ہیں، کدھر؟ اپنی بیٹی کا رشتہ تلاش کرنے، اور پھر انہوں نے رشتہ ڈھونڈ لیا ہے، جناب عمر ﷜ نظر آ رہے ہیں۔

یہ تہذیب الاحکام سے پڑھ رہا ہوں......

"من لا یحضرہ الفقیہ" سے پڑھ رہا ہوں......

قرب الاسناد سے پڑھ رہا ہوں......

دیکھ علی المرتضیٰ ﷜ بیٹی کے لئے رشتہ تلاش کر کے لا رہے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تو علی ﷜ کے داماد کو صحیح سمجھتا ہے یا نہیں سمجھتا، آج دیکھ علی المرتضیٰ ﷜ سوا دو سال صدیق اکبر ﷜ کے پیچھے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھ رہے ہیں، فاروق اعظم ﷜ کے پیچھے دن میں پانچ مرتبہ پانچ سال نمازیں پڑھ رہے ہیں، عثمان ذوالنورین ﷜ کے پیچھے نمازیں پڑھ رہے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تو علی ﷜ کے پیچھے چلتا ہے یا نہیں۔

تو کیسے حضرت علیؓ کے پیچھے چل سکے گا؟

اور کیسے پیچھے جائے گا، علی ﷜ میں تین لفظ ہیں، حسن ﷜ میں تین حرف ہیں حسین ﷜ میں چار حرف ہیں، تو کیسے پیچھے چلے گا، کیونکہ تو تو تین اور چار سے جلتا ہے۔ یہ جناب علی المرتضیٰ ﷜ جا رہے ہیں، آ ذرا پیچھے چل میں دیکھوں، یہ چل پڑے علی ﷜ کے حکم سے کہتا ہے جی، یہ کہتا ہے علی ﷜، تیرا باپ جہنمی ہے، یہ میں نہیں کہتا بلکہ علی ﷜ نے خود فرمایا:

نبی ﷺ کے سامنے فرمایا، 'عمک ضالاً قد مات' محبوب ﷺ آپ کا گمراہ چچا مر گیا، یہ میں نہیں کہتا، علی ﷜ نے خود فرمایا، اور کیوں نہ کہتا، علی ﷜ کا رشتہ ہی ایسا ہے، جب ایمانی رشتہ آ جائے، تو جو اللہ و رسول کے ساتھ ایمان نہیں لاتا، اس کے ساتھ پیار نہیں ہو سکتا، "ولو کانوا اٰباء ھم" باپ کیوں نہ ہو، اسی لئے علی شیر نہیں کہتا علیؓ خود کہتا ہے، ہاں علی ﷜ کو

طعنہ نہیں دیا جاسکتا، علی ﷺ نے حقیقت خود بتائی ہے، ہاں علی ﷺ کو خود طعنہ دیتا ہے۔

علی ﷺ نے بیٹی کا رشتہ پیدا کر دیا، اور تو کہتا ہے علی ﷺ تیرا داماد کافر ہے۔

علی ﷺ کے نام نہاد محب کا حضرت علی ﷺ کی غیرت پر حملہ

اب تو کہتا ہے، علی ﷺ تیرا داماد مسلمان نہیں، اب تو کہتا ہے علی ﷺ تیرا داماد ظالم ہے، تو کہتا ہے علی ﷺ تیرا داماد مومن نہیں۔

یہ تھوڑی بات نہیں، تو نے علی ﷺ کی غیرت پر حملہ کیا ہے، جب مومن نہیں مسلمان نہیں تو نکاح نہیں، تو تجھے حیا نہیں آئی، تو نے سوچا نہیں کہ تو علی ﷺ سے کیا کہتا ہے، علی ﷺ تیری بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہے، تو ادھر کیا زبان کھولتا ہے، اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتا، اور تو تیرے چیلے چانٹے علی ﷺ کی غیرت پر حملہ کر کے کہتے ہیں، علی ﷺ تیری بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہے، اور تو علی ﷺ کی بیٹی کو زانیہ کہے تجھ سے بڑا لعنتی کون ہوگا؟......

کیا تو نے علی ﷺ کے داماد کو کافر نہیں کہا؟......

کیا تو نے جناب عمر ﷺ پہ حملہ نہیں کیا؟......

یہ علی ﷺ کی غیرت پہ حملہ نہیں ہے؟......

شیعہ مصنف نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو زانیہ لکھا ہے

اور میں یوں کچی بات نہیں کرتا، انہوں نے انوارِ نعمانیہ میں "لفظ زانی" لکھا ہے، جلد اول صفحہ نمبر ۸۱ پہ لکھا ہے کہ علی ﷺ کی بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہوا، اور معاذ اللہ وہ لعنتی لکھتا ہے کہ علی ﷺ کی بیٹی کے ساتھ عمر ﷺ زنا کرتا رہا۔

تجھ سے بڑا لعنتی کون ہے، تو علی ﷺ کی بیٹی کو زانیہ لکھتا ہے، پھر تو کس منہ سے کیوں کسی اور کو کچھ کہتا ہے، تجھ سے بڑا حضرت علی ﷺ کا دشمن اور کون ہے؟

سیدین حسنین ؓ کا حضرت عثمانؓ کی پہرے داری

آ میں دیکھتا ہوں کہ تو پیچھے کتنا چلتا ہے، عرض کر رہا تھا کہ علی ﷺ خود چلا تو نہیں آیا،

جنابِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم سے چل رہے ہیں، کون چل رہے ہیں؟ جنابِ حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ چل رہے ہیں، جنابِ حسن رضی اللہ عنہ جارہے ہیں، جنابِ حسین رضی اللہ عنہ جارہے ہیں، تو معصوم بھی کہتا ہے ظاہری طور پر پیار بھی آتا ہے، نام بھی لیتا ہے، میں دیکھوں نا ذرا تیری محبت کو، چل ذرا ساتھ، سارا کردار دیکھ کر، ساری زندگی دیکھ کر، جنابِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم پہ چل پڑے ہیں، جنابِ حسن حسین رضی اللہ عنہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا پہرہ دینے کے لئے چل پڑے ہیں، وہ عثمان رضی اللہ عنہ کی جان کے پہرے دار ہیں، وہ عثمان رضی اللہ عنہ کی عزت کے پہرے دار ہیں، حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے پیچھے ہم چلے یا تو چلا؟ چل نا ذرا حسن حسین رضی اللہ عنہم کے پیچھے، یہ حسن حسین رضی اللہ عنہما جارہے ہیں...... یہ دیکھ یہ آئے، کہاں آئے بھلا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے!...... رجال کشی سے پڑھ رہا ہوں، نام لینا اور بات ہے پیچھے چلنا اور بات ہے، ہاں تو وہی ہے جو زبان سے کہتے ہیں لیکن دل میں وہ بات نہیں ہوتی، سچوں کے مقابلے میں جھوٹا ہے، اور تو جتنا بھی سچا بنے قرآن پھر بھی تجھے جھوٹا کہتا ہے۔

سچ کو وہ چھپاتا ہے جس کے دل میں مرض ہو

تو میرے دوستو! بات یہ ہو رہی تھی کہ کسی سچ کو سچ کہنا یہ گواہی ہے، اور گواہی کو چھپاتا وہ ہے، " **ولا تکتمو الشهادة** "فرمایا گواہی مت چھپاؤ" **ومن یکتمها فانه اثم قلبه**" وہی چھپاتا ہے جس کا دل گناہگار ہوتا ہے، بابو! جس کے دل میں مرض ہے، پھر مرض کے بھی درجے ہوتے ہیں، جیسی گواہی چھپائے گا گناہ کا درجہ وہی ہوگا، اور کفر بھی ایک گناہ ہے، شرک بھی ایک گناہ ہے، دوسرے گناہ بھی گناہ ہیں، گناہ کے درجات ہیں، بیماری کے درجات ہیں، درجے ہیں، گناہ کے درجے ہیں، ۹۹ ڈگری ہے، ۱۰۰ ڈگری ہے، ۱۰۲ ڈگری ہے، ۱۰۴ ڈگری ہے، بخار کے درجے ہیں، مرض کے درجے ہیں، گناہ کے درجے ہیں، جیسی گواہی چھپائے گا ویسا ہی گناہ کا درجہ ہوگا، اور ہم کیوں چھپائیں، ہم سے چھپائی نہیں جاتی، اگر ہمارے اکابر و اسلاف بھی چھپاتے، تو ہم تک یہ چیز نہ پہنچتی، اور تو چونکہ کہتا ہے کہ پہلے نے چھپایا، پھر دوسرے نے چھپایا، پھر تیسرے نے چھپایا، پھر چوتھے نے چھپایا، جب تجھ سے سب کچھ

چھپایا گیا، جب تجھے کچھ ملا ہی نہیں تو تو آگے کیا دے گا؟

گواہوں سے دشمنی مقدمے کو جھوٹا کرنے کیلئے ہوتی ہے

ہم سے نہیں چھپایا گیا، ہمیں بتایا گیا ہے، ہمارے پاس گواہی موجود ہے، آج بھی ہمارے پاس نبی علیہ السلام کی پوری صورت وحلیہ، حضور ﷺ کی سیرۃ وکردار، حضور ﷺ کی ساری زندگی موجود ہے، ہم سے چھپایا نہیں گیا، زندگی کا ایک ایک موڑ ہمیں بتایا گیا ہے، اور بتایا کس نے؟ ایک جملہ سنتا جا، پھر تجھے اجازت ہے، گواہوں کا دشمن وہ ہوتا ہے، جو اصل مقدمے کا دشمن ہے، گواہوں سے دشمنی کس کی نہیں ہوتی، وہ بحث کو جھوٹا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بات بتا رہے ہیں اس لیے ان پر تبرا کرو، ان کو جھوٹا کہو، ان کو غلط کہو، انکو غدار کہو، ان سے اعتماد اٹھ جائے گا تو سارا کیس غلط ہو جائے گا۔

صحابہ کرامؓ نبوت کے عینی گواہ ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا:

من احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم......

جو اُن سے پیار کرتا ہے ان کا اصل پیار مجھ سے ہے، جو ان سے بغض رکھتا ہے ان کی اصل دشمنی میرے ساتھ ہے۔ میں نے دیکھا یہ گواہوں کا تحفظ کر رہے ہیں، میں نے کہا ان گواہوں کیا تمہاری کوئی دوستی ہے؟ ان گواہوں سے کوئی رشتہ ہے؟ کہتے ہیں نہیں یہ تیرے عشاق کے گواہ ہیں، یہ تیرے مربی کے گواہ ہیں، یہ تیرے مرشد کے گواہ ہیں، اس لئے میں ان کا پہرہ دے رہا ہوں، میں نے دیکھا کہ یہ گواہان نبوّت کا پہرہ دے رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کیوں یہ پہرہ دے رہے ہو، کہتے ہیں یہ ہمارے دین کے گواہ ہیں نبوّت کے گواہ صحابہؓ ہیں، اس لئے ہم نوکرانِ صحابہؓ ہیں۔

یہ کہتے ہیں حضور ﷺ کے معجزے صحابہؓ نے دیکھ کر بتائے، چاند دو ٹکڑے ہوا، صحابہؓ نے یہ دیکھ کر بتایا۔ حضور ﷺ کے منبر کا رونا صحابہؓ نے دیکھ کر بتایا۔

قرآن کا نازل ہونا صحابہؓ نے دیکھ کر بتایا۔

پتھروں اور درختوں کا کلمہ پڑھنا صحابہؓ نے دیکھ کر بتایا۔

حضور ﷺ کا حسن و جمال صحابہؓ نے دیکھ کر بتایا۔

حضور ﷺ کے ایک ایک کمال کو دیکھ کر صحابہؓ نے بتایا۔

یہ نبی کے گواہ ہیں، یہ ہمارے پیشوا کے گواہ ہیں۔ ہمارے مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہیں، یہ نبی پاک ﷺ کی حقانیت کے گواہ ہیں، صداقت کے گواہ ہیں، ان کی عزت و عظمت کا پہرہ قرآن کو ماننے والے پہ فرض ہے اور صحابہؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان اور مومن پر فرض ہے۔

گواہوں کے دشمن اصل میں نبوت کے دشمن ہیں

آج ان سے دشمنی جو کرتا ہے، وہ اصل ان کا دشمن نہیں، اس کا دشمن ہے جس کے یہ گواہ ہیں، اور یہ گواہ ہیں نبوت کے، یہ گواہ ہیں قرآن کی صداقت کے، یہ گواہ ہیں حضور ﷺ کی ختم نبوت کے، پھر جب تو ختم نبوت کا دشمن ہو، پھر جب تو قرآن کی صداقت کا دشمن ہو، جب تو حضور ﷺ کے ایک ایک کمال کا دشمن ہو، جب تو حضور ﷺ کے حسن و جمال کا دشمن ہو، پھر میں تجھے کیوں نہ کہوں تو کافر! میں تجھے کیوں نہ کہوں تو دجال! میں تجھے کیوں نہ کہوں تو مرتد! تو لعنتی! بھلا میرے کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے، میں کیوں نہ کہوں تو کافر، میں کیوں نہ کہوں تو دجال میں کہوں نہ کہوں تو مردود۔

جو صحابہؓ کا نہیں وہ ہمارا نہیں

بھلا صحابہؓ نے تمہارا بگاڑا ہی کیا ہے دشمنی تو یہی ہے نا کہ وہ میرے حضور کی نبوت کے گواہ ہیں، حسن و جمال کے گواہ ہیں، ایک ایک کمال کے گواہ ہیں، پھر تو سن جب تک تیری ان سے دشمنی ہے، میری تجھ سے دشمنی ہے۔ جب تک تو ان کا دشمن ہے، میں تیرا دشمن ہوں۔ تجھے صدیق اکبرؓ اچھا نہیں لگتا، فاروق اعظمؓ اچھا نہیں لگتا، جب تک تجھے عثمانؓ، علیؓ، معاویہؓ پہ اعتماد نہیں ہے، تب تلک مجھ سے کسی نرمی کی توقع مت رکھ۔ کوئی تیرے ساتھ دوستی کرے تو کرے تو صدیقؓ کا غلام نہیں بن سکتا۔ کوئی تیرے ساتھ دوستی کرے نہ کرے تو فاروقؓ کا غلام نہیں بن سکتا، کوئی تیرے ساتھ محبت کرے نہ کرے تو صحابہؓ کا غلام نہیں بن سکتا، کوئی تیرے ساتھ تعلق جوڑے تو جوڑے، صحابہؓ کا سپاہی نہیں جوڑ سکتا، جو صحابہؓ کا نہیں وہ ہمارا نہیں، جو صحابہؓ کا ہے وہ ہمارا ہے۔

وہ دیوانے محمد ﷺ کے...... میں دیوانہ صحابہؓ کا

وہ پروانے محمد ﷺ کے...... میں پروانہ صحابہؓ کا

وہ مستانے محمد ﷺ کے...... میں مستانہ صحابہؓ کا

صحابہؓ حضورؐ کی نبوت کے گواہ ہم صحابہؓ کی صداقت کے گواہ

صحابہؓ صحابہؓ صحابہؓ نبوت کے عینی گواہ ہیں، اور عزت انہیں ملی جو اس دور میں صحابہؓ تھے، آج انہیں ملے گی جو غلامانِ صحابہؓ ہوں گے، ہاں ہاں ایمان کے لئے ضروری ہے اس دور میں صحابہؓ ہونا، آج خدامِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں ایمان کے لئے صحابہؓ ہونا ضروری تھا، آج سپاہِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں صحابہؓ ہونا ضروری تھا، آج ان کا تابعدار ہونا ضروری ہے۔ آج غلامانِ صحابہؓ ہونا ضروری ہے۔ اُس دور میں مہاجرین و انصار ہونا ضروری تھا، آج ان کا تابعدار ہونا ضروری ہے۔ ہاں ہاں!

والسابقون الاوّلون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان

ہاں ہاں......

والذين جآء وا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انک رؤف رحيم.

صحابہؓ حضور ﷺ کی صداقت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی صداقت کے گواہ

صحابہؓ حضور ﷺ کی امانت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی امانت کے گواہ

صحابہؓ حضور ﷺ کی عزت کے گواہ...... ہم صحابہؓ کی عزت کے گواہ

صحابہؓ نے جان دے کر حضور ﷺ کی عزت، عظمت پروگرام کا تحفظ کیا، ہم بھی جان دے جائیں گے لیکن صحابہؓ کی ناموس کا تحفظ کر جائیں گے، صحابہؓ نے مر کر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بھی حضور ﷺ کے دشمن سے پیار نہیں کیا، ہم قیامت تک حضور ﷺ کے سچے غلام ہو کر ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن صحابہؓ کے دشمن سے پیار نہیں کریں گے، کوئی کرتا ہے "**فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم يقولون نخشىٰ ان تصيبنا دائرة**" سمجھتا ہوں دل بیمار ہے بابو!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

گلستانِ نبوت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ . صدق اللّٰه العظيم .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذٰلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

گلستانِ نبوت

تحفظ گلستان نبوت کے عنوان سے معنون یہ کانفرنس بڑی شان وشوکت سے اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے اور ۲۰۰۱ء کے جولائی کی تیسری شب کافی گزر چکی ہے اور تفصیل سے آپ حضرات جو کچھ سن چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے کیونکہ تاریخ تبدیل ہوگئی ہے اور وعدے کے مطابق منتظمین کا وقت گذر چکا ہے اگر گرمی نے تنگ کیا ہے یا آپ کو نیند آرہی ہے۔ تو اب دُعا کر لیتے ہیں اور اگر نہیں تو کچھ وقت آپ جاگ کر بولیں گے تب ہی بات چل سکے گی ورنہ میرے گلے کی بیٹری پہلے ہی ڈاؤن ہے آپ نے تھوڑا سا ساتھ چھوڑا میں ہاتھ چھوڑ دوں گا تو جو حضرات چاہتے ہیں کہ کچھ بات ہو وہ ذرا بلند آواز سے درودِ پاک سنائیں، اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد۔

خشک سالی میں بارانِ رحمت کی طلب

کافی وقت ہوا کہ بارش نہیں ہوئی اور زمین مردہ ہو چکی ہے کہیں کوئی پھول نہیں نکل رہا کوئی پودا نہیں لگ رہا عالم بے قرار ہے سب ہی کو انتظار ہے بڑی گھٹن ہے کہیں سے کوئی چشمہ نظر نہیں آرہا، کہیں کوئی بوند نہیں برس رہی...... زمین سے آسمان تک دُھواں نظر آتا ہے دھوپ کی شدت سے، گرمی اور حدت سے، کسی کے حواس سالم نہیں رہے۔ بتایا تو گیا تھا کہ بارش ہونے والی ہے بتایا تو گیا تھا کہ برسات ہونے والی ہے ابھی تک ہوئی نہیں...... وہاں تو نہیں ہوئی نہیں وہاں ہوتی تو اثر یہاں تک پہنچتا۔ بارش وہاں ہوتی تو اثر کہاں تک پہنچتا......

نہیں ہوئی.....ابتدا کہاں سے ہوگی چلو وہیں چلتے ہیں.....عرب کے ریگزاروں میں فاران کے پاس ہاں کھجوروں کے جھنڈ میں وہاں چلتے ہیں وہاں پہنچے یہاں بارش تو کیا یہاں تو وہاں سے زیادہ جلن ہے دور دور سے گھر چھوڑ کر نشانیاں کتابوں میں دیکھ کر حوالوں پہ نشان لگا کر کہ وہاں پر یہ رحمت رہتی ہے یہاں پہنچے یہاں تو کچھ بھی نہیں یہاں تو وہاں سے زیادہ گھٹن ہے پھر بھی معرف متبدل سے ہی شریعت نام کی کوئی چیز تھی یہاں وہ بھی نہیں یروشلم میں نبیوں کا نام تو لیتے تھے یہاں وہ بھی نہیں۔ یہود گھر چھوڑ کے پہنچے عیسائی گھر چھوڑ کے پہنچے اس بارش کے انتظار میں طلب میں لیکن یہاں کچھ بھی نہیں دور فطرت ہے اچانک آواز اٹھتی ہے اچانک ٹھنڈی سی ہوا چلتی ہے:

وھو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمۃ

وہی رب ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے خوشخبری بنا کر نبی رحمت سے پہلے انتظام ہونے لگتا ہے۔

بارانِ رحمت برستی ہے

اس بارش کے لئے دعاؤں کی قبولیت کا وقت آتا ہے زمین کے سڑنے کا وقت گذرتا ہے جلن اور گھٹن کی مدت پوری ہوتی ہے اللہ نے بادل کو اللہ نے برسات کو رحمت کہا یہ جو تیرے پاس ہوتی ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ......

اللہ نے اسے رحمت کہا لیکن وہاں جو بارش ہوتی ہے اس میں فرق ہے کہ یہ ایک مدت کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ وہ سارے زمانہ کے لئے رحمت ہوتی ہے یہ ایک جگہ کے لئے رحمت ہوتی ہے وہ عالمین کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ وہ بارش برتی ہے توجہ وہ بارش برستی ہے وہ جو طلب میں آئے تھے گھر چھوڑ کے یہاں پہنچے تھے ان میں سے جن کو قسمت نے ساتھ دیا اللہ نے انتخاب کیا وہ تو فیض یاب ہوئے لیکن ان میں سے کچھ ضد میں آگئے اور انہوں نے فیض سے فیض یاب ہونے کے بجائے انکار شروع کر دیا انہوں نے ٹکراؤ شروع کر دیا۔

کہیں پھول اُگے، کہیں کانٹے

بارش تو برستی ہے بارش تو ہوتی رہتی ہے لیکن زمین زمین کا فرق ہے۔ کہیں پھول نکلتے ہیں کہیں کانٹے نکلتے ہیں۔ بارش کا کوئی قصور نہیں جیسی زمین ہوگی ویسا پھول آئے گا اللہ کی رحمت اور رحمۃ اللعالمین کا کوئی قصور نہیں جیسا دل ہوگا ویسا پھل ہوگا۔

سمجھ آرہی ہے بات یا نہیں؟ نیند تو نہیں آرہی؟ توجہ، جیسا دل ہوگا ویسا پھل آئے گا چنانچہ کہیں تو کانٹے ہی کانٹے کہیں تو جلاؤ کا سامان بنا لیکن کہیں پھول بنے وہ جب بارش برسی اور جم کے برسی ایسی برسی کہ پہلے برسوں میں نہ برسی، آواز آئی:

یا اهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علیٰ فترة من الرسل ان تقولوا ما جاء نا من بشیر و لا نذیر فقد جاء کم بشیر و نذیر و اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر.

یا اهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علیٰ فترة من الرسل......

فترة الرسل کے بعد تمہارے پاس ہماری طرف سے رسول آچکا ہے اب تمہارے سامنے حق کی وضاحت کرتا ہے اب رحمت کی بارش ہوئی ہے۔

پھر نہ کہنا ما جاء نا من بشیر و لا نذیر...... پھر نہ کہنا کوئی بشارت لے کر نہیں آیا پھر نہ کہنا کوئی نذیر ڈرانے والا نہیں آیا کوئی انتباہ کرنے والا نہیں آیا کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا...... پھر نہ کہنا کوئی ہوشیار کرنے والا نہیں آیا۔

بارانِ رحمت کے بعد گلستان بن رہا ہے

ہاں ہاں، **ان تقولوا ماجاء نا من بشیر و لا نذیر فقد جاء کم بشیر و نذیر و اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر......**

ہاں جناب ظلم تھا، عدل کی رحمت برسی......

ہاں جہاں جہل تھا، علم کی رحمت برسی......

جہاں کفر تھا ایمان کی رحمت برسی......

جہاں معصیت تھی اطاعت کی رحمت برسی......

جہاں جبر تھا وہاں رحم کی رحمت برسی......

جہاں کاٹ تھی وہاں جوڑ کی رحمت برسی......

جہاں شرک تھا وہاں توحید کی رحمت برسی......

جہاں ضلالت تھی وہاں ہدایت کی رحمت برسی......

یہ بارانِ رحمت عرض کر رہا ہوں اس انداز سے برسی کہ پہلے سینکڑوں برسوں میں نہ برسی اب برس جو پڑی دلوں پر برس جو پڑی دلوں کی زمیں آباد جو ہوئی سرسبز جو ہوئی آباد جو ہوئی تو عجیب پھول کھلے۔

یہ گلستان بن رہا ہے پھول گلستان میں ہوتے ہیں یہ گل آستان بن رہا ہے یہ پھول بن رہے ہیں۔ پھول کیا ہے؟...... مٹی، پھول کیا ہے؟...... مٹی، بول! بھائی پھول کسی چیز سے بنتا ہے؟ مٹی سے! (نہیں کہتے تو میں دعا کرلوں گا میں اس انداز میں بالکل نہیں بولوں گا۔ زور سے...... پھول کیا ہے؟) مٹی، پھل کیا ہے؟ مٹی...... ہاں، جب بارش برستی ہے تو پھول بھی نکلتا ہے کانٹا بھی نکلتا ہے یہ بھی مٹی سے، وہ بھی مٹی سے، پھل بھی مٹی سے، لکڑی بھی مٹی سے، پھول بھی مٹی سے، کانٹا بھی مٹی سے۔

پھول گلدستے کیلئے اور کانٹا چولہے کیلئے

اصل کیا ہے؟...... کہ پھول گلدستے میں آئے گا، کانٹا آگ میں جائے گا۔

جس مٹی کو گلدستے کے لئے بنایا تھا اسے پھول کی صورۃ میں ظاہر کردیا......

جس مٹی کو آگ کے لئے بنایا تھا اسے کانٹے کی صورۃ میں ظاہر کردیا......

بارش برسا کر ہر مٹی کی حیثیت واضح کردی ہر ذرے کی حیثیت واضح کردی یہ پھول بن کے نکلا وہ کانٹا بن کے نکلا وہ پھول بن کے وہ کانٹا بن کے اصل یہ گلدستے کے لئے ہے اور وہ جناب چولہے کے لئے ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ مینہ برسایا یہاں پھول نکلے کانٹے نکلے وہ

مینہ برسا یا وہاں بھی پھول نکلے وہاں بھی کانٹے نکلے اصل بات یہ تھی۔

کچھ مٹی ہے جہنم کے چولہے کے لئے......

کچھ مٹی ہے جنت کے گلدستے کے لئے......

میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

ولقد ذرانا لجھنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اذل اولئک ھم الغافلون.

فرمایا **ولقد ذرانا لجھنم** ...... **ولقد ذرانا لجھنم** ...... **لجھنم** ...... **لجھنم** پیدا ہی کیا ہم نے جہنم کے لئے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں جہنم کے چولہے کے لئے پیدا ہوا......

وہ چولہے کے لئے پیدا ہوا تو ابوجہل بن کے نکلا......

چولہے کے لئے پیدا ہوا تو ابولہب بن کے نکلا......

چولہے کے لیے پیدا ہوا تو کافر بن کے نکلا......

اور جو گلدستے کے لئے پیدا ہوا کوئی گلاب بن کے نکلا، کوئی موتیا بن کے نکلا کوئی چنبیلی بن کے نکلا۔

گلستانِ نبوت کے گلہائے رنگارنگ

یہی کہہ رہا ہوں جب جنت کے گلدستے کے لئے پیدا ہوا تو صدیق اکبرؓ بن کے نکلا...... فاروق وذوالنورین بن کے نکلا...... علی المرتضیٰ بن کے نکلا...... یہی کہہ رہا ہوں سیف من سیوف اللہ بن کے نکلا، اور اسد اللہ بن کے نکلا۔

ٹھہر جایئے میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں، نعرہ ہو تو یا بارش برسانے والے کا ہو یا گلدستہ سجانے والے کا ہو، یا پھول کھلانے والے کا ہو۔ (نعرہ تکبیر وشان رسالت)

جناب گلستان بن رہا ہے، پھول کھل رہے ہیں۔

یہ صداقت کا پھول کھلا ہے......

یہ شجاعت وغیرت کا پھول کھلا ہے......

حیاوسخا کا پھول کھلا ہے......

یہ جرأت وشجاعت کا پھول کھلا ہے......

یہ رشد وہدایت کا پھول کھلا ہے......

یہ ریاضت وعبادت کا پھول کھلا ہے......

یہ صبر وتحمل کا پھول کھلا ہے......

یہ زہد وقناعت کا پھول کھلا ہے......

یہ سب مل ملا کر گلدستہ بنا ہے۔ بلکہ اتنے بڑھ گئے ہیں کہ گلستان بنا ہے۔

کھیتی اپنے زارعین کو خوش کرتی ہے

ان پھولوں کی کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے یہ کیا کر رہی ہے۔ اس کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے جو مہک چکی ہے۔ جس کی کلیاں کھل چکی ہیں۔ اس کھیتی کو ذرا دیکھ لیجئے یہ دل کو لبھاتی ہے۔ یہ کھیتی کیا کر رہی ہے۔ **یعجب الزراع** ...... زراع کہا زارع نہیں کہا۔ یہ سارے زراعت جاننے والوں کو خوشگوار لگتی ہے، خوش کرتی ہے۔

فرمایا **یعجب الزراع**، یہ کھیتی تیار ہوئی اپنے زارعین کو خوش کرتی ہے۔

یہ بھیجنے والے کو خوش کرتی ہے، یہ لانے والے کو خوش کرتی ہے۔

اپنے رکھوالوں کو خوش کرتی ہے، پانی دینے والوں کو خوش کرتی ہے۔

پہرہ دینے والوں کو خوش کرتی ہے۔ صرف زارع کو نہیں سب زُرّاع کو خوش کرتی ہے۔

یعجب الزراع ...... فرمایا نام رکھ دیا میں نے کھیتی! میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بیج بھیجنے والے نے کہا۔ ہدایت کا بیج بھیجنے والے نے کہا، "**ھو الذی انزل من السماء ماءً**" جس نے آسمان سے پانی بھیج کر دنیا کی کھیتیوں کو پیدا کیا...... جس نے آسمانوں سے قرآن بھیج

کر اس فصل کو پیدا کیا۔ اُسی نے فرمایا "مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع" ان کا بیان تورات میں بھی ہے۔ ان کا بیان انجیل میں بھی ہے۔ کزرع کھیتی کی طرح۔ فصل کی طرح۔ یہ فصل اناج کی ہو تب! یہ فصل پھولوں کی ہو تب! اور اناج بھی پہلے پھول ہوتا ہے۔ لہٰذا پھول تو ہے ہی ہے۔

کزرع ...... کھیتی کی طرح......

کھیتی نے مالک کا دل بہار بہار کر دیا

اخرج شطئہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ ......

ایک وقت ہے جب کھیتی نے سوئی نکالی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ یہ تو بہت کمزور سی سوئی نکلی ہے۔ بہت کمزور ہے یہ تو مسل دی جائے گی۔ یہ تو ختم کر دی جائے گی۔ لیکن ایک وقت آیا کہ وہ ختم نہیں ہوئی۔ وہ سوئی بڑھ کر پودا بن گیا، پھر اس پر اناج بن گیا۔ پھول لگ گئے آج اس کی یہ کیفیت ہے۔

ایک وقت تھا کہ ابوجہل تھپڑ مارتا ہے، ابن مسعودؓ کا کان پھٹ جاتا ہے۔

جناب بلالؓ کو گھسیٹا جاتا ہے کوئی چھڑانے والا نہیں ہے۔

سمجھا جاتا ہے یہ فصل ختم ہو جائے گی سوئی مسل دی جائے گی لیکن ایک وقت آیا کہ سوئی مسلی نہیں گئی۔ فصل اُگ آتی ہے۔

اخرج شطئہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ ......

آج یہ کھیتی اس کیفیت میں ہے یعجب الزراع، سارے زراع خوش ہیں۔

بیج بھیجنے والا خوش ہے، بیج لانے والا خوش......

بیج کا پہرہ دینے والا خوش بیج ڈالنے والا خوش......

ہل چلانے والا خوش، جو دیکھتا ہے اسے کھیتی خوش کرتی ہے......

یہ ایسی کھیتی ہے جس کا مالک پریشان نہیں، جس کا مالک پشیمان نہیں۔ جس کا مالک حیران نہیں، یہ وہ کھیتی ہے جس نے مالک کا دل بہار بہار ہو رہا ہے۔

کھیتی کے پودے بے شمار ہوتے ہیں

یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے۔ مالک کا دل بہار بہار کب ہوتا ہے۔ جب پودے ایک دو نکلیں باقی خراب ہو جائیں؟......

اگر نہیں تو یہ وہ کھیتی ہے، جو مالک کو خوش کرتی ہے......

زارعین کو خوش کرتی ہے، خیر خواہوں کو خوش کرتی ہے......

کھیتی وہی خوش کرتی ہے جس کے دانے بے شمار ہوں......

میں پوچھتا ہوں رب العالمین! اس کھیتی کے پودے کتنے ہیں؟ فرمایا:

اذاجاء نصر اللّٰہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا O

اس کھیتی کے پودے کتنے؟ اس مجلس کے فرد کتنے؟ اس مکتب کے شاگرد کتنے؟ اس لشکر کے لشکری کتنے؟ فرمایا، افواجاً......

"افواجاً" کو سمجھتے ہیں آپ؟ کیا فوج میں ایک آدمی ہوتا ہے؟ دو ہوتے ہیں؟ تین ہوتے ہیں؟ فوج میں سینکڑوں، ہزاروں ہوتے ہیں۔ فرمایا یہ فوج نہیں ہے! یہ تو افواج ہیں! فوجوں کی فوجیں، لشکروں کے لشکر، ان کی فوج ایک نہیں کئی فوجیں ہیں۔ ہاں جناب یہ ایسی کھیتی ہے جس کے اتنے پودے ہیں۔ کہ دیکھنے والا مالک خوش ہو جائے۔ اب میں کہوں نہ کہوں وہ قرآن کا منکر ہے جو کہے ایک دو تھے۔ کیوں نہ کہوں وہ کافر ہے جو کہے ایک دو تھے۔

کھیتی کے دشمنوں کے سوال کا جواب

کیوں نہ کہوں وہ لعنتی ہے جو کہتا ہے ایک دو تھے۔ کیوں نہ کہوں وہ مرتد ہے جو کہتا ہے ایک دو تھے، عرض کر رہا تھا بہترین کھیتی وہ جسے مالک دیکھ کر خوش ہوتے ہیں وہ ہے جس کے پودے بے شمار ہیں ہاں جناب پودے تو بہت تھے لیکن ان میں کامیاب ایک دو ہوتے ہیں جن پھول لگے۔ باقی میں نہیں لگے۔ یہ کھیتی دیکھ کر مالک خوش ہوتا ہے ایک دو پودوں میں پھول پھل لگیں، باقی نکلے تو سبھی بیکار بن گئے، مالک خوش ہوگا؟ وہ تو دل جلانے والی کھیتی ہوگی!

یہ دل لبھانے والی کھیتی ہے!

"یعجب الزراع"......

یہ تو خوش کرنے والی کھیتی ہے۔

یہ تو دل لبھانے والی ہے۔

دل لبھانے والی کھیتی تو وہ ہوتی ہے جس کے پودے بسیار ہوں اور سب کے پھل دار ہوں۔

ہاں جناب اس کھیتی کے پودے ہیں بھی سارے پھلدار، تبھی کہا جائے گا" یعجب الزراع"......سارے پودوں پہ پھول ہیں۔ سارے پودوں کے پھل ہیں۔اب جو کہتا ہے:

ارتد الناس کلھم بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ثلاث......

اب میں کیوں نہ کہوں باقر مجلسی وہ لعنتی جو کہتا ہے، کہ سب کے سب" بعد رسول خدا مرتد شدند واز دیں برگشتند۔

کیوں نہ کہوں......کون لعنتی ہے جو کہتا ہے حضورؐ کے بعد سب پھر گئے۔

کیوں نہ کہوں اس کو جہنمی، کیوں نہ کہوں اس کو کافروں سے بڑا کافر، کیوں نہ کہوں اس کو ملعونوں سے بڑا ملعون۔ کیوں نہ کہوں اس کو دجالوں سے بڑا دجال، کیوں نہ کہوں اس کو لعنتیوں سے بڑا لعنتی۔ جو کہے سارے پودے خراب ہو گئے۔ پھل نہیں لگا پھول نہیں لگا، وہ سب مرتد ہو گئے۔ میں کہتا ہوں وہ مرتد نہیں تو مرتد ہے......

وہ کہتا ہے یہ کافر ہو گئے، میں کہتا ہوں وہ کافر نہیں تو کافر ہے......

وہ کہتا ہے سب خراب ہو گئے، میں کہتا ہوں وہ خراب نہیں تو خراب ہے......

وہ کہتا ہے سب بگڑ گئے، میں کہتا ہوں وہ نہیں بگڑے تو بگڑ گیا......

تیری اصل بگڑی، تیری نسل بگڑی، تیری حیا گئی، تیرا ایمان گیا، تیرا اسلام گیا، تیرا دین گیا، اگر محمدی کھیتی کو تو خراب کہتا ہے تو خراب ابن خراب ہے۔ تو کافر ابن کافر ہے تو دجال ابن دجال ہے تو لعنتی لعنتی کی نسل ہے۔ جیسا تو لعنتی ویسا ابن سبا لعنتی۔ جیسا تو لعنتی ویسا تجھے سکھانے والا شیطان لعنتی۔

اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ هِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ .

گلستانِ نبوت کا مقصد کافروں کو غیظ دلانا ہے

ہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی، وہ ایسی کھیتی ہے " یعجب الزراع " مالک اسے دیکھ کر خوش ہو جائے......!

مالک خوش ہوتے ہیں۔ بیج بھیجنے والا خوش ہوتا ہے۔ بیج لانے والا خوش ہوتا ہے۔ ہاں جب وہ ہدایت کا بیج لاتا ہے۔ جبریل امین جب ہدایت کا بیج لاتے تھے۔ تو ہزاروں فرشتوں کے جلوس میں قرآن کی ایک ایک آیت آتی تھی۔ وہ سارے پہریدار خوش! حضور کے پاس پہنچے۔ حضورؑ نے محنت کی اور دلوں میں یہ بیج ڈالا۔ تربیت کا پانی دیا۔

یتلوا علیھم ایاته ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة ......

آج یہ کھیتی بنی ہے۔ آج یہ گلستان بنا ہے، حضورؑ خود دیکھ کر خوش ہیں۔ یہ ایسی کھیتی ہے۔ اور کھیتی کہا کس نے؟ اللہ نے! میں رب سے پھر پوچھتا ہوں رب العالمین یہ کھیتی نام کیوں رکھا؟ قرآن سے پوچھتے ہیں کہ رب نے تیرے اندر اس جماعت کا نام کھیتی کیوں رکھا؟ فرمایا "لیغیظ " ...... " ل "اس لئے کہ..... تاکہ " لیغیظ "غیظ دلائے، غضب دلائے، غصہ دلائے، جلائے،...... "لیغیظ " تاکہ جلائے، کن کے ذریعے؟" بھم " بھا نہیں بہ نہیں، بھم...... ان کو کھیتی کہا ہے اس لئے تاکہ جلائے ان کے ذریعے، کن کو؟" الکفار " کافروں کو! جلے کافر نہیں! بلکہ جلائے کافروں کو! قصداً، ارادتاً اللہ نے صحابہ کو کھیتی کہا ہے تاکہ جلائے ان کے ذریعے کافروں کو۔ کس نے کھیتی کہا؟ جو جلانا چاہتا ہے کافروں کو۔

کافروں کو جلانا خدا اور مردانِ خدا کا طریقہ ہے!

وہ جلانا چاہتا ہے، کیسے؟ الکفار ...... کافروں کو! اب اگر میں کہہ دوں تو بالکل بجا ہے کہ جناب ان سے جو جلتا ہے اسے جلانا تو خدائی سنت ہے!

لیغیظ بھم الکفار...... اس نے کھیتی کہا ہی اس لئے ہے تاکہ جلائے کافروں کو! تو

جلتے ہیں کافر، جلنا کافروں کا طریقہ ہے۔ اور انہیں جلانا خدا کا طریقہ ہے! اور کافروں کو جلانا یہ شروع سے مردانِ خدا کا طریقہ ہے۔ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

چنانچہ فرعون نے کہا **ان ھولاء لشرذمۃ قلیل وانھم لنا لغائظون** ...... یہ تھوڑی سی ٹولی ہے موسیٰ کلیم کے طرفداروں کی، **انھم لنا لغائظون** ...... یہ ہمیں غصہ دلاتے ہیں، غیظ وغضب دلاتے ہیں۔ ہمیں جلاتے ہیں، تو میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ فرعون کو جلانا موسیٰ کی سنت ہے؟ فرعونیوں کو جلانا اہل کلام کی سنت ہے۔ کفار کو جلانا خدا اور مردانِ خدا کی سنت ہے۔

گلستانِ نبوت کے دشمنوں کو جلانا ہمارا مقصود ہے

کہتے ہیں جی کسی کو ناراض کرنا مقصود نہیں! (ہم کہتے ہیں) مقصود ہے! کسی کی دلآزاری مقصود نہیں! مقصود ہے! جو سڑتا ہے اس پاک مجلس سے، اسے ساڑنا مقصود ہے! اور یہ ساڑنا، جلانا سنتِ خدا اور سنتِ مردانِ خدا ہے! یہ عمل صالح ہے! میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے۔

اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ......

سورہ توبہ گیارہواں پارہ پڑھ رہا ہوں، اعراب کو، اہل مدینہ کو دوسروں کو جہاد میں رسول اللہؐ سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ **ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ** انہیں اپنی جان سے پیار نہیں کرنا ہے۔ جہاد میں کود پڑنا چاہیے...... رہو گے تیار؟ یا کہو گے "**ذرنا نکن مع القاعدین**" "سانوں اِتھے بیٹھے رہن دیو" فرمایا ان کو میدان میں نکلنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ کیوں؟

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ......

اگر انہیں پیاس بھی لگے اس راہ میں۔ ان پر کوئی تکلیف بھی آئے گی اس راہ میں اگر انہیں بھوک بھی لگے گی اس راہ میں...... فرمایا۔

ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ...... اگر یہ کہیں سے گزریں گے۔ ان گزرنا

کافروں کو جلائے گا۔

ولا ینالون من عدو نیلا ، اگر یہ کہیں سے گزرتے ہیں۔ اور ان کا گزرنا کافروں کو جلاتا ہے۔ کافروں کا نقصان ہوتا ہے۔ فرمایا، الا کتب لھم بہ عمل صالح ......

پیاس لگتی ہے عمل صالح ہے، بھوک لگتی ہے عمل صالح ہے، تکلیف ملتی ہے عمل صالح ہے۔ اگر یہ کہیں سے گزرتے ہیں ان کا گزرنا دشمن کو جلاتا ہے۔ یہ جلانا بھی عمل صالح ہے۔ (قرآن سمجھ آرہا ہے کہ نہیں؟) یہ عمل صالح ہے۔

اللہ نے صحابہ کرامؓ کو محسنین قرار دیا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ، فرمایا ایسے اچھے کام کرنے والوں کا، اللہ اجر ضائع نہیں کرتا۔ یہ محسنین ہیں جو ایسے کافروں کو جلاتے ہیں، یہ محسنین ہیں جو تکلیفیں برداشت کرتے ہیں، یہ محسنین ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ، اللہ ایسے محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا کیونکہ واللہ یحب المحسنین ، اللہ تو محسنین سے پیار کرتا ہے۔

وکأین من نبی قتل معه ربیون کثیر فما وهنوا لمآ اصابهم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین .

نہ کہنا لو اطاعونا ماقتلوا......

نہ کہنا، لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا......

نہ کہنا "ہماری مانتے تو نہ مرتے...... ہماری مانتے تو تکلیف میں نہ پڑتے"......

نہ کہنا ہماری مانتے تو تشدد نہ ہوتا......

نہ کہنا لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیَّ اِذۡ لَمۡ اَکُنۡ مَّعَھُمۡ شَھِیۡدًا...... اچھا تھا کہ میں نہیں گیا، ورنہ میں بھی مر جاتا......

نہ کہنا قرآن پہلے سے خبردار کرتا ہے۔ کہ یہ اہل ایمان کا طریقہ نہیں ہے۔ کیوں؟ کہ موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ رنج وراحت اللہ کے ہاتھ میں ہے

مصیبت وہی آئے گی جو رب نے لکھی ہوگی

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ......

فرمایا ہمیں تکلیف وہی آسکتی ہے جو ہمارے رب نے ہمارے لئے لکھی ہو۔ اور وہ ہمارا خیر خواہ ہے، وہ ہمارا مولا ہے، وہ ہمارا مالک ہے ہمیں پروانہیں اگر وہ اپنی رضا اس تکلیف کے عوض دیتا ہے تو سودا سستا ہے،

وما كان لنفس ان تموت الا باذن الله ...... فرمایا اللہ کے امر کے بغیر کسی پر موت آسکتی نہیں ہے۔ ہاں جناب موت کا وقت مقرر ہے و كاين من نبی قتل معه ربيون كثير ...... فرمایا کئی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے ربیون، رب والوں نے ،کثیر، بہت ساروں نے قتل معهٗ ربيون كثير ...... بہت سے ربانی لوگوں نے انبیاء کے ساتھ مل کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا فرمایا:

فما وهنوا لما اصابهم فی سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا......

فرمایا انہیں اللہ کی راہ میں تکلیفیں بھی آئیں لیکن وہ بے ہمت نہیں ہوئے انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ اللہ نے یہ باتیں کیوں بتائی ہیں تاکہ تم بھی ہمت نہ ہارو۔

فما وهنوا لما اصابهم فی سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا ، ہاں ہاں والله يحب الصابرين ،وہ ڈٹ کے رہے اور اللہ ڈٹ کر رہنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

وما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين .

رب کہتا ہے وہ یہی کہتے تھے کہ:

ربنا اغفرلنا ذنوبنا...... اے رب ہمارے گناہوں کو معاف کردے

واسرافنا فی امرنا...... ہماری زیادتیوں کو، کوتاہیوں کو معاف کردے

وانصرنا على القوم الكافرين ...... ہمیں کافر قوم پر فتح نصیب فرما، ہماری نصرت فرما، ہماری مدد فرما۔

تم بھی کہدو ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین.

اللہ کہتے ہیں انہوں نے یہ کہا لیکن میں یہ کہتا ہوں فاٰتٰھم اللّٰہ ثواب الدنیا ، رب کہتا ہے میں نے یہ کیا، یہ کہتا ہوں کہ انہیں دنیا کا اجر بھی ملا آخرت میں اجر بھی......

فاٰتٰھم اللّٰہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الاخرۃ و اللّٰہ یحب المحسنین.

اللہ محسنین سے پیار کرتے ہیں اور محسنین کون تھے؟ جو کافروں کو جلاتے ہیں۔

او جی کسی کی دل آزاری مقصود نہیں ہے، کیوں نہیں ہے؟ جو محمد رسول اللہ کی دل آزاری کرتا ہے، محمد رسول اللہ کا دل دکھاتا ہے، ہم اس کا دل پھاڑ کے رکھ دیں گے۔

للکار ہے للکار ہے...... شیر کی للکار ہے

ہم اس کا دل جلائیں گے، کوئلہ کر دیں گے، جل جا، سڑ جا، پک جا، کیوں نہ کہوں؟ رب نے فرمایا قل کہہ دے موتو ابغیظکم اپنے غصے میں مرجاؤ، اتنا سڑو، اتنا جلو محمد رسول اللہ کے دشمنو! کہ سڑ سڑ کے مر جاؤ۔

ہاں، ہم اس گلستانِ نبوت کا پہرہ دیں گے، ان پھولوں کا پہرہ دینا، ہمارا فرض بنتا ہے۔ کیوں؟ میں عرض کر رہا تھا کہ ان کے دشمنوں کو جلانا خدائی سنت ہے، ان کا تحفظ کرنا خدائی سنت ہے، میں نہیں کہتا قرآن سے پوچھیے۔ فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ.

ان اللہ بے شک اللہ، دفاع کرتا ہے، یقاتل قتال کرتا ہے۔ یجاہد، جہاد کرتا ہے، یدافع دفاع کرتا ہے، مقابلہ کرتا ہے، یدافع دفاع کرتا ہے عن الذین اٰمنوا، ان لوگوں سے اللہ دفاع کرتا ہے جو لوگ ایمان لا چکے، جو مومنین بن چکے، ان سے اللہ دفاع کرتا ہے۔

گکڑ ہٹہ کبیر والا کے دوستو! اللہ دفاع کرتا ہے ان لوگوں کا جو ایمان لا چکے۔ جب قرآن یہ کہتا ہے کہ جو ایمان لا چکے، اس وقت ایمان لا چکے یہ کون ہیں؟...... (صحابہؓ) اوّل والے وہی ہیں نا، مصداق اول وہی ہیں نا۔ ان اللّٰہ یدافع عن الذین اٰمنوا، بے شک اللہ دفاع کرتا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے۔

اللہ کسی خوّان اور کفور کو پسند نہیں کرتا

یہ کون ہیں (صحابہؓ) اللہ دفاع کرتا ہے صحابہؓ کا، مصداق اوّل یہی ہے۔ آگے اس کی وجہ ہے، ان اللہ لا یحب کل خوان کفور ۔ بے شک اللہ نہیں پسند کرتا خوان کو کفور کو، خوان کیا ہوتا ہے؟ کفور کیا ہوتا ہے؟...... خائن وہ جو خیانت کرے، خوان کا معنی بڑا خائن...... خائن وہ جو خیانت کرے تھوڑی، بہت کرے وہ خائن، بہت بڑا خائن ہو وہ خوان...... کفور، جو کفر کرے وہ کافر، جو بہت بڑا کافر وہ کفور...... اسم مبالغہ ہے نا۔ جو ایک کفر کرے وہ کافر، ایک چیز کا انکار کرے ضروریاتِ دین میں سے کافر۔ اور بہت بڑا کافر بنے تو کفور۔ سمجھ آ رہی ہے بات او عبدالغفور۔

ان اللہ لا یحب کل خوانٍ کفور ، اللہ دفاع کرتا ہے اہل ایمان کا، یعنی اوّل درجے میں کس کا (صحابہؓ کا) اور اس لئے کہ اللہ پسند نہیں کرتا خوان کو کفور کو اس کا مطلب یہی ہے نا کہ دفاع کرتا ہے ان کا بچاؤ کرتا ہے اللہ...... کیونکہ ان پر حملہ کرنے والا خوان ہوتا ہے کفور ہوتا ہے۔

صحابہؓ کا دشمن خوان بھی ہے، کفور بھی!

قرآن پاک کی آیت کے دونوں حصے تبھی ملیں گے ناں کہ ان پر حملہ کرنے والا خوان ہوتا ہے کفور ہوتا ہے۔ بڑا خائن ہوتا ہے۔ بڑا کافر ہوتا ہے۔ کوئی دودھ میں خیانت کرے خائن...... آٹے میں خیانت کرے خائن...... تیل میں خیانت کرے خائن...... یہ تو دین میں خیانت کرتا ہے خوان!

ہاں ایک چیز میں خیانت کرے خائن، دو میں خیانت کرے خائن، یہ تو ہر چیز میں خیانت کرتا ہے خوان......!

اس نے وضو میں خیانت کی، آذان میں خیانت کی، نماز میں خیانت کی، عمرے میں خیانت کی، حتیٰ کہ کلمے میں خیانت کی، خوان......!

اور کفور، دین کی ایک چیز کا انکار کرے تو کافر، یہ تو سارے دین کا منکر ہے یہ کفور، ہاں

یہ بہت بڑا کافر ایک چیز کا انکار کرے تو کافر، یہ سارے دین کا منکر ہے، یہ بدترین کافر ہے......

اسی لئے قرآن نے اسے صرف کافر نہیں بلکہ کفور کہا بات سمجھ آ رہی ہے کہ نہیں۔ ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور...... ہاں نماز کا منکر ہے تو کافر ہے، لیکن یہ کفور ہے ہاں یہ روزے کا منکر ہے کافر ہے۔ حج کا منکر ہے کافر ہے، زکوٰۃ کا منکر ہے کافر ہے۔ حرمت کعبہ کا منکر کافر ہے...... اُوپر آؤ ختم نبوت کا منکر ہے کافر ہے، توحید کا منکر ہے کافر ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ سے یہ سب کچھ سن کر بتانے والے صحابہؓ ہیں۔

جو صحابہؓ کا منکر ہے وہ سب کا منکر ہے...... جو صحابہؓ کا منکر وہ توحید کا منکر ہے......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ ختم نبوت کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ نماز کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ زکوٰۃ کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر وہ قرآن کا منکر......

جو صحابہؓ کا منکر، وہ کلمے کا منکر......

اسی لئے ایک چیز کا منکر ہوتا قرآن اُسے کافر کہتا، یہ سب کا منکر ہے، اس لئے قرآن نے اسے کفور کہا۔ حق نواز نے ترجمہ "بدترین، غلیظ ترین کافر" کیا۔

ان اللّٰہ لا یحب کل خوان کفور ......

بنا مقدمہ قرآن پہ۔ بنا مقدمہ رب پہ، مقدمہ رسول پہ، بنا مقدمہ جبرائیل پہ۔ اگر نہیں تو پھر اس بے ایمان کو خوان کہنا کفور کہنا میرے رب کی سنت ہے، جبرائیل امین کی سنت ہے، رحمت اللعالمین کی سنت ہے، قرآن پاک کا سبق ہے، میرا ایمان ہے اور پھر کوئی طاقت، کوئی شیطنت، پھر کوئی جبروت، پھر کوئی قوت، پھر کوئی مصلحت کوئی حکمت ان کے کفر کے اعلان سے روک نہیں سکتی......!

اللہ ورسولؐ صحابہؓ کا دفاع کیسے کرتے ہیں!

جب وہ صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے سے نہیں رکتا تو جب تک زبان چلے گی، میں اس کو

کافر کہنے سے نہیں رُک سکتا۔ کیونکہ صحابہؓ کا دفاع کرنا یہ کس کی سنت ہے؟ (اللہ کی) ان اللہ یدافع، اللہ دفاع کرتا ہے، اور پتہ ہے دفاع کرنے والا کیا کرتا ہے؟ حملہ ہوا، دفاع کرنے والا خود آگے آجاتا ہے۔ کہ تیرا حملہ ہے اچھا مجھ پہ کرلے۔ اس پہ نہیں کرنے دوں گا۔ یہی ہوتا ہے ناں۔ یا دفاع کرنے والا تھپڑ مارنے والے کو تھپڑ مار دیتا ہے، یہی ہے ناں اللہ دفاع کرتا ہے۔ رسول دفاع کرتا ہے، کس طرح دفاع کرتے ہیں وہ؟ فرمایا:

من احبهم فبحبی احبهم، ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ......

ان سے اگر کوئی پیار کرتا ہے اس کا میرے ساتھ پیار ہے۔ جو ان سے دشمنی رکھتا ہے میرا دشمن ہے۔ میرے دشمن بنو گے، نہیں یا رسول اللہ، فرمایا پھر ان کے ساتھ دشمنی نہیں ہوسکتی۔ خود آگے آگئے نا، وار کرتے ہو تو ہمارے اوپر کرلو۔ دشمنی رکھنی ہے ان سے میرے ساتھ رکھ لو۔

ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم...... ان سے دشمنی رکھنی ہے میرے ساتھ رکھو، ان پر وار کرتے ہو میرے اوپر کرو۔

من اذاهم فقد اذانی ...... جو انہیں ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے مجھے ایذا دو گے؟..... نہیں، یا رسول اللہ آپ کو کیسے؟ بس تو پھر انہیں نہیں دے سکتے۔

اپنے آپ کو آگے پیش کردیا اپنے آپ کو......

ومن اذانی فقد اذی الله...... جس نے مجھے ایذا دیا اس نے اللہ کو ایذا دیا۔

یعنی اللہ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ میرے ساتھ جنگ تو کرو گے، مجھے ایذا دو گے۔ میرے ساتھ دشمنی رکھو گے، نہیں یا اللہ آپ کے ساتھ کیسے؟ تو پھر ان کے ساتھ نہیں ہوسکتی۔

دشمنی کرنی ہے رسول نے کہا میرے ساتھ کرو۔ صدیقؓ کے ساتھ بعد میں۔ اللہ نے کہا دشمنی کرنی ہے میرے ساتھ کرو، صدیق کے ساتھ بعد میں، فاروقؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کے ساتھ بعد میں۔ اللہ نے اپنے آپ کو پیش کردیا، رسول نے اپنے آپ کو پیش کردیا۔ اگر تمہیں بغض رکھنا ہے تو ہمارے ساتھ رکھو، تمہیں دشمنی رکھنی ہے ہمارے ساتھ رکھو۔

ہمیں بھونک لو، صحابہؓ کے خلاف نہیں بھونکنے دیں گے

ہاں اپنے آپ کو دفاع صحابہؓ میں پیش کر دینا۔ اپنے آپ کو پیش کرنا یہ اللہ کی سنت ہے۔ رسول اللہ کی سنت ہے۔ تم صحابہؓ پر تبرا کرتے ہو نہیں نہیں ہم تمہیں ایسا تنگ کریں گے کہ تمہیں صحابہؓ یاد نہیں رہیں گے، تم ہمیں گالیاں دو گے، اگر ہمیں گالیاں دے کر صحابہؓ بچ جاتے ہیں تو سودا سستا ہے۔ اگر تم ہمارے اوپر لعن طعن کرتے ہو اور اب صحابہؓ پر نہیں بھونک سکتے تو سودا سستا ہے۔ پہلے ہم امن پسند، تم صحابہؓ پہ بھونکو۔ ہمیں کہو جی یہ اچھے مولوی صاحب ہیں۔ اے مولوی مکھن اے، یہ اچھے مولوی صاحب ہیں۔ ہمیں کچھ نہیں کہتے۔ یوں ہمیں راضی کر کے تم صحابہؓ پہ تبرا کرو۔ نہیں نہیں تم ہمیں بُرا کہو لیکن صحابہؓ پر بھونکنے نہیں دیں گے۔

ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تم حملہ کرنا چاہتے ہو، زبان سے تب، ہاتھ سے تب، قلم سے تب، اب صحابہؓ نہیں اب تمہارا نشانہ سپاہ صحابہؓ رہے گی۔ پہلے ان کا نشانہ صحابہؓ تھے۔ اب ان کا نشانہ سپاہ صحابہؓ ہے۔ سپاہی کا کام ہی یہ ہے اپنے آپ کو پیش کر دے، اور اپنے آقا کو بچالے۔ اور سپاہ صحابہؓ نے یہ کر کے دکھایا ہے۔ جو صحابہ پر بھونکا کرتے تھے۔ اب کہتے ہیں "صحابہ کو تو ہم مانتے ہیں، سپاہ صحابہؓ بُری ہے"۔ ہاں ہمیں تم بُرا کہو، لیکن ہمیں تم جتنا بُرا کہو گے اتنا ہمارے ایمان کا ثبوت ہوگا۔ تم ہمیں جتنا بُرا کہو گے، اتنا ہماری حقانیت کی دلیل ہوگی۔ تم ہمیں بُرا کہو ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ہاں کسی وڈیرے کے لئے نہیں، دھن دولت کے لئے نہیں، ہاں پیسے کے لئے نہیں، مال و متاع کے لئے نہیں۔ ہاں صحابہؓ کی عزت کے لئے۔ سیدہ عائشہؓ کی عصمت کے لئے۔ سیدہ عائشہؓ کی عفت کے لئے، اہل بیت رسول کی عظمت کے لئے، قرآن کریم کی صداقت کے لیے ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، پیش کرتے رہیں گے اور حق و صداقت کی خاطر، اصحاب رسول کی عزت کی خاطر، اگر ہم پر کوئی سختی آتی ہے تو پھر سودا سستا ہے۔

یہاں مر جانا بھی سودا سستا ہے......

کٹ جانا بھی سودا سستا ہے......

ٹکڑے ہو جانا بھی سودا سستا ہے......

علاقہ بدر ہو جانا بھی سودا سستا ہے......

جیل چلے جانا بھی سودا سستا ہے......

بیڑی پہننا بھی سودا سستا ہے......

ہتھکڑی پہننا بھی سودا سستا ہے......

ہمیں مٹانے والے خود کب تک رہیں گے؟

تمہارا ظلم کب تک رہے گا، جبر و ستم کب تک رہے گا؟ جابر نہ رہے نہیں رہو گے، ظالم نہیں رہے نہ رہو گے۔ پہلے حاکم نہیں رہے نہ رہو گے، ان کی ریاست نہ رہی نہ رہو گے ان کی حکومت نہ رہی نہیں رہو گے۔ ہاں ہاں شریف نہ رہے مشرف نہ رہے، لیکن صحابہؓ کی عزت رہی ہے رہے گی، تا صبح قیامت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ تمام اصحاب رسول کی عزت و عظمت کا پھریرا لہراتا رہے گا، یہ پھول ہمیشہ مہکتا رہے گا، یہ چاند ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ یہ سورج ہمیشہ دمکتا رہے گا، کوئی طاقت، کوئی قوت ان کی عزت و عظمت کو ہٹا نہیں سکتی۔ جو ان کی عزت و عظمت کا پرچم سرنگوں کرنا چاہے گا، اس کا اپنا پرچم سرنگوں ہو جائے گا، ان کی عزت پہ فرق نہیں آئے گا۔

آج کیا قصور ہے میرے شیر اعظم طارقؒ کا...... کیا قصور ہے ولی کامل خلیفہ عبدالقیوم کا...... کیا قصور ہے نوجوان خطیب مسعود الرحمٰن عثمانی کا...... کیا قصور ہے میرے ساتھیوں کا...... کس کس کا نام لوں...... کون سی جیل ہے جس میں سپاہ صحابہ نہیں؟ کیا قصور ہے ان کا؟ ہم ان سے عہد کرتے ہیں، جو شہید ہوں گے، ان سے بھی عہد کرتے ہیں کہ تمہارے پیچھے ہم بھی جان ہتھیلی پہ لئے آ رہے ہیں۔ نہیں ہو تیار؟...... اچھا کوئی بزدل مت بولے...... تیار نہیں ہو؟ نہیں نہیں کوئی بے غیرت مت بولے......

تیار نہیں ہو؟ (ہیں) نہیں نہیں کوئی نہ بولے جس میں غیرت نہ ہو کوئی نہ بولے، جرأت نہ ہو نہ بولے نہ چل سکتا ہو نہ بولے، کوئی ضرورت نہیں مجھے جھوٹے وعدوں کی، میں شہیدوں سے وعدہ کرتا ہوں، میرے ساتھ جو چل سکے وہی بولے کہ ہم شہیدوں سے کہتے

ہیں کہ تم حق پہ تھے، ہم حق پہ ہیں، قرآن حق ہے، صدیقؓ کی عظمت حق ہے۔ نبی کے فاروقؓ کی عزت حق ہے۔ عثمانؓ حیدرؓ، معاویہؓ کی عظمت حق ہے۔ گلستان نبوت کی مہر حق ہے۔ ان کا تحفظ ہمارا فرض ہے۔ تم حق پہ، ہم حق پہ، تم حق پہ جان دے گئے ہو، ہم جان ہتھیلی پہ رکھے آ رہے ہیں۔

توجہ توجہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ بھائی بے غیرت بیٹھ جائے، بزدل بیٹھ جائے، بھاگنے والا بیٹھ جائے یا بھاگ جائے، بے غیرت بھاگ جائے، نہ چل سکے بھاگ جائے۔ وہی رہے جو چل سکتا ہو، چلو گے؟...... (جی ہاں) اس مشن پر چلو گے؟...... (انشاء اللہ) اس راہ میں چلو گے؟...... ہمارا عہد ہے شہیدوں سے، ہمارا عہد ہے اسیروں سے، سن سن شہیدوں سے بھی کہتے ہیں، ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں اور اپنے شہیدوں سے اسیروں سے بھی کہتے ہیں، جیل والو! ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ

قائدین قدم بڑھاؤ...... ہم تمہارے ساتھ ہیں

توجہ توجہ، اب صرف نعرے نہیں قدم بڑھ چکا ہے۔ واضح بات ہے ہم عہد کر چکے ہیں کہ ہماری جان اس راہ میں لگ جائے تو سودا سستا ہے ہمارے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اگر ہم صدیقؓ کی عزت پہ کٹ گئے۔

جوانیاں لٹائیں گے...... انقلاب لائیں گے

تشریف رکھیں، تو میرے دوستو! ہم واضح پالیسی طے کر چکے ہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ کی عزت محفوظ ہے، اگر صحابہ کرام کی عزت و عظمت کا حکومت ہمیں قانون دیتی ہے اگر حضور کی جماعت پہ حملے نہیں ہوتے، اگر اہل سنت کے حقوق غصب نہیں ہوتے تو سپاہ صحابہؓ پیار کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ صلح کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہ محبت و مودّت اور رحمت کا نام ہے۔ اور اگر عظمت اصحاب رسول کو خطرہ ہو، حقوق اہل سنت عضف ہوتے ہوں، سیدہ عائشہؓ کی عزت والی چادر کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو پھر سپاہ صحابہؓ مقابلے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ کٹ جانے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہؓ ڈٹ جانے کا نام ہے۔ پھر سپاہ صحابہ ٹکر کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ تصادم کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ تقابل کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ پھر آگ اور شعلے کا نام ہے۔ سپاہ صحابہؓ پھر کٹ جانے کا نام ہے سپاہ صحابہؓ پھر جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں اترنے کا نام ہے۔ پھر

ہم سیکھ چکے ہیں۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا
جھنگوی تیرے خون سے...... انقلاب آئے گا

کیا سمجھا ہے تو نے سپاہ صحابہؓ چند بچے ہیں، نوجوان ہیں، سپاہ صحابہؓ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا، سپاہ صحابہؓ نے اپنے بزرگوں کا فتویٰ سنایا ہے۔ (بے شک)

ہمارے بزرگ بھی ہمارے ساتھ ہیں

ہاں ہاں اگر نہیں تو جاؤ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے گھر جاؤ، جاؤ ان کے جانشینوں سے پوچھو کہ سپاہ صحابہؓ اکیلی ہے یا تم بھی ساتھ ہو۔ سپاہ صحابہ اکیلی نہیں ہے۔ جاؤ امام اہل سنت مولانا عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم کے در پہ جاؤ، ان سے جا کر پوچھو کہ سپاہ صحابہ اکیلی ہے یا آپ بھی ساتھ ہیں۔ جاؤ پوچھو کہ سپاہ صحابہؓ اکیلی ہے یا بزرگ ساتھ ہیں۔ ایجنسیاں پروپیگنڈہ کرتی ہیں، دشمن پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ اے جی اِک ٹولہ ہے، مخصوص ٹولہ ہے۔ تمہارے دماغ میں رولہ ہے۔ ایک ٹولہ نہیں سپاہ صحابہ اہل سنت کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ سنی عوام کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ بزرگوں کی زبان ہے۔ سپاہ صحابہ مفتیوں کا فتویٰ ہے۔ سپاہ صحابہ مصنفین کی قلم ہے۔ سپاہ صحابہ خطیبوں کی زبان ہے، سپاہ صحابہ اہل سنت کے دلوں کی اُمنگ ہے، دلوں کی دھڑکن ہے کوئی اور چیز نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

ہاں کر و سختی، ہمیں تو پتہ ہے، ہم میں سے ایک ایک کو یہ پیغام مل چکا ہے کہ:

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

❁❁❁❁

غلامانِ نبوت

اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ صدق اللہ العظیم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَةً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

غلامانِ نبوت

قابلِ صد احترام علمائے کرام، فرزندانِ توحید و اصحاب و سنت کے سرفروش سپاہیو! اور ڈیرہ غازی خان کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۴ھ کی یکم صفر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ مبارک شب ہوئی ہے کہ ہم اور آپ اللہ کے فضل وکرم سے یہ توفیق بخشے گئے ہیں، غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے عنوان سے اس بابرکت محفل میں ان ہستیوں کا ذکر خیر کریں، جن کو غلامی پر فخر ہے اور پھر قیامت تک ان کی غلامی قابلِ فخر ہے، کیونکہ رات کا سوا ایک بجنے والا ہے، مجھے زیادہ دیر تک بات نہیں کرنی، لیکن تھوڑی دیر بھی تب کروں گا جب آپ میرے ساتھ بولیں گے ورنہ میں سمجھوں گا آپ کو نیند نے ستایا ہے اور اجازت دے دوں گا۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

دنیا بھر کی آزادیاں محمد ﷺ کی غلامی پر قربان

میں نے عرض کی انہیں غلامی پر فخر ہے، دنیا آزادی مانگتی ہے اور آزادی پہ فخر کرتی ہے لیکن محمد ﷺ کی غلامی وہ چیز ہے کہ دنیا کی آزادیاں اس پہ قربان ہیں، محمد عربی ﷺ کی غلامی وہ چیز ہے کہ دنیا کی آزادیاں اس پہ قربان ہیں، یہاں غلامی میں وہ لطف ملتا ہے جو ہفتِ اقلیم کی بادشاہت میں نہ ملے، محمد ﷺ کی غلامی میں عزت ہے، ہاں اس غلامی میں عظمت ہے، اس غلامی میں حرمت ہے، اس غلامی میں تقدس ہے، اس غلامی میں عزیمت ہے، ہاں ہاں اس غلامی میں بڑی کرامت ہے، اس غلامی میں بہت بڑی برتری اور بلندی ہے، اور کیا ملے اس

غلامی میں؟ دولت تو ملتی ہی ہے، اس دنیا میں سونے کی انٹیں نہیں، توجہ جناب! یہاں سونے کے تولے نہیں، یہاں سونے کے محل ملتے ہیں، اس غلامی میں سونے کے محل ملتے ہیں، اس غلامی میں سکون ملتا ہے، اس غلامی میں ایک نام ملتا ہے، کیا کیا بتاؤں؟ محمد ﷺ کی غلامی میں خدا ملتا ہے۔

زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز داستان

محمد عربی ﷺ کی غلامی میں خدا ملتا ہے اور سکون بھی، یہ دنیا کا ظاہری سکون نہیں وہ سکون ملتا ہے کہ جاؤ پوچھو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ نوجوان ہے جو ماں باپ سے گم ہو گیا ہے، سال ہا سال سے گم ہے، تلاش کرتے کرتے پتہ چلتا ہے کہ وہ نوجوان کسی کے ہاتھوں اٹھایا گیا، اور بکتا بکا تا مدینے پہنچا ہے، وہاں محمد ﷺ نے خرید لیا ہے، اب وہ محمد ﷺ کی غلامی میں رہتا ہے۔ پتہ چلتا ہے سالوں کے بچھڑے ہوئے باپ اور چچا وہاں سے روتے ہوئے چلتے ہیں، مکے کی بات نہیں مدینہ کی ہے روتے روتے وہ مدینہ پہنچتے ہیں، دیکھا وہ واقعی ہمارا بچہ گھوم رہا ہے، انہوں نے سوچا اب جس نے خریدا ہے، جب ہم اس سے مانگیں گے پتہ نہیں وہ کتنی قیمت مانگے، کیا کیا مطالبے کرے، کہ بھئی میں نے تو خریدا ہے میں تو اب نہیں دیتا، پتہ نہیں ہمیں کیا قیمت ادا کرنی پڑے؟ اور اب کتنا مہنگا ہمیں اپنا بچہ لینا پڑے، لیکن بچہ جو ہوا، بچوں والو! بچہ جو ہوا، بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، بچہ ماں باپ کا خیال کرے یا نہ کرے، لیکن بچہ ماں باپ کا جگر گوشہ ہوتا ہے۔

آج کی اولاد کا والدین سے سلوک

تمہیں باپ کی پرواہ نہیں، تمہیں ماں کی پرواہ نہیں، لیکن امی سے پوچھو جس کا ادب نہیں کرتے، تم جس پر کوئی شفقت، رحم، پیار نہیں کرتے، آتے جاتے جس کا پوچھتے نہیں ہو، ہاں گھر آئے وہاں بیگم صاحب کے پاس چلے گئے، وہیں سے صبح صبح نکلے یوں گزرتے چلے گئے، وہ امی وہ بڑھیا بیٹھی دیکھ رہی ہوتی ہے، تمہیں احساس نہیں، اس کی نظریں تمہیں دیکھ کر دل میں کیا خوشی محسوس کرتی ہیں۔ وہ، وہ تمہیں دیکھ کر اتنی مسرت اور فرحت محسوس کرتی ہے کہ یہ

بات مجھ سے کرے یا نا کرے، لیکن میرا بچہ گھوم رہا ہے، تمہیں احساس نہیں ہوتا، لیکن جب تم نہ آؤ، رات کو نہ آؤ، تمہیں دیر ہو جائے اور صبح صبح کے قریب دیر سے لوٹو...... دیکھو گے تمہاری اولاد سوئی پڑی ہے، بیگم صاحب سوئی پڑی ہے، وہ بوڑھی اماں آنکھیں دروازے پہ لگائے تمہارا انتظار کر رہی ہے، ماں کی ممتا کی تمہارے پاس قدر نہیں، قرآن نے اس کی ماممتا جتلائی ہے۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا......

اس نے تیرے لئے تکلیفیں برداشت کیں نا، ایسے ہی نہیں اس کے قدموں تلے جنت بسائی گئی،

"ان الجنة تحت اقدام الامهات" کا اعلان مفت میں نہیں ہوا......

"رضی الرب فی الرضا الوالد" باپ کو راضی کرو تو خدا راضی ہوگا، خوامخواہ نہیں کہا گیا......

جوانو! تمہیں مبارک ہو اگر تمہارے ماں باپ زندہ ہیں، صبح کو اٹھو پیار سے محبت سے اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھو، اطاعت کی نیت سے فرمانبرداری کی نیت سے انہیں خوش کرنے کی نیت سے جو حکم کریں گے ہم تابعداری کریں گے۔ اس نیت سے آؤ، ماں باپ کا چہرہ دیکھنا تمہارا کام ہے اور مقبول حج کا ثواب دینا اللہ کا کام ہے۔ گھر بیٹھے تم حج کا ثواب کما سکتے ہو، یہاں سے جاؤ حج پہ، لاکھوں خرچہ کرو، پھر قبول ہو یا نہ ہو، لیکن آقا ﷺ نے فرمایا جو کوئی فرمانبردار بچہ اپنے والدین کی طرف پیار سے دیکھتا ہے، ایک نظر دیکھنے کے عوض اللہ ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرما دیں گے۔

بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں؟

بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں اور کچھ بچے ہوتے ہیں جنہیں ماں باپ بھی پیارے ہوتے ہیں، ورنہ بچے تو کہتے ہیں یہ ہمیں کوئی خرچ ہی نہیں کرنے دیتا، اے سائیں اج مرے تاں صبح اے معاملہ ساڈے ہتھ وچ آوے، بڈھڑ جو بیٹھے...... ہائے ہائے لیکن بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، ہاں جناب بچے بڑے پیارے ہوتے ہیں، ہاں ہاں پیارے نہ

ہوتے تو امتحانِ خلیل بذریعہ اسماعیل نہ ہوتا، امتحانِ خلیل جو بذریعہ اسماعیل ہے، یہ بات واضح بتلا رہی ہے، جب جان کے بعد بچے کے ذریعے امتحان لیا جارہا ہے، توجہ ڈیرہ غازی خان کے غیور دانشمندو! بات سمجھیے، جب قربان کر چکے، جناب ابراہیم خلیل علیہ السلام، پھر امتحان آرہا ہے، بچے پر، جب قربان کر چکے، جب آگ میں کود چکے، حق کا مشن نہیں چھوڑا، اس کے بعد جب بچہ ذبح کروا کے امتحان لیا جارہا ہے، اس سے بات واضح ہو رہی ہے کہ بچے جان سے بھی پیارے ہوتے ہیں، کیونکہ جان کے امتحان میں تو پاس ہو چکے ہیں، اس کے بعد جو بچہ ذبح کروا کے امتحان لیا جارہا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچے جان سے بھی پیارے ہوتے ہیں۔

حارثہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر

وہ جان سے پیارا بچہ حارثہ کا بیٹا گھوم رہا ہے، نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر حارثہ نے عرض کیا، کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ بہت شفیق ہیں، بہت رحیم ہیں، بہت ہی رحم دل اور پیارے انسان ہیں، یہ ہمارا بچہ اغوا کر لیا گیا تھا، میں نے رو رو کے نظریں کمزور کر لیں ہیں، اس کی ماں وہاں بے قرار ہے، میں اس کا باپ ہوں یہ اس کا چچا ہے، ہمیں پتہ چلا ہے آپ کے ہاں پہنچے ہیں، ہمارا بیٹا آپ کے پاس ہے۔ آپ ہمارے اوپر رحم کیجئے آپ ہمارے اوپر نرمی کیجئے، اور آپ سخت شرائط نہ لگائیے غلام آپ کا ہے، بیٹا ہمارا ہے، آپ نے خریدا ہوگا آپ کے پاس پہنچا ہے، آپ وہ قیمت ہم سے لے لیں اور یہ بچہ ہمیں واپس دے دیں، آپ ہمیں بتائیے کہ کتنے میں لیا ہے یا اب کتنے میں دیں گے؟ حضور علیہ السلام مسکرا کر فرماتے ہیں:

زید!......

لبیک یا حبیبی......

آگے آؤ انہیں پہچانتے ہو؟......

یارسول اللہ پہچانتا ہوں۔

یہ کون ہے؟ یہ میرے ابا جان...... یہ کون ہے؟ یہ میرے چچا جان...... زید یہ کیا کہہ

رہے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ تم ان کے ساتھ جاؤ۔ فرمایا حارثہ تو زید کا باپ ہے، زید میرا اچھا غلام بلکہ میرا بچہ ہے، اگر تو اس کا باپ ہے اور یہ تجھے پہچانتا ہے۔

زید تو نے پہچان لیا؟ ہاں یا حبیب ﷺ میں نے پہچان لیا......

فرمایا اگر یہ تیرے ساتھ جاتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، میں قیمت نہیں لیتا، مجھے زید کی قیمت نہیں چاہیے، تم لے جاؤ زید کو اگر چلتا ہے، میں زید کو نکالتا نہیں، میں زید کو یہاں سے دھکیلتا نہیں، لیکن زید جاتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، ہاں زید جاؤ گے ان کے ساتھ؟ جلدی سے باپ نے اٹھ کے بچے سے لپٹنا شروع کیا، چچا نے چومنا شروع کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، بچے کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے ہیں، بڑی جدائی کے بعد ملے ہیں، ہاں زید جا رہے ہو؟ یا رسول اللہ ﷺ نہیں، میں نہیں جاتا۔

باپ نے پوچھا، بچے کیا کہہ رہے ہو؟ چچے نے پوچھا بھتیجے کیا کہہ رہے ہو، یہاں تم غلام ہو وہاں تم آزاد ہو، میں تیرا باپ یہ تیرا چچا، تو وہاں ہمارے پاس چل، وہاں تیرا اپنا گھر ہوگا، یہاں اوروں کا گھر ہے، وہاں باپ کا گھر ہوگا، یہاں آقا ﷺ کا گھر ہے، وہاں تیرے بھائی بہن، بھتیجے ہوں گے، وہاں چچازاد بھائی ہوں گے اور بہنیں ہوں گی، رشتے دار ہوں گے۔ یہاں تیرا کوئی رشتہ دار نہیں، تیرا اپنا وطن ہوگا، یہاں تیرا کوئی وطن نہیں، وہاں تیرا اپنے علاقہ ہوگا، یہاں تیرا کوئی علاقہ نہیں، وہاں تیری اپنی زبان ہوگی، یہاں تیری اپنی کوئی زبان نہیں، وہاں تیرے اپنے ہوں گے، یہاں تیرے بیگانے ہیں، وہاں تیرا باپ ہوگا، یہاں تیرا کوئی باپ نہیں۔

کہتا ہے زید میں کچھ نہیں سنتا، بات سیدھی ہے، ابو تجھے پہچان لیا، چچا تجھے پہچان لیا، امّی کو سلام کہنا، میں محمد ﷺ کی غلامی سے دور نہیں جانا چاہتا۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

محمد ﷺ کے غلاموں پر اللہ کا سلام آتا ہے

یہاں تو غلامی میں وہ مزہ ہے زید کہتا ہے مجھے آزادی نہیں چاہیے، میں غلامی میں

مرنا چاہتا ہوں، یہ غلامی کر کے تو دیکھ لے۔ ان کی غلامی میں وہ مزہ ہے، نوکری میں وہ مزہ ہے جو یہاں سے ہٹ کر بادشاہت میں نہیں ہے، حکومت میں نہیں ہے، سلطنت میں نہیں ہے......!

ہاں ہاں گلیوں میں گھسٹ کر مار کھانا ایسے آسان نہیں ہوا......
ہاں جناب تلواروں کی دھار پہ لیٹنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
نیزوں کی انیوں پہ مرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
جیلوں کو بھرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
گولیوں کا نشانہ بننا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
پولیس مقابلے میں مارا جانا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
پھانسیوں کے پھندے پہ چڑھنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......
تن من دھن قربان کرنا ایسے ہی آسان نہیں ہوا......

محمد ﷺ کی غلامی میں مزہ ہی ایسا ہے، ہاں کیوں نہ ہو، محمد ﷺ کی غلامی پہ خدا کے سلام آتے ہیں......!

تو کسی کا رشتے دار ہے؟...... ہاں جی فلاں رئیس کا، فلاں چوہدری کا، فلاں نمبردار کا۔ رشتے دار ہے، ٹھیک ہے جی میرے سلام کہنا۔ اس وجہ سے فلاں کے رشتے دار ہیں تو سلام آئے ہیں، لیکن کسی بادشاہ، کسی وڈیرے کے کسی رشتے دار پہ فرشتوں کا سلام نہیں آتا محمد ﷺ کے غلاموں پہ اللہ کا سلام آتا ہے:

اِذَا جَآءَ كَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ......

سلام تو آنے والا کرتا ہے نا، لیکن جو بیٹھا ہوا ہو وہ کسی کے سلام بتلاتا ہے کہ فلاں نے تیرے لئے سلام کہے تھے، آپ بھی کہہ کر جاتے ہیں کہ فلاں آئے تو میرا سلام کہنا۔ اللہ نے فرمایا، حبیبم!

- اِذَا جَآءَ كَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ......

جب تیرے پاس آئیں نا تو میرے سلام کہنا......

محمد ﷺ کے غلاموں کیلئے سابقہ کتب میں بشارات موجود ہیں

ہاں کیوں نہ لطف آئے، کہ محمد ﷺ کے غلاموں پہ اللہ کا سلام آتا ہے، کیوں نہ لطف آئے کہ اس غلامی پہ تو جنت مشتاق رہتی ہے، محمد عربی کے غلام ابھی دنیا میں آئے نہیں ہیں حضور علیہ السلام کے غلاموں کے آنے سے پہلے ان کی بشارتیں پہلی کتابوں میں اللہ نے توریت وانجیل میں بھیجی ہیں:

"مثلھم فی التورة ومثلھم فی الانجیل"......

آخر ابو بکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ ومعاویہؓ کی باتیں ان کے باپ دادا کے پیدا ہونے سے پہلے بھی توریت وانجیل میں کیوں آئی ہیں؟ محمد ﷺ کی غلامی کی وجہ سے!

تو میں عرض کر رہا تھا یہ وہ غلامی ہے، کہ بادشاہت بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور جب کلیم نے اللہ سے مانگا:

"واکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنة"......

اسپیشل رحمت، اعلیٰ ترین بھلائی وہ ہمارے لیے الاٹ کر دی جائے......

"واکتب لنا"...... ہمیں لکھ دے، جب جناب کلیم نے مانگا، مجھے تو پتہ نہیں ہے نا کہ یہ "حسنہ" کیا چیز ہے، مانگنے والے کو بھی پتہ تھا اور دینے والے کو بھی پتہ تھا کہ یہ کیا مانگ رہے ہیں، فرمایا جناب کلیم، ایک تو نے انفرادی مانگی، ایک اجتماعی مانگی۔ جو انفرادی مانگی وہ محمد ﷺ کے لئے ہے، جو اجتماعی مانگی وہ محمد ﷺ کے صحابہؓ کے لئے ہے۔

تو نے کہا "رب ارنی انظر الیک" خداوند مجھے دیدار کرا......

میں نے کہا "لن ترانی" تو نہیں دیکھ سکتا......

جسے دیکھنا ہے اسے یہاں نہیں وہاں منگا لوں گا، اپنے لئے مانگی تھی یہ چیز، یہ تیرے لئے نہیں ہے، یہ محمد عربی ﷺ کے لئے ہے، ابو بکرؓ کے استاد کے لئے ہے، اور ایک تو نے اجتماعی مانگی ہے، اجتماعی اپنے صحابہؓ کے لئے، تو میں پہلے بتلا دیتا ہوں "فسـاکتبھـا لـلـذیـن"...... یہ تو میں ان کے لئے لکھ رہا ہوں، یہ تو میں ان کے لئے الاٹ کر رہا ہوں،

"الذین یتقون" جو متقی ہوں گے، جو مؤمنین ہوں گے، ہماری آیتوں پر یقین رکھنے والے ہوں گے۔

غلامانِ نبوت کی کامیابی کی سند

صاف صاف کیوں نہ کہہ دوں؟

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ......

فرمایا یہ خصوصی رحمت اور حسنہ یہ تو میں لکھ چکا ہوں، یہ میں الاٹ کر رہا ہوں، دستاویز بنا رہا ہوں ان کے لئے جو "یتبعون" تابعداری کریں گے چل کر۔

بات ہو رہی ہے جناب موسیٰ کلیمؑ سے، ابھی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کے باپ دادا بھی پیدا نہیں ہوئے، دور موسوی ہے فرمایا ان کے لئے ہے، جو آئیں گے اور ایمان لائیں گے "یتبعون" تابعدار بنیں گے، غلام بنیں گے، کس کے؟

"الرسول النبی الامی" رسول نبی ہاں ہاں اس رسول کے اس نبی کے جو امی ام القریٰ والا ہوگا، مکے والا ہوگا۔

اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ......

جسے یہ لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس توریت میں اور انجیل میں، اس وقت لکھا ہوا پائیں گے، اس لکھے ہوئے کی بات نہیں ہو رہی، اس کی تو ہے ہی ہے، جو لکھا ہوا پائیں گے اور مانیں گے تابعداری کریں گے غلام بنیں گے، ان کی بات ہو رہی ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ......

جو اُن کے لئے اچھی چیزوں کو حلال کرے گا، خبیث چیزوں کو حرام کرے گا......

اچھی چیزوں کو حلال بتائے گا، خبیث چیزوں کو حرام بتائے گا......اور یہ اس کے غلام بنیں گے اس کی تابعداری کریں گے، یہ اچھی چیزوں کو اپنائیں گے، بری چیزوں کو چھوڑیں گے۔ توجہ، بات ان کی جو اچھی چیزوں کو اپنائیں گے، بری چیزوں کو ترک کریں گے چھوڑیں گے، خباثت خوروں اور نجاست خوروں کی بات نہیں ہو رہی۔

یُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ......

اور وہ بوجھ وہ اغلال جو پہلوں پر تھے وہ ان سے ہٹائے گا، وہ بوجھ ان سے اتارے گا، شریعت سہلہ بیضاء لائے گا۔

"فالذین امنوا بہ" بس جو لوگ ایمان لائے اس پر، بات اس ذات کی نہیں ہو رہی، اس کی تو ہے ہی ہے، بات ہے ان کی جو اس پر ایمان لائیں گے......

"فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ"......

جو اس کی تعظیم کریں گے، اس کی نصرت کریں گے

"وَاتَّبَعُوا النور الذی انزل معہ"......

جو نور اس کے ساتھ نازل ہوگا، اس کی تابعداری بھی کریں گے

"اولئک ھم المفلحون"......

وہ لوگ کامیاب ہوں گے!!

پہلی بات "الذین یتبعون الرسول" جو رسول کی تابعداری کریں گے، آخر میں پھر فرمایا:

"فالذین امنوا"......جو اس پر ایمان لائیں گے۔

پہلی بات تھی تابعداری کریں گے، کس طرح؟ کہ ایمان بھی لائیں گے، تعظیم بھی کریں گے، نصرت بھی کریں گے، یعنی ساتھ بھی دیں گے۔

"واتبعو النور الذی انزل معہ" اور جو اُن کے ساتھ نور نازل ہوگا، اس کی تابعداری بھی کریں گے، اس کو بھی مانیں گے۔

"اولٰئک ھم المفلحون" وہ ہوں گے کامیاب، وہ ہوں گے کامران...... اللہ کی طرف سے فلاح انہیں نصیب ہوگی، اللہ کی طرف سے کامیابی انہیں نصیب ہوگی۔

تو محمد ﷺ کی غلامی میں کامیابی کی شرط بتلائی جارہی ہے، اب تو ہی بتا کہ جہاں قرآن نے آکر یہ بات بتائی "الذین یتبعون الرسول" جو رسول کی تابعداری کریں گے۔

پہلے تو یہ بات تھی حضرت موسیٰ کے ساتھ...... لیکن جب یہ بات آئی قرآن میں، وہ جب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی تب تک تو یا کلیم کو پتہ یا رب کو پتہ، اب قرآن میں یہ بات نقل ہورہی ہے، پیش ہورہی ہے:

"الذین یتبعون الرسول النبی الامی"......

ہاں وہ جو مکے والے رسول صاحب نبوت کی تابعداری کریں گے، اس وقت یہ تابعداری کرنے والے کون ہیں، بول بھئی (صحابہؓ) سارے نہ بولو، ماننے والے بولو، (صحابہؓ) کھل کر بولو، (صحابہؓ) جھوم کے بولو، (صحابہؓ) زور سے بولو (صحابہؓ)

یتبعون...... یہ تابعداری کرنے والے کون ہیں، (صحابہؓ)

فالذین امنو بہ...... یہ ایمان لانے والے کون ہیں، (صحابہؓ)

ونصروہ...... یہ نصرت کرنے والے کون ہیں؟ (صحابہ)

واتبعوا النور الذی انزل معہٗ ...... بول یہ اس قرآن کے تابعدار کون ہیں؟ (صحابہ)

اولٰئک ھم المفلحون...... سچ بتائیے یہ کامیاب کون ہیں؟ (صحابہ)

یہ کامیاب، غلامانِ محمدؐ، یہ کامیاب غلامانِ مصطفیٰ، اور اب قیامت تک یہ......

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار ......

یہ ہیں مہاجرین و انصار، یہ ہیں گھر چھوڑنے والے محمدؐ کا ساتھ نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں گھر چھوڑنے والے سرکارؐ کا ساتھ نہ چھوڑنے والے ...... یہ ہیں علاقہ چھوڑنے والے آقا کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں سکون ظاہری چھوڑنے والے لیکن آقا کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں رشتہ دار چھوڑنے والے لیکن سرکار کو نہ چھوڑنے والے...... یہ ہیں

جو بچوں کو چھوڑنے والے، ماں باپ کو چھوڑنے والے، آقا کو نہ چھوڑنے والے...... سب کچھ لٹانے والے...... آقاؐ پہ لٹانے والے...... سب کچھ قربان کرنے والے، سب کچھ دے جانے والے، آقاؐ کو نہ چھوڑنے والے...... آقاؐ کا ساتھ نہ چھوڑنے والے...... یہ مہاجرین ہیں یہ انصار ہیں، یہ یتبعون الرسول ہیں...... یہ امنوا بہ ہیں...... یہ عزروہ ہیں...... یہ نصروہ ہیں...... یہ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ ہیں...... یہ مفلحون ہیں، یہ مہاجرین و انصار ہیں یہ کامیاب ہیں۔ یہ محمدؐ کے دیوانے کامیاب ہیں...... یہ محمدؐ کے پروانے کامیاب ہیں...... یہ غلامانِ محمدؐ کامیاب ہیں۔

کامیاب کون؟ اُس وقت صحابہؓ، اِس وقت عُشاقِ صحابہؓ

اب قیامت تک کامیابی کسے ملی گی؟...... فرمایا

والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ......

اب قیامت تک جو اُن کا تابعدار بنے گا وہ کامیاب ہوگا، جو اُن کا پیروکار بنے گا وہ کامیاب ہوگا...... جو ان کا غلام بنے گا وہ کامیاب ہوگا۔ تبھی تو کہا:

وہ پروانے محمدؐ کے میں پروانہ صحابہؓ کا
وہ دیوانے محمدؐ کے میں دیوانہ صحابہؓ کا

عرض کر رہا ہوں اس وقت صحابہؓ، آج غلامانِ صحابہؓ...... ! اُس وقت کامیاب کون؟...... (صحابہ) وہ غلامانِ مصطفیٰ کون ہیں؟...... (صحابہ) کون؟...... (صحابہ) غیرت مند و کون؟...... صحابہ! صادقین کون؟...... (صحابہ) مجاہد و کون؟...... غازیو کون؟...... حافظو کون؟...... قاریو کون؟...... شہداء کے وارثو کون؟...... صحابہ!

اُس وقت صحابہؓ، آج عشاقِ صحابہ......!
اس وقت صحابہ، آج غلامانِ صحابہؓ......
اُس وقت صحابہؓ، آج پیروانِ صحابہؓ......
اس وقت صحابہؓ، آج محبانِ صحابہؓ......

اُس وقت صحابہؓ، آج سپاہ صحابہؓ......

اُس وقت صحابہؓ، آج خدامِ صحابہؓ......

توجہ جناب! اس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے غلام......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے خدام......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے چوکیدار......

اُس وقت صحابہؓ، آج صحابہؓ کے تابعدار......

ہاں ہاں! اس کے سوا کوئی راستہ نہیں، میں کسی تنظیم کی، پارٹی کی بات نہیں کر رہا۔ میں تو ایمان کی بات کر رہا ہوں......

مفلحون کی بات کر رہا ہوں......

فائزون کی بات کر رہا ہوں......

الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون کی بات کر رہا ہوں......

جو اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

صحابہؓ کے سپاہیوں نے اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کی

صحابہؓ کے غلاموں نے، غلامانِ محمد کی یاد تازہ کی ہے۔ دنیا نہ مانے کہ بلالؓ نے ایسی قربانی کیسے دی ہوگی؟ یہ دے کر دکھاتے ہیں کہ ایسے دی ہوگی!

مفاد پرست، چاپلوس نہ مانے کہ اتنی مخالفت کے باوجود اعلانِ حق و صداقت، غلامانِ محمدؐ نے کیسے کیا ہوگا؟......

یہ نا موافق حالات میں گرج کر حق و صداقت کا اعلان کر کے دکھاتے ہیں کہ ایسے کیا ہوگا!

ایک ایک ٹکے پہ مرنے والا، وہ صدیق اکبرؓ کا پورا گھر قربان کرنا نہ مانے کہ کیسے کیا ہوگا؟ یہ سب کچھ لٹا کے دکھاتے ہیں کہ ایسے کیا ہوگا......!

بزدل نہ مانے کہ بلالؓ نے گلیوں میں کیسے گھسٹنا برداشت کیا ہوگا، حق نوازؒ جھنگ کی

گلیوں میں، ایک ایک سپاہی جیلوں میں گھسٹ کر بتلاتا ہے کہ یوں کیا ہوگا......!

آج کوئی بزدل نہ مانے کہ خبیبؓ نے پھانسی کے پھندے پہ محمدؐ کی محبت کا دم کیسے بھرا ہوگا، آج حق نواز تختہ دار پہ کھڑا ہو کر خود پھانسی کو گلے میں ڈال کر بتلاتا ہے کہ یوں کیا ہوگا......!

اِس دور میں اُس دور کی یاد تازہ کرنے والے، کیوں نہ کہوں اُس وقت صحابہؓ، آج غلامانِ صحابہؓ......

(میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور نہ میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔ یہ تو میدان ہے تم مسجد میں بھی باز نہیں آتے۔ مجھے شرم آتی ہے کہ وہاں تو ہمیں گردن جھکا کے اللہ کے سامنے حاضر ہونا چاہئے، وہاں اکڑنے کا اور اپنے نعروں کا کیا جواز ہے؟ میرے نعروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تم ہمیں قیامت میں مرواؤ گے)

میں یہ عرض کر رہا ہوں نعرے اُن کے ہوں جن کے صدقے آج ہمارے پاس کلمہ اور قرآن موجود ہے۔

تو جناب عرض کر رہا ہوں، اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

کامیاب اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

جنتی اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

ہاں ہاں! اہل بشارت اُس وقت غلامانِ مصطفیٰ، آج غلامانِ صحابہؓ......

غلامانِ صحابہؓ، غلامانِ مصطفیٰ ہی تو ہیں...... کیونکہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اگر محبت ہے، صحابہؓ کی اگر غلامی کر رہے ہیں، صحابہؓ کی اگر سلامی کر رہے ہیں، صحابہؓ پہ اگر قربان ہو رہے ہیں، صحابہؓ پہ سب کچھ لٹا رہے ہیں...... وہ اِسی لیے کہ تم محمدؐ پہ قربان ہو ہم تم پہ قربان ہیں......!!

نعرۂ تکبیر......اللہ اکبر

غلامانِ صحابہؓ......زندہ باد

ہاں ہاں، اس وقت بھی جلتے تھے، آج بھی جلتے ہوں گے۔ لیکن پیار سے تمہیں کہتا ہوں، "موتوا بغیضکم"...... جل جل کے مر جاؤ، مر مر کے سڑ جاؤ، کوئی فرق نہیں پڑتا نہ صحابہؓ پہ نہ "عشاقِ صحابہؓ" پہ! تمہاری سختیوں سے اور سڑنے سے، تمہارے جلنے سے، ہاں

تمہارے حسد سے نہ صحابہؓ پہ نہ غلامانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ خدام صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ نہ عشاقِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ نوکرانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ، نہ پیروانِ صحابہؓ پہ...... نہ صحابہؓ پہ نہ سپاہِ صحابہؓ پہ...... کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وہاں مار کھا کر بھی عزت بڑھتی ہے، یہاں قربان ہو کر بھی عزت بڑھتی ہے......! نہ وہاں تشدد نے کچھ بگاڑا، نہ یہاں تشدد نے کچھ بگاڑا...... مار کھانا دین پر، یہ محمد عربی ﷺ کا طریقہ ہے...... غلامانِ مصطفیٰ کا طریقہ ہے...... صحابہؓ کا طریقہ ہے...... اور آج سپاہِ صحابہ کا طریقہ ہے......!

صحابہؓ کے سپاہی بیج بن کر زمین میں دفن ہوتے ہیں

صحابہ کے سپاہیوں کی بات ہے، وہ جہاں بھی مار کھائیں، جہاں بھی قربان ہوں، افغانستان میں، چاہے پاکستان میں، چاہے عراق میں چاہے کہیں بھی ہوں، جو دین پہ کٹتے ہیں وہ گھٹتے نہیں بڑھتے ہیں......!!

آپ کو یاد ہوگا، میں عرض کیا کرتا ہوں کہ یہ دفن ہوتے ہیں بڑھنے کیلئے بیج بن کر...... یہ دفن ہوتے ہیں بڑھنے کیلئے، اور تمہاری آنکھ تب کھلے گی جب یہ سبزہ اس طرح اُگے گا جب پورا چمن سرسبز و شاداب ہوگا۔ جب پوری دنیا پہ اسلامی پرچم لہرائے گا، محمدی نظام نافذ ہوگا۔ جب امریکہ ٹوٹ چکا ہوگا...... جب برطانیہ ٹوٹ چکا ہوگا...... نہ یو۔ایس۔اے رہے گا نہ یو۔کے رہے گا نہیں نہیں، پوری دنیا پہ محمدی پرچم لہرائے گا۔

کوئی کچا پکا گھر، کوئی خیمہ، کوئی تمبو محمد کی غلامی سے باہر نہیں ہوگا......

صحابہؓ کا فیض سپاہِ صحابہؓ کا فیض، قرآن کا فیض، نبی پاکؐ کے پیغام و پروگرام کا فیض اکنافِ عالم میں پہنچ جائے گا......

پوری دنیا میں کوئی کچا پکا گھر کلمۂ اسلام سے خالی نہیں رہے گا......

کفر ڈھونڈے کو نہیں ملے گا۔ چراغ لے کر ڈھونڈو گے کہیں کفر کا ایک ذرہ بھی نہیں ملے گا......

پوری دنیا سے کفر ناپید ہو چکا ہوگا......

ہر جگہ اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلیں گی، اللہ کی مہربانی کی ہوائیں چلیں گی۔ ہر طرف ایمان ہوگا، ہر طرف رحمت ہوگی، ہر طرف قرآن ہوگا، ہر طرف اذان ہوگی، ہر طرف نماز ہوگی، ہر طرف کلمہ ہوگا، ہر طرف ذکر ہوگا۔ کلمہ وہی کلمہ ہوگا جو وہاں مصطفیؐ سے غلامانِ مصطفیؐ نے سیکھا۔ صحابہؓ والا کلمہ، سپاہِ صحابہ والا کلمہ، جس طرف باقی کفر جائے گا اُسی طرف کافروں کا جعلی کلمہ بھی جائے گا۔

صحابہؓ کے دشمنوں کو بچانے والا بھی ڈوبے گا

ہاں ہاں کافرو! صحابہؓ سے سڑنے والو! نہ تم رہو گے نہ تمہارا کوئی نشان رہے گا، جو تمہیں بچانے کیلئے چمٹے گا وہ بھی تمہارے ساتھ ہی جائے گا۔ جو تمہیں بچانے کیلئے تمہارے ساتھ چمٹے گا وہ بھی تمہارے ساتھ ڈوبے گا۔ تم ایسے ڈوبو گے کہ جو تمہیں بچانا چاہے گا اُسے بھی ڈوباؤ گے۔ تم ابن اخطل کی نسل ہو۔

حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں، کہاں بھلا! فتح مکہ والے وقت میں۔ مکہ پاک فتح ہوا ہے۔ حضور تشریف لاتے ہیں، فرمایا فلاں فلاں جہاں ملیں انہیں قتل کردو۔ عرض کیا، یارسول اللہ! ابن اخطل کعبے کے غلاف کے اندر چھپ رہا ہے، کعبے کا غلاف اوپر آ گیا، یہ اندر چھپ رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کعبہ اپنی جگہ، کعبے کا غلاف اپنی جگہ اُسے یہاں بھی نہ چھوڑو۔

ہاں ہاں کافر، لعنتی، گستاخ، دجال، بے ایمان! تجھے تو کعبے کا غلاف پناہ نہیں دے سکتا۔ میرے کسی قبلہ و کعبہ کا جُبہ و چادر تجھے کیا پناہ دے سکتی ہے؟......

کعبہ محترم، غلاف کعبہ محترم، ابن اخطل وہاں بھی لعنتی ...... ابن اخطل وہاں بھی جہنمی...... ابن اخطل وہاں بھی واجب القتل ...... تیرے ساتھ رعائت نہیں ہوتی، تو کعبے کی دیوار کے ساتھ چمٹ جا، ہے تو ابن اخطل! تو غلاف کے نیچے آ جا ہے تو ابن اخطل ...... تو آ کر چمٹتا ہے، تو کافر رہ کر، صحابہؓ پہ بھونک کر، تو لعنتی رہ کر، صحابہؓ کا گستاخ رہ کر، اسی موقف پہ رہ کر، اسی عقیدے پہ رہ کر چلا جا مکے...... چلا جا مدینے......

حضورؐ کے روضے کے ساتھ چمٹ جا......

کعبے کے غلاف کے ساتھ چمٹ جا......

میرے مولانا کے ساتھ چمٹ جا......

میرے اُستاد کے ساتھ چمٹ جا......

میرے پیر کے ساتھ چمٹ جا......

جہاں تو جائے گا وہاں تو لعنتی ہوگا......!!

جہاں جائے گا وہاں کافر ہوگا......!!

جہاں جائے گا وہاں لعنتی ہوگا......!!

جہاں جائے گا وہاں دجال ہوگا......!!

تجھے ویسے ہی میں بے غیرت سمجھوں گا جیسے پہلے سمجھتا تھا......!!

تو جیسا دجال تھا ویسا دجال ہے...... جیسا دیوث تھا ویسا دیوث ہے...... جیسا لعنتی تھا ویسا لعنتی ہے...... جیسا ابلیس تھا ویسا ابلیس ہے...... جیسا شیطان تھا ویسا شیطان ہے...... جیسا جہنمی تھا ویسا جہنمی ہے...... جیسا ملعون تھا ویسا ملعون ہے...... جیسا فراڈی تھا ویسا فراڈی ہے...... جیسا مرتد تھا ویسا مرتد ہے...... جیسا زندیق تھا ویسا زندیق ہے...... جیسا کافر تھا ویسا کافر ہے...... تیرے کفر میں کوئی فرق نہیں آیا۔ صحابہ کرامؓ کا غلام جیسے کل تجھے پہچانتا تھا، آج بھی تجھے پہچانتا ہے۔ ہاں ہاں!

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز و قدت را می شناسم

تو جتنی مرضی پوش تبدیل کرے، انداز تبدیل کرے...... تقیے باز، لعنتی، میں تیرے ہر انداز کو پہچانتا ہوں۔

محمدؐ کے غلام محمدؐ کے دشمن کو پہچانتے ہیں......

صحابہؓ کے غلام، صحابہؓ کے دشمن کو پہچانتے ہیں......

ہاں پہچانتے ہیں، یہ تیرے دام تذویر میں نہیں آئیں گے۔ یہ تیرے دامِ تلبیس میں

نہیں آئیں گے......ان شاء اللہ! تجھے کعبے کے غلاف سے پکڑ کے باہر کھینچ کے پھینکنا ہے......
تجھے کعبے کے غلاف سے نکال کر باہر پھینکنا ہے کہ:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا......

اب کے بار، آگئے تو آگئے آئندہ نہیں آنے دیں گے۔ اب آگئے تو آگئے پھر بولو آنے......نہیں دیں گے! ہم اپنے کعبے کو صاف رکھیں گے۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ حضور ﷺ کے غلاموں کی غلامی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وارثانِ نبوت

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین. لا سیما علی الخلفاء الراشدین المھدیین. ولعنۃ اللّٰہ علیٰ اعدآئھم الرافضین الکافرین المرتدین الٰی یوم الدین . ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ، ارسلہٗ بالحق بشیرًا ونذیرًا وّداعیًا الَی اللّٰہ باذنہ وسراجًا منیرًا. صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہٖ وبارک وسلم. اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمO والٰی عادٍ اخاھم ھودًا قال یقوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہٍ غیرہٗ ان انتم الا مفترونO یٰقوم لا اسئلکم علیہ اجرًا ان اجری الا علی الذی فطرنی افلا تعقلونO ویٰا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارًا وّیزدکم قوۃ الٰی قوتکم ولا تتولوا مجرمین O قالوا یا ھود ماجئتنا ببینۃ ومانحن بتارکی الھتنا عن قولک وما نحن لک بمومنینO ان نقول الا اعتراک بعض الھتنا بسوءٍ قال اِنّی اُشھد اللّٰہ واشھدوا اَنّیْ برِیٓءٌ مما تشرکون من دونہ فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون Oوقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم ومن اخذ بشیءٍ منہ فقد اخذ بحظ وافر. وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان العلماء ورثۃ الانبیاء. وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیہ واحدٌ اشد علی الشیطان من الف عابد. وقال النبی من یرد اللّٰہ بہٖ خیرًا یفقھہ فی الدین.صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم .

وارثانِ نبوت

قابل صد احترام علماء کرام برادران اسلام عزیزان ملت اہل حق کے سرفروش ساتھیو! غیرت مند مسلمانو! آج یہ ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ عبداللہ بن مسعود کا سالانہ تبلیغی اصلاحی، ارشادی، روح پرور منور، سہ روزہ اجتماع کا آخری اجلاس ہے اور ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک رجب المرجب کی آٹھویں سحر کا انتظار ہے۔ تین دن تین راتیں پورے ملک سے تشریف لانے والے اکابر علماء کرام سے کلمات حق وصداقت سننے کے بعد آج آپ سب اور میں اختتام کار پر مزدوری کے انتظار والے محنتی کی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے امید لگائے اس آسرے میں بیٹھے ہیں کہ ابھی جھولی پھیلا کر بارگاہ خداوندی میں حضرت شیخ ہاتھ اٹھائیں گے ہم اور آپ سب ان کے ذریعے سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دونوں جہانوں کی سعادتیں مانگیں گے اور ہمیں یقیناً عطا ہو جائیں گی۔ سچ پوچھئے قرآن کریم میرے سامنے ہے یہاں پر میں کسی تقریر یا کسی بیان کی غرض سے نہیں آتا، جہاں تین دن تین رات اکابر علماء بیان فرما چکے ہوں وہاں مجھ جیسا آ کر کیا کرے کیا کہے...... اس لئے حاضر ہوتا ہوں کہ حضرات کی شفقت اور ساتھ ہی اتنے بڑے روحانی اجتماع کی دعا میں شرکت نصیب ہو جائے...... تو مجھے خوشی بھی ہو رہی ہے تعجب بھی ہو رہا ہے کہ تین دن تین رات پروگرام چلنے کے بعد اب بھی اس انداز سے آپ جمے بیٹھے ہیں الحمد للہ......! کہ جیسے آج پروگرام نیا شروع ہو رہا ہو اور توجہ دلانا چاہتا ہوں ان لوگوں کو جنہوں نے یہ سمجھا کہ اب بس ختم ہو چکے ہیں، دیکھ لو یہ ختم ہو گئے ہیں یا

تمہارا ختم پڑھنے کو بیٹھے ہوئے ہیں......؟

جب ابوجہل کو گھسیٹا گیا!

ہاں جناب کہاں گئے، دیکھو ہیں کہیں؟ نہیں ایک بھی نہیں، بڑے نعرے مارتے تھے بڑے اچھلتے تھے اس کو توڑ دو، اس کو چھوڑ دو، یہ غلط وہ غلط یہ شرک وہ کفر، کیسے ہوئے ختم کر دیا۔ بڑی شیخی بگھار رہا ہے، اکڑ اکڑ کے یوں دیکھ دیکھ کے کہہ رہا ہے ابوجہل...... دیکھو کوئی ہے، ہے کوئی......؟ کوئی نہیں، بھاگ گئے، ختم ہو گئے دال نہیں گلی نا، ہم نے رگڑ کے رکھ دیا، ختم کر دیا، کریش کر دیا، دیکھو ہے......؟ کل کہتے تھے یہ کعبۃ اللہ میں جو رکھے ہوئے ہیں ان کو نہ پوجو، یہ پوجنے کے قابل نہیں، کبھی بتوں کو توڑتے تھے، کبھی بتوں کو توڑنے کی کوشش کرتے تھے، کبھی ہماری قوت نہیں مانتے تھے، کہاں ہیں؟ گئے...... بڑے ضدی تھے اور پھر کچھ خیر خواہ دو غلے ہمیں آکر سمجھاتے تھے ہماری مان لیتے تو تباہ نہ ہوتے، ہماری مان لیتے تو یوں تباہ نہ ہوتے ہم نے بھی بڑا سمجھایا بس نہ باز آئے، دیکھا......! خود بھی ختم ہوئے خواہ مخواہ اوروں کو بھی ختم کر دیا، دیکھا...... ہیں، اب کہیں سارے گئے، اسے پتہ نہیں کیا ہوا۔

اسے پتہ نہیں کہ یہ اکڑی گردن یہ ہی کاٹیں گے......ابوجہل کو پتہ نہیں کہ یہ اکڑی گردن انہی کے ہاتھوں کٹنے والی ہے اور کون؟ جس کو تھپڑ مارا تھا کان پھٹ گیا روتا ہوا آتا ہے کوئی آنسو پونچھنے والا نہیں...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ......! ابوجہل نے تھپڑ مارا کان پھٹ گیا خون بہہ رہا ہے، رسول اللہ کے سامنے آتا ہے، ابن مسعودؓ کا خون بہہ رہا ہے کفار خوش ہو رہے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہیں، اور جبریل امین کلام خدا لے کر آرہا ہے، **لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ**...... غم نہ کرو ہمارے ذمے ہیں۔

لنسفعا، میرے طلباء بھائی بیٹھے ہیں، "ن" تاکید کے ساتھ، "ل" تاکید کے ساتھ وعدہ خداوندی ڈبل تاکید سے ہے کہ اس کی اکڑی گردن کو نہ دیکھو اس کی پیشانی کو گھسیٹنا ہمارا کام ہے، ہم گھسیٹیں گے...... اللہ خود گھسیٹو گے؟ فرمایا ابن مسعود تجھ سے گھسٹوائیں گے۔ حضرت سے پوچھو جب بدر میں وہ اکڑی گردن کٹی تو صحابہ کرام بھاگتے آئے، ابن مسعود وہ جس نے تجھے مارا تھا خود مارا

گیا ہے۔ ابن مسعودؓ کو لے کر آتے ہیں، آ دیکھ پڑا ہے ابھی اس کی جان نہیں نکلی تھی اس نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ آج گھسیٹا جارہا ہوں اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تشریف لاتے ہیں
......اب اس کو کاٹا جارہا ہے، گردن کاٹی ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں اس کو گھسیٹنا پڑے گا اس کو اٹھائے کون
شیطان کو تلوار کی نوک سے کان چھیدا، کان میں ڈوری ڈال کے کھینچے جارہے ہیں۔

تجھے کیا سمجھاؤں کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیۓ؟

خانپور والو! کان میں ڈوری ڈال کے ابوجہل کی کھوپڑی کھینچتے جارہے ہیں اور قرآن
کریم کے وہ الفاظ، وہ اعلان آج نظر آرہا ہے:

لنسفعا بالناصية ○ ناصية كاذبة خاطئة ○ فليدع ناديه ○

بلالے نا اپنی اسمبلی کو...... بلالے اپنی تمام اتحادی فوجوں کو، بلالے تمام بے غیرتوں
کو جو کل اس کی تائید کرتے تھے یہ آج گھسیٹا جارہا ہے کوئی اس کی تائید کرنے والا نہیں لیکن
جب کہا جارہا تھا، لنسفعا بالناصية جب کہا جارہا تھا کہ اسے گھسیٹیں گے اس وقت کہتے تھے
بڑی ڈینگیں مارتے ہیں، بڑی باتیں کرتے ہیں، کہو کہو کہو جب گھسیٹے جاؤ گے پھر جانو گے کیسے
سمجھاؤں تجھے، میں تو تجھے سمجھا نہیں سکتا کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیۓ، شیخ......! میں ایسے
سمجھا نہیں سکتا کہ مالک نے دانے دفن کیوں کیۓ؟

اچھے اچھے دانے چمن کے بچا کے رکھے تھے، موسم گزر گیا ہے اچھے دانے ملنے مشکل
ہیں اس دور میں موسم گزر چکا ہے اچھے دانے ملنے مشکل ہیں اس کے پاس تھوڑے سے تھے وہ
بھی دفن کر دیۓ ہیں اور ایک جگہ نہیں بھائی، میں امریکہ، برطانیہ، فلسطین، چیچنیا کی بات نہیں کر
رہا...... میں تو کھیتی کی بات کر رہا ہوں اور کھیتی میں نہیں کہتا اہل حق کی جماعت کو کھیتی رب نے کہا:

كزرع اخرج شطئهٗ فازرهٗ فاستغلظ فاستوىٰ علىٰ سوقهٖ يعجب
الزراع ليغيظ بهم الكفار.

جو دانا دفن ہوتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا

كزرع اخرج شطأهٗ...... کھیتی، بات ہو رہی ہے کھیتی کی کس کی کھیتی کی جب کھیتی

کے مالک نے دانے دفن کردیئے اور دانے بھی وہ جو چن چن کے رکھے تھے جن کو کیڑا لگا ہوا تھا وہ باہر پڑے رہیں...... انہیں کون پوچھتا ہے حضرت......! جو جل گئے تھے وہ باہر پڑے رہیں اچھے اچھے دانے چن چن کے ان کو دفن کر دیا اب جس بیوقوف کو کھیتی کا پتہ ہی نہیں وہ کہتا دیکھو دفن ہو گئے اب تو تلاش کرو، دو دن کے بعد دانہ زمین میں بھی نہیں ملے گا جاؤ کھودو، تلاش کرو نہیں ملے گا۔ اب میں تجھے کیسے سمجھاؤں اور تجھے سمجھانے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ تجھے بتانے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ خود ہی تیری آنکھیں کھلیں گی، جب فصل بہار ہو گی تب کھلیں گی نہیں، پھٹیں گی تیری آنکھیں۔

آج تجھے ہجرت کر جانے والے نظر نہیں آتے تو انعام کے اعلان کر جو کوئی پکڑ لائے اس کو سو اونٹ دیں گے زندہ یا مردہ پکڑ لائے سو اونٹ دیں گے تو اعلان کر...... ابو جہل نے اعلان کروائے۔ بڑا زور لگایا تو نے لیکن ملا کوئی عمر؟ کوئی اسامہ ملا؟ ہیں ہی نہیں ختم ہو گئے، ہیں کہیں نہیں...... غالبا وہ مر گئے ہوں گے، ختم ہیں اب بس ختم ہیں فرمایا نہیں ٹھیک ہے اس کو بکنے دو۔ اکڑنے دو شیخی بگھارنے دو میدان بدر میں یہ جان لے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ جو بیج بنتے ہیں وہ ختم نہیں ہوتے اور وہ ہضم بھی نہیں ہوتے۔ وہ دفن ہو کر بھی زندہ ہوتے ہیں، آپ ابھی زندہ ہو کے آ گئے ہیں...... نہیں نہیں، نہیں سمجھے جو دانہ دفن ہوتا ہے وہ ختم ہوتا ہے؟ ہضم ہوتا ہے؟ کیا ہوتا ہے؟

کمثل حبة...... حبة یہ ایک دانہ دفن کیا ہوا اس کے ساتھ خوشے نکالے اور ایک ایک میں سو سو دانہ...... ہاں یہ نظام قدرت ہے وہ جس نے سپر پاور ہونے کے دعویدار کے بلند و بالا سروں کو گرایا:

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو ننانوے ناموں والے ایک نے گروایا

یا ھامان ابن لی صرحا......

ہامان بنواؤ نا ہمارے لئے بڑی اونچی عمارت بڑی اونچی، بڑی اونچی، بڑی اونچی، اس دور کا ورلڈ ٹریڈ سنٹر...... بناؤ، لیکن نہ وہ ٹریڈ سنٹر رہا نہ بنوانے والا رہا، نہ وہ آرڈر دینے والا

رہا۔ پوچھتے تھے کس نے کیا......؟میں نے کہا کب کیا؟ کہتے ہیں گیارہ کو...... میں نے کہا گیارہ سے پوچھ لو نہیں سمجھے، گیارہویں سے نہیں، کہا گیارہویں نے کیا جتلاتا ہے، گیارہ سے پوچھ لو جب گیارہ کے عدد کو دیکھا اکائی، اکائی بھی ایک ہے دہائی بھی ایک ہے، سمجھو اس نے کہا ہے جو ایک ہے کہا جی وہ ایک کون...... تیرا ذہن جاتا نا...... اس سے بھی پوچھو، میں نے پوچھا کون سا مہینہ تھا؟ ستمبر...... نواں مہینہ کتنے بجے نو بجے، نواں مہینہ تھا نو بجے، نو، نو ہنا نوے...... وہ ایک وہ وہ ایک ننانوے ناموں والا، ہاں ہاں ہو ایک ننانوے ناموں والا اس نے کروایا کام جس سے بھی لے وہ ایک...... اور پتہ ہے نو میں جو پاور ہے؟ ننانوے میں نو کو ڈبل پاور دیا گیا ہے نو، نو، اور گیارہ میں وحدت کو ڈبل پاور دیا گیا ہے، اکائی بھی ایک، دہائی بھی ایک۔

آج کے مسلمان کا پہلے سمجھداروں سے بڑے سمجھدار ہونے کا دعویٰ

جنابِ ہودؑ کا پتہ بتایا قرآن نے کہ اس کا سابقہ ایک ایسی قوم سے پڑا جو سپر پاور ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ کہتی تھی "من اشد منا قوۃ" ......قرآن خود سمجھے تو مزہ آتا......اے کاش! ہم سب قرآن کو سمجھنے والے ہوتے، کاش میں یوں قرآن پڑھتا جاتا آپ خود سمجھتے جاتے، بولنے کی ضرورت پیش نہ آتی، آج میں تجھے دو چار پارے سنا کے جاتا، اب پھر مجھے لفظ لفظ پر بات کرنی پڑے گی، اور پھر...... پھر بھی کوئی سمجھے گا کوئی نہیں سمجھے گا......آج حال یہ ہے سمجھانے کے بعد بھی نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں ہم پہلے سمجھداروں سے بھی بڑے سمجھدار ہیں...... حضرت ایک سند پوچھو، ایک سند کے ایک راوی کا حال صحیح نہیں بتا سکتے اور کہتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ کو تو دو چار حدیثیں یاد تھیں، سترہ تھیں، ظالموں سے کوئی پوچھے کہ امام اعظم کے شاگردوں نے جو امام اعظم سے روایات کی ہیں وہ کتنے ہزار ہیں......!

علوم نبوت کی موسلا دھار بارش کا زمینِ فقہ میں انجذاب

جنابِ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ نے جو مجھے علم دیا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی طرح ہے اور دلوں کی مثال زمین کی طرح ہے، فرمایا بارش برسے زمین تین قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ زمین ہوتی ہے جو پانی جذب کر لیتی ہے اور اس میں سے فصل اگتی ہے جناب سید

العالمین فرماتے ہیں مجھے جو اللہ نے علم دیا ہے...... وحی علم نبوت اس کی مثال بارش کی طرح ہے اور قلوب کی مثال زمین کی طرح ہے۔ پھر زمین تین قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ زمین ہے جو پانی کو پی جاتی ہے، پانی نظر نہیں آتا، فصل نظر آتی ہے گندم نظر آرہی ہے جوار نظر آرہی ہے، میوے نظر آرہے ہیں، پانی نظر نہیں آتا، لیکن فیض اس پانی کا ہے پانی نظر نہیں آتا...... یہ مجتہد کا سینہ ہے وہ زمین پانی کو پی جاتی ہے، فصل اسی کا فیض ہے، مجتہد سینے میں دلائل کو جذب کرتا ہے فقہ اسی کا فیض ہے مسائل اسی کا فیض ہے وہاں پانی نظر نہیں آتا، فصل نظر آتی ہے، یہاں دلائل نظر نہیں آتے مسائل نظر آتے ہیں اور الو یہ کہتا ہے کہ یہاں تو پانی ہی نہیں ہے پانی نہ ہوتا تو فصل کیسے نظر آتی۔

محدثین کو مسائل معلوم کرنے کیلئے فقہاء کے پاس جانا پڑتا ہے

اور دوسری قسم زمین وہ تحتانی زمین ہے جہاں پر پانی جمع ہو جاتا ہے تالاب بن جاتا ہے چشمہ بن جاتا ہے تالاب ہے پانی جمع کیا حوض ہے، وہاں نظر پانی آرہا ہے، وہاں پانی صاف نظر آرہا ہے جہاں سے آدمی بھی فیض لیتے ہیں، پانی پیتے ہیں جانور بھی پیتے ہیں آدمی بھی وہاں سے لیتے ہیں اور جانور بھی وہاں سے لیتے ہیں انسان تو اس سے فصل بھی بنواتے ہیں کھیتی بھی کر لیتے ہیں، اور جانور صرف پی لیتے ہیں اپنی زندگی بچا لیتے ہیں یہ محدث کا سینہ ہے حافظ کا سینہ ہے، قرآن اس کے پاس نظر آتا ہے، حافظ صاحب...... محدث کے پاس حدیث نظر آتی ہے، لیکن اس تالاب والوں کو اناج لینے کے لئے وہاں جانا پڑے گا جہاں پانی نظر نہیں آتا فصل نظر آتی ہے، محدثین کو بھی جب مسائل معلوم کرنے ہوں، عمل کرنا ہو تو فقہا کے دروازے پر جانا پڑتا ہے۔

تبھی تو ہمیں امام بخاریؒ فقہاء شوافع کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو امام مسلم فقہائے شوافع کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو امام ابوداؤد فقہاء حنابلہ کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......
تبھی تو محدث امام طحاویؒ فقہاء احناف کے دروازے پہ نظر آتے ہیں......

سیم زدہ زمین کی صلاحیت

خیر بات بیچ میں آ گئی...... تیسری قسم زمین کی وہ ہے سیم زدہ کلر والی جو نہ پانی جمع کر سکتی ہے، نہ جذب کر سکتی ہے اوپر اوپر تھوڑا سا پانی نظر آتا ہے، اندر جذب بھی نہیں کر سکتی۔ زیادہ رکھ بھی نہیں سکتی، البتہ اوپر سے پھسلنے کیلئے بس کیچڑ رہتی ہے کالی کالی پھسلن رہتی ہے یہاں جو آئے گا پھسلے گا جو جائے گا پھسلے گا بس باقی خیر کی کوئی توقع نہیں کیونکہ خیر تو وہاں ہے جہاں فقہ ہو...... من یرد اللّٰہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین...... اور فقیہ کو دیکھا تو سڑ جاتا ہے جل جاتا ہے، کیوں؟ بارگاہ رسالت سے جواب ملا ”فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد“ بھلا بات کیا تھی؟

یاد ہے ”من اشد منا قوۃ“...... قرآن خود سمجھتے نا، تو یہ جو اٹھ رہے ہیں یا اٹھتے نظر نہ آتے قرآن نہ سمجھنے کی وجہ ہے۔ بیچارے کہتے ہیں اب پتہ نہیں مولوی کیڑھیاں گلاں کریندا ہے، کوئی نہیں تہاڈی مراد وی پوری تھیندی ہے۔ قرآن خود سمجھنا سنت پیمبر، حدیث پیمبر سمجھنا، اقوال ائمہ سمجھنا، کتب شریعت سمجھنا، یہ یونیورسٹیوں میں نہیں آتا، یہ صلاحیت یونیورسٹیوں میں پیدا نہیں ہوتی وہ ان اللہ والوں کے قدموں میں بیٹھ کر حاصل ہوتی ہے، جن کے پاس آج یہاں سے لے کر چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود یہاں سے لے کر جناب رسالت مآب تک سب محفوظ ہے۔

چیلنج ہے پوری دنیا میں کوئی طبقہ، کوئی ریلیجین، کوئی مذہب، کوئی مکتبہ فکر، مسلمانوں کو چھوڑ کر آج سے اپنی بات باسند اپنے نبی تک پہنچا کر دکھائے، کہو یہودیوں سے...... کہو ڈبلیو بش سے، ڈبلیو، کیا بتاؤں آپ کو ڈبلیو پہ، کہو ان سے، یہودیوں سے، عیسائیوں سے کسی اور مدعی سے جو کسی اور نبی کی امت ہونے کا مدعی ہو، یہ کوئی ایک بات اپنے نبی تک باسند پہنچا کے تو دکھاؤ، نہیں پہنچتی یہ اعزاز ہے اسلام کا اہل اسلام کا امتیاز ہے کہ شیخ آج بات کریں گے، حدیث پاک پڑھائیں گے، بتائیں گے یہ حدیث میں نے اپنے فلاں استاد سے سنی، انہوں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے تا آنکہ وہ بات جناب رسول پاک تک پہنچے

گی۔

میرے بھائیو! یہ اللہ والے ایسے ہی نہیں بیٹھے ہوئے یہ بڑے کام پہ مامور ہیں، آپ کا ایمان محفوظ ہو رہا ہے، آپ کی غیرت کی حفاظت ہو رہی ہے، بھئی یہاں مدارس کے طلباء ہیں کچھ؟ مدارس کے طلباء کھڑے ہو جائیں...... یہ دیکھا آپ نے اچھی طرح دیکھ لو، اب بیٹھ جاؤ، یہ جتنے طلباء کھڑے ہوئے، ان میں کوئی لولا لنگڑا ہے؟ کوئی بے بس ہے؟ یہ سب تم سے زیادہ صحت مند ہیں اگر یہ چاہیں دنیا کا کوئی اور دھندہ کریں کوئی اور کام کریں، علماء طلباء یہ کوئی اور کام کریں، مزدوری کریں، محنت کریں، آپ سے اچھا کام کر سکتے ہیں، لیکن پھر تمہیں کلمہ سکھانے والا نہیں ملے گا پھر تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو بتائے کہ بہن سے شادی ناجائز ہے، ماں سے ناجائز ہے، پھوپھی کی بیٹی سے جائز ہے لیکن پھوپھی سے ناجائز ہے، خالہ کی بیٹی سے جائز ہے لیکن خالہ سے ناجائز ہے۔

پھر وہ مفکر بیٹھے ہوں گے جناب چونکہ اُس کی بیٹی سے جائز ہے تو اس کے ساتھ تو ہونی چاہئے...... مفکران کی یہی فکر ہوتی ہے نا...... چونکہ اس کی جب بیٹی سے جائز ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے اس سے ہونی چاہئے، کیوں کہے گا، یہ جس سے آج انتخابات میں کاغذات جمع کرواتے وقت پوچھا گیا، ہاں جی صبح کی...... فجر کی نماز کی رکعتیں کتنی ہیں؟ کہتا ہے پندرہ...... ایک گریجویٹ سے پوچھا گیا کہ جناب اذان سنائیں کہتا ہے میں نے قرآن نہیں پڑھا، رونے کی بات ہے کہ تقدیر ان کے ہاتھوں میں جا رہی ہے، کہتے ہیں پڑھے لکھے لوگ چاہئیں...... یہ ان پڑھ بیٹھے ہیں؟ کہتے ہیں یہ ان پڑھ ہیں...... وہ ان کے پڑھے لکھے ہیں، تو پھر مسئلے تو وہی بتلاتے ناں......! پڑھے لکھے لوگ، انہوں نے تو پھر وہی بتانا تھا، جناب چونکہ پاک چیزوں سے بنی ہے، بھئی فروٹ، گوشت سویٹ فروٹ، یہ تمام چیزیں جو کھائیں تمہیں انہیں سے بن کر جو نکلا ہے وہ حلال ہے، کیا ہے اس میں؟ حرام خور، بے غیرت بنتا، اگر یہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے نہ ہوتے، اگر یہ مدارس نہ ہوتے......!

مبارک ہو کہ اس دور میں اللہ فضل وکرم سے دشمن کے سینے پہ مونگ دلتے ہوئے مدارس عربیہ کام کر رہے ہیں اور الٹانے والے مٹ جائیں گے، کوئی بات نہیں کہیں کہیں کونپل

نکل رہی ہے..... بھول گئے بیج کو؟ کہیں کہیں کونپل نکل رہی ہے، فی الحال مجھے تبصرے کی ضرورت نہیں بہار آئے گی، خود دیکھ لوگے..... کیا کہا انہوں نے، "من اشد منا قوۃ"..... ہم سے زیادہ کوئی سپر پاور ہے، پاور فل ہے کوئی ہم سے زیادہ؟ ہے کوئی سپر ڈانسٹ، من اشد منا قوۃ.....

قرآن کہتا ہے "وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ" فرمایا تمہارے دماغ میں ہوا ہے تمہیں تباہ بھی ہواؤں سے کروایا جائے گا..... ان کے دماغ میں بھی ہوا بھر گئی تھی اور تباہ بھی (ہوا نے کیا) بھئی ہم نے دیکھا ہے ہوا میں ہو فضا میں ہو، ہواؤں سے ہو، ہوائی طور پر ہو، ہوائی جہاز میں ہو، بڑے کام ہوتے ہیں..... اللہ اکبر انہوں نے کہا من اشد منا قوۃ..... ہم سے زیادہ طاقتور کوئی ہے؟ رب نے طاقت دکھادی، تم تو ہوا بھی نہیں سہ سکتے، ہوا کے ذریعے انہیں تباہ کیا، قوم ہود کی ہلاکت ہوئی ہوا کے ذریعے اور ایسی تباہی ہوئی فرمایا:

واما عاد فاهلكوا بريح صرصرٍ عاتية O سخرها عليهم سبع ليالٍ وثمانية ايامٍ حسومًا فترى القوم فيها صرعىٰ O كانهم اعجاز نخل خاوية O

فهل ترى لهم من باقية کہتے تھے بڑی قوت ہے فهل ترى لهم من باقية دیکھو ان کا بقیہ بقایا ہے؟ نظر آرہا ہے؟ ختم، نسل ہی مٹ گئی، انشاء اللہ العزیز آج قوت وطاقت کے ذریعے اہل حق کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں پہ وہ وقت آنے والا ہے کہ اہل حق اعلان کریں گے کہ دیکھو یہ اہل باطل کیسے مٹ گئے..... فهل ترىٰ لهم من باقية O هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ركزا..... مانو نہ مانو! اسلام تجھے ماننے پہ مجبور کرے گا، ہاں تو نہیں مانتا تھا، عروج نہیں ہوسکتا معراج کیسے ہوگی عقل کی دنیا میں تجھے رب نے مجبور کردیا ہے اس کے ماننے پر۔

سائنس اسلام کے آگے گھٹنے ٹیک رہی ہے

تو نے برق نہیں دیکھی تھی تب تک براق کو نہیں مانتا تھا، تجھے برق دکھا کر براق منوایا

گیا ہے...... برق کی رفتار مان لی ہے نا تو براق کی کیوں نہیں مانے گا ہم نے جو کام پیغمبر کے کہنے پر کیا وہ تجھے ڈاکٹروں کے کہنے پہ کرنا پڑے گا۔

آج یہاں آپ تو بیٹھے ہیں نا اس صوفہ سیٹ پہ آرام سے لیکن ہر شہر میں دیکھو باہر باہر نیلام ہو رہا ہے...... یہ بیچارے سوچتے ہوں گے یہ پرانے ہو گئے ہیں یہ نئے لیں گے یوں نہیں ہے، ان کو ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے اس پر مت بیٹھو، چٹائی پہ بیٹھو، بواسیر سے بچ جاؤ گے ان کو ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ان نرم نرم بستروں کو گدوں کو چھوڑ و آؤ پھر مجری بستر پہ تو دل کے مرضوں سے بچ جاؤ گے پھر تبخیر سے گیس سے بچ جاؤ گے، اب صاحب چل نہیں سکتے، شوگر کھا گئی ہے، اب ڈاکٹر ان کو پیدل چلائیں گے ڈاکٹر نیچے چلائیں گے......!

واقعہ معراج سے ماخوذ چند مسائل

ہم نے کائنات کے روحانی معالج کے کہنے پر مان لیا تو یہ ایمان ہے اور وہی تجھے ڈاکٹر منوائے گا یہ سائنس ہے...... تیرا علاج ہے...... کیوں نہ ہو...... جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے خاتم بنا کر بھیجا ہے اور یہاں پر بلندیاں ختم ہوتی ہیں...... چل تیری سائنس جتنا عروج کرے، محمد کے قدموں کو نہیں پہنچ سکتی کیوں پہنچے، جہاں سارے انبیاء منتظر ہوں استقبال کے...... مانتے ہو انبیاء کے انتظار کو؟ انبیاء منتظر تھے؟ (ہاں) کیوں؟ کہ حضرت تشریف لا رہے ہیں آج ادھر کو آ رہے ہیں سارے انبیاء میں سے کسی کو پتہ نہیں ہے کہ وہ وہاں بھی ہیں یہاں بھی ہیں، یہ بات تو آج بنائی گئی ہے نا......! اس وقت یہی تھی کہ آقا آج آ رہے ہیں، تمامی انبیاء انتظار میں ہیں اور آقا تشریف لاتے ہیں، ملاقات ہوتی ہے:

مرحبا بابن الصالح وبالنبی الصالح، مرحبا لاخی الصالح ، نبی الصالح ......

ہر آسمان پہ انبیاء سے ملاقات ہوتی جا رہی ہے تجلیات سے خصوصی انوار سے، اپنا حصہ لے کر آقا جب واپس تشریف لاتے ہیں...... دیکھو دیکھو بے ادبی نہ کرنا نوری تھا سدرہ پہ رک گیا نہ، کیسے جناب جبریل کی بے ادبی کرنا، تعریض کرنا، توہین کرنا کفر ہے:

ذی قوۃ عندذی العرش مکین ٥ مطاع ثم امین ٥

جناب جبریل امین سدرہ پہ منتظر، آگے جانے کا حکم نہیں تھا وہ حکم کے سوا نہیں چلتے تھے۔ واپسی پہ جبرئیل ساتھ آ گئے، ساتویں آسمان پہ یہاں سے حضرت ابراہیم ساتھ چلے اب آپ کو الوداع کرنے جا رہے ہیں، پہلے ہر کوئی اپنی اپنی منزل پہ منتظر، اب سارے ساتھ ہو لئے...... آپ حضرت صاحب کو گاڑی تک چھوڑنے جاتے ہیں اور سارے انبیاء حضور کو براق تک چھوڑنے آئے سواری وہی تھی نا...... لیکن جب براق تک پہنچتے ہیں تو صبح صادق ہو رہی ہے، فجر طلوع ہو رہا ہے اور پانچ نمازوں کا تحفہ ملا تھا نا...... پہلی نماز کا پہلا ٹائم ہو رہا ہے، آقا فرماتے ہیں کہ جب تحفہ ملا تو ان سارے دوستوں کو چکھا کر کیوں نہ جاؤں، نبی کو تحفہ ملتا ہے تو حضرت...... الھدایا مشترکۃ سارے انبیاء کرام موجود...... حضور کو الوداع کرنے آئے ہیں۔

شب معراج کسی نبی کے دل میں امامت کا خیال نہیں آیا

جبریل امین نے اذان کہہ دی، اقامت کہہ دی، سارے انبیاء باوضو سب نے صفیں بنا لیں، نہ کہنا کہ آدم کے دل میں تھا امامت میں کروں گا...... نہ کہنا خطیبو! ادیبو......! بھائی میرے طالب علم ساتھیو! مستقبل کے آپ خطیب اعظم ہیں نہ کہنا، ٹائم بڑھانے کے لئے بیس پچیس انبیاء کا نام لے کر کہ فلاں کے دل میں تھا امامت کروں گا، فلاں کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، عقل کے ناخن لو! حضرت آج آئے ہیں، آپ کے دل میں خیال آئے گا کہ امامت میں کروں گا آپ کے استاذ آ جائیں آپ کے دل میں نہیں آتا کہ امامت میں کروں گا...... انبیاء کو نبوت بعد میں ملی ہے اور محمد عربی کی عظمت پہلے منوائی گئی ہے:

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ......

لتؤمنن بہ حضرت ہم تو آج ہی ایمان لے آتے ہیں...... نبیو ایمان لے آنا، مان لینا جب تمہیں کتاب مل جائے گی نا، ثم پھر بعد میں آدم تجھے جب اپنی ڈیوٹی مل جائے گی نا، اس وقت نہیں، ثم اس کے بھی بعد، نوح جب تجھے نبوت مل جائے گی نا...... ثم اس کے بھی

بعد، موسیٰ کے دور میں ثم اس کے بھی بعد، داؤدؑ کے دور میں ثم اس کے بھی بعد، تو حضرت عیسیٰ کے دور میں، فرمایا ثم اس کے بھی بعد" یاتی من بعدی "...... تمام مرسلین میں آخر آنے والا کہتا ہے کہ میرے بھی بعد آئے گا...... پھر کیا کرنا ہے؟

لتؤمنن به ولتنصرنه ......

ایمان بھی لانا ہے، "ولتنصرنه"...... نصرت بھی کرنی ہے۔ حضرت ایمان تو ہم آج ہی لے آئے نصرت کیسے ہوگی ...... وقت آئے گا تو بتایا جائے گا۔ آج وہ نصرت ہو رہی ہے پوچھو تبلیغی جماعت والوں سے نصرت کیسے کرنی ہے؟ ساتھ چل رہے ہے ولتنصرنہ یہ نصرت ہو رہی ہے، ساتھ چل رہے ہیں ساتھ دے رہے ہیں، یہ ابراہیم ساتویں آسمان سے آرہے ہیں، یہ آسمانوں سے عیسیٰ آرہے ہیں، داؤدؑ آرہے ہیں، جناب کلیم آرہے ہیں، جناب ذبیح آرہے ہیں جناب خلیل آرہے ہیں، کیا ہو رہی ہے ولتنصرنہ نصرت ہو رہی ہے سارے آئے اور کسی کے دل میں خیال نہیں آیا کہ امامت میں کروں گا...... یاد رکھو محمد کی موجودگی میں کسی سچے نبی کے دل میں نہیں آسکتا کسی شیطان، مشرک، حرام خور ملاں کے دل میں آئے تو اور بات ہے کسی سچے نبی کے دل میں نہیں آسکتا کہ امامت میں کروں گا کیونکہ اعلان ہے کہ محمد خاتم الانبیاء، رئیس النبیین ہیں اور اعلان ہے:

ماینبغی لقوم فیهم ابوبکر ان یؤمهم غیره ......

حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت ابوبکر صدیق کی موجودگی میں امامت کا سوچ بھی نہیں سکتے

جناب صدیق اکبرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی امتی سوچ بھی نہیں سکتا کہ امامت میں کروں گا...... علی کے دل میں خیال بھی نہیں آیا کہ میں حقدار ہوں...... یہ سوچ رہا ہے بیٹھا ہوا...... علی کا حق تھا...... علی شیر......! قرآن پہ ہاتھ رکھ کے کہتا ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے لیکن علی کے ایمان میں کوئی شک نہیں، جب علی کے ایمان میں کوئی شک نہیں تو سن، کوئی ایمان دار صدیق کے ہوتے ہوئے اپنے لئے امامت وخلافت سوچ ہی نہیں سکتا۔ (نعرہ تکبیر)

مجھے خلافت صدیق اکبر کی فکر نہیں، تو علی کے ایمان پہ حملہ کرتا ہے، علی کو نبی کا فرمان معلوم ہے ما ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہٗ ...... الخ جہاں صدیق اکبر موجود ہو کوئی اور امامت کا حق نہیں رکھتا۔ تبھی تو میرے مرشد علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من ذا الذی یوخرک وقد قدمت رسول اللہ ......

میرے امام جناب صدیق اکبر! کون آپ کو پیچھے کر سکے آپ کو تو رسول اللہ نے آگے کیا ہوا ہے۔ اور وہ صدیق اکبر (کتنا تھکاؤں آپ کو) کون صدیق اکبر؟......

جب اعلانِ ایمان ہو تو تصدیقِ صدیق چاہیے......

اعلانِ توحید ہو تو تصدیقِ صدیق چاہیے......

اعلانِ معراج ہو تو تصدیقِ صدیق چاہیے......

اس مجمع میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو تین دن تین راتیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں دیکھ رہے ہیں کوئی بتائے گا یہاں کتنے بانس ہیں؟ جھنڈے کتنے ہیں؟ کوئی بتائے گا، ہیں بھی تھوڑے سے۔ کیونکہ آپ بانس گننے نہیں آئے قرآن سننے آئے ہیں...... تو ان خبیثوں نے کیا کہا؟ اچھا حضرت یہ بتائیں اگر آپ واقعی تشریف لے گئے ہیں تو بتائیں بیت المقدس کی کھڑکیاں کتنی ہیں، حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے اتنی پریشانی ہوئی کہ کبھی نہیں ہوئی، کہتے ہیں اچھا بتاؤ دروازے کتنے تھے، کھڑکیاں کتنی تھیں، شہتیر کتنے تھے، پٹیاں کتنی تھیں، فرماتے ہیں بہت پریشانی ہوئی کیوں ہوئی ایسی پریشانی، کیوں؟ رب بتلائے تو قیامت کی نشانیاں بتلاتا ہے، رب بتلائے تو ہزاروں سال پہلے کی باتیں، ہزاروں سال بعد کی باتیں بتلاتا ہے اور رب نہ بتلائے تو ہو کے آئے ہیں وہاں کے دروازے کھڑکیاں معلوم نہیں۔

جانے والے نہیں عرش پہ تیاری ہو رہی ہے منگانے کی، آقا یہاں آرام فرما رہے ہیں، جانے کا پتہ نہیں ہے تب پتہ چلتا ہے جب جبرئیل آ کر جگاتا ہے...... کیسے کہہ رہا ہوں، پتہ نہیں پروگرام بتایا نہیں گیا...... اگر پتہ ہوتا......؟ مجھے پتہ ہو آج شیخ نے آنا ہے ہماری ملاقات ہونی ہے تو مجھے نیند نہیں آتی، لیکن ہماری لاکھ ملاقاتیں اس ملاقات پہ قربان، آقا کو نیند کیسے آئی؟......

اللہ کو حضور ﷺ کا عاشق کہنا سخت بے وقوفی ہے

محبت کا انکار کرو گے؟ ..... ہجرت کے بعد بھی چہرے سے خون کے فوارے چھوٹنے کے بعد بھی، گھر بار چھوڑنے کے بعد بھی، ساری ساری رات کھڑے ہو کر پاؤں سجانے کے بعد بھی، ساری ساری رات حضور کے رو کے سجدے کرنے کے بعد بھی، عشق کا انکار کرو گے...... بے انصاف ہونا! روئے حضور عاشق ہیں تم عاشق خدا کو کہتے ہو......! ہے کوئی تم جیسا ظالم بے انصاف؟ روتے حضور ہیں تکلیف حضور برداشت کرتے ہیں اور تم عاشق بے پرواہ کو کہتے ہو...... عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا، جو بے پرواہ ہو وہ عاشق نہیں ہوتا۔

اللہ الصمد ...... چاہے تو انگلی کے اشارے پہ چاند ٹکڑے کر دے، نہ چاہے تو رو رو کے دعائیں کی جائیں علی کے باپ کو کلمہ نصیب نہ ہو بے پرواہ ہے، ہاں عاشق انہیں کہو جو لٹ گئے ہیں ..... در نہیں چھوڑتے، جو کٹ گئے ہیں در نہیں چھوڑتے، سید العاشقین کہو تو جناب رسول اللہ کو کہو..... جو فرماتے ہیں...... اوذیت بـاللّٰہ مالم یوذ احد...... اللہ کی راہ میں مجھے اتنے دکھ اٹھانے پڑے ہیں کہ جو کسی کو نہیں اٹھانے پڑے، جو دکھ اٹھاتا ہے عاشق وہ ہوتا ہے۔

ہاں عرض کر رہا تھا انہوں نے کہا کوئی اور تصدیق، کوئی اور دلیل آپ کے تشریف لے جانے کی اچھا یہ بتائیں ہمارا ایک قافلہ بھی اس راستے پر گیا ہوا تھا، وہ کہاں ہے، کہیں ان کے ساتھ، کہیں کراسنگ ہوئی، حضور نے فرمایا وہ صبح پہنچنے والے ہیں......

مسجد اقصیٰ کے پردے ہٹا دیئے گئے

پہلا سوال کیا تھا؟ کتنے شہتیر، کتنی کھڑکیاں، حضور نے فرمایا جب تکلیف ہوئی اللہ نے پردے اٹھا دیے اور بیت المقدس سامنے کر دیا، جو وہ سوال کرتے، وہ طرف سامنے آ جاتا، میں نے دیکھ کے بتلا دیا، جب رب دکھلائے تو ناظر تب دیکھتے ہیں، تب جانتے ہیں عرض کیا...... وہ پوچھتے ہیں وہ قافلہ؟ آقا فرماتے ہیں وہ صبح پہنچنے والا ہے۔ ابھی صبح پہنچنے والا ہے، پھر یہ سن لو اس قافلے میں ایک پیالہ تھا پانی کا...... ان سے پوچھ لینا وہ پانی کسی نے پیا بھی نہیں اور نیچے گرا بھی نہیں، وہ پانی کا پیالہ بھرا ہوا تھا...... پیالہ پیالہ...... پانی کا بھرا ہوا، یا دودھ کا گلاس

رکھا ہے..... دودھ کا پیالہ رکھا ہے اور حضرت فرماتے ہیں بھائی اس دودھ کا خیال رکھنا، اس دودھ کی حفاظت کرنا..... پیالے کا نام نہیں لیا اب بتاؤ پیالے کی حفاظت ہوگی نہیں ہوگی؟ مولانا نے کہہ دیا کہ حضرت میرے ذمے ہے دودھ کی حفاظت کرنا تو یہ پیالے کو توڑ دیں گے.....؟ دودھ کی حفاظت کرنا میرے ذمے ہے تو پیالے کی حفاظت ازخود ہو جائے گی تب ہی تو دودھ محفوظ رہے گا..... ہاں جناب دودھ کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والا اس پیالے کی حفاظت بھی کرے گا، کیوں کہ اس پیالے میں دودھ ہے۔ اس قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والا، قرآن والوں کی حفاظت بھی کرے گا، کیوں کہ ان کی حفاظت ہوگی تو قرآن محفوظ ہوگا.....!

ہاں یہ پیالہ خالی ہو گیا.....! قافلے والوں سے پوچھنا ہے ہوا ہے کہ نہیں.....بس یہاں سے اٹھے، یہ مسٹر بھی گئے، وہاں ابوجہل اینڈ کمپنی لمیٹڈ.....ہیلو آگے آرہے ہیں.....! قافلے والو.....ہاں جی آگئے.....! واقعی آگئے، اچھا بھئی یہ بات تو سچی نکلی کہ آگئے.....اچھا بھئی پیالہ.....؟ پیالہ.....بھئی کیا ہوا پیالے کو.....چاہئے پیالہ؟ نہیں نہیں، وہ ایک پیالہ.....! کیوں پاگل بن رہے ہو بات کرو نا..... کہتے ہیں پیالہ خالی ہو گیا۔ بھئی کیا ہوا تمہارا پیالہ خالی ہوا.....نہیں سچ آپ سے پوچھتے ہیں۔ بوکھلائے ہوئے ہیں بش کی طرح یا مش کی طرح۔ کیا؟ پیالہ.....خالی ہو گیا.....؟ کیا مطلب بھئی تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ ہوا ہے.....ہاں ہوا ہے، ہم سب پریشان ہیں اس مسئلے میں کہ پانی کا پیالہ بھرا ہوا تھا وہ خالی ہو گیا ہم نے نہیں دیکھا کہ وہ پانی کہاں گیا..... حضور نے فرمایا وہ پانی میں پی آیا تھا۔

خانپور والے پوچھیں گے حضور نے کیسے پیا ان قافلے والوں کا پانی بن پوچھے، تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے وہ پیالہ صدیق اکبر کا تھا اور صدیق کا مال استعمال کرنے کے لئے حضور کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے تو قانون بنا تھا کہ کھا سکتے ہو.....فی بیوتکم او بیوت اٰبائکم ..... سورہ نور سے پڑھ رہا ہوں کھا سکتے ہو کہاں سے؟ باپ کے گھر سے، ماں کے پاس سے بھائی کے پاس سے چلتے چلتے قرآن نے کہا اگر صدیق جیسا کوئی صدیق ہو، ناراض نہ ہو خوش ہو اگر بن پوچھے استعمال کیا تو خوش ہو تو بن پوچھے کھا سکتے ہو.....

حضور کو صدیق کا مال استعمال بھی کرنے کے لئے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی، خیر

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معراج کے اس مہینے میں، اس دور میں جرأت صدیق کی ضرورت ہے، فتنوں کا دور آیا، استقامت صدیق کی ضرورت ہے اور اوروں کی کیا کہوں اپنے بھائی، اپنے اپنے بھی عمر جیسے مشورہ دیتے ہیں کہ حضرت حالات کا تقاضا ہے وہ "اشدھم فی امر اللہ عمر" بڑے سخت، بڑے حق گو، اہل حق میں سربرآوردہ، ناطق بالحق، والصدق والصواب حالات کے تیور دیکھتے ہوئے فتنہ ارتداد کا...... تھوڑی حضرت نرمی! صدیق اکبر نے وہ جلال دکھایا جناب فاروق اعظم سے فرماتے ہیں:

جبار فی الجاهلية و مزال فی الاسلام ......

او سن کوئی میرا ساتھ نہیں دے گا، میں اکیلا بھی لڑوں گا لیکن میں کبھی کفر کو برداشت نہیں کروں گا۔ حالات جو بھی ہیں...... ذرہ برابر مجھ سے نرمی نہیں ہوگی۔ ہاں لیکن پھر آگے عمر بھی ماننے والا ہے عمر کو بات سمجھ آجائے تو ضدی نہیں ہوتا...... ہاں صدیق اکبر کیوں نہ غیرت دکھائیں، کیوں نہ جلال دکھائیں، وہی تو ہیں جنہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو حضور کے سامنے کہا تھا......تقریر رسول بھی حدیث رسول...... اسے تقریر رسول کہتے ہیں...... جب عروہ نے تھوڑی سی بات ادھر ادھر کی جناب صدیق اکبر نے ایسے سخت لفظ استعمال فرمائے، ترجمہ نہیں کروں گا، پھر کبھی پوچھ لینا، اپنے پڑوس والے مولوی صاحب سے...... بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں جناب صدیق اکبر نے فرمایا (امصص بظر اللہ) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: "بڑی سخت گالی دی جناب صدیق اکبرؓ نے لیکن جب کفر کو غیرت ایمانی میں صدیق اکبر نے یہ الفاظ استعمال فرمائے حضور خاموش رہے یہ تقریر رسول ہے حضور پسند نہ فرماتے تو منع کرتے، نبی کی یہ ڈیوٹی ہے فرض ہے ذمہ داری ہے غلط کام ہو تو فوراً منع کرے کہ یہ قانون بن رہا ہے۔

روافض پر اہل کتاب کے نہیں، مرتدین کے احکام لاگو ہوں گے

کیا ہوا تجھے؟ کیوں پریشان ہے تو سر پھٹا ہوا ہے خون وخون ہے روتا ہوا شکایت کرتا ہے یا رسول اللہ ابو بکر نے مارا، ابو بکر نے بڑا سخت ہے متشدد ہے، دیکھیں آپ کا ہمارے ساتھ اتحاد ہے یہ پھر بھی باز نہیں آتا۔ حضرت آپ نے معاہدہ کر رکھا ہے ہم سے، یہودیوں

سے لیکن وہ بھی بھاگتے نہیں ہیں جو پکے بے غیرت...... ہمارے علماء مثال کیا دیتے ہیں، اور کہتے دیکھو یہودیوں سے بھی معاہدہ ہوا تو ان سے ہم نے اتحاد کر لیا تو کیا ہوا تو اگر ان میں غیرت تو کہیں اچھا ہمیں یہودی کہہ رہے ہو...... ہم گئے......! لیکن انہیں پتہ ہے اگر یہودی کہیں پھر بھی یہاں رہنا ٹھیک ہے کیونکہ غیرت تو فاروق اعظم کی وراثت ہے نا...... غیرت تو عمر کی وراثت ہے جہاں پر صدیق سے تعلق نہ ہو وہاں جھوٹ کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔ جہاں عمر سے تعلق نہ ہو وہاں بے غیرتی کو عبادت سمجھا جاتا ہے...... دو ہی تو تیرے بڑھنے کے راز ہیں......

یا جھوٹ یا بدکاری...... یا تقیہ یا متعہ۔

ہاں تو غیرت ویرت کی بات چل رہی تھی یہودی کہو ان کو ذرا چپ کرواؤ...... ہمیں ذرا ساتھ رکھو...... پھر دوسرے آئے ہیں نہیں جی دیکھو وہ اصحاب کہف کا کتا بھی تو تھا دیکھو یہ غیر مقلدوں والا قیاس مع الفارق مت کرو جہنمی کتے کو جنتی کتے پر قیاس نہ کرو...... عقل سیکھو تم تو قیاس کو پہچانتے ہو اس کا مطلب ہے اب آپ نے بحث قیاس پڑھنا ہی چھوڑ دی ہے......

استادوں سے عرض ہے کہ انہیں قیاس بھی پڑھایا کریں تا کہ انہیں پتہ چلے کہ کون سا قیاس صحیح ہوتا ہے کون سا غلط ہوتا ہے کتاب پوری پڑھ لیا کرو اور معاہدہ یہودیوں سے ہو سکتا ہے۔

مرتدوں سے کہیں نہیں ہوتا حضرت مفتی صاحب سے پوچھئے کتب فقہ میں لکھا ہے احکامھم احکام المرتدین ...... احکامھم احکام الیہود نہیں ہے احکامھم احکام اہل الکتاب نہیں ہے......

دست بستہ میں آپ کا طالب علم عرض کرتا ہوں کہ یہود اور نصاریٰ و اہل کتاب نہیں ذرا مرتدین سے دکھائیے...... نہیں تو پھر آپ کی ضرورت ہے آپ جانیں...... میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔

لیکن یہ نہیں کہ جہنمیوں کو جنتیوں پر قیاس کرنے لگو...... کیا فرمایا جناب صدیق اکبرؓ نے جب یہ مقدمہ دائر ہوا اور کہا عدالت رسول ہے...... ہاں یہودیوں سے معاہدہ تھا اتحاد تھا کہ مدینے کی حفاظت کریں گے مدینے پہ چڑھائی ہوئی تو اکھٹے مقابلہ کریں گے لیکن انہیں دینی جماعت بنا کر شریک نہیں کیا تھا...... یہودیوں کو ایک دینی جماعت، یہ بھی ہے...... بنا کر شریک نہیں کیا تھا ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھیں تھیں انہیں اپنی جماعت میں شریک بھی نہیں کیا تھا کیا تھا؟ نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے نہیں......

میں کب کہتا ہوں اگر اہل کتاب کا حکم ہو کفار سے ہندوؤں سے دوسروں تیسروں سے ملک کی حفاظت کے لئے معاہدہ کرنا پڑے آپ کر سکتے ہیں لیکن ان کو دینی جماعت بنا کر اسلامی بھائی بنا کر شریک نہ کرو اور نہ کہو جی...... دیکھو یہ گیا...... او میاں کہاں جار ہے ہو ہیلو او بھائی کہاں جار ہے ہو کہتے ہیں کیوں کیوں؟ میں تو جاؤں گا...... تو میرا بھائی نہیں ہے؟ ہاں ہاں ہوں......! لیکن جاؤں گا کیوں جاتا ہے...... کہا وہاں تو بھی عدالت میں اکھٹے کھڑا تھا...... عدالت...... بھائی وہاں مدعی اور ملزم اکھٹے کھڑے نہیں ہوتے؟ (ہوتے ہیں)

وہاں اکٹھا تھا وہاں بیٹھا تھا اب مجھے کہتا ہے تو اس کے ساتھ دعوت میں نہ جا اس کے پاس نہ بیٹھ اس کا کھانا نہ کھا خود ان کے پاس بیٹھتا ہے، وہاں عدالت میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا او ظالم سمجھ عدالت میں میں مقابلے میں بیٹھا تھا، میں نہ ہوتا تو اس کو وہاں ذلیل کون کرتا، میں نہ ہوتا تو اس کی وہاں حقیقت کون کھولتا متحدہ علماء بورڈ میں اس کو ذلیل کون کرتا، ملی یکجہتی کونسل میں اس کو ذلیل کون کرتا...... عدالت میں اس کے خلاف دلائل کون دیتا...... وہاں میں اس کے مقابلے میں بیٹھا تھا...... تو اس کی دعوت کھانے جار ہا ہے، کچھ تو سمجھ...... تو نے بحث قیاس پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے، یہاں حضرت پڑھائیں "نور الانوار" کو آپ بند کر دیتے ہیں بحث قیاس...... چلو چھوڑو...... چلو چھوڑو بھئی...... یہ مصیبت ہے...... انہیں پتہ نہیں کون سا قیاس صحیح ہے کون سا غلط ہے آپ پہلے ہی دستار بندی کروا دیتے ہیں، مہربانی کریں ان کو سمجھائیں ورنہ یہ سارے غیر مقلد ہو جائیں گے۔

صدیق اکبرؓ پر یہودیوں کا مقدمہ

ہاں جناب عرض کر رہا تھا جناب صدیق اکبر پہ مقدمہ آتا ہے، مارا ہے...... آئے آئے جناب صدیق اکبر آئے...... صدیق کیوں مارا ہے؟ صدیق اکبر نے فرمایا حضرت یہ گستاخ ہے حضور نے پوچھا یا نہیں پوچھا؟ یا ایسے ہی صدیق اکبر پہ چڑھائی کر دی آپ بھی پوچھ تو لیں اس نے میری بھینسیں نہیں چرائیں میری زمین پہ قبضہ نہیں کیا، یہ ملعون گستاخ ہے۔ کہتے ہیں جی ہم نے معاہدہ کیا ہے کہ یہ اب گستاخی نہیں کریں گے۔

میں پوچھتا ہوں انہوں نے جامعۃ المنتظر سے اس ملعون کو نکال دیا جو نام لے کر ماں، بہن، بیٹی کی اردو میں گالیاں لکھتا تھا صحابہؓ کو...... اب بھی بیٹھا ہوا ہے اگر اب بھی بیٹھا ہوا ہے تو کیسا معاہدہ، کتا کنویں میں پڑا ہوا ہے کہتے ہیں ہم نے سو ڈول نکال دیے ہیں اب دوسرا کتا نہیں ڈالیں گے وہ جو پہلا پڑا ہوا ہے وہ؟...... پہلے کوئی مجھے جوتا مارتا ہے، کہتا ہے اب نہیں ماروں گا، بس ٹھیک ہے۔ میں اپنی توہین برداشت نہیں کرتا۔ اور کر بھی لوں تو مجھ جیسے کروڑوں صدیق اکبرؓ کی جوتی پہ قربان...... حیا کر، دین کفر کا محتاج نہیں ہوتا، نہیں ہوتا، نہیں ہوتا۔ لاکھ مرتبہ کرلوں لیکن نہیں ہوتا...... رواج نہ ڈال دو بھائی۔ میرے اکابر کبھی کافر کہہ کے اسے گلے نہیں لگاتے تھے۔ کافر کہہ کے اسے دینی جماعت نہیں کہتے تھے۔ مرتد کہہ کے پھر ڈٹ جاتے۔ دس دس ہزار قربان ہوتے لیکن پھر اسے مسلمان نہ کہتے! رواج نہ ڈال...... اکابر کی محنت پہ پانی نہ پھیر۔ یہاں ہزاروں جانیں جا چکی ہیں۔

ہاں جناب! پوچھ تو لو...... یہ صدیق اکبرؓ پہ لعنتیں کرتا ہے، کیا کیا ہے جو اس نے نہیں کہا۔ ٹھیک ہے پھر مجھے بھی تو معاف کردو۔ میں نے تو آپ کی اتنی گستاخی نہیں کی جتنی اُس نے صدیق اکبرؓ کی کی ہے۔ اگرچہ جھوٹ ہے، میں آپ کا گستاخ نہیں ہوں۔ لیکن میرے اوپر ناراضگی رہتی ہے اور مجھے معافی نہیں ملتی۔ صدیق اکبرؓ کے گستاخ کے اوپر اتنی ناراضگی بھی نہیں۔ عند اللہ جواب تم دوگے مجھے کیا ہے!

ہاں جناب! ابا بکر کیوں مارا جب ان سے سمجھوتہ تھا، اتحاد تھا کہ تم ہمارے خلاف سازش نہ کرنا، بدمعاشی نہ کرنا، اگر مدینہ پہ چڑھائی ہوئی تو ہم اکٹھے دفاع کریں گے، ہم فی الحال تمہیں کچھ نہیں کہتے...... کیوں مارا؟ حضرت یہ گستاخ ہے، کیا کہا ہے؟ کون سی گستاخی کی ہے؟ حضرت یہ کہتے ہیں اللہ فقیر ہے ہم غنی ہیں۔ اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ اللہ فقیر مسکین ہے ہم غنی ہیں مالدار ہیں۔ دیکھو ان کے خدا کے پاس اتنی دولت بھی نہیں۔ یہ گستاخی کی۔ میں نے سمجھایا، یہ باز نہیں آیا۔ میں نے ڈنڈا سر میں ماردیا۔

وہ تجھے باز کہتا ہے نہیں یا رسول اللہ! نہیں، میں نے نہیں کہا۔ میں گستاخی کرتا ہی نہیں ہوں۔ کیا کہتے ہیں؟...... ہم گستاخ نہیں ہیں! ہم وہ نہیں ہیں وہ اور ہیں۔ وہ تمہارے باپ

ہیں؟ اور کیسے ہیں نجفی اور ہے؟ خمینی اور ہے؟ مجلسی اور ہے؟ اور کیسے...... کہہ جو اور ہے وہ ہے اور بھی تو تیرا ہی باپ ہے نا! خیر اُس نے تقیہ کیا کہ میں نے گستاخی نہیں کی، میں نے یہ نہیں کہا۔ خواہ مخواہ مجھے ابو بکر نے مارا، یہ انتہا پسند ہے، یہ تشدد پسند ہے، یہ دہشت پھیلانا چاہتا ہے، دہشت گردی کا الزام ہے، انتہا پسندی کا الزام ہے، تشدد کا الزام ہے۔ او میاں! میں اگر کتا ساتھ لے کر پھروں نا...... ایک نہیں دو...... دو کتے بھی ساتھ لے کر پھروں، ایک اِدھر سے ایک اُدھر سے...... دو بھی ساتھ لے کر پھروں نا...... کتے...... تو بھی پرویز مشرف نہیں کہے گا کہ مولوی صاحب کتوں کے شوقین ہیں۔ کہیں گے، یہ بھی کوئی چال ہے۔ تم لاکھ کوشش کرو ہمیں انتہا پسند نہ سمجھا جائے لیکن وہ تمہیں انتہا پسند سمجھتے ہیں۔ بنیاد پرست سمجھتے ہیں۔ فنڈا منڈلسٹ سمجھتے ہیں۔ ہاں کیوں نہ سمجھیں، انہیں پتہ ہے یہ کٹ جائیں گے لیکن محمد کے بعد نبوت کی انتہا سمجھتے ہیں۔ کسی اور کو نبی نہیں مانیں گے۔ انہیں پتا ہے کہ قرآن کے بعد یہ کوئی دوسرا قانون نہیں مانیں گے۔ ان کو پتا ہے کہ کتے ساتھ لے کر پھرنے سے وہ آپ کو خبطی نہیں سمجھیں گے۔

کیوں مارا؟ یا رسول اللہ! یہ گستاخ تھا۔ وہ تقیہ کر کے مکر جاتا ہے، میں گستاخ نہیں تھا۔ میں نے گستاخی نہیں کی مجھے خواہ مخواہ مارا ہے، مجھے خواہ مخواہ گستاخ کہتے ہیں، میں کوئی گستاخی نہیں کرتا۔ رب العالمین کے رسول نے پوچھا، ابو بکر گواہ بتا، گواہ پیش کر......!

تُو مجھ سے گواہی تو مانگ، اگر میں ثبوت کا ڈھیر نہ لگا دوں مجھے گولی سے اڑا دے۔ اگر میں کلینی سے خمینی تک سب کی بکواس تیرے سامنے نہ رکھ دوں...... پھر تو انصاف کر...... ثبوت تو مانگ......

ہاں ابو بکر بتاؤ کیا ثبوت ہے؟ گواہ پیش کرو۔ یا رسول اللہ! گواہ؟ میں وہاں کوئی گواہوں کو ساتھ لے کر تو نہیں گیا تھا، میرا وہاں سے گزر ہوا، اس نے کہا میں نے، ڈنڈا مار دیا۔

سنو سنو، رسول اللہ سے اتحاد ہے، معاہدہ امن کا ہے۔ اس کے باوجود یہودی گستاخی کرتا ہے اس کا سر پھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہاں ہاں، ورثۃ الانبیاء، سید الانبیاء سے تو لاکھ معاہدے کر تو بھونکے گا تیرا سر پھوڑ دینا سنت صدیق اکبرؓ ہے۔ اور صدیق اکبر ؓ کے سپاہی اپنا فریضہ پورا کر کے چھوڑیں گے۔ جو بھونکے گا اس کی زبان گنگ کر دی جائے گی......!

مت بھونک! گستاخی نہیں کرنے دی جائے گی۔ صدیق اکبرؓ کے پروانے زندہ ہیں۔ ٹھیک ہے جب کیس ہو جائے گا، مقدمہ ہو جائے گا تو پھر ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں گواہ کوئی نہیں ہوتا، صدیق کا گواہ رب ہوتا ہے۔

صدیق، گواہ پیش کرو! یارسول اللہ گواہ نہیں ہیں، اچھا گواہ نہیں ہیں، پھر تو مقدمہ آپ کے خلاف ہے۔

جبرئیل پہنچ گئے، یارسول اللہ! ٹھہریئے، ٹھہریئے، اور کوئی گواہ نہیں اللہ کہتے ہیں میں خود گواہ ہوں۔ لقد سمع اللہ..... اور کسی نے نہیں سنا، اللہ نے خود سنا ہے۔

لقد سمع اللّٰہ قول الذین قالوا ان اللّٰہ فقیرٌ ونحن اغنیاء ......

انہوں نے گستاخی کی، اللہ کو فقیر کہا، اپنے آپ کو غنی کہا۔ اللہ نے خود سنا ہے کوئی گواہ ہو نہ ہو اللہ خود گواہی دیتا ہے۔ کوئی اور ثبوت ہو نہ ہو اللہ نے خود سن لیا ہے۔ اب جناب رسالت مآب ﷺ، لاکھ گواہوں کی گواہی اس گواہی کا مقابلہ کر سکتی نہیں۔ ہاں جو غیرت دکھاتا ہے اس غیور کی صفائی اللہ یوں بیان کرتے ہیں۔ غیرت مندوں کی طرفداری اللہ خود کرتے ہیں۔ غیرت مندوں کی حفاظت اللہ خود کرتے ہیں۔ جو اللہ کی خاطر غیرت کھاتے ہیں رب پاک ان کی حفاظت کرتے ہوئے خود گواہ بن کے آتے ہیں۔ خود محافظ بن کے آتے ہیں۔ قرآن ہمارے سامنے ہے، دین آج بھی وہی ہے۔ تمہاری غیرت وہی ہونی چاہئے۔ اللہ آج بھی تمہاری نصرت کرے گا۔ اللہ آج بھی ان شاء اللہ العزیز تمہاری مدد کرے گا۔ رات ختم ہونے والی ہے، صبح ہونے والی ہے۔ یہ سارے بادل چھٹ جائیں گے۔ اندھیرا ختم ہو جائے گا۔ روشنی ہونے والی ہے..... حق کی فتح ہونے والی ہے..... ظلم ختم ہونے والا ہے..... حق کا بول بالا ہونے والا ہے...... رب العالمین پہ بھروسہ کرتے ہوئے حق کے ساتھ رہو۔ اہل حق کے ساتھ رہو۔ صدیق اکبرؓ کی عزت کا پھریرا لہراتے رہو۔ اللہ رب العزت نے صاف فرمایا،

"وقال حق علینا نصر المومنین"۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

معراج النبی ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَبَاقِيَةً بِبَقَآءِ مُلْكِكَ عَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَكَذٰلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

معراج النبی ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام، برادران اسلام، عزیزان ملت، صحابہ کرام کے سرفروش سپاہیو! اور قائم پور کے غیرت مند مسلمانو! ۱۴۲۳ھ کے رجب کی ۲۹ ویں شب مدرسہ عربیہ دار الاسلام کے سالانہ پروگرام کی یہ آخری نشست ہے اور اس پروگرام میں علمائے کرام تشریف لا کر حق وصداقت کی بہت ساری باتیں آپ حضرات کے سامنے رکھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے اور مولانا عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ اس دینی خدمت کے لئے تا دیر سلامت رکھے اور اس ادارے کے فیض کو قیامت تک عام رکے اور ہمیں دل کھول کر دینی اداروں کے ساتھ تعاون کی توفیق بخشے آمین!

مدارس میں چندہ دیتے وقت شیطانی وساوس

یہ سب کچھ اللہ پاک کی توفیق سے ہی ہوتا ہے ابھی آپ حضرات مدرسے کے لئے چندہ لکھوا رہے تھے، دوسرے مدارس کے پروگراموں میں بھی آپ تشریف لے جاے ہیں، وہاں بھی اپیل ہوتی ہے وہاں بھی آپ لکھواتے ہیں، دیتے ہیں اور یہ شیطان کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ ہوتا ہے وہ آپ کے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں جاتے ہوئے ایک پیسہ بھی نہیں دیکھ سکتا، وہ کہتا ہے بری محفلوں میں، برے کاموں میں برائیوں میں آپ لاکھوں لگا دیں، کروڑوں لگا دیں، کوئی اعتراض نہیں لیکن اچھے کام میں اگر ایک روپیہ بھی آپ کا لگتا ہے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور وہ آپ کو ڈراتا ہے، قرآن کریم نے اس بات کو بیان فرمایا ہے......

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ......

شیطان تمہیں دھمکیاں دیتا ہے، ڈراتا ہے "الفقر" فقر سے، تنگدستی سے دیکھو خواہ مخواہ ادھر پیسے دے دو گے، پیسے چلے جائیں گے اور تم فقیر بن جاؤ گے، مسکین بن جاؤ گے کچھ نہیں رہے گا تمہارے پاس، مت دو، لیکن بے حیائی کی بات ہو تو......

یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ......

وہاں حکم کرتا ہے کہ ہاں ادھر اور زیادہ لگاؤ کسی دوسرے نے پانچ سو کا نوٹ، کسی کنجری کو دیا ہے تم ہزار کا نوٹ دو تاکہ تمہاری زیادہ ٹور بنے گی......

وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ......

دین پر خرچ کرنے والے کیلئے اللہ کا وعدہ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی طرف سے وعدہ فرماتے ہیں کہ جب تم میری راہ میں دو گے، ایک تو تمہارے گناہوں کو غلطیوں کو معاف کر دوں گا، یہ بہت بڑی بات ہے معافی مل جانا بہت بڑی بات ہے ورنہ ان کی سزا یہاں بھی ہو سکتی ہے وہاں بھی ہو سکتی ہے......

"وفضل"، فضل کہتے ہیں...... قرآن کریم کے عام محاورے کے اندر، فضل کہتے ہیں مالی فراوانی کو، رزق کو جیسے قرآن کریم میں ہے کہ:

اِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ......

"جب نماز جمعہ پوری ہو جائے نکل کر جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو"......

یعنی اپنے رزق کو تلاش کرو تو اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں رزق کشادہ کر کے دوں گا اور واقعی جو لوگ ادھر نہیں لگاتے ان کا لگ تو جاتا ہے، پھر بری جگہوں پر لگے، برے کاموں میں لگے، یا پولیس کو دینا پڑے یا ڈاکٹر کو دینا پڑے ہو جاتا ہے کام وہیں پورا...... لیکن اگر اچھے کاموں میں لگ جائے تو دونوں جہانوں میں اپنا فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جاتی ہے۔ چھپاؤ کتنا چھپاؤ گے آج زمین بھی چھپا رہی ہے تم تلاش کر کے زمین کا سینہ پھاڑ کے خزانے نکالتے ہو کھود کھود کے خزانے

نکالتے ہو یہاں سے تیل نکل رہا ہے، یہاں سے کوئلہ نکل رہا ہے، یہاں سے سونا نکل رہا ہے لیکن از خود نکل رہا ہے یا کھود کھود کر نکال رہے ہیں از خود یہ خزانے نکلتے ہیں یا نکالنے پڑتے ہیں تو زمین سے زوری نکالے جاتے ہیں، زمین چھپا رہی ہوتی ہے ایسے ہی آپ بھی چھپا رہے ہوتے ہیں اور آپ سے بھی زوری نکالے جاتے ہیں...... کب تک چھپاؤ گے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ تم دو گے اور لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ زمین بھی دے گی لینے والا کوئی نہیں ہوگا تم بھی لیئے پھرو گے کوئی لینے والا نہیں ہوگا، میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ٥ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا٥ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا٥

زمین اپنے خزانے نکال باہر کرے گی، ہاں زمینی خزانے باہر آجائیں گے،

ایک ہے قیامت سے قبل کہ مالی فراوانی ہوگی، وہ کب جب......

لا یبقیٰ من الاسلام بیت حجر ولا مدر ولا وبر

کوئی کچا پکا گھر کوئی خیمہ کوئی تمبو اسلام سے خالی نہیں رہے گا......

اس وقت اتنی مالی فراوانی ہوگی، اتنا نزول برکات ہوگا اتنی برکت ہوگی، اتنی رزق کی کشادگی ہوگی کہ لوگ اپنے مال سے زکواۃ نکال کر تلاش کرے کہ کوئی لینے والا ملے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا وہ وقت تو مبارک ہے اور ایک وہ وقت ہے جب وقوع قیامت ہو جب زمین پہ زلازل ہوں، جب پہاڑ، پنبہ اور ریت بن جائیں، جب آسمان پھٹ جائے، جب ستارے میلے ہو جائیں، جھڑ جائیں، ہاں......

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ٥ ......اور جب ستارے میلے ہو جائیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. ......جب آسمان پھٹ جائے......

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج بے نور ہو جائے......

واذاالجبال سیرت ...... جب پہاڑ جو اب ہلتے نہیں، یہ چل پڑیں۔ نہ صرف چل پڑیں، نہ زمین پر صرف چل پڑیں بلکہ

وتکون الجبال کالعھن المنفوش٥

یہ پہاڑ، ینسفھا ربی نسفا یا تنے کمزور ہو جائیں کہ غبار بن کر فضا میں اڑ جائیں زمین پر کسی کا بنگلہ، کسی کا محل نہ رہے، بنگلوں اور محلوں سے زیادہ مضبو پہاڑ ہیں وہ بھی نہ رہیں......

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا ٥ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا٥ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا٥

ہاں......اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا٥

زمین کو ایسے کوٹ کر سیدھا کر دیا جائے کہ کوئی نشیب وفراز نہ رہے زمین کہیں اوپر کہیں نیچے نہ رہے کوئی محل کوئی بنگلہ نہ رہے، سیدھا میدان ہو، جب اس زمین پہ جھٹکے آئیں......

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ......

اور...... وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ......

جب اس زمین کو کھینچ کر سیدھا کر دیا جائے جو کچھ اندر ہے سب باہر نکل آئے وہ پریشانی کا وقت ہوگا۔

اس وقت ہیرے پڑے ہوئے ہوں گے کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

سونا پڑا ہوا ہوگا کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

خزانے پڑے ہوئے ہوں گے، کسی کی دلچسپی نہیں ہوگی......

کوئی پسند نہیں کرے گا، کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا، اس وقت نہ اس پیسے کی قدر رہے گی، نہ سونے چاندی کی قدر رہے گی، نہ جواہر کی قدر رہے گی۔ اس وقت قدر ہوگی تو تیرے ایمان وعمل کی ہوگی، اس وقت قدر ہوگی تو تیرے ایمان وعمل کی ہوگی اور اس عمل میں وہ بات بھی داخل ہوگی کہ اس وقت آنے سے پہلے تو نے ایک پیسہ بھی اگر اللہ کی راہ میں دیا تھا اس کی قدر ہوگی اور اس دن کے لاکھوں کروڑوں بھی کسی کام کے نہیں ہوں گے، اس دن قدر ایمان وعمل کی ہوگی اور اس وقت کرنسی وہی چلے گی، عمل صالح......

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ ......

حالت ایمان میں جو عمل صالح تو نے کیا اسی کی قدر ہوگی اور وہ کرنسی چلے گی، یہ کرنسی

جو آج چل رہی ہے، یہ سکہ جو آج چل رہا ہے، یہ اس وقت نہیں چلے گا، جب کرنسی چینج ہو جائے، پہلی بے کار ہو جائے، کوئی ہو جائے اس کی قدر نہیں رہتی، اس وقت یہ کرنسی کھوٹی ہو جائے گی وہ کرنسی چالو ہو جائے گی اور میرے دوست وہ کرنسی چالو تو ہوگی لیکن وہ کرنسی ملنا بند ہو جائے گی۔ آج قرآن کہتا ہے کہ وہ کرنسی جمع کرلو، عمل صالح جمع کرلو، وہ نوٹ جمع کرلو، وہ دولت جمع کرلو۔ جیسے آج گھر بنانے کے لئے، کھانا کھانے کے لئے، کپڑے پہننے کے لئے، زیب وزینت کے لئے...... یہ نوٹ چاہئیں۔

وہاں پر جنت کا گھر بنانے کے لئے، جنت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے، وہاں پر آرام وفرحت کے حصول کے لئے وہاں پر سونے چاندی کے گھر کے لئے، کوثر اور سبیل کے لئے، حور وقصور کے لئے، جلوہ رسول کے لئے، اللہ کے دیدار کے لئے ...... وہاں پر وہ کرنسی چاہئے......!

عمل صالح، نبی کی تابعداری میں بنتا ہے

جو تو یہاں سے لے کر جائے گا وہاں نہیں ملے گی یہاں سے لے کر جائے گا، اس کرنسی کا نام روپیہ نہیں ہے اس کرنسی کا نام ڈالر نہیں ہے، اس کرنسی کا نام یورو نہیں ہے، اس کرنسی کا نام پاؤنڈ نہیں ہے، اس کرنسی کا نام درہم نہیں ہے اس کرنسی کا نام ریال نہیں ہے، اس کرنسی کا نام دینار نہیں ہے......اس کرنسی کا نام قرآن نے عمل صالح بتایا ہے اور عمل صالح کیسے بنتا ہے؟ عمل صالح نبی کی تابعداری میں بنتا ہے، نبوت کی تابعداری کی مہر لگوا لو، عمل صالح ہے......!

ہاں کھانا بھی عمل صالح ہے، پینا بھی عمل صالح ہے، کپڑا پہننا بھی عمل صالح ہے، قدم اٹھا کے چلنا بھی عمل صالح ہے، نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی عمل صالح ہے۔ اگر سنت کے مطابق ہو......اور اگر حضور کے طریقے کے مطابق نہ ہو تو قرآن پڑھنا بھی عمل صالح نہیں ہے...... یہ کیا کہا میں نے......؟ سنت کے مطابق ہو تو کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا...... عمل صالح اور اگر حضور کی سنت کے مطابق نہ ہو، طریقے کے مطابق نہ ہو تو پھر قرآن پڑھنا بھی عمل صالح

نہیں ہے عمل صالح سے ثواب ملتا ہے، گناہ ملتا ہے! ثواب...... قرآن پڑھنا عمل صالح ہے یا نہیں (ہے) قرآن پڑھو ثواب ملے گا گناہ ملے گا؟ (ثواب) یا گناہ بھی ملے گا؟ (نہیں) پکی بات......؟ تو پھر سویرے فجر کی نماز میں سجدے میں سورۃ یٰسین پڑھ لینا، کہہ دوں قاری صاحب سے، نماز فجر پڑھائیں اور سجدے میں سورۃ یٰسین پڑھادیں۔ ٹھیک ہے (نہیں) کیوں؟ ثواب ہوگا گناہ ہوگا (گناہ) قرآن پڑھنے سے گناہ ہوگا، سجدے میں؟ سجدہ کتنی بڑی عبادت ہے اور اس میں اگر قرآن پڑھنا بھی آجائے تو وہی دودھ میں شہد پڑ گیا۔

آپ کیا کہتے ہیں مسلمان یہی کہے گا کہ سجدے میں قرآن پڑھو ثواب نہیں ملے گا، وہاں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو، "مزمل" مت پڑھو، مدثر مت پڑھو، قرآن کی سورتیں مت پڑھو، ثواب نہیں ملے گا گناہ ملے گا کیوں؟ کہ سجدے میں قرآن پڑھنا میرے نبی نے نہیں سکھایا۔

نبی کی سنت کے مطابق قرآن پڑھو گے ثواب ہوگا......

سنت کے خلاف قرآن پڑھو گے تب بھی گناہ ہوگا......!!

اللہ کو وہ نماز بھی نہ چاہئے جس پہ محمد کی غلامی کی مہر نہ لگی ہو......

اللہ کو وہ تیری تلاوت بھی نہ چاہئے جس پہ محمدی تابعداری کی مہر نہ لگی ہو......

اللہ کو تیرا وہ روزہ نہیں چاہئے جس پر محمدی تابعداری کی مہر نہ لگی ہو......

اور حضور کی تابعداری کی مہر لگی ہو تو پھر تیرا کھانا پینا بھی اللہ کو پسند ہے وہ بھی عبادت بن جاتی ہے۔

باقی انبیاء کو حضور ﷺ سے قبل بھیجنے میں حکمت

عرض کر رہا تھا کہ وہاں کی کرنسی بتانے کے لئے اور قوم کو جگانے کے لئے اللہ نے یہ انتظام فرمایا، کیا؟ کہ رسولوں کو بھیجا اور سب کو میرے آقا سے پہلے بھیجا......

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا ......

سب کو حضور سے قبل بھیجا، کیوں؟ کہ جو کچھ دنیا میں بھیجنا ہے اس میں سے کچھ کچھ

ان سب کو دے کر بھیجتا ہے، ہاں جناب کچھ "نوح" کو کچھ "ابراہیم" کو کچھ "اسماعیل" کو کچھ "ادریس" کو، کچھ "موسیٰ، عیسیٰ" کو کچھ کچھ دے کر بھیجتا ہے اور جب محمد کو بھیجتا ہے تو بچا کر نہیں رکھنا ہے ان سب کو کچھ کچھ دے کر بھیجتا ہے جب محمد کو بھیجتا ہے، تو سبھی حوالے کر دینا ہے بچا کے کچھ نہیں رکھنا، کوئی بعد میں جائے گا تو کیا لے جائے گا۔ اس لئے سب کو پہلے بھیجا، یہ اس خزانہ ہدایت سے تم بھی لے جاؤ اور جب حضور کو بھیجا تو وہ خزانہ ہی حوالے کر دیا جو بھیجنا تھا اس میں سے بچا کے نہیں رکھا اب کوئی بعد میں کہے میں بھی جاؤں گا، اللہ کہتا ہے میں تو نہیں بھیجتا...... میں بھی جاؤں گا، میں بھی رسول بننا چاہتا ہوں، اللہ کہتا ہے میں تو نہیں بناتا، اللہ کا نہیں بنے گا شیطان کا بنے تو بن جائے۔

بھیجا اور سب کو بھیجا، پہلے بھیجا...... آقا کو آخر میں بھیجا کہ بعد کسی کے لئے بچا کے رکھنا ہی نہیں ہے، میں نہیں کہتا آقا نے فرمایا......

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ......

میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

انبیاء سے حضور ﷺ کی نصرت کا وعدہ

مکارم اخلاق تمام ہو جائیں گے آقا پر، کوئی چیز بچے گی نہیں...... ہاں کیوں نہ ہو! تمامی انبیاء کو حضور سے پہلے بھیجا جا رہا ہے کیوں نہ ہو کہ عالم ارواح میں بات ہی یہی ہوئی تھی کہ جب تمہیں نبوت ملے، جب تمہیں حکمت ملے، تمہیں نبوت و حکمت ملے، تم سب کو......

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ......

پھر ایک عالی شان رسول تمہارے پاس آئیں گے......

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ......

ماننا بھی نصرت بھی کرنا، ہاں رب العالمین وعدہ ہوا......

ءَاَقْرَرْتُمْ...... کیا تم نے اقرار کیا؟......

وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا......

اقرار ہو گیا، وعدہ ہو گیا، آپ بھیجیں گے، ہم مانیں گے...... آپ بھیجیں گے ہم نصرت بھی کریں گے...... اب آتے ہیں پیدا ہو کر منتظر ہیں، کس کس کا نام لوں؟ نوح علیہ السلام پیدا ہو کر منتظر، ابھی نہیں آئے، فرمایا ابھی نہیں...... تمہیں کتاب وحکمت مل جائے نا...... "ثم" مل گئی، اب صرف تمہیں نہیں سب کو، وعدہ سب کے ساتھ تھا نا......! تمہیں مل جائے ثم، جناب موسیٰ آپ کو کتاب وحکمت مل گئی، جناب داؤد آپ کو کتاب وحکمت مل گئی، منتظر ہیں، فرمایا نہیں...... "ثم" بعد میں سب کو مل جائے پھر...... خداوندا وعدہ تو ہم نے کیا تھا کہ وہ آئیں گے ہم مانیں گے، وہ تشریف لائیں گے ہم نصرت کریں گے، وہ ہجرت کر کے آئیں گے تو ہم نصرت کریں گے، تو ہماری زندگی کتنی ہے ہم رہیں گے (اس ظاہری زندگی کی بات کر رہا ہوں) ہم رہیں گے اتنے سینکڑوں ہزاروں برس، بعد تک ہم بیٹھے رہیں گے فرمایا یہ میرا انتظام ہے تم نے وعدہ کر لیا نا، تم وعدے پہ پکے رہنا بس۔

خداوندا میرے تو لمحات پورے ہو گئے، میں تو دنیا سے جا رہا ہوں، وہ آئے تو نہیں، میں جا رہا ہوں، وہ آئے تو نہیں فرمایا ٹھیک ہے تم چلے جاؤ، اس دنیا سے چلے جاؤ کوئی بات نہیں، جناب موسیٰ دیکھتے ہوئے جا رہے ہیں، اس دنیا سے جا رہے ہیں، ملے تو نہیں وعدہ تھا آئیں گے، ہم ایمان بھی ان پر لا کر، چلو ایمان تو لائے ان کے آنے سے پہلے ہی ہم نے مان لیا لیکن ساتھ چلنا تھا، نصرت کرنی تھی۔ اب میں تو جا رہا ہوں فرمایا چلے جاؤ، جہاں بھی چلے جاؤ وہاں سے منگانا میرے لئے کوئی مشکل نہیں، جاؤ جاؤ۔ ہاں جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ پیچھے دیکھتے ہوئے تشریف لے جاتے ہیں۔

وعدے کی تکمیل

جناب کلیم کے، جناب ذبیح کے، جناب خلیل کے، جناب روح اللہ کے، دیکھتے ہوئے جا رہے ہیں، خداوندا نصرت کیسے ہوگی؟ فرمایا اپنے وعدے پہ پکے رہو، وقت آئے گا اور اچانک وہ وقت آیا جناب آدم تیار ہو جاؤ، جناب نوح تیار ہو جاؤ، ذبیح و خلیل تیار ہو جاؤ کلیم و روح تیار ہو جاؤ خداوندا کیا؟ ہاں وہ وقت آ گیا ہے، تم سے وعدہ تھا وہ آئیں گے تم مان کر ساتھ چلنا، تم چلے آئے

دنیا سے اب وہ آرہے ہیں۔ کھڑے ہو جاؤ آسمانوں پہ انتظار کرو، وہ آرہے ہیں تشریف لا رہے ہیں، آج انتظار کروائی جا رہی ہے۔ ہاں جناب اور جاؤ جبرائیل امین میرا وعدہ سچا کرواؤ۔ اب لے کے آؤ یہ سارے ملتے جائیں گے، حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں، آتے ہیں یا نہیں آتے؟

جبرائیل جاتے ہیں یا نہیں جاتے؟ (جاتے ہیں)

آقا پھر آتے ہیں یا نہیں آتے؟ (آتے ہیں)

وہ جانا بھی برحق یہ جانا بھی برحق۔ ہر جگہ حاضر ناظر ہونے والا نہ آتا ہے نہ جاتا ہے جبرائیل کا جانا برحق، لے کر آنا برحق، انبیاء کی انتظار برحق، اللہ کا منگوانا برحق۔ جبریل امین جاتے ہیں، آقا کو لے کر آتے ہیں، انبیاء منتظر ہیں، اپنے اپنے پوائنٹ پر، اپنی اپنی جگی پر، اپنی اپنی منزل پر منتظر ہیں۔ حضور وہاں پہنچتے ہیں سلام ہوتا ہے ایمان ہوتا ہے، تسلیم ہوتا ہے، مان لیا مان، سلام کیا، مرحبا کہا۔

انبیاء نے حضور ﷺ کی زیارت کی اور ایمان لے آئے

اللہ مان تو لیا، مان تو ہم پہلے ہیں چکے تھے مل بھی لئے لیکن آقا تو گئے اوپر، ہم تو یہاں سے اوپر نہیں جا سکتے نا......! پہلے آسمان والے دوسرے پہ تو نہیں جائیں گے دوسرے والے تیسرے پر تو نہیں جائیں گے، تیسرے والے چوتھے پہ نہیں، چوتھے والے پانچویں پہ نہیں، ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر کھڑا ہے، مل لئے......

مَرْحَبًا بِابْنِ الصَّالِحِ وَبِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ......

یہ ابن صالح کے ساتھ نبی کہہ کر...... یہی تو ایمان ہے نا۔

جبریل علیہ السلام کو بے وفا کہنا درست نہیں

آقا آگے جا رہے ہیں، خداوندا یہ مانا تو ہم نے پہلے ہی تھا اور "رویت" بھی ہو گی دیدار ہو گیا کہ یہ ہیں! نصرت کیسے ہو گی؟ فرمایا انتظار کرو، جس نے دیدار کروالیا وہ نصرت کا موقع بھی دے گا آقا کو اپنی اصلی منزل پہ پہنچنے دو۔ جبرائیل ساتھ ہیں کہیں وہ بھی جا کے رکتے ہیں کہ آگے جانا ہمارے بس کی بات نہیں کیونکہ ہمیں حکم یہیں تک ہے...... نہ کہنا جبرئیل کو بے

وفا، بے وفا وہ ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے ٹھہر جائے وہ اللہ کے حکم سے ٹھہرتا ہے وہ بے وفا نہیں اور رزوری بھی نہیں آتا وہ بے ادب بھی نہیں۔

حضور ﷺ کی جوتی وہاں پہنچی جہاں کوئی نہ پہنچ سکا

آقا تشریف لے جاتے ہیں، پہنچے، اس مقام پہ جہاں خود کیا پہنچنا......؟ کسی نوری ناری کی نظر بھی نہیں پہنچی پوچھ لوں آقا پہنچ گئے، میں کیا دیکھوں، میں سوچوں، میں کیا دیکھو، دیکھے کون؟ میں تو سوچوں آقا تو پہنچے......

آقا کے صدقے، آقا کے کپڑے پہنچ رہے ہیں......

آقا کا کرتا پہنچ رہا ہے......

آقا کی چادر پہنچ رہی ہے......

آقا کی جوتی مبارک پہنچ رہی ہے......

کیوں؟ اس لئے کہ چٹ گئی ہے حضور کو، "جھمی پا رہی ہے حضور دے پیراں نوں" لباسِ رسول پہنچ رہا ہے، وہاں جہاں کوئی نہیں پہنچتا۔

لباسِ رسولؐ پر ایک خوبصورت نکتہ

حضور کے صدقے پھر بات آئی ہے لباس رسول کی تو عرض کروں......

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

نبوت اپنی جگہ لیکن لباس رسول وہ رسول کے ساتھ ہے پہنچے گا وہاں جہاں رسول پہنچے۔ توجہ یہ لباس، یہ کپڑے جو حضور نے پہن رکھے ہیں وہاں پہنچ رہے ہیں، حضور کے صدقے اور جنہیں قرآن لباس کہتا ہے......

عائشہؓ نبیہ نہیں ہیں......

خدیجہؓ نبیہ نہیں ہیں......

ام حبیبہؓ نبیہ نہیں ہیں......

لیکن قائم پور والو، رہیں گی حضور کے بنگلے میں کیونکہ لباسِ رسولؐ ہیں......!

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

وہ لباس رسول ہیں، یہ لباس وہاں پہنچا، جہاں پر بلا جھجک کہتا ہوں، جناب خلیل وکلیم نہیں پہنچے۔ ہاں عظمت ان کی اپنی جگہ، یہ طبعا جا رہا ہے۔ اسی طرح مقام نبوت نہیں ملا انہیں۔

عورتوں میں سے کوئی نبیہ نہیں ہے لیکن حضور کی تابعداری میں حضور کو چمٹ کر، حضور کی نسبت سے رہیں گی حضور کے بنگلے میں، وہاں پہنچیں گی جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا......! ہاں کیونکہ لباس رسول ہیں......

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ......

بارگاہِ خداوندی میں لباسِ رسول کا مقام

اور پتا ہے لباس رسالت کا کتنا پاس ہوتا ہے اللہ کو، زلیخا کے دل میں برائی آئی، ارادہ ہوا اور اس جوش میں زلیخا نے کپڑے کو ہاتھ لگایا، پھر وہ کپڑا یوسف کے جسم پہ رہا......؟ جہاں اس کا ہاتھ لگا ہے کپڑا اپھٹ کر زلیخا کے ہاتھ میں ہے......

قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ ......

کپڑا اپھٹ کر زلیخا کے ہاتھ میں ہے، زلیخا کے دل میں برائی ہے، بُرے ارادے سے اس نے جس کپڑے کو ہاتھ لگایا وہ اب لباس نبوت نہیں بن سکتا۔ پھاڑ دیا گیا، کاٹ دیا گیا، اسی طرح اگر لباس نبوت میں برائی آجائے وہ لباس نبوت نہیں رہتا کٹ جاتا ہے......

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○

بیبیاں لباس بن کر جناب نوح اور لوط کے ساتھ آتی ہیں، ان میں انکار آتا ہے، کفر آتا ہے، نبوت کی معاصیت، عصیان، گستاخی آتی ہے، اللہ نے کاٹ کر جہنم میں ڈال دیا کٹ جاؤ تمہیں نبوت کا لباس بن کر رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی گنجائش نہیں۔

نبوت کے ساتھ لباس بن کر رہے تو وہی رہے جو پاک اور صاف ہو۔

بارگاہِ خداوندی میں ازواج مطہراتؓ کا مقام

تو اگر لباس میں خرابی ہوتی، یا کوئی خرابی والا ہاتھ...... کوئی لباس تک پہنچتا تو وہ لباس کٹ جاتا، جس کو رب نے نہیں کاٹا بلکہ فرمایا:

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ ......

اب یہ بیبیاں، ان کے بعد تجھے اے پیغمبرؐ اور شادیاں کرنا حلال نہیں۔

اچھا اللہ اب نو (۹) رکھوں ان میں سے کسی کو بدل دوں؟...... تو ہی رہیں، فرمایا:

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ......

بدلنے کی بھی اجازت نہیں، یہ لباس بدلنے کی بھی اجازت نہیں، اللہ کو تو اتنا پسند ہے......

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکَ

آپ کو کوئی اور پسند بھی آئے پھر بھی اب بدلنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ میری پسند یہی ہے کہ آپ کے ساتھ یہی مناسب ہے۔

انبیاء کی طرف سے نصرت کے وعدے کی تکمیل

خیر بات آئی، عرض کر دی تو آقا ﷺ آگے تشریف لے جا رہے ہیں انبیاء منتظر ہیں کہ نصرت، یاد ہے کیا؟ نصرت، ساتھ بھی تو چلنا تھا، فرمایا ابھی آئے، تفصیلات نہیں عرض کرتا اور میں کیا عرض کرتا، مجھے کیا معلوم جتنا بھی بتاؤں وہ سمندر سے قطرہ بھی نہیں ہو گا۔ آئے آئے ہاں جناب ساتویں آسمان والے سدرہ پر تو نہیں جا سکتے تھے، پانچویں پر تو جا سکتے ہونا، کیونکہ وہ تو ویسے بھی کراس کر کے آئے ہو، جاؤ یہ ساتویں والے چھٹے والے، پانچویں والے، چوتھے والے، تیسرے والے، دوسرے والے، پہلے آسمان والے...... یہ سارے آسمانوں سے آ رہے ہیں، ساتھ تشریف لا رہے ہیں نصرت یہی ہے نا...... نہیں سمجھے تو جاؤ تبلیغی جماعت میں تمہیں نصرت سمجھ آئے۔ یہ ساتھ سارے انبیاء آ رہے ہیں، نصرت

ہوئی کہ نہ ہوئی......

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ......

یہ نصرت ہورہی ہے اور جب آقا کا آسمانی سفر پورا ہوتا ہے..... آقا سفر کر رہے ہیں رات اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے...... رات میں حضور اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں...... اور رب اس کی قسمیں اٹھا رہا ہے......

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ......

قسم ہے رات کی جب اس رات میں حبیب چل رہے ہیں۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ترجمہ فرمایا ہے اور جب آسمانی سفر ختم ہورہا ہے، پہنچتے ہیں بیت المقدس میں۔

مسجدِ اقصیٰ کے دربان کی حسرت

قائم پور والو جاگ رہے ہو......! بہت دیر ہوگئی، بڑے زور لگائے دربان نے آج مسجد کا مین گیٹ بند نہیں ہورہا، مسجد اقصی کا مرکزی مرکزی دروازہ بند نہیں ہورہا۔ کہتا ہے کیا ہوا؟ نہ بارش ہوئی نہ کوئی بات، کیسے چھت بیٹھ گئی، کیا ہوا دروازہ کھلا پڑا ہے، ہلتا ہی نہیں یارو تم بھی آؤ ذرا زور لگاؤ کوشش کی، نہیں ہورہا چلا جاتا ہے مستری کے پاس اسے لے آتا ہے بھئی وہ مرکزی دروازہ مسجد کا بند نہیں ہورہا، مستری آتا ہے دیکھتا ہے، ہاتھ لگاتا ہے تھوڑی سی ٹھک ٹھک کرتا ہے لیکن کہتا ہے اچھا پھر کل دیکھیں گے اب کافی رات ہوگئی ہے کل دیکھیں گے، یہ بھی چلا گیا۔

قائم پور والو......! صبح صبح مسجد اقصی کا وہ خادم، وہ متولی آتا ہے، دیکھوں تو سہی، پھر لے آتا ہوں مستری کو یوں ہاتھ لگایا معمول کے مطابق آرام سے دروازہ بند ہوگیا۔

چیخ نکل گئی، اس کی چیخ نکل گئی، اس متولی عالم کی، اوہ......! کوئی خرابی نہیں تھی، کوئی مسئلہ اور نہیں تھا یہ تو وہی رات تھی جو ہم پہلے سے سنتے آرہے تھے، ایک رات تمامی انبیاء اکٹھے ہوں گے اور اپنے سردار کے پیچھے یہاں نماز پڑھیں گے!

آج تو وہ رات تھی، اے کاش میں دیکھ لیتا......! اے کاش مجھے سارے نبیوں کی زیارت ہو جاتی، لیکن وقت گزر گیا۔

کسی اور نبی کے دل میں امامت کا خیال آ ہی نہیں سکتا

عرض کر رہا تھا دروازہ کھلا ہوا ہے تشریف لائے ہیں اور سارے کے سارے انبیاء کرام ساتھ ہیں، زمین پر پہنچے ہی رات بھی پوری...... رات والا سفر بھی پورا...... یہ صبح صادق طلوع فجر ہو رہا ہے اور جبرائیل موذن کے طور پہ کھڑے ہوتے ہیں ، اللہ اکبر، اللہ اکبر...... اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو رہی ہے اور اللہ کی وحدت ، اشھد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ جبرائیل امین اعلان کر رہے ہیں اور تمامی انبیاء کی موجودگی میں از آدم تا عیسیٰ ، آج نام پکارا جا رہا ہے رب العالمین کے ساتھ اشھد ان محمد رسول اللہ، تمامی انبیاء ہیں اشھد ان محمد رسول اللہ...... دیکھو ٹائم بڑھانے کے لئے خواہ مخواہ نہ کہنا، کہ آدم کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، نوح کے دل میں تھا امامت میں کروں گا، کچھ سوچو! میرے استاد آجائیں، میرے مرشد آجائیں، میں سوچ سکتا ہوں کہ امامت میں کروں گا، سارے انبیاء جن کی انتظار میں تھے اپنے سردار کو آج دیکھ رہے ہیں۔

"اشھد ان محمدا رسول اللہ" پکار رہے ہیں۔ آقا موجود ہیں کسی کے دل میں آ سکتا ہے کہ امامت میں کروں گا، (نہیں) پتا ہے پہلے سے کہ نبوت کی جماعت ہو تو محمد سے آگے کوئی نہیں ہو سکتا، اور صرف امت کی جماعت ہو تو صدیق اکبرؓ سے آگے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں، تحفہ ملا تھا نا......! تحفہ کونسا؟ نماز تحفہ جو ملا ہے تو ان ساتھیوں کو بھی ذرا چکھا کے جائیں نا...... پہلی نماز، نماز فجر موذن جبرائیل، آقا امام اور سارے انبیاء مقتدی، یہ نماز فجر ہو رہی ہے اور نماز کے بعد الوداع۔ حضور اپنی منزل کی طرف باقی انبیاء اپنی منازل کی طرف......

انتظار تھی تو اسی لئے کہ اب آئیں گے......

الوداع ہے تو اسی لئے کہ اب جائیں گے......

اللہ پاک کے یہاں نہ آنے کی انتظار ہوتی ہے نہ جانے کی انتظار ہوتی ہے۔

مومن کے دل میں اللہ کی محبت شدید ہوتی ہے

میرے دوستو! نبی پاک حضرت مصطفیؐ کی منزلت کو اللہ نے ظاہر فرمایا اور یہ قرآن عطا فرمایا، اسی لئے......

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥

اسی لئے نازل فرمایا کہ لوگوں کو بیان کر کے کھول کر سناؤ اور جب بول کر سناؤ گے، تم سناؤ اور وہ فکر کریں گے تم یہ ذکر کرو وہ یہ فکر کریں، فکر کر کے سوچ کر مان لیں......

فَتُخْبِطَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ......

"فیومن بہ"...... مان لیں جب مان لیں گے تو پھر ان کا نام مومن ہوگا، جب یہ مومن ہوں گے تو ان کے دل میں اللہ کی محبت ہوگی......

محبت شدید ہو تو اس کا مخالف اچھا نہیں لگتا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ......

اور جب "اشد حب" ہو بہت زیادہ محبت ہو، عشق تو پھر اسکا مخالف اچھا نہیں لگتا، اس محبوب کا مخالف اچھا نہیں لگتا۔ اس محبوب کا دشمن اچھا نہیں لگتا، تبھی فرمایا......

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا......

بہت سوں کو دیکھو گے، دعویٰ ایمان ہے لیکن پھر کافروں سے پیار ہے۔

میں بتا نہیں رہا بتا رہا ہوں، یہ سورہ المائدہ ہے چھٹا پارہ ہے بالکل آخر ہے چھٹے پارے کی بالکل آخر ہے:

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا......

بات ہے منافقین کی ان میں سے کئیوں کو دیکھو گے کہ کافروں کے ساتھ پیار ہے، دیکھو کافر نہ کہوا گر کافر کہو تو پھر پیار نہ کرو کیوں؟

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

اگر یہ لوگ مانتے اللہ کو...... والنبی، نبی کو...... وما انزل الیہ جو نبی پر نازل ہوا ہے

قرآن کو...... مانتے تو "ما اتخذوھم اولیاء " انہیں دوست نہ بناتے، کن کو؟ "یتولون الذین کفروا"

کافروں سے پیار رکھتے ہیں اگر واقعی ایمان دار ہوتے تو کافروں سے پیار نہ کرتے ،دیکھو یہ قرآن پرانا نہیں ہوگیا، نہ ہوگا۔ قرآن جیسے کل تھا تازہ تازہ ویسے ہی آج ہے، جیسے کل اس کی باتیں کھلی کھلی تھیں ویسے آج بھی کھلی کھلی ہیں، کہ......

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

"یا ایھا الذین امنو "...... آپ کو ہے یا کسی اور کو ہے، کیا ہوگیا ہے آپ کو؟ وہ کوئی دوسری قوم ہے؟ کون ہے، کہاں ہے وہ؟ ڈھونڈ کے لاؤ کہیں سے...... "یا ایھا الذین امنوا"، جنہیں قرآن کہتا ہے کہ اے ایمان والو، آپ کو تو نہیں ہے نا...... بولو! کہو ہم نہیں ہیں ایماندار، کہہ دو کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے میں انشاء اللہ مومن ہوں وہ بھی کافر ہے۔ انشاء اللہ تالیق کیوں کرتا ہے یہ یقین سے کہے میں مومن ہوں، کیا کہتے ہو......

"یا ایھا الذین امنوا"، یہ آپ کو ہے کسی اور کو ہے؟ (ہمیں)

لا تتخذو الکافرین اولیاء من دون المومنین...... دیکھو مومنوں کو چھوڑ کر کافر سے پیار نہ کرنا، بلکہ:

لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآئَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ......

اگر ابا بھی...... اخوان، بھائی بھی...... استحبوا الکفر علی الایمان، ایمان سے زیادہ کفر کو پسند کرتے ہیں تو "لا تتخذو ا"...... تو باپ بھی ہو تو اس سے پیار نہ رکھو، بھائی بھی ہو تو اس سے پیار نہ رکھو، دل پہ ہاتھ رکھو، قرآن کہتا ہے؟ آج ہم کیا کہہ رہے ہیں پھر عذاب نہیں آئیں گے تو اور کیا ہوگا؟

میرے دوستو! کھلی بات ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اور جب قرآن آرہا تھا اس وقت جو مومنین تھے قرآن نے بتایا نا......

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ......

تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے رسول ہے اور وہ لوگ جو مومن ہیں۔

تو اس وقت جب قرآن آیا کون تھے مومن، (صحابہؓ) بھئی سپاہ صحابہؓ نہ سہی، صحابہؓ کون؟ صحابہؓ! اس وقت مومن کون؟ صحابہؓ!

اللہ نے فرمایا...... انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا ...... تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے، رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں۔ جب قرآن نے یہ کہا کہ ایمان لا چکے ہیں تو اس وقت کون تھے وہ (صحابہؓ) یہ ہیں محبت کے لائق تو ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

کافروں سے یارانہ رکھنے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں

بولو! الحمدللہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں...... اللہ کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور رسول کے صحابہؓ سے محبت کرتے ہیں، الحمدللہ......! جو اُن سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اور جو اُن سے عداوت رکھتا ہے، ہم اس سے عداوت رکھتے ہیں...... سیدھی بات ہے، کیوں نہ رکھیں؟

فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکَافِرِیْنَ ۝

کیوں نہ رکھیں......

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ......

جو ان سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، جو ان سے نفرت رکھتا ہے، ہم اس سے نفرت رکھتے ہیں، بات سمجھ آئی، اگر کوئی اس سے محبت کرے تو ہم کہتے ہیں......

وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ

تمہارا بھی اگر ایمان ٹھیک ہوتا تو ان سے پیار نہ ہوتا......

پھر اپنے عقیدے ایمان کی خیر مناؤ، یا توبہ کرو، لالچ میں آکر یا ڈر کر، (یہ میں نے دو باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں)......

فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ

تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ......

فرمایا جن کے اندر مرض ہے نا، فی قلوبھم مرض ...... وہ ادھر گھسنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ پینگیں بڑھاتے ہیں اور کہتے کیا ہیں؟

جب ان سے پوچھو یہ کیا کر رہے ہو؟ نخشیٰ ان تصیبنا دائرہ ......او یار کسی چکر میں پھنس نہ جائیں!...... چکر، مصیبت کسی مصیبت میں پھنس نہ جائیں یار خواہ مخواہ ایسے ہی تمہیں کیا ڈر ہے؟ کیا چکر تمہیں پڑے گا؟ تو اب دوسرا بہانہ...... قرآن کہتا ہے......

بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝

منافقین کو بتلا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

میں نے کہا رب العالمین، کون منافق؟ فرمایا......

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ......

جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے پینگیں بڑھاتے ہیں، پیار کرتے ہیں......

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ......

(قرآن ہے) یہ ان کے ہاں عزت چاہتے ہیں، یا ڈر یا لالچ، لالچ میں نہیں کہتا نوٹ کی یا ووٹ کی عزت، ہماری عزت ہوگی، ہم جیت جائیں گے نا، یہ بھی ساتھ دیں گے......

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ......

ان کے ہاں عزت، یہ عزت ہے یا ذلت ہے، توجہ کہ کل تم فتویٰ دو، کافر ہیں لعنتی ہیں، ملعون ہیں متفقہ فیصلے چھاپو، آج ابو بنا کے بٹھاؤ، یہ ذلت اس سے بڑی کوئی ذلت ہوگی؟ ڈوب مرو! ہاں اب تم بھی ادھر ادھر دیکھ رہے ہو، غیروں کو حق کہیں تو پھر بڑے نعرے لگاتے ہونا، کہتا ہے تو ہر ایک کو کہتا ہے۔

نجفی کو ساتھ رکھنا تھا تو رُشدی کے خلاف جلوس نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟

باپ کیوں نہ ہو، جب غلام حسین نجفی جیسے ملعون کو ساتھ رکھنا تھا، تو سلمان رشدی کے خلاف جلوس نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟...... سلمان رشدی زیادہ گستاخ ہے نجفی سے؟......

(نہیں) ''سٹانک ورسس'' شیطانی آیات'' قول مقبول'' سے، ''جا گیر فدک'' سے، ''سہم مسموم'' سے، ''حقیقت فقہ حنفیہ'' سے، نجفی کی کتابوں سے زیادہ گندی کتاب ہے؟......

اگر وہاں غیرت ایمانی دکھائی تھی تو یہاں بھی دکھانی چاہئے تھی۔

اب ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ تمہاری وہ بھی غیرت نہیں تھی، غیرت ہوتی تو یہاں بھی ہوتی، وہ بھی سیاسی چال تھی۔

اپنے اسلاف پہ داغ، دھبے بننے والے اتنے لالچی بنے ہو، بیٹھ کر کہتے ہیں جی ملی یکجہتی کونسل میں تم بھی تو بیٹھے تھے، متحدہ بورڈ میں تم بھی تو بیٹھے تھے...... وہاں اگر ہم نہ بیٹھتے، تو دشمن کے گند کو واضح تو کرتا؟...... عدالت میں پنچائیت میں، فیصلے میں دشمنوں کے سامنے تو بیٹھتا؟...... یہ غیرت ہے، یہ جرأت ہے، عزت ہے اور دشمن کے ساتھ مل کر غیرت ڈبو کر اور ساتھ دوستی ملا لینا یہ بے غیرتی ہے، ذلت ہے......!

بڑا فرق ہے، وہاں بیٹھنے والوں نے ان کے کفر پہ بحث کی تھی، کتابیں پیش کی تھیں، مسائل کھلے تھے اور دشمن کو نیچا دیکھنا پڑا تھا، ذلیل ہونا پڑا تھا۔

وہاں سامنے نہ آنا، سامنے نہ بیٹھنا وہ ذلت تھی اور یہاں ساتھ بیٹھنا ذلت ہے۔

لیکن کیا کیا جائے'' کالا چن جو چڑھیائے۔اج تک کدھیں چن کالا تھیا آئی؟ زور نال آکھو (نہیں)'' بھئی چاند کبھی کالا ہوا تھا (نہیں) سبز (نہیں) آج تک کبھی چاند کالا ہوا؟ اب کالا چاند چڑھا ہے تو یہی باتیں نہیں ہونگیں کیا ہوگا؟ پہلے کالی رات میں سفید نور کی روشنی تھی، نورانی لائٹیں تھیں، میں کہا کرتا تھا سیاہ و سفید کو الگ کر دیں گے، کالے پہ سفید دھاریاں ضلالت میں ہدایت کی باتیں، اندھیرے میں نور کی راتیں، اور اب سارا ملک سفید ہے اور یہ چاند کالا چڑھ رہا ہے۔

یہ جو آپ کہہ رہے ہیں اللہ اکبر، یہ بھی اسی وجہ سے لکھا ہوا ہے اور ہم اس لئے مجبور ہیں، میں نے یہ بات مجبوراً کہی ہے کہ اسٹیج پر بکواس ہوتی ہے کہ وہ بھی بیٹھے تھے، وہ بھی بیٹھے تھے، ایک کرو غلطی اور پھر اسے دین کا رنگ دیتے ہو، تمہاری کئی اور بھی باتیں ہیں، لیکن انسان ہے خطا ہوتی ہے، اس کو دین کا رنگ دیتے ہو اور پھر جو صحیح کام کرتے ہیں انہیں برا کر کے پیش

کرتے ہو؟...... یہ نہ کرتے تم، ٹھیک ہے پہلے بھی تمہاری کئی سیاسی باتیں ہیں، ہم تمہیں پریشان نہیں کرتے لیکن اگر خواہ مخواہ چھیڑو گے تو پھر ہم نہیں چھوڑیں گے۔ کیا کہا جاتا تھا مولوی جائے ووٹ مانگنے کیا کہے گا؟ اسلام لے آئیں گے، دین نافذ ہوگا قرآن کی تعلیم ہوگی، ہر کفر کا مقابلہ کریں گے، یہی کہا جاتا تھانا۔

لیکن جب ووٹ برابر ہو مسلمان اور کافر کا، اب چوڑھے چمار کے پاس بھی ووٹ کے لئے جانا ہے مولوی نے تو کیا جا کر کہے، قادیانیوں کے پاس ان کا بھی ووٹ ہے، جانا ہے تو کیا جا کر کہے؟ ہم آپ کی بھی خدمت کریں گے جی۔ انہیں بھی کہیں گے ہم کفر کا مقابلہ کریں گے؟ قرآن نافذ ہوگا دین نافذ ہوگا! تو جب یہ ووٹ برابر ہو رہا تھا تو تم نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟...... کیوں نہیں سوچا کہ کل ہمیں کافروں کے پاس بھی بھیک مانگنے جانا پڑے گا...... ان کی خوشامد کرنی پڑے گی......!

اب جا رہے ہو نا گرجاؤں میں، باڑوں میں، چوڑھوں چماروں کے پاس، مرزائیوں کے پاس، ہندوؤں کے پاس، سکھوں کے پاس، کیوں نہیں کل احتجاج کیا؟...... تمہارا فرض بنتا تھا کہ یہ اسلامی دوقومی نظریے کے خلاف پاکستان کے اساسی نظریے کے خلاف یہ بات ہے کہ مسلمان، کافر کا ووٹ برابر ہو رہا ہے کیوں نہیں تم نے آواز اٹھائی، کیا کوئی خفیہ ڈیلنگ تھی، اتنے بے سمجھ تو نہیں ہو، اتنے بدھو تو نہیں ہو تم نے یہ بات نہیں سمجھی تھی، کیوں نہیں تم نے آواز اٹھائی، میری تو آواز پہ پابندی تھی نا، اور پھر میں آواز اٹھا کر کیا کرتا مجھے ووٹ لینا ہی نہیں ہے۔

کافر کبھی مومن کا خیر خواہ نہیں ہوسکتا

جس ووٹ میں اتنی تمیز نہ ہو کہ عالم اور جاہل کا، صالح اور فاسق کا، اب تو مسلمان اور کافر کا ووٹ برابر ہو اس سے کون سے اسلام کی امید کی جاسکتی ہے۔ ابوجہل کی وجہ سے بلالؓ کو دور کرنے کی اجازت نہیں ملتی، اپنوں کو دھکے دیتے ہو اور کافروں کو چوڑھوں چماروں کو، ہندوؤں کو سکھوں کو ساتھ ملاتے ہو، یہ ہمارے ووٹر ہیں، یہ ہمارے مخالف ہیں، یاد رکھو مومن کو

مومن سے پیار ہوسکتا ہے، کافر کبھی مومن کا خیر خواہ نہیں ہوسکتا......

هَآ اَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ......

فرمایا تم ان سے پیار کرتے ہو لیکن وہ تمہیں پسند نہیں کرتے، اور کیسے پسند کریں گے جو جناب صدیق اکبرؓ کو پسند نہ کریں وہ تجھے کیا پسند کریں گے؟ جن کو حضور کے صحابہؓ اچھے نہ لگے، جن کو قرآن اچھا نہ لگا، جن کو ختم نبوت اچھی نہ لگے، جن کو رب اچھا نہ لگے، ان کو تم اچھے کیوں لگ رہے ہو آخر؟ اپنے گریبان میں منہ ڈالو! تم ان اچھوں سے اچھے ہو، یا "چندرا چندرے کو گول گھندے" میرے دوستو! یہ دن گزر جائیں گے میں یہ نہ کہوں تو کل میں بھی لوگوں کے سامنے منہ اٹھانے کے قابل نہ رہوں گا، اب یہ تو ہے نا کہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو دوسرا بھائی اسے کہنے والا بھی ہے کہ تم غلط کر رہے ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥

شانِ مصطفیٰ ﷺ

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.
تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ . صدق اللّٰہ العلی العظیم .
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ وَحَبِيْبِکَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِيَةً بِبَقَاءِ مُلْکِکَ عَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَكَذَالِکَ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ، اَجْمَعِيْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

شانِ مصطفیٰ ﷺ

صدر ذی وقار، قابل صد احترام علماء کرام، اہل قلم، اہل دانش اور سپاہ صحابہؓ کے سرفروش ساتھیو اور کوئٹہ کے غیرت مند، باشعور مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج ۶ر جولائی ۱۹۹۹ء، اور ۱۴۲۰ھ کی ۲۱ر ربیع الاول کو ایوب سٹیڈیم کوئٹہ میں یہ عظیم الشان کانفرنس بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہے۔ اور اختتامی مراحل میں داخل ہے۔

مجھ سے پہلے علماء کرام تفصیلی بیانات فرما چکے ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد پر میں شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی صاحب اور صدر سپاہ صحابہ بلوچستان مولانا محمود غزنوی صاحب اور سپاہ صحابہ کوئٹہ اور تمام کارکنانِ سپاہِ صحابہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی سعی مشکور فرمائیں، شرفِ قبولیت سے نوازیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہمت و جرأت سے عظمتِ رسالت مآب اور عظمتِ اصحابِ رسولؐ اور احبابِ رسول کیلئے اور نفاذِ نظامِ اسلام، نظامِ خلافت راشدہ کیلئے کام کرنے کی توفیق بخشے۔

ہمارا ہدف ناموسِ صحابہؓ کا تحفظ ہے

اور ساتھ ہی کوئٹہ اور بلوچستان کی انتظامیہ سے بھی گزارش ہے کہ آپ بھی ذرا انصاف سے کام لیا کریں۔ باقی بھی پروگرام ہوتے رہتے ہیں، جو خلاف شرع، خلاف غیرت اور خلاف حیا، تہذیب اسلام اور تہذیب پاکستان اور تہذیب بلوچستان کے ہی خلاف، غیرت کے خلاف، حیاء سوز پروگرام بھی ہوتے ہیں اور حکومت وانتظامیہ ان کی سرپرستی کرتی ہے۔

تفصیل میں نہیں جاتا، یہ آپ سب جانتے ہیں اور مختلف پارٹیوں کے پروگرام اپنے اپنے موقف اور کاز کی ترویج کیلئے اور اپنے سیاسی اور قبائلی لیڈروں کی شان وشوکت کے اظہار کیلئے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن انتظامیہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ سپاہ صحابہ کے ساتھ یا اہل حق کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں ہے کہ پچھلی بار جب میں آیا تھا تو ہمارے جلسے پر شیلنگ اور فائرنگ کر کے ساتھیوں کو زخمی کیا گیا تھا اور گرفتاریاں ہوئی تھیں، آج پھر راستوں میں دیر سے برادر عزیز مجاہد اسلام مولانا امان اللہ صاحب کے یہاں دار العلوم ربانیہ میں پہنچا۔ وہاں آرام کیا۔ صبح صبح آنے کا پروگرام تھا۔ شیخ وہاں پہنچے مولانا عبدالباقی صاحب دامت برکاتہم، اس کے بعد پھر مجھے نظر آیا کہ یہاں کی انتظامیہ سے کشیدگی ہوگئی ہے۔ تو میں حکومت بلوچستان اور کوئٹہ کی انتظامیہ سے خصوصاً یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمارا ہدف نہیں، آپ ہمارے حریف نہیں، آپ ہمارے مقابل نہیں، خواہ مخواہ آپ ہمیں تنگ نہ کریں۔

ہمارا ہدف رسالت مآب کی مجلس ومحفل اور نسبت پانے والوں کی عزت کا تحفظ اور اہلسنت کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو روکنا ہے......

سنی افسران ہمارے راستے میں رکاوٹیں کھڑی نہ کریں

ہمارا ہدف مدح اصحاب رسول کو عام کرنا ہے......اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مسلمان ہمارے اس مشن میں ہمارا مخالف نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ بھی مسلمان ہیں اور ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو آپ کا ایمانی فریضہ بنتا ہے کہ آپ سپاہ صحابہ کا ساتھ دیں۔ آپ کی سیاسی پارٹی جو بھی ہو، آپ کی زبان جو بھی ہو، علاقہ جو بھی ہو لیکن کلمہ تو آپ نے مصطفیٰ کا پڑھا ہے......سیدہ عائشہ جس طرح ہماری ماں ہے اس طرح تمہاری بھی روحانی ماں ہے...... مصطفیٰ کریم کی عزت وعظمت، ناموس کا تحفظ جس طرح ہمارے اوپر فرض ہے اس طرح تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔ اس لئے اگر آپ کا ایمان، آپ کا ضمیر زندہ ہے اور آپ اگر ضمیر کی آواز پر کوئی فیصلہ کر سکتے ہوں تو آپ ہمارا ساتھ دیں۔ اگر آپ کی مصالح اور مجبوریاں ہیں تو ہم آپ پر اصرار نہیں کرتے۔ قیامت میں مصطفیٰ کے سامنے آپ کو خود جواب دینا ہوگا کہ ان کی عزت و

عظمت پر حملے ہوئے جنہوں نے ساری رات روکر دعائیں کی تھیں، تو اُمت نے کیا کیا ہے؟ وہ آپ خود جواب دیں گے، ہم آپ پر اصرار نہیں کرتے لیکن براہ مہربانی آپ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اور آپ دشمنانِ اسلام، دشمنانِ رسولؐ اور دشمنانِ احبابِ رسولؐ کا آلۂ کار نہ بنیں۔ ان کیلئے آپ استعمال نہ ہوں۔ ورنہ یہ جماعت اہل حق کا دامن تھامے ہوئے ہے اور یہ جماعت حق کی خاطر لڑ مرنے کی ایک بہت بڑی تاریخ رکھتی ہے۔ جان اس راہ میں قربان کرنا ان کے لئے آسان ہی نہیں بلکہ سعادت ہے۔

اور پھر ہر کوہِ گراں کو یہ " ھباءً منثورًا بنا دیتے ہیں...... ہر سنگِ گراں کو یہ ٹھوکر سے اڑا دیتے ہیں...... ان کی قربانیوں کے سامنے، ان کے قلزم بھرے جذبات کے سامنے حق وصداقت کی مضبوط لہروں کے سامنے تمہارے خس وخاشاک کی تدبیریں نہیں رہ سکتیں۔

بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اگر غیرت ہو، اسلام ہو، ایمان ہو دل میں، دل زندہ ہو، ضمیر زندہ ہو تو اتنی بات کافی ہے۔ اور نہ ہو تو پھر کہنے کہلانے سے کچھ نہیں ہوتا، وقت ہی فیصلہ سنائے گا کہ ضمیر تھا یا مر چکا تھا۔

ہمیں کسی کے در پر کاسۂ گدائی لے کر جانے کی ضرورت نہیں

بہر حال یہ ماہِ مبارک ربیع الاول ہے اور ربیع الاول مصطفائے کریمؐ کی تشریف آوری کا، ولادت باسعادت کا مہینہ ہے۔ ہر سال ربیع الاول آتا ہے اور مسلمانوں کے ذہن میں یہ تازہ ہوتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ مسلمانو! تم لاوارث نہیں ہو، کاسۂ گدائی لے کر، دامن پھیلا کر تمہیں ہندو، یہودی، عیسائی اور کسی دوسرے کافر کسی ملعون کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں زندگی کیسے گزاروں، میرا کردار کیسا ہونا چاہئے، میرا فیشن کیسا ہونا چاہئے، میری صورت کیسی ہو، میری سیرت کیسی ہو، کھاؤں کیسے، پیوں کیسے؟

انگریز سے ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میری شکل کیسی ہو......

یہودی سے ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہوں......

ہندو سے رسومات سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں شادی کیسے کروں؟ ڈھول

بجاؤں تالیاں بجاؤں کیا کروں؟

ہمیں لینن اور اسٹالن کے دروازے پر جا کر بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دنیا کے کسی فرد کے سامنے دامن پھیلانے کی، کاسۂ گدائی لے کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیوں؟ کہ یہ ربیع الاول شریف آ کر ہمیں بتلاتا ہے کہ آپ کے لئے پیشوا اور آپ کیلئے آئیڈیل اور آپ کے لئے نمونہ تو وہ ذاتِ کریمؐ ہے کہ جسے رب نے والضحی کہا......!

پیغمبر ﷺ کے معجزات کی نوعیت باقی انبیاء کے معجزات سے مختلف ہے

اللہ رب العالمین نے مصطفائے کریمؐ سے پہلے تمامی انبیاء کرام علیہم السلام کو بہت کچھ نوازا، معجزات دیئے، دلائل دیئے، بیّنات دیئے، کمالات دیئے، حسن و جمال دیا۔ اپنے اپنے حصے کی فضیلتیں، رفعتیں، منزلتیں، شان و شوکت عطا فرمائی لیکن جب آقا کی باری آئی تو رب العالمین نے سمیٹ کر جو کچھ دینا تھا وہ سب کچھ دے دیا۔ پیچھے بچا کے نہیں رکھا۔ مکارم الاخلاق دیئے، رفعتیں، منزلتیں رب نے دیں۔ پہلے انبیاء کرام کو بہت کچھ دیا لیکن آقا کو سب کچھ دیا۔ پہلے انبیاء کرام کو مصطفائے کریمؐ سے پہلے انبیاء کرام کو اگر رب نے تجلی طور پہ دکھائی اور کبھی بطنِ حوت میں دکھائی تو مصطفیٰؐ کو تجلی اللہ نے عرشِ عظیم سے آگے دکھائی اور ظاہر ہے کہ......

طورِ سینا اور ہے عرشِ معلّٰی اور ہے۔ خود ہی جانا اور ہے اس کا بلانا اور ہے۔ اور اگر پہلے نبی نے پتھر کو لاٹھی ماری اس سے پانی نکلا، پتھر سے پانی نکلا تو مصطفیٰؐ کا معجزہ تھا کہ چاند سے پانی نکلا۔ پتھر کے پانی پلانے میں اور چاند کے پانی پلانے میں فرق ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ......

سارے رسول شان والے ہیں...... سارے رسول شان والے ہیں...... لیکن مصطفیٰؐ کی بات اور ہے۔ اگر پہلے نبی ہیں اور ان کے اشارے پر مردہ انسان اٹھ کر کلام کرتا ہے تو

میرے نبیؐ کے اشارے پر پتھر بول پڑتے ہیں...... مردہ انسان نے پھر زندہ ہونا ہے اس نے پھر بات کرنی ہے، مردہ انسان کا اٹھ کر بات کرنا یہ اور ہے لیکن پتھر کا بولنا یہ کچھ اور ہے......!

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ......

مصطفائے کریمؐ کے امتیوں کے اعزازات

توجہ! مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر نبی خود قیادت کرتا ہے اور نبی جاتا ہے، نبی لاٹھی مارتا ہے تو وہ بحر، وہ دریا، وہ سمندر سوکھ کر اس میں روڈ بن جاتا ہے، لیکن مصطفیؐ خود قیادت نہیں کر رہے، مصطفیؐ کی مجلس میں بیٹھنے والے جب دریا پر پہنچتے ہیں تو وہ دریا پہ گھوڑے دوڑا دیتے ہیں اور دریا ان کیلئے روڈ بن جاتا ہے......

نبی قیادت کرے وہ اور بات ہے لیکن نبی کی محبت والے چلیں پھر بھی وہی کام بنے یہ کچھ اور بات ہے......!!

مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر حسن و جمال ملا، حسن کو دیکھتے دیکھتے انگلیاں کاٹ ڈالیں پتہ نہ چلا، تو یہاں حسن و جمال کو دیکھتے دیکھتے بچے بھی ذبح کروا دیئے خود بھی اپنی گردنیں کٹوا دیں پتہ نہ چلا......

ہاں انگلیاں کاٹنا کچھ اور بات ہے لیکن اپنی گردن کٹوا دینا کچھ اور بات ہے......

مصطفائے کریمؐ سے پہلے اگر نبی خود جاتا ہے، نبی آگ میں پڑتا ہے اور آگ نہیں بجھتی لیکن نبی کو کچھ نہیں ہوتا یہ نبوت کا کمال ہے، قدرت کا کمال ہے، شان ہے، عزت ہے، عظمت ہے کہ نبی بھڑکتی ہوئی دہکتی ہوئی آگ میں جاتا ہے لیکن نبی کو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن! یہاں جب نبوت کے وزیر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچتی ہے کہ قبلہ ادھر سے آگ لگی ہے بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خود نہیں جاتے، فرماتے ہیں یہ میری چادر لے جاؤ وہاں جا کر پھینک دو آگ کے سامنے۔ چادر پھینک دی جاتی ہے فوراً آگ بجھ جاتی ہے۔ وہاں آگ نہیں بجھی تھی یہاں آگ بجھی ہے۔ وہاں تو خود نبوت کا اثر تھا یہاں

دت کی محبت کی چادر کا اثر تھا۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ......

میرے دوستو! اختصار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ وہاں بھی ساتھی ملے یہاں بھی ساتھی ملے۔ وہاں وہ ساتھی تھے کہ جب کہا گیا آؤ جہاد پہ چلیں تو کہنے لگے:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ......

آپ جائیں، رب کو ساتھ لے جائیں آپ جہاد کریں جب فتح ہو جائے گی تو ہم آ جائیں گے۔

اور یہاں وہ ساتھی ملے کہ آگے سے آتے ہیں پوچھا جاتا ہے نبی سے آگے کیوں بڑھتے ہو؟ ان سے آگے کوئی نبی نہیں بڑھتا، فرمایا وہ بڑھنا اور ہے یہ بڑھنا اور ہے۔ ہم اس لئے بڑھتے ہیں کہ اگر کوئی دشمن آگے سے حملہ کرتا ہے تو وہ حملہ ہمارے اوپر ہو مصطفیٰؐ پر نہ ہو!

ساتھی وہ بھی ہیں ساتھی یہ بھی ہیں لیکن میرے دوستو اُن ساتھیوں میں اور اِن ساتھیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

پہلے بھی نبی ہیں، نبوت کے ہاتھ میں لاٹھی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے:

القها یا موسیٰ...... اس کو پھینک دیجئے......

اور جب نبی لاٹھی کو پھینکتا ہے وہ لاٹھی سانپ بن جاتی ہے۔ سانپ بنا معجزہ ملا، لیکن ایسا کمال ملا لاٹھی میں کہ صاحبِ کمال ڈر کر بھاگتا ہے "ولّی مدبرًا ولم یعقب" ...... بات سمجھ آ رہی ہے؟ نبی نے لاٹھی پھینکی لاٹھی سانپ بن گئی اور معجزہ مل گیا لیکن صاحبِ معجزہ ڈر کر نکلنے لگا ہے۔ اور رب کو روکنا پڑتا ہے کہ "یا موسیٰ اقبل ولا تخف"...... نہ ڈر اے موسیٰ متوجہ ہو......

لیکن مصطفیٰ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والے جب جنگل میں بیٹھتے ہیں، جنگل کے جانوروں درندوں کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں، اے جنگل کے جانورو نکل جاؤ جنگل سے، ہم نے یہاں رات گزارنی ہے۔ تمام جانور جنگل خالی کر دیتے ہیں۔

وہاں نبی اپنے ہی معجزہ کے سانپ کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں اور یہاں نبی کے ساتھی جنگل کے جانوروں کو بلاخوف وخطر مخاطب ہو کر جنگل سے نکلنے کا کہتے ہیں۔ اس لئے یہاں تو نبوت کی صحبت کا اثر تھا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ......

مصطفیٰ ﷺ کو تمام انبیاء کرامؑ کی امامت کا شرف ملا

میرے دوستو! اسی لئے میں عرض کر رہا تھا کہ جو پہلے نبی آئے تھے جو کچھ ان کو دینا تھا وہ سب دے کر سید الانبیاء کو بھیج دیا، خاتم الانبیاء کو بھیج دیا۔ اب میری طرف سے کوئی نہیں آئے گا۔ اب اگر کوئی کہے کہ میں نبی بن کر آیا ہوں تو وہ میرا نہیں ہوگا...... اب اگر کوئی آئے اور کہے کہ میں بھی نبی ہوں تو وہ نبی نہیں ہوگا وہ رحمان کا نہیں ہوگا شیطان کا ہوگا..... فرمایا کہ میں نے مصطفیٰؐ کو خاتم النبیین بنا دیا، اور جو کچھ دینا تھا سب کچھ دے دیا۔ اور پوری لائن نہیں بلکہ پوری لائنیں، پوری صفیں، پوری قطاریں، جماعتیں ہوں گی اور مصطفیٰؐ اُن سب کے امام ہوں گے۔

جب انبیاء اکٹھے ہوتے ہیں، جب آئمہ اکٹھے ہوتے ہیں، کائنات کے امامؑ، کائنات کے پیشوا، اللہ کے رسول، اللہ کے نبی سارے جمع ہوتے ہیں، سب موجود ہیں، آدم تا عیسیٰ (علیہما السلام) تمامی انبیاء موجود ہیں اور آقا تشریف لے جاتے ہیں۔ آقا وہاں پہنچتے ہیں اور سب کے سب موجود ہیں۔ اس وقت اپنی مرضی سے نہیں اب فیصلہ رب کرتا ہے کہ ان سب میں سیادت کس کے حصے میں آئے گی، اور فیصلہ تو پہلے سے ہو چکا تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا، فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا، فلاں کو انتظار تھی کہ امامت میں کروں گا...... میں نے کہا، جناب! غلط ہے۔ کسی کو انتظار نہیں تھی۔ کیونکہ وہ سب آئے جو حضور کے استقبال میں تھے۔ انہیں انتظار کیسی تھی؟ آئے حضور کے استقبال کیلئے تھے تو یہ کیسے سمجھ رہے تھے کہ اُن کے ہوتے ہوئے آگے ہم جائیں گے۔ کسی کا ارادہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بہر حال! میں عرض کر رہا تھا کہ شان کا اظہار ہوا تو تمام پہنچ گئے۔ اور جبرئیل امین اقامت کہتے ہوئے مصطفیؐ کو آگے کرتے ہیں کہ محبوب آپ آگے ہو جایئے، آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور آگے بڑھ سکتا نہیں۔ کیونکہ اُن کے پاس تو بہت کچھ ہے لیکن آپ کے پاس سب کچھ ہے۔

باقی سب علم نبوت کے عالم ہیں، لیکن آپ تو اُن سب سے اعلم ہیں......

باقی سب حسین ہیں لیکن آپ تو احسن ہیں......

باقی سب جمیل ہیں لیکن آپ تو اجمل ہیں......

باقی سب شریف ہیں لیکن آپ تو اُن سب سے اشرف ہیں......

باقی سب کامل ہیں لیکن آپ اُن سب سے اکمل ہیں......

اللہ نے اپنے محبوب کو احمد اور محمد بنایا

محبوب! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی آگے بڑھ نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ کو رب نے محمدؐ بنایا ہے اور آپ کو رب نے احمد بنایا ہے۔ احمد کا معنی ہے سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔

باقی سب حامد ہیں لیکن آپ اُن سب میں احمد ہیں۔

سب نے حمد کی ہے لیکن مخلوق میں حمد کا جتنا حق ادا ہو سکتا تھا وہ سب سے زیادہ آپ نے کیا۔

باقی تو سب حامد ہیں لیکن آپ تو احمد ہیں۔

اور آپ کو اللہ نے محمد بنایا ہے۔ باقیوں کی تعریف ہوتی رہتی ہے اپنی اُمت تعریف کرتی ہے، کوئی کوئی حصہ تعریف کرتا ہے، کوئی علاقہ تعریف کرتا ہے، لیکن محبوب! آپ کو رب نے محمد بنایا ہے آپ کی تعریف سب کرتے ہیں، بلکہ خود رب کرتے ہیں۔

سابقہ انبیاءؑ نے حضور ﷺ اور آپ کی جماعت کی شناخت بتلائی

نبی آئے لیکن پہلے اُن کا اجلاس بلا کر رب نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں بھیجوں گا اور تم سب کے بعد تمہارے سردار کو اپنے محبوب کو بھیجوں گا۔ اور جب رب نے اُن کے سامنے

تعریف کر دی تو پھر آنے والے ہر نبی نے اپنی اُمت کو آپ کی خوشخبری دی۔ اور آپ کی شناخت بتلائی تھی نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کی جماعت کی بھی۔

نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے شاگردوں کی، نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے غلاموں کی......

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ......

نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی محفل اور مجلس کی علامتیں، آپ کے وزیروں کی علامتیں بھی اُن انبیاء نے پہلے سے بیان کی ہیں۔ تو محبوب باقیوں کی تعریف بھی ہوتی ہے لیکن آپ کی تعریف سب کرتے ہیں بلکہ خود رب کرتا ہے۔

آپ احمد بھی ہیں، آپ محمد بھی ہیں۔ محمد کا ایک معنی تو یہ ہے نا، محمود بھی ہوتا ہے محمد بھی ہوتا ہے۔ محمود کا معنی بھی یہی ہے، سبھوں کا تعریف کیا ہوا۔ جس کی لوگ تعریف کریں لیکن محمد محمود سے زیادہ ہے۔ کیونکہ حمد سے تحمید میں مبالغہ ہے۔ حمد سے تحمید میں فضل ہے، فضیلت ہے۔ معنی زیادہ بنتا ہے۔ محمود تو ہیں ہی ساتھ محمد بھی ہیں۔ آپ کی تعریف زیادہ ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی تعریف میں دشمنوں نے بھی کتابیں لکھیں

کائنات میں بڑے بڑے لیڈر گزرے، بڑے بڑے پیشوا گزرے، بڑے بڑے امام گزرے، بڑے بڑے لوگوں کے آئیڈیل گزرے حتیٰ کہ نبی گزرے، اللہ کے رسول گزرے، اللہ کے پیغمبر گزرے لیکن ساری کائنات پہ آپ نظر دوڑا لیجئے۔ سپر پاور بھی بنے ہیں، کئی قوتیں، کئی مذاہب سپر پاور بھی بنے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کائنات میں کسی لیڈر کسی آئیڈیل کسی امام کسی رہبر، کسی پیشوا حتیٰ کہ کسی نبی اور کسی رسول کی اتنی تعریف نہیں لکھی گئی...... اُس کے کردار، اُس کی سیرت پہ اتنی کتابیں نہیں لکھی گئیں جتنی آج تک مصطفائے کریمؐ کی شان میں لکھی گئی ہیں۔ نہ صرف اپنوں نے لکھی ہیں بلکہ غیروں نے بھی لکھی ہیں...... نہ صرف اپنوں نے لکھی ہیں بلکہ اغیار نے لکھی ہیں۔

مصطفیٰؐ کی شان پر کتابیں عیسائیوں نے لکھیں...... یہودیوں نے لکھیں......

ہندوؤں نے لکھی ہیں...... سکھوں نے لکھی ہیں...... اپنے تو سب مانتے ہیں **ما شهد لتم اعداء هم** ......

دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ ایک تو یہ کہ آپ محمد ہیں آپ کی بڑی تعریف اللہ نے کروائی ہے، ساری کائنات آپ کی تعریف کر رہی ہے۔ انسان تو کرتے ہی ہیں، آپ کی محبت کا اظہار انسان تو کرتے ہی ہیں......

آپ کے عشق میں تو کھجور کا تنا بھی روتا ہے......
آپ کی اطاعت تو پتھر بھی کرتے ہیں......
آپ کو سلام تو درخت بھی کرتے ہیں......

اسمِ محمد کی جامعیت

اور محمد کا ایک معنیٰ "**الذی اجتمعت فیه خصالاً محمودًا**" ...... کہ جس میں تمام خصالِ محمودہ، اچھی صفات جمع ہو جائیں اُسے محمد کہا جائے گا۔ نہ صرف جمع ہوں بلکہ حدِ انتہا۔ نہ صرف جمع ہوں بلکہ حدِ کمال تک جمع ہوں۔ یعنی سارے صادقین سے زیادہ سچا ہو...... سارے عادلین سے زیادہ عادل ہو...... سارے سخیوں سے زیادہ سخی ہو...... سارے بہادروں سے بڑا بہادر ہو...... تمام صفاتِ محمودہ اعلیٰ درجے پر حدِ کمال تک جس ذات میں جمع ہوں اب اُس کے نام کتنے ہوں گے؟...... جتنی صفات ہوں گی اُتنے نام ہوں گے! وہ صادقین میں اَصدق بھی ہو...... وہ عادلوں میں اَعدل بھی ہو...... وہ سخیوں میں اَسخیٰ بھی ہو...... اور وہ شجاعوں میں اَشجع بھی ہو...... وہ حسینوں میں اَحسن بھی ہو...... وہ جمیلوں میں اَجمل بھی ہو...... وہ علماء میں اَعلم بھی ہو...... وہ عاملین میں اَعمل بھی ہو...... وہ حکیموں میں اَحکم بھی ہو...... ساری صفات آپ اکٹھے کرتے جائیں ان سب میں اُن سب کا بادشاہ ہو، شجاعت میں بہادروں کا بادشاہ ہو...... قیادت میں قائدین کا بادشاہ ہو...... امامت میں آئمہ کا بادشاہ ہو...... اور سخاوت میں سخیوں کا بادشاہ ہو...... ساری کائنات میں جتنی صفاتِ کمال ہیں اُن سب میں وہ آگے ہو اُن سب میں وہ تمام لوگوں سے برتر و بالا ہو اُن سب کا رہبر اور سب سے اعلیٰ ہو جب اتنے نام

اکٹھے ہو جائیں اس ہستی کے نام اُتنے بنیں اور ایسا نام اگر تلاش کیا جائے کہ اس میں یہ ساری صفات آ جائیں، اُس میں اِن ساری صفات کا لحاظ ہو تو پھر وہ نام محمد بنے گا!!

انبیاء میں حضور ﷺ اور امتیوں میں ابو بکرؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا

اس لئے محبوب کو اللہ نے محمد بنایا، محبوب کا نام محمد رکھوایا اور حضور ﷺ کے نام پر کائنات میں کسی کا نام نہیں رکھا گیا۔ کیسے رکھا جاتا، کہ محبوب جیسا کوئی پہلے پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ میرے نبی سے پہلے بھی اللہ نے بہت کچھ دیا، لیکن محبوب آئے تو سب کچھ دیا۔ عرض کیا میں نے، کہ محبوب موجود ہو تو محبوب کے ہوتے ہوئے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ ایک مقام تھا کہ کھڑے کون ہیں؟...... کھڑے سارے نبی ہیں اور جب سارے نبی نہیں بلکہ امت کے سارے اعلیٰ افراد موجود ہوں، جب جماعت نبیوں کی ہو تو محمد مصطفیٰ سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا اور جب حضور مصلیٰ چھوڑ کے اور جماعت صرف امت کی چھوڑ کے جاتے ہیں تو پھر صدیقؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔ آقا ﷺ نے فرمایا:

ما ينبغي لقوم فيه ابابكر ان يؤمهم غيره ......

ابو بکرؓ کے ہوتے ہوئے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

تو میرے دوستو! محبوب نبی مصطفائے کریم کو اللہ نے اتنی شان دے کر، عزت دے کر، عظمت دے کر، مکارم الاخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا کہ محبوب کے بعد اب کسی کے لئے کچھ بچا کے نہیں رکھا۔ جب محبوب کو سب کچھ دے کر بھیجا۔

اب جس کو سیکھنا ہے وہ محبوب سے سیکھے۔

جس کو عمل کرنا ہے وہ محبوب سے تربیت حاصل کرے۔

جس کو جنت جانا ہے وہ محبوب کی اتباع واطاعت کرے۔

حضور ﷺ کا لقب نور بھی ہے

اب یہ سلسلہ قیامت تک کیلئے نبی بھیجنے کا بند کر دیا گیا تو اب بات آئی کہ یہ پیغام، یہ پروگرام محفوظ بھی تو رہے نا۔ یہ تعلیم یہ شریعت جو محبوب لائے ہیں قیامت تک محفوظ بھی تو رہے

نا۔محبوب کے آنے سے ایک مرتبہ اُجالا تو ہو گیا لیکن اب یہ اُجالا باقی بھی تو رہے نا۔اُجالا تو ہو گیا، سورج نکل آئے تو اُجالا ہے۔سورج غروب ہو جائے تو اندھیرا ہے۔تو محبوب آ گئے، آفتابِ نبوت آ گئے، روشنی ہو گئی، محبوب آئے اُجالا بن کے آئے لیکن اب یہ اُجالا باقی بھی تو رہے نا! جو بعد میں کسی نبی کو آنا نہیں۔اُجالے کو روشنی کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟......نور کہتے ہیں۔محبوب کو اُجالا مانتے ہیں، روشنی مانتے ہیں، محبوب کو اُجالا محبوب کو روشنی یہ تو سب مانتے ہیں۔اب یہ کہنا کہ جی فلاں نور نہیں مانتا،فلاں نور نہیں مانتا،فلاں نور نہیں مانتا یہ سوائے شیطنت کے سوائے فریب کے سوائے فتنہ بازی کے اور کچھ نہیں ہے۔کیونکہ محبوب کا لقب نور ہے۔اگر انسانیت کا کوئی انکار کرے وہ تو کرے گا قرآن کا انکار، قرآن کا انکار تو اپنی جگہ پر وہ تو مصطفیٰ ﷺ کی شان کا انکار کرے گا۔کیونکہ یہ لقب ہے محبوب کا لقب نور بھی ہے، سراجِ منیر بھی ہے۔

جیسے لقب سیف اللہ ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ کو اللہ کی تلوار کہا گیا......

حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہا گیا......

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیر خدا کہتے ہیں......

جیسے بچے کو پیار سے چاند کہتے ہیں، محبوب نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو "هُمَا رِيْحَانَتَایَ فِی الْجَنَّةِ" فرمایا ہے......

محبوب کریم ﷺ نے یہ تشبیہات دیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیر ہیں، محبوب نے تشبیہ دی کہ خالد رضی اللہ عنہ تلوار ہے، محبوب نے تشبیہ دی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہ میرے پھول ہیں۔اور اللہ نے تشبیہ دی کہ محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ یہ سراج ہیں، چراغ ہیں، یہ سارے القاب ہیں۔

تعریف اور توہین کا فرق

آپ کہتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب تلوار بے نیام ہیں، فلاں تو تلوار ہیں۔یہ بچہ میرا پھول ہے، یہ محبوب میرا لعل ہے، یہ ساری تشبیہات ہوتی ہیں القاب ہوتے ہیں اور اس سے مقصود تعریف ہوتی ہے لیکن اصل ساتھ ہو اور یہ لقب ہو تب تو تعریف ہے۔

ہے انسان لیکن شجاعت میں شیر ہے، لقب شیر ہے یہ تو تعریف ہے۔

اگر کہا جائے انسان نہیں یہ جانور ہے، شیر ہے پھر تو توہین ہے......
اگر کہا جائے ہے تو انسان لیکن تیزی میں تلوار ہے، یہ تو تعریف ہے......
لیکن اگر کہا جائے یہ انسان نہیں لوہے کی تلوار ہے یہ تو توہین ہے......
اگر کہا جائے یہ انسان ہے لطافت میں پھول ہے، لقب پھول ہے یہ تو تعریف ہے......
لیکن کہا جائے انسان نہیں ہے پھول ہے پھر تو چار آنے کا ہے، پھر تو توہین ہے۔

اسی طرح اگر کہا جائے کہ ہے تو انسان لیکن روشنی میں راستہ دکھانے میں چراغ ہے، یہ سورج ہے، آفتاب ہے یہ تو تعریف ہے لیکن اگر کہا جائے انسان نہیں چراغ ہے یہ تو توہین ہے۔

اگر انسان ذات مان کر لقب آپ ساتھ مانیں گے یہ تعریف ہوگی اور انسانیت کا انکار کریں گے تو یہی لقب توہین ہوگا۔

انسان مان کے شیر کہیں گے یہ تعریف ہوگی، انسانیت کا انکار کر کے شیر کہیں گے یہی توہین ہوگی۔

اگر آپ انسان مان کر لقب تلوار کہیں گے تو یہ تعریف ہوگی اگر انسانیت کا انکار کریں گے یہی تلوار کہنا توہین ہوگی۔

اگر آپ انسان مان کر لطافت میں لقب پھول مانیں گے یہ تعریف ہوگی، اگر آپ انسانیت کا انکار کریں گے یہی پھول کہنا توہین ہوگی۔ اسی طرح آپ جب انسان مان کر نور کہیں گے تو لقب نور کہیں گے روشنی کہیں گے، اُجالا کہیں گے تو یہ تعریف ہوگی۔ اگر آپ انسانیت کا انکار کریں گے یہی نور کہنا توہین ہوگی۔ اگر تعریف کی بات ہے محبوب کا لقب نور ہے ،تو صرف نور نہیں میں تو کہتا ہوں کہ محبوب منیر ہیں، سراج منیر ہیں۔ اللہ نے فرمایا سراج منیر ہیں یعنی خود تو نور ہیں جو آ کے تعلق جوڑتا ہے وہ بھی اُجالا بن جاتا ہے۔

محبوب کو اللہ نے سراج وھاج بنایا ہے

محبوب نور ہیں بلکہ منیر ہیں۔ جو آتا ہے وہ بھی روشنی بن جاتا ہے۔ آنے والا صداقت میں اعلیٰ، آنے والا عدالت میں اعلیٰ، آنے والا سخاوت میں اعلیٰ، آنے والا شجاعت

میں اعلیٰ، آنے والا دیانت میں اعلیٰ، آنے والا عبادت میں اعلیٰ، آنے والا حیا میں اعلیٰ، آنے والا غیرت میں اعلیٰ، بہادری میں اعلیٰ، آنے والا علم میں اعلیٰ، آنے والا حلم میں اعلیٰ، جو آتا ہے روشنی بنتا جاتا ہے۔ کسی کی روشنی پر آپ کو شہادت کی قندیلیں نظر آتی ہیں، کسی روشنی پر آپ کو چمکتی ہوئی عدالت نظر آتی ہے، کہیں صداقت اعلیٰ درجے کی نظر آتی ہے۔ مصطفیؐ چراغ ہیں تو جو بجھا ہوا چراغ آکر ملا وہ بھی روشن ہوا، اس سے بھی راستے نظر آئے۔ مصطفیؐ کو اللہ نے سراج وہاج، سراجِ منیر، آفتابِ ہدایت بنا کر بھیجا۔

حضور ﷺ سے قیامت تک ہدایت کے چراغ جلتے رہیں گے

نور النجوم مستفاد من نور الشمس ......

ستارے جیسے سورج سے شعاعیں لیتے ہیں، سورج سے روشنی لیتے ہیں، اگر اللہ نے فرمایا کہ محبوب نورِ ہدایت ہیں، اللہ نے فرمایا محبوب ہدایت کے آفتاب ہیں تو محبوب نے فرمایا یہ ستارے میرے صحابہؓ ہیں۔ یہ (آنحضرتؐ) چراغ ہیں ان سے ملنے والے سارے چراغ روشن ہوئے؟...... سارے نہیں وہ چراغ روشن ہوگا جس میں فتیلا بھی ہو، تیل بھی ہو اگر فتیلا نہ ہو تیل نہ ہو وہ چراغ جلے تو مزید منہ کالا ہوگا۔ اس کی قسمت میں ہدایت ہو، دل میں تڑپ ہو، پھر تو روشن ہوتا ہے۔ پھر تو صدیق اکبرؓ بھی بنتا ہے...... فاروق اعظمؓ بھی بنتا ہے...... ذی النورینؓ بھی بنتا ہے...... حیدر کرارؓ بھی بنتا ہے...... اور اگر فتیلا اور تیل نہیں، تڑپ بھی نہیں، ہدایت قسمت میں بھی نہیں تو پھر ابوجہل جیسا منہ کالا بنتا ہے۔ اور پھر فتیلا اور تیل والا چراغ مل گیا، روشن ہو گیا اُس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اس سے جو ملے وہ بھی روشن...... اب چلتا جائے یہ سلسلہ الیٰ مالا یتنٰہی، چلو جہاں تک جانا ہے چلا جا قیامت تک چراغ سے چراغ تعلق جڑتا جائے گا روشنی پہنچتی جائے گی۔

حضور ﷺ کی روشنی آج بھی موجود ہے

یہی تو وجہ ہے آج تک روشنی پہنچی ہے اور جو قرآن اُس وقت ملا آج بھی موجود......

اس وقت کلمہ ملا آج بھی موجود......

اس وقت اذان ملی آج بھی موجود......

اُس وقت نماز ملی آج بھی موجود......

اس وقت حج ملا آج بھی موجود......

اس وقت زکوٰۃ ملی آج بھی موجود......

اُس وقت جہاد ملا آج بھی موجود......

اس وقت حیا ملی آج بھی موجود......

اس وقت صداقت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عدالت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت سخاوت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت شجاعت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عبادت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت عیادت سکھائی آج بھی موجود......

اس وقت ریاضت سکھائی آج بھی موجود......

اُس وقت حیا سکھلائی آج بھی موجود......

اس وقت عدل ملا آج بھی موجود......

اس وقت علم ملا آج بھی موجود......

اس وقت فیض ملا آج بھی موجود......

جہاں تک نسبت جائے گی سلسلہ چلتا جائے گا...... کنکشن ملتا جائے گا۔ آج بھی جس کا مصطفیٰ سے کنکشن ملا ہے وہ نور ہے...... آج بھی وہ لمعہ اُجالا ہے جہاں پہنچتا ہے وہاں سے گمراہی کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور ہدایت ہو جاتی ہے۔ جنت کے راستے نظر آ جاتے ہیں۔

سر بکف سر بلند...... دیوبند دیوبند

(اس کا معنی یہی ہے کہ دیوبندی وہ ہوتا ہے جو ہتھکڑی کے سامنے ہتھیار پھینک

دے؟...... سربکف سربلند کا معنی یہی ہے کہ دیوبندی وہ ہوتا ہے جو کہے کہ یار بات تو صحیح ہے لیکن...... کیا یہی معنی ہے؟ نہیں نہیں! نہ نہ، کائنات نے دیکھا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ یہاں ہتھکڑی، بیڑی، کوڑے، گولی، قتل، سزا، قید و بند، کچھ بھی حق و صداقت کے اعلان سے نہیں روک سکتا نہیں روک سکتا نہیں روک سکتا۔

منافق، صحابہ کرامؓ سے جلتا ہے

اور اگر کوئی اندر میں دوسری بات رکھنے والا، اندر میں منکر ظاہر سے حضور کی محفل میں بھی گواہی دینے والا "انک لرسول اللّٰہ" ...... تو اللہ کہتے ہیں "واللّٰہ یشھد ان المنافقین لکاذبون"...... توجہ! پہچان کیا تھی؟ کہ جب وقت آیا تو کہنے لگے "لاتنفروا فی الحر" کہتے ہیں یار مصطفیٰ کریمؐ کہتے ہیں کہ جہاد پہ چلو لیکن گرمی بہت ہے نہ جاؤ۔

"لا تنفروا فی الحر" کہتے ہیں حر شدید ہے گرمی ہے، نہ جاؤ جہاد پہ۔

لاتنفقوا علٰی من عند رسول اللّٰہ ......

صحابہ کرامؓ کے لئے خرچ نہ دو، حضورؐ کے ساتھیوں کیلئے خرچہ نہ دو، قربانی نہ دو۔ کبھی کہا کہ جہاد پہ جانا چاہئے لیکن گرمی ہے۔ اور "لا تنفقوا علٰی من عند رسول اللّٰہ" جو رسول اللہ کے پاس ہیں، تو پاس کون ہیں؟ صحابہ ہیں نا! "لاتنفقوا"...... ان پر خرچ نہ کرو۔ کیوں کہتے ہو ان کیلئے، وہاں سے گھر بار چھوڑ کے جو ادھر آ گئے ہیں، وہاں سب کچھ اپنا چھوڑ کر، ہم نے کہا تھا ادھر آ جاؤ؟...... یہاں آ گئے ہیں، ان پر خرچہ نہ کرو۔ صحابہؓ کے لئے قربانی نہ دو! اور جہاد اچھی بات ہے لیکن گرمی ہے تو اللہ نے فرمایا "ان المنافقین لکاذبون" ...... یہ آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں، رسالت آپ کی سچی ہے لیکن یہ جھوٹے ہیں۔

دیوبندی منافق نہیں ہو سکتا

یہ کہتے ہیں ہم مومن ہیں، وما ھم بمومنین...... یہ مومن نہیں ہیں۔ زبان سے تو کہتے ہیں "آمنا"، لیکن آپ کہہ دیں لم تومنوا...... تم مومن نہیں ہو۔ اگر مومن ہوتے تو یوں کہتے کہ

حضورؐ کے ساتھیوں کیلئے قربانی نہ دو۔ اگر مومن ہوتے تو یوں کہتے؟......لاتنفروا فی الحر......! اگر تم مومن ہوتے تو شہید ہونے والوں کو یہ طعنے دیتے کہ "لو اطاعونا ماقتلوا"......ہماری بات مانتے تو نہ مرتے! تم جو کچھ کہو لیکن تم بزدل ہو۔ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ تم مومن نہیں ہو۔ صحابہ کے مخالف ہو، مومن صحابہ کا مخالف نہیں ہوتا۔ تم مومن نہیں ہو، تم ڈرپوک ہو! قربانی سے بھاگتے ہو! مومن قربانی سے نہیں بھاگتا، تم مومن نہیں ہو۔ اسی طرح میں کہتا ہوں مومن قربانی سے نہیں بھاگتا......

دیوبندی حق کہنے سے نہیں چوکتا......
دیوبندی ہتھکڑی سے نہیں بھاگتا......
دیوبندی جیل سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی گولی سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی قید و بند سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی حکومت سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی انگریز سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی کسی طاغوت سے نہیں ڈرتا......
دیوبندی کی زبان حق سے نہیں رکتی......

اگر تم ڈرپوک ہو، اگر تم مداہن ہو، اگر تم حق کا ساتھ نہیں دیتے، اگر تم انگریز کے ٹاؤٹوں سے ڈرتے ہو، جاؤ لاکھ مرتبہ کہو کہ دیوبندی ہیں میں تمہیں ایک منٹ کیلئے دیوبندی ماننے کو تیار نہیں ہوں۔

(یہاں سے کیسٹ میں خرابی کے باعث کچھ تقریر حذف کی جارہی ہے)

بعد میں چاہے اس کے مصداق آج تک ایمان دار بنتے جائیں، لیکن وہ تو ان کے تابع ہوں گے نا والذین اتبعوھم باحسان ہوں گے نا! اول والے میں مصداق اول وہ کون بنیں گے؟ صحابہ!

محبوب کی حفاظت کیلئے اللہ اور صحابہ کرامؓ کافی ہیں

تو میں کیوں نہ کہوں کہ آج کے دور میں جو یہ قرآن نازل ہو رہا ہے، محبوب آپ فکر مت کیجئے آپ نے جو پیغام پہنچا دیا وہ محفوظ رہے گا۔ اس کی حفاظت کیلئے انتظام کرنے والا میں کافی ہوں۔ اور اس انتظام پر پورا اترنے والے صحابہ کافی ہیں۔

ڈیوٹی لگانے والا میں کافی ہوں ڈیوٹی نبھانے کیلئے یہ کافی ہیں۔

میں ان کی ڈیوٹی لگاؤں گا کہ محبوب کی ہر بات کو محفوظ کر لو، تو آپ کی ہر بات کو، سنت کو، سیرت کو، کردار کو، دستار کو، گفتار کو، آیات کو بیّنات کو، دلائل کو براہین کو، کمال کو جمال کو، حسن کو، ہر چیز کو محبوب جو کچھ آپ بتائیں گے یہ کر کے دکھائیں گے یا اپنی محفل میں کرائیں گے وہ سب کا سب محفوظ کر کے یہ آگے پہنچائیں گے۔

ڈیوٹی لگانے کیلئے میں کافی ہوں، ڈیوٹی نبھانے کیلئے یہ کافی ہیں۔

رب نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی انہوں نے نبھا کے دکھائی......

رب نے فرمایا کہ محبوب کی تابعداری کرنا، صحابہؓ نے کر کے دکھائی......

اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب کریمؐ کی خاطر تم سب کچھ قربان کر کے دکھانا تو صحابہؓ نے کر کے دکھایا۔

ہاں اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب پہ پہرہ دینا، صحابہؓ نے پہرہ دے کے دکھایا۔

اللہ نے ڈیوٹی لگائی کہ محبوب کی بات کو آگے پہنچا کے دکھانا، صحابہؓ نے پہنچا کے دکھایا۔

محبوب کی سیرت وصورت آج بھی محفوظ ہیں

آج کون سی بات ہے جو آپ تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا کے لیڈروں کو ساروں کو اکٹھا کر لیجئے، کسی کا کیریکٹر، کسی کی سیرت، کسی کا کردار، کسی کی زندگی، کسی کی سوانح اس طرح محفوظ و مدون نہیں مل سکتی، کائنات میں جس طرح محبوب کی زندگی آپکو ملے گی، آپ محبوب نبی کریمؐ کی صورت معلوم کرنا چاہیں معلوم ہو جائے گی......

محبوب کی سیرت معلوم کرنا چاہیں معلوم ہو جائے گی......

کتبِ حدیث کھول کر دیکھئے پڑھنے پڑھانے والوں سے پوچھئے، طلباء سے پوچھئے، علماء سے پوچھئے، شیخ الحدیث سے پوچھئے کہ کس طرح محفوظ ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا جبہ کیسا ہے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی آنکھیں مبارک کیسی تھیں......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوبؐ کے لب مبارک کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو کستا ہے محبوب کی شوارب کیسی تھیں......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی داڑھی کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کے بال کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا چلنا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا بیٹھنا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کا سونا کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کا اندازِ خطابت کیسا تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی جنگ میں قیادت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی مصلے پہ امامت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی محبت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی عداوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا پیار کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کا غصہ کیسے تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی خلوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے محبوب کی جلوت کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب مسجد میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب گھر میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب میدان میں کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب محفل میں کیسے تھے......

آپ کو سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کی پگڑی کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی زرہ کیسی تھی......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کے چہرہ مبارک کا رنگ کیسا تھا......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کے دانت مبارک کیسے تھے......

آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ محبوب کی داڑھی مبارک میں سفید بال کتنے تھے......

اللہ نے ڈیوٹی لگائی اور صحابہ نے محفوظ کر کے دکھایا۔ پھر صداقت ان کے ذریعے......عدالت ان کے ذریعے......ساری صفات ان کے ذریعے اور ان کے پاس پہنچیں جنہوں نے مانا......جنہوں نے نہ مانا ان کے پاس نہ پہنچیں۔

صحابہؓ کے دشمن تمام صفاتِ حسنہ سے محروم ہو گئے!

ہاں سچ تو آیا حضورؐ کے پاس سے صحابہؓ کے ذریعے، جنہوں نے مانا وہ آج بھی سچ سکھاتے ہیں، سچ بولتے ہیں۔ ان کے پاس آج بھی سچ ہے اور جنہوں نے نہ مانا ان کے پاس سچ نہیں پہنچا۔ انہوں نے اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ پہ لکھا، "ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ" کہ ہمارے دین کا ۹۰ فیصد جو ہے وہ جھوٹ ہے۔ سنتا جا، کافر تو ہیں ہی۔ کوئی بات تو ہے کہ ان کے پاس ایمان کے جو تقاضے ہیں کوئی بات ان کے پاس نہیں۔ صداقت کیا ہو، عدالت کیا ہو، غیرت کیا ہو، حیا کیا ہو، سخاوت کیا ہو۔ ایمان تو صرف ایمان، کوئی چیز نہیں بالکل خالی۔ کوئی صفت کمال کی، کوئی صفت شان کی، عزت کی، عظمت کی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ سب کچھ آیا حضور کے پاس سے اور آیا صحابہؓ کے توسط سے۔ جب سلسلہ کٹ گیا، لائن کٹ گئی، تو روشنی پہنچے کیسے؟ سچ کیسے آتا، آ سکتا ہی نہیں۔ غیرت کیسے آتی، حیا کیسے آتا، جن کے توسط سے آئی ان کا ہی انکار۔

صحابہؓ دشمنوں کی غیرت سے محرومی

جب صدیق کا انکار ہو تو صداقت کہاں سے آئے؟......

جب فاروق ﷜ کا انکار ہو تو غیرت کیسے آئے؟......

کیونکہ غیرت وہاں سے آئی ہے۔ اتنا غیرت کا سپیشلسٹ بنا دیا گیا کہ محبوبؐ فرماتے ہیں کہ جنت میں تیرا بنگلہ دیکھا لیکن وہاں گیا نہیں کہ تیری غیرت یاد آ گئی۔ ہیں! حضور نے فرمایا کہ " انا اغیر منک واغیر منی " اصل غیرت کا خزانہ تو محبوبؐ ہیں اور وہاں سے صحابہ کے توسط سے غیرت آئی۔ غیرت کے بادشاہ کی عزت کا انکار ہو، کنکشن کٹ جائے تو غیرت پہنچے کیسے؟ پھر یہاں تو متعہ پہنچے گا نا، اور متعہ بھی ایسے پہنچا، اتنا لازم ہو کر پہنچا، کہتے ہیں جناب جو کوئی متعہ نہ کرے، منہج الصادقین جلد ۲ صفحہ ۴۹۱ سے پڑھ رہا ہوں، کہ

"من مات ولم يتمتع جاء يوم القيامة وهو اجدع "

ہر کہ ہمہ و متعہ نہ کردہ باشد بروز قیامت لب و گوشت بریدہ برخیزد"

جو متعہ کئے بغیر مر جائے وہ مرد ہو یا عورت اس کی قیامت کے دن ناک بھی کٹی ہو گی، کان بھی کٹے ہوں گے، ہونٹ بھی کٹے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے متعہ نہیں کیا تھا اس لئے کہتے ہیں سب سے پہلے متعہ کرنا چاہئے۔ شادی وادی کیلئے بعد میں سوچنا چاہئے، اور اس سے آگے نہ صرف یہ کہ متعہ کرنا چاہئے بلکہ کہتے ہیں جو متعہ نہ کرے وہ ہمارا ہے ہی نہیں۔ اس سے انکار کرے وہ شیعہ ہی نہیں۔ اس سے آگے جو متعہ کرے اس کا ثواب کتنا؟...... اس پر مستقل ایک تقریر ہو سکتی ہے کئی گھنٹوں کی۔ لیکن میں اختصار کر کے ایک اشارہ دیتا جاتا ہوں کہ اگر متعہ کرے تو ثواب کتنا کہ غیرت چھوڑ کر کیا حشر ہوا۔

"بنو متعہ" کے نزدیک "متعہ" کا ثواب

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ غیرت چھوڑی تو کیا حشر ہوا۔ غیرت کے بادشاہ کا انکار کیا تو بات کہاں تک پہنچی۔ کہتے ہیں اگر متعہ کرنے والا مرد اور عورت "چوں باہم نشستم" جو آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو ایک نورانی فرشتے کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کہ جو اُن

پر پہرہ دیتا ہے۔

ہاں، پہلے ان کی بے غیرتی دیکھ لیجئے، غیرت کے بادشاہ کا جو انکار کیا، تو غیرت نہ رہی۔ بے غیرتی ایسی آئی کہتے ہیں جناب جو متعہ کرنے والا مرد اور عورت مل کر بیٹھتے ہیں تو نورانی فرشتہ ان پر پہرے کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور جب وہ آپس میں باتیں کرتے ہیں تو:

"نزد خدائے تعالیٰ مانند ذکر و تسبیح باشد"......

وہ جب آپس میں باتیں کرتے ہیں تو ان کو ذکر و تسبیح کے برابر درجہ دیا جاتا ہے۔ جیسے وہ قرآن پڑھ رہے ہیں، ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت وہ اللہ اللہ کرتے ہیں؟ اور اس سے آگے لکھتا ہے کہ جب وہ آگے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو ساری جان کے گناہ ان کی انگلیوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ اس سے آگے لکھتا ہے کہ جب ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھایا، باہم دیگر بوسہ بدہن جب آپس میں وہ بوس و کنار شروع کرتے ہیں تو ایک قبول حج اور عمرے کا ثواب ایک ایک بوسے کے بدلے لکھا جاتا ہے۔ اس سے آگے لکھتا ہے، یہ قرآن کی تفسیر منہج الصادقین میں انہوں نے ظلم لکھا ہے (جلد دوم) لکھتے ہیں کہ جب وہ آپس میں بوس و کنار کرتے ہیں تو حج و عمرے کا ثواب ایک ایک بوسے کے عوض ملتا ہے۔

متعہ بازوں کی طرف سے توہینِ علیؓ و نبیؐ

اس سے آگے، اب اس سے آگے میں کیا کہوں کہ وہ کیا کرتے ہیں، صرف حوالہ پڑھ دیتا ہوں، میں کچھ نہیں کہتا۔ لکھتے ہیں کہ:

"حسنات مانند بوہائے برفراش تا برزمین، بہر لذت و شہوت، حسنات مانند بوہائے برفراش تا برزمین در نامہ ایشاں نوشتہ میشوم"۔

یہ سارے جتنے پہاڑ ہیں دنیا میں، سارے کے سارے، طورِ سینا، اُحد بھی ملالو کائنات ساری کے جتنے پہاڑ ہیں یہ زمین پر جتنے پہاڑ ہیں، ہمالیہ بھی اس میں ہو...... کے ٹو بھی اس میں ہو کہتے ہیں کہ یہ سارے کے سارے اکٹھے کرو، اتنا ثواب بہر لذتِ شہوت...... ایک ایک شہوت کے عوض ایک ایک مرتبہ لکھا جاتا ہے۔ جب وہ فارغ ہوتے ہیں۔ ہائے یہ قرآن

کریم کی یہ تفسیر بیان کی جاتی ہے۔توبہ، کہتے ہیں جب وہ فارغ ہوتے ہیں اور وہ غسل کرتے ہیں تو ایک ایک قطرہ پانی کا، آج کل پلاسٹک کی اتنی شیشی ملتی ہے اس سے بھی سینکڑوں قطرے نکلتے ہیں، پانی کوئی بہاتا ہے غسل کرتا ہے تو کتنا پانی خرچ ہوتا ہوگا؟ کہتے ہیں ایک ایک قطرے کے بجائے ستر ستر فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ان کے لئے رحمتیں مانگتے ہیں دعائیں کرتے ہیں۔اور جو متعہ نہیں کرتے ان کیلئے لعنتیں کرتے ہیں۔اب اتنی یہاں تک بکواس، اتنی بے غیرتی، اس بے غیرتی کو نہ صرف جائز کہا بلکہ ثواب بھی اور ثواب بھی کتنا؟ آپ نماز پڑھیں، روزہ رکھیں، حج کریں، قرآن پڑھیں، حدیث پڑھیں، ذکر کریں لیکن اس سے آپ کسی صحابی کے برابر ہو جائیں گے؟...... نہیں! ہمارے علماء تو فرماتے ہیں، آپ کی سینکڑوں سال زندگی ہو جائے آپ نمازیں پڑھیں،

روزہ رکھیں، قرآن پڑھیں، لیکن جس صحابی نے ایک مرتبہ ایمان کی حالت میں حضور کا دیدار کیا تو وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔لیکن یہ ظالم لکھتے ہیں اگر ایک مرتبہ متعہ کرلو تو حضرت حسین کے برابر ہو جاؤ گے، یہ اپنی طرف سے نہیں، برہانِ متعہ کے صفحہ ۵۲۰ سے پڑھ رہا ہوں اور منہج الصادقین جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ سے پڑھ رہا ہوں کہ:

اگر یک بار متعہ کرد درجہ او درجہ حسین مے باشد...... من تمتع مرة كان درجتهٔ كدرجة حسين......

جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین کے برابر

ومن تمتع مرتين كانت درجته كدرجة الحسن ومن تمتع ثلاث مراة درجته كدرجة على ابن ابى طالب ومن تمتع اربع مرات درجته كدرجة ......

کہتے ہیں جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین کے برابر، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسن کے برابر، جو تین مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت علی کے برابر......او بھائی سارے نبیوں نے شان لے کر، بان لے کر، عزت لے کر، عظمت لے کر پھر بھی مصطفیٰؐ کے مقتدی ہونے کا شرف حاصل کیا، وہ حضور کے برابر نہیں ہو سکے لیکن یہ ظالم تو کہتا

ہے کہ چار مرتبہ اگر کوئی متعہ کرے تو اس کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہو جائے گا۔

کافر کافر...... شیعہ کافر

نہیں نہیں، مسلمان کہوں؟......

اگر حوالہ نہیں پھر تو میں گولی کا حقدار ہوں، لیکن اگر یہ حوالہ موجود ہے وہ لعنتی ہر متعہ کرنے والے ملنگ کو حضرت محمد رسول اللہ کے برابر کہتا ہے پھر کوئٹہ کے مسلمانو، تم سوچو، افسرو تم سوچو، علماء تم سوچو، مفتیان گرامی قدر آپ سوچیں، مجھے بتائیں جو اگر ایک آدمی کو غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کے برابر کہے وہ کافر ہو گیا اور جو ہر ملنگ کو محمد رسول اللہ کے برابر سمجھے وہ لعنتی نہیں ہے؟...... اسے میں مسلمان سمجھوں؟...... اس کو میں ایمان دار کہوں؟......

ٹھہر، اب مجھے پوچھ لینے دے ان مفتیانِ گرامی قدر سے...... مجھے پوچھ لینے دے ان افسروں سے، پوچھتا ہوں میں حکومت والوں سے...... پوچھتا ہوں میں، تم مجھے کہتے ہو مسلمان کو کافر کہہ دیا...... میں پوچھتا ہوں جو متعہ باز ملنگ کو حضور کے برابر کہے تم اسے مسلمان کہتے ہو، پھر تم مسلمان رہو گے؟...... اگر کوئی مصطفیٰ کریم کی اتنی توہین کرے اسے تم مسلمان کہو پھر تم مسلمان رہو گے؟...... تم اپنی بات سوچو، اپنے لیے سوچو کہ تم کیا کہتے؟ تم کیا بنتے ہو، اگر کوئی قادیانی کو، اگر کوئی مرزائی کو کافر نہ مانے وہ کافر ہے...... مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر نہ مانے وہ کافر ہے۔ کیونکہ قادیانیوں نے محمد عربی کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے ان کے بعد ایک آدمی کو نبی کے درجے پر پہنچایا۔ اب جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے اور یہ جو ہر متعہ باز ملنگ کو محمد عربی ﷺ کے درجے پر پہنچاتا ہے چار مرتبہ متعہ کرنے سے، بلکہ جو پانچ مرتبہ متعہ کرے تو پھر...... کوئٹہ کے مسلمانو! ذرا غیرت سے سوچتے ہوئے اور اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے پھر ذرا اس طرف دیکھئے ذرا غیرت سے، چکلے میں جو بیٹھی ہیں جو کاروبار کرتی ہیں متعہ کا، انہوں نے کتنی کتنی بار متعہ کیا ہوگا؟......

اگر کسی بزرگ، کو اگر کسی ولی کو، اگر کسی غوث کو، اگر کسی قطب کو نبی کے برابر کہے وہ تو کافر ہے لیکن جو ان فواحش کو طوائف کو محمد رسول اللہ سے اعلیٰ درجہ دے کیونکہ انہوں نے چار تو نہیں چار سو بلکہ ہزاروں بار متعہ کیا ہوگا تو ان کا درجہ کیا ہوگا؟ جس مذہب میں اتنا درجہ طوائف کا

ہو محمد رسول اللہ بھی اس درجہ کو نہ پہنچیں آپ بتائیں میں اسے اسلام کیسے کہوں؟ میں اسے ایمان کیسے کہوں؟ آپ بتائیں میں اسے بھائی کیسے مان لوں؟؟

امامت کا درجہ رسالت کے برابر......

سنو آج میں اپنے کارکنوں سے نہیں پوچھتا۔ میں پوچھتا ہوں انتظامیہ سے، میں پوچھتا ہوں حکومت سے کہ جو طوائف کو اتنا درجہ دے کہ محمد رسول اللہ سے بڑا درجہ دے، تم اسے کیا کہو گے؟ میں ان سے پوچھوں گا اور اب میں اُن سے پوچھوں گا جو کہتے ہیں ہم ہیں تو مسلمان، ہم مسلمانوں کے افسر ہیں، ہم مسلمانوں کے پیشوا ہیں، مسلمان مملکت کے حکمران ہیں، میں ان سے پوچھوں گا تم انہیں کیا کہو گے؟ اور اگر یہی کہو گے کہ ختم نبوت کا انکار انہوں نے نہیں کیا، رسول اللہ کا نام تو کسی پر نہیں رکھا، تو تفسیر عیاشی کھول لیجئے، لکھتا ہے، قرآن میں اللہ نے فرمایا:

ولکل امة رسول فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط وهم لا يظلمون ......

فرمایا ہر امت کے لئے، ہر جماعت کیلئے اللہ نے ایک رسول بھیجا......

یہ کہتے ہیں:

لكل قرن من القرون هذه الامة امام يعنى هو الامام وهو الرسول ......

یعنی جو امام ہے وہی رسول ہے۔ اب آپ بتائیں صاف لفظوں میں کہا کہ ہر امام رسول ہے۔ جو حضور کے بعد ایک کو رسول، ایک نبی کہے وہ کافر ہے اور جو کہے سارے امام رسول ہیں، اب آپ بتائیں نا آپ فیصلہ کریں۔

عشق رسولؐ کے دعویداروں کیلئے لمحہ فکریہ

اور ان سے پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں ہم عاشق ہیں، ہم عاشق ہیں ...... ہم ہی گستاخوں سے لڑیں گے، کہتا ہوں کہ پھر آؤ اگر تمہارے اندر غیرت ہے آؤ جو واقعی عاشق ہیں

ان کے ساتھ مل جاؤ۔ اور جو گستاخ ہیں ان کے ساتھ مقابلہ کرو، ان کی زبان کو لگام دو......

تم گستاخ کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت کیلئے قید و بند برداشت کرے......

تم گستاخ رسول کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ختم نبوت کیلئے جیل جائے......

تم گستاخ رسول کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ختم نبوت پر اپنے ہزاروں ساتھی قربان کر ڈالے......

تم گستاخ کسے کہتے ہو جو مصطفیٰ کے غلاموں پر، مصطفیٰ کے صحابہ پر جان دے جائے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی ازواج کی عزت و عظمت کیلئے گولی کا نشانہ بن جائے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت و عظمت پہ سب کچھ لٹا ڈالے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو نظامِ مصطفیٰ کیلئے اپنے ساتھیوں کو تختۂ دار پر چڑھوا دے، گولیوں کا نشانہ بنوا دے......

تم گستاخ کس کو کہتے ہو جو مصطفیٰ کی عزت و عظمت پر مر مٹتا ہو......

اگر تم اسے گستاخ کہتے ہو تو تم سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں۔ اگر تم واقعی گستاخ سے لڑنا چاہتے ہو، گستاخ سے مقابلہ کرنا چاہتے ہو، گستاخ کی زبان کو لگام دینا چاہتے ہو تو پھر آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں گستاخ وہ لعنتی ہے جس نے حق الیقین میں صفحہ ۳۴۷ پہ لکھا کہ جب ہمارا مہدی آئے گا تو ننگا آئے گا، محمد رسول اللہ روضے سے نکل کر اُس کے ہاتھ پہ بیعت کریں گے۔ اور وہ بی بی عائشہؓ کی قبر کھود کر نعوذ باللہ اسے کوڑے مارے گا......!!

آؤ گستاخ یہ ہے...... اگر تمہارے اندر غیرت ہے تو پھر گستاخ کا مقابلہ کرو۔ ورنہ میں کہوں گا تم خود دشمن کے ٹاؤٹ ہو، تم خود گستاخ ہو، تم خود بے غیرت ہو، اگر تمہارے اندر غیرت ہے تو پھر آؤ جو مصطفیٰ کا گستاخ ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو اور ہم تمہارے غلام ہیں، پھر ہم تمہارے ساتھی ہیں، ہم تمہارے رفیق ہیں، مصطفیٰ کی عزت کیلئے عظمت کیلئے جہاں تمہارا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون گرے گا۔

کفر سے ہماری جنگ تھی، ہے، اور رہے گی

اور سپاہ صحابہ نے فرقہ واریت کو ختم کردیا ہے۔ یہاں انشاء اللہ ہر مکتبہ فکر کا مسلمان نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی فرقہ واریت کو ختم کردیا ہے لیکن کفر سے جنگ تھی ہے اور رہے گی۔ کفر سے سمجھوتہ نہ کل تھا نہ آج ہے نہ کل ہوگا۔ کہا ساجد نقوی نے علماء بورڈ کی میٹنگ میں کہ جی آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اس سے جھگڑا ہوتا ہے۔ نہیں جی، آپ کے کافر ہونے سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ ہندو جو کافر ہے، جھگڑا نہیں ہوتا۔ سکھ جو کافر ہیں جھگڑا نہیں ہوتا۔ کافر تو کئی ہیں جھگڑا نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے نہیں، آپ نعرے لگاتے ہیں اس لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ میں نے کہا نعرے کیوں لگاتے ہیں؟...... آپ گستاخی کرتے ہیں، آپ صدیق اکبرؓ کو کافر کہیں گے بھول جاؤ کہ تمہیں نہیں کہا جائے گا! اگر آپ نے اپنے آپ سے نعرے روکنے ہوتے ہیں...... کافر تو کئی ہیں۔

ہندوؤں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگتے؟......

یہودیوں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگتے؟......

سکھوں کیلئے نعرے کیوں نہیں لگائے؟......

وہ اپنے مذہب پہ رہتے ہیں اپنے دھرم پہ رہتے ہیں لیکن بھونکتے نہیں ہیں۔ اگر تم اپنے مذہب پہ رہو اپنے دھرم پہ رہو اور گستاخی نہ کرو تو ہم بھی نعرے نہیں لگائیں گے۔

کیونکہ نعرہ توری ایکشن ہے، نعرہ تو احتجاج ہے۔ تم تین شرارتیں چھوڑ دو، میں نے کہا ہماری طرف سے جو کچھ ہوتا ہے وہ احتجاج ہوتا ہے۔ ہم چھوڑ دیں گے۔ ہندو بھی رہتے ہیں تم بھی رہو کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔

حکومت نے کہا کہ اگر کوئی صحابہ کی گستاخی کرے تو ہم اس کیلئے سزا کا قانون بناتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے اس کیلئے بھی قانون بناتے ہیں، میں نے کہا بنا دو ہمیں کیا اعتراض ہے ہم تو سب کو ماننے والے ہیں۔ ہم کسی کی گستاخی بھی نہیں کرتے۔ ہم کسی مسلمان کو کافر بھی نہیں کہتے۔

ہاں ہم کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور جسے کہتے ہیں وہ ہوتا بھی کافر ہے۔ توجہ! ہم نے کہا ہم دونوں جرم نہیں کرتے، نہ ہم صحابہ و اہلبیت کی گستاخی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ گستاخ کی بھی سزا ہو، جو کسی مسلمان کو کافر کہے اس کی بھی سزا ہو۔

انہوں نے کہا نہیں جی، ہمیں یہ سزا قبول نہیں ہے۔ میں نے کہا وہی وجہ ہے نا، قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ گستاخ ہیں اور یہ صحابہ اور اہلبیت پر بھی تبرا کرتے ہیں۔ اور پھر مسلمانوں کو کافر کہنے والے بھی یہی ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑے مسلمان تو صحابہ کرامؓ ہیں۔

امن وامان کیلئے ہر ممکنہ تعاون کریں گے

حکومت سے ہم نے تعاون کیا، ہر جگہ کیا، امن وامان کے قیام کیلئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم صدیق اکبرؓ کی عزت پہ سودا کرلیں گے۔ سنی حقوق کا سودا کرلیں گے۔ یہ بات نہیں ہے، انشاء اللہ العزیز یہ حق کے لئے مرنا، کٹنا، پھانسی پہ چڑھنا، سزائیں سہنا، یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے۔ اس طریقے کو ہم زندہ رکھتے ہیں اور سب کچھ زندہ رکھیں گے۔ اور کوئی ظلم کوئی جبر، کوئی قوت کوئی حکومت ہمیں حق سے ایک بال برابر بھی ہٹا نہیں سکتی۔

کوئی خرید نہیں سکتا، کوئی جھکا نہیں سکتا، انشاء اللہ العزیز اگر تمہیں جھکانا ہے تو میرے شیر اعظم کو جھکا کے دکھاؤ، خرید کے دکھاؤ اور پھر حکومت والو حیا کرو، ظلم نہ کرو۔ اب اعظم طارق کو چھوڑ دو، اس کا قصور کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تم اس سے کیا لینا چاہتے ہو؟

اب مولانا اعظم طارق صاحب نے کیا کیا، احتجاج کیا نا اُن گستاخیوں پر جو صحابہ کرامؓ کی گستاخی لعنتیوں نے کی، جو صحابہ کرامؓ کی گستاخی شیعوں نے کی، اس پر احتجاج کیا نا۔ گستاخ تو آزاد اور اس پر احتجاج کرنے والا جیل میں...... یہ تمہارا کون سا انصاف ہے؟

بہر حال نظر آرہا ہے کہ پوری دنیا میں ایک اسلامی انقلاب آرہا ہے اور تلاطم ہے اور موجیں لگ رہی ہیں۔ لہریں لگ رہی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ کام ہو کے رہنا ہے۔ کوئی اسے

روک نہیں سکے گا۔ اور یہ پروگرام اور یہ جلسے، یہ تنظیمیں یہ مجاہدین یہ اہل حق کے نام لیوا، یہ پروانے یہ مستانے یہ غریب، یہ مظلوم یہ سب لوگ انشاء اللہ ایک دن وہ نظام لائیں گے جو رب نے اس دھرتی کیلئے بھیجا ہے۔ مصطفیٰ نے سکھایا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے چلا کر دکھایا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہو رہا ہے اس کیلئے کام ہو رہا ہے اور ابھی ۲۶ رستمبر کو ملتان میں انٹرنیشنل حقنواز شہیدؒ کانفرنس ہو رہی ہے، سنی کاز کو اُجاگر کرنے کیلئے...... اپنے مشن موقف کو اُجاگر کرنے کیلئے...... نظام خلافت راشدہ کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے...... نفاذ اسلام کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے انشاء اللہ العزیز ملک بھر کے کونے کونے سے مسلمان مجاہدین، ساتھی سب وہاں شریک ہونے کی کوشش کریں گے۔ آپ حضرات کو بھی دعوت ہے آپ آئیں گے؟...... صرف آنے کی نہیں ساتھ لانے کی دعوت ہے۔ اپنے ساتھیوں کو، احباب کو ساتھ لائیے گا۔ یار زندہ صحبت باقی۔

اب طوفانِ نوح لانے سے چشم تر کیا فائدہ
دو بول ایسے بول جو پیدا اثر کریں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پیغمبر انقلاب ﷺ

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمن الرحیم o
یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا o وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا o
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذَالِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

پیغمبر انقلاب ﷺ

قابل صد احترام علمائے کرام، برادرانِ اسلام، عزیزان ملت توحید و سنت کے پروانو، اصحاب پیغمبر کے سر فروش سپاہیو! اور ملتان کے غیرت مند مسلمانو! آج سنہ ۱۴۲۵ھ کے صفر کی چودھویں شب وہ بابرکت رات ہوئی ہے کہ رات کے ڈھائی بجے ہیں لیکن اہل محبت کی آنکھوں میں مجھے نیند نظر نہیں آرہی۔

سونے کے وقت جاگنا بھی انقلاب ہے

آج کا عنوان انہیں جگانا چاہتا ہے اور یہ بھی جاگنا چاہتے ہیں۔ واقعی سونے کے وقت جاگنا بھی انقلاب ہے۔ اور آج کا عنوان بھی پیغمبر انقلاب ہے۔ اور ابھی تک آپ کے سامنے انقلابی لیڈروں نے اور علماء نے خطاب فرمایا ہے۔ اور اس انقلابی دستے کے سرخیل شہدا کے وارث مولانا محمد اعظم طارق شہید رفع اللہ درجاتہم کے جانشین مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب بھی اپنے پیش رو قائد کے انداز میں آپ کے سامنے گرج رہے تھے۔ مجھے اُمید ہے آپ ان کے ساتھ بھی اُسی طرح وفا کریں گے جس طرح آپ نے ان کے پیش رو قائد مولانا اعظم طارقؒ سے وفا کی تھی اور انشاء اللہ یہ بھی انہیں کی طرح اپنا حق ادا کر کے دکھائیں گے۔ جو وفا کریں وہی انشاء اللہ کہیں باقی چپ رہیں (انشاء اللہ) میں دیکھنا چاہتا ہوں کون انشاء اللہ کہتا ہے کون نہیں (انشاء اللہ) ہاتھ بھی اوپر رہے۔

قائد ہمارے قدم بڑھاؤ......ہم تمہارے ساتھ ہیں

ٹھہریں بھئی ٹھہریں نعرے کا جواب بھی صرف وہی دیں جو وفا کریں۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

پیغمبر انقلاب......زندہ باد

عظمت صحابہؓ......زندہ باد

قائد تیرے حکم پر......جان بھی قربان ہے

ہاں ہمیں معلوم ہے کہ یہ صرف نعرہ نہیں، کیونکہ ہمارے سامنے وہ ہیں جو جان قربان کر چکے ہیں۔ وقت جب آتا ہے پتہ چل جاتا ہے کہ صرف نعرے تھے اور ووٹ لینے کا بہانہ تھا یا واقعی اسلام لانا تھا۔

آگے دیکھتا ہوں آپ کہاں تک چلتے ہیں۔ اسلام کی بڑی فکر ہوتی ہے، بڑا درد ہوتا ہے۔ لیکن صوفی محمد کی فکر نہیں ہوتی ساجد نقوی کی فکر ہوتی ہے۔ ہاں وقت آنے پر پتہ چلتا ہے کہ ہم اسلام کے ساتھ کتنے سچے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان ابابیلوں کا صرف نعرہ نہیں ان کی واقعی جان ہتھیلی پر ہے۔ (انشاء اللہ)

میں تمہیں چیئرمین ابوجہل کے پیچھے نہیں، گھسیٹے جانے والے بلالؓ کے پیچھے چلانا چاہتا ہوں

انہوں نے جانیں قربان کر کے دکھائی ہیں جیلیں بھر کے دکھائی ہیں۔ اور میرے پاس ان کو دینے کے لئے نہ پٹرول ہے نہ ڈیزل ہے نہ مال ہے نہ ملکیت ہے نہ دولت ہے، میں دُعا ہی دے سکتا ہوں اور جزاء اللہ دے گا۔ کچھ نہیں ہے میرے پاس۔ نہ پلاٹ ہے نہ پرمٹ ہے، میں تو اپنا سب کچھ لٹانے والا ہوں تمہیں کیا دوں گا، کچھ نہیں ہے میرے پاس۔ ہاں صحابہؓ کا نام ضرور ہے۔ دیکھ لو، چودھراہٹ میرے پاس نہیں ہے۔ میں تمہیں نمبردار اور چیئرمین ابوجہل کے پیچھے نہیں مال کھانے والے، گھسیٹے جانے والے بلال کے پیچھے لگانا چاہتا ہوں۔ چل سکو تو ساتھ دو۔

یقین ہے توجہ! کیونکہ یہاں نہ ہم نے آپ کو تالیوں کے آسرے دیئے، نہ ووٹوں کے نہ پلاٹوں کے، نہ پرمٹ کے، نہ پٹرول کے، نہ ڈیزل کے نہ سستی کے نہ مہنگی چیز کے، کسی چیز کے نہیں۔ آپ سے میرے قائد نے یہی کہا تھا کہ:۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

پیغمبر انقلاب کی نسبت سے عرض کروں کہ وارث نے غلام نے، خادم نے بھی یہ انقلاب لا کر چھوڑے اب تان کو سُر کو ٹیون کو انداز کو نہیں دیکھا جائے گا، تو غیرت کو جرأت کو ایمان کو دیکھا جائے گا۔ چھوڑیں

سر بکف سر بلند...... دیوبند دیوبند

ہاں، میری بات پہلے سن لو، میرے نعروں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں اور آپ سے عرض کرتا ہوں کہ زندوں کے نعرے کم لگایا کرو۔ ٹھہرو ٹھہرو۔

(شہید کی جو موت ہے...... قوم کی حیات ہے۔ نعرے)

ان زندوں کے نعرے لگاؤ جو مر کر بھی زندہ ہیں

میں نے عرض کیا زندوں کے نعرے کم لگایا کرو ہاں ان زندوں کے نعرے لگاؤ جو مر کر بھی زندہ ہیں۔ اور کیوں کہہ رہا ہوں کہ:

مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهِ

......

آئیڈیل بنانا ہے تو اس کو بنا لو جو اپنا کیریئر، کریکٹر، کردار زندگی پوری کر کے اس دنیا سے جا چکا ہے۔ کیونکہ اس کے بک جانے جھک جانے، پھر جانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ کیونکہ نعرے لگے:

مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهِ

......

اعتماد اس پر ہے جو زندگی کے لمحات پورے کر چکے کیونکہ بہتوں کے نعرے لگائے گئے اور بعد میں نعرے لگانے والوں کو افسوس کرنا پڑا او ہو ہم نے کیا سمجھا تھا یہ کیا نکلے۔

اسلام یہی نافذ ہوا ہے کہ اب اعظم طارقؒ نہیں آسکتا۔ اسلام یہی نافذ ہوا کہ لدھیانوی صاحب نہیں آسکتے، اسلام یہی نافذ ہوا کہ اسلام کے پہنچنے کا سبب بننے والے صحابہؓ کا نام لینے والے اب نہیں آسکتے۔ سرحد میں یا جہاں تک بس چل سکے۔ کوئی ضرورت نہیں میرے نعروں کی۔

میں نعروں اور پھولوں کا حق دار نہیں ہوں

میں جب اس دنیا سے چلا جاؤں گا، اگر ایمان کے ساتھ چلا جاؤں تو پھر تمہارے لئے دلیل ہوں ابھی نہیں، اس وقت نہیں، کیا اعتماد ہے کہ دنیا کی چمک دمک مجھے بھی خرید لے، اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

کیا بعید ہے کہ میرا دل ساتھ نہ دے، کیا بعید ہے بڑے بڑے پہاڑ ریت کے نکلے۔ وہاں وہی بچے گا جسے میرا رب محفوظ رکھے۔ ہاں ہاں اللہ اعظم کسی کسی کو بناتا ہے۔

دیکھو جذبات سب کے آپ کے ساتھ ہیں لیکن نعرہ وہ ہو جس کا جواب ان کو آتا ہو

(جب تک سورج چاند رہے گا...... جھنگوی تیرا نام رہے گا)

(جب تک سورج چاند رہے گا...... اعظمؒ تیرا نام رہے گا)

تو میرے دوستو! نہیں میں پھولوں کا حقدار نہیں ہوں، اگر میں زندہ رہوں اور میرا مولوی صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے والے کا طرفدار بن جائے تو میں جوتوں کا حقدار ہوں۔

(شیعہ کا جو یار ہے...... اسلام کا غدار ہے)

(کافر کافر...... شیعہ شیعہ کافر)

دین بچانا مقصود ہے یا بلڈنگ بچانا؟

ٹھہر ٹھہر بیٹا ٹھہر، پتہ ہے تو مجھے میرے اوپر پھول چھڑک کے کیا تاثر دینا چاہتا ہے

کہ میں کامیاب ہوں۔ جس کا باپ کفر کا فتوئی لکھے اور یہ باپ کے فتوے کو پاؤں کی ٹھوکر سے اُڑا کر انہیں دینی جماعت کہے اور اس کو میں اپنا دینی لیڈر اور پیشوا کر کے پیش کروں، اس کے خلاف آواز نہ اُٹھا سکوں تو مجھ جیسا ناکام بھی کوئی ہے؟...... کہ جو اپنے اکابر کو چھوڑ چکے، کہتے ہیں جی کیا کریں حکومت مدارس کا حساب مانگتی ہے۔ تو تمہیں بلڈنگ بچانا مقصود ہے یا دین بچانا مقصود ہے۔ وہ تمہاری بلڈنگ کس کام کی کہ جس کو بچانے کے لئے کفر کو اسلام کہنا پڑے۔ وہ بلڈنگ کس کام کی جس کو بچانے کے لئے اس ادارے کو دینی ادارہ اسلامی ادارہ کہنا پڑے، جہاں سے صدیق اکبرؓ کو کافر لکھ کر چھاپا جائے۔

تو میرے بھائی میں پھولوں کا حقدار نہیں ہوں میری پگڑی کام کی نہیں ہے۔ جب تک صدیق اکبرؓ کی جوتی کی حفاظت نہیں ہوتی۔

عرض کر رہا تھا پیغمبر انقلاب کے عنوان سے کہ میرے انقلابی قائد نے انداز میں انقلاب برپا کیا کہ دین کے اسٹیج پر گویا نہیں صاحب کردار چاہیے، اور اس نے کہا کہ یا اصحاب رسول کی عظمت کے تحفظ کا قانون بنوا کے جاؤں گا یا اپنی جان قربان کر جاؤں گا۔ اور جس جس نے میرے آگے ہو کر یہ کہا اس نے قربان ہو کر دکھایا اور میں تب کامیاب ہوں جب یا قانون بنواؤں یا انہیں کی طرح کٹ جاؤں۔ جب تک ان دونوں کاموں میں سے کوئی نہیں ہوتا اس وقت تک نہ میں کسی نعرے کے قابل ہوں۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر انقلاب عنوان ہے۔ اور ہر کوئی پیغمبر انقلابی آیا۔ ہر کوئی پیغمبر انقلابی ہی آیا۔ جو انقلابی نہیں وہ پیغمبر بھی نہیں۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہر پیغمبر انقلابی ہے یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر انقلابی پیغمبر ہے۔

ہر پیغمبر انقلابی ہے، یہ نہیں کہتا کہ ہر انقلابی پیغمبر ہے۔

ہر پیغمبر انقلابی ہی آیا اور انقلاب کے لئے ہی آیا۔ کیونکہ انقلاب کا معنی ہے بدلنا۔ اور نبی آتا ہی اس لئے ہے کہ قوموں کا انداز بدل ڈالے، نبی کی آمد ہوتی ہی اس لئے ہے کہ وہ قوم کا انداز بدل ڈالے اور انہیں شرک سے نکال کے توحید کی طرف لے آئے۔

کفر سے نکال کے اسلام کی طرف لے آئے......

ضلالت سے نکال کے ہدایت کی طرف لے آئے......

اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے......

جہنم کے راستے سے نکال کر جنت کے راستے پہ لگادے......

نبی کی آمد کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے، اور جتنے نبی آئے سب ہی انقلابی اور انقلاب جو ہوتا ہے، وہ جمہوریت کے خلاف ہوتا ہے۔ اگر سب لوگ پہلے سے ہی اُسی طریقے پر ہوں تو انقلاب تو نہ ہوا۔ انقلاب جو ہوتا ہے وہ رائے عامہ کے خلاف ہوتا ہے۔ رائے عامہ خراب ہو جائے تب انقلاب لایا جاتا ہے۔ جب انقلاب کی بات ہوتی ہے تو کئی کھوتے ہینگتے ہیں[1]، کئی کتے بھونکتے ہیں۔ اور نہ کسی کے بھونکنے کی پرواہ ہوتی ہے انقلابیوں کو، نہ کسی کے ہینگنے کی پرواہ ہوتی ہے۔ بھونک لے جسے بھونکنا ہے۔ ہینگ لے جسے ہینگنا ہے۔ انقلابیوں کو کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔

پھر وہ رائے عامہ والے جمہوری یہ سارے کہتے ہیں۔ **سمعنا فتیً یذکرھم یقال لہ ابراھیم .**

انقلابی کو جھگڑے کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے

وہ انقلابیوں کے امام، رئیس الموحدین اکیلے ہیں اور میدان میں ہیں، سب مقابلے میں ہیں کوئی پرواہ نہیں۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ آگ کے چھینٹے میں جانا پڑے یا بحر قلزم کو کراس کرنا پڑے۔ برادری سے مقابلہ کرنا پڑے یا فوج فرعونی سے مقابلہ کرنا پڑے، انقلابی کو جھگڑے کا سامنا ہوتا ہی ہوتا ہے۔ وہاں دیکھا نہیں کہ یہ آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔ دیکھا نہیں کہ پتھراؤ کر کے سنگسار کر کے پتھروں میں دفن کیا جا رہا ہے۔

دیکھا نہیں؟ **لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم** ......

دیکھا نہیں؟ **لارجمنک واھجرنی ملیاً**......

دیکھا نہیں؟ کہ وہاں آرے سے چیرا جا رہا ہے **یقتلون النبیین بغیر الحق** ......

---

[1] اسی دوران قریب سے ایک گدھے نے زور شور سے ہینگنا شروع کر دیا، جس سے مجمع بدمزہ ہوا۔ جونہی گدھا خاموش ہوا تو علامہ نے اگلے چند جملے ارشاد فرمائے اور مجمع کشت زعفران بن گیا۔

ناحق قتل کیا جارہا ہے۔ پیچھے فوج لگائی جارہی ہے۔

سنقتل ابناء هم و نستحيى نساء هم و انا فوقهم قاهرون......

یہ سب قوانین نافذ کئے جارہے ہیں۔ اور آگے ہے کہ پرواہ نہیں۔ اپنے فالوز، اپنے امتی، اپنے تابعداروں کو ایک ہی دعوت ہے......

على الله توكلوا ان كنتم مومنين......

على الله توكلوا ان كنتم مسلمين......

دیکھو ایمان اگر ہے تو پھر ان مادی قوتوں پر نہیں، اسباب پہ نہیں مسبب الاسباب پہ نظر کرو۔

پھر وہ کہتے ہیں تو ہیں بات ہے۔ دفن ہونا اور بات ہے ختم ہونا اور بات ہے، کبھی دفن ہوتے ہیں وہ کہ ختم ہو جاتے ہیں، کئی چلتے پھرتے مدفون ہوتے ہیں۔ چلتے پھرتے مرے ہوئے ہوتے ہیں اور کئی مر کر بھی زندہ ہوتے ہیں، کچھ دفن ہوتے ہیں جانے کے لئے، ختم ہونے کے لئے اور کچھ دفن ہوتے ہیں فصل بڑھ کر بڑھنے کے لئے دانا دفن ہوتا ہے تو کچھ دانے بھی دفن ہوتے ہیں۔ میں دانا بھی بات کر رہا ہوں دانا کی نہیں۔ نہ دانا کی نہ افغانا کی۔ دانے کی بات ہے کہ دانا دفن ہوتا ہے لیکن جب جاتا ہے تو ایک ہوتا ہے جب آتا ہے تو سولاتا ہے۔ کیا پتہ اللہ کو اتنی سی مملکت نہیں دنیا پہ اسلام غالب کرنا ہے تو بیج کو دفن ہی کرنا تھا۔

وہ مولوی، جسے سارے پسند کریں انبیاء کا وارث نہیں ہوسکتا

عرض کر رہا تھا کہ تمام انبیاء انقلابی۔ اور سب کو مخالفت کا لڑائی کا، جھگڑے کا تخریب کا، استہزاء کا سامنا کرنا پڑا۔

ولقد كذبت رسل من قبلك......

ولقد استهزى برسل من قبلك......

سب کو تعذیب کا، استہزاء کا لڑائیوں کا جھگڑوں کا سامنا کرنا پڑا۔

یہ آگیا ہے میرے پاس، دیکھو یہ آیا، یہ آیا یہ کہتا ہے مولوی وہ چاہئے جس سے سب راضی ہوں، میں نے کہا پہلے نبی وہ ڈھونڈلا جس سے سب راضی ہوں۔

کلمہ پڑھتا ہے اس نبی کا جس کی پہلی تقریر پہ پتھراؤ...... کلمہ پڑھتا ہے اس نبی کا جس کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوتا ہے...... اور مولوی وہ مانگتا ہے جس کو سارے پسند کریں۔ جس کو سارے پسند کریں وہ ان کا وارث نہیں۔ جس کی یہ کوشش ہوناں کہ میرا پیغام انسان دوستی ہے، کہ ہر انسان مجھے پسند کرے۔

مسلمان بھی پسند کریں کافر بھی پسند کریں......

موحد بھی پسند کریں مشرک بھی پسند کریں......

اہل حق بھی پسند کریں اہل باطل بھی پسند کریں......

یہ بھی کہیں اس کو اچھے میاں، وہ بھی کہیں اچھو میاں......

تو اچھو میاں آپ ان کے وارث نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر کسی اچھے کے پیچھے سب نے راضی ہو کے لگنا ہوتا تو میرے مصطفیٰ کے خلق کو قرآن نے عظیم کہا:

انک لعلیٰ خلق عظیم......

اگر اخلاق کے ذریعے کوئی سب کو راضی کر سکتا تو کائنات کے اخلاق والوں کے سردار محمد رسول اللہؐ ہیں۔

حق پر رہتے ہوئے اگر کوئی پیار اور محبت کے ساتھ سب کو راضی کر سکتا تو وہی کرتا جسے کہا گیا، **وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین......**

اور جب سب کو وہ راضی نہیں کر سکتے اور انہیں مالک علاّم نے بتایا کہ:

ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم......

کہ جب تک آپ ان کی ملت میں داخل نہیں ہوتے ان کے تابع نہیں ہوتے، جب تک حق آپ چھوڑ نہیں دیتے تو حق پر رہتے ہوئے آپ بھی ان کو راضی نہیں کر سکتے۔ جب حضور نہیں کر سکتے کافروں کو راضی حق پہ رہتے ہوئے تو اور کوئی حضورؐ سے زیادہ اخلاق والا کون آگیا ہے؟

صدیقؓ وفاروقؓ کا دشمن مجھے اچھا سمجھے تو پھر میں بے ایمان ہوں

تو اس دن تو میں بے ایمان ہوں جس دن کافر مجھے اچھا کہے......

اس دن میں بے ایمان ہوں، جس دن مجھے وہ اچھا کہے جس نے ابوبکرؓ کو اچھا نہیں کہا......

اس دن میں بے غیرت ہوں، بے ایمان ہوں، جس دن مجھے وہ اچھا مانے جس نے عمرؓ کو اچھا نہیں جانا......

کیا ہے میرے ایمان کی حقیقت؟...... جب مجھے وہ پسند کرے جسے عثمانؓ پسند نہیں آیا......

عثمانؓ کے دشمن کا مجھ سے جلنا میرے کمالِ ایمان کی دلیل ہے

عثمانؓ حضورﷺ کو تو اتنا پسند آئے کہ ایک بیٹی دے کر وہ دنیا سے چلی جائے تو دوسری بیٹی دے کر وہ دنیا سے چلی جائے تو حضورﷺ فرمائیں، اگر سو ہوتیں اور یوں دنیا سے جاتی رہتیں، میں یکے بعد دیگرے عثمانؓ کو دیتا رہتا۔ وہ عثمانؓ جو نبی کو اتنا پسند آیا کہ نبی نے دُعا کر ڈالی۔

اللّٰھم سھل الحساب علیٰ عثمان ابن عفان ......

اے اللہ میں سفارش کرتا ہوں عثمانؓ کا حساب آسان کرنا۔

اور مالک علام کی طرف سے، خالق لم یزل کی طرف سے جبرائیل پیغام لائے کہ محبوب آپ آسان کہتے ہیں، عثمانؓ مجھے اتنا پیارا ہے کہ میں تو حساب لوں گا ہی نہیں۔ عثمانؓ اللہ کو اتنا پیارا، نبی کو اتنا پیارا، اُو قرآن کو اتنا پیارا کہ دشمن نے جب ٹھوکر ماری، ہاتھ سے وار کیا عثمانؓ کے سر پہ اور پیر سے وار کیا قرآن پہ...... ظاہر ہوا جو عثمانؓ کا دشمن وہ قرآن کا دشمن۔ پیر سے لات ماری ہے ٹھوکر ماری ہے قرآن کو، قرآن لات سے ٹھوکر سے وہ گیا۔ جا کر میں نے دیکھا کتب تاریخ میں صاف لکھا کہ:

رکد برجلہ المصحف الذی بین یدی عثمان دار المصحف ثم استوا بین یدی عثمان

قرآن جا کے آیا۔قرآن واپس ہوا اور آ کے کمل کے عثمانؓ کے سامنے پڑ گیا جیسے عثمانؓ کے سر سے خون چلا قرآن نے واپس آ کر زمین پر پہنچنے سے پہلے اس خون کا استقبال کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ عثمانؓ زندگی بھر تو نے میرے ساتھ وفا کی ہے اب میرا وقت ہے تو دنیا میں تو نے مجھے نہیں چھوڑا، اب میں تجھے نہیں چھوڑتا۔جس عثمانؓ سے قرآن کو اتنا پیار ہے رب رحمان کو اتنا پیار ہے، جو مصطفیٰ کو اتنا پسند ہے۔

جسے عثمانؓ پسند نہ آیا اسے میں پسند آؤں تو میں عثمانؓ سے اچھا تو نہیں پھر یہی ہے کہ میں بے ایمان ہوں۔

اگر مجھے یہ ناپسند کرتا ہے۔اگر یہ میرے خلاف بکتا ہے۔اگر یہ میری سختی سے نالاں ہے تو ولیجدوا فیکم غلظه کے تحت یہ میرے کمال ایمان کی علامت ہے۔اگر یہ مجھ سے جلتا ہے، سڑتا ہے اور میری سختی سے نالاں ہے تو اشداء علی الکفار، کے تحت...... ولیجدوا فیکم غلظه کے تحت...... یہ میرے کمال ایمان کی علامت ہے اور خدا مجھے یہ ہمیشہ عطاء کرے۔

مجھے زندگی کا وہ دن نہیں چاہئے جب صحابہؓ کا دشمن مجھ سے راضی ہو

نہیں چاہئے مجھے وہ دن، نہیں چاہئے مجھے زندگی کا وہ دن جس دن کافر مجھ سے راضی ہو۔

تو عرض کر رہا تھا انبیاء سے کافر راضی نہیں تو ورثۃ الانبیاء سے کیوں ہوں گے؟۔

جس سے کافر راضی ہیں نہ وہ نبی ہے نہ وہ وارث نبی ہے۔

نبیوں کے وارث وہ ہیں جن کو کفار پتھر ماریں......

نبیوں کے وارث وہ ہیں جنہیں کفار گالیاں دیں......

نبیوں کے وارث وہ ہیں جن پر کفار بم پھینکیں، گولیاں برسائیں، خون کی ہولی کھیلیں، پتہ چلے کہ یہ پیغام نبوت پہ قربان ہوئے ہیں

عرض کر رہا تھا پیغمبر انقلاب، نام نہیں ہے اور ہر نبی پیغمبر انقلاب ہوتا ہے۔جتنے

انبیاء آئے وہ سارے پیغمبرانِ انقلاب ہی تھے، سب انقلابی تھے۔ اور آپ نے نام نہیں لکھا تھا لیکن سمجھ سارے ہی گئے ہیں۔ اگر آپ نہ بھی سمجھیں تو بھی آپ کا قصور نہیں ہے کہ سوا تین ہو گئے ہیں۔

(قائد سنیں گے تیری بات...... ساری ساری رات)

بھئی میں نے شروع ہی آدھی رات کے بعد کیا ہے تو ساری رات کیسے سنیں گے، جب میں نے شروع ہی رات کے چوتھے حصے میں کی ہے بات۔

خیر میں عرض کر رہا تھا صرف آپ کی توجہ کے لئے، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج آپ کی آنکھوں میں نیند نہیں ہے۔ ورنہ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ میں وہاں جا کر اپنے دوستوں کی زیارت کر کے آجاؤں گا اب تقریر کا وقت نہیں ہے۔ لیکن یہاں آپ نے جاگ کر میری حوصلہ افزائی کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی حوصلہ افزائی فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ سے پہلے نبی سب سچے، بعد میں سب جھوٹے

نام نہیں لیا، سمجھ سب ہی گئے ہیں۔ سمجھ گئے ہونا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اب میں نے نام نہیں لیا نبی پاک کہا آپ سب صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کے سمجھ گئے ہیں۔ اب نبی ایک نہیں ہے، نبی تو لاکھ سے بھی زیادہ، اور ہزاروں زیادہ، ایک لاکھ چوبیس ہزار بھی کہتے ہیں۔ جتنے بھی ہیں وہ سب سچے......

حضورؐ سے پہلے جتنے نبی سب سچے اور بعد میں جو بنے وہ سارے جھوٹے......

حضور کے بعد کوئی آنے والا نیا پیدا ہونے والا کہے کہ میں مقام نبوت تک پہنچا وہ کافر......

اور اگر کوئی خود نہ کہے اپنے لئے، کسی دوسرے کے لئے کہے کہ وہ پہنچ گیا ہے۔ وہ بھی کافر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا۔

ہاں یہ بات ایسی پکی ہے جو نہ مانے بول وہ بھی کافر...... یہ بات پکی ہے۔ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا، نہ بنا ہے، نہیں بنے گا، ناممکن امپوسیبل!

اگر کوئی کہتا ہے حضورؐ کے تشریف لانے کے بعد کوئی مقام نبوت تک پہنچ سکتا ہے وہ بے ایمان ہے، لعنتی ہے، مردود ہے۔ اسلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہ بات ایمان ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا، جو مانے وہ مومن۔ اور جو اس بات کو نہ مانے وہ کافر، کسی اور کو پہنچانا چاہے، مقام نبوت تک اچھے کو پہنچائے تب، بُرے کو پہنچائے تب، مرزا قادیانی کو پہنچائے تب اور امام اعظمؒ کو پہنچائے تب، مسیلمہ کذاب کو پہنچائے تب، فاروق اعظمؓ کو پہنچائے تب، اس وقت اسی کو پہنچائے تب، ابوبکر صدیقؓ کو پہنچائے تب اور جناب علی المرتضیٰؓ سے لے کر امام مہدی تک کسی کو پہنچائے تب۔ وہ بے ایمان ہے، بے ایمان ہے، بے ایمان ہے، بے ایمان، اور جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ پکی بات ہے۔

بات سمجھے ہو کہ حضورؐ کے بعد کوئی نیا آدمی مقام نبوت تک پہنچ سکتا نہیں ہے۔ یہ بات ایمان ہے جو نہ مانے وہ بھی کافر۔

''پیغمبر انقلاب'' سے مراد ہمارے نبیؐ کیسے؟

عرض کر رہا تھا کہ تمام انبیاء انقلابی اور آپ نے نام نہیں لکھا اور سمجھ گئے سارے لیکن آپ پھر بھی سمجھ گئے......

میں کہتا ہوں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم...... آپ پھر بھی سمجھ گئے۔ حالانکہ اللہ کے رسول بھی کئی، نبی بھی کئی، اور سارے ہی پیغمبران انقلاب...... تو آپ سمجھ کیسے جاتے ہیں کہ ان میں سے کون مراد ہے؟ یہ آپ سمجھ کیسے جاتے ہیں...... شاید آپ نے غلط اندازہ لگایا ہو۔ جو آپ نے سمجھا ہے وہ نام ذرا زور سے لے لو۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

رہبر و رہنما...... مصطفیٰ مصطفیٰ

خداوندا یہ کیسے سمجھ گئے؟ میں نے نام تو نہیں لیا، پیغمبر کئی تھے سارے انقلابی تھے۔ میں نے پیغمبر انقلاب کہا یہ کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی بھی کئی بھیجے، اللہ پاک نے لیکن میرے دل میں ایک نبی مراد تھا۔ نام میں نے نہیں لیا یہ سارے سمجھ گئے۔ پھر میں نے کہا رسول پاک انہوں نے کہا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے پوچھ لیا تو انہوں نے

نام بھی بتا دیا۔کوئی ہے جو اس نام سے اختلاف کر کے کوئی اور نام لیتا ہو۔نہیں بھرے مجمع میں کوئی نہیں۔

اگر یوں آپ باہر کسی عیسائی کے سامنے بھی کہیں گے کہ نبی پاک کا فرمان یہ ہے تو وہ بھی سمجھ جائے گا کہ یہ کس کے لئے کہہ رہے ہیں؟ یہ کیوں؟ محفل میں آپ بیٹھے ہیں، باقی آپ کے مُرید بیٹھے ہیں، خادم بیٹھے ہیں، کارکن بیٹھے ہیں، جب بات چلتی ہے حضرت صاحب تشریف رکھتے ہیں تو اس وقت آپ ہی مراد ہیں۔جب آپ کے شیخ آگئے پھر کوئی کہے کہ حضرت صاحب سے ملنا ہے۔تو پھر آپ مراد نہیں ہوں گے آپ کے استاد مراد ہوں گے۔ جب ان کے بھی استاد آگئے، اب کوئی آکر کہتا ہے بھئی حضرت صاحب سے ملنا ہے، تو وہی حضرت مراد ہوں گے جو سب سے بڑے۔جب سب سے بڑے آگئے، اب جب عہدے کا نام لیا جائے گا تو یہی سمجھے جائیں گے۔

آپ۔کے جو استاد ہیں، ان کو بھی اپنے شاگرد حضرت صاحب کہتے ہیں، لیکن جب آپ آگئے ہیں تو حضرت صاحب آپ ہیں۔اور جب آپ کے استاد آگئے ہیں تو حضرت صاحب وہی ہیں۔اپنی جگہ تم میں سے ہر کوئی حضرت ہے۔ہاں لیکن جب بڑے آجائیں تو پھر انہیں کا نام چلے گا، میرے آقاؐ کے بعد پھر جب مطلقاً نام لیا جائے تو فرد کامل وہی مراد ہوں گے کسی اور کو نہیں سمجھا جائے گا۔

یعنی اب نبی سارے لیکن چلے گی نبوت محمدیہ......

رسول سارے لیکن چلے گی رسالت محمدیہ......

انقلابی سارے تھے، لیکن اب چلے گا انقلاب محمدیؐ......

کہ اب ان کی چلے گی، اور ان کی چلتی ہے۔نام بھی ان کا چلتا ہے کام بھی ان کا چلتا ہے......

باقیوں کا انقلاب تھا اور ان کا انقلاب ہے......

وہ انقلاب آیا، گیا۔یہ انقلاب آیا ہے نہ جانے کے لئے......

اس انقلاب کی جگہ پھر انقلاب آگیا، اور یہ وہ انقلاب ہے کہ یہ بار بار اٹھتا رہے گا،

یہ بار بار چمکتا رہے گا۔ یہ بار بار بھڑتا رہے گا، یہ ختم نہیں ہونے والا۔

ہمارے پیغمبر کی آمد سے کایا ہی پلٹ گئی

تو میرے دوستو! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، انقلاب آیا۔ کایا ہی پلٹ گئی۔ حالات ہی بدل گئے۔ اور پہلے فخر تھا علاقے کی وجہ سے، فخر کی بنیاد پہلے علاقہ، قبیلہ، خاندان اب فخر کی وجہ ایمان، بات پوری ہو رہی ہے، توجہ سے۔ اب اُٹھ بیٹھ نہ کریں، مجھے وقت کا احساس ہے اچھی طرح اور آپ بھی یوں جا کر نہ سوئیں کہ آپ کو فجر کی نماز بھی نصیب نہ ہو۔

توجہ انقلاب آیا اس سے پہلے فخر کی وجہ یا عزت کی وجہ، یا یوں کہو آپس میں محبت کی وجہ، آپس میں، تعلقات کی وجہ آج تک کیا تھا؟ خاندان اور اب کیا ہے؟ ایمان۔

پہلے خاندان کی وجہ سے، قبیلے کی وجہ سے لوگوں کی گردنیں اڑائی جاتی تھیں اور اب ایمان کی وجہ سے باپ کا بھی مقابلہ کیا جاتا ہے۔

ایمان پر ہے تو پیار ہے۔ ایمان کے خلاف ہے تو ہم اس کے خلاف ہیں۔

ولو کانوا اٰبآء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم ......

اب جو ایمان کا مخالف ہے۔ یہ اس کے مخالف ہیں۔ باپ کیوں نہ ہو بیٹا کیوں نہ ہو، بھائی کیوں نہ ہو، برادری کا فرد کیوں نہ ہو۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ **اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان**، ان کے دلوں میں ایمان جو لکھا جا چکا ہے۔ انقلاب جو آ گیا۔ اب وجہ محبت ایمان ہے۔ حضورؐ یہ انقلاب لائے۔

نحن قومٌ اعزنا اللّٰہ بالاسلام لا فضل لعربی علیٰ اعجمی ...... بنیاد، محبت، محبت خداوندی!

والذین امنوا اشد حبًا للّٰہ، اب اللہ سے پیار مومن کا۔

اللہ کی وجہ سے اللہ کے رسول سے پیار...... اللہ کی وجہ سے اللہ والوں سے پیار......
اللہ کی وجہ سے رسول اللہ سے پیار...... اللہ کی وجہ سے حِزب اللہ سے پیار...... انقلاب ہے کہ

اب جورب کا ہے وہ ہم سب کا ہے، اہل ایمان کا اعلان اب یہ ہے کہ جورب کا ہے وہ ہم سب کا ہے۔ جورب کا نہیں وہ ہم سب کا نہیں۔

ہم آپس میں ایک ہیں۔ اب اہل ایمان قبیلہ کچھ بھی ہو، علاقہ کچھ بھی ہو، زبان کچھ بھی ہو۔ لیکن اصبحتم بنعمتہ اخوانا...... ایک دوسرے کے خون کے پیاسے قبیلے، اوس و خزرج۔ کیوں نہ ہوں اصبحتم بنعمتہ اخوانا...... محبت ایمانیہ سے، یہ بھائی بھائی بن چکے ہیں۔

لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم ولکن اللّٰہ الف بینھم ......

صحابہ کرامؓ اشداء علی الکفار کیوں بنے؟

ایمان کی وجہ سے ان کے دل مل گئے، ان کے دل جُڑ گئے...... اب یہ سخت بھی ہیں نرم بھی ہیں...... ٹھنڈے بھی ہیں گرم بھی ہیں...... یہ پیارے بھی ہیں، بہت کڑک بھی ہیں...... توجہ جناب، یہ بہت سخت بھی ہیں، بہت نرم بھی ہیں...... لیکن سخت وہاں ہیں، نرم یہاں ہیں...... گرم وہاں ہیں ٹھنڈے یہاں ہیں...... نفرت ان کی وہاں ہے، محبت یہاں ہے......!!

جب سامنے کفار ہوں، تو اشداء علی الکفار......

اور جب سامنے اہل ایمان ہوں تو رحماء بینھم ......

سامنے کفار ہوں تو اشداء علی الکفار کیوں بنے؟ کہ خالق نے حضورؐ کے درس میں بٹھا کر سبق پڑھایا تھا واغلظ علیھم......

سبق پڑھایا تھا ولیجدوا فیکم غلظہ......

درس نبوی میں بٹھا کر خدا نے ان کو یہ سبق پڑھوا دیا تھا، قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظہ......

اوران کے استاد سے بھی کہہ دیا تھا یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم ......

اب یہ سبق پڑھ کے، یہ صرف پڑھتے نہیں سیکھتے ہیں۔ یہ صرف پڑھنے نہیں آئے ہم درسِ نبوی کا داخلہ صرف پڑھنے کے لئے نہیں ہے۔ سیکھنے کے لئے ہے۔

اور امتحان لیا بھی اللہ نے، داخلہ دیا بھی اللہ نے!

توجہ کر داخلہ بھی اس نے دیا، امتحان بھی اس نے لیا اور رزلٹ بھی اس نے بتایا کہ اولئک هم الفائزون......

پاس بھی اسی نے کیا تو یہ پاس ہو کر تربیت لے کر تیار ہو کر نکلے ہیں۔ جب سامنے کفار ہیں تو اشداء علی الکفار اور سامنے اہل ایمان ہیں۔ تو رحماء بینهم ...... انما المومنون اخوة......

ہم اشداء علی الکفار کیوں نہ بن سکے؟

قرآن ہے، قرآن! اب اپنے دل پہ ہاتھ رکھ، تو کیسے ہے؟ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ تو بھی سوچ میں بھی سوچوں کیا اس کی الٹ تو نہیں ہو گے؟ آج ہم ایک دوسرے پہ کیوں جلتے ہیں تم نے دیکھا قرآن نے اشداء علی الکفار پہلے کہا رحماء بینهم بعد میں کہا۔

سمجھ یوں آ رہا تھا کہ جب تک کفار کے خلاف شدید رہو گے اس وقت تک آپس میں پیار رہے گا، جس وقت تو نے کفار سے پیار کی پینگیں بڑھانا شروع کر دیں اس وقت سے اہل ایمان سے نفرت شروع ہو گئی۔ جب تک کفر کے خلاف شدت تھی اس وقت تک اہل ایمان کا آپس میں پیار تھا اور جب سے کافروں کے ساتھ نرمی ہوئی اور ان کو گھسنے دیا ساتھ آنے دیا اس وقت سے آپس میں نفرت شروع ہوئی۔ اب بھی کتا کنویں سے نکال لو۔

دیوبندیو! اب بھی کتا کنویں سے نکال لو

اب بھی کتا کنویں سے نکالو، اپنے اکابر کے نقش قدم پہ چلو ان کے قول کو ان کے عمل کو، ان کے فتویٰ کو ان کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے، مفادات، کو

پیر کی ٹھوکر سے اُڑا کر یہ کہو کہ نہ بکنے والے ہم ہیں ۔نہ جھکنے والے ہم ہیں، جیسے کہتے تھے۔
سر بکف سر بلند، ویسے یہ بھی کہہ دو غیرت مند، جرأت مند، دیو بند دیو بند۔

سر بکف سر بلند...... دیو بند، دیو بند

سرفراز و سر بلند...... دیو بند دیو بند

جرأت مند غیرت مند...... دیو بند دیو بند

یہ مانگتے ہیں کہ ہمیں جواب کے لئے بھی سپیکر چاہئے جو بھی جرأت بیچ ڈالے، جب غیرت چھوڑ بیٹھے، تو دیو بند میں کئی سکھ اور ہندو بھی رہتے ہیں ۔میں دیو بندی سکھ کو سلام نہیں کرتا ،نہ دیو بندی ہندو کو اپنا آقا مانتا ہوں ۔میں تو دیو بند کے ان شیروں کا غلام ہوں جنہوں نے جان دے دی آن نہ دی۔ جنہوں نے جان قربان کر دی ایمان قربان نہ کیا۔ دیو بندی کہلانے کے تو رام داس بھی بیٹھے ہیں۔

اوکن کا نام لیتے ہو، اور کس منہ سے لیتے ہو، کیا وہ کفر کو اسلام کہتے تھے؟ ہاں نام لو فخر سے لو۔ لیکن پھر ان کے نام پر داغ بھی تو نہ بنو۔ دل سے ان کا نام لینا آسان نہیں ۔چندہ لینے کو لینا ہو تو اور بات ہے۔ نقش قدم پہ چلنے کے لئے انہیں منتخب کرنا آسان نہیں۔

ہاں حسین احمد مدنیؒ کو آئیڈیل منتخب کرنے کے لئے غلام غوث ہزارویؒ بننا پڑتا ہے......

عبد الشکور لکھنویؒ کو امام تسلیم کرنے کے لئے حق نواز جھنگویؒ بننا پڑتا ہے......

ابو الکلام اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بننے کے لئے...... نہیں نہیں وہ تو کون بن سکتا ہے؟
ان کا نام اقتداء کے لئے لینے کے لئے ان کا صحیح غلام بننے کے لئے پھر ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ بننا پڑتا ہے......

اصحاب عزیمت کا نام لینا ہے تو پھر اعظم طارقؒ بننا پڑے گا......!!

انشاء اللہ العزیز ان حالات میں اس وقت تک ان کا یوں بیٹھنا مجھے یہ بتا رہا ہے، یہ وہی ہیں جو حق نواز جھنگویؒ سے اعظم طارقؒ تک تھے۔

مولانا! (مولانا احمد لدھیانوی مدظلہٗ سے مخاطب ہو کر) آپ اُن کے صحیح جانشین

بن کے دکھائیں۔ اِن کی کڑک وہی ہے، اِن کا جذبہ وہی ہے، اِن کی قربانی وہی ہے، انشاءاللہ ساتھ اُسی طرح دیں گے آپ اُسی طرح قدم بڑھا کے دکھائیں اور مجھے اُمید ہے آپ بھی ان کی اُمنگوں پر پورا اتریں گے۔ انشاءاللہ

حضور ﷺ کے صحابہ پر قربان ہیں، قربان ہیں، قربان ہیں!

خدا کی قسم میں اعتماد کرتا ہوں کہ تہجد کے وقت، قبولیت کے وقت باوضو بیٹھ کر اور یہ لوگ جھوٹا وعدہ نہیں کرتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ وعدہ کرتے ہیں جب تک جان میں جان ہے، جب تک جسم میں خون رواں ہے، انشاءاللہ حضورؐ کے صحابہؓ پر قربان ہیں، قربان ہیں، قربان ہیں۔

پہلے کہہ دیتے ہیں نہ چلے، نہ چلے ہمارے ساتھ، جس کو جان ہتھیلی پر نہیں رکھنی نہ چلے...... جس کو قربان ہونا سعادت نہیں نظر آتا نہ چلے...... ایک کہہ رہا تھا یار مجھے شہادت کا بڑا شوق ہے لیکن وہ خبیث جان سے مار دیتے ہیں۔

(کسی آدمی نے چٹ بھیج دی) ہوں! کچھ نہیں ہے کوئی سوال نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی نے مولانا اعظم طارقؒ کے متعلق بکواس کی ہے، تو مجھے کیا بتا رہے ہو؟ میرے سامنے کرتا تو میں اس کو بتا دیتا۔

وہ تیری غیرت ہے میں کیا کروں، تو نے سن لیا میرے سامنے کہتا میں سنتا اور پھر بتاتا اسے کہ کیسے کہا جاتا ہے؟ اور یہ تو زبان کیسے لے کر جائے گا؟ لیکن خیر ہے بابو مولانا اعظم طارقؒ کی خیر ہے کرلو برداشت کرلو۔ پہلے فاروقِ اعظمؓ پہ بھونک بند کروالو۔ جن کے قدموں کی خاک کی عزت کے لئے اعظمؒ نے جان دی ہے پہلے ان کی عزت کا تحفظ، اس کے لئے سوچو۔ ہاں بھئی ہماری صدا وہی ہے، ندا وہی ہے۔ دعا وہی ہے، نعرہ وہی ہے۔ اعلان وہی ہے، میدان وہی ہے، جمال وہی ہے، خیال وہی ہے، ہاں ہاں سیدھی بات ہے کوئی نیا مسئلہ نہیں۔

اگر تم وہی ہو تو چلو..... کوئی اور ہو تو مت چلو۔

مار والے ہو تو چلو، مال والے ہو تو مت چلو۔

میں آیا ہوں ہم نے تو بیچ ڈالا سب کچھ، ہمارا تو سودا ہو چکا ہے۔ تم ہمیں بیچنے کی کوشش مت کرو۔ ہم تو بک چکے صدیق اکبرؓ کے نام پہ۔ ہم تو کھاتے لگ چکے ہیں۔ اب ہم قربان ہوتے ہیں تو ہم قربان ہونے کے لئے ہی آئے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں ہوگی، ہمیں لایا ہی اس لئے گیا تھا، اس میدان میں آئے ہی اس لئے تھے۔ ہم سن کر آئے تھے۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلیمن .

قرآن اور صاحب قرآن

الحمدللّٰہ رب العالمین . والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلٰی الہٖ واصحابہ الطیبین الطاھرین لا سیما علی الخلفاء الراشدین المھدیین ولعنت اللّٰہ علٰی اعداءِ ھم الرافضین الکافرین المرتدین ونشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہٗ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم. اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم . اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ O صدق اللّٰہ العظیم . اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وافضل صلواتک عدد معلوماتک دائما ابدا ابدا. اللھم صل وسلم وبارک وترحم وتحمم علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

بمقام: مرکزی جامع مسجد فاروقِ اعظمؓ کاموکی

مورخہ ۷ فروری بروز جمعۃ المبارک ۲۰۰۳ء

قرآن اور صاحبِ قرآن

تمہید

قابل صد احترام علماء کرام ختم نبوت کے پروانو اور اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سرفروش سپاہیو، کاموکی کے غیرت مند مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات کریم نے آج ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک ذوالحجہ شریف کی پانچ تاریخ کو جمعہ کے اس بابرکت موقع پر اپنے دین کی نسبت سے ہمیں مل بیٹھنے کی توفیق بخشی ہے۔ وقت کافی ہو چکا ہے اور کوشش کروں گا کہ مختصر وقت میں آپ حضرات کے سامنے کوئی کام کی بات عرض کر دوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے آمین! ابھی ساتھی مجھے یہاں بتلا رہے تھے منبر پر بیٹھنے کے بعد، کہ عنوان ہے "قرآن اور صاحب قرآن" اور وقت ہے جمعہ کے خطبہ کا۔

اللہ تعالیٰ کی توجہ باران رحمت کی طرف

قرآن کریم کو جب کھولا ہے تو قرآن کریم کی ایک وہ آیت تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں کی توجہ بارانِ رحمت کی طرف فرماتے ہیں کہ دیکھو کس طرح ہم پانی کو لے جاتے ہیں، وہاں پہنچاتے ہیں جہاں زمین مردہ اور غیر آباد ہوتی ہے جب وہاں پانی پہنچتا ہے تو وہ زمین آباد ہو جاتی ہے۔ وہاں سے اناج، پھل اور پھول پیدا ہوتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے زمین کی زندگی کا سبب بتایا ہے

پانی کو، کہ پانی پہنچتا ہے تو زمین زندہ ہو جاتی ہے، آباد ہو جاتی ہے۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دل والی زمین کی زندگی کا سبب بتایا ہے پانی کو اور پانی کی تمثیل ہے پانی نہیں بلکہ پانی کی طرح جو پانی کو نازل کرتا ہے۔ اسی ذات نے اسی علم کو نازل فرمایا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ نے جو مجھے علم وحی دیا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی طرح ہے اور جیسے بارش والا پانی زمین پر آتا ہے۔ زمین کی مختلف قسمیں ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ نے مجھے علم دیا ہے اس پر رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ میں قرآن سناتا ہوں وہ علم بیان کرتا ہوں۔

زمین اور دلوں کی مختلف قسمیں

جیسے زمین کی مختلف قسمیں ہیں اسی طرح دلوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں کہ ایک زمین وہ ہوتی ہے جہاں پانی جذب ہو جاتا ہے اور پھل، پھول، اناج نکل آتا ہے......

نظر اناج آتا ہے اثر پانی کا ہوتا ہے......
نظر کھیتی آتی ہے، اثر پانی کا ہوتا ہے......
نظر بندہ آتا ہے، اثر پانی کا ہوتا ہے......

اور ایک وہ زمین ہوتی ہے جہاں سبزہ نہیں اگتا جہاں کھیتی نہیں ہوتی لیکن زمین تحتانی ہوتی ہے پانی کا تالاب بن جاتا ہے پانی جمع ہوتا ہے وہاں سے پانی لے جا کر لوگ استعمال میں لاتے ہیں۔ وہاں سے کھینچ کر پانی کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں آ کر لوگ پانی پیتے ہیں، جانور پانی پیتے ہیں، وہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ اور ایک تیسری زمین ہوتی ہے وہ شور بھی ہوتی ہے اور پانی کو جمع نہیں کرتی۔ ہوتی بھی اوپر ہے اور ہوتی بھی شور ہے۔ اس میں نہ فصل اُگتی ہے نہ پانی جمع ہوتا ہے۔ جھاڑ کانٹے پانی سے وہاں پیدا ہو جاتے ہیں جو لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس طرح زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح دل کی زمین کی بھی تین قسمیں ہیں۔ دوستو! اس پانی سے اس زمین کی آبادی اس پانی سے اس زمین کی آبادی، وہاں بھی زمین کی قسمیں، یہاں بھی زمین کی قسمیں ہیں۔ دل کی قسمیں، سینے کی قسمیں، وہاں ایک زمین پانی کو جذب کر کے اناج کو ظاہر کرتی ہے وہ اناج اثر پانی کا ہے وہ

پھول اثر پانی کا ہے وہ سبز اثر پانی کا ہے لیکن پانی نظر نہیں آتا پانی تو جذب ہو گیا۔ نظر غلہ آ رہا ہے ایک قسم اللہ تعالیٰ نے قلوب میں...... سینوں میں یہ بھی بنائی ہے۔

مجتہدین کے سینوں میں مسائل نظر آتے ہیں

یہ ہے سینہ مجتہد کا کہ وہاں اناج کی طرح، پھولوں کی طرح، سبزے کی طرح مسائل نظر آتے ہیں...... تمہیں پھول کام آتے ہیں لے جاؤ پانی نظر نہیں آتا یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں غلہ چاہئے لے جاؤ۔ تمہیں پانی نظر نہیں آتا یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں گھاس چاہئے لے جاؤ یہ اثر پانی کا ہے...... تمہیں پانی نظر نہیں آتا اناج تمہیں نظر آتا ہے پھول تمہیں نظر آتے ہیں سبزہ تمہیں نظر آتا ہے یقین رکھو! جب تک پانی نہیں تھا اس میں سے کچھ پیدا نہیں ہوا تھا یہ سب اثر پانی کا ہے۔ ہاں جناب! مجتہد کی زبان سے مسائل کے پھول نظر آتے ہیں مجتہد کی زبان سے مسائل کے پھول ظاہر ہوتے ہیں...... اس غلہ سے تمہارا جسم باقی ہے مسائل کے اناج سے تمہاری دینی زندگی باقی ہے اور ایک طبقہ وہ ہے جن کے سینے کی مثال اس تحتانی زمین کی طرح ہے جو پانی کے تالاب بناتی ہے پانی وہاں محفوظ ہے اس سینے میں قرآن وحدیث محفوظ ہے، نظر پانی آ رہا ہے لیکن غلہ وہاں پانی سے تم نہیں نکال سکتے نظر پانی آ رہا ہے۔ حافظ کے پاس نظر قرآن آ رہا ہے لیکن مسئلہ حافظ نہیں بتلا سکتا۔ محدث کے پاس نظر حدیث آ رہی ہے لیکن مسئلہ محدث نہیں بتلا سکتا۔

تالاب والوں کو اناج چاہیے تو وہاں جانا پڑے گا جہاں پانی نظر نہیں آتا اناج نظر آتا ہے......

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہئے تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیے تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہیے ان کے پاس احادیث محفوظ ہیں انہیں مسئلہ

چاہئے تو انہیں امام ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے......

میمون مکی رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہئے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ چاہئے، حدیث ان کے پاس نظر آتی ہے لیکن انہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جانا پڑتا ہے۔

عرض کر رہا تھا زمین کی ایک قسم یہ بھی ہے اور ایک قسم وہ بھی ہے جہاں بارش برسے پانی بھی جمع نہیں ہوتا فصل بھی نہیں اُگتی، پھسلن ہو جاتی ہے۔ جو آئے وہ راستے پر نہیں رہتا وہ اِدھر اُدھر پھسل جاتا ہے۔ ایک سینہ یہ بھی ہے۔

قرآن اور صاحب قرآن

تو میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ جسمانی زندگی اِس پانی سے اور ایمانی زندگی اُس پانی سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا علم بھی دے کر، عمل بھی دے کر...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم لائے قرآن ''خود ہیں صاحب قرآن''۔ قرآن اور صاحب قرآن تشریف لائے اور ساتھ قرآن کو لائے۔ علمی طور پر بھی عملی طور پر بھی۔ کیا مطلب؟ کان خلقه القرآن زندگی پہ نظر کرو۔ عملاً قرآن یہ ہے۔ اور ذرا نیچے آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن بھی بٹھایا صحابہؓ کے سینے میں۔ علمی طور پر عملی طور پر بھی زندگی صحابہ کی بنائی، اپنی نگرانی میں......

سیدہ فرماتی ہیں کان خلقه القرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قرآن ہے۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیار کرتے ہیں جماعت کو یوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن علمی بھی ہے اور عملی بھی۔ دیکھو یہ کتاب اللہ، یہ حزب اللہ قرآن بتلاتا ہے وہ یہ کرتے ہیں جو قرآن بتلاتا ہے وہ یہ کرتے ہیں۔

قرآن مجاہدین کا نام لیتا ہے یہ مجاہدین بنتے ہیں......

قرآن جو قانتین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن منفقین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مجاہدین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مومنین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن مسلمین کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن حزب اللہ کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن کریم مفلحون کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن فائزون کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......

قرآن هم الوارثون الذین یرثون الفردوس کہتا ہے وہ یہ ہوتے ہیں......!!

صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کی عملی شکل ہیں

قرآن کریم بتلاتا ہے وہ ڈھونڈو تو عملی شکل میں یہی ملیں گے جنہیں صحابہ رضی اللہ کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم جن کی خوبیاں بیان کرتا ہے جو کچھ قرآن کہتا ہے کلام اللہ کی عملی شکل حزب اللہ ہے یعنی اللہ کی جماعت۔ میں اختصار کر رہا ہوں بہت زیادہ قرآن کریم کی آیات سامنے آرہی ہیں۔ کس کس کو پڑھوں۔ بس بنیادی نکتہ یہ کہ سمجھیں علمی شکل قرآن کی ہے عملی شکل صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور قرآن پاک کی سب آیات بھی ماننی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زوات بھی سب ماننی ہیں قرآن میں کوئی آیت ایسی ہے جسے بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہو؟ کچھ آیات محکمات ہیں کچھ متشابہات ہیں کچھ آیات وہ جن کا معنی بھی سمجھ آتا ہے وہ تو ٹھیک ہے جن کا معنی سمجھ نہیں آتا تو ان کو بھی بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ معنی سمجھ آئے تب معنی سمجھ نہ آئے تب بھی ہاتھ وضو سے لگانا ہے پاکی سے لگانا ہے۔ آیات کی دو قسموں کی طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ذوات کی دو قسمیں ہیں۔ کچھ وہ ہیں جن کا ہر کام آپ کو سمجھ آئے گا کچھ وہ ہیں جن کا کوئی کوئی کام آپ کو سمجھ نہیں آئے گا۔ ماعزؓ کا کام تکمیل دین کی وجہ بنتا ہے۔ ہاں کچھ کام سمجھ آئیں گے کچھ نہیں آئیں گے۔ جیسے وہاں آیات کا معنی سمجھ آئے گا کچھ کا نہیں آئے گا۔ علمی آیات کو بغیر وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ علمی آیات کو بغیر وضو ہاتھ نہ لگاؤ اور عملی آیات کا بغیر عزت و احترام کے نام نہ لو...... جو سمجھ آجائے اس کو بھی وضو سے ہاتھ لگاؤ جو سمجھ نہ آئے ان کو وضو سے ہاتھ لگاؤ...... جو صحابہ رضی اللہ عنہم تمہیں سمجھ آئیں ان کا بھی احترام کرو...... جن کی کوئی بات

تمہاری سمجھ سے بالاتر ہوان کا بھی احترام کرو......ان کا احترام اس وجہ سے کہ کلام اللہ کی آیات ہیں اوران کا احترام اس وجہ سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہیں......وہاں محکمات ومتشابہات ہیں احترام اسی طرح رکھنا ہے یہاں بھی فیصلہ اور مشاجرت میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں احترام اسی طرح رکھنا ہے۔

قرآن کو پڑھنے کے لئے ''الف، با'' کو پڑھنا ضروری ہے

قرآن کریم کو پڑھنے کے لئے ''الف، با'' کی تختی کی ضرورت ہے قرآن الٹا کھولوتو کوئی پڑھ سکے گا کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔لیکن الف، با کی تختی اتنی آسان ہے کہ جس کو تھوڑا سا بھی تعلق ہے وہ بھی الف، با سمجھتا ہے۔زیادہ پڑھا لکھا نہ ہوتو تھوڑا سا تعلق بھی ہوتو تب بھی الف، ب کی تختی سمجھتا ہے۔احترام سب کا لیکن یہ تختی آسان ہے جس کو ہر کوئی پڑھ سکتا ہے الف، با کی تختی جو الف سے شروع ہوتی ہے اور 'ی' پر ختم ہوتی ہے۔

خلافت راشدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی 'الف' سے علی رضی اللہ عنہ کی 'ی' تک

یہاں یہ تختی الف، با سے شروع ہوتی ہے اور 'ی' پہ ختم ہوتی ہے اس جماعت کی بھی ایک تختی آگے آتی ہے جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی 'الف' سے شروع ہو کر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 'ی' پہ ختم ہوتی ہے۔جس کا اس کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق ہے وہ اس تختی کو پہچانتا ہے...... یہاں بھی جس کا تھوڑا سا بھی تعلق ہو وہ اس تختی کو پہچانتا ہے......وہ 'الف' سے شروع 'ی' پہ ختم، یہ بھی 'الف' سے شروع 'ی' پہ ختم......اگر کوئی ''الف، ب'' کو نہ مانے بھائی باقی سب ٹھیک ہے قرآن مانتا ہو اگر، اس نے حملہ کیا کہ وہ قرآن کو نہیں مان سکتا۔اس تختی کو بھی دیکھو۔اس تختی کو بھی دیکھو وہاں الف، با سے 'ی' تک ماننا ضروری ہے یہاں بھی الف، با سے ی تک ماننا ضروری ہے۔جو کوئی وہاں حملہ کرتا ہے۔وہ بھی نہیں مان سکتا۔جو کوئی یہاں حملہ کرتا ہے وہ بھی نہیں مان سکتا۔وہاں حملہ کرنے والا بھی بے ایمان یہاں حملہ کرنے والا بھی بے ایمان۔(نعرہ تکبیر اللہ اکبر! سربکف سربلند دیوبند دیوبند۔(غیرت مند جرأت مند دیوبند دیوبند) صرف کہنے کے لئے نہیں! ہو بھی...... غیرت وجرأت نہ ہو سربکف نہ ہو وہ اپنے آپ کو لاکھ مرتبہ

دیو بندی کہے میں اسے دیو بندی نہیں مانتا کوئی بے غیرت دیو بندی نہیں بن سکتا، کوئی بے ہمت دیو بندی نہیں بن سکتا کوئی کاتم الحق دیو بندی نہیں بن سکتا۔ دیو بند میں رہنے والا بنیا ہندو بھی اپنے آپ کو دیو بندی کہلاتا ہے دیو بند میں رہنے والا سکھ بھی اپنے آپ کو دیو بندی کہلاتا ہے لیکن اگر بات دینی دیو بندی کی ہے تو دیو بندی وہی ہوگا جو مر مٹ جائے، کٹ جائے ہٹ بھی ڈٹ جائے، ڈٹ کر کٹ سکتا ہے۔ لیکن موقف سے ہٹ نہیں سکتا۔ دیو بندیت پر داغ ہے وہ شخص جو حق پر نہ ڈٹے اللہ ہم سب کو حق پہ ڈٹنے کی، ڈٹ کر کٹنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن کی عملی تفسیر ہیں

عرض کر رہا تھا کہ صاحب قرآن نے ہمیں علمی قرآن بھی دیا اور عملی قرآن بھی دیا دیکھو عمل اس پہ کرنا ہے لیکن عمل یوں کرنا ہے...... عمل اس پر کرنا ہے (قرآن پر) جیسے یہ صحابہؓ کرتے ہیں اپنی مرضی سے نہیں کہ "تفسیر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حجت نیست" اپنی مرضی سے نہیں، بات میری مانو لیکن یوں مانو میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ نے "کذالک" سے تشبیہ دے کر بتلایا ہے کہ عبادت میری کرو سامنے کعبۃ اللہ کو رکھو۔ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرو سامنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھو۔ کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھو لیکن ویسے نہیں جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھا۔ لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ۔ نہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ کہ "میں اللہ کا رسول ہوں" تم نہ پڑھنا ایسے کلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھو لیکن جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا ہے۔ "نہیں جی ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ کے امتی نہیں ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ہم کوئی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امتی ہیں ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے امتی تھوڑے ہی ہیں؟" تبرّا امت کر یہ تبرّے کا ایک انداز ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور عمرؓ کا امتی نہیں ہے اس کا کام غلط ہے تو یہی کہنا چاہتا ہے نا؟ کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہوں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو چھوڑ دیا تھا تو یہی بھونکنا چاہتا ہے نا؟ کہ میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوں لیکن خلفاء راشدین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ دیا تھا۔

خلفاء راشدینؓ کا عمل سنت ہے بدعت نہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا:

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجز و تمسکوا بها .

جس طرح تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اس طرح خلفاء راشدینؓ کی (سنت) لازم ہے۔ خلفاء راشدینؓ کا طریقہ سنت ہوتا ہے بدعت نہیں ہوتا، دینی زندگی کے لئے عمل قرآن و سنت کے مطابق کرو لیکن اس انداز سے جس طرح اس جماعت (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے کر کے دکھلایا۔ اور جن کو تیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور امتحان اللہ نے لیا اور ان کا نتیجہ یہاں قرآن میں آج بھی محفوظ ہے۔

اولئک الذین امتحن الله قلوبهم للتقوىٰ......

جن کے لئے اولئک هم الفائزون ......

اولئک هم الراشدون ......

اولئک هم المفلحون......

اولئک هم المومنون حقا......

اور اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون...... فرمایا۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عزت کا تحفظ کرنا فرض ہے

اب قرآن کریم کی آیات کا تقدس اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ذوات کا تقدس اس کا پہرہ دینا تیرا میرا فرض ہے ہم سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بے حرمتی برداشت

نہیں ہوسکتی۔ہم صاف کہتے ہیں جو اس قرآن کی بے حرمتی کرے گا ہماری اس کے ساتھ بھی جنگ ہے۔اور مسلمان بے عمل تو ہوسکتا ہے لیکن بے غیرت نہیں ہوسکتا میں تجھے نہیں کہتا تو قرآن کو مان نہ مان تو نہ مان۔ لا اکراہ فی الدین کا معنیٰ تم نے سمجھا ہی نہیں ہے۔نہ مان تو نہ مان قرآن کو نہ مان فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فالیکفر . نہ مان لیکن بکواس کرے گا۔ بے حرمتی کرے گا تو جوتے کھائے گا۔میں نے کب کہا کہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مان نہ مان تو قرآن کو مان نہ مان جا جہنم میں۔آخر اللہ پاک نے جہنم بھی بھرنی ہے۔تجھے اللہ پاک نے اس جہنم کے لئے پیدا کیا ہے مجھے کیا اعتراض۔ولقد ذرءنا لجهنم كثيرا من الجن والانس کسی کو جوتے مار کر قرآن کو منوایا نہیں جائے گا۔سمجھو لا اکراہ فی الدین۔لیکن قرآن کی گستاخی کرنے نہیں دی جائے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہ پڑھ تو تجھے ہم کچھ نہیں کہتے نہ پڑھ کئی اور بھی نہیں پڑھتے ......ان سب سے لڑائی نہیں ہوتی تو بھی نہ مان نہ پڑھ تجھ سے بھی لڑائی نہیں۔

میرا باپ آرہا ہے میرا استاد آرہا ہے میرا شیخ آرہا ہے میرا مرشد آرہا ہے تو سلام نہ کر، تو ہاتھ نہ ملا تجھ سے کوئی شکوہ نہیں تو غیر جو ہے لیکن اگر تو نے بے حرمتی کے لئے ہاتھ بڑھایا یا گندے انداز سے تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو تیری آنکھ پھوڑ دی جائے گی......تو مان نہ مان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تیرے ماننے کے محتاج نہیں ہیں...... تیرے نہ ماننے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید میں فرق نہیں پڑے گا...... تیرے نہ ماننے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پہ کوئی فرق نہیں پڑے گا...... تیرے نہ ماننے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت میں فرق نہیں پڑے گا......اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت پر فرق نہیں پڑتا......لیکن وہاں بھی گستاخی اگر تو کرے گا تو غیرت مند مسلمان یہ برداشت نہیں کرے گا...... یہاں بھی اگر تو گستاخی کرے گا تو غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کرے گا!!

آبِ زم زم کی مثال

میں زم زم لئے آرہا ہوں تو نہ پی تو بدقسمت ہے۔تیری مرضی نہ پی میں تجھے زوری

نہیں پلاتا۔ لا اکراہ فی الدین میں دودھ لئے آرہا ہوں تو نہ پی میں تجھے زوری نہیں پلاتا میں شہد لئے آرہا ہوں تو نہ کھا میں تجھے زوری نہیں کھلاتا۔ لا اکراہ فی الدین لیکن تیری کیا مجال کہ تو زم زم کو پیشاب کہے...... خناس تیری کیا مجال کہ تو شہد کو نجاست کہے...... تیری کیا مجال کہ تو دودھ کو پلیدی کہے...... تو نہ پی لڑائی نہیں ہے۔ میرے پاس دودھ ہوگا تو پیشاب کہے گا تو جوتے کھائے گا......

تو نہ مان جھگڑا نہیں ہے ہندو نہیں مانتا، سکھ نہیں مانتا، مجوسی نہیں مانتا، جھگڑا نہیں ہے لیکن گستاخی کرے گا۔ ہاں گستاخی کرے گا تو علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کئی ہیں۔ گستاخی کرے گا تو پھر فدایان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کئی ہیں۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل کا نام لیتا ہوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کا نام لیتا ہوں۔ جن کی عزت و عظمت قرآن بیان کرے میں ان کا نام لیتا ہوں۔ تو مان نہ مان بھونکے گا تو زبان گدی سے کھینچ لی جائے گی۔ اور قانون مجھے اس بات سے منع نہیں کرتا کہ میں تیری زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دوں۔

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

غازی علم الدین شہید...... زندہ باد

غازی حق نواز شہید...... زندہ باد

غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی حق نواز شہیدؒ

ہاں غیرت مند پروانہ ختم نبوت غازی علم الدین شہید کو بھی سلام کرتا ہے اور غازی حق نواز شہیدؒ کو بھی سلام کرتا ہے نہ مان تجھے زوری کون منواتا ہے لیکن بدزبانی نہیں کرنے دیں گے۔ سیدھی سی بات ہے انشاء اللہ دم میں دم ہے تو اس پہ کوئی سودے بازی نہیں ہوسکتی سیدھی بات ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ تو یوں دیا ہے کہ من احبھم فبحبی احبھم اور عملاً یوں بتلایا کہ لے جاؤ میں جنازہ نہیں پڑھتا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا آج کون ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا رحمۃ اللعالمین بنتا ہے۔ آج کون

ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا خوش اخلاق بنتا ہے۔ خوش اخلاقی نہیں کافر کے ساتھ یہ نرمی اور اسے مسلمان کہنا۔ کفر کو اسلام کہنا یہ خوش اخلاقی نہیں بدترین، بداخلاقی اور بدترین بددیانتی ہے۔

کافر کو مسلمان کہنا حرام ہے

جس طرح مسلمان کو کافر کہنا حرام ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا حرام ہے۔ دیکھو جس طرح پاک پانی کو پلید کہنا غلط ہے اسی طرح پیشاب کو زم زم کہنا بھی تو غلط ہے۔ واقعی بکرے کو کتا کہنا حرام ہے۔ تو خنزیر کو بکرا کہنا بھی تو حرام ہے۔ کیونکہ تو نے کہہ دیا کہ بکرا ہے لوگ کھالیں گے۔ وہ حرام خوری تیرے کھاتے میں پڑے گی۔ جب تو کہے گا مسلمان ہیں لوگ رشتے کریں گے مسلمان بچیوں کا نکاح وہاں ہوگا۔ نکاح نہیں ہوگا یہ زنا تیرے گلے پڑے گا۔ ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ جسمانی زندگی اس پانی سے ہے ایمانی زندگی اس رحمت سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جی بھر کے وہ رحمت بھی نصیب فرمائے یہ رحمت بھی نصیب فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

نور و بشر

الحمدللّٰہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلٰی الہٖ واصحابہ الطیبین الطاھرین لا سیما علی الخلفاء الراشدین المھدیین ولعنت اللّٰہ علٰی اعداءِ ھم الرافضین الکافرین المرتدین ونشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ الٓمّٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ٥ وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ القران احب الی اللّٰہ من السموات السبع والارضین۔ اوکما قال خاتم النبیین صدق اللّٰہ العظیم ۔ اللّٰھم صَلِّ عَلٰی سیدنا ومولانا محمدٍ وعلٰی الِ سیدنا ومولانا محمدٍ وافضل صلوٰاتک عدد معلوماتک دائمًا ابدًا ابدًا۔ اللّٰھم صَلِّ وسلم وبارک وترحم وتحم علی سیدنا محمد وعلٰی الہ واصحابہ اجمعین ۔

نور و بشر

سورۃ رعد ہے جس کی پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے، آمین۔

حق کو پہچاننے کیلئے روشنی کی ضرورت

قرآن کریم روشنی ہے، اُجالا ہے، اور جنت کا راستہ دیکھنے کے لئے باطل سے حق کو پہچاننے کے لئے، اس روشنی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بندے کی کامیابی یہ ہے کہ وہ اللہ کی پسند کے مطابق اپنی زندگی گزار جائے۔ اور اللہ کی ناپسندیدہ چیزوں، طریقوں، عقائد اور اعمال کے قریب بھی نہ جائے۔

لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہم نے دیکھا نہیں اور جن کو ہم روزانہ دیکھتے ہیں ان کی پسند بھی بن بتائے معلوم نہیں ہوتی۔ آمنے سامنے بیٹھے ہیں، اور ایک دوست دوسرے دوست کو کوئی چیز اُٹھا کے دیتا ہے کہ حضرت یہ لیں اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ تو مجھے اچھی نہیں لگتی۔ (یہ بھی ہوتا رہتا ہے) ایک دسترخواں پر بیٹھے ہیں کسی کو میٹھا پسند ہے کسی کو نمکین پسند ہے۔ تو ہم آپس میں جب کہ ایک دوسرے کو تو دیکھ بھی رہے ہیں اور پھر ہزاروں ہمارے اندر اشتراکات بھی ہیں۔ جس طرح اس کی زبان ہے ویسی اس کی زبان ہے، اس کا کان ہے، ویسے اس کا کان ہے۔ شکل صورت میں اور طبعی مقتضیات میں، طلب میں کیا کیا چاہئے؟ تقاضوں میں بڑا اشتراک ہے۔ بحیثیت انسان ہونے کے، بحیثیت ایک علاقے کے ہونے کے، بحیثیت ایک شہر کے ہونے

کے۔اس کے باوجود کہ آمنے سامنے بیٹھے ہیں، ایک دوسرے کی پسند معلوم نہیں۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا

تو اس ذات کریم جس کو ہم نے دیکھا ہی نہیں اور اس کے ساتھ کسی چیز میں ہمارا اشتراک نہیں۔ وہ ہر لحاظ سے، شرکت اور اشتراک سے مبرّا ء منزاء بالکل پاک، ہماری طرح وجود سے، ہماری طرح حاجتوں اور تقاضوں سے وہ بالکل پاک، اِدھر سراسر فنا ہی فنا ہے اُدھر بقا ہی بقا پھر نظر بھی نہ آئے، دیکھنے سے بھی پاک لا تدرکه الابصار وهو يدرك الابصار آنکھیں اس کا ادراک نہ کر سکیں، فانی نظر اُسے دیکھ نہ سکے، ہاں جب باقی نظر ملے گی تو انشاء اللہ ہم بھی دیدار کر لیں گے۔ میرے پاس آئے ایک مرتبہ کچھ شیعہ کچھ سُنی، تو شیعہ جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے قائل نہیں، وہ کہتے ہیں قیامت میں بھی دیدار نہیں ہوگا۔

اللہ کے دیدار کا منکر کافر ہے

اور اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جو اللہ پاک کے دیدار کا منکر ہے وہ اسلام سے ہی خارج ہے؟ تو وہ بھی آ گئے یہ بھی آ گئے، جامع عزیزیہ رتو ڈیرو میں جب میں پڑھایا کرتا تھا، لاڑکانہ ضلع میں، انہوں نے کہا، یہ کہتے ہیں جی اللہ پاک کا دیدار ہوگا، سنیوں کے متعلق شیعوں نے کہا۔ میں نے کہا یہ سچ کہتے ہیں۔ سنیوں نے کہا یہ شیعہ کہتے ہیں کہ دیدار نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یہ بھی سچ کہتے ہیں۔ پریشان ہو گئے کہ بھئی دونوں سچ کہتے ہیں، میں نے کہا دونوں سچ کہتے ہیں، انہیں ہوگا، انہیں نہیں ہوگا۔

کیونکہ اِدھر ہے وجوه يومئذٍ ناظرةٌ الى ربها ناظرة...... اور اُدھر ہے كلا انهم عن ربهم يومئذٍ لمحجوبون ...... اِنہیں ہوگا اُنہیں نہیں ہوگا۔ اور سیدھی بات ہے ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشةً ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمىٰ اس لئے دونوں سچے ہیں۔

خیر بات یہ تھی کہ وہ ہمیں نظر آنے سے بھی پاک اور پھر صفات میں، تقاضوں میں، کوئی اشتراک نہیں، تو ہمیں اس کی پسند نہیں معلوم کر سکتی۔ تو وہ اللہ پاک کی پسند کیسے بتلائے؟ کہ اللہ کو تیرا یہ طور طریقہ پسند ہے اور یہ نا پسند ہے۔ تو اس بتانے کے لئے اللہ پاک نے یہ

بندوبست فرمایا کہ انبیائے کرام کو بھیجا، انہیں خود بتایا مجھے یہ پسند یہ ناپسند، اس طرح چلنا مجھے پسند اس طرح چلنا مجھے ناپسند۔ جاؤ میرے بندوں کو بتلاؤ، مخلوق کو بتلاؤ انہوں نے آ کر بتلایا کہ اگر یوں زندگی گزارو گے، تو یہ طریقہ اللہ کو پسند ہے اور یوں گزارو گے تو اللہ کو ناپسند ہے۔

اندھیرے میں دیکھنے کیلئے خارجی روشنی کی ضرورت

نبوت وحی آسمانی، یہ وحی آسمانی ہے۔ قرآن کریم، یہ وہ روشنی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے، اللہ کی پسند معلوم ہوتی ہے۔ جنت کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ جا رہے ہیں گلیوں میں راستے میں رات کا ٹائم ہے۔ اور اس وقت یہ لائٹ چلی جاتی ہے، آپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ گھر میں اندر چلے گئے آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں، لیکن نظر پڑتی ہے۔ بولو! نظر پڑتی ہے، آنکھیں تو ٹھیک ہیں، آنکھیں ٹھیک ہیں لیکن نظر نہیں پڑتی، بلکہ ایکسٹرا لائٹ کی ضرورت ہے، ایک خارجی روشنی کی ضرورت ہے۔ یہ آنکھیں تب کام دیں گی جب یہ روشنی ہو، وہ روشنی پھر چاہے سورج کی ہو، چاند کی ہو ستاروں کی ہو یا کسی بلب کی ہو ٹیوب لائٹ کی ہو۔ چراغ کی ہو لیکن چاہئے خارجی روشنی تب یہ آپ کی آنکھیں کام دیں گی۔ جس طرح سر کی کھوپڑی میں یہ فٹ ہیں، تیرے میں یہ تو آنکھیں فٹ ہیں اور انسان ظاہری بصارت ان میں رکھتا ہے۔ لیکن یہ کام تب کرتی ہیں جب ان کو خارجی روشنی ملے، چاہے وہ سورج کی ہو، چاہے بلب کی، چاہے چراغ کی۔ تو ایسے ہی دل میں بھی آنکھیں ہوتی ہیں اور ان کی بھی نظر ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کے دل اندھے اور کچھ کے بینا ہوتے ہیں

اور یہ قرآن کریم نے بتلایا ہے۔ کہ جو حق کی راہ نہیں دیکھتے۔ **فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور.** ان لوگوں کے دل اندھے ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے دل اندھے ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کے دل بینا ہوتے ہیں، دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ تو دل کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں اور یہ ظاہری آنکھیں تب کام کرتی ہیں ہیں جب انہیں یہ ظاہری روشنی ملے اور دل کی آنکھیں تب کام کرتی ہیں جب انہیں وحی آسمان کی روشنی ملے۔ اس خارجی روشنی کے بغیر یہ ظاہری آنکھیں کام نہیں دے سکتیں

اور صحیح راستہ نہیں دیکھا سکتیں، اسی طرح وحی آسمانی والی روشنی کے بغیر عقل والی آنکھیں وہ صحیح راستہ نہیں بتا سکتیں۔ جو وحی آسمانی کو چھوڑ کر اور اپنی عقل پہ اعتماد کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح جارہے ہیں، وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں، صحیح نہیں جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ''نور مبین'' قرار دیا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو روشنی فرمایا ہے کہ:

انزلنا الیکم نورًا مبینا...... قد جاء کم من اللہ نورٌ و کتاب مبین...... اللذین امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معهٗ اولئک هم المفلحون.

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نور یعنی روشنی فرمایا ہے۔

قرآن میں حضور ﷺ کی بشریت کا اعلان

میں نے ایک جگہ یہ آیت پڑھی قد جآء کم من اللہ نورٌ و کتاب مبین، ایک صاحب کہنے لگے جی دیکھو کافروں سے کہا گیا ہے ''انما انا بشر مثلکم'' اور مومنوں سے کہا گیا ہے۔ قد جاء کم من اللہ نورٌ ...... میں نے کہا بھائی یہ آپ نے سنا ہے یا قرآن کریم کو کبھی کھول کر بھی دیکھا ہے کبھی زندگی میں، جو تم کہہ رہے ہو کافروں سے کہا گیا ہے ذرا قرآن کریم کھولو تو سہی...... اس نے کھولا، میں نے کہا یار، اوپر سے پڑھو۔ اوپر سے تو ہے نا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا.

میں نے کہا یہ ان اللذین امنوا وعملو الصلحت کا مطلب کافر ہوتے ہیں؟

کانت لهم جنّٰت الفردوسِ نزلا یہ جنت الفردوس میں جاتے ہیں؟

آگے میں نے کہا کہ ہے کہیں کافروں کا نام...... کہتے ہیں یہاں تو نہیں ہے۔ پھر آپ نے کیسے فرمایا کہ یہ کافروں سے کہا گیا ہے؟ یہاں تو ان اللذین امنوا سے بات شروع ہے۔

حضور ﷺ کا نماز میں بھول جانا

اور اگر حدیث پاک میں دیکھتے ہو، تو رسول پاکؐ نے نماز پڑھائی اور چار کے

بجائے دو رکعت پہ سلام پھیر کے بیٹھ گئے، بخاری شریف سے لے کر تمام صحاح کی احادیث کی کتب موجود ہیں، حدیث پاک دیکھ لیجئے، دو رکعت پہ سلام پھیر لیا۔ تو حضرت ذو الیدین، رضی اللہ عنہ جن کا نام ہے عرباض بن ساریہؓ کھڑے ہو گئے **اقصرۃ الصلوۃ ام نسیت یارسول اللّٰہِ ؟** یارسول اللہ نماز کم ہو گئی ہے چار کی بجائے دو رکعت ہو گئی ہے اللہ کی طرف سے، یا آپؐ سے بھول ہو گئی ہے؟ آقاؐ نے فرمایا **کل ذالک لکم یکن** ، کچھ بھی نہیں ہوا بھائی۔ عرض کیا **قد کان بعض ذالک** ، حضرت "کچھ ہوا ہے" تو آنحضورؐ متوجہ ہوئے جماعت کی طرف ،فرمایا **اصدق ذو الیدین** ،ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟

قالوا نعم یا رسول اللہ ! سب نے کہا یارسول اللہ کہا تو اس نے کہا سچ ہے پڑھی دو رکعتیں ہیں، اچھا! یہ وہ دور ہے جب نماز کے اندر بولنے سے نماز نہیں ٹوٹا کرتی تھی۔ یہ وہ دور ہے جب امام کے پیچھے بھی پڑھا جایا کرتا تھا۔ تو رسول پاکؐ نے کھڑے ہو کر پھر دو رکعت باقی پڑھا لیں۔ نماز پوری فرما کر پھر جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا **انما انا بشر مثلکم ، انسیٰ کما تنسون** . دیکھو میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، مجھ سے بھول ہو سکتی ہے، بھول سکتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔ **فاذا نسیت فذکرونی** تو اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔

"بشر مثلکم" کن کے لئے فرمایا گیا؟

تو **انما انا بشر مثلکم** تو ان سے فرمایا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے ہیں، مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تم کہہ رہے ہو ہم سے نہیں، ہم سے نہیں، ہم سے نہیں۔ تو واقعی تم نہیں ہو گے اور آج تک مسجد نبوی میں نماز سے تم بھاگتے ہو۔ جماعت سے مسجد نبوی کی نماز تمہیں آج بھی نصیب نہ ہو یہ تمہارا نصیب، لیکن یہ کہا ان سے گیا ہے، جنہوں نے حضورؐ کے پیچھے جماعت سے مسجد نبوی میں نماز پڑھی اور آپ نے کہا کہ وہ ہم سے کہا گیا **قد جاء کم من اللّٰہ نور** ، وہ ہم سے کہا گیا ہے تو جناب یہ آیت شروع سے نہیں ہے۔ **قد جاء کم من اللہ نور** ، یہ قد سے آیت شروع نہیں ہوتی۔ یہ آپ کہتے ہیں ہم سے ہے۔ یہ آیت ہم سے متعلق ہے۔ ہمیں کہا جا رہا ہے، جاء کم، آیا تمہارے پاس نورٌ اُجالا، روشنی تمہارے پاس، کہتے ہیں یہ ہمیں

کہا جارہا ہے، پھر میں نے کہا شروع سے پڑھ لیں یہ کون ہیں؟ کن کو کہا جارہا ہے؟ یہ آیت شروع سے نہیں ہے قد جاء کم من اللہ نور ،یہ آیت شروع سے نہیں ہے۔شروع سے تو یوں ہے۔

یا اھل الکتاب قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر، قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین. کہ وہ ان الذین امنوا سے شروع ہےاور حدیث پاک میں دیکھا گیا تو ان سے کہا گیا ہے انما آنا بشر مثلکم ، جنہوں نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔اس میں جناب صدیق اکبرؓ ہیں نا! مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ جو نماز ہورہی ہے تو اس میں جناب فاروق اعظم موجود ہیں نا، حضرت عثمانؓ موجود ہیں نا، حضرت علیؓ موجود ہیں نا، مؤذن رسول حضرت بلالؓ موجود ہیں نا، انما آنا بشر مثلکم تو ان سے کہا جارہا ہےاور قد جاء کم من اللہ نور یہاں سے کہا جارہا ہے جنہیں قرآن پہلے پہلے پکارتا ہے۔یا اہل الکتاب تو یہ خطاب جو ہے اہل کتاب کا ،یہ اہل کتاب کا خطاب مسلمانوں کے لئے ہوتا ہے؟ کس کے لئے تھا؟ یہودیوں کے لئے ،نصاریٰ کے لئے ۔اور یہ کہتے ہیں جناب یہ ہماری گردن میں ڈالو یہ ہمارے لئے ہے۔ہم نہیں کہتے زوری زوری آ کر کہتے ہیں۔جی وہ انما آنا بشر مثلکم وہ ہمارے لئے نہیں ہےاور قد جاء کم من اللہ نور یہ ہمارے لئے ہے۔ہم تو نہیں کہتے آپ سے لیکن آپ خود ہی ذرا دیکھ لیا کریں، اچھی طرح دیکھ کر اگر آپ اپنے گلے میں فٹ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

نورٌ و کتابٌ مبینٌ کی شرح اور تحقیق

تو عرض کررہا تھا کہ اس صاحب نے کہا کہ یہ قد جاء کم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین، یہاں نور کس کو کہا گیا ہے۔؟ میں نے کہا جی، یہ تو آگے بتلا دیا ہے کہ کتاب مبین کو کہا گیا ہے۔کہتے ہیں جی نہیں بیچ میں 'اور' ہے۔'وٗ' کا معنی 'اور' کہتے ہیں بیچ میں وٗ ہے۔جب بیچ میں 'وٗ' آجائے تو اس کا مطلب ہے یہ اور ہے، یہ اور ہے، ماقبل اور ہے مابعد اور ہے۔معطوف، معطوف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔بڑی علمی بات بنا کے کہتا ہے۔

میں نے کہا پھر یہ ذرہ یاد رکھنا، تلک ایات الکتاب وقرآن مبین ،تو یہ 'وٗ' سے پہلے کتاب

ہے اور بعد میں قرآن مبین ہے، یہ ایک ہی ہے یا الگ الگ ہیں۔ تو وہ ذرا یوں چکر کھانے لگا تو میں نے دوسری آیت پڑھ لی۔ تلک ایات القرآن وکتاب مبین، میں نے کہا یہ پہلے قرآن ہے پھر کتاب مبین ہے۔ وہاں پہلے کتاب ہے پھر قرآن مبین ہے۔ تو یہ ایک ہی ہے یا الگ الگ ہے؟ کہتے ہیں جی یہاں تو ایک ہے، میں نے کہا وہاں بھی ایک ہے۔ کیونکہ 'جاء' کا معنی ہے' آیا'۔

قد جاء کم، تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے من اللہ، تو اللہ کی طرف سے قرآن بھی آیا ہے، اور اللہ کی طرف سے نبی پاک بھی آئے ہیں۔ جاء فعل مجی کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ قرآن بھی آیا رسول بھی آیا، لیکن آیا کیسے؟ اللہ نے بھیجا کیسے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجنے کا ذکر جہاں فرمایا، 'ارسلنا' سے تو وہاں تو رسول کا بھیجنا مراد ہے۔ ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً، ارسلنہ الیکم رسولا ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا، 'ارسلنا' کے ساتھ۔

ہم حضور ﷺ کو صرف نور نہیں بلکہ منیر مانتے ہیں

اور جب اللہ نے بھیجے کی بات بیان فرمائی انزلنا کے ساتھ تو وہاں قرآن مراد ہوتا ہے۔ انزلنه فی لیلة القدر ہو انزلنه فی لیلةٍ مبارکه ہو یا انزلنهُ قرآناً عربیاً ہو، تو انزلنا کے ساتھ قرآن کا آنا بیان ہوتا ہے، ارسلنا کے ساتھ رسول کا آنا بیان ہوتا ہے۔ بھیجا جانا بیان ہوتا ہے تو میں نے کہا آپ نور کے متعلق ذرا آپ دیکھ لیں۔ کہ اللہ نے جب بھیجا تو کیا فرمایا کہ نورؔ کو ہم نے ارسلنا یا انزلنهُ تو فرمایا قد جاء کم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نورًا مبینا میں نے کہا آیا اللہ کا رسول بھی ہے اور آیا اللہ کا کلام بھی ہے، لیکن بھیجنے والے نے فرمایا رسول کو ارسلنا اور کتاب کو انزلنا اور نور اسے فرمایا۔ جس کے لئے فرمایا انزلنا، یہ الگ بات ہے کہ حضور کو بھی ہم اللہ کی طرف سے صرف 'نور' نہیں بلکہ 'منیر' مانتے ہیں۔ 'نور' کا معنی اُجالا ہے "نور" کا معنی روشنی ہے اور جو حضور کو روشنی نہ مانے، اُجالا نہ مانے وہ کیسا ایمان دار ہے؟ لیکن جہاں تک بات ہے قرآن کریم کی آیات کی تو ان کا مطلب یہ ہے، رسول پاک کا ایک اسم گرامی 'سراج' بھی ہے۔ سراج منیر بھی ہے۔

حضور ﷺ کی توہین کر کے ایمان نہیں بچایا جا سکتا

اس طرح حضور پاک کا نام مبارک 'نور' یہ حضور کا لقبی نام ضرور ہے، جس کا معنی ہے

اُجالا، لیکن اگر کوئی لقب کو اصل جگہ پر لے کر اصل کا انکار کردے کہ حضرت حمزہؓ کو حضورؐ نے اللہ کا شیر کہا، اس لئے حضرت حمزہؓ شیر ہے انسان نہیں تو، وہ حضرت حمزہؓ کی توہین کرتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضورؐ نے فرمایا خالد، سیف اللہ ہے، لہٰذا حضرت خالدؓ جو ہیں وہ تلوار ہیں۔ انسان نہیں تو وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی توہین کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ اللہ نے حضور کو فرمایا سراجا منیرا تو حضور سراج یا چراغ ہیں انسان نہیں تو وہ حضور کی توہین کرتا ہے اسی طرح اگر کوئی یہ کہہ دے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور، ہیں انسان نہیں انسانیت کا انکار کرے تو یہ حضور کی توہین کر کے، حضور کی بے ادبی کر کے پھر کوئی آدمی ایمان بچا نہیں سکتا۔

حضور کی گستاخی کر کے حضور کی بے ادبی کر کے کوئی آدمی ایمان بچا نہیں سکتا۔ پھر نماز کام کی نہیں ہوگی...... پھر روزہ کام کا نہیں ہوگا...... پھر داڑھی پگڑی کام کی نہیں ہوگی...... پھر آپ کے ذکر اذکار کام کے نہیں ہوں گے، نبی پاک کی گستاخی، نبی پاک کی توہین، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انسانیت کا انکار یہ وہ بے ادبی ہے، یہ وہ اتنا بُرا عمل ہے، اور اتنی بُری بات ہے کہ اس کے بعد کوئی اچھا عمل کام کا نہیں رہتا۔ ایمان بچانا ہے تو حضور کا ادب کرو۔

خیر بات کہیں دور چل نکلی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بھیجا اور یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے نازل ہونے والا سچ ہے، جس سچ کے ذریعے باقی ساری دنیا میں سچ معلوم کیا جاتا ہے...... یہ وہ حق ہے جس کے ذریعے پوری دنیا میں حق معلوم کیا جاتا ہے...... یہ وہ معیار۔ ہے یہ وہ کسوٹی ہے جس کے ذریعے پوری دنیا میں سچ اور جھوٹ کا، حق اور باطل کا، ایمان اور کفر کا، فرق معلوم ہوتا ہے...... جنت کے راستے اور جہنم کے راستے کا پتا چلتا ہے...... یہاں ہر ایک کے لئے امتحان ہے، ابتلا ہے، ہر ایک کے لئے پرکھ ہے، ابتدائی الفاظ ہیں الٓمٓرٰ ہے پتا معنیٰ کا؟ نہیں! تو کھوج لگائیں؟

آیاتِ محکمات اور متشابہات کی وضاحت

فرمایا: مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۔

کچھ آیات وہ ہیں جو بالکل واضح ہیں وھن ام الکتاب، تو کتاب کی بنیاد وہ آیات

ہیں۔عقائد رکھو ان آیات پر جو بالکل صاف صحیح، جن کا ایک معنیٰ ہے ظاہر، اس میں کوئی دوسرا معنی نہیں نکلتا، شاید یہ ہو شاید یہ ہو، یہ بھی ہوسکتا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے نہیں۔ " ھن ام الکتاب واخر متشابھات " اور دوسری ہیں، متشابہات جن کا یہ، ہاں یہ بھی ہوسکتا ہے؟ یہ، ہاں اس کی بھی گنجائش ہے۔ یہ، ہاں یہ بھی ممکن ہے، فرمایا:

لوگ گڑبڑ کرنے کیلئے متشابہات کا سہارا لیتے ہیں

فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ .

تو جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ لوگ ڈھونڈ ڈھونڈ کے وہ آیات تلاش کرتے ہیں جو متشابہ ہوں، جن کا معنی صاف نہ ہوتا کہ انہیں گڑبڑ کرنے کی وہاں گنجائش مل جائے۔اللہ تعالیٰ نے عقائد کے سمجھانے کے لئے جنت کا راستہ بتلانے کے لئے واضح واضح آیات رکھی ہیں۔آیات محکمات رکھی ہیں۔اور الحمد للہ ہمیں اپنے عقائد کے لئے آیات محکمات ملتی ہیں۔جو عقیدہ پوچھو، قرآن کریم سے متعلق، جس میں مستدل قرآن مجید ہے انشاء اللہ ایسی آیت صاف ہوگی کہ جس میں کوئی گنجائش ہی نہیں کہ کوئی گڑبڑ کر سکے، دوسرا مطلب بیان کر سکے۔

آیاتِ متشابہات اور حروف مقطعات امتحان ہیں

جب کہ اہل حق کو چھوڑ کر باقی آپ جدھر دیکھیں گے وہ سب کوشش کریں گے متشابہات میں ہاتھ مارنے کی۔کوئی کہتا ہے جی الٓمٓ ، آل، آل محمد ، الٓمٓ آل محمد . یہ ہوتا ہے طریقہ ان کے استدلال کا۔

یہ الٓمٓ کا معنی آل محمد تو نے سمجھا یا جس پر قرآن نازل ہوا اُس ہستی نے بھی سمجھا؟

یہ معنی تو نے خود سمجھا، یا خود آل محمد نے بھی سمجھا؟ تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہاں ہر ایک کے لئے ابتلاء ہے، پرکھ ہے، کسوٹی ہے، آزمائش ہے۔جن کو علم کی طرف توجہ نہیں ہے، ان پر تو زور دیا جا رہا ہے، ان کے لئے امتحان یہ ہے کہ انہیں کہا جائے آؤ اور علم حاصل کرو، قرآن پڑھو قرآن سمجھو۔اور جس کو مزہ آگیا نا ایک مرتبہ، جس نے چکھ لیا، پھر وہ کہتا ہے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔تو اسے کہا جاتا ہے کہ نہیں بس اب چُپ۔تو یہ حروف

مقطعات یا آیات متشابہات، یہ ان لوگوں کے لئے امتحان ہے، جن کو علم کا مزہ آگیا ہے۔ جنہوں نے چکھ لیا ہے اب ان کا نفس زور دیتا ہے کہ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ لیکن شریعت انہیں کہتی ہے نہیں! بس تمہیں ادھر آگے کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

متشابہات میں زور لگانے والا نفس کا بندہ ہے

جاہل کے لئے علم حاصل کرنا آزمائش ہے...... اور عالم کے لئے روکنا کہ بھئی اس میں تم کوشش مت کرو جاننے کی یہ اُس کے لئے آزمائش ہے...... تو وہ بھی نفس کا بندہ ہے۔ جو محکمات کو نہ مانے، یا محکمات میں اپنے عقلی ڈھکوسلے کی بنا پر انکار کر بیٹھے یا اس کا علم حاصل ہی نہ کرے، وہ بھی نفس کا بندہ ہے اور جو شریعت کے روکنے کے باوجود متشابہات میں رائے زنی کرے، زور لگائے وہ بھی نفس کا بندہ ہے۔ تو میرے دوستو! ہمیں حدود پہ رہنا ہے۔ جہاں قرآن چلادے جہاں شریعت چلادے وہاں چل پڑنا ہے اور جہاں روک دے وہاں رُک جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو قرآن کریم دے کر بھیجا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہ عمل کرنے اپنی زندگی گزاری اور نہ صرف اپنی زندگی بلکہ قرآن کریم پہ عمل کروا کر ایک جماعت تیار کی۔ اور ان کو اللہ کے حضور پیش کیا، ان کا امتحان اللہ نے لیا۔ اللہ نے ان کا امتحان لے کر انہیں پاس کیا۔ وہ کون ہیں؟ کہہ دو، کون بھئی؟ (صحابہؓ)

اب ہمیں اللہ کی بات سمجھنی ہے، رسول پاک کی بات سمجھنی ہے۔ ۲۳ سال میں تدریجاً قرآن کریم نازل ہوا ہے اور آخر تک قرآن کریم میں اور پورے دین میں یہ سلسلہ جاری رہا کہ اب یوں، اب یوں، اب یوں۔ کسی چیز کو منسوخ فرمادیا گیا، کسی کو ناسخ بنادیا گیا، کسی بات کو ختم کر کے اس کی جگہ دوسری بات کو چالو کر دیا گیا۔ کسی عمل کی جگہ، کسی دوسرے عمل کو رکھ دیا گیا، تو اب پہلے کیا تھا، بعد میں کیا ہوا، یہ معلوم ہوگا جب صحابہ کرامؓ کی زندگی کو دیکھیں گے۔

صحابہ کو چھوڑ کر دین نہیں ملے گا گمراہی ملے گی

اگر کوئی کہے میں نبی پاکؐ کے پیچھے چلتا ہوں، صحابہ کرامؓ کو میں نہیں دیکھتا تو اس کے سامنے ساری احادیث آئیں گی۔ پہلے دور والی بھی، بعد والی بھی اب وہ کیسے عمل کرے؟ پہلے

دور والی الگ کیسے کرے آخری دور والی الگ کیسے کرے؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کو دیکھا کہ پہلے انہوں نے کیا سکھایا اور آخر میں کیا سکھایا اور ان صحابہ کرامؓ کے عمل کو اپنی آنکھوں سے اس ماحول کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا۔ تو وہ دین جو متواتر عملاً چلتا آ رہا ہے الحمد للہ ہمارے پاس وہ ہے۔ اگر ان اشخاص کو، ان، صفات، زوات مقدسہ کو چھوڑ کر کوئی دین کو حاصل کرنا چاہے اُسے دین نہیں ملے گا گمراہی ملے گی۔ اللہ نے ان کے ساتھ عمل کو رکھا ہے۔ شروع میں ہی اللہ نے کتاب کے ساتھ، بلکہ کتاب سے پہلے اللہ نے رسول کو بھیجا۔ رسول پاک کو دنیا میں بھیج کر اور پھر کتاب کو نازل فرمایا۔ حضورؐ نے کتاب مبارک کے الفاظ، کتاب اللہ کے الفاظ، اپنے الفاظ مبارکہ، ان دونوں کے ساتھ پھر جماعت تیار کی۔ اللہ نے قرآن سکھانے کے لیے عملی طور پر اگرچہ عرب کی مادری زبان عربی تھی اس کے باوجود قرآن سکھانے کے لئے نبی پاک علیہ السلام کو بھیجا، اور نبی پاکؐ نے قیامت تک آنے والی امت کو دین سکھانے کے لئے صحابہؓ کی جماعت کو تیار کیا۔ تو دین سمجھ آئے گا ان پاک ہستیوں کے ذریعے۔ جو کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث کی ضرورت نہیں، سنت کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم ایسے ہی قرآن کو سمجھیں گے۔ انہیں قرآن سے ایمان نہیں ملے گا، انہیں کفر ملے گا۔ ہدایت نہیں ملے گی ضلالت ملے گی۔ اور مجھے اس کہنے میں کوئی ڈر نہیں ہے "یضل بہ کثیرًا ویھدی بہ کثیرًا" اسی طرح کوئی نبی پاک کی تابعداری کا دعویٰ کرے لیکن صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دے اور صحابہ کرامؓ کو بیچ میں نہ لائے ...... صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کو تسلیم نہ کرے، حیثیت کو تسلیم نہ کرے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی اختیار نہیں کر سکتا۔ دین اُسے نہیں مل سکتا۔ اسلام اُسے نہیں مل سکتا، ایمان اُسے نہیں مل سکتا۔ مسلمان بننے کیلئے مومن بن کر رہنے کیلئے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو تسلیم کرنا بھی ضروری ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ کی ذوات کو بھی تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ حق صحیح سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سراجِ منیر ﷺ

اما بعد فاعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم o بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo

یَـآاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّـآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا o وقال اللّٰہ تعالیٰ فی مقام آخر. تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًاo

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ وَبَاقِیَۃً بِبَقَآءِ مُلْکِکَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

سراجِ منیر ﷺ

قابل صد احترام علماء کرام برادران اسلام، عزیزان ملت، ختم نبوت کے پروانو! اور اصحاب رسول ﷺ کے سرفروش سپاہیو! میاں چنوں کے اس چک کے غیرت مند مسلمانو! سنہ ۱۴۲۳ھ کے ماہ مبارک ذیقعدہ کی آٹھویں شب آپ کے ہاں جو یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت محفل میں ہماری حاضری کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے نجاتِ اخرویہ کا باعث بنائے۔

چاند اور ستارے کا عنوان بطور تشبیہ ہے

اس پروگرام کا عنوان ساتھیوں نے بتایا چاند ستارے، کتنا پیارا عنوان ہے چاند ستارے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ چاند سے مراد یہ چاند نہیں، ستاروں سے یہ ستارے مراد نہیں بلکہ مراد وہ ہیں جن کے صدقے یہ چاند ستارے بنے۔

اور جب تک ان کا ذکر رہے گا تب تک یہ رہیں گے......

جب تک اُن کی یاد رہے گی تب تک یہ رہیں گے......

جب ان کی ''بات'' نہ رہی تو ان کی ''ذات'' نہ رہے گی......!!

''اللہ اللہ فی اصحابی'' میں ایک خوبصورت نکتہ

کیونکہ ان کے نام سے ان کے ذکر سے ان کے مالک کا نام جاری ہے۔ انہی کے

توسط سے اللہ اللہ کی بولی پہنچی ہے۔ اور جب تک اللہ اللہ کی بولی رہے گی تو اللہ اللہ پہنچانے والوں کا ذکر رہے گا۔ جب ان کی بولی اور وہ بات نہ رہی تو عرض کر رہا ہوں ان چاند ستاروں کی ذات نہیں رہے گی۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَالُ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ،

ترجمہ! قیامت نہیں آئے گی جب تک زمین میں یہ بولی ہوگی، کون سی؟ اَللّٰـہ اللہ فی اصحابی

ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَالُ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ، جب تک زمین میں اللہ اللہ ہے اس وقت تک قیامت، یعنی یہ چاند ستاروں کا، شمس وقمر کا، لیل و نہار کا یہ نظام ختم نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اللہ ہے۔ اور اللہ اللہ کہاں، اَللّٰـہ اللہ فی اصحابی ،اَللّٰـہ اللہ فی اصحابی ، اللہ اللہ فی اصحابی، ترجمہ۔ تو اصحاب کے ذکر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے کیوں، کیوں محبت ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے سب کچھ لٹایا، لیکن اللہ کے ساتھ لگایا ہوا عشق نبھایا۔ یہی بات ہے نا۔

حضور ﷺ کو چاند سے تشبیہ دینا کیسا ہے؟

عرض کر رہا تھا کیا عنوان ہے بھئی، چاند ستارے اور چاند سے میرا خیال ہے آپ کی مراد رسول پاک ﷺ ہیں، اور ستاروں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ اور لوگ یہ تشبیہ دیتے ہیں، عام شائع ہے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں اور پھر پریشان ہوتے ہیں کالقمر تو کہہ دیا، پھر کہیں گے قمر کون سی رات والا، کبھی چھوٹا کبھی بڑا، پھر کہیں گے "کالقمر لیلۃ البدر" چودھویں کا چاند، یہ تشبیہ دے کر پھر پریشان ہوتے ہیں اور خود ہی کہتے ہیں آقا کیلئے، کہ:

ے چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے؟

تو ہم نے کہا تھا؟ بھئی آپ نے خود ہی دی تھی، کیونکہ اسے نظر آتا ہے پھر کہتا ہے:

چاند کے منہ پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

چاند تو خود سورج سے روشنی لیتا ہے

تو معاف کیجئے گا تخیل ہے تشبیہ ہے یہ وہ بات نہیں ہے جس میں اختلاف کیا جاسکے۔
میں نے جب دیکھا تو چاند مجھے روشنی لینے والوں کی صف میں نظر آیا۔ کہنے والوں نے کہا:

"نور القمر مستفاد من نور الشمس"

کہ چاند خود سورج سے روشنی لیتا ہے "ما تحت الاسباب" جو اللہ کا نظام ہے، ستاروں کی طرح چاند بھی سورج سے روشنی لیتا ہے، الگ بات یہ ہے کہ زیادہ لیتا ہے لیکن لینے والوں کی صف میں نظر آیا جسے اللہ نے "اصالتاً" روشنی بنایا ہے کہ جو مخلوق میں کسی سے نہیں لیتا وہ سورج ہے۔

قرآن نے حضور ﷺ کو سراجِ منیر کہا

میں نے جب قرآن کریم کی طرف دیکھا آج، کہ چاند ستارے عنوان ہے اور شائد ان کی مراد چاند سے حضور ﷺ ہوں تو میں کوئی آیت سوچ لوں، قرآن کریم کی یوں میں نے سیر کی، مجھے فی الحال کوئی آیت نہ ملی، آیت مجھے وہ مل گئی جس میں فرمایا گیا "سراجاً منیراً" پھر میں نے سوچا کہ سراج کونسا؟ دوسری آیت ملی جس میں بتایا گیا کہ "سراجاً وقمراً منیراً" سراج الگ ہے، قمر الگ ہے، سراج سورج ہے:

وبنینا فوقکم سبعا شدادًا O وجعلنا فیھا سراجا وھاجًاO

تو آسمانوں میں چمکنے والا، بھڑکنے والا روشنی دینے والا، وہ سراجا وھاجا سورج ہے، اور یہاں سراجا وھاجا ہدایت کا سورج ہے، اور میرے آقا کو یہاں سراج کہا، اور سارے ستارے اور چاند وہ روشنی لیتے ہیں سورج سے، یہ آفتاب رسالت ہیں، آفتاب ہدایت ہیں، جن کے آنے سے اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہؓ نے حضور ﷺ کو "شمس" سے تشبیہ دی

میں نے دیکھا پہلے بھی کسی نے حضور ﷺ کو سورج کہا؟ تو سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا

کا وہ شعر میرے ذہن میں آرہا ہے

لنا شمس وللافاق شمس

وشمسی فوق من شمس السماء

شمس الناس تطلع بعد فجرٍ

وشمسی تطلع بعد العشاء

ہاں آفاق کے لئے بھی ایک سورج ہے نا، ہمارا بھی ایک سورج ہے، فجر کے بعد لوگوں کا سورج نکلتا ہے "وہ تمہارا" اور فرمایا

شمسی تطلع بعد العشاء

میرا تو سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے......

میرا تو سورج تب طلوع ہوتا ہے جب آقا ﷺ تشریف لائیں۔ میرا تو یہ سورج ہے۔

جو جل جل کے کالا ہوا، اُس کی سیاہی نہ گئی

اور "اندھیرے گئے کالک نہ گئی" اندھیرے گئے کالک نہ گئی، تو اوہی کالا ہے، کوئلہ وہی کالا ہے، جلا ہوا، وہ کالک نہیں جاتی جتنے سورج طلوع ہو جائیں، اندھیرا عارضی تھا، روشنی نہ ہونے کی وجہ سے تھا وہ تو گیا، لیکن یہ جو کالک ہے، کوئلے کی، توے کی، یہ روشنی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہے یہ جل جل کے کالا ہوا ہے، جلنے کے لئے ہے۔ اس کی کالک دور نہیں ہوتی۔ میں نے دیکھا اس سورج کے طلوع ہونے سے، اس جلنے والے کی کالک نہیں جاتی۔ ہاں! جو عارضی تھی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے، وہ تو گئی سو گئی۔ جو علم نہ ہونے کی وجہ سے، پتہ نہ ہونے کی وجہ سے، رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے، ہادی نہ پہنچنے کی وجہ سے، وحی نہ پہنچنے کی وجہ سے، رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے جو اندھیرا تھا وہ تو گیا، لیکن جو جل جل کے کالا ہوا تھا اس کی سیاہی نہ گئی، جلنے کے لئے جو تھا، اس کی سیاہی نہ گئی، یہ جو ضد میں جل جل کے کالا ہوا جلنے کے لئے پیدا ہوا۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا.

ہاں "ولقد ذرانا لجهنم " یہ تو جلنے کے لئے پیدا ہوا ہے نا "وقودھا الناس والحجارۃ " یہ تو وقود ہے نا، یہ تو جلنے کے لئے پیدا ہوا ہے تا کہ اس کی بھی کالک دور ہو جائے، اس میں اس کا قصور نہیں ہے۔

سورج اندھیرے کو دور کرنے کے لئے ہے، جلے ہوئے کی سیاہی دور کرنے کیلئے نہیں ہے۔

عرض کر رہا تھا کہ سورج جو آیا تو اندھیرے چلے گئے، اور روشنی پہنچی، اجالا پہنچا، کچھ پر روشنی سیدھی پڑتی ہے، اور کچھ پر واسطے سے پڑتی ہے، یوں آپ سورج کے سامنے شیشہ رکھیں، سیدھی شیشے پہ آئے گی، اور شیشے کے اندر سے آپ کے کمرے میں آئے گی۔ سورج کے سامنے شیشہ، شیشے پہ یوں سیدھی آ کر وہاں سے آپ کے کمرے میں آ رہی ہے، شیشے کو آپ دیکھیں گے اس میں آپ کو سورج نظر آئے گا نہیں سمجھے، صبح کر کے دیکھنا نا۔

جب آپ شیشے کو یوں سامنے رکھیں گے تو شیشے میں سورج نظر آئے گا، یہ سورج نہیں ہے لیکن اس نے سورج کو اتنا قبول کیا ہے کہ یہاں سورج نظر آتا ہے، سورج والی چمک نظر آتی ہے، سورج والی تپش محسوس ہوتی ہے، سورج والی کرنیں محسوس ہوتی ہیں، ہاں اس سورج کی کرنیں یہاں محسوس ہوتی ہیں، اس سورج کی تپش یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی شعاعیں محسوس ہوتی ہیں۔

صحابیت میں سراجِ منیر کا عکس

یہاں میں نے دیکھا، اس سورج کی صداقت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی عزت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی حیا یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی سخاوت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی شجاعت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کی ریاضت یہاں محسوس ہوتی ہے، اس سورج کا حسن و جمال یہاں محسوس ہوتا ہے، اک اک کمال یہاں محسوس ہوتا ہے۔

یہ سورج نہیں، یہ شیشہ ہے جو سورج کے سامنے ہے......

یہ نبی نہیں یہ صحابیؓ ہے جو نبی کے ساتھ ہے......!!

یہ سورج نہیں یہ شیشہ ہے لیکن کاریگر نے اس کو اتنا صاف کیا ہے قاری گر نے اس کو صاف وشفاف اتنا کیا ہے کہ اس میں سورج نظر آتا ہے۔

خالق نے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو شیشہ بنادیا ہے

میں صانع سے پوچھتا ہوں جس کی صنعت لگی ہے، اس خالق سے پوچھتا ہوں جس نے یہ خلقت رکھی ہے۔ کہتا ہے

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ......

امتحن اللّٰه ......

ہاں وہ خود کہتا ہے میں نے مانجھ مانجھ کے ایسا صاف کردیا ہے شفاف کردیا ہے اور

" حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّهَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ "

مانجھ مانجھ دھو دھو کے اتنا مانجھ کر کے صاف کردیا ہے،

ہاں یہاں مخلوق صاف کرے تو یہ سورج نظر آتا ہے۔

جب خالق خود صاف کرے تو وہ سورج نظر آتا ہے۔

میرے دوستو! چاند رہتا جارہا ہے، توجہ میں نے دیکھا کہ ستارے روشنی لیتے ہیں، یہ ایک ہے، چاند ایک ہے، ادھر ستارے بہت، ادھر ستارے بہت (یہ میدان میں پروگرام ہوتا تو میں آپ کو ستارے دکھاتا اور بات سمجھاتا) سب میں دیکھو کوئی اور چاند بھی ہے، نہیں، کوئی چاند اور نہیں۔

ہاں جناب! یہ ایک ہے اور یہ سورج کا نائب ہے، ہاں سورج ہو تو کوئی ستارہ نظر نہیں آتا، کبھی کبھی یہ نظر آتا ہے، کبھی کبھی اس کی نورانیت کا اظہار ہو جاتا ہے، لیکن کوئی اور ستارہ نظر نہیں آتا۔

یہ ایک ہے، نظر کہاں آتا ہے......سورج کے پیچھے۔

میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے:

والشمس وضحٰها والقمر اذا تلٰها o

یہ تلٰھا یہ تلاء یتلوا تلواً ہے تلاوت نہیں ہے "تلواً" ہے جب یہ سورج کے پیچھے جارہا ہے، یہ کبھی کبھی نظر آتا ہے، کوئی اور ستارہ نظر نہیں آتا، یہ نظر آتا ہے کبھی کبھی، لیکن کہاں، میں نے دیکھا جناب ستارے بہت ہیں اِدھر ستارے بہت، اُدھر ستارے بہت، ادھر ستارے بہت، لیکن چاند ایک ہے جو یا تو نیابت کرے تب نظر آئے گا، اور پھر جب نظر آئے گا تو اس جیسا کوئی نہیں ہوگا، اور کبھی اگر سورج کے ہوتے ہوئے نظر آیا، تو تلٰھا سورج کے پیچھے کیوں نظر آتا ہے، جب کوئی ستارہ نظر نہ آیا ہو، اس وقت نظر آتا ہے۔

ہاں جناب طرف طرف پہ دیکھو، ہر کنارے پہ دیکھو، ستارے نظر آئے......

ستارے، بہت نظر آئے لیکن چاند ایک نظر آیا......

ہاں دیکھو مجاہدین، بہت نظر آئے......

منفقین بہت نظر آئے......

قائمین بہت نظر آئے......

ساجدین بہت نظر آئے......

راکعین بہت نظر آئے......

محفل میں بہت نظر آئے......

میدان میں بہت نظر آئے......

مسجد میں بہت نظر آئے......

صفوں میں بہت نظر آئے......

لیکن ہاں جب ایک جاتا ہے، جب بھی جاتا ہے وہ سورج کے پیچھے جب ایک کھڑا ہوتا ہے، ایک آتا ہے، شب ہجرت دیکھو جب مصلّٰی رسول پہ دیکھو، تب ہاں جناب ان ستاروں میں، اس جیسا چاند کوئی نہیں، حضور ﷺ کے صحابہؓ میں صدیق ؓ جیسا صحابی کوئی نہیں۔

(فلک شگاف نعرے)

ہاں اور قرآن کہتا ہے:

والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا○

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی، ہاں قسم ہے چاند کی، لیکن جب وہ سورج کے پیچھے چل رہا ہے۔

امام رازیؒ نے حضور ﷺ کو سورج اور صدیق اکبرؓ کو چاند قرار دیا ہے

کیوں نہ وَالضُّحٰی سے چہرۂ اقدس مراد لینے والے معنی پر وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی پر، زلفِ معنبر والے معنی پر، انہیں کہہ دیا جائے قسم ہے محمد ﷺ کی اور اس کی نبوّت کی، قسم ہے صدیق کی اور اس کی اتباعِ رسول کی۔

امام فخر الدین رازی اس طرف جا رہے ہیں، کہ سورج مصطفیٰ ﷺ ہیں، چاند صدیق اکبرؓ ہیں، باقی ستارے سب صحابہؓ ہیں۔ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ سورج کی روشنی سے پھل پکتا ہے، اور چاند کی چاندنی سے پھل میٹھا ہوتا ہے، ہاں سورج کی تپش سے پھل پکتا ہے اور چاند کی چاندنی سے میٹھا ہوتا ہے۔ ہاں مٹھاس تبھی ملتا ہے، حلاوت تبھی ملتی ہے، جب تعلق چاند سے جڑتا ہے۔

ہم تمام ستاروں کی چمک دمک کے قائل ہیں

تو میرے عزیز دوستو! عرض کر رہا تھا ہم سورج سے چاند سے ستاروں سے الحمد للہ سب سے فیض لیتے ہیں، ستاروں میں چھوٹے بڑے جو بھی ہوں ہم سب کی چمک تسلیم کرتے ہیں، اور سب کو اوپر سمجھتے ہیں، بلند سمجھتے ہیں، اتنا بلند کہ کوئی کھمبا اور درخت کیا کوئی پہاڑ بھی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ کرے کوئی پرندہ پرواز وہاں نہیں پہنچتا، ہم سمجھتے ہیں، سب کی چمک کو بھی مانتے ہیں اور سب کو بلند بھی سمجھتے ہیں، مانتے ہیں، وہاں مختلف نام نظر آتے ہیں، اس کا نام مریخ ہے، اس کا نام عطارد ہے، اس کا نام مشتری ہے، اس کا نام زہرہ ہے، اس کا نام زحل ہے، ایک ایک پر کیا عرض کروں اور کیا عرض کر سکتا ہوں، ہاں ایک کا نام مضغب ہے، دم دار ستارہ، کبھی کبھی آپ نے دیکھا بھی ہوگا، یوں جیسے ٹارچ لگ رہی ہے، دور تک روشنی جا رہی ہے، دیکھا

تھا آپ نے۔

نجم ''معاویہ'' نامی ستارے پر تحقیق

خیر ایک کا نام یوں نجم معاویہ بتلایا، کیا معنی؟ ''بھونکانے والا''۔ یعنی اس کی وجہ سے اس کو دیکھ کر کتا بھونکتا ہے، اس کو دیکھ کر اس ستارے کو دیکھ کر کتا بھونکتا ہے، قصور اس کا نہیں ہے، کبھی یہ بھی ہوتا ہے کام اس کی وجہ سے ہوا لیکن قصور اس کا نہیں ہے، یہ قرآن کریم ہے، سورۃ مؤمنون آیت نمبر ۱۰۸ پوری ہوئی۔

آیت نمبر ۱۰۹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے، جہنمیوں سے فرما رہے ہیں جب جہنمی وہاں چیخ و پکار کر رہے ہیں، اور وہاں ان کے منہ جل رہے ہیں، جہنم کی آگ میں......

'' تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ''

وہ جو جلنے کے لئے تھے، ان منہ کالوں کی بات ہے، میں نے نہیں کہہ دیا منہ کالے

''تلفح وجوھھم النار ''......

''کا نما اغشیت وجوھھم قطعاً من الیل مظلما'' ......

''وتسود وجوہ '' توجہ، اس دن ''یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ ''......

چوتھے پارے سے پڑھ رہا ہوں کچھ منہ روشن ہوں گے، کچھ منہ کالے ہوں گے توجہ قرآن کریم سے پوچھا کہ وہ منہ کالے کون ہوں گے؟ فرمایا:

''فاما الذین اسودت وجوھھم ''

وہ جن کے منہ کالے ہوں گے انہیں کہا جائے گا:

''اکفرتم بعد ایمانکم ''......

تم ایمان کے بعد، مومن کہلانے کے بعد پھر کافر ہو گئے تھے؟

یہ ابوجہل کو کہا جا رہا ہے؟ ذرا سوچو ابوجہل نے کہا تھا مومن ہوں؟ یہ وہ ہیں جو کہلاتے مومن ہیں اور ہیں کافر......!

'' اکفرتم بعد ایمانکم '' یہ الفاظ کیسے صاف ہیں قرآن کریم کے کہ آپ سمجھ

رہے ہوں گے "فاما الذین اسودت وجوھھم " ہاں جن کے منہ کالے ہوں گے وہ کون ہیں جن سے کہا جارہا ہے "اکفرتم " کیا تم کافر ہو گئے "بعد ایمانکم " ایمان کے بعد مومن کہلانے کے بعد تم پھر کافر ہو گئے؟

خیر تو میں عرض کررہا تھا کہ وہ جہنمی جہنم کی آگ نے جن کا منہ کالا کر دیا ہو گا وہاں وہ چیخ رہے ہیں قرآن پاک وہ منظر بتارہا ہے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ٥

اے اللہ! نحوست ہم پہ چھا گئی، غالب ہو گئی اور ہم گمراہ تھے......

جہنمی کہہ رہے ہیں کہ ہم گمراہ تھے، ہم جہنمی ہیں، جہنم میں ہیں، نحوست ہم پہ چھا گئی، یا اللہ ہمیں یہاں سے نکال۔

"ضالّین" پر ایک خوبصورت لطیفہ

ہمیں ایک عجیب بات پیش آئی، مسجد نبوی ﷺ میں، مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفہا، کچھ لوگوں کو شوق ہوتا ہے نا بڑا...... بس اپنی نماز کا خیال نہیں ہوتا، بس وہ جو کھڑے ہیں ان کو سنانا ہے، آمین! امام صاحب نے یہ آیت پڑھی "ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوماً ضآلین " تو وہ جو ساتھ کھڑا تھا نا میرے، تو اس کا خیال اِدھر نہیں رہا، بھئی یہ ضالین اور ہے وہ نہیں، زور سے کہتا ہے آمین! میں نے کہا بس تو فٹ ہے یہاں، اللہ کے بندو سوچو تو سہی کون سی جگہ پہ فٹ ہو گئے۔

کسی کو بھونکانے میں معاویہؓ کا کوئی قصور نہیں

خیر میں عرض کررہا تھا کہ ان سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ٥

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اور ہماری مغفرت فرما ہم پہ رحم فرما، دنیا میں کچھ لوگ ایسے کہتے تھے، میرے بندے تھے وہ میرے متوالے تھے، میرے عاشق تھے، میرے

فرمانبردار تھے، وہ جب مجھے پکارتے تھے" فاتخذتموھم سخریا " تو تم نے ان کو مذاق منایا، آج خود پکار رہے ہونا، یہ پکارنے کا وقت نہیں ہے" فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ " تم نے ان کو مذاق بنایا، حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر ہی بھلا دیا یعنی تم اِدھر ایسے مصروف ہو گئے کہ تمہیں میری یاد ہی نہ رہی۔ انہوں نے تم سے میرا ذکر ہی بھلا دیا۔ اب یہ نسبت ان کی طرف ہے، کہ وہ ذکر بھلانے والے حالانکہ انہوں نے تو نہیں بھلایا، نہ انہوں نے منع کیا ہے مطلب ہے تم ان میں ایسے مست ہو گئے، الجھ گئے، کہ مجھے بھول بیٹھے تو یہ مجازاً نسبت ہے ان کی طرف سے کہ انہوں نے تمہیں بھلا دیا، تو بھلانے والا انہیں کہا گیا، حقیقت یہ ہے کہ ان کے طعن و تشنیع میں مست ہو کر اور یہ بھول گئے، اس طرح جیسے ان مؤمنین کو بھلانے والا کہا گیا، اسی طرح ان ستاروں کو بھونکوانے والا کہا گیا، یہاں ان کا قصور نہیں وہاں اس کا قصور نہیں ہے یہ ان اللہ والوں میں مصروف ہو کر اللہ کا ذکر بھول جاتے ہیں وہ کتا اُدھر مصروف ہو کر بھونکنا شروع کر دیتا ہے۔

معاویہ ﷺ کو بھونکنے والے کتے کی آواز رونے جیسی ہوتی ہے

اس ستارے کا نام کیا ہوا" نجم معاویہ" بھونکوانے والا، لیکن "اواع الکلب" کتے کی یہ بھونک جو ہے یہ اور قسم کی ہوتی ہے، ایک تو ہے نا جو عام آپ دیکھتے ہیں آپ کا مہمان آ گیا کتا بھونکتا ہے کتے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو بھونکتے ہیں آپس میں لڑتے ہیں تو بھونکتے ہیں، کسی کو کاٹ رہا ہے تو بھونکتا ہے، اس کو عربی میں "نباح اور نبح کہتے ہیں۔

لیکن یہ جو "اواع" ہے یہ اور ہے جس کو آپ کہتے ہیں کہ کتا رو رہا ہے، کہتے ہو، کیا کہتے ہیں، کتا روڑ رہا ہے، (اساں دی سرائیکی وچ آدھن (کہتے ہیں) کتا روڑ دا کھڑے، او کتے دی بھونک نی ہوندی روڑ ہوندی اے) وہ جو انداز ہے اواع کا، اس وقت آپ کتے کو دیکھیں، تو اس کا منہ نیچے نہیں ہوتا اوپر ہوتا ہے، دیکھا ہے کبھی کتے کو اس حالت میں، اس کا منہ اوپر ہوتا ہے یا نیچے ہوتا ہے؟ اس وقت کتے کا منہ اوپر ہوتا ہے، اور جب یہ انداز اس کا ہو یہ دن کو نہیں ہوتا، کیونکہ بھونکتا ہے معاویہ پہ، تو جب اس کو نظر آئے گا تبھی بھونکے گا نا، اس ستارے پر

بھونکتا ہے تو رات ہی کو بھونکے گا نا، جب ستارہ اسے نظر آئے، ہاں پھر بھونکنے کی عادت ہو جائے پھر کبھی دن کو بھونک بیٹھے، بن دیکھے بھی شاذ ونادر۔

یہ کتا بھونکنے کا آغاز نجم معاویہ سے ہی کرتا ہے

میں نے دیکھا وہ منہ اوپر کیے ہوئے ہے اب اوپر ستارے ہی ستارے ہیں، اصل ابتداء تو اس نے معاویہ سے کی، پھر سب پہ بھونکتا ہے۔ سب سامنے ہوتے ہیں نا، جب تک وہ نہیں ابھرا یہ نہیں بھونکا، بھونکتا معاویہ کو ہے، اور جب بھی یہ کتا بھونکنا شروع کرے تو معاویہ سے شروع ہوتا ہے، معاویہؓ پر، عثمانؓ پر، پھر آگے جہاں تک پہنچ سکے کچھ آگے بھی پہنچتے ہیں کچھ نہیں پہنچتے یہیں پر بند ہو جاتے ہیں یہ نہیں کہ اس نے دور کر دیا، ہو جاتا ہے نا حضرت ہزاروی، پہنچ جاتے ہیں کہیں کہیں، یہیں دور کر دیتے ہیں، بس تو آگے نہیں پہنچا، شروع یہاں سے کرتا ہے۔

اس کتے کی مکروہ آواز سن کر بڑی بوڑھیاں اُسے ''لخ لعنت'' کرتی ہیں

میں نے دیکھا جیسے وہاں کوئی کتا معاویہ سے پہلے کسی ستارے پہ نہیں بھونکا، یہاں پران نجوم ہدایت پر بھونکنے والا ''فمثله کمثل الکلب'' یہ کتا جوان ستاروں پہ بھونکتا ہے، یہ بھی معاویہ سے شروع ہوتا ہے پھر باقی اوروں پر بھونکتا ہے۔ معاویہ سے پہلے کسی پر نہیں بھونکا، اور جب وہ کتے کی یہ آواز سنائی دیتی ہے ویسے بھونکتا رہے نا، بھوں بھوں کر کے تو کوئی بھی کان نہیں دیتا بھونکتا رہتا ہے، کتا کتے پہ۔ بول بھئی، آپس میں لڑتے رہتے ہیں، سمجھ آ رہی ہے نا بات، لیکن جب اس کی یہ خاص آواز ہوتی ہے اس وقت کوئی چپ نہیں رہتا، آپ نے دیکھا ہو گا بڑی بوڑھیاں جب یہ آواز سنتی ہیں ''عُو، والی'' بس اس نے منہ اٹھایا اور اس نے جیسے ہی آواز نکالنا شروع کی فوراً بڑی بوڑھی دادی اماں ''لخ لعنت اِئی'' کہتی ہیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھونکنے والے پر بارگاہِ نبوتؐ سے لخ لعنت ہوتی ہے

نہیں سنا آپ نے بولو، جیسے ہی یہ آواز نکالتا ہے، بغیر کسی کے سمجھائے، بغیر کسی کے متوجہ کیے، بغیر کسی کے سکھائے، فوراً اس کے لئے اِدھر سے جواب ملتا ہے ''لخ لعنت اِئی'' ہاں

جواُدھر سے بھونکتا ہے اس کوتو بڑی بوڑھیاں لَخ لعنت کرتی ہیں، اور جو اِدھر سے بھونکتا ہے اسے بارگاہِ نبوّت سے لَخ لعنت ہوتی ہے۔

اِذَا رَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ.

اسے بارگاہِ نبوت سے لعنت پڑتی ہے، ہم سب ستاروں کی چمک تسلیم کرتے ہیں ہیں۔

دنیا کا کوئی چراغ ''سراجِ منیر'' سے فیضیافتہ ستاروں کے برابر نہیں ہوسکتا

سب روشن، آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ ہیں، لیکن یہاں کا کوئی چراغ ان کے کسی کم سے کم ستارے کی روشنی کو بھی پہنچ سکتا نہیں۔ تیرا کوئی بلب، زمین کا کوئی چراغ، کوئی سرچ لائٹ، کوئی ٹیوب لائٹ کسی کم سے کم ستارے کو بھی پہنچ سکتی نہیں، کہ ان کا ڈاریکٹ تعلق سورج سے ہے۔

ہاں ہاں یہاں بھی روشنی ہے، بلب کے دم سے، ٹیوب لائٹ کے دم سے، سرچ لائٹ کے دم سے، چراغ کے دم سے، یہاں بھی ہدایت ہے، عالم کے دم سے حافظ کے دم سے، قاری کے دم سے، ولی کے دم سے، عابد کے دم سے، زاہد کے دم سے، مجاہد کے دم سے، لیکن کوئی بلب ستارا کو نہیں پہنچتا، کوئی ولی، کوئی قطب، کوئی غوث، کوئی عالم، کوئی حافظ، کوئی قاری، کوئی ذاکر، کوئی بزرگ، کوئی عابد، کوئی زاہد کسی ادنی صحابی کو نہیں پہنچ سکتا۔

(فلک شگاف نعرے)

نہیں پہنچ سکتا، نہیں پہنچ سکتا، نہیں پہنچ سکتا، بڑے سے بڑا بلب، بڑی سے بڑی سرچ لائٹ، ادنیٰ سے ادنیٰ ستارے کے برابر نہیں، ہاں جناب بڑے سے بڑا ولی، بعد والا بڑے سے بڑا بزرگ، کسی ادنیٰ صحابی کے برابر ہوسکتا نہیں، کیوں، ان ستاروں کا تعلق اس سورج کے ساتھ ہے، اور ان نجوم ہدایت کا تعلق آفتاب ہدایت ؐ کے ساتھ ہے۔

اثر جہاں بھی ہو بجلی کا، یا روشنی کا، آگ کا اثر جہاں بھی ہو، یہ اصل اثر جو ہے، تحقیقاً ریسرچ کے لحاظ سے یہ سب سورج کا اثر ہے، لیکن وہ ڈائریکٹ لیتے ہیں، ہدایت جہاں بھی

پہنچتی ہے، اصل تو یہ نورِ نبوّت ہے۔ لیکن تیرے میرے پاس تو صدیوں کے بعد واسطے سے پہنچتا ہے، اور وہ بلا واسطہ سامنے سے لیتے ہیں۔

نجوم ہدایت سے روشنی حاصل کرنے کا طریقہ

تو جناب ان کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں اگر وہ چاہتے ہو جو نہیں ملے، وہ چاہتے ہو جو نہیں ملے، تو یہ طریقہ قرآن نے بتلایا ہے، کوئی کہے کہ وہ محل جو صدر کا ہے مجھے بھی دو، ملے گا؟ جو وزیراعظم کا محل ہے ایسا مجھے بھی دو، ملے گا اسے؟ نہیں، بادشاہ کے پاس جو سہولتیں ہیں وہ مجھے بھی دو ملیں گی؟ نہیں، آپ کے پاس پیر صاحب آرہے ہیں، آپ کے مرشد آرہے ہیں، آپ ان کے لئے جو کچھ تیار کرتے ہیں، کوئی آدمی باہر سے آتا ہے، اور پیر صاحب کے لئے آپ نے جو دودھ رکھا ہے وہ مجھے پلا دو، پلائیں گے آپ کہ جوتا دکھائیں گے، چل ہٹ، یہی ہوگا نا، لیکن ہاں وہ محل ملتا ہے، ملتا ہے، وہ گاڑی ملتی ہے، وہ سہولتیں ملتی ہیں وہ کیا اس کا نوکر بن جا نہیں سمجھے، اسی کا نوکر بن جا، اسی کا خادم بن جا، پھر حضرت جا رہے ہیں تو پیچھے لگ جا، تو ان کی جوتی سر پہ رکھ لے، ان کا غلام بن جا۔

پھر حضرت جس گاڑی میں بیٹھیں گے تو ساتھ بیٹھ جا......

پھر حضرت جس محل میں جائیں گے تو اس محل میں رہے گا......

دیکھا نہیں تو نے، صدر کے محل میں نوکر بھی رہتے ہیں...... دیکھا نہیں تو نے جو پیر صاحب کو ملا وہی دودھ نوکر کو بھی ملا...... وہی کھانا خادم کو بھی ملا...... ملا نہیں ملا؟ بول بھئی، ملا! برابر نہیں اس کو صدارت کی وجہ سے، اس کو خدمت کی وجہ سے، اس کو ولایت کی وجہ سے، اس کو اطاعت کی وجہ سے۔

ہاں ہاں اس کو سردار ہونے کی وجہ سے، اُس کو تابعدار ہونے کی وجہ سے، میں نہیں کہتا ہدایت دیتے ہادی، حضرت کو اور حضرت کے خدام کو، حضرت کو حضرت کے ڈرائیور کو، حضرت کو حضرت کے نوکر کو، حضرت کو حضرت کے خادم کو، یہ کھلانا یہ پلانا، یہ عزت دینا یہاں سلانا، یہ بستر دینا یہ کمرہ دینا، اور رب کہتا ہے میں دیتا ہوں ہاں مہاجرین کو، انصار کو، ان کے ہر ایک تابعدار کو،

اکٹھے کر کے فرما دیا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ.

(فلک شگاف نعرے)

توجہ چھوڑیں میرے نعرے کی کوئی ضرورت نہیں، میں تو مسجد میں ناجائز سمجھتا ہوں، توجہ کیا کہا آپ نے، بھئی حضرت کو اور حضرت کے خادم کو یہ کمرہ دیں گے، انہیں ولایت کی وجہ سے، اسے خدمت کی وجہ سے، لیکن خدمت نہ کرے اُدھر اکڑے کہ مجھے ویسا کمرہ دو، تو جوتا دکھاؤ گے، آپ نے اپنے حضرت کے ساتھ اپنے مرشد کے ساتھ نام لیا ان کے خادم کا، اللہ نے اپنے مہمانوں کے ساتھ نام لیا ان کے تابعداروں کا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

اب قیامت تک مہاجرین اور انصار نہیں بن سکتے۔

والذین اتبعوھم باحسان

تابعدار بن سکتے ہو، اس گاڑی میں چلنا چاہتے ہو، نوکر بن جاؤ، وہ دودھ پینا چاہتے ہو اللہ کی رضا کا تو رضی اللہ عنہم اللہ نے بعد میں بتلایا ہے ان ان ان کو ملے گا، مہاجرین کو، انصار کو انصار کو، ان ایک ایک تابعدار کو۔

ہاں جناب اب یہ دروازہ کھلا ہے، رب کی رضا چاہیے آ جاؤ، جنت چاہیے آ جاؤ، کامیابی چاہیے آ جاؤ، فرشتوں کا سلام چاہیے آ جاؤ، کہاں یہ تو ہیں نا، یہ پاس ہیں۔

اولئک ھم الفائزون......

اولئک ھم المفلحون ......

اولئک ھم المؤمنون حقا......

یہ تو ہیں، اب آ جاؤ، ان کے پیچھے لگ جاؤ، ان کے تابعدار بن جاؤ، خادم بن جاؤ، نوکر بن جاؤ، ان کے سپاہی بن جاؤ۔

حضور ﷺ کی طرف سے دورِ آخر میں آنے والے مجاہدین کو بشارت

میرے آقا ﷺ نے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم "سَیَاْتِیْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ" مشکوۃ شریف کے آخر سے پڑھ رہا ہوں حدیث پاک کہ اس امت کے آخر میں ایک قوم آئے گی ،لوگ آئیں گے، آئیں گے آخر میں "لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ" انہیں اجر ملے گا اس امت کے پہلے لوگوں جیسا، آئیں گے آخر میں ،لیکن اجر ، میں عرض کر رہا ہوں جناب وہ ان کے برابر نہیں ہوں گے ،لیکن عرض کیا میں نے کہ نوکر ، خادم دودھ وہی پیئے گا جو حضرت پیئں گے ، بادشاہ کا نوکر بادشاہ کے محل میں رہے گا "المرء مع من احب" ہاں وہ آئیں گے آخر میں ، پہلوں جیسے نہیں ہوں گے ،لیکن اجر اللہ وہی دیں گے کون؟ وہ فرمایا:

یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن.

امر بالمعروف کریں گے ، اچھائی کا حکم دیں گے ، نہی عن المنکر کریں گے ، برائی سے روکیں گے ، ویقاتلون اہل فتن اور جو لوگ اہل فتن دین میں فتن ڈال کر ،تبدیلیاں کر کے ، تحریف کر کے دین کو بگاڑنا چاہتے ہیں ان سے یہ مقابلہ کریں گے۔

قربانی دینا شرط ہے!

یہ نقش قدم پہ چلیں گے پہلوں کے ،کام کریں گے پہلوں والے ،تو انعام بھی ملیں گے پہلوں والے۔

انہوں نے امر بالمعروف کیا ، یہ امر بالمعروف کریں گے......

انہوں نے نہی عن المنکر کیا ، یہ نہی عن المنکر کریں گے......

انہوں نے اہل کفر سے قتال کیا ، یہ اہل فتن سے قتال کریں گے......

اس وقت جو دین کو قبول نہ کرتے ، دین پہ ٹھٹھا کرتے ، دین پہ مذاق کرتے ، اس وقت پہلوں نے قتال کیا اور جو اب دین کو تبدیل کرنا اور بگاڑنا چاہیں گے یہ ان سے قتال کریں گے......

آزمائشیں اُن پر بھی آئیں ، آزمائشیں اِن پر بھی آئیں گی......

وہ بھی ثابت قدم رہے، یہ بھی ثابت قدم رہیں گے......

اُنہیں کٹنا پڑا، اِنہیں کٹنا پڑے گا......

اُنہیں گھر چھوڑنا پڑا، اِنہیں گھر چھوڑنا پڑے گا......

اُنہیں مال قربان کرنا پڑا، اِنہیں مال قربان کرنا پڑے گا......

اُن کو بیویاں بیوہ کرانی پڑیں، اِن کو بیویاں بیوہ کرانی پڑیں گی......

اُن کو بچے قربان کرنا پڑے، اِن کو بچے قربان کرنا پڑیں گے......

اُن کو جامِ شہادت نوش کرنا پڑا، اِن کو جامِ شہادت نوش کرنا پڑے گا......

لیکن یہ بعد میں آ کر پہلوں والا کام جو کریں گے، اللہ انہیں انعام وہی دیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے تابعدار ہیں، تمہارے حُب دار ہیں...... تم نے نبی کو آنکھوں سے دیکھ کر یہ سب کچھ کیا تھا، اِنہوں نے بن دیکھے کیا تھا...... یہ تمہارے ساتھ ہیں، بن دیکھے کیا تھا تمہارے نوکر ہیں...... تمہارے خادم ہیں...... جہاں تم جاتے ہو ان کو بھی ساتھ لیتے جاؤ۔

میرے دوستو! دعا بھی کریں محنت بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنا دے، جو آئے آخر ہیں لیکن قیمت میں ساتھ پہلوں کے ہوں گے، یہ تب ہی ہوگا جب سر پہ کفن باندھ کر میدان جنگ میں اتر کر ان پہلوں کی دی ہوئی امانت کی حفاظت کرو گے، وہ امانت یہ ہے، اس پہ سودے بازی نہیں، قرآن وسنت پہ، حق صداقت پہ کوئی سودے بازی نہیں، نہ نفاق کی وجہ سے، نہ لالچ کی وجہ سے، نہ ڈر کی وجہ سے، نہ کوئی سودے بازی، کوئی چاپلوسی نہیں ہے "**یقاتلون اھل فتن**" اہل فتن سے پیار کریں گے (نہیں) محبت کریں گے (نہیں) مل بیٹھیں گے (نہیں) محبت کریں گے (نہیں) نہیں قتال کریں گے، مقابلہ کریں گے، ان کے لئے ہے بھائی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت، ہمت، جرأت، استقامت کے ساتھ دین حق کی اشاعت اور حفاظت و چوکیداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین○